بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ

مطالبُ القرآن

[redacted]

مؤلف

استاذ العلماء، شیخ الحدیث والتفسیر

حضرت مولانا ابو عبید خادم حسین شجاع آبادی صاحب مدظلہ

[redacted]

امام وخطیب جامع مسجد مکی گلشن بلاک لاہور

ناشر

القاسم دار الکتب

گلشن بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور

0300-8350606
0300-4615151

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وَلَقَدۡ یَسَّرۡنَا الۡقُرۡاٰنَ لِلذِّکۡرِ فَہَلۡ مِنۡ مُّدَّکِرٍ

مَطَالِبُ القُرآن

سورتوں کا جامع خلاصہ

مؤلف

استاذ العلماء، شیخ الحدیث والتفسیر

حضرت مولانا ابوعبید خادم حسین شجاع آبادی صاحب مدظلہ

استاذ الحدیث جامعہ عثمانیہ تارو گل لاہور

امام وخطیب جامع مسجد مکی گلشن بلاک لاہور

ناشر

القاسم دار الکتب

گلشن بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور

0300-8350606
0300-4615151

مطالب القرآن

عام فہم خلاصۂ قرآن

مصنف

ابوعبید حضرت مولانا خادم حسین شجاع آبادی

طبع اول: ـــــــ رمضان المبارک ۱۴۴۵ھ

تعداد: ـــــــ

ناشر وطابع: ـــــــ **القاسم دارالکتب**، لاہور

پرنٹر: ـــــــ حاجی حنیف اینڈ سنز پرنٹر، لاہور

قیمت ـــــــ روپے

کمپوزنگ سنٹر شجاع آباد النفیس Cell# 0307-2603021

ملنے کے پتے

جامعہ عثمانیہ 69/C گلشن بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور

مکتبہ الحسن 33 حق سٹریٹ اردو بازار لاہور۔ مکتبہ سید احمد شہید اردو بازار لاہور

مکتبہ رحمانیہ، اقراء سنٹر، غزنی اسٹریٹ اردو بازار لاہور

مکتبہ حسینیہ بالمقابل حبیب بینک شجاع آباد۔ 0307-2603021

ادارہ سادات مچھلی منڈی اردو بازار لاہور۔ مکتبہ سید احمد شہید اکوڑہ خٹک صوبہ خیبر پختونخواہ

جامعہ علوم اسلامیہ للبنات 87 سی وَن جوہر ٹاؤن لاہور: 042-35177555

مکتبہ عمر فاروق، شاہ فیصل کالونی کراچی

ادارہ اشاعت الخیر بیرون بوہڑ گیٹ ملتان۔ مجیدیہ کتب خانہ بیرون بوہڑ گیٹ ملتان

قابل توجہ

اپنی بساط کے مطابق پوری محنت اور جانفشانی سے مکمل کتاب کی پروف ریڈنگ کی گئی ہے تاکہ غلطی نہ ہو، پھر بھی اگر کہیں املاء یا مفہوم میں غلطی ہو تو براہِ کرم مطلع فرمایا جائے تاکہ آئندہ ایڈیشن میں تصحیح کی جاسکے۔ (ادارہ)

فہرست ''مطالب القرآن''

تقریظ

حضرت مولانا ابوجریر مفتی محمد عثمان شجاع آبادی، آس اکیڈمی لاہور

بسم الله الرحمن الرحيم. حامدًا ومصلّيًا ومسلّمًا. امابعد!

نزولِ قرآن سے لے کر آج تک ہر دور میں اہلِ علم نے قرآن مجید کی تفسیری خدمات میں اپنی حیات مستعار کو وقف کیا، مختلف زاویوں سے اس کی تفسیر وتوضیح، معانی ومفاہیم کی عقدہ کشائی کے لیے اپنی زندگیاں کھپادیں، اس بحرِ بیکراں میں غوّاصی کرنے والوں نے اپنی ہمت کے مطابق اس کے انمول موتیوں سے اپنی جھولیاں بھری ہیں لیکن اس کے معارف لامحدود رہے، اور اس کے خزینے بھرے ہی رہے۔ اس کے اسرار ورموز کے گنجینوں میں کمی نہ ہوئی۔ جن حضرات نے اس گلستان میں گل چینی کرتے کرتے عمریں گزاردیں اور بے تأمل اعتراف کیا:

دامانِ نگاہ تنگ و گلِ حُسن تُو بسیار
گل چین تو از تنگیٔ داماں گلہ دارد

ان کا یہ اعترافِ عجز ازراہِ تواضع نہ تھا بلکہ مبنی برحقیقت تھا۔

قرآن کریم کی خدمت ایک ایسالازوال، اَنمٹ عمل ہے جس میں ابن جریر طبریؒ، ابن کثیرؒ، ابوحیان اُندلسیؒ اور زمخشریؒ جیسے نکتہ سنج ادیب، امام قرطبیؒ، ابن العربیؒ جیسے فقیہ اور قانون دان، رازیؒ وبیضاویؒ جیسے فلسفی ومتکلم دم بخود اور سربگریباں نظر آتے ہیں۔ برصغیر پاک وہند میں قرآن کریم کی تفسیری خدمات میں خاندانِ ولی اللّٰہی سرِفہرست ہے جنہوں نے خدمتِ قرآن میں کارہائے نمایاں انجام دیئے۔ مشہور ہے خاندانِ ولی اللّٰہی کے گھروں میں مرغیاں بھی قرآن جانتی تھیں۔

پھر یہ کام اللہ تعالیٰ نے علماءِ دیوبند کثّر اللہ سوادھم سے لیا، جن کے تفسیری کارناموں کی آج اُمتِ مسلمہ مرہونِ منت ہے۔

سرزمینِ شجاع آباد پاکستان کا وہ مردم خیز علاقہ ہے جس نے اپنی کوکھ سے بے شمار گوہر نایاب اہلِ علم اور رجالِ کار کو جنم دیا جنہوں نے مختلف اوقات میں احیاءِ دین کی خدمت کے کارہائے نمایاں انجام دیئے۔ قرآن کریم کی

تفسیری خدمات میں نمایاں نام قطب الاقطاب حضرت مولانا محمد عبداللہ بہلوی شجاع آبادی رحمہ اللہ کا ہے جن کے تفسیری افادات کا ایک معتد بہ حصہ ''تفسیر بہلوی'' کے نام سے شائع ہوا۔

اس عظیم خدمت میں دوسرا نام مفسر قرآن حضرت مولانا عبدالعزیز شجاع آبادی رحمہ اللہ کا ہے جن کے تفسیری فوائدونکات ''کلید قرآن'' کے نام سے چھپ چکے ہیں۔

اس باب میں اضافہ کرنے والی ایک اور شخصیت حضرت مولانا نذیر احمد صدیقی شجاع آبادی مدظلہ قابلِ ذکر ہیں جن کے تفسیری یواقیت وجواہر ''نقوشِ قرآن'' کے نام سے اہلِ علم میں مقبول ہو چکے ہیں۔ علم التفسیر اور اصولِ تفسیر پر ''زادالرشید فی فوائد التفسیر'' بھی آپ کی زبردست علمی کاوش ہے۔

تفسیری خدمات میں ایک بڑا نام مصنفِ کتاب ہٰذا شیخ القرآن حضرت مولانا خادم حسین شجاع آبادی دامت برکاتہم کا ہے جن کی قرآن دوستی اور قرآنی شغف کا یہ عالم ہے کہ اس موضوع پر آپ کی دو معرکۃ الآراء تالیفات منظر عام پر آ چکی ہیں، ''عقد الجواہرات من خلاصۃ السُّوَرِ والآیات'' جو قرآن مجید کی سورتوں کے خلاصہ اور آیات کے باہمی ربط پر عدیم المثال تالیف ہے، اور دوسری ''مقاصد القرآن'' کے نام سے قرآن کریم کی مختصر مگر جامع تفسیر بھی علماء وطلباء میں مقبولیت حاصل کر چکی ہے۔

حضرت شیخ شجاع آبادی زیدمجدہٗ کی یہ تیسری تالیف ''مطالب القرآن'' جو آپ کے ہاتھوں میں ہے قرآن مجید کا مختصر اور جامع خلاصہ ہے جو کہ مفید للعوام والخواص ہوگا۔ بڑی تفاسیر اور طویل مباحث سے بے نیاز کر دینے والا یہ خلاصہ زبردست قرآنی شاہکار ہے۔ اس خلاصہ میں عام فہم سادہ اسلوبِ تحریر اور آسان ترین مفاہیم کا اہتمام کیا گیا ہے۔ تفسیری فوائد ونکات اور نادر ونایاب تفسیری شہ پاروں کا عظیم مجموعہ ہے۔ ایک مضمون کی آیات کے خلاصہ پر بالخصوص عنوانات کا التزام کیا گیا ہے۔

عاجز راقم الحروف نے اس خلاصہ کو حرف بحرف پڑھا اور اس سے خوب استفادہ کیا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے وہ اس علمی خزانہ کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت سے نوازے اور عوام وخواص کے لیے اس کو بہتر اور مفید بنائے۔

ویرحم اللہ عبداً قال آمینا!

ابوجریر (مفتی) محمد عثمان شجاع آبادی

خادم التدریس: آس اکیڈمی لاہور

۱۵-۱۰-۲۰۲۳ء

☆

پیش لفظ

معبود وحدہ لاشریک، رحیم بلاتفریق، رازق بلاتمیز، مالک ارض وسماء، مختار دو جہاں، مرسل الرسل، منزل الکتب محبوب المؤمنین ومحب المتقین کی حمد باکمال اور ثناء لازوال جس نے اپنے بندے کو نیک کاموں کی توفیق دی اور آئندہ بھی دیتا رہے گا۔
درود وسلام کا پرخلوص ھدیہ پیش کرتا ہوں محبوب رب العلمین، شفیع المذنبین سید الرسل وخاتم النبیین، معلم الکتب و الحکمہ کی خدمت اقدس میں، جن کیلئے یہ رونق محفل سجائی گئی، جن کا امتی ہونے کا ہمیں شرف بخشا گیا۔ اور پھر آپ کی قدسی جماعت (رضی اللہ عنہم) کے تمغہ پانے والے، اصحاب کرام کو بھی سلام ہدیہ پیش کرتا ہوں۔ تابعین و تبع تابعین اور قیامت تک آنے والے علماء مشائخ کو بھی سلام کا نذرانہ پیش کرتا ہو۔
بعد الحمد والصلوٰۃ! قرآن مجید کلام الٰہی اور قیامت تک آنے والے جن وانس کیلئے آخری پیغام ہدایت ہے، جس نے انسانی دنیا میں عظیم انقلاب برپا کیا۔ اس انقلابی کتاب میں ہمیں غور وفکر کرنے کی دعوت دی گئی ہے، ارشاد گرامی ہے:

كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ مُبٰرَكٌ لِّيَدَّبَّرُوْٓا اٰيٰتِهٖ وَلِيَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ. (ص:۲۹)

''یہ ایک برکت والی کتاب ہے جو ہم نے آپ کی طرف نازل کی تاکہ یہ لوگ اس کی آیات میں غور وفکر سے کام لیں اور عقل رکھنے والے لوگ اس سے نصیحت حاصل کریں''۔

اسے یاد کرنا اور اس سے نصیحت حاصل کرنا آسان کر دیا گیا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ. (القمر:۳۲)

''ہم نے ہدایت ونصیحت کیلئے قرآن کو بہت ہی آسان کر دیا ہے''۔

چنانچہ فہم قرآن کے سلسلہ میں ہر دور میں ہر زبان میں امت مسلمہ کے اکابرین مفسرین نے قرآن کی توضیح وتشریح اور تفسیر کی عظیم سعادت حاصل کی، اور ہنوز یہ سلسلہ جاری ہے۔ اللہ تعالیٰ کا بے حد و بے عدد شکر گزار ہوں جس نے اس عاجز پر تقصیر، علم سے خالی، تقوی سے عاری، رحمت کے بھکاری، مواعظ وکتب سلف کے اقتباسی کو تیسری بار اپنے کلام مقدس کا نئے اور آسان اسلوب میں خلاصہ پیش کرنے کی توفیق خاص بخشی۔
پہلا خلاصہ ''عقد الجواہرات'' ہے۔ جس کا دنیائے کتب میں نرالا انداز ہے۔ اور دوسرا ''مقاصد القرآن'' کے نام سے چھپ کر منظر عام پر آ چکا ہے، جبکہ تیسرا خلاصہ بنام ''مطالب القرآن'' (متن قرآن کے بغیر) آپ کے ہاتھوں میں ہے۔
اس خلاصہ کی چند خصوصیات درج ذیل ہیں:

۱۔ خلاصہ کا اسلوب نہایت آسان اور متبادر الی الذہن ہے۔

۲۔ خلاصہ مختصر لیکن جامع ترین ہے۔ تراویح کے بعد خلاصہ اور جمعہ کے لیے خطبے تیار کیے جا سکتے ہیں۔

۳۔ ہر آیت کی تفسیر پر ایک مختصر مفید عنوان قائم کیا گیا ہے، مدارس میں طلباء کو سورتوں کا خلاصہ یاد کرایا جا سکتا ہے،

شعبان میں دورۂ تفسیر قرآن کرنے والے طلباء کیلئے بھی مفید ہے۔
۴۔ تفسیر میں فنی مباحث اور پیچیدہ ومشکل اصطلاحات سے مکمل گریز کیا گیا ہے۔
۵۔ علمی مباحث کو سادہ، صاف اور واضح انداز میں سمجھانے کی کوشش کی گئی ہے۔
۶۔ فرقِ ضالہ وباطلہ کا رَد نہایت سلیس اور مدلل طریقہ پر کیا گیا ہے۔
اللہ تعالیٰ کی رحمت پر یقین کامل رکھتا ہوں کہ اللہ پاک اس کتاب کو عوام وخواص کیلئے نافع اور مقبول فرمائیں گے۔
عزیزم حافظ سیف اللہ خالد نے نہایت سلیقہ سے میری تمام کتابوں کی کمپوزنگ کی، اللہ ان کا دامن رحمتوں سے بھر دے۔ آمین

ابوعبید خادم حسین

۷ر رمضان المبارک ۱۴۴۵ھ/ ۱۸ر مارچ ۲۰۲۴ء بروز پیر

انتساب

اپنی اس عاجزانہ سی کاوش کو اپنے محبوب ومخدوم شیخ القرآن والحدیث مفتی خلیل الرحمن مدظلہ العالی کے نام منسوب کرتا ہوں جن کی محبت، تربیت، شفقت اور دعاؤں کی بدولت بندہ کو اس خدمت کی سعادت حاصل ہوئی، کیونکہ میں نے آپ سے ہی تفصیلی ترجمہ وتفسیر پڑھی تھی۔

اور پھر عالم نبیل، حافظ قرآن، خطیب لاجواب، لیڈرانہ صفات کے حامل، فہیم وعقیل شخصیت میرے عزیز مکرم مولانا قاری محمد یٰسین عثمانی رحمہ اللہ کے نام کرتا ہوں۔ اسی کی کوششوں سے مجھے تالیف کی جرأت ہوئی۔ خود اپنے ہاتھوں سے ''عقد الجواہرات'' طباعت کے لیے پریس دے کر گئے۔ ان کی زندگی نے ان سے وفا نہ کی، ۱۴ر رمضان المبارک ۱۴۳۴ھ بمطابق ۲۴ر جولائی ۲۰۱۳ء بروز بدھ کو ہمیں داغِ مفارقت دے گئے۔ ۲ بیٹے ایک بیٹی، ایک بیوی، ایک والدہ اور ہم سب کو سوگوار کر کے چلے گئے۔ ۴۴ سال عمر پائی، ۱۳۹۰ھ میں ولادت ہوئی اور ۱۴۳۴ھ وصال ہوا۔

اور پھر اپنے وَلدِ ثانی ابوالخلیل مولانا حافظ حفظ الرحمن فاروق رحمہ اللہ کے نام کرتا ہوں جو اکیلے ایک جماعت کے برابر تھے، بے پناہ صلاحیتوں کے حامل اور بیک وقت کئی مناصب پر فائز تھے۔ امام مسجد، خطیب اور مدرس تھے، ادارہ کا اہتمام خوش اسلوبی سے سنبھالتے، گھریلو امور کے بہترین منتظم تھے، اپنے بھائیوں کے مشکل اور ضروری امور طیبِ خاطر کے ساتھ سرانجام دیتے، عین جوانی کے عالم میں دنیا کی 35 بہاریں دیکھ کر آخرت سدھار گئے، ان کی فقید المثال نماز جنازہ ان کے شیخ مفتی خلیل الرحمن مدظلہ نے پڑھائی، اللہ تعالیٰ ان کی قبر کو روضۃ من ریاض الجنۃ بنائے۔

ہم والدین اس سے مکمل راضی ہیں امید رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ بھی اس سے راضی ہوگا۔ حدیث میں ہے کہ:

رَضِيَ الرَّبِّ فِي رِضَى الْوَالِدِ. (رواہ الترمذی:۱۸۹۹) ''رب کی رضا والد کی رضا میں ہے''۔

والدین، تین بھائی، چار بچے، ایک بیوی سوگوار چھوڑے۔ ۱۸ شوال ۱۴۰۷ھ بمطابق ۲۵ر جون ۱۹۸۷ء کو ولادت ہوئی، یکم جمادی الاولیٰ ۱۴۴۳ھ بمطابق ۲۶ر نومبر ۲۰۲۳ء کو داعی اجل کو لبیک کہہ گئے۔

دونوں بھائی پھول تھے جو کھل کھلا کر چل دیے
تا ابد مرقد پہ ان کی سایۂ رحمت رہے

بسم الله الرحمن الرحيم.
نحمدهٗ ونصلّی علیٰ رسوله الكريم.

سُوْرَةُ الْفَاتِحَةِ مَكِّيَّةٌ

[ترتیب قرآنی (۱) ترتیب نزولی (۵) آیات (۷) رکوع (۱)]

سورۃ الفاتحہ قرآن پاک کی پہلی اور نزول میں پانچویں سورۃ ہے، سات آیات پر مشتمل ہے۔ ہر نماز کی ہر رکعت میں دہرائی جاتی ہے تاکہ پورے قرآن پاک کا خلاصہ ہردم ذہن میں رہے کیونکہ یہ خلاصۃ القرآن ہے، السبع المثانی اور القرآن العظیم ہے۔

اعوذ باللہ پڑھنے کا حکم

تلاوتِ قرآن اعوذ باللہ کے ساتھ شروع کرنے کا حکم ہے: فَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ (النحل) اعوذ باللہ پڑھنے سے انسان اللہ کی پناہ میں آکر شیطانی تسلط اور وساوس سے بچ جاتا ہے تو زیادہ تلاوت کرلیتا ہے اور مفہوم سمجھ کر عمل کرنے سے دنیا اور آخرت کی ترقی کرسکتا ہے۔

بسم اللہ کے فضائل اور اہمیت

تعوذ کے بعد بسم الله الرحمٰن الرحيم پڑھے۔ کیونکہ ہر عظیم الشان کام بسم اللہ سے شروع کرنے کی ترغیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دی، فرمایا: كُلُّ أَمْرٍ ذِي بَالٍ لَمْ يُبْدَءْ بِبِسْمِ اللّٰهِ فَهُوَ أَبْتَرُ، دوسری حدیث میں ہے: إِذَا قَالَ الْعَبْدُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ يَذُوْبُ الشَّيْطَانُ كَمَا يَذُوْبُ الرَّصَاصُ فِي النَّارِ. بسم اللہ پڑھنے سے شیطان اس طرح پگھل جاتا ہے جیسے تانبا آگ میں پگھل جاتا ہے اور بسم اللّٰہ سورۃ الفاتحہ کا خلاصہ ہے۔ اس میں اللہ کے تین نام اللہ، الرحمٰن، الرحیم ہیں۔ اللہ میں خالقیت اور الرحمٰن الرحیم میں شہنشاہیت اور احسانِ باری کا ذکر ہے اور جو خالق ہے وہ پالتا بھی ہے، بروزِ قیامت حساب بھی لے گا، اسی کی عبادت کرنا چاہیے، اسی سے مدد مانگنی چاہیے۔ پھر بسم اللہ کا خلاصہ باء میں ہے جو استعانت کے لیے ہے۔ بسم اللہ کا خلاصہ باء

کے نقطہ میں ہے، کیونکہ نقطہ لاشی اور متواضع ہے، جو شخص اپنے آپ کو متواضع اور لاشی سمجھے اللہ تعالیٰ اُس کو بلند کر دیتا ہے۔ حدیث میں ہے: مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ رَفَعَهُ اللّٰه، ''جو مِٹ گیا وہ بَن گیا''۔ جو تڑ گیا وہ رُگر گیا بلکہ سڑ گیا۔ آدم علیہ السلام نے تواضع کی خلیفہ بنے، مسجود الملائکہ بنے، ابلیس اَکڑ گیا ذلیل ہوا، جہنم کا ایندھن بن گیا۔

سورۃ الفاتحہ کا موضوع

سورۃ الفاتحہ کا موضوع اللہ تعالیٰ کا معبود برحق ہونا ہے، اللہ تعالیٰ کے چار نام اللہ، رب، الرحمٰن، الرحیم دلالت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ تمام صفاتِ الوہیت کے ساتھ متصف ہے اس واسطے معبود برحق ہے۔ اللہ ہی قیامت کے روز بندوں کا حساب لے کر جزا سزا دے گا۔ اس واسطے انسان کو چاہیے کہ کہے اے اللہ! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد چاہتے ہیں اور تجھ سے ہی دعا کرتے ہیں کہ تو ہی ہمیں صراطِ مستقیم پر چلا اور تو ڑ پہنچا، اپنے انعام یافتہ حضرات انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین والے راستے پر چلا، جن پر تیرا غضب ہوا وہ مغضوب علیهم بن گئے یہود وغیرہ اور جو راہِ راست بھٹک گئے الضالّین جو نصاریٰ اور مشرک ہیں، ان کی اتباع سے بچا اور ہماری دعا قبول فرما۔

بندہ جو اللہ سے مانگے اور اللہ سے وعدہ کرے حتی المقدور اس پر اخلاص اور انتہائی جدوجہد کے ساتھ عمل کرے یہ دعا بھی اللہ نے سکھائی ہے یہ بھی اُس کی محبت اور شفقت ہے، ہمیں بھی محبت اور اخلاصِ عمل کے ساتھ قبول کرنا چاہیے تاکہ تعلق اور محبت بڑھتے جائیں اور ہمارے دونوں عالم بنتے جائیں۔

فائدہ:

عبادت انتہائی عاجزی کو کہتے ہیں جو انتہائی عظمت والی ذات کے سامنے کی جائے اور معبود وہ ہوتا ہے جو عالم الغیب، متصرف الامور اور انتہائی عظمت والا ہو وہ صرف اللہ تعالیٰ ہے اور کوئی نہیں۔ یہ مضمون سورۂ ہود کی آخری آیت ۱۲۳ میں آیا ہے۔

بروز پیر ۳ رشعبان ۱۴۴۳ھ / ۶ مارچ ۲۰۲۲ء

پہلا پارہ

سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ مَدَنِيَّةٌ

[ترتیب قرآنی (۲) ترتیب نزولی (۸۷) آیات (۲۸۶) رکوع (۴۰)]

یہ قرآن پاک کی دوسری اور نزول میں ۸۷ ویں سورۃ ہے، چالیس رکوع اور ۲۸۶ آیات پر مشتمل ہے۔ تقریباً اڑھائی پاروں میں پھیلی ہوئی ہے۔ پورے قرآن کے تمام موضوع اس میں تفصیل کے ساتھ آ جاتے ہیں۔

ربط

سورۃ الفاتحہ میں ہدایت کی دعا مانگی تھی اور تین جماعتوں کا حوالہ دیا تھا جواب میں اللہ نے فرمایا: میں نے ہدایت کے لیے سورۃ البقرہ نازل کر دی اس سے ہدایت حاصل کرلو اور تینوں جماعتوں کی تفصیل اور ان کے نتائج بھی بتا دیئے۔ پہلے رکوع میں قرآن کا کتاب اللہ ہونا اور آپ علیہ السلام کا رسول اللہ ہونا ثابت ہو اور منعم علیہم جن کا متقین کے نام سے تعارف کروایا جو کتاب اللہ سے فائدہ اٹھانے والے ہیں۔

متقین کے پانچ صفات اور دو انعام

متقین کے پانچ صفات بتائے جو کہ (۱) ایمان بالغیب رکھنے والے، (۲) نماز قائم کرنے والے، (۳) اللہ کے راہ میں مال خرچ کرنے والے، (۴) سب کتابوں پر ایمان لانے والے اور (۵) قیامت پر یقین رکھنے والے ہیں، اور ان کے دو نتائج دنیا میں ہدایت حاصل کرنا اور آخرت میں فلاح پانا ہے۔

عنادی کفار کا انجام

اس کے بعد دو آیات میں کفار مغضوب علیہم و الضالین کا بیان ہے جو کفر کے اس انتہائی درجے میں ہیں جن سے ایمان کی کوئی اُمید نہیں، ان کا نتیجہ یہ ہے کہ ان کے دلوں اور کانوں پر مہر اور آنکھوں پر پردے ہیں یہ عذاب عظیم کے لائق ہیں، ان سے ایمان لانے کی کوئی اُمید نہیں۔

خباثاتِ منافقین

دوسرے رکوع میں منافقین کا بیان ہے جو زبان سے کلمہ توحید ادا کرتے ہیں اور دلوں میں کفر بھرا ہے۔ ان کی چار خباثتوں کا ذکر ہے وہ (۱) دغاباز ہیں (۲) فسادی ہیں (۳) دوغلے ہیں (۴) جہل مرکب ہیں۔

امثالِ منافقین

مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ (۱۷) سے منافقین کی پہلی مثال کا بیان ہے جیسے ایک شخص جنگل میں رات کے وقت تاریکی میں گھرا ہو، خطرات سے کانپ رہا ہو آگ جلائے روشنی ہو جائے لیکن پھر بھی وہ وہاں رہے، بھاگ کر نکلنے کی کوشش نہ کرے آگ بجھ جائے وہ پھر تاریکی میں بدحواس ہو کر رہ جائے۔ منافق کفر کے اندھیرے میں ہوتے ہیں، زبان سے کلمہ پڑھ کر اسلام کی روشنی میں آتے ہیں، فوائد اسلام حاصل کرتے ہیں، جب ان کی منافقت کا پول کھل جاتا ہے تو پھر فوائد اسلام سے محروم ہو کر کفر کی تاریکی میں اندھے بہرے گونگے ہو کر رہ جاتے ہیں۔

أَوْ كَصَيِّبٍ (۱۹) سے دوسری مثال ہے۔ بادل چھائے ہوئے ہیں اُفق سیاہ بجلی چمک رہی ہو، بادل گرج رہے ہوں بارش برس رہی ہو تو ایک شخص اس حالت میں کھڑا ہوا انگلیاں کانوں میں ٹھونسے اور آنکھیں مونده لے لیکن بجلی کی چمک سے فائدہ اٹھاتے ہوئے امن کی جگہ نہ تلاش کرے تو ہلاک ہوگا، اسی طرح قرآن بارش کی طرح ہے اس میں وعیدات ظلمت اور رعد کی طرح ہیں، دینوی اور اُخروی فوائد برق و بجلی کی طرح ہیں۔ مسلمان تو قرآن پاک کی وعیدات برداشت کرتا ہے، قرآن کی رُشد و ہدایت سے فوائد حاصل کرتا ہے، دنیا اور آخرت سدھار لیتا ہے لیکن منافق قرآنی روشنی کو ضائع کر کے دنیا میں ذلیل اور آخرت میں جہنم کے قعر مذلت میں جا گرتا ہے۔

خطاب عام میں توحید پر عقلی دلائل

تیسرا رکوع (۲۱)...... اس رکوع میں عالمگیری خطاب میں توحید کی دعوت دی گئی ہے کہ ایک اللہ کی عبادت سب مل کرو، اس پر عقلی دلائل کی پانچ شقیں بیان ہوئیں (۱) اللہ نے تمہیں پیدا کیا (۲) تمہارے آباء کو پیدا کیا (۳) تمہارے فائدے کے لئے زمین کو فرش بنایا (۴) آسمان کو چھت بنایا (۵) بارش برسا کر تمہارے روزی کا بندوبست کرتا ہے لہٰذا تم سب اُس کی عبادت کرو اُس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

منکرین کو چیلنج

وإن كنتم في ريب (۲۳) صداقتِ قرآن، عبدیت اور رسالتِ رسول اور مناظرے کا طریق ثابت کیا گیا۔ اللہ نے عظیم الشان قرآن اپنے عظیم الشان رسول پر نازل کیا جو عبدیت میں اونچی شان رکھتا ہے لہٰذا رسول کی راہنمائی میں قرآن سے ہدایت حاصل کرو، اگر تمہیں صداقتِ قرآن میں شک ہے تو اس جیسی کوئی سورۃ بنا کر پیش کرو،

پیش کر سکتے ہو نہ پیش کر سکو گے تو پھر اس کو حق مان کر ہدایت حاصل کرو، اگر عناد میں رہے تو جہنم کا ایندھن بنو گے۔

بشارت

بَشِّرِ الَّذِيْنَ (۲۵)......بشارت نمبرا: اگر قرآن پر ایمان لا کر رسول کی ہدایت کے مطابق عمل کرتے رہے تو مرنے کے بعد ایسی جنت میں جاؤ گے جہاں تمہاری تمام خواہشات پوری ہوں گی۔ وہاں دودھ، شراب، خالص پانی اور شہد کی نہریں بہتی ہوں گی۔ ہر قسم کے پھل ملیں گے، خوبصورت پاکیزہ دوشیزاؤں سے تمہاری شادی ہو گی اور ہمیشہ انہی مزوں میں رہو گے۔

جوابِ شبہ

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِيْ (۲۶)......منکرینِ قرآن کے شبہے کا جواب ہے، وہ کہتے تھے اگر قرآن اللہ کی کتاب ہوتی تو اس میں مکھی مچھر جیسی حقیر چیزوں کا ذکر نہ ہوتا، اس کا جواب دیا گیا کہ مثال ممثل لہٗ کی وضاحت کے لیے ہوتی ہے اور یہی کمال کی بات ہے۔ معبودانِ باطلہ تو ان سے بھی حقیر ہیں، اس لیے مثال حق سچ ہے۔ ایمان والے اس کو اپنے رب کی طرف سے حق سمجھتے ہیں اور کفار اعتراض کر کے ضلالت کی تاریکیوں میں گر جاتے ہیں۔ ہدایت اور ضلالت اللہ کے قبضہ میں ہے، وہ زبردستی نہ ہدایت دیتا ہے اور نہ ضلالت دیتا ہے۔ اس نے ہدایت کے لیے انابت کو اور ضلالت کے لیے ریب اور شک کو بنیاد بنایا ہے۔ جو قرآن پر ایمان نہیں لاتا تو اُس میں بُری صفات جنم لیتی ہیں۔ وہ عہد توڑتے ہیں، جوڑ کی بجائے توڑ پیدا کرتے ہیں، قطع رحمی کرتے ہیں، زمین میں فساد مچاتے ہیں خسارے میں جا پڑتے ہیں۔

محتاج کفر کیسے کر سکتا ہے؟

كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ (۲۸)......موت و حیات کا مالک اللہ ہے، اللہ تمہیں عدم کے اندھیرے سے نکال کر حیات کی روشنی میں لایا، پھر اس حیات کے بعد موت دے گا، پھر موت کے بعد زندہ کر کے میدانِ محشر میں لائے گا، تمہارا حساب لے کر آخری فیصلہ کرے گا۔ تم تو ہر دور میں اُس کے محتاج ہو، کفر کیسے کرتے ہو۔

هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ لَكُمْ (۲۹)......پہلی دلیل عقلی کے ساتھ ملحق ہے کہ اللہ نے تمہارے لیے زمین بنائی، اللہ ہی بادشاہ حقیقی ہے، اللہ نے ہی سات آسمان بنائے، اللہ ہی ہر چیز کو جانتا ہے لہٰذا اُسی کی عبادت کرو وہ معبود برحق ہے۔

نوریوں، ناریوں اور خاکیوں کی الوہیت کی نفی

چوتھا رکوع: وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ (۳۰)......ساری مخلوق میں سے جن، انسان اور ملائکہ افضل ہیں، ان میں

سے کوئی معبود نہیں بن سکتا تو ان کے علاوہ کوئی چیز کیسے معبود بن سکتی، ملائکہ جو نوری مخلوق ہے اُس نے اقرار کرلیا لَا عِلْمَ لَنَا ، ہم علم نہیں رکھتے۔ معبود تو عالم الغیب والشہادۃ ہوتا ہے اور انسان جو خا کی ہے، وہ مٹی گارے سے پیدا ہوا بھول کر ممنوعہ درخت کا پھل کھالیا اور جنت سے اُتارے گئے، لہٰذا جو بھول جائے وہ معبود نہیں بن سکتا۔

اور جن، جو ناری ہیں ان کا بابا ابلیس انسان کا دشمن ہے وہ انسان کا معبود کیسے بن سکتا ہے؟ اس رکوع میں خلافتِ آدم اور فرشتوں کا خدمت پیش کرنا اوران کا خلافت کا اہل نہ ہونا بیان ہوا ہے۔

حلفِ وفاداری

نمبر ۳۴ آیت میں خلافتِ آدم کی تاج پوشی، فرشتوں کا سجدۂ تعظیمی کے ساتھ حلفِ وفاداری اور ابلیس کا مردود ہونا بیان ہوا ہے، ابلیس لعین نے امرالٰہی کی مخالفت کی، تکبر کیا، تحقیرِ آدم کی، اور جماعت سے الگ ہو گیا۔ چار بُرے کام کیے۔

اور آدم علیہ السلام کو اطاعت، رضا وتسلیم، انکساری، شرمساری اور توبہ استغفار نے مقبول بنایا۔ انعام میں خلافت ملی۔ لہٰذا اولادِ آدم کو اپنے باپ کی اطاعت اور اپنے دشمن ابلیس کی مخالفت کرنی چاہیے۔

جنت میں رہائش، زمین پر خلافت

وَقُلْنَا يَآ اٰدَمُ اسْكُنْ (۳۵)......خلافت ملنے کے بعد آدم علیہ السلام کو جنت میں رہائش ملی پھر ممنوعہ درخت کے قربان سے جنت سے اِخراج ہوا پھر توبہ قبول ہوئی اور زمین میں خلافت ملی، پھر دوبارہ جنت میں واپسی کے لیے ہدایتِ خداوندی کی اتباع کا حکم دیا گیا، جو ہدایت پر عمل کرے گا جنت میں جائے گا جہاں نہ خوف ہوگا نہ غم ہوگا اور جو ہدایت کو چھوڑ کر کفر پر کمر کس لیں گے وہ ہمیشہ کے لیے جہنم جائیں گے۔ اعاذنا الله لنا منها.

پہلا خطابِ خاص

پانچواں رکوع: يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ (۴۰)......خطاب عام کے بعد خطاب خاص، جس کے مخاطب بنو اسرائیل ہیں جو اُس وقت علاقے کے امیر، علماء، رہبان تھے، صاحبِ اقتدار تھے، ان کو بارہ احکام دیئے گئے جن میں آٹھ کرنے کے کام ہیں اور چار نہ کرنے کے کام ہیں۔

کرنے کے آٹھ کام: (۱) نعمت کو یاد کرو (۲) عہد کو پورا کرو (۳) صرف اللہ سے ڈرو (۴) اللہ کی نازل کردہ کتاب پر ایمان لاؤ (۵) نماز قائم کرو (۶) زکوٰۃ ادا کرو (۷) اُمتِ محمدیہ میں شامل ہو کر جھکنے والوں کے ساتھ جھک جاؤ (۸) صبر اور صلوٰۃ کے ساتھ اللہ سے مدد طلب کرو۔

نہ کرنے کے کام: (۱) اسلام کے پہلے منکر نہ بنو (۲) آیاتِ خداوندی مت بیچو (۳) حق و باطل کو خلط ملط

نہ کرو(۴)حق کو نہ چھپاؤ۔

دوسرا خطابِ خاص، سات انعام، دو عذاب

چھٹا رکوع: یٰبَنِیٓ اِسۡرَآءِیۡلَ (۴۶)......اس رکوع میں بنی اسرائیل کی قسم اول پر سات انعام اور ایک عذاب کا بیان ہے۔ شروع میں بنی اسرائیل کی فضیلت کہ وہ اپنے زمانے کے تمام لوگوں سے افضل ہیں۔ دوسری آیت میں ہے دنیا میں جن چار اسباب سے مجرم رہائی پا سکتا ہے وہ آخرت میں کام نہیں آئیں گے وہاں کوئی شخص مجرم کا گناہ اپنے سر نہیں لے گا، نہ جبری سفارش چلے گی۔ نہ فدیہ قبول ہوگا اور نہ کوئی بااثر جماعت اپنے مجرم کو زبردستی چھڑا سکے گی۔

پہلا انعام (آیہ۴۹) میں ہے: اللہ نے بنی اسرائیل کو فرعونیوں کے گوناگوں عذاب سے نجات دی۔

دوسرا انعام: دشمن کو ان کی آنکھوں کے سامنے سمندر میں غرق کیا۔

تیسرا انعام: بچھڑا پرستی پر قتل کی سزا رکھ کر عمل شروع ہونے کے بعد معاف کر دیا۔

چوتھا انعام: حق و باطل میں فرق کرنے والی کتاب عطا کی۔

پانچواں انعام (آیۃ ۵۴): اس میں تیسرے انعام کی تفصیل ہے جس میں قتل کی سزا معاف کر دی۔

چھٹا انعام: تم نے اپنی آنکھوں سے اللہ کو دیکھنے کا مطالبہ کیا گستاخی پر چیخ سے مر گئے تھے، اللہ نے موسیٰ علیہ السلام کی دعا پر دوبارہ زندہ کر دیا۔

ساتواں انعام: تمہیں میدانِ تیہہ میں من و سلویٰ کھانے کے لیے دیا اور بادلوں کا سایہ کیا۔

عذاب (آیۃ ۵۸): فتح کے بعد بنی اسرائیل کو شام کے ملک عاجزی کے ساتھ مغفرت طلب کرتے ہوئے داخل ہونے کا حکم ہوا تو وہ اکڑ کر داخل ہوئے اور حِطّۃٌ جس کا معنیٰ "مغفرت" ہے کا ورد کرنے کے بجائے حِنۡطَۃٌ جس کا معنیٰ "گندم" ہے، کہتے ہوئے داخل ہوئے، اس گستاخی پر اللہ نے انہیں طاعون کی بیماری میں مبتلا کر دیا۔

ساتواں رکوع (آیۃ:۶۰) آٹھواں انعام: اس رکوع میں آٹھواں انعام اور دوسرا عذاب مذکور ہے۔ میدانِ تیہ میں جب پیاسوں نے پانی مانگا تو موسیٰ علیہ السلام نے اللہ کے حکم سے پتھر پر عصا مارا تو بارہ چشمے پانی ابل پڑے۔

دوسرا عذاب

جب بنو اسرائیل نے کہا: ہمارا من و سلویٰ سے دل بھر گیا ہے ہمیں گندم ترکاریوں سے نوازا جائے، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: قریب والی بستی پر حملہ کرو، جہاد کا فریضہ ادا کرو ہم تمہیں فتح دیں گے، وہاں تمہارا مطالبہ پورا ہو جائے گا لیکن جہاد

پر آمادہ نہ ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے ان پر ذلت اور مسکنت ہمیشہ کے لئے مسلط کر دی۔

مدارِ نجات

آٹھواں رکوع (آیۃ ۶۲) اس رکوع میں ہے کہ نجات کے لئے ایمان اور عمل صالح ضروری ہے، ناموں اور قوموں پر نجات کا مدار نہیں۔ مسلمان، یہود، نصاریٰ وغیرہ قوم کے نام ہیں ان میں جس قوم میں توحید اور عمل صالح ہوں گے وہ نجات پائے گی۔ اس رکوع میں بنی اسرائیل نوع ثانی کی دو خباثتوں کا بیان ہے جو سابقہ بنی اسرائیل میں تھیں۔

خباثاتِ بنی اسرائیل

پہلی خباثت (آیۃ: ۶۳) موسیٰ علیہ السلام پر اُتری ہوئی کتاب تورات کو بھی دل سے نہیں مانا، سروں پر پہاڑ گرنے کے خوف سے وقتی طور پر مانا پھر بھی عمل نہیں کیا۔

ہفتہ والے دن کی حرمت کے لئے انہیں مچھلیاں پکڑنے سے منع کیا گیا تھا لیکن انہوں نے خلاف ورزی کی تو بندر بنادیئے گئے۔ تفصیل سورۃ اعراف میں ہے۔

دوسری خباثت (آیۃ: ۶۷) گائے ذبح کرنے کا حکم دیا گیا، عمل کے بجائے سوالات شروع کر دیے، اس میں طویل مدت گزار دی، چالیس سال بعد مہنگی ترین گائے ذبح کرنا پڑی۔

نو واں رکوع: (آیۃ ۷۲) اس رکوع میں بنی اسرائیل کی تیسری خباثت اور موجودہ بنی اسرائیل کے پانچ گروہوں کا بیان ہے۔

تیسری خباثت یہ ہے کہ دولت کے حریص اتنے ہیں کہ دولت کی طلب میں اپنے عزیزوں تک قتل کر دیتے ہیں اور دل ان کے پتھروں سے بھی سخت ہو گئے ہیں۔

پانچ گروہوں کا بیان

پہلا گروہ: مُحرِّفین کا ہے (آیۃ: ۷۵) جو تورات میں تحریف کرتے ہیں۔

دوسرا گروہ: منافقین کا ہے (آیۃ ۷۶) جو مسلمانوں سے مل کر ایمان کا اور کفار سے مل کر کفر کا اظہار کرتے ہیں۔

تیسرا گروہ: اَن پڑھ مریدین (آیۃ ۷۸) جو کچھ محرف مولویوں سے سنتے ہیں وہی غلط عقیدہ بنا کر اُس پر جم جاتے ہیں۔

چوتھا گروہ: مبدّلین کا (آیۃ: ۷۹) جو مال وزر کے دلدادہ ہیں مال حاصل کرنے کیلئے مسئلہ چھپا دیتے ہیں یا ان کی مرضی کے مطابق بدل دیتے ہیں۔

پانچواں گروہ: پیرزادوں کا ہے (آیۃ:۸۰)...... یہ کہتے ہیں ہم جنتی لوگ ہیں اللہ کے پیارے ہیں جہنم میں نہیں جائیں گے بالفرض جانا پڑا تو صرف گوسالہ پرستی کی مدت چالیس دن جائیں گے اللہ نے اگلی آیت میں تردید کر دی، جنت میں ایمان والے جائیں گے کافر ہمیشہ کے لئے جہنم جائیں گے

خباثاتِ بنی اسرائیل

دسواں رکوع (آیۃ ۸۳)......اس رکوع میں نزولِ قرآن کے وقت موجود بنی اسرائیل کی دو خباثتوں کا بیان ہے۔ یہ نوعِ ثالث ہے۔

پہلی خباثت: انہیں صرف اللہ کی عبادت کا حکم اور والدین وغیرہ کے ساتھ احسان اور نماز و زکوۃ کی ادائیگی کا حکم دیا گیا تھا انہوں نے ان سب کاموں سے منہ موڑ لیا۔

دوسری خباثت: (آیۃ ۸۴)......انہیں اتفاق سے رہنے کا حکم دیا گیا۔ خانہ جنگیوں اور خون ریزیوں سے باز رہنے اور اپنے بھائی بندوں کو گھر سے نہ نکالنے کا حکم دیا گیا تھا اب وہ یہ سارے کام اُلٹ کر رہے ہیں۔

گیارھواں رکوع: وَلَقَدْ اٰتَيْنَا (آیۃ:۸۷)......اس میں سابقہ بنی اسرائیل کی سنگ دلی کی دو مثالیں ہیں کہ وہ انبیاء کی تکذیب کرتے اور قتل تک کر دیتے تھے اور کہتے کہ ہمارے دل پردے میں ہیں، ان کو توحید اور تبلیغ کا اثر نہیں پہنچتا، حالانکہ ان کے دل ضد و عناد کی وجہ سے ملعون ہو چکے ہیں۔

تنبیہ

وَلَمَّا جَآءَهُمْ (آیۃ:۸۹)......اس میں موجود بنی اسرائیل کو تنبیہ ہے تم بھی اپنے آباء کی طرح تکذیب انبیاء کرتے ہو، پہلے موجودہ پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر دیتے تھے، دعائیں کرتے کہ جب وہ آ جائیں گے ہم ان کی اتباع کریں گے اب جب وہ آ گئے تو حسد و ضد میں آ کر تکذیب شروع کر دی ہے۔

یہود کا قولِ باطل

(آیۃ:۹۱) یہود کہتے ہیں ہم تورات پر ایمان لائے ہیں ہمیں دوسری کتاب کی ضرورت نہیں اس کی پانچ طرح تردید کی گئی ہے:

(۱)...... قرآن تو تورات کی تصدیق کرتا ہے

(۲)......قرآن حق ہے اور تورات حق کے اتباع کا حکم دیتی ہے

(۳)......تم اپنے دعوے میں سچے ہو تو انبیاء کو کیوں قتل کیا؟

(۴)......تم موحد ہو تو گوسالہ پرستی کیوں کی ہے؟

(۵)......تم نے تورات کو خوشی سے تو نہیں پہاڑ کے ڈر سے جان بچانے کے لئے مانا ہے۔

دعوتِ مباہلہ

(آیۃ:۹۴) تم اگر جنتی ہو تو دعا کرو تم پر موت آئے اور جلدی جنت میں چلے جاؤ۔ لیکن انہوں نے مباہلہ قبول نہیں کیا، کیونکہ وہ تو دنیا کی زندگی کے سب سے زیادہ حریص ہیں۔

تین شبہات کا بیان

بارہواں رکوع (آیۃ ۹۷)......اس رکوع میں تین شبہات کا جواب ہے۔

پہلا شبہ: جبرئیل علیہ السلام ہمارا دشمن ہے وہ قرآن لاتا ہے اس لیے ہم نہیں مانتے، اگر میکائیل لاتے تو ہم مان لیتے۔

جواب: جبرئیل علیہ السلام اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتا وہ تو اللہ کا پیغام لاتا ہے......۔(۲) وہ جو لاتا ہے وہ ماقبل کی تصدیق کرتا ہے (۳) وہ جو لاتا ہے اس میں نری ہدایت ہے (۴) وہ خوشخبری لاتا ہے (۵) جبرئیل اور تمام فرشتوں کی دشمنی تو کفر ہے۔

دوسرا شبہ: سلیمان علیہ السلام تو جنات اور جادو کے زور پر حکومت کرتے تھے یہ غیر اللہ سے مدد لینا ہے توحید کہاں ہے؟

جواب: سلیمان علیہ السلام نے نہ جادو کیا نہ جادو اور جنات سے مدد لیتے تھے، وہ موحّد تھے، جادو شیاطین کا کام تھا۔

تیسرا شبہ: ہاروت ماروت فرشتے تھے جادو سکھاتے تھے!

جواب: وہ تو جادو سے منع کرتے تھے اور جادو اور معجزے کا فرق بتاتے تھے۔

تیرہواں رکوع: اس رکوع میں آدابِ رسول اور کلماتِ مُوہمہ شرک کے استعمال سے ممانعت کا بیان ہے: جو یہودی سازش کے ساتھ مسلمانوں میں رائج کرنے کی کوشش کرتے تھے۔

نسخ آیات اور اس کے فوائد کا بیان ہے کہ نسخ ڈاکٹر کے نسخے بدلنے کی طرح سمجھ لو۔

وَقَالُوا لَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ. (آیۃ:۱۱۱)......یہود و نصاریٰ کا دعویٰ کہ ہمارے سوا جنت میں کوئی نہیں جائے گا لہٰذا یہود بن جاؤ اور نصاریٰ کہتے عیسائی بن جاؤ۔

جواب: یہ تمہاری آرزوئیں ہیں، تمہارے پاس کوئی دلیل نہیں ہے۔

چودہواں رکوع: (آیۃ:۱۱۳) اس میں ہے تم دونوں یہود و نصاریٰ جنتی ہونے کا دعویٰ کرتے ہو اور ایک

دوسرے کی تردید بھی کرتے ہو، کیا جنتی ایسے ہوتے ہیں؟؟

(آیۃ:۱۱۴) تم تو اللہ کے گھروں (مساجد) سے روکتے ہو اور انہیں ویران کرتے ہو، کیا جنتی لوگ ایسے ہوتے ہیں؟؟

(آیۃ:۱۱۶) تم تینوں گروہ یہود و نصاریٰ اور مشرکین اللہ کی اولاد ثابت کر کے مشرک ہو گئے ہو، مشرک تو جنت میں نہیں جائے گا۔ یہود نے عزیر علیہ السلام اور نصاریٰ نے عیسیٰ علیہ السلام اور مشرکین نے ملائکہ کو اللہ کی اولاد قرار دیا ہے حالانکہ یہ جھوٹ ہے، اللہ کی اولاد نہیں ہے۔ یہ سب اللہ کی مخلوق اور مملوک ہیں، اس کے فرمانبردار ہیں۔ اللہ نے بغیر نمونے کے زمین اور آسمانوں کو پیدا کیا ہے۔

(آیۃ:۱۱۸) تینوں گروہ نے نبی علیہ السلام کے معجزات دیکھ لیے ہیں پھر بھی رسالت نہیں مانتے بلکہ مطالبہ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ کلام کرے کہ یہ میرا رسول ہے اس کو مان لو اور اتباع کرو۔ اس کا جواب دیا: یہ کوئی نئی بات نہیں ہے تمہارے آباؤ اجداد بھی ایسے سوال کرتے آئے ہیں۔ نبوت دلائل سے ثابت ہوتی ہے جو ثابت ہو چکی ہے۔

اِنَّآ اَرۡسَلۡنٰکَ (۱۱۹)...... تسلیٔ رسول ہے۔ آپ ان کے ایمان نہ لانے کی وجہ سے غم زدہ نہ ہوں آپ بشیر و نذیر ہیں، آپ نے اپنا کام کر دیا، اب ان کے ایمان نہ لانے کے بارے میں ہم آپ سے نہیں پوچھیں گے اِن سے پوچھیں گے، وہ انتہائی ضدی ہیں وہ آپ کی اتباع نہیں کریں گے۔

پندرہواں رکوع (آیۃ:۱۲۲)...... اس رکوع میں فضائل ابراہیم و اسماعیل علیہما السلام، امتحان اور کامیابی اور انعامِ ابراہیم علیہ السلام اور تعمیر کعبہ کا ذکر ہے اور ابراہیم علیہ السلام کی دعا، قبولیتِ دعا اور صفاتِ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی رسالت کا اثبات ہے کہ ایک مسلّم شخصیت ابراہیم علیہ السلام نے اُمتِ مسلمہ اور ان کے معلم کی دعا مانگی، اللہ نے قبول فرمائی، لہٰذا تم لوگ بھی آپ علیہ السلام کی رسالت کو مان لو اور دوسری دلیل یہ بھی ہے کہ آپ اُسی توحید کی دعوت دیتے ہیں جس کی ابراہیم، موسیٰ اور عیسیٰ اور دیگر انبیاء علیہم السلام دیتے آئے ہیں۔

سولہواں رکوع (آیۃ۱۳۰)...... اس میں ملتِ ابراہیمی سے اعراض کرنے والوں کی حماقت اور ابراہیم علیہ السلام کی فرمانبرداری، ابراہیم اور یعقوب علیہما السلام کی وصیت کا بیان ہے کہ انہوں نے اپنی اولاد کو اسلام پر مرنے کی وصیت فرمائی اور ہر شخص اپنی نیکی بدی کا خود ذمہ دار ہوگا۔

(آیۃ ۱۳۷) میں صحابہ کو معیارِ حق قرار دیا گیا۔ (۱۳۹) میں مناظرے کا طریقہ سمجھایا گیا۔ (۱۴۰) میں شہادت چھپانے کو ظلم قرار دیا گیا۔

دوسرا پارہ

تحویلِ قبلہ کے چار جواب

سترھواں رکوع: اس میں تحویلِ قبلہ پر اعتراض اور اُس کے تین جواب دیے گئے ہیں۔

اعتراض: ہجرت کے بعد سولہ سترہ مہینے بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی جاتی تھی پھر بیت اللہ کی طرف حکم ہو گیا تو معترضین یہود اور مشرکین نے اعتراض شروع کر دیے کہ ان کا قبلہ مشتبہ ہو گیا، یہ حیران ہیں وغیرہ وغیرہ......تو

پہلا جواب: یہ دیا کہ سب طرفیں اللہ کی ہیں، ہم حکم کے پابند ہیں، کوئی اس پر اعتراض نہیں کر سکتا۔

دوسرا جواب: (آیۃ ۱۴۳) تحویلِ قبلہ سے مقصود مخلص و منافق کا امتحان اور کھرے کھوٹے کا امتیاز ہے۔

تیسرا جواب: (آیۃ: ۱۴۴) اہلِ کتاب کو تحویلِ قبلہ کا علم ہے وہ کتمانِ حق کر کے شبہات پیدا کر رہے ہیں۔

آیۃ ۱۴۵ میں اہلِ کتاب کی ہٹ دھرمی اور ضد کا بیان ہے کہ وہ ہر قسم کے معجزے دیکھ کر بھی آپ پر ایمان نہیں لائیں گے نہ وہ ایک دوسرے کے قبلہ کو مانتے ہیں۔

اٹھارھواں رکوع: (آیۃ ۱۴۸) اس میں نیکیوں میں سبقت کا حکم، تحویل قبلہ کا چوتھا جواب، رسالت کا اثبات اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چار صفات و فرائض کا بیان ہے، ذکر اور شکر کا بھی حکم ہے۔

چوتھا جواب: (آیۃ: ۱۵۰) اگر قبلہ تحویل نہ ہوتا تو خود یہود اعتراض کرتے کہ آخری نبی نہیں ہے کیونکہ آخری نبی کا قبلہ تو بیت اللہ ہے یہ بیت المقدس کی طرف رُخ کیے ہوئے ہیں۔ تحویل کے ساتھ ان کا منہ بند ہو گیا لہٰذا آپ لوگ مجھ سے ڈرو اور کسی سے نہ ڈرو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرائض

(۱) تلاوتِ کتاب، (۲) تزکیۂ نفوس (۳) تعلیم کتاب اور (۴) تعلیم حکمت ہے تم لوگ اللہ کا ذکر اور نعمتوں پر شکر کرو۔

طریقِ استعانت، فضائلِ شہداء

اُنیسواں رکوع (آیۃ ۱۵۳)......اس میں صبر وصلوٰۃ کے ساتھ استعانت کا حکم، فضائلِ شہداء، امتحان اور صابرین کو خوشخبری، ایک اعتراض کا جواب، کتمانِ حق پر لعنت، توبہ کی ترغیب اور کفار پر لعنت اور جہنم میں خلود کا بیان ہے۔

اعتراض کا جواب

اعتراض یہ تھا کہ صفا اور مروہ وہ پہاڑ ہیں جن پر بت پرستی ہوتی تھی اب ان کے درمیان سعی کیسے عبادت بن گئی؟

جواب دیا: یہ دونوں پہاڑ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔ حضرت اسماعیل و ہاجرہ علیہما السلام کی یادیں ان کے ساتھ وابستہ ہیں، بُت ہٹا دیئے گئے، بت پرستی کی جگہ اب خداپرستی شروع کرو ثواب ملے گا۔ یہ بات حق ہے، جو کتمانِ حق کرے گا اُس پر لعنت ہے، جو توبہ کر لے گا اللہ تعالیٰ اُسے بخش دے گا، جو کفر پر مرے گا وہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا۔

توحید پر عقلی دلیل

بیسواں رکوع (آیۃ:۱۶۳)......اس میں دوسری بار توحید کا بیان، کہ تمہارا ایک خدا ہے اس پر عقلی دلیل ہے۔ یہ کہ دن، رات، بر و بحر، بارش و ہوا وغیرہ کا خالق اللہ ہے، معبود بھی اللہ ہے، مومن سب سے زیادہ اللہ سے محبت رکھتا ہے، مشرکین کے تابع اور متبوع بروزِ قیامت ایک دوسرے پر الزام لگا کر ایک دوسرے سے برأت کریں گے۔ سمجھداری یہ ہے کہ دنیا میں شرک سے بیزار ہو کر توحید کی طرف آ جاؤ۔

حلال کھانا، اتباعِ شیطان سے بچنا

اکیسواں رکوع (آیۃ:۱۶۸)......اس میں حلال کھانے کا حکم، اتباعِ شیطان سے ممانعت، شیطان کی بدکرداری کا ذکر اور مَیتہ، دم، خنزیر اور غیر اللہ کے لیے نامزد کی ہوئی چیزوں کی حرمت کا بیان ہے۔ جاہل آباء کی تقلید سے ممانعت، کفار کی جانوروں سے تمثیل اور کتمانِ حق پر چار سزائیں (۱) وہ حرام کھاتے ہیں گویا کہ پیٹ میں آگ ڈالتے ہیں، (۲) اللہ تعالیٰ ان سے پیار کا کلام نہیں کرے گا (۳) اُنہیں پاک نہیں کرے گا، (۴) ان کو دردناک عذاب دے گا۔ یہ لوگ ہدایت کے بدلے گمراہی، مغفرت کے بدلے عذاب خرید رہے ہیں۔ اللہ نے تو حق کے ساتھ کتاب اُتاری، لوگ خواہ مخواہ اختلاف میں پڑ کر کتاب سے دور ہوتے ہیں اور بے سکونی کی زندگی گزارتے ہیں۔

متقی اور سچے لوگ

بائیسواں رکوع (آیۃ:۱۷۷)......اس رکوع سے ۱۶ (سولہ) امورِ انتظامیہ میں سے دو امور قصاص اور وصیت کا بیان ہے۔رکوع کی پہلی آیت میں متقی اور صادق لوگوں کے عقائد اعمال اور اخلاق کا بیان ہے جو کہ قرآن کی جامع آیت ہے،اوراس کا خلاصہ تین چیزیں ہیں (۱) صحتِ عقائد (۲) حُسنِ معاشرت اور (۳) تہذیب النفس۔ انہی صفات کے ساتھ موصوف آدمی نیک کہلانے کا حق دار ہے۔

قصاص کے احکام

آیۃ:۱۷۸ میں پہلا حکم انتظامیہ قصاص کا حکم ہے،اس میں مساوات ضروری ہے۔اس پر عمل کرنے سے قوم کی حیات ہے،فساد کا اخراج ہے۔قصاص میں معافی اور دیت اور صلح کی بھی گنجائش ہے۔

وصیت کے احکام

آیۃ:۱۸۰ میں دوسرا حکم انتظامیہ وصیت ہے،میراث کا حکم تو خود اللہ تعالیٰ نے تفصیلاً چوتھے پارے میں دے دیا،اس کی وصیت کی ضرورت نہیں،اس کے علاوہ امانت،قرض اور جمیع لین دین کے بارے میں وصیت اب بھی ضروری ہے،وصیت کو بدلنے میں گناہ ہے اگر وصیت میں غلطی ہو یا ڈنڈی ماری گئی ہو تو اُس کو شریعت کے مطابق کر دینا چاہیے،یہ تبدیلی ٔوصیت کے زمرے میں نہیں آئے گی۔

رمضان میں روزہ اور نزولِ قرآن

تیئسواں رکوع (آیۃ:۱۸۳)......امورِ انتظامیہ پر عمل کرنے کے لئے اصلاحِ قلب ضروری ہے تو اس سورہ میں تین امورِ مصلح کا بیان بھی ہے،اس رکوع میں ایک امر مصلح روزہ اور تیسرا امر انتظامی کا بیان ہے۔
روزے سے تقویٰ حاصل ہوتا ہے متقی امورِ انتظامیہ پر عمل کرسکتا ہے،مسافر اور بیمار روزے کو مؤخر بھی کرسکتا ہے۔شیخ فانی اور دائمی بیمار فدیہ بھی دے سکتا ہے۔روزہ سال میں صرف ایک مہینہ فرض ہے روزے والے مہینے میں حق اور باطل کے درمیان فرق کرنے والا قرآن پاک نازل کیا گیا ہے۔عیدین کی تکبیرات بھی زائد ہوتی ہیں۔(۱۸۶)

روزہ اور اعتکاف کے احکام

روزے دار کی دعائیں بھی قبول ہوتی ہیں،روزے کی راتوں میں کھانا پینا اور جماع بھی حلال ہے۔روزہ صبح صادق سے لے کر غروبِ آفتاب تک ہوتا ہے۔روزے دار کو سحری کھانے میں برکت اور سیری حاصل ہوتی ہے، اعتکاف بیٹھنے والے رات کو بھی مباشرت نہیں کر سکتے۔اللہ کی حدود کو قائم رکھنے کے لئے احتیاطاً حد بندی سے دور رہنا

چاہئے ورنہ حد پار کرنے کا خطرہ ہے۔(۱۸۸)

حرام کھانے کی ممانعت اور نقصان

تیسرا حکم انتظامی ہے کہ حرام کھانا ممنوع ہے، روزے میں ایک مہینہ دن کے وقت حلال کھانا بھی ممنوع تھا لیکن حرام کھانا ساری زندگی ممنوع ہے، جو مال غیر شرعی طریق سے حاصل کیا جائے وہ حرام ہوتا ہے۔حرام کھانے سے دل میں سیاہی اور سختی پیدا ہوتی ہے، بغض اور نفرت پیدا ہوتی ہے جو اتفاق سے دوری کا سبب ہیں جبکہ جہاد کے لئے اتفاق ضروری ہوتا ہے۔حق چھپانے پر تحفے وصول کرنا، رشوت لینا، چوری اور دھوکہ سے مال لینا، جھوٹے مدعی کی وکالت کرنا بھی حرام مال ہے۔

چوبیسواں رکوع (آیۃ:۱۸۹)......اس میں رسمِ بد کا رَد، حکم جہاد، علت جہاد، دوسرا امر مصلح حج و انفاق اور قبولیتِ توبہ کا بیان ہے۔

بُری رسم کا رد

آیۃ ۱۸۹ میں کہ روزہ چاند کے مطابق رکھا جائے ۲۹ کا ہو یا ۳۰ کا۔رسم بد یہ تھی کہ مشرک جب احرام باندھ لیتے پھر گھر میں داخل ہونا ہوتا تو گھر کی پشت سے یا چھت پھاڑ کر داخل ہوتے، دروازے سے داخل نہ ہوتے، اس کا رد ہے۔

تین شرائط کے ساتھ جہاد کا حکم

آیۃ:۱۹۰ میں پہلی بار حکمِ جہاد ہے، اس میں تین شرطیں ہیں کہ خود پہل نہ کرنا، لڑنے یا کمک پہنچانے والوں سے لڑنا، حد سے تجاوز نہ کرنا یعنی عورتوں بچوں مذہبی پیشواؤں کو نہ مارنا، ہاں اگر وہ بھی جنگ میں شریک ہوں تو مارے جاسکتے ہیں۔

علتِ جہاد

آیۃ:۱۹۱ میں علتِ جہاد ہے کہ فتنہ ختم کرنے کے لئے جہاد ہوتا ہے، شرک بھی بڑا فتنہ ہے۔فتنہ ختم ہو جائے تو جہاد بھی رک جائے گا۔

۱۹۴ ......اگر وہ اشہرِ حرم میں لڑیں تو تم بھی لڑ سکتے ہو، حرمتوں میں برابری ہے، زیادتی حرام ہے۔اللہ تعالیٰ متقین کے ساتھ ہے۔

پہلا اصلاحی حکم انفاق فی سبیل اللہ

۱۹۵...... میں پہلی بار خرچ کرنے کا حکم دیا گیا، جہاد کے لئے مال خرچ کرنا ہوتا ہے، مال نہ خرچ کر کے

جہاد سے رکنا اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنا ہے۔

دوسرا اصلاحی حکم حج

۱۹۶...... بیت اللہ کے پاس جا کر حج کرو اور اللہ سے کامیابی کی دعا کرو، اگر راستے میں روکے جاؤ یا بیمار ہو جاؤ تو ہدی دے کر حلال ہو جاؤ، جس حج میں ہدی دینا واجب ہو، تمہارے پاس نہ ہو تو دس روزے رکھ لو، تین تو ایامِ حج میں رکھو سات لوٹ کر بھی رکھ سکتے ہو۔

حج کے احکام کی تفصیل

پچیسواں رکوع (آیۃ: ۱۹۷)......اس میں حج کی تفصیل ہے کہ حج کے اوقات متعین ہیں۔ شوال، ذیقعدہ اور دس دن ذوالحجہ کے احرام کے دن ہیں اور حج کی ادائیگی صرف پانچ دنوں میں ہوتی ہے۔ حج میں جماع، دواعیٔ جماع، لڑائی، ہر قسم کے گناہ ممنوع ہیں اور زادِ راہ یعنی خرچہ کرایہ وغیرہ گھر سے لے کر آنا ہے، نیت خالص حج کی ہو درمیان میں تجارت خرید و فروخت کر لی تو بھی جائز ہے۔ حج میں مزدلفہ اور عرفات میں وقوف بھی ضروری ہے، حج کے دنوں میں منیٰ میں راتیں گزارنی ہیں، صرف ایک رات مزدلفہ میں گزارنی ہوتی ہے۔ حج میں ذکر اور استغفار کثرت سے کرنا ہے۔

وقوفِ عرفات رکنِ حج ہے

آیۃ: ۱۹۹......جو لوگ عرفات نہیں جاتے، مزدلفہ سے واپس آ جائیں ان کا حج نہیں ہوتا۔

۲۰۰...... کچھ حاجی صرف دنیا مانگتے ہیں ان کا آخرت میں کچھ حصہ نہیں ہوتا۔

۲۰۱......اصل حاجی دنیا اور آخرت کی بھلائی مانگتے ہیں اور آگ سے بچنے کی دعا کرتے ہیں، عرفات سے واپسی پر حاجی منیٰ میں دو راتیں گزار کر مکہ واپس آ سکتا ہے، تین راتیں بھی گزار سکتا ہے۔

فسادی لوگ

۲۰۴......تیسری قسم کے وہ لوگ ہیں جو بڑے فسادی، متکبر ہوتے ہیں جنہیں اپنی بات میں ایمان کا دعویٰ تو ہوتا ہے لیکن دل میں ایمان نہیں ہوتا، وہ باتیں بڑی خوش کن کرتے ہیں، انہیں تقویٰ اور اصلاح کے متعلق کہا جائے تو غرور میں آ جاتے ہیں، فساد تیز کر دیتے ہیں، ان کا ٹھکانہ جہنم ہے۔

رضاءِ الٰہی کے متلاشی لوگ

۲۰۷......چوتھے قسم کے وہ لوگ ہیں جو مال و جان دے کر بھی اللہ کی رضا کے متلاشی ہوتے ہیں۔

اسلام میں مکمل داخل ہونے کا حکم

۲۰۸......ایمان میں پورا پورا داخل ہونے کا حکم ہے اور شیطان دشمنِ انسان کی اتباع سے ممانعت ہے۔

۲۰۹......تخویف ہے کہ منکرین عذاب کی انتظار میں ہیں کہ عذاب آ جائے۔ عذاب کی انتظار میں نہ رہیں پہلے ایمان لائیں آخری فیصلہ اللہ تعالیٰ کریں گے۔

چھبیسواں رکوع (آیۃ: ۲۱۱سے) اس میں ضابطۂ خداوندی، دنیا کی زیبائش، امتحانِ مومنین، انفاق اور جہاد کا بیان ہے۔ ضابطہ یہ ہے کہ جو شخص دلائل کے بعد بھی توحید پر ایمان نہ لائے اُسے سزا ہو گی جیسے بنی اسرائیل کو ہوئی۔

کفار اور مومنین کا تقابل

۲۱۲......کفار دنیا کی زیبائش میں خوش ہیں ایمان داروں کا مذاق اڑاتے ہیں، حالانکہ اللہ کے ہاں صرف متقین بڑی شان والے ہیں، رازق سب کا اللہ ہے۔

وحدتِ دین وافتراق کا بیان

۲۱۳......لوگ سارے ایک دین توحید پر تھے، ان کے پاس انبیاء آتے، کتابیں نازل ہوتی تھیں، پھر علماء سُوء پیدا ہوئے انہوں نے اختلاف پیدا کیا، کچھ لوگ صراطِ مستقیم پر جمے رہے، اور وہ جنت میں جائیں گے۔ اور کچھ علماء سُوء کے پیچھے لگ کر مشرک ہو کر جہنم کا ایندھن بنے۔

امتحانِ مومنین

(۲۱۴)......ایمانداروں کے ایمان کا امتحان بھی ہوتا ہے تنگدستیاں، مصائب بھی آتے ہیں جو ان میں ثابت قدم رہے گا وہ جنت میں جائے گا۔

دوسری بار انفاق کا حکم

(۲۱۵)......مصرفِ انفاق، حلال مال نیک نیتی سے خرچ کرنا اچھا ہے لیکن مصرف بھی صحیح ہونا چاہئے۔ والدین، رشتہ دار، مسکین، یتیم، مسافر بہترین مصرف ہیں۔

تیسری بار جہاد کا حکم

(۲۱۶)......جہاد فرض ہے اگرچہ طبیعتوں پر گراں گزرتا ہے لیکن اس کا نتیجہ بہت اچھا ہے، اس میں قوم وملت کی سربلندی، جان ومال کی حفاظت، عزتیں محفوظ رہتی ہیں، شہداء کو اونچا درجہ ملتا ہے، مالِ غنیمت حاصل ہوتا ہے وغیرہ

ستائیسواں رکوع (۲۱۷)......اس میں اشہر حرم میں جہاد کا حکم، مرتد کی سزا، بشارت اُخروی اور چار ذو جہتین

مسائل کا بیان ہے۔ اشہر حرم میں جہاد نہیں کرنا چاہیے اور ضرورت پڑے تو جائز ہے، کیونکہ اللہ کے راستے سے روکنا، کفر کرنا، مسجد حرام کی بے حرمتی کرنا لوگوں کو ان کے گھروں سے نکالنا اللہ کے ہاں بڑا جرم ہے اور خصوصی طور پر فتنہ اور شرک تو بہت بڑے گناہ ہیں، ان سے بچنے کے لیے جہاد ضروری ہے۔ جو شخص مرتد ہو جائے ایمان کی طرف نہ پلٹے ارتداد میں ہی مرجائے تو اُس کے نیک عمل ضائع ہو جائیں گے وہ ہمیشہ کے لیے جہنم میں جائے گا۔

۲۱۸......ایمان والے مہاجر، مجاہد اللہ کی رحمت کی اُمید رکھنے والے جنت میں جائیں گے، اللہ تعالیٰ انہیں معاف کر دے گا۔

پانچ ذو جہتین مسائل

۲۱۹......پانچ کام ایسے ہیں جو نفع نقصان کے اعتبار سے دو پہلو رکھتے ہیں۔ پہلا مسئلہ شراب اور جوا ہے۔ ان کے کچھ فوائد بھی ہیں لیکن نقصانات زیادہ ہیں۔ سمجھ دار آدمی نقصان والا کام نہیں کرتا، بعد میں یہ دونوں بالکلیہ حرام قرار دے دیئے گئے۔

دوسرا مسئلہ انفاق ہے۔ ایک پہلو یہ ہے کہ اپنا مال اپنی جیب سے مفت دینا ہے۔ دوسرا پہلو یہ ہے کہ اس سے اللہ راضی ہوتا ہے، مال میں برکت ہوتی ہے، ضرورت والوں کی ضرورت پوری ہوتی ہے وغیرہ۔

تیسرا مسئلہ: یتیموں کا مال اپنے مال کے ساتھ ملا کر استعمال کرنا۔ ایک پہلو یہ ہے کہ ان کا مال کہیں زیادہ اور ناجائز استعمال نہ ہو جائے اس واسطے الگ کھایا پکایا جائے، دوسرا پہلو یہ ہے کہ اس میں حرج ہے الگ حساب رکھنا، بچے ہوئے کھانے کا ضائع ہونا وغیرہ۔

۲۲۱......چوتھا مسئلہ مشرکین کے ساتھ رشتہ کرنا، مثلاً حُسن اور مال اور آزادی رشتہ کی طرف آمادہ کرتی ہے لیکن اس میں اپنے ایمان کا بھی خطرہ، بچوں کی تباہی کا خطرہ ہے، دوسری طرف یہ چیزیں نہیں ہیں مثلاً حسین بھی نہیں، مالدار بھی نہیں، آزاد بھی نہیں ہے۔ مسلمان کو چاہیے مشرک سے رشتہ نہ کرے مسلم سے کرے، ایمان بچائے۔

اٹھائیسواں رکوع (آیۃ: ۲۲۲)......اس میں ایک مسئلہ ذو جہتین، طریق جماع، قسم کا حکم اور تین انتظامی امور کا بیان ہے۔ پانچواں ذو جہتین مسئلہ یہ ہے کہ بیوی حیض کی حالت میں ہو، ایک پہلو یہ ہے کہ بیوی ہے ہر حالت میں جماع جائز ہونا چاہیے، دوسرا پہلو ہے کہ اس حالت میں وطی سے بچنا چاہیے کیونکہ بدن اُس کا ناپاک ہے، حالت قابلِ نفرت ہے، تکلیف بھی ممکن ہے۔ اللہ نے فرمایا: چند دن پرہیز کرلو پاکی کے بعد فعل جاری کرنا، کسی کو کوئی تکلیف نہ ہو۔

طریقِ جماع میں اختیار

۲۲۳......اس میں دُبر استعمال کرنے کو چھوڑ کر ہر حالت میں جماع جائز ہے۔ بیٹھے، لیٹے، آگے پیچھے وغیرہ

جو طریقہ اچھا لگے استعمال کرسکتا ہے۔

قسم کا غلط استعمال ممنوع

۲۲۴...... چوتھا انتظامی حکم: نیکی سے رکنے کے لئے قسموں کو ڈھال نہ بناؤ، مثلاً کوئی قسم کھالے: والدین، بیوی بچوں سے نہیں بولوں گا، صدقہ نہیں کروں گا، کسی میں مصالحت نہیں کراؤں گا، نماز نہیں پڑھوں گا، جہاد نہیں کروں گا، اس صورت میں قسم توڑ کر کفارہ ادا کرے اور یہ نیک کام شروع کردے۔

قسم کی اَقسام

۲۲۵...... قسم تین قسم ہے: لغو، منغمسہ، منعقدہ۔ لغو پر پکڑ نہیں کفارہ بھی نہیں، منغمسہ کی صورت میں توبہ واستغفار لازم ہے، منعقدہ کو پورا کرنا ضروری ہے، اگر توڑ دی تو اُس کا کفارہ دینا ضروری ہوتا ہے۔

ایلاء کا حکم

۲۲۶...... پانچواں امر انتظامی: ایلاء ایک خاص قسم ہے۔ جاہلیت میں لوگ قسم اٹھا لیتے تھے کہ بیوی سے جماع نہیں کرنا، وہ غیر معینہ مدت تک لٹکی رہتی، نہ وہ دوسرا نکاح کرسکتی نہ اس خاوند کے ساتھ بس سکتی۔ اللہ نے مسئلہ حل کر دیا، اگر ایلاء کے بعد چار ماہ کے اندر جماع کیا تو بیوی بحال ہوجائے گی لیکن قسم توڑنے کا کفارہ دینا ہوگا، اگر چار ماہ بغیر جماع کے گزر گئے تو طلاق بائنہ واقع ہوجائے گی، وہ دوسرا نکاح کرنے میں آزاد ہوجائے گی۔

مطلقہ کی عدت

۲۲۸...... چھٹا امر انتظامی: مطلقہ عورتیں تین حیض عدت گزاریں، اگر حاملہ ہیں تو حمل نہ چھپائیں کیونکہ اس حالت میں آگے نکاح کرلیا تو پہلے خاوند کا حق مارا جائے گا اور دوسرے خاوند کا نکاح نہیں ہوگا حرامکاری ہوگی، بچہ دوسرے خاوند کو لازم ہوگا۔ ان خرابیوں سے بچنے کے لیے عدت کا مسئلہ واضح رکھیں۔

حقوق میں مساوات مگر مرد حاکم

ساتواں حکم: عورتوں کے حقوق بھی مردوں پر ہوتے ہیں، انہیں ادا کرنا مردوں کا فرض ہے جیسے عورتوں کو مردوں کے حقوق ادا کرنا ضروری ہے۔ مردوں کو ایک گونا فوقیت حاصل ہے تاکہ گھر کا نظام احسن طریقے سے چل سکے۔

رجعی طلاق کا حکم

آٹھواں حکم: (۲۲۹)...... طلاق رجعی ہو تو خاوند کو اختیار ہے رجوع کرکے اُسے دوبارہ شرعی اصول کے مطابق بسائے یا اُسے عدت گزرنے کے بعد دوسری جگہ نکاح کرنے دے، اُسے لٹکائے نہ رکھے، اُس سے مہر بھی

واپس نہ لے اور کوئی مال اُس کے مِلک میں دے چکا ہے تو وہ بھی واپس نہ لے۔

خُلع کا حکم

نوواں حکم: اگر کسی وجہ سے عورت خاوند کے ساتھ نہیں بسنا چاہتی تو خاوند کو کچھ دے کر خلع لے سکتی ہے، یہ سارے کام حدودِ شرعی کے اندر رہ کر کریں۔ اگر خاوند خلع نہیں کرتا تو عدالت کی وساطت سے خلع لے سکتی ہے۔

طلاق مغلظہ کا حکم اور واپسی کی صورت

اُنتیسواں رکوع (۲۳۰)......اس میں دسواں انتظامی حکم اور رجوع کی تفصیل کا بیان ہے۔ اگر طلاق مغلظہ ہو گئی ہو تو رجوع کسی صورت نہیں ہو سکتا ہے سوا ایک نادر صورت کے، وہ یہ کہ مغلظہ عورت عدت گزارنے کے بعد دوسری جگہ شادی کرے وہ اس سے ہمبستر ہو پھر وہ مر جائے یا اپنی مرضی سے طلاق دے، تو یہ عورت عدت گزارنے کے بعد پہلے خاوند سے نکاح کر سکتی ہے، اس عمل کو حلالہ بھی کہتے ہیں۔

رجوع برائے تنگی ظلم ہے

(۲۳۱)......طلاق رجعی کی صورت میں خاوند عورت کو تنگ کرنے اور عدت بڑھانے کے لیے رجوع نہ کرے، یہ ظلم ہے اور آیاتِ خداوندی کے ساتھ مذاق ہے جو حرام ہے۔

عدت گزرنے کے بعد رجوع حرام ہے

تیسواں رکوع (آیۃ:۲۳۲)......اس میں چار انتظامی احکام ہیں۔ اس میں گیارہواں حکم انتظامی ہے کہ عدت گزر جانے کے بعد کسی عورت سے رجوع جائز نہیں اُسے دوسرے نکاح سے روکنا بھی ظلم ہے۔

مدتِ رضاعت

۲۳۳......بارہواں حکم انتظامی: بچے کو دودھ پلانے کی مدت دو سال ہے، ماں پلائے یا مشورہ سے کسی دوسری عورت سے دودھ پلوائیں، خرچہ باپ پر ہوگا، اگر باپ مر گیا ہو تو وارثوں پر خرچہ ہوگا۔ ماں یا باپ کسی پر ظلم و جبر بھی جائز نہیں ہے۔

بیوہ کی عدت

۲۳۴......تیرہواں حکم: بیوہ کی عدت چار مہینے دس دن ہے اور حاملہ ہو تو عدت وضع حمل ہے۔ عدت گزرنے کے بعد اگر وہ کہیں شادی کرنا چاہے تو اُسے نہ روکا جائے۔

عدت میں منگنی اور تعریض

۲۳۵...... چودھواں حکم: دورانِ عدت منگنی یا نکاح ناجائز ہے، ہاں تعریض (اشارہ کرنا) ہوسکتی ہے مثلاً اُس کے پاس سے گزرتے ہوئے کہتا جائے چکی دوپاٹ سے چلتی ہے یا مجھے بھی روٹی پکانے والی چاہیے۔

اکتیسواں رکوع: (۲۳۶)......اس میں ایک حکم انتظامی، ایک امر مصلح اور وصیت کا بیان ہے۔

مطلقہ کی حق المہر کی تفصیل

پندرھواں حکم: اگر غیر مدخول بہا کو طلاق ہوجائے اور مہر مقرر نہ تھا تو اُسے جوڑا یا زیور یا اپنی ہستی کے مطابق کچھ دے کر رخصت کرو تا کہ اُس مغموم دل کو کچھ فرحت حاصل ہو، اگر مہر مقرر تھا آدھا مہر دے دو، اگر پورا مہر دو تو بھی جائز ہے، اگر عورت آدھا بھی نہ لے تب بھی جائز ہے۔ اگر عورت مدخول بہا بھی ہو تو پورا مہر واجب ہے اگر مہر مقرر نہ تھا تو مہر مثل ضروری ہے۔

نماز کی تاکید

۲۳۸......تیسرا امر مصلح نماز کا ذکر ہے۔ نماز سے دل کی صفائی ہوتی ہے، اخلاقِ رذیلہ نکل جاتے ہیں، اخلاقِ حسنہ پیدا ہو جاتے ہیں۔ باجماعت نماز محبت بڑھانے، حسنِ معاشرت، حسنِ اخلاق میں معاون ہوتی ہے۔ لڑائی میں بھی نماز قضا نہ ہونے دے، اگر لڑائی شروع ہو جائے تو ذکر جاری رکھے، نماز بعد میں قضا کر لے۔

بیویوں کیلئے وصیت

۲۴۰......آیتِ میراث اترنے سے پہلے عورتوں کو خاوند کے مرنے کے بعد ایک سال خاوند کے گھر رہنے کی وصیت خاوند پر واجب تھی، تمام طلاق یافتہ عورتوں کو مہر کے علاوہ متعہ یعنی کچھ نفع کی چیز دے دینا مستحب ہے اور غیر مدخول بہا جس کا مہر بھی مقرر نہ تھا اس کے لئے متعہ واجب ہے۔

واضح رہے یہ اہلِ تشیع والا متعہ نہیں ہے۔

بتیسواں رکوع: (آیۃ: ۲۴۳)......اس میں ترغیبِ جہاد، ترغیبِ انفاق اور دوبارہ جہاد کا حکم ہے۔

موت اپنے وقت پر آتی ہے

۲۴۳......میں ایک واقعہ کے ضمن میں جہاد کی ترغیب ہے کہ ہزاروں لوگ جہاد کے ڈر سے گھر چھوڑ کر بھاگ گئے لیکن سب پر موت آ گئی۔ آٹھویں دن ایک نبی کی دعا سے زندہ ہو گئے۔ تو معلوم ہوا موت جہاد کے بغیر بھی آ سکتی ہے اور جہاد میں موت ضروری نہیں ہے۔

۲۴۴...... چوتھی بار جہاد کا حکم ہے۔

۲۴۵...... میں ترغیبِ انفاق ہے، اللہ کی راہ میں خرچ کیا ہوا مال کئی گنا بڑھتا ہے۔

۲۴۶...... پانچویں بار جہاد کا حکم۔ ۲۴۶ سے ۲۵۲ تک ایک جہاد کا واقعہ ہے جس سے جہاد کی ترغیب اور حکم ہے، جو حضرت طالوت نے جالوت مشرک سے کیا اور کامیاب ہوئے۔ باوجودیکہ جالوت کا لشکر لاکھوں میں اور طالوت کا لشکر صرف ۳۱۳ افراد تک رہ گیا تھا پھر بھی غالب ہوا، اس واقعے سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جہاد کے لئے قائد رعب دار اور تجربہ کار ہونا چاہیے جیسا کہ طالوت بسطۃً فی العلم والجسم تھے۔ اور ہر فوجی متوکل اور قائد کا فرمانبردار ہونا چاہیے اگرچہ تھوڑے ہوں اور اللہ سے دعا گو بھی ہوں تو فتح حاصل ہوتی ہے۔

جہاد کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ ظالموں کو نتھ ڈال دی جاتی ہے اور زمین فساد سے بچ جاتی ہے۔ مال، جان، عزتیں اور عبادت خانے محفوظ ہو جاتے ہیں۔

تینتیسواں رکوع: اس میں فضیلتِ جہاد، صداقت کتاب اللہ اور تفاوتِ درجاتِ انبیاء اللہ کا بیان آیا ہے اور ایمان اختیاری معتبر ہے۔

تیسرا پارہ

تفاوت درجاتِ انبیاء، ضرورتِ جہاد

۲۵۳......انبیاء علیہم السلام سب با کمال اور فضائل والے ہوتے ہیں لیکن ان کے درجات میں تفاوت ہوتا ہے مثلاً موسیٰ علیہ السلام کلیم اللہ تھے، عیسیٰ علیہ السلام کی حفاظت کے لیے روح القدس کی ذمہ داری تھی، حضرت ابراہیم علیہ السلام خلیل اللہ تھے، حضور علیہ السلام خاتم الانبیاء، امام الانبیاء، حبیب اللہ تھے۔

اگر جبری ایمان معتبر ہوتا تو سب ایمان دار ہوتے، جہاد کی ضرورت نہ ہوتی۔ لیکن ایمان اختیاری معتبر ہے، اس واسطے جہاد کی بھی ضرورت ہے۔

چونتیسواں رکوع (۲۵۴)......اس میں ترغیب انفاق، آیت توحید، آیت الکرسی، ثمرہ ایمان اور کفر اور دو قاعدے بیان ہوں گے۔ اُس دن کے آنے سے پہلے مال خرچ کر کے آخرت بنانے کا حکم ہے جس میں نہ مالِ تجارت نہ دوستی نہ جبری سفارش کام آئے گی، مرنے سے پہلے آخرت نہ بنانا ظلم ہے اگر چہ اصل ظالم تو کافر ہیں۔

توحید پر سات دلائل

۲۵۵......توحید کی تیسری آیت ہے جسے آیت الکرسی کہتے ہیں، اس میں توحید پر سات قسم کے دلائل پیش کیے گئے۔ (۱) اس کی حیات ذاتی ہے، (۲) وہ سب کو تھامنے والا ہے، (۳) اُسے اونگھ تک نہیں آتی، (۴) زمین آسمان پر اُس کی حکومت ہے اور وہ مالک ہے، (۵) اس سے کوئی اپنا مجرم جبراً نہیں چھڑا سکتا۔ اگر خود چاہے تو مجرم کو چھوڑ دیتا ہے یا سفارش کی اجازت دے دیتا ہے، (۶) اُس کا علم وسیع اور محیط ہے، (۷) ہر ایک کا محافظ ہے، برتر اور عظمت والا ہے، ایسی صفات والا اور کوئی نہیں۔

نجات کا مضبوط کڑا

۲۵۶......ہدایت اور ضلالت واضح ہیں، اختیاری ایمان قبول ہوتا ہے، جبری ایمان جائز ہے نہ مفید ہے جو اختیاری طور پر ایمان لائے گا وہ نجات کا مضبوط کڑا تھام لے گا اور شیطان کے اغواء سے بچ جائے گا۔

دوستی کا انجام

۲۵۷......میں دو قاعدے بیان کیے گئے ہیں۔ پہلا قاعدہ ہے کہ اللہ ایمان والوں کا دوست ہوتا ہے، انہیں ظلمت سے نور کی طرف لاتا ہے۔ دوسرا قاعدہ ہے کہ شیطان کفار کا دوست ہوتا ہے جو انہیں نور سے ظلمت کی طرف لا کھڑا کرتا ہے۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ہر مومن اللہ کا ولی ہوتا ہے۔ آگے ولایت میں متفاوت درجات ہوتے ہیں۔

پینتیسواں رکوع: اس میں دو واقعے بیان ہوئے ہیں جن میں اللہ نے ایمان والوں کی مدد کی اور شیطان نے کافر کی مدد نہ کی۔ پہلے واقعے میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور خدائی کا دعویٰ کرنے والے نمرود کا مناظرہ مذکور ہے۔ اللہ نے ابراہیم علیہ السلام کی مدد کی، وہ کامیاب ہوئے اور شیطان نے نمرود کی مدد نہیں کی، اس واسطے ہار گیا۔

۲۵۹......میں دوسرا واقعہ مذکور ہے جس میں ہے کہ ایک مومن بندے نے ایک ویران بستی کو دیکھ کر کہا یہ کیسے زندہ ہوں گے؟ تو اللہ نے مدد کی خود اُس پر موت طاری کر کے سو سال کے بعد زندہ کیا، ان کو ان کے سامنے گدھے کو زندہ کر کے دوبارہ زندگی کا منظر دکھا کر مطمئن کر دیا۔

۲۶۰......میں تیسرا واقعہ ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کے اس مطالبے کو پورا کر دیا جو انہوں نے کیا تھا کہ آپ مردوں کو دوبارہ کیسے زندہ کریں گے؟ تو اللہ تعالیٰ نے چار پرندوں کے مخلوط گوشت سے ان کی آنکھوں کے سامنے ہر پرندے کو الگ الگ زندہ کر کے دکھا دیا اور مطمئن کر دیا۔

چھتیسواں رکوع: (۲۶۱)......اس میں انفاقِ مال کی ترغیب ہے۔ انفاق میں مال کا ضیاع، انفاق بلاخلوص کی مثال اور نیک عمل کو باطل کرنے کی مثال بیان کی گئی ہے۔

انفاق کی مثال

۲۶۱......میں ترغیب اس طرح ہے کہ مثال سے سمجھایا کہ جیسے ایک دانہ کی سات بالیاں اور خوشے نکلیں، ہر خوشے میں سو دانے ہوں تو سات سو دانے بن جائیں، اسی طرح اللہ کے راستے میں خرچ کرنے سے ثواب سات سو گنا تک بڑھا دیا جاتا ہے، اور اللہ تعالیٰ اُس کو دوگنا یعنی چودہ سو تک بلکہ بغیر گنتی کے اَن گنت ثواب بھی دے دیتے ہیں، گناہ بھی معاف کر دیتے ہیں، جنت میں داخل کرتے ہیں۔

صدقہ دے کر سائل کو تکلیف پہنچانا درست نہیں بلکہ قبولیت کے لیے اخلاص شرط ہے۔

انفاق میں ضیاع کی صورتیں اور مثال

۲۶۴......میں مثال سے سمجھایا گیا کہ اگر صدقہ کر کے احسان جتلایا یا تکلیف دی یا صرف لوگوں کو دکھانے

کے لئے صدقہ کیا تو وہ ایسے ضائع ہو جائے گا جیسا کہ مٹی میں دبی پتھر کی چٹان پڑی ہو جب بارش آئے تو مٹی زائل ہو جائے اور خالی پتھر رہ جائے اسی طرح ریا کار کا مال ضائع ہو جائے گا، نہ بدلہ ملے گا اور نہ اللہ راضی ہوں گے۔

انفاق بالاخلاص کی مثال

۲۶۵......انفاق بالاخلاص کی مثال ایسے کہ جس طرح کسی کا باغ اونچے زرخیز ٹیلے پر ہو بارش آ جائے تو پھل دُگنا چوگنا ہو، اگر بارش نہ بھی آئے تو صرف شبنم سے پھلتا پھولتا رہے، کسی صورت میں نقصان کا خطرہ نہیں ہے۔

باطل عمل کی مثال

۲۶۶......ایک آدمی کا کھجور انگور کا باغ نہر کے کنارے ہو، خوب پھل دیتا ہو، وہ شخص بوڑھا ہو جائے اور اس کے بچے چھوٹے ہوں اُس باغ پر گرم یا بہت ٹھنڈا ہوا کا بگولا آئے اُسے جلا کر رکھ دے، اب یہ شخص بوڑھا ہے خود باغ نہیں لگا سکتا، اور بچے چھوٹے ہیں وہ خود محتاج ہیں باغ نہیں لگا سکتے تو یہ گھر ضائع ہو جائے گا۔ اسی طرح ریا کار کا سب کچھ ضائع ہو جاتا ہے لہٰذا عقلمند و فکر کرو۔

عمدہ مال خرچ کرنے کا حکم

سینتیسواں رکوع: (۲۶۷)......اس میں عمدہ مال خرچ کرنے کا حکم ہے۔ انفاق میں رکاوٹ کا بیان، دین کا فہم ہے، تسلی اور ترغیب، انفاق کے طریقے، انفاق کے مصارف کا بیان ہے۔ فرمایا اپنی کمائی سے عمدہ چیز اللہ کے راہ میں خرچ کرو، زمین کی آمدنی سے عشر نکالا کرو، جب تم خود کسی سے گھٹیا چیز لینا پسند نہیں کرتے تو اللہ کی راہ میں گھٹیا چیز کیوں خرچ کرتے ہو۔

انفاق میں رکاوٹ

۲۶۸......شیطان فقر سے ڈرا کر، بخل کا حکم دے کر خرچ کرنے سے رکاوٹ بنتا ہے اُس کی پرواہ نہ کرو خرچ کرتے رہو، اللہ تمہیں بدلہ بھی دے گا، مغفرت بھی کرے گا۔

فہمِ دین خیر کثیر ہے

۲۶۹......جسے فہم دین کی دولت مل گئی اُسے خیر کثیر مل گئی، اس کو عقل والے سمجھتے ہیں۔

۲۷۰......مال خرچ کرتے رہا کرو اگر اخلاصِ نیت کے ساتھ خرچ کرو گے تو دونوں طرح خرچ کرنا جائز ہے لوگوں کے سامنے ہو یا چھپا کر۔

تسلیٔ رسول

۲۷۱......آپ کا کام راہ دکھانا ہے تو ڑ پہنچانا نہیں ہے۔ اگر کوئی راہِ راست پر نہیں چلتا تو اس کا جواب ہم آپ سے نہیں طلب کریں گے۔ جو اخلاص سے خرچ کرے گا اللہ تعالیٰ کی رضا پائے گا اور بدلہ بھی پائے گا۔

مصرفِ صدقات

۲۷۳......صدقات کا مصرف فقیر لوگ ہیں ایماندار ہوں یا کفار......لیکن زکوٰۃ اور وجوبی صدقات کا مصرف صرف مسلمان فقراء ہیں خصوصی طور پر جو ضرورت مند تو ہیں لیکن مانگتے ہیں نہ مانگنے والوں کی شکل بناتے ہیں، انہیں ضرور دو۔

اڑتیسواں رکوع: (آیۃ: ۲۷۴)......نفلی صدقہ ہر وقت جائز ہے۔ سودخواروں کی بُری حالت، نصیحتِ خداوندی سود چھوڑنے کا حکم، سودخواروں کی اللہ تعالیٰ سے جنگ، حُسنِ سلوک کا حکم، اثباتِ قیامت اور مجازاتِ اعمال اس رکوع میں آئیں گے۔

فضیلتِ صدقات

۲۷۴......جو لوگ دن کو یا رات کو سامنے یا چھپا کر خرچ کریں اللہ تعالیٰ ان کو جنت دیں گے۔

سود خور کا انجام

۲۷۵......جو لوگ سود کھاتے ہیں قیامت کے روز پاگلوں کی طرح بدحواس ہو کر اٹھیں گے۔ وہ تو سود کو بیع کی طرح سمجھتے ہیں حلال حرام میں فرق نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ تو نہیں نصیحت فرمارہے ہیں کہ: سودی کاروبار چھوڑ دو اپنا اصل مال واپس لے لو، اگر باز نہ آئے تو جہنم میں جاؤ گے۔

سود اور صدقے میں تقابل

۲۷۶......سود سے مال ہلاک ہوتا ہے صدقات سے برکت پاتا ہے، برکت کی جو بھی صورت ہو، تجارت میں نفع ہو، کھیتی اچھی ہو جائے، تنخواہ بڑھ جائے، تھوڑی سی دوائی سے بڑی بیماری کا علاج ہو جائے وغیرہ وغیرہ

۲۷۷......نماز اور زکوٰۃ کے پابند لوگوں کو خوف اور غم سے خالی جنت ملے گی، ان کی ہر خواہش پوری ہوگی۔

اللہ اور رسول سے جنگ

۲۷۸......اس میں حصولِ تقویٰ اور سود چھوڑنے کا حکم ہے، جو نہیں چھوڑے گا وہ یوں سمجھو اللہ سے جنگ کر رہا ہے۔ اگر سود چھوڑ دے تو اپنا اصل مال واپس لے سکتا ہے۔

حُسنِ سلوک کا حکم

۲۸۰......جنھوں نے سود پر رقم لی یا قرض لیا وہ تنگ دست ہیں تو اُن کے ساتھ حُسنِ سلوک کر کے کچھ مہلت دے دو، سارا یا کچھ حصہ ان کو معاف کر دو۔

اثباتِ قیامت، مجازاتِ اعمال

۲۸۱......قیامت قائم ہوگی ہر ایک کو اُس کے اعمال کا بدلہ ملے گا، ذرا دیکھ کر عمل کرو وہاں ظلم کا تصور بھی نہیں ہوسکتا۔

اُنتالیسواں رکوع (آیۃ:۲۸۲)......اس رکوع میں بیع سلم، رہن اور امانت کا بیان ہے، یہ قرآن پاک کی طویل ترین آیت ہے، اس میں بیع سلم کے جواز اور اُدھار کے احکام بیان کیے گئے ہیں۔ یہ سولھواں انتظامی امر ہے اس کے گیارہ دفعات ہیں: (۱) ادھار کا معاملہ ہو تو اُسے لکھ لیا کرو (۲) ادائیگی کا وقت مقرر کیا کرو (۳) کاتب کو چاہیے انصاف سے لکھے تا کہ کسی کو نقصان نہ ہو (۴) کاتب کتابت سے انکار نہ کرے (۵) جس نے دینا ہے وہ انصاف سے لکھوائے (۶) گواہی بھی ڈال دیا کرو دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتیں ہوں۔ (۷) ضرورت کے وقت گواہ گواہی دینے سے انکار نہ کرے (۸) چھوٹا ہو یا بڑا معاملہ، اس کو لکھوانے میں سُستی نہ کیا کرو (۹) اگر مدیون نہیں لکھوا سکتا تو اُس کا ولی لکھوائے (۱۰) نقد سودا ہو تو لکھنا ضروری نہیں بہتر ہے۔ (۱۱) کاتب اور گواہ کو تکلیف بھی نہ دی جائے یعنی ان کا خرچہ وغیرہ کا بندوبست کیا جائے۔

جوازِ رہن

۲۸۳......سفر میں گواہ یا کاتب نہ ملیں تو رہن رکھ لیا کریں۔ اگر ایک دوسرے پر اعتماد ہو تو رہن بھی ضروری نہیں۔ امین کو چاہیے امانت ادا کرے، خیانت نہ کرے۔ اللہ سے ڈرے، گواہ گواہی بھی نہ چھپائے ورنہ اُس کا دل گنہگار ہوگا، پھر دل کھول کر گناہ شروع کر دے گا۔ یہ عقیدہ رکھو اللہ تعالیٰ تمہارے تمام معاملات جانتا ہے، یہ بات متحضر رہے تو کوئی گناہ نہیں ہوگا۔

چالیسواں رکوع (۲۸۴)......اس میں چوتھی بار توحید کی آیت ہے اور توحید کی اہمیت اور تکلیف مالا یطاق کا مدفوع ہونا اور جامع دعا کی تعلیم کا بیان ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر چیز کا مالک اور خالق ہے، علم اُس کا وسیع ہے، سینے کے راز تک جانتا ہے، بخشش اور عذاب دینے کا کلی اختیار اُس کے پاس ہے وہ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتا ہے، اس واسطے معبود برحق ہے۔

توحید کی اہمیت

۲۸۵......توحید اہم ہے، کتبِ سماویہ میں سرِ فہرست ہے۔ تمام انبیاء دیگر مومن، تمام فرشتے بھی توحید کو تسلیم کرتے ہیں، سنتے اور مانتے ہیں، اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کرتے ہیں، سب نے اس کی طرف لوٹ کر جانا ہے، حساب دینا ہے تیاری میں رہیں۔

دین میں تکلیف مالا یطاق نہیں ہے

۲۸۶......اللہ تعالیٰ طاقت سے زیادہ کسی کو کسی کام کی تکلیف نہیں دیتے۔ ہر شخص کو اُس کی کمائی کا بدلہ ملے گا۔ آخر میں دعا پر سورۃ کو ختم کیا گیا۔ معراج کے موقعہ پر اس دعا کی قبولیت آپ علیہ السلام کو تحفہ میں ملی تھی جیسا کہ نماز اور غیر مشرک کی بخشش بھی تحفۂ خداوندی ہے۔

سُورَةُ آلِ عِمرَان مَدَنِيَّةٌ

[ترتیب قرآنی (۳) ترتیب نزولی (۸۹) آیات (۲۰۰) رکوع (۲۰)]

یہ سورۃ مدنی ہے اس کی ۲۰۰ آیات اور ۲۰ رکوعات ہیں۔

ربط: سورۃ البقرہ کے شروع میں صداقتِ قرآن اور آخر میں توحید کا بیان تھا۔ اب سورۃ آلِ عمران کے شروع میں توحید کا بیان ہے۔

پہلا رکوع: اس میں دعویٰ توحید، اُس پر دو عقلی اور ایک نقلی دلیل، اثباتِ رسالت، مقصد انزالِ کتاب، صداقتِ قرآن، آیات اللہ کی دو قسمیں، مضبوط علم والوں کا عقیدہ اور دعا کا بیان ہے۔

۱......اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ حقیقی حیات والا اور تھامنے والا ہے جس پر کتاب اُترے وہ رسول ہوتا ہے، نزولِ کتب کا مقصد ہدایت اور حق و باطل کے درمیان فرق کرنا ہے۔ منکرینِ قرآن کے لیے سخت عذاب ہے۔

۵:......دوسری دلیل عقلی، اللہ عالم الغیب ہے اُس پر کوئی چیز پوشیدہ نہیں ہے، وہ نطفے سے بچہ اور رحمِ مادر میں بچے کی تصویر اپنی مرضی سے بناتا ہے۔

۷:......آیاتِ قرآنیہ دو قسم ہیں: محکمات اور متشابہات۔ محکمات کو سمجھ کر ان پر عمل کرنا ہوتا ہے، متشابہ پر صرف ایمان لانا ہوتا ہے اس میں امتحان ہے، غلط عقیدے والے متشابہات کے پیچھے پڑتے ہیں اور مضبوط علم والے دونوں پر ایمان رکھتے ہیں، عمل محکمات پر کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں: اے اللہ! ہدایت دینے کے بعد ہمارے دل ٹیڑھے نہ کرنا اور اپنی خصوصی رحمت سے نوازنا اور قیامت پر بھی یقین رکھتے ہیں۔

دوسرا رکوع: (آیۃ: ۱۰)...... اس میں تخویف منکرین، نتیجہ منکرین، نمونہ مغلوبیتِ منکرین، اسبابِ گمراہی، بشارتِ مومنین، اوصافِ متقین، شہادت علی التوحید، فضائل اسلام، تردید نصاریٰ، تسلیٔ رسول اور مسلکِ رسول کا بیان ہے۔

۱۰......ایمان و اعمالِ صالحہ کے بغیر مال و اولاد کی کثرت جہنم کا ایندھن بننے سے نہیں بچاسکتی، اپنے ماقبل فرعونیوں اور ان سے پہلے کفار کا حال دیکھ لو وہ دنیا میں عذاب کا شکار ہو گئے۔ موجودہ کفار اگر تم بھی ایمان نہ لائے تو مغلوب ہو جاؤ گے اور سب سے بُری جگہ جہنم میں اکٹھے کیے جاؤ گے۔

۱۳...... جنگِ بدر میں مشرکین کی شکست، نمونۂ مغلوبیتِ کفار ہے۔

۱۴...... خوبصورت عورتیں اور بچے، سونے چاندی کے ڈھیر، عمدہ گھوڑے اور دیگر مویشی، کھیتیاں، غلے سب گمراہی کا سبب بن جاتے ہیں۔ کافر آدمی انہی کے حصول میں زندگی اور آخرت تباہ کر دیتا ہے ان کے مقابلے میں مومن انہی سے اپنی آخرت میں ترقی بھی کر سکتا ہے اور کرتے رہے ہیں۔

۱۵...... بشارت ہے متقین کو جنت میں خوبصورت پاکیزہ بیویاں اور رضاء خداوندی ملے گی، وہ دعا میں مغفرت اور آگ سے چھٹکارا مانگتے رہتے ہیں ان کی صفات میں صبر، سچ، فرمانبرداری، عبادت، انفاق اور استغفار عیاں ہوتے ہیں۔

۱۸...... اللہ تعالیٰ اپنی توحید کے حق ہونے پر خود بھی گواہ ہیں ملائکہ اور صاحبِ علم لوگ بھی توحید پر خوب گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود، عزیز، حکیم نہیں ہے۔

۱۹...... فضائلِ اسلام اور تردید یہود و نصاریٰ ہے۔ اللہ کے ہاں دینِ اسلام پسندیدہ ہے جو بنیادی عقائد اور شرعی احکام اور اخلاق پر مشتمل ہے، اس میں ابنیتِ عیسیٰ وعزیر (علیہما السلام)، ملائکہ اور تثلیث کی نفی ہے۔

۲۰...... تسلیٔ رسولؐ، اگر اہلِ کتاب یا دیگر مذاہب والے کوئی شرکیہ تحریریں پیش کریں تو آپ ان کو رَد کر کے ان سے کہیں: ہم تو صرف اللہ کو حاکم اور معبودِ برحق مانتے ہیں، تمہاری تحریریں بے سند ہیں۔ اگر تمہیں ہدایت چاہیے تو اسلام قبول کر لو ہدایت مل جائے گی۔

تیسرا رکوع: (آیۃ: ۲۱)...... اس میں اہلِ کتاب کا ظلم، حبطِ اعمال، علماء اہلِ کتاب کا مرض اور دھوکا، مجازاتِ اعمال، تیسری بار توحید، غیر مسلموں سے دوستی کی ممانعت اور وسعتِ علمِ باری تعالیٰ کا بیان ہے۔

۲۱...... اہلِ کتاب اتنے ظالم ہیں کہ اپنے خیرخواہ انبیاء علیہم السلام اور دیگر نیکی کا حکم دینے والوں کو قتل کر دیتے ہیں، ان کے لیے دردناک عذاب ہے اور ان کے نیک اعمال بھی ضبط ہو جائیں گے۔

۲۳...... اہلِ کتاب کے علماء اِعراض عن الحق کی بیماری میں مبتلا ہیں اور اس دھوکے میں پڑے ہیں کہ ہم جنتی ہیں بالفرض جہنم میں گئے تو چالیس دن کے بعد نکل آئیں گے کیونکہ اتنے دن ہمارے بڑوں نے بچھڑے کی پرستش کی تھی۔ حالانکہ قیامت قائم ہوگی اور ہر ایک کو اس کے کیے کا پورا بدلہ ملے گا، کسی پر ظلم نہیں ہوگا۔

۲۶...... تیسری بار توحید کی آیات آئی ہیں۔ کہ اصل شہنشاہ اللہ تعالیٰ ہیں، دنیا میں کسی کو حکومت دینا یا لینا، عزت دینا، ذلیل کرنا سب اُس کے اختیار اور قدرت میں ہے، وہی رات دن کو پیدا کر کے چلاتا ہے، گھٹاتا بڑھاتا، لاتا اور لے جاتا ہے۔ مردوں سے زندہ اور زندوں سے مردہ کو پیدا کرنا بھی اُسی کی قدرت اور اختیار میں ہے۔

۲۸...... غیر مسلموں سے دلی دوستی ممنوع ہے، خوش اخلاقی اور مدارات جائز ہے۔ اللہ تعالیٰ کا علم وسیع ہے وہ

سینے کے راز بھی جانتا ہے اُسے پتہ ہے کون غیر مسلموں سے دوستی رکھتا ہے۔

۳۰...... مجازاتِ اعمال حق، ہر شخص آخرت میں اپنے اچھے بُرے عمل کا بدلہ پائے گا۔ اس واسطے اللہ سے ڈر کر رہو اور نیک اعمال کرتے رہو تا کہ اچھا بدلہ پاسکو۔

چوتھا رکوع: (آیۃ:۳۱)...... اللہ کی محبت رسولؐ کی اطاعت میں بند ہے۔ اطاعتِ رسول سے اعراض کفر ہے۔ انبیاء علیہم السلام بشر ہوتے ہیں سب انسانوں سے جنے ہوئے ہوتے ہیں۔ حضرت مریم کی پیدائش کا واقعہ اور کرامت، حضرت زکریا علیہ السلام کی دعا اور قبولیت۔

۳۱...... جو رسول اللہ کی اطاعت کرے گا اس کو اللہ کی محبت حاصل ہوگی اور گناہوں کی مغفرت ہوگی، اس میں یہود ونصاریٰ اور مشرکین کے دعویٰ محبت کی نفی ہے۔

۳۲...... اطاعت کا حکم ہے، عدمِ اطاعت کفر قرار دیا گیا ہے۔

۳۳...... تمام انبیاء علیہم السلام ایک دوسرے کی اولاد ہونے کی وجہ سے بشر ہیں۔

۳۴...... عمران کی بیوی نے منّت مانی تھی، اللہ نے مریم کی پیدائش کی صورت میں پوری کردی۔ مریم بڑی نیک تھی اللہ نے کرامت کے طور پر اُسے جلد بڑا کیا، بغیر موسم کے پھل دے کر اُسے کرامت عطا کی۔

۳۸...... حضرت زکریا علیہ السلام نے بیٹے کی دعا مانگی وہ حضرت یحیٰی علیہ السلام کی صورت میں پوری ہوئی، جو پیدا ہوا اور جو دعائیں مانگے وہ معبود نہیں ہوسکتا۔

پانچواں رکوع: (آیۃ:۴۲)...... حضرت مریم علیہا السلام کی فضیلت کا ثبوت اور الوہیت کی نفی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے علمِ غیب اور حاضر ناظر ہونے کی نفی، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کا ذکر اور اُن کی الوہیت کی نفی، عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات کا ذکر اور فرائضِ عیسیٰ کا بیان اس رکوع میں ہے۔

۴۲...... حضرت مریم علیہا السلام کو اللہ نے چن لیا، برگزیدہ بنایا اور عبادت کا حکم دے کر الوہیت مریم کی نفی کردی۔

۴۴...... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مریم کا واقعہ معلوم نہیں تھا نہ آپ اُس زمانے میں موجود تھے۔

۴۵...... حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش اور ان کے فضائل اور مریم کی پریشانی کا مداوا اور تسلی۔

۴۸...... سے کمالاتِ عیسیٰ، اثباتِ رسالتِ عیسیٰ اور معجزاتِ عیسیٰ کا بیان ہے۔

۵۱...... آیتِ توحید اور صراطِ مستقیم، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پکار اور حواریوں کا مدد کے لئے تیار ہونا، مکرِ یہود اور مدافعتِ الٰہی

چھٹا رکوع: (آیۃ:۵۵)...... عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان کی طرف اُٹھایا جانا، فیصلہ خداوندی، صداقتِ رسول، نفی الوہیتِ عیسیٰ علیہ السلام، دعوتِ مباہلہ، صداقتِ قرآن

۵۵......جب یہود عیسیٰ علیہ السلام کے مخالف ہو گئے تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو زمین سے اٹھا کر آسمان پر اور کفار کے ناپاک ماحول سے فرشتوں کے پاکیزہ ماحول میں پہنچا دیا اور متبعینِ عیسیٰ کو فوقیت دی آخرت میں کفار کو سخت عذاب ہوگا اور مومنین کو نیک اعمال کا پورا بدلہ دیں گے۔ قرآن پاک اور رسول پاک سچے ہیں۔

۵۹......عیسیٰ علیہ السلام اولادِ آدم میں سے نبی ہیں الٰہ نہیں ہو سکتے۔

۶۱......جب دلائل کارگر نہ ہوں تو دونوں فریق اپنے قریبی رشتہ داروں کو لے کر جمع ہوں اور جھوٹے کے خلاف ہلاکت کی گڑگڑا کر بددعا کریں۔ اس کو مباہلہ کہتے ہیں۔ آپ علیہ السلام نے بھی دعوتِ مباہلہ دی لیکن یہود میدان میں نہ آئے۔

۶۲......قرآن کا بیان بالکل سچا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، جو اس سے روگردانی کرے اللہ ان فسادیوں کو جانتے ہیں، خوب سزا دیں گے۔

ساتواں رکوع: (آیۃ:۶۴)......دعوت الی التوحید کا طریقہ، بغیر علم کے حجت ممنوع اور خلافِ عقل ونقل ہے۔ مسلکِ ابراہیم، ابراہیم علیہ السلام کے قریبی لوگ، چاہت یہود۔

۶۴......یہود سے کہیں آؤ ہم اتفاقی باتوں پر جمع ہو جائیں، اختلافی باتوں کا فیصلہ بعد میں کر لیں گے۔ صرف اللہ کی عبادت کرنا، اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا، مخلوق میں کسے کسی کو رب کا درجہ نہ دینا اتفاقی باتیں ہیں۔ اگر وہ روگردانی کریں تو آپ پکے رہیں۔

۶۵......جب ابراہیم علیہ السلام پہلے گزرے ہیں، تورات اور انجیل بعد میں اُتری ہیں جس کے بعد یہود اور نصاریٰ بنے ہیں، تو پھر ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں یہودی اور نصرانی ہونے پر حجت بازی کیوں کرتے ہو؟ یہ تو عقل ونقل کے خلاف ہے۔

۶۷......ابراہیم علیہ السلام موحد تھے، ان کے ساتھ ان کے متبعین - نبی آخر الزمان علیہ السلام اور ایمانداروں - کا زیادہ تعلق ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام مومنین کے ولی اور دوست ہیں۔

۶۹......مسلمانوں کو گمراہ کرنا یہود کی چاہت ہے۔ آیاتِ الٰہی کا انکار، حق و باطل کا اختلاط اور کتمان ان کا مشغلہ ہے۔

آٹھواں رکوع: (آیۃ:۷۲)......اہلِ کتاب کی سازش، عدمِ اعتماد، خیانتِ دینی و مالی کا بیان ہے۔ متقین اللہ کو پسند ہیں۔ دین فروشوں پر چار عذاب، خباثاتِ اہلِ کتاب، بشریتِ انبیاء، تردید نصاریٰ

۷۲......یہود کی ایک جماعت کلمہ پڑھ کر سارا دن مجلس نبوی میں رہتی، شام کو انکار کر کے ایمانداروں کو ایمان سے ہٹانے کی سازش کرتی تھی۔

۷۳......اس جماعت کو ہدایت تھی کہ یہودیت کے سوا کسی دین پر اعتماد نہ کرنا، یہودیت ہی افضل دین ہے، حالانکہ جھوٹ بکتے ہیں، کیونکہ پہلے بنو اسحٰق کو فضیلت تھی اب بنو اسماعیل میں آ چکی ہے یہ مان نہیں رہے۔

۷۴......یہودی اتنے کنجوس اور خائن ہیں اگر ایک دینار بھی ان کے پاس امانت رکھیں اس کو واپس نہیں دیتے، ہاں جو اِن میں سے ایمان لائے ہیں ان کے پاس ڈھیروں مال بھی ہو واپس کر دیتے ہیں۔

۷۶......وفادار اور متقین اللہ کو پسند ہیں۔

۷۷......دین فروشوں سے اللہ تعالیٰ نہ محبت سے کلام کریں گے نہ نظر کرم کریں گے نہ اُنہیں گناہوں سے پاک کریں گے بلکہ دردناک عذاب دیں گے۔

۷۸......اہلِ کتاب تورات پڑھتے وقت اپنی طرف سے باتیں ملا لیتے ہیں اور زبان مروڑ کر تورات کی آیت ہونے کا دھوکا دیتے ہیں کہ یہ بھی اللہ نے کہا ہے۔

۷۹......انبیاء سب بشر ہوتے ہیں یہاں بشر سے مراد انبیاء ہیں ان کی تعلیم میں اللہ کی عبادت کی طرف دعوت دینا ہوتا ہے نہ کہ اپنی عبادت کی طرف، اس سے نصاریٰ کی بھی تردید ہوگئی وہ کہتے تھے کہ عیسیٰ علیہ السلام نے ہمیں اپنی اِبنیت اور الوہیت کا حکم دیا ہے۔

نوواں رکوع: (آیۃ:۸۱)...... میثاقِ انبیاء، اعراض کا نتیجہ، منکرینِ اسلام کو تنبیہ، اعلان از طرف رحمٰن، قبولیتِ اسلام، مرتد کا حکم اور اُس کی سزا اور اُس کی توبہ کی قبولیت، ایمانِ یَأس قبول ہوگا نہ کفار سے فدیہ قبول ہوگا۔

۸۱......اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء سے عہد لیا کہ جس کے دورِ نبوت میں خاتم الانبیاء تشریف لائے ان کی نبوت کی تصدیق کرنا اور ان کی مدد کرنا۔

۸۲......میثاق سے اعراض کرنے والا اطاعتِ خداوندی سے نکلنے والا ہے۔

۸۳......اللہ کے دین کی اتباع تو زمین اور آسمان کی ساری مخلوق کرتی ہے جو اعراض کرے گا خدا کو کیا منہ دکھائے گا۔

۸۴......تمام انبیاء اور ان کی شریعتوں اور آسمانی کتابوں پر ایمان لانا اللہ کا حکم ہے۔

۸۵......اسلام کے سوا کوئی دین اللہ کو قبول نہیں۔

۸۶......ایمان لانے کے بعد پھر جانے والا محروم الہدایت، مرتد اور ظالم ہوتا ہے، اس پر لعنت ہے وہ جہنم کا ایندھن بنے گا۔

۸۹......مرتد اخلاص سے توبہ کرلے تو قبول ہوگی جو کفر پر مر جائے اُس سے کسی قسم کا فدیہ قبول نہ ہوگا اگرچہ پوری زمین سونے سے بھر کر پیش کرے۔

چوتھا پارہ

دسواں رکوع: (آیۃ:۹۲)......عمدہ مال خرچ کرنے کی ترغیب، اہلِ کتاب پر بھی عمدہ چیزیں حلال تھیں، ملتِ ابراہیمی کی اتباع کا حکم، بیت اللہ زمین پر خدا کا پہلا گھر ہے، فضائل بیت اللہ، اہلِ کتاب کو زجر، اہلِ کتاب کی اتباع سے ممانعت

۹۲......جب تک اپنی محبوب چیز اللہ کی راہ میں خرچ نہ کریں نیکی نہیں پا سکتے۔

عمدہ چیزیں حلال ہیں

۹۳......اہلِ کتاب کے لئے بھی عمدہ چیزیں حلال تھیں، ان میں اونٹ کا گوشت بھی ہے، حضرت یعقوب علیہ السلام نے عرق النساء کی بیماری کی خاطر پرہیز کے طور پر استعمال کرنا بند کیا تھا، اس واسطے شریعتِ محمدیہ میں یعقوب علیہ السلام کی مخالفت کا الزام غلط ہے جو یہودی لگاتے ہیں۔

۹۵......ابراہیم علیہ السلام حنیف اور موحّد تھے اُن کی اتباع کا حکم اللہ نے دیا ہے جو سچ ہے۔

۹۶......مکہ میں مسجد حرام کے اندر جو گھر ہے وہ سب سے پہلا گھر ہے اس میں برکت، ہدایت، مقامِ ابراہیم اور امن ہے۔ حج اور عمرہ بھی وہاں ادا ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کافروں اور تمام جہان والوں سے بے پرواہیں۔

اہلِ کتاب کی اطاعت ممنوع

۹۸......اہلِ کتاب کو زجر ہے کہ وہ قرآن سے روکتے ہیں اس واسطے ان کی اطاعت سے بھی ممانعت ہے وہ اللہ کی راہ سے روکتے ہیں اور اس میں کجی تلاش کرتے ہیں۔ ایمان والو! اگر اُن کی اطاعت کی تو وہ تمہیں ایمان سے پھیر کر کفر کی طرف لانے کی کوشش کریں گے۔ تم تو اللہ کے دین کو مضبوطی سے تھام چکے ہو، کفر کی طرف کیسے لوٹو گے؟ روزانہ آیاتِ قرآنی سن رہے ہو۔

گیارہواں رکوع: (آیۃ:۱۰۲)......کامیابی کے اصول، تفرقہ بازی سے ممانعت، مبلغینِ اسلام کی جماعت، سیاہ و سفید چہروں والا دن، توحید پر دلیل

کامیابی کی راہ

۱۰۲......مرتے دم تک تقویٰ پر قائم رہنا، اتفاق سے کلام اللہ پر عمل کرتے رہنا کامیابی کی راہ ہے، اتفاق اللہ کی رحمت ہے اس کے ساتھ دل جڑ کر رہتے ہیں، تفرقہ بازی اور تفرقہ بازوں کی مشابہت بھی ممنوع ہے۔

۱۰۴......اُمت میں کامیاب جماعت وہ ہے جو نیکی کا حکم دے اور بُرائی سے روکے۔

۱۰۶......قیامت کے روز کچھ چہرے سیاہ اور کچھ خوبصورت سفید رنگ والے ہوں گے۔ نیکی کرنے والے خوبصورت چہروں کے ساتھ اللہ کی رحمت سے جنت میں داخل ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ احکام دے کر کامیابی کی راہ دکھاتے ہیں کسی پر ذرہ برابر ظلم نہیں کرتے۔

۱۰۹......ہر چیز اللہ کی مِلک اور مخلوق ہے اس واسطے وہ معبود ہے تمام امور اُس کے اختیار میں ہیں وہ بادشاہ ہے۔

بارہواں رکوع: (آیۃ: ۱۱۰)......اُمت محمد یہ کی فضیلت اور ان کا مشن، مومنوں کو تسلی، اہلِ کتاب کو ذلت اور غضبِ خداوندی لازم ہے۔ مومنینِ اہلِ کتاب کی فضیلت، ایمان کے بغیر مال واولاد مفید نہیں، کفار کے اعمالِ صالحہ بھی مفید نہیں، کفار سے دوستی کی ممانعت کے نو دفعات، کامیابی کے دو قانون۔

۱۱۰......ایمان لا کر امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہنے سے یہ اُمت بہترین اُمت بن گئی، اہلِ کتاب کو بہترین اُمت میں شامل ہونے کی ترغیب دی گئی۔

۱۱۱......مومنوں کو تسلی ہے کہ اگر کفار تمہارے ساتھ لڑے تو پیٹھ پھیر کر بھاگ جائیں گے۔

۱۱۲......اہلِ کتاب نافرمانی اور قتلِ انبیاء کے مرتکب ہوئے ہیں، ان پر ذلت اور مسکنت لازم کر دی گئی اور مغضوب ہوگئے ہیں اس سے نکلنے کے لیے ان کو اللہ کی پناہ ایمان لا کر مل سکتی ہے یا بندوں کی پناہ لے کر وقتی طور پر محفوظ رہ سکتے ہیں۔

۱۱۳......جو اہلِ کتاب ایمان لائے وہ ذلت سے نکل گئے اور مسلمانوں کی طرح تلاوتِ کتاب، امر بالمعروف، نہی عن المنکر کرتے ہیں اور نیکیوں میں دوڑ لگاتے ہیں صالحین میں سے ہو گئے ہیں، جو کوئی نیکی کرتا ہے اس کی ناقدری نہیں ہوتی، ایمان کے بغیر تو اپنے مال اور اولاد بھی نفع نہیں دے سکتے۔

۱۱۷......کافر مشرک اگر کوئی نیکی بھی کرے تو وہ مفید نہیں ہوتی اکارت جاتی ہے، اس کی مثال ایسے ہے جیسے لہلہاتی کھیتی ہو پھر گرم یا سرد ہوا کا جھکڑ آئے اُسے ہلاک کر کے رکھ دے۔

غیر مسلم سے دوستی ممنوع ہونے کی وجوہات

۱۱۸......غیر مسلم دوستی کے قابل نہیں اس واسطے ان کی دوستی سے اللہ تعالیٰ نے روک دیا، نو (۹) وجوہ بھی

بیان فرما دیے: (۱) نقصان پہنچانے میں کمی نہیں کرتے (۲) مسلمانوں کی تکلیف دل سے چاہتے ہیں (۳) دل کی دشمنی منہ سے ٹپکتی ہے (۴) تم ان سے محبت کرتے ہو وہ نہیں کرتے (۵) تم آسمانی کتب کو مانتے ہو وہ قرآن کو نہیں مانتے (۶) وہ منافقت کرتے ہیں (۷) وہ جوشِ غضب میں اپنی انگلیاں کاٹتے ہیں (۸) تمہاری بھلائی انہیں ستاتی ہے (۹) تمہارے خلاف سازش کرتے ہیں۔

۱۲۰...... صبر اور تقویٰ کامیابی کے دو قانون ہیں۔

تیرہواں رکوع: (آیۃ: ۱۲۱)...... اس سوال کا جواب کہ غزوۂ اُحد میں شکست کیوں ہوئی۔

۱۲۳...... غزوۂ بدر میں نصرتِ خداوندی اور فرشتوں کا مدد کو آنا

۱۲۸...... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کلی اختیار کی نفی

۱۲۹...... دلیل توحیدی۔ منکرینِ رسالت نے سوال کیا کہ اگر آپ رسول برحق ہیں تو غزوۂ اُحد میں شکست کیوں ہوئی؟ اس کا جواب دیا کہ فتح ہوئی تھی، درمیان میں کچھ صحابہ سے خطا ہوئی تو تکلیف اٹھانی پڑی، آخر کار فتح تو آپ علیہ السلام کو ہوئی۔ منافقین کو دیکھ کر صحابہ کرام کے دو قبیلے بنوسلمہ اور بنوحارثہ نے کچھ سُستی کی تو اللہ نے انہیں پھر سے جرأت دی، صحابہ کے ساتھ شریک جنگ رہے۔

۱۲۳...... نصرتِ خداوندی کا نمونہ: اللہ نے پہلے تین ہزار ملائکہ نصرت کے لیے بھیجے، ضرورت پڑنے پر پانچ ہزار کا وعدہ کیا، فرشتے بھی صحابہ کے اطمینان قلب کے واسطے اُتارے، اصل مددگار تو اللہ تعالیٰ خود ہیں۔

۱۲۸...... غزوۂ اُحد میں ستر (۷۰) صحابہ کی شہادت دیکھ کر حضور علیہ السلام بعض مشرک سرداروں کا نام لے کر لعنت کرنے لگے تو اللہ تعالیٰ نے روک دیا اور ان کو ایمان کی توفیق دے کر آپ علیہ السلام کے جانثار خادم بنا دیے۔

۱۲۹...... توحید پر عقلی دلیل ہے کہ ہر چیز اللہ کی مِلک ہے، مغفرت اور عذاب کا مالک اور بخشنے والا مہربان اللہ ہے اس واسطے معبود برحق ہے۔

تیرہواں رکوع: (آیۃ: ۱۳۰)...... کامیابی کے اصول، متقین کے اوصاف، وقتی طور پر شکست کی حکمتیں، ایمان کا امتحان اور تنبیہ صحابہ کرام

پہلا اصول: سود نہ کھاؤ کیونکہ سود حرام ہے کھانے والا بزدل اور بخیل بنتا ہے۔ جہاد میں جرأتمندی اور خرچ کرنے کی ضرورت ہے (۲) تقویٰ اختیار کر کے فلاح حاصل کرو، اُس آگ سے بچنے کی کوشش کرو جو کافروں کے لیے تیار کی گئی (۳) اللہ اور رسول کی فرمانبرداری کرو رحمتِ خداوندی حاصل ہوگی (۴) رحمت اور مغفرت کی طرف دوڑ

میں ایک دوسرے سے آگے نکلو متقین بن جاؤ۔

۱۳۴......متقین کے اوصاف کا بیان: خرچ کرنا، غصے کو پی جانا، معاف کرنا اور احسان کرنا ہے۔

۱۳۵......اگر اُن سے بے حیائی یا ظلم ہو جائے تو اللہ کو یاد کر کے استغفار کرتے ہیں۔ گناہوں پر اڑے نہیں رہتے بلکہ چھوڑ دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو معاف کر کے جنت میں داخلہ دیتے ہیں۔

۱۳۷......زمین میں سیر کا مقصد گذشتہ واقعات معلوم کر کے سبق حاصل کرنا ہے۔

۱۳۹......ایمان اور شجاعت کامیابی کے لیے شرط ہیں۔

۱۴۰......وعدۂ نصرت کے باوجود شکست میں حکمتیں مستور ہیں۔ پہلی حکمت: غالبیت اور مغلوبیت۔ دونوں دنیا میں چلتے رہتے ہیں۔ (۲) اس میں امتحان ہے تاکہ کھرے کھوٹے کا امتیاز ہو جائے (۳) شہادت کے متمنی خوش نصیبوں کو شہادت مل جائے (۴) اس سے ایمان والوں کے ایمان کا نکھار اور کفار کا امحاق ہوتا ہے۔

۱۴۳......شہادت کے متمنی لوگوں میں سے بعض کے قدم غزوہ میں اکھڑے تو اُنہیں تنبیہ ہے۔

رسول کی موت سے مشن ختم نہیں ہوتا

۱۴۴...... حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول تھے، رسول انسان ہوتے ہیں، اُن پر بھی موت آتی ہے، امت اُسی راہ پر گامزن رہے جس پر ان کے پیغمبر ڈال جاتے ہیں، رسول کی موت سے اُن کا مشن ختم نہیں ہوتا۔ یہ آیت غزوۂ اُحد میں اُتری جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم زخمی ہو کر گر گئے تھے، مشرکین نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے شہید ہو جانے کا نعرہ لگا دیا تھا۔

۱۴۵......موت کا وقت مقرر ہے، میدانِ جہاد یا گھر میں بستر پر، اپنے وقت پر آتی ہے۔ ہر عمل میں نیت کا اعتبار ہوتا ہے۔

۱۴۶...... جہاد کی ترغیب، جہاد کوئی نیا حکم نہیں، پہلے انبیاء اور صالحین سب جہاد کرتے رہے، انہوں نے مصیبت کے وقت نہ کمزوری دکھائی نہ سُست ہوئے، نہ بزدل ہوئے، نہ کسی کے سامنے دبے بلکہ صبر کر کے محبتِ الٰہی کا درجہ حاصل کیا۔

۱۴۷......مجاہدین اور عام مومن اللہ سے دعا کرتے، مغفرت، ثابت قدمی اور نصرت طلب کرتے ہیں۔

۱۴۸......مجاہدین کے نتائج: ان کو اللہ دنیا اور آخرت میں بہترین بدلہ دیتے ہیں اور ان سے محبت کرتے ہیں۔

سولھواں رکوع: (آیۃ: ۱۴۹)......کفار کی اطاعت سے ممانعت، مجاہدین کو تسلی، تجویز خداوندی، ازالۂ شبہ، شجاعتِ رسول اللہ ﷺ، غزوۂ اُحد میں اسبابِ ہزیمت

۱۴۹......ایمان والو اگر نبی پر اعتراض کرنے والے کفار کی بات مانو گے تو خسارہ میں رہو گے، دین سے پھر جاؤ گے۔

۱۵۰......تسلی رکھو اللہ تعالیٰ تمہارا مولیٰ اور مددگار ہے کفار کو دوست بنانے کی ضرورت نہیں۔

۱۵۱......اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں تمہارا رُعب کفار کے دل میں ڈال دوں گا وہ شکست کھا جائیں گے آخرت میں انہیں جہنم میں ڈالوں گا۔

۱۵۲......اس شبہ کا جواب ہے جب اللہ تعالیٰ مدد کرتے ہیں تو اُحد میں ہزیمت کیوں ہوئی؟ جواب دیا کہ: اللہ تعالیٰ نے فتح دے کر وعدہ پورا کر دیا تھا، درّہ چھوڑنے والوں سے جو خطا ہوئی اس کی وجہ سے کچھ تکلیف اُٹھانا پڑی، آخر کار فتح تو مجاہدین کی ہوئی۔ اس میں بھی بے شمار حکمتیں ہیں، ان میں سے ایک حکمت منافقین اور مخلصین کا امتیاز بھی تھی۔

۱۵۳......تم تو بھاگ کر پہاڑوں پر چڑھ رہے تھے لیکن تمہارا رسولؐ میدانِ جنگ میں جم کر کھڑا رہا اور تمہیں بلاتا رہا، جب تم واپس آ گئے تو پھر تمہیں فتح مل گئی، تمہیں غم پر غم دے کر پختہ کیا گیا۔ منافقین کے بُرے عقائد بھی آشکارا ہوئے۔ اختیارات سب اللہ کے پاس ہیں۔ موت اپنے وقت پر آتی ہے۔

۱۵۵......جن حضرات نے درّہ چھوڑا انہیں شیطان نے پھسلایا، اللہ تعالیٰ نے انہیں بھی معاف کر دیا، قیامت تک ان پر بھی کوئی اعتراض وطعن نہ کرے۔

سترہواں رکوع: (آیۃ:۱۵۶)......اصولِ کامیابی، مشابہتِ کفار سے ممانعت، تسلیٔ مومنین، فرائضِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، مشورے کا حکم، برأتِ رسول اللہ، تفاوتِ درجات، احسانِ خداوندی، مومنین کو تنبیہ، شکایاتِ منافقین، فضائلِ شہداء

۱۵۶......مومن موت وحیات کا مالک اللہ کو یقین کرتے ہیں، کفار ومنافقین سفر اور جہاد میں موت سمجھتے ہیں، لہٰذا کفار کے عقیدے سے پرہیز ضروری ہے۔ جب موت یقینی ہے تو جہاد میں جا کر شہادت حاصل کر کے مغفرت اور رحمت کا مستحق ہونا بہت بہتر ہے۔

۱۵۹......رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بڑے رحم دل ہیں۔ صحابہ کی بڑی خطا کو معاف کر دیا۔ اللہ نے بھی شفقت کی، آپ کو معاف کرنے، ان کے لیے استغفار کرنے اور ان سے مشورہ کرنے کا حکم دیا تا کہ ان کے ٹوٹے ہوئے دلوں پر مرہم ہو جائے۔ مشورے کے بعد جو فیصلہ ہو جائے اللہ پر بھروسہ کرتے ہوئے اُس کام کو کرنا چاہیے۔ اللہ مومنوں کے مددگار ہیں ان پر کوئی غالب نہیں آ سکتا۔

برأتِ رسول اللہ

۱۶۱......غزوۂ بدر میں ایک چادر گم ہونے پر منافقین نے الزام لگا دیا کہ (نعوذ باللہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے لے لی ہے۔اللہ تعالیٰ نے برات نازل کردی کہ یہ نبی کی شان کے خلاف ہے بلا تحقیق الزام لگا کر گستاخی نہ کیا کرو۔ا وراس خیال کو بھی رَد کردیا کہ حضور علیہ السلام نے وقتی طور پر خطا کرنے والے صحابہ کرام کو معاف کردیا، دل سے معاف نہیں کیا، کسی دوسرے وقت میں سزا دیں گے۔ اللہ نے اس خیال کو بھی رَد کردیا کہ نبی علیہ السلام کی شان سے بعید ہے کہ زبان سے کچھ کہیں اوردل میں کچھ اور رکھیں، انہوں نے دل سے معاف کردیا۔

۱۶۲......مومن اللہ کی رضا کی اتباع کر کے جنت میں جاتے ہیں، کفار اِتباع سے روگردانی کر کے جہنم میں جاتے ہیں، ان کے درجات میں تفاوت ہے۔

۱۶۴......اللہ نے انسان کو رسول بنا کر انسانوں پر احسان کیا۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرائض تلاوتِ کتاب، تزکیۂ نفوس، تعلیم کتاب اور تعلیم حکمت ہے، یہی اُمت کے بھی فرائض ہیں۔

۱۶۵......صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جب خیال کیا کہ ہم حضور علیہ السلام کی قیادت میں فی سبیل اللہ جہاد کر رہے ہیں تو ہمیں یہ تکلیف کیوں پہنچی؟ اللہ نے فرمایا: تمہاری اپنی غلطی سے پہنچی۔تم نے بھی اُن کو اس سے دوگنا تکلیف بدر میں پہنچائی تھی۔یہ تکلیف مومن اور منافق میں امتیاز کے لیے پہنچائی گئی۔

۱۶۷......جب منافقین کو کہا جاتا جہاد کرو یا اپنی جان بچانے کے لئے لڑو، تو وہ کہتے یہ جہاد نہیں اپنی جان کو مفت گنوانا ہے، اگر جہاد ہوتا تو ہم ضرور لڑتے۔اس سے ان کا نفاق سامنے آ گیا اور کہتے ہیں شہداء ہماری بات مان لیتے تو نہ مرتے، انہیں کہو اگر تم سچے ہو تو اپنی جان سے موت ہٹا کر دکھاؤ۔

۱۶۹......شہداء تو دائمی زندگی برزخی حاصل کر لیتے ہیں ان کو جنت کی نعمتیں نصیب ہوجاتی ہیں، وہ اللہ کے دیئے ہوئے انعامات پر خوش ہوتے ہیں، ان کے اعمال کا انہیں پورا بدلہ ملتا ہے، خوف اور غم سے بھی محفوظ ہوجاتے ہیں۔

اٹھارہواں رکوع: (آیۃ:۱۷۲)......صحابہ کرام کی بہادری اور فدائیت، کفار کی چال صحابہ کرامؓ کا استقلال، شیطان کا کردار، صحابہ کرام کو تسلی، مجرمین کو امہال، حکمتِ جہاد، مومنین کی خواہش کا جواب، مذمتِ بخل، ترغیبِ انفاق

شجاعت وفدائیت

۱۷۲......غزوۂ اُحد کے بعد کفار نے ابوسفیان کی قیادت میں دوبارہ حملہ کر کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا قلع قمع کرنے کیلئے مدینہ کا رُخ کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر فدا ہو کر زخمی صحابہ پوری دلیری کے ساتھ مقابلے کے لیے نکلے، تو دشمن ڈر کر بھاگ گیا۔

کفار کی چالبازی

۱۷۳......کفار نے بھاگتے ہوئے اعلان کیا تھا کہ ہم اگلے سال آئیں گے۔تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

صحابہ کرامؓ کو تیار کیا تو دشمن ڈر گیا۔ ایک جاسوس کو کچھ دے کر اعلان کروایا کہ واپس چلے جاؤ مکہ والوں کا عظیم لشکر آ رہا ہے تم مقابلہ نہیں کر سکتے۔ صحابہ کرامؓ نے کہا: ہمیں اللہ کافی ہے، ہم مقابلہ کریں گے۔ دشمن نہ آیا، صحابہ فاتح ہو کر اللہ کا فضل، رضا اور اجر عظیم لے کر واپس لوٹے۔

شیطانی کاروائی

۱۷۵...... اوپر والی ساری شیطانی کاروائی تھی، اللہ نے جاسوس کو شیطان قرار دیا۔

۱۷۶...... تسلی: کفار کی پھرتیاں تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتیں، اللہ تعالیٰ انہیں بڑے عذاب سے دوچار کرے گا، وہ ایمان کے مقابلے میں کفر کو ترجیح دے رہے ہیں، خود دردناک عذاب میں مبتلا ہوں گے۔

مجرموں کو مہلت

۱۷۷...... مجرم جلد نہ پکڑا جائے تو اس کو خیر نہ سمجھے بلکہ مہلت سے فائدہ اٹھا کر توبہ کر لے، ورنہ ذلیل کرنے والے عذاب میں پکڑا جائے گا۔

جہاد کی حکمت

۱۷۹...... جہاد سے مومن اور کافر میں امتیاز ہو جاتا ہے، مومن جہاد کر کے ترقی کرتا ہے پاک ہو جاتا ہے اور کافر ذلیل ہو کر جہنم کا ایندھن بنتا ہے۔ مومن منافقین کی حسی علامت چاہتے تھے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ حکمت کے خلاف ہے۔ غیب کی بات اللہ تعالیٰ جتنا چاہتے ہیں اپنے نبی کو مطلع کر دیتے ہیں، کلی علمِ غیب اللہ تعالیٰ کا خاصہ ہے لہٰذا تم ایمان پر محنت کر کے متقین بن جاؤ، اجر عظیم پاؤ۔

انفاق اور بخل

۱۸۰...... جو لوگ اللہ کے دیئے ہوئے مال کو خرچ کرنے میں بخل کرتے ہیں وہ اس کردار کو اچھا نہ سمجھیں، یہ ان کے لیے شر ہے۔ قیامت کے روز سانپ کی شکل میں ان کے گلے میں طوق ہوگا، وہ مال جو دنیا میں چھوڑ جائیں گے، اور اس کے مقابلے میں خرچ کرنے سے مال میں برکت ہوتی ہے لوگوں میں عزت ہوتی ہے، آخرت میں درجات ملیں گے۔

اُنیسواں رکوع: اہلِ کتاب کی گستاخیاں اور دروغ گوئیاں، تسلیٔ رسول، جہاد کی ترغیب، آزمائش، یہود کو زجر اور اہلِ کتاب کی مزید گستاخیاں

گستاخیٔ خدا

۱۸۱...... مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللّٰهَ والی آیت اُتری تو اہلِ کتاب کہنے لگے (نعوذ باللہ) اللہ فقیر ہو گیا

ہے قرض مانگتا ہے، ہم غنی ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تمہاری گستاخی اور تمہارے آباء کا انبیاء علیہم السلام کو قتل کرنا ہم نے لکھ لیا، اس کی پاداش میں آگ میں جلنا ہوگا۔ یہ ظلم نہیں تمہارے ہاتھوں کی کمائی ہے۔

دروغ گوئی

۱۸۳......یہود کہتے ہیں اللہ نے ہم سے عہد لیا ہے کہ جب تک کوئی نبی ایسی قربانی کا معجزہ نہ دکھائے جس کو آگ جلا دے اُس کی نبوت کو نہ ماننا۔ آپ نے ایسا معجزہ نہیں دکھایا ہم آپ کی نبوت بھی نہیں مانتے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں یہ جھوٹ بول رہے ہیں۔ بالفرض یہ سچ ہے تو ایسا معجزہ دکھانے سے نبیوں کی نبوت کو کیوں نہیں مانا؟ بلکہ اس سے بڑھ کر تم نے تو ایسے انبیاء کو قتل کر دیا۔

تسلیٔ رسول

۱۸۴......یہود کی تکذیب پر آپ تسلی رکھیں یہ عادی مجرم ہیں پہلے انبیاء کی بھی تکذیب کرتے آئے ہیں۔

جہاد کی ترغیب

۱۸۵......موت تو یقینی چیز ہے ہر حال میں آنی ہے اگر جہاد میں موت آ گئی جہاد میں شہید ہو کر مرنے سے اونچے درجات بھی ملتے ہیں، مجازاتِ اعمال حق ہے، جو جہنم سے دور کر کے جنت میں داخل کر دیا گیا وہ کامیاب ہو گیا، یہ کامیابی جہاد میں زیادہ ملتی ہے دنیا دھوکے کی چیز ہے اس پر جی نہیں لگانا چاہیے۔

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

۱۸۶......آزمائش: جہاد میں مال اور جان خرچ کرنے میں آزمائش ہے، اس میں پاس ہونا ہوگا، غیر مسلموں کی تکلیف دہ باتیں سننی ہوں گی تب کامیابی ملے گی۔ صبر اور تقویٰ ہمت کا کام ہے جس کو یہ حاصل ہوں وہ امتحان میں کامیاب ہوگا۔

۱۸۷......زجر: اہلِ کتاب نے تو حق بیان کرنے کا عہد کیا تھا اب وہ حصولِ دنیا کے لئے حق چھپا کر بُرا سودا کر رہے ہیں، اپنی بدکرداری پر خوش ہوتے ہیں، بغیر دین کے دیندار کہلوانا پسند کرتے ہیں ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔

۱۸۹......دلیلِ توحید: اللہ تعالیٰ زمین آسمان کا مالک اور ہر چیز پر قادر ہے، معبود برحق ہے۔

بیسواں رکوع: توحید پر عقلی دلیل، عقلمندوں کی علامات، دعا کی قبولیت، بشارت اور سورۃ کا اجمالی خلاصہ

۱۹۰......دلیل عقلی: زمین اور آسمانوں کے پیدا کرنے اور رات دن کے لانے لے جانے میں عقلمندوں کے

لیے توحید پر عقلی دلیل ہے۔ یہ کام کرنے والا ہی معبود برحق ہے۔

علاماتِ عقلاء

۱۹۱......عقلمند وہ ہوتے ہیں جو اللہ کو ہر حال میں یاد کرتے ہیں، زمین کی ہر چیز میں فکر کر کے کہتے ہیں: اے اللہ! آپ نے کوئی چیز باطل نہیں بنائی، تیری ذات پاک ہے، ہمیں آگ سے بچا۔ آگ میں جانے والا ذلیل اور رُسوا ہوگا، ظالموں کا کوئی مددگار نہیں ہے۔ ہم ایمان لائے ہیں آپ ہماری بخشش کر دیں، ہمیں ذلیل نہ کرنا، نیکوں کے ساتھ ہمیں موت دینا۔

قبولیتِ دُعا

۱۹۵......اللہ نے ان کی دعا قبول فرمائی۔ ہر نیک عمل کا بدلہ دینے کا وعدہ کیا۔ جو اپنے گھر بار چھوڑ کر ہجرت کریں، فی سبیل اللہ ستائے جائیں، لڑیں مارے جائیں، خصوصی طور پر ان کے گناہ معاف کر کے جنت میں داخلہ دوں گا۔ کفار کی دولتمندی چھل پہل سے دھوکا نہ کھانا، یہ تھوڑا سا نفع اٹھا کر جہنم میں ٹھکانہ پائیں گے اور پرہیزگار جنت میں جائیں گے۔

مومنینِ اہلِ کتاب کو بشارت

۱۹۹......ضدی اور عنادی اہلِ کتاب بھی اگر ایمان لائیں تو ان کو بھی جنت ملے گی بلکہ ان کو ہر نیک عمل کا دگنا ثواب ملے گا جیسا کہ سورۃ القصص اور الحدید میں ہے۔

۲۰۰......خلاصہ سورت: صبر، جہاد اور تقویٰ کو لازم پکڑو، اس میں کامیابی ہے۔

سُورَةُ النِّسَآءِ مَدَنِيَّةٌ

[ترتیب قرآنی (۴) ترتیب نزولی (۹۲) آیات (۱۷۶) رکوع (۲۴)]

یہ سورۃ مدنی ہے اس کے چوبیس رکوع اور ۱۷۶ آیات ہیں۔

ربط: سورۃ آلِ عمران تقویٰ پر ختم ہوئی، سورۃ النساء تقویٰ سے شروع ہورہی ہے۔

خلاصہ: اس سورۃ میں توحید اور اصلاحِ عالَم کے لئے پچیس احکام کا بیان ہے۔ سولہ (۱۶) احکامِ رعیّت، اور نو (۹) احکامِ سلطانیہ ہیں۔

تقویٰ وصلہ رحمی اور یتیموں کے احکام

پہلا رکوع: پہلی آیت میں تقویٰ اور صلہ رحمی کا حکم ہے، پھر پورے رکوع میں یتیموں کے احکام ہیں۔ یتیم جب بالغ ہوجائیں اور اپنے مال کو سنبھال سکیں تو اُن کو ان کے مال واپس کردو، ان کے عمدہ مال اپنے رَدی مال سے بدل کر نہ لےلو۔ یتیم لڑکی کے حقوق نہ پورے کرسکو تو ان کا نکاح کہیں اور کردو اور ان کے حقوق کے محافظ خود بن جاؤ اور تم دوسری عورتوں میں سے چار تک کے ساتھ نکاح کر سکتے ہو اگر ان میں انصاف واعتدال قائم نہ کرسکو تو صرف ایک نکاح کرو، ایک کے حقوق بھی نہ ادا کرسکو تو باندی کے ساتھ گزارا کرو۔ حق مہر جو مقرر کرو وہ ادا کردیا کرو، وہ خوشی سے معاف کر دیں یا لے کر واپس کردیں تو تمہارے لیے استعمال حلال ہوگا۔ یتیم کی کفالت کرنے والا غریب ہو تو یتیم کے مال سے اعتدال کے مطابق خود بھی خرچ کرسکتا ہے، مال واپس کرتے وقت گواہ بھی بنالیا کرو۔ میت کے مال میں وارث مردوں اور عورتوں سب کا حصہ ہوتا ہے۔

میراث کا مسئلہ:

دوسرا رکوع: اس رکوع میں میت کے ورثاء کے حصے خود اللہ تعالیٰ نے مقرر کردیئے ہیں۔ اولاد میں لڑکے اور لڑکیاں دونوں ہوں تو لڑکے کو دو حصے، لڑکی کو ایک حصہ ملے گا، اکیلی لڑکی کو آدھا مال دو یا دو سے زیادہ ہوں تو ان کو دو تہائی میراث ملے گا...... ماں باپ کو چھٹا حصہ، خاوند کو آدھا مال، اگر بیوی کی اولاد ہو تو موجود خاوند کو چوتھا حصہ، بیوی کو چوتھا حصہ اگر خاوند کی اولاد ہو تو بیوی کو آٹھواں حصہ ملتا ہے۔ کلالہ یعنی جس کے اصول فروع نہ ہوں اور بھائی بہنیں ہوں تو

کلالہ کا مال بھائی بہنوں کو ملے گا لیکن میراث سے پہلے میت کا قرض اتارنا ضروری ہے۔ اگر اُس نے وصیت کی ہو تو تہائی حصے مال سے اس کی وصیت پوری کرنا ضروری ہے، مال بچ جائے تو وارثوں میں تقسیم ہوگا۔ حدود کی پابندی کرنے والا فرمانبردار جنت میں جائے گا اور نافرمان جہنم میں جائے گا۔

زنا اور لواطت کی سزا

تیسرا رکوع: اس میں زنا جو چار گواہوں یا اقرار سے ثابت ہو جائے تو اُس کی عبوری سزا گھر میں بند کر کے رکھنا ہے۔ بعد میں سورۃ النور میں زانی کی سزا کوڑے اور سنگساری کا نزول ہوا، لواطت کی سزا ایذا ہے جس کی تفصیل فقہاء نے مختلف انداز میں کی ہے۔ گناہ کے بعد اخلاص سے توبہ کی جائے تو قبول ہوتی ہے اگر توبہ کا وقت گزر جائے تو دردناک عذاب کا خطرہ ہے۔

حُسنِ معاشرت

عورت میراث میں تقسیم نہیں ہوتی، بیوی کے ساتھ اچھے طریقے سے زندگی گزارو اگر اس میں ایک چیز تمہیں ناپسند ہو تو بہت سی چیزیں اُس میں پسند کی بھی ہوں گی اگر اُسے طلاق دے دو تو اس کو دیا ہوا مال واپس نہ لو۔

محرمات

جن عورتوں سے ہمیشہ کے لیے نکاح کرنا حرام ہے وہ باپ دادا کی منکوحہ، ماں، بیٹی، بہن، پھوپھی، خالہ، بھتیجی، بھانجی، رضاعی ماں، رضاعی بہن، ساس، بہو، بیوی کی پچھلے خاوند سے بیٹی، اسی طرح دو بہنوں کو نکاح میں ایک ساتھ جمع کرنا، منکوحہ عورت جب تک کسی کے نکاح میں ہو، جس کے ساتھ نکاح کرو اُس کا حق مہر ضرور ادا کرو۔

پانچواں پارہ

مدتِ نکاح:

نکاح بیوی کو ہمیشہ رکھنے کی نیت سے ہوتا ہے اگر وقت مقرر کر دیا تو نکاح نہیں ہوگا، اس کا نام متعہ یا نکاحِ مؤقت ہوتا ہے۔

باندی سے نکاح:

دوسرے کی باندی سے اُس کے مالک کی اجازت سے نکاح جائز ہے اپنی شرعی باندی سے بغیر نکاح کے متمتع ہوسکتا ہے۔

پانچواں رکوع: شفقتِ خداوندی: اللہ نے انسان کی کامیابی کے لیے کھول کر احکام بیان کیے اور آسان احکام دیئے کیونکہ انسان فطرتاً کمزور واقع ہوا ہے، خصوصی طور پر عورتوں کے بارے میں صبر نہیں کرسکتا۔

حرام کھانے اور خودکشی کرنے کی ممانعت:

اصول شرعی کے مطابق تجارت کرنا حلال کمانے کا بہترین ذریعہ ہے۔ چوری، ڈاکہ، رشوت، سود، دھوکا، کم تولنا وغیرہ مال کمانے کے حرام ذرائع ہیں۔ خودکشی حرام ہے۔

گناہ حرام ہیں

ہر قسم کا گناہ حرام ہے۔ اگر کوئی شخص بڑے گناہوں سے بچنے کی ہمت کرلے تو اللہ تعالیٰ اُس کو چھوٹے گناہوں سے بھی محفوظ رکھیں گے، بالفرض چھوٹے گناہ کا ارتکاب ہوگیا تو اللہ اس کی نیکیوں کی برکت سے معاف کر دیں گے یا اُسے توبہ کی توفیق دے کر معاف کر دیں گے۔ ہر شخص (مرد ہو یا عورت) اپنی کمائی کا مالک ہوتا ہے اُسے دوسرے کے ساتھ حسد یا اُس کی فضیلت کی ہوس نہیں ہونی چاہیے۔

نگرانِ اعلیٰ

چھٹا رکوع: عورت اور مرد اپنے مال کے مالک بھی ہوتے ہیں میت کی میراث کے وارث بھی ہوتے ہیں

لیکن گھر کا سربراہ اورنگران مرد ہوتا ہے کیونکہ وہ فطرۃً قوی اور مال خرچ کرنے والا ہوتا ہے۔عورت اور بچوں کا خرچ اس کے ذمہ ہے۔

بیوی کی اصلاح کا اصول

نافرمان بیوی کو پہلے خود خاوند اس طرح سمجھائے کہ تو خوش بس رہی ہے بچوں کے ساتھ رہ رہی ہے، کھا پی رہی ہے، اگر طلاق ہوگئی تو میکے اور سسرال میں کہیں بھی عزت نہیں رہے گی۔ اگر باز نہ آئے تو اس سے الگ ہو کر سوئے تا کہ اُسے علیحدگی کا احساس ہو، پھر بھی باز نہ آئے تو اُسے ڈرانے کے لیے مارے لیکن زخمی نہ کرے، ہڈی بھی نہ توڑے، اگر پھر بھی باز نہ آئے تو بڑوں سے مدد لے، دونوں طرف سے ثالث صلح کی کوشش کریں تو اصلاح ممکن ہے، اگر پھر بھی اصلاح نہ ہو سکے تو دونوں اپنی اپنی راہ الگ کر کے دوسری جگہ شادی کر لیں ساری زندگی لڑائی والی زندگی سے بچیں۔

جہنم سے بچنے کے تین اصول

شرک نہ کرو، ظلم نہ کرو، احسان کرو، عبادت صرف اللہ کی ہو، والدین اور دیگر رشتہ داروں کے ساتھ احسان ہو، کسی کا حق دبا کر ظلم نہ ہو تو یقیناً جنت ملے گی، جہنم سے چھٹکارا ہوگا۔ بُخل بھی ظلم ہے اس میں دوسرے کا حق دبانا ہوتا ہے۔ ریاکاری بھی ظلم ہے اس میں اپنے آپ کو ثواب سے محروم کرنا ہوتا ہے۔ اپنے نفس پر بھی ظلم جائز نہیں اللہ تعالیٰ کو کسی پر ظلم کرنا پسند نہیں بلکہ نیکی کا بدلہ بڑھا کر احسان کرتے ہیں۔

کفار و نافرمانوں کی حسرت و تمنا

میدانِ محشر میں کفار اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نافرمان تمنا کریں گے کہ ہمیں دوبارہ نہ اُٹھایا جاتا اب بھی ہمیں مار کر مٹی میں ملا دیا جائے لیکن تمنا اور حسرت ان کے دل میں رہے گی، انہیں سزا ہو جائے گی۔

ساتواں آٹھواں رکوع: امر مصلح، نماز اور اس کی شرط وضو کا حکم ہے۔

اہلِ کتاب کیلئے زجریں

اہلِ علم ہونے کے باوجود اہلِ کتاب گمراہی اختیار کرتے ہیں دوسروں کو گمراہ کرنا چاہتے ہیں، تحریف کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی کرتے ہوئے کہتے ہیں ہم نے سن لیا لیکن نافرمانی کریں گے، اللہ نے ان کو اپنی رحمت سے دور کر کے ملعون بنا دیا۔

اہلِ کتاب کو دعوتِ ایمان اور تخویف

ارشادِ باری ہے: اپنی تصدیق کرنے والی کتاب اور رسول پر ایمان لے آؤ ورنہ تمہاری شکل کو بدل دیا جائے گا اور اصحاب السبت کی طرح ملعون ہو جاؤ گے۔ کیونکہ مشرک بڑے جھوٹ کا طوفان گھڑتا ہے، شرک کے ساتھ مر گیا تو معافی کی کوئی صورت نہ ہوگی۔ اہلِ کتاب اپنے آپ کو پاک باز سمجھتے ہیں حالانکہ سب سے بڑی گندگی میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ شیطان پر اعتماد رکھتے ہیں اور کفار کو ایمان والوں سے اچھا اور راہِ راست پر قرار دیتے ہیں اور وہ بخیل ہیں کھجور کی گٹھلی کا چھلکا بھی نہیں خرچ کرتے۔ حسد کرنا اور صراطِ مستقیم سے بھٹکانا ان کا مشغلہ ہے، ان کے لیے جہنم ہی کافی سزا ہے۔

بشارتِ مومن

ایمان لا کر نیک اعمال کرنے والے مُوحّد کو جنت ملے گی جس میں دیگر نعمتوں کے ساتھ پاکیزہ بیویاں ملیں گی، ہمیشہ خوش رہیں گے۔

امانت اور انصاف

جس کے پاس کوئی امانت ہے اُسے واپس کر دینا چاہیے۔ خیانت گناہ ہے اگر فیصلے کا موقعہ ہو تو انصاف سے فیصلہ کرو، اللہ اور رسول کی اطاعت کرو اور شریعت پر چلنے والے اپنے حکمرانوں اور علماء فقہاء کی فرمانبرداری کرو، دنیا اور آخرت بن جائے گی۔

نوواں رکوع: اختلاف اور نزاع کی صورت میں اپنے فیصلے بھی اللہ اور رسولؐ سے کراؤ۔ لیکن منافق اپنے فیصلے اہلِ کتاب سے کراتے ہیں جیسا کہ یہودی اور منافق کا واقعہ ہے۔ منافق پہلے تو حضور علیہ السلام سے فیصلہ کرانے میں راضی نہ تھا جب آپؐ نے یہودی کے حق میں فیصلہ کر دیا تو منافق نے نظر ثانی کے لیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس جانے پر اصرار کیا، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حقیقتِ حال جان کر گستاخِ رسول کو قتل کر دیا، منافقین نے شور مچایا اور قصاص کا مطالبہ کیا تو یہ آیات نازل ہو گئیں اور اصول بیان فرما دیا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت واجب ہے آپ کا فیصلہ تسلیم کرنا ضروری ہے (جو نہیں کرتا وہ مرتد ہے واجب القتل ہے)۔

شرائطِ ایمان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کیلئے یہ تین شرطیں ضروری ہیں: (۱) ہر فیصلہ آپ سے کروائیں (۲) اُسے دل سے تسلیم کریں (۳) زبان پر حرفِ شکایت بھی نہ لائیں۔ اللہ تعالیٰ نے آسان احکام دے کر احسان

کیا ہے۔

انعام یافتہ حضرات

جو لوگ ان احکام کو مان لیتے ہیں ان کو اللہ کی طرف سے انعام ملتا ہے، وہ چار قسم کے خوش نصیب لوگ ہیں (۱) انبیاء علیہم السلام (۲) صدیقین (۳) شہداء (۴) صالحین۔

جہاد کا حکم

دسواں رکوع: حکمرانوں کو انصاف کے بعد دوسرا حکم جہاد کا ہے۔ دشمنانِ اسلام کے ساتھ جہاد کے لئے تیار رہو، چھوٹی بڑی مجاہدین کی جس جماعت کی ضرورت ہو بھیج دی جائے۔ منافق جہاد سے جان چھڑاتے ہیں اور اس کو اپنے اوپر انعام سمجھتے ہیں، اگر مجاہدین کو فتح حاصل ہو جائے تو مالِ غنیمت میں حصہ لینے کے لئے تڑپتے ہیں۔

ترغیبِ جہاد

(۱) جو جہاد کرے گا اجر عظیم پائے گا (۲) اور مکہ مکرمہ میں پھنسے ہوئے کمزور مرد، عورتیں اور بچے جو ہجرت نہیں کر سکتے وہ مددگاروں کی انتظار میں اللہ سے دعا کر رہے ہیں، ان کی مدد کرنے کے لئے بھی جہاد ضروری ہے۔ (۳) مسلمان کی تو شان یہ ہے کہ وہ اللہ کی راہ میں جہاد کرتا رہتا ہے، جیسے کفار شیطان کے فریب میں آ کر دنیا طلبی کی خاطر لڑتے رہتے ہیں، مناسب ہے کہ تم اعلاء کلمۃ اللہ کی خاطر شیطان کے ساتھیوں سے لڑو۔ اللہ کے مقابلے میں شیطان کی سازش نہایت کمزور ہے۔

گیارہواں رکوع: مکہ مکرمہ میں جہاد کی اجازت نہ تھی، سب چاہتے تھے جہاد کی اجازت مل جائے۔ جب مدینہ منورہ میں جہاد کی اجازت ملی تو منافق اور کچھ مخلص نومسلم بھی یہ چاہ رہے تھے کہ جہاد کچھ دیر مؤخر ہو جانا چاہیے اس پر تنبیہ فرمائی: ڈرنے کی کیا ضرورت ہے، موت کا وقت مقرر ہے اپنے وقت میں آ جاتی ہے، انسان گھر ہو یا جہاد میں ہو۔ اس واسطے بعض دفعہ مجاہدین فاتح ہو کر آ جاتے ہیں اور گھر میں رہنے والوں کو موت آ جاتی ہے۔

ادب کی تعلیم

بھلائی، برائی کا خالق تو اللہ تعالیٰ ہے لیکن ادب یہ سکھایا گیا کہ بھلائی محض اللہ کے فضل سے ہوتی ہے اس کی نسبت اللہ کی طرف کرو اور برائی کا ظاہری سبب انسان کے اپنے گناہ ہوتے ہیں اس واسطے برائی کی نسبت اپنے نفس یا شیطان کی طرف کرنی چاہیے۔

اطاعت

اللہ اور رسول کی اطاعت کا حکم ہے لیکن عملاً یہ ایک چیز ہے کیونکہ رسول اللہ کی اطاعت میں اللہ کی اطاعت آ

جاتی ہے۔

شکایت

منافق آپ کی مجلس میں بیٹھ کر آپ کی اطاعت کا دم بھرتے ہیں لیکن جب اپنے سرداروں کے پاس جاتے ہیں تو آپ علیہ السلام کی مخالفت میں سرگوشیاں کرتے ہیں یہ سب کچھ لکھا جا رہا ہے سزا بھگتنی پڑے گی۔

تنبیہ

منکرینِ قرآن اگر قرآن پاک میں تدبر کریں تو ان کو انکار کی گنجائش نہیں ہوگی کیونکہ ایسا فصیح و بلیغ سچا کلام مخلوق کا نہیں ہوسکتا۔

خطرناک غلطی

ہر سنی سنائی بات یونہی نہیں پھیلانی چاہیے بلکہ بڑوں کے پاس لے جا کر تحقیق کر لیں، پھیلانی ہے تو پھیلائیں، بغیر تحقیق پھیلانا غلطی ہے اور نقصان متوقع ہے۔

فرائض

جہاد کرنا فرض ہے، کوئی ساتھ دے یا نہ دے، اور فوج بھرتی کرتے رہنا دوسرا فرض ہے تا کہ جہاد کے موقعہ پر پریشانی نہ ہو ان دو کاموں کے ساتھ اللہ کا فضل شامل ہوگا تو فتح حاصل ہوگی، دشمن پر رعب پڑے گا۔

ترغیبِ سفارش

ہر اچھے اور جائز کام میں سفارش اچھی چیز ہے، جہاد بھی اچھی چیز ہے، لوگوں کو ترغیب دیتے رہنا چاہیے ثواب ملے گا، سفارش اور ترغیب دینے والے کو بھی پورا ثواب ملتا ہے، ناجائز سفارش سے پرہیز کرنا چاہیے۔

ضابطۂ سلام

جب کوئی مسلمان ملاقات کو آئے تو اُسے خوش ہو کر سلام پیش کرو اسی طرح اگر جہاد کی سفارش یا ترغیب دینے والا آئے تو اُسے بھی سلام پیش کرو اور اُس سے بڑھ کر سلام لوٹاؤ اور خوشی دکھاؤ۔ یہ بات ذہن میں رہے جہاد کا مقصد اعلاءِ کلمۃ اللہ ہے۔

منافقین کا حکم

بارھواں رکوع: جو منافق مسلمانوں سے الگ ہو کر مسلمانوں کے دشمنوں سے مل جائیں ان کو جہاں ملیں قتل کر دو اس میں مسلمانوں کی دو جماعتیں نہیں بننا چاہئیں اور جو منافق مدینہ سے تو نکل گئے لیکن مسلمانوں کے حلیفوں کے

ساتھ جا ملے یا وہ بالکل الگ تھلگ ہو گئے، ان سے نہ لڑو لیکن اس کا امتحان لے لو کہ وہ واقعی الگ اور بے ضرر ہیں۔

مومن کا قتلِ خطاء

تیرہواں رکوع: بھگوڑے اور نقصان دہ منافقوں کو تو عمداً قتل کرنا ضروری ہے لیکن مسلمان کا قتل حرام ہے۔ اگر کوئی مسلمان دوسرے مسلمان کے ہاتھوں خطاً قتل ہو جائے تو قاتل اُس کی دیت بھی دے اور غلام بھی آزاد کرے وارث معاف کر دیں تو معافی اور صلح بھی ہو سکتی ہے۔ خطا کی متعدد صورتیں کتابوں میں مذکور ہیں۔

مومن کا قتلِ عمد

جو مومن کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کرے اور مومن ہونے کی وجہ سے قتل کرے اُس قاتل کا اپنا ایمان نہیں رہتا اس واسطے اُس کی سزا کافروں والی یعنی ہمیشہ جہنم میں جانا ہے، ہاں اگر مومن ہونے کی وجہ سے نہیں بلکہ کسی دنیاوی اختلاف کی وجہ سے قتل کیا، گناہ تو وہ بھی بڑا ہے لیکن خلودِ جہنم کی سزا نہیں ہوگی، نہ وہ کافر بنا ہے۔ اس واسطے اس کو عام قاتل والی سزا ہوگی۔

فائدہ: قتل خطاً کی صورتیں اور واقعات مقاصد القرآن میں انہی آیات کے ذیل میں دیکھ لی جائیں۔

کلمہ گو کا قتل

جس شخص نے کلمہ پڑھ لیا اُس کو کافر قرار دے کر قتل کرنا ممنوع ہے جب تک تحقیق نہ ہو جائے کہ یہ مومن نہیں ، عام طور پر جنگوں میں ایسے واقعات پیش آ سکتے ہیں مجاہدین سمجھتے ہیں اس نے جان بچانے کے لئے کلمہ پڑھا ہے اس واسطے قتل کر دیتے ہیں، شریعت نے اس سے روک دیا۔

ترغیبِ جہاد

مسلمان تو سب جنت میں جائیں گے لیکن مجاہدین کا درجہ بہت اونچا ہے اور اسے اجر عظیم ملتا ہے جو عذر کی وجہ سے جہاد میں نہ جا سکا اُس کا بھی ایک درجہ مجاہدین سے کم رہے گا۔

ترغیبِ ہجرت

چودہواں رکوع: جو شخص ایمان لائے اور کفار میں پھنسا ہوا ہے احکامِ اسلام پر عمل نہیں کر سکتا اور ہجرت کرنے پر قدرت رکھتا ہے اُسے ہجرت کر کے ایسی جگہ چلا جانا چاہیے جہاں وہ احکام اسلام پر عمل کر سکے اگر قدرت کے باوجود ہجرت نہ کی تو سخت سزا ہوگی، جہنم میں جانا پڑے گا اور جو کمزور بوڑھے بچے عورتیں ہجرت پر تنہا قدرت نہیں رکھتے وہ معذور ہیں، انہیں گناہ نہیں ہوگا اور جو ہجرت کرتے ہوئے راستے میں مر جائے یا مارا جائے اسے ہجرت کا پورا

ثواب ملے گا اور دشمن کی ناک مٹی میں ملے گی یعنی دشمن ذلیل ہوگا۔ طلبِ علم، حج، عمرہ، جہاد کے لئے سفر کرنا بھی ہجرت میں داخل ہے اور گناہ چھوڑنا سب سے بڑی ہجرت ہے۔ جیسے کہ ارشاد ہے: اَلْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللّٰهُ عَنْهُ.

قصرِ صلوٰۃ

پندرہواں رکوع: شفقتِ خداوندی ہے کہ کوئی شخص وطن چھوڑ کر نہیں جارہا بلکہ وقتی طور پر مسافر ہے گھر واپس آئے گا، اس کو بھی نماز میں قصر کی سہولت ہے بلکہ اڑتالیس میل جانا ہو تو قصر واجب ہے۔ چار رکعت والی نماز کو دو رکعت پڑھے اور سنت نفل میں اختیار ہے چاہے تو پوری سنتیں اور مرضی کے مطابق نفل پڑھے چاہے تو بالکل چھوڑ دے۔ فرض نماز کسی صورت نہیں چھوڑ سکتا یہاں تک کہ میدانِ جنگ میں بھی جب تک ممکن ہو جماعت کے ساتھ نماز پڑھے جس کی بہت سی صورتیں احادیث میں منقول ہیں۔ مجاہد نماز کے علاوہ دوسرے اذکار، تلاوت، استغفار، دعا جاری رکھے، اسلحہ بھی لگا کر رکھے، بیمار ہو جائے یا بارش ہو جائے اسلحہ لگانا مشکل ہو تو اُتار بھی سکتا ہے لیکن جب ضرورت ہو تو فوراً لگا کر غزوہ میں شریک ہو جائے۔ جب قائد کی طرف سے لڑنے یا دشمن کا پیچھا کرنے کا حکم ہو تو اپنی تھکاوٹ یا زخمی ہونے کو عذر نہ بنائے بلکہ ہمت کر کے عمل کرے اللہ تعالیٰ طاقت دے دیں گے۔

مقصدِ نزولِ کتاب اللہ

سولہواں رکوع: سفر میں ہوں یا وطن میں مقدمات کا فیصلہ انصاف کے ساتھ کتاب اللہ کے مطابق کرنا ضروری ہے۔ محض ظن اور تخمینہ سے نہیں کیونکہ اس میں دھوکا ہو سکتا ہے جیسا کہ احادیث میں طعمہ بن اُبَیرق منافق چور اور رفاع بن زید صحابی اور زید بن سمین یہودی کا واقعہ مشہور ہے تفصیل مقاصد القرآن میں دیکھ لیں۔

حکمِ استغفار

غلطی یا خطاء پر استغفار کرنا چاہیے۔ جیسا کہ مذکورہ واقعہ میں جو صحابہ کرام ظاہری حالت کے مطابق منافق چور کی حمایت کر رہے تھے انہیں استغفار کا حکم ہے، اسی طرح آپ علیہ السلام بھی ظاہری حالات کے مطابق منافق کے حق میں فیصلہ کرنے والے تھے اس پر استغفار کا حکم ہے کہ اس سے بھی زیادہ تحقیق کرنی تھی کیونکہ عالم الغیب تو صرف اللہ کی ذات ہے۔

اُمید افزائی

۱۱۰...... جتنا بڑا گناہ ہو جائے، گنہگار خالص توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ ضرور ت بخش دیں گے۔ اس آیت سے شیطان کو بڑی تکلیف ہوئی تو اس نے بدعات پر لوگوں کو لگایا جو گناہ ہیں، لیکن بدعتی اُن کو نیکی سمجھ کر کرتا ہے توبہ

نہیں کرتا۔ یادرہے کہ ہر گناہ گار اپنے گناہوں کا بوجھ خود اُٹھائے گا، تہمت بھی بڑا بھاری گناہ ہے اس سے بچ کر رہنا چاہیے۔ یہ سب قرآنی اصول ہیں۔

فضل اللہ علیٰ رسول اللہ ﷺ

سترہواں رکوع: اللہ تعالیٰ نے واقعہ پر مطلع کر کے آپ علیہ السلام کو منافقین کی سازش سے بچا لیا، اور بڑا فضل کیا علم عطا کیا یہ دوسرا فضل ہے۔ ہر رسول کا استاذ خود اللہ تعالیٰ ہے۔ ریاست تامہ، نبوتِ عامہ اور شفاعت عظمیٰ دے کر پہلے ہی فضل کر چکے ہیں۔

مشاورت

مجرم کی حمایت میں تو مشاورت جائز نہیں البتہ اچھے کاموں میں مشاورت کرنے کا حکم ہے مثلاً کسی ضرورت مند کی مدد کرنا، مظلوم کی مدد کرنا، گمراہ کی راہنمائی کرنا، دولڑنے والوں میں صلح کرانا، میاں بیوی میں صلح کرنا، کسی دینی کام کرنے کا طریقہ سوچنا ایسے مشورے بھلائی کے ہیں اور جائز اور مفید ہیں۔

انجامِ مخالفت

حق واضح ہو جانے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کرنا یا عام مسلمانوں کی مخالفت میں اپنی خواہشِ نفس پر اڑ جانا جہنم میں لے جانے والی چیز ہے اس سے پرہیز ضروری ہے۔

شرک وانجامِ شرک

اٹھارہواں رکوع: شرک ایسا کبیرہ گناہ ہے کہ مرنے کے بعد اُس کی معافی کی کوئی صورت نہیں اور مشرک ایسا احمق ہے کہ اپنے مستند دشمن کے پیچھے لگ کر بھٹک گیا ہے۔ شیطان ایسا چالاک دشمن ہے کہ جن لڑکیوں سے مشرک نفرت کرتے، زندہ درگور کر دیتے اُنہی لڑکیوں کے نام پر بُت پجوا دیئے، اُنہیں امید دلا کر گمراہ کرتا ہے، بتوں کے نام پر جانوروں کے کان کٹوانا اللہ کی بنائی شکل کو تبدیل کرانا مثلاً مرد داڑھی کاٹ کر عورتیں سر کے بال کاٹ کر جسم میں سیاہی بھر کر، مرد لواطت کر کے، عورتیں سحاق کر کے غیر اللہ کی مَنّتیں نذریں مان کر شیطان کی فرمانبرداری میں شرک کرتے ہیں سب جہنم میں جائیں گے۔

جہنم سے نجات

عورت یا مرد یا تیسری جنس میں جو بھی ایمان اور عمل صالح کرے گا جہنم سے نجات پا کر جنت میں جائے گا، اہلِ کتاب کی طرح صرف اُمیدوں سے جنت نہیں ملتی حقیقی ایمان ضروری ہے۔ جو موحّد اپنے آپ کو اللہ کے احکام کا

پابند بنالے وہ اصل دین دار ہے جیسا کہ ابراہیم علیہ السلام نے کیا۔ اسی واسطے ملتِ ابراہیمی کی اتباع کا حکم ہے۔ یہ بھی یاد رہے ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سب سے بڑے حکمِ الٰہی کے پابند تھے۔ ہم اپنے نبی کی اتباع کریں تو موحّد، جنت کے حق دار اور ملتِ ابراہیمی کے پابند ہوں گے۔ اللہ تو زمین و آسمان کی ہر چیز کے خالق اور مالک ہیں۔ احکام بھی آسان دیئے، نبی بھی شفیق دیا ہے تو پھر ہمیں احکامِ الٰہی کی اتباع میں کیا رکاوٹ ہے!!

یتیم لڑکی سے اجازتِ نکاح

اُنیسواں رکوع: یتیم لڑکی کا ولی اگر غیر محرم ہے، لڑکی اس کے نکاح میں آ سکتی ہے اور وہ شفقت کے ساتھ اُس کے حقوق پورے کرنے کا گمان غالب رکھتا ہے تو نکاح کر لے، جائز ہے۔ اسی طرح دوسرے یتیموں اور کمزوروں کا بھی خیال رکھنا چاہیے۔

بیگمات میں مساوات

اگر کسی کی متعدد بیویاں ہوں تو اس پر کھلانے پلانے، پہنانے اور رات گزارنے میں تمام بیویوں کے درمیان مساوات ضروری ہے (محبت اور جماع میں مساوات ضروری نہیں کیونکہ یہ اُس کے بس میں نہیں ہے)۔

بیوی کو ہدایت

اگر بیوی خاوند کے ساتھ بسنا چاہتی ہے لیکن اُسے طلاق کا خطرہ محسوس ہو رہا ہے تو خاوند کو ٹھنڈا کرنے اور طلاق سے بچنے کے لیے اپنے مطالبات میں کمی کرے، کچھ حقوق معاف کر دے، مہر میں کمی کر دے، تو ممکن ہے طلاق سے بچ جائے۔ اگر اصلاح کی کوئی صورت کارگر نہ ہو تو دونوں الگ ہو کر دوسری جگہ نکاح کر لیں، ساری زندگی کی پریشانی سے بچیں۔

وصیتِ ربّی

زمین آسمان کے مالک معبود برحق کی وصیت ہے کہ تم تقویٰ اختیار کرو میں تمہارے کام بنا دوں گا، اگر وہ چاہے تو تمہیں ختم کر کے دوسرے لوگ پیدا کر کے بسا دے۔ تم ہی فرمانبرداری کیوں نہیں کر لیتے۔ تم دنیا طلبی کا ارادہ رکھتے ہو اللہ تو دنیا آخرت دونوں کا مالک ہے اُس سے آخرت کی کامیابی طلب کیا کرو، طلبِ دنیا پر ہی بس نہ کرو۔

شہادت اور انصاف

بیسواں رکوع: ایمان والو! گواہی سچی دو اور فیصلہ انصاف سے کرو اگرچہ تمہیں اس میں اپنا یا رشتہ داروں یا امیروں اور غریبوں کا نقصان محسوس ہو رہا ہو لیکن اس کا نتیجہ بہت اچھا نکلے گا، جب ایمان لائے ہو تو ایمان کے تقاضوں

کے مطابق اصل ایماندار بنو، ایمان پر استقامت دکھاؤ، ایمان کے بعد کفر اور کفر کے بعد ایمان کی تبدیلی چھوڑ دو۔

منافقت وانجامِ منافقت

منافقوں کو دردناک عذاب ہوگا، ان کی ایک بُری عادت یہ بھی ہے کہ ایمانداروں کو چھوڑ کر کفار کے ساتھ یارانہ رکھتے ہیں اس میں اپنی عزت سمجھتے ہیں عزت تو اللہ کے پاس ہے جسے چاہتا ہے عطا کر دیتا ہے۔

اکیسواں رکوع: منافق ڈرپوک اور لالچی ہوتے ہیں، دھوکے باز اور نمازوں میں سستی کرنے والے ہوتے ہیں، جہنم کے سب سے نچلے درجے میں ان کا ٹھکانا ہوگا۔ اگر توبہ کرلیں تو بخشش پا سکتے ہیں۔

ایمانداروں کو چند ہدایات

جس مجلس میں دین کا مذاق اُڑایا جائے اُس مجلس میں نہ جاؤ، اگر گئے ہوئے ہو تو اُٹھ جاؤ، کفار اور منافقوں کے ساتھ دوستی نہ لگاؤ، غلطی ہوجائے تو توبہ کرلو، اصلاح کرلو۔ دین کو مضبوطی کے ساتھ تھام لو، اجرِ عظیم پاؤ گے۔ اللہ تعالیٰ قدردان ہیں توبہ قبول کرلیتے ہیں، عذاب دینے میں اُسے کوئی فائدہ نہیں۔

چھٹا پارہ

بُری بات

بُری بات کا پھیلانا بُرا ہے کیونکہ گند جتنا پھیلایا جائے اُتنی بُو پھیلتی ہے، ہاں مظلوم اپنے سے ظلم کو دفع کرنے کے لیے عدالت وغیرہ میں فریاد کرسکتا ہے۔

مظلوم کے تین درجے ہیں۔(۱) بدلہ لینا (۲) صبر کرکے معاف کرنا (۳) معاف کرکے احسان کرنا، یہی اعلیٰ درجہ ہے۔

اچھی بات

اخلاص کے ساتھ نیک عمل کرنا ہر طرح مفید ہے سِرًّا ہو یا جہرًا ہو۔

تفریقِ رُسل

تمام رسول درجہ رسالت میں برابر ہیں، درجات میں فرق ہے، کسی رسول کو ماننا کسی کو نہ ماننا کفر ہے۔ جو لوگ ایمان لائے اور تفریق رُسل نہیں کرتے وہ اجر پائیں گے ان کی غلطیاں بھی معاف کی جائیں گی۔ اللہ غفور رحیم ہے۔

خباثاتِ یہود

بائیسواں رکوع: یہود آپ سے تورات کی طرح لکھی ہوئی کتاب کا مطالبہ کرتے ہیں، آپ پریشان نہ ہوں، انہوں نے موسیٰ علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کو آنکھوں سے دیکھنے کا مطالبہ کیا تھا، بچھڑے کی پوجا میں لگ گئے تھے، تورات کو پہاڑ کے نیچے دب کر مرنے کے ڈر سے مانا ہے۔ دروازے سے جھک کر گزرنے کے برعکس اکڑ کر گزرے تھے۔ ہفتے کے دن مچھلی پکڑ کر وعدہ خلافی کی تھی اور ہلاک ہوئے۔ عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کرنے کا فخریہ دعویٰ کرتے ہیں، حالانکہ جھوٹ بکتے ہیں۔ عیسیٰ علیہ السلام تو دوسرے آسمان پر موجود ہیں اس واسطے اس بے وقوف اُکھڑ قوم کی باتوں پر غمگین نہ ہوں۔

ان کی ایسی خباثات اور ظلم کرنے، سود کھانے، لوگوں کا مال ناجائز طریقے سے ہڑپ کرنے کی وجہ سے ان

پر بہت سی حلال چیزیں حرام کردی گئیں۔

بشارت

راسخ العلم جن کا عقیدہ درست اور عمل صالح ہے، اُنہیں اجر عظیم ملے گا۔

تیرہ انبیاء علیہم السلام کا ذکر اور یہود کے اعتراض کا جواب

تیسواں رکوع: اللہ تعالیٰ نے تیرہ انبیاء کا نام ذکر کر کے یہود کے اس سوال کا جواب دیا، اگر آپ رسول ہیں تو قرآن پاک تورات کی طرح لکھا ہوا کیوں نہیں لائے؟ جواب دیا کلام اللہ کا لکھا ہوا ہونا ضروری نہیں۔ دیکھو کتنے انبیاء آئے جن کی نبوت کو تم بھی مانتے ہو وہ سب لکھی کتاب تو نہیں لائے۔ انبیاء کی صحیح تعداد اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ انبیاء کا کام تبشیر وتنذیر ہوتا ہے۔

کافر بھٹکے ہوئے اور بھٹکانے والے ہوتے ہیں ظلم بھی کرتے ہیں ان کا ٹھکانہ جہنم ہے۔

خطابِ عام، ختم نبوت

آپ تمام لوگوں کو دعوتِ توحید دیں آپ کی نبوت عام ہے کسی زمانے اور قوم کے ساتھ خاص نہیں لوگوں کا ایمان لانا اُن کے حق میں بہتر ہے۔

غلو سے ممانعت

نصاریٰ کو خطاب ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کو خدا یا خدا کا بیٹا یقین کر کے غلو نہ کرو، وہ انسان اور اللہ کے نبی ہیں۔

چوبیسواں رکوع: عیسیٰ علیہ السلام خود اللہ کی عبادت سے انکار نہیں کرتے، فرشتے بھی عبادت میں لگے ہوئے ہیں، جو صحیح ایمان لائے گا اجر اور مزید فضل پائے گا، جو تکبر سے عبادت سے منہ پھیرے گا سزا پائے گا، مددگار نہیں پائے گا۔

دوبارہ خطابِ عام

لوگو! تمہارے پاس اللہ کا رسول اور ان کے معجزات آچکے، قرآن روشنی والا بھی نازل ہو چکا ہے لہٰذا تم رسول کی اطاعت میں روشن قرآن پر عمل کر کے اللہ کی رحمت سے جنت میں جاؤ۔

کلالہ کا مسئلہ

جس میت کے اصول فروع نہ ہوں اور عینی یا علاتی بہن بھائی ہوں تو وہ وارث ہوں گے، پہلے اخیافی بہن بھائیوں کا مسئلہ چوتھے پارے میں گزر چکا ہے۔

سُورَةُ الْمَائِدَةِ مَدَنِيَّةٌ

[ترتیب قرآنی (۵) ترتیب نزولی (۱۱۲) آیات (۱۲۰) رکوع (۱۶)]

ربط: سورۃ النساء تقویٰ سے شروع ہوئی اب سورۃ المائدہ ایفاءِ عہد سے شروع ہوتی ہے کیونکہ تقویٰ کے لیے ایفاء عہد ضروری ہے۔

خلاصہ: اس میں چار بار آیاتِ توحید اور چار اہم مقصودی مسائل تحریمات سے متعلق ہیں۔ حلت وحرمت میں احکامِ اسلام کی پابندی کرنا، ایفاءِ عہد میں شامل ہے۔ شعائر اللہ، اشہر حرم، قربانی کے جانور، حاجی اور معتمر سب قابلِ احترام ہیں۔ ذاتی دشمنی سے کسی کو نیکی سے روکنا ظلم ہے نیکی پر تعاون کرنا قابلِ تعریف ہے۔

تحریماتِ الٰہی

مردار، دمِ مسفوح، تیروں سے تقسیم اور غیر اللہ کی خوشنودگی کے لئے کوئی چیز نامزد کرنا سب حرام ہیں۔

اسلام میں نجات ہے

دینِ اسلام مکمل، متمّم اور اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ ہے اس کی اتباع میں نجات ہے۔ مجبور آدمی جان بچانے کے لئے سدّ رمق کے لئے حرام کھا سکتا ہے۔ تمام عمدہ چیزیں حلال ہیں اور شکار کے لیے پانچ شرطیں ہیں۔ (۱) کتا تعلیم یافتہ (سِدھایا ہوا) ہو، (۲) خود چھوڑا جائے (۳) بسمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اکبر پڑھ کر چھوڑا جائے (۴) شکار کو زخمی بھی کرے اور خود جتنا بھی بھوکا ہو اُس سے نہ کھائے۔

نکاح جائز اور پوشیدہ دوستیاں حرام

مومن عورتوں اور اہلِ کتاب کی پاکدامن عورتوں سے نکاح جائز ہے، پوشیدہ دوستیاں رکھنا حرام ہے۔

دوسرا رکوع: وضو: امرِ مصلح نماز کے لیے وضو شرط ہے جس کے چار فرض ہیں، وضو ممکن نہ ہو تو تیمّم اس کا قائم مقام ہے۔ نعمتوں کو یاد رکھنا، عہد کی پابندی کرنا ضروری ہے۔ عدل وانصاف سے تقویٰ آتا ہے، تقویٰ سے اکرام اور جنت ملتی ہے۔ امورِ مصلحہ کی فہرست یہ ہے کہ نماز قائم کرو، نعمت اللہ کو یاد رکھو، عہد کی پابندی کرو، سچی گواہی دو،

انصاف سے فیصلہ کرو،تقویٰ کولازم پکڑو،توکل علی اللہ کے پابند بنو۔

تیسرا رکوع: ۱۲...... اہلِ کتاب سے عہد کے پانچ دفعات: (۱) نماز قائم کریں (۲) زکوٰۃ ادا کریں (۳) رسولوں پر ایمان لائیں (۴) رسولوں کی مدد کریں (۵) انفاق فی سبیل اللہ کریں۔ تو گناہوں کی بخشش اور دخولِ جنت انعام ملیں گے۔

نقضِ عہد پر سزائیں

عہد توڑنے پر پانچ سزائیں ہوں گی۔ (۱) لعنتِ خداوندی (۲) تحریف کلام اللہ کی بے شرمی (۳) قساوت قلبی (۴) نسیان کا مرض (۵) خیانت کی عادت

نصاریٰ کو بھی نقضِ عہد پر دو سزائیں ملی ہیں (۱) اپنے مقصد کو بھول جانا (۲) ایک دوسرے سے بغض رکھنا۔

ترغیبِ ایمان

اہلِ کتاب کو ترغیب دی: ایمان لاؤ تمہارے پاس عظیم الشان رسول آ چکا ہے جو تمہیں ضروری چیزیں بتاتا ہے غیر ضروری چیز جاننے کے باوجود تمہیں رُسوائی سے بچانے کے لیے نہیں بتاتا، روشن کتاب بھی لایا ہے جو سیدھی راہ دکھاتی ہے۔

عیسیٰ علیہ السلام کو ابن اللہ ماننے والے کافر ہیں اور حقیقی خدا تو زمین آسمان کا خالق اور مالک ہے۔

یہود ونصاریٰ کا نَحۡنُ اَبۡنَآءُ اللّٰهِ وَاَحِبَّاۗؤُهٗ والا قول باطل ہے، ان کو شرک اور دیگر گناہوں پر سزا ہوگی۔

فترتِ وحی اور خاتم الانبیاء کی اتباع

ایک مدت تک وحی کا سلسلہ منقطع ہو جانے کے بعد خاتم الانبیاء بشیر ونذیر بن کر آ چکے ہیں ان کی اتباع کرو۔

ترکِ جہاد باعثِ ذلت

پہلا نمونہ: یہود جو شہزادے اور پیرزادے تھے فرعون سے بھی نجات پا چکے تھے، من وسلویٰ کھا کھا کر پل گئے تھے، اب غلے سبزیوں اور پھلوں کے لیے للچا رہے تھے، موسیٰ علیہ السلام نے انہیں اللہ کے حکم سے جہاد کا حکم دیا جس میں فتح کا بھی وعدہ کیا لیکن انہوں نے بزدلی دکھائی جہاد کے لیے تیار نہ ہوئے، چالیس سال اسی جنگل میں حیران پھرتے اور مرتے رہے، جب نوجوانوں نے حضرت یوشع کی قیادت میں جنگ کی تو کامیاب ہوئے، عزت ملی، تو معلوم ہوا ترکِ جہاد میں ذلت اور جہاد میں عزت ہے۔

پانچواں رکوع: دوسرا نمونہ: آدم علیہ السلام کے دو بیٹوں میں شادی پر اختلاف نزاع کی صورت اختیار کر

گیا، قربانی پیش کرنے کا فیصلہ ہوا، حضرت ہابیل کی قربانی قبول ہوئی تو قابیل لڑنے کے لئے تیار ہو گیا۔ ہابیل نے بہت سمجھایا لیکن وہ نہ سمجھا لیکن قابیل کے حملے کو روکنے کے لئے مزاحمتی جہاد بھی نہ کیا تو قتل ہو گیا۔ قابیل کو سمجھ نہ آ رہی تھی کہ اس لاش کو کیا کرے۔ تو کوّے نے دوسرے مردہ کوّے کو گڑھا کھود کر دفن کیا تو قابیل بھی سمجھ گیا۔ بھائی کی لاش کو دفن بھی کیا، پریشان بھی ہوا۔ اس واقعہ سے بھی معلوم ہوا جہاد نہ کرنے میں صرف ذلت نہیں ہوتی سخت پریشانی بھی ہوتی ہے۔

قتلِ ناحق

جہاد میں ظالم کا ہاتھ روک کر مظلوم کو بچانا ساری دنیا کے لوگوں کو زندہ کرنے کے مترادف ہے اور کسی کو ظلماً قتل کر دینا ایسے ہے جیسا کہ کوئی پوری دنیا کے لوگوں کو قتل کر دے۔

ڈاکو کی سزا

ڈاکے کی نوعیت کے مطابق ڈاکو کی سزا چار قسم ہے۔ (۱) صرف قتل کیا مال نہیں لوٹا تو قصاص میں قتل کر دیا جائے (۲) قتل بھی کیا مال بھی لوٹا تو سولی پر لٹکایا جائے تڑپتے ہوئے مر جائے (۳) صرف مال لوٹا ہے قتل نہیں کیا تو اس کا مخالف جانب سے ایک ہاتھ اور ایک پاؤں کاٹا جائے (۴) نہ مال لوٹا ہے نہ قتل کیا، صرف ڈرایا دھمکایا تو اُسے ملک بدر یعنی قید کر دیا جائے۔ اگر توبہ نہ کی تو آخرت میں بھی سزا ملے گی۔ عدالت میں مقدمہ جانے سے پہلے توبہ کر لی اُسے معاف کر دیا گیا تو سزا سے بچ سکتا ہے۔ گرفتاری کے بعد نہ معافی ہو سکتی ہے نہ توبہ قبول ہو گی اور آخرت کا معاملہ اللہ کے سپرد۔

فلاح کے اصول

چھٹا رکوع: تقویٰ، ایمان اور عبادت کامیابی کے اصول ہیں۔ عبادات میں سے جہاد اعلیٰ وسیلہ ہے۔ کافر زمین بھر سونا دے کر بھی نجات نہیں پائے گا۔ چوری ثابت ہونے پر چور کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے۔ گناہ کے بعد اصولِ شرعیہ کے مطابق توبہ کرنے سے قبول ہو جاتی ہے۔

ہر چیز کا مالک اور قادر اللہ ہے اُسی کے ہاتھ میں بخشش کرنا اور عذاب دینا ہے۔

تسلی

یہود اور منافقین کی کافرانہ پھرتیاں آپ کو غم میں نہ ڈالیں، یہ جھوٹ بولنے اور دوسرے لوگوں کے لیے جاسوسی کرتے ہیں، کلمات اللہ میں تحریف کرتے ہیں اپنی مرضی کی بات قبول کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ پاک نہیں کریں گے یہ دنیا میں رُسوا اور آخرت میں بڑے عذاب میں ہوں گے۔ یہ حرام کھانے والے جاسوس اگر آپ

کے پاس کوئی مقدمہ لے کر آئیں تو آپ کو اختیار ہے فیصلہ کریں یا نہ کریں۔ اگر کریں تو اصولِ شریعت کے مطابق کریں۔ یہ سازش کے تحت فیصلہ لائے ہیں ورنہ تورات میں اس کا فیصلہ موجود ہے۔

فضائل تورات

ساتواں رکوع: تورات اللہ تعالیٰ کی آسمانی کتاب ہے جس میں ہدایت اور نور سے انبیاء اور علماء درویش اس کے مطابق فیصلہ کرتے آئے ہیں، اے علماء یہود! تم بھی اس کے مطابق فیصلہ کرو اللہ سے ڈرو لوگوں سے کیوں ڈرتے ہو، آیاتِ تورات دنیا دون کے بدلے نہ بیچو یہ کفر ہے، تورات میں قصاص کا حکم بھی تفصیل سے ہے اس پر عمل نہ کرنا ظلم ہے۔ اسی طرح انجیل بھی اللہ کی کتاب ہے اس کے مطابق فیصلہ نہ کرنا فسق ہے۔

فضائل قرآن

قرآن پاک بھی اللہ کی سچی کتاب ہے پہلی کتابوں کی محافظ بھی ہے، تصدیق بھی کرتی ہے لیکن وہ کتابیں منسوخ ہو چکی ہیں۔ اب فیصلہ صرف قرآن کے مطابق ضروری ہے اس میں شریعت اور تزکیہ نفس کے واضح راستے بتائے گئے ہیں، ان پر چل کر ایک دوسرے سے سبقت حاصل کرو۔ اللہ تعالیٰ مجبور کر کے نہیں چلاتے، یہ ابتلاء اور حکمت کے خلاف ہے۔ دنیا میں علمی فیصلے قرآن سے کراؤ اور آخرت میں عملی فیصلہ خود اللہ تعالیٰ فرمائیں گے۔

فریضۂ رسول

آپ بھی جیسے پہلے قرآن کے مطابق فیصلہ کرتے ہیں، آئندہ بھی اس پر قائم رہیں، فتنہ انگیزوں کی خواہشات کی طرف توجہ نہ دیں۔ یہ آپ کو ماانزل اللہ سے ہٹانا چاہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ خود ان کو سزا دیں گے۔ آپ اپنا کام جاری رکھیں۔

یہودیوں کی دوستی سے پرہیز کرو

آٹھواں رکوع: اہلِ کتاب ایک دوسرے کے دوست ہیں، مسلمانوں کے دوست نہیں ہو سکتے۔ لہٰذا اے مسلمانو! تم لوگ ان کی دوستی سے پرہیز کرو کیونکہ اگر ان کے بُرے اخلاق و کردار تمہارے اندر سرایت کر جائیں گے پھر تم بھی (نعوذ باللہ) ان کی طرح مغضوب اور ضالین بن جاؤ گے۔

منافق اہلِ کتاب کی طرف دوڑتے ہیں

اسلام کا لبادہ اوڑھنے والے منافق اہلِ کتاب کی دوستی کی طرف دوڑتے ہیں اور جواز یہ پیش کرتے ہیں اگر

ہم اُن سے دوستی نہ لگائیں وہ امیر لوگ ہیں۔ کسی حادثے یا قحط کے موسم میں کہاں سے کھائیں گے! اس کا جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو فتح دیں گے وہ کسی کے محتاج نہیں رہیں گے۔

ایمانداروں کا تعجب

منافقین کے جب حالات کھلیں گے تو ایمانداروں کو تعجب ہوگا یہ تو پکی قسمیں کھا کر ایمان کا اظہار کرتے تھے اب کس لائن میں کھڑے ہیں، ان کے عمل ضائع ہوں گے اور یہ خسارے میں پڑ جائیں گے۔

اصولِ کامیابی

اہلِ کتاب سے دوستی کرنا اور جہاد ترک کرنا ارتداد ہے، اور کامیابی کے چھ اصول ہیں۔ (۱) اللہ تعالیٰ کے ساتھ محبت رکھنا (۲) اللہ کا محبوب ہونا (۳) جہاد کرنا (۴) مسلمانوں سے نرمی کے ساتھ پیش آنا، (۵) کفار پر سخت ہونا (۶) دین پر عمل کرنے میں کسی کی ملامت سے نہ ڈرنا۔

مسلمان کے تین دوست

مسلمانوں کے تین دوست ہیں۔ (۱) اللہ تعالیٰ (۲) اللہ کا رسول اور (۳) دین کے پابند مومن ان کے ساتھی، دوستی کی ایک راہ ہے وہ دین پر عمل کرنا۔

حزب اللہ سے دوستی کی برکت

جس شخص کو اللہ اور رسول اور مومنوں کی دوستی حاصل ہو جائے وہ حزب اللہ میں داخل ہو جائے گا اور حزب اللہ یقیناً کامیاب جماعت ہے جیسا کہ سورۃ المجادلہ میں ہے۔

ترکِ موالات

نوواں رکوع: کفار اور اہلِ کتاب سے دوستی نہ لگانے کی دوسری وجہ یہ تمہارے دین کا مذاق اُڑاتے ہیں، جب اذان ہوتی ہے تو اذان اور نماز کے ساتھ استہزاء کرتے ہیں حالانکہ نماز اللہ کے ساتھ سب سے زیادہ قرب کا ذریعہ ہے۔

جوابِ استہزاء

موازنہ کرلو، استہزاء کے لائق کون ہیں! ہم اللہ اور رسول پر ایمان رکھتے ہیں، ساری آسمانی کتابوں پر ایمان لائے ہیں، عمل قرآن پر کرتے ہیں اور تم فاسق و نافرمان ہو، تم پر اللہ کی لعنت اور غضب ہے۔ تم میں سے کچھ لوگ بندر اور خنزیر بنے۔ تم طاغوت کے پیروکار ہو راہِ راست سے ہٹے ہوئے ہو، اب بتاؤ استہزاء کے قابل کون ہے۔

منافق اور یہودیوں کی حالت

منافقین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں منافق کفر لے کر آتے ہیں اور کفر لے کر جاتے ہیں، ایسی نورانی مجلس سے کوئی فائدہ نہیں اٹھاتے کیونکہ انابت نہیں رکھتے۔

یہودیوں کی عوام بھی بھاگ بھاگ کر گناہ اور ظلم کرتے ہیں، حرام کھاتے ہیں، بُرے افعال کرتے ہیں۔

یہودی علماء ومشائخ

علماء کا کام ہے امر بالمعروف نہی عن المنکر کرنا لیکن علماءِ یہود گناہ کی باتوں سے روکتے ہی نہیں عوام شرک اعتقادی اور شرک عملی میں مشغول ہیں یہ اُنہیں نہیں روکتے اور نہ حرام کھانے سے روکتے ہیں بلکہ خود نیاز اتِ غیر اللہ جیسے حرام کھاتے ہیں۔

یہود سے شکویٰ

یہودی اتنے بے ادب ہیں کہ جب تنگدستی میں ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کو کہتے ہیں کہ اس کا ہاتھ بند ہو گیا ہے خرچ نہیں کرتا، حالانکہ اللہ تعالیٰ کے دونوں ہاتھ کھلے ہیں، خوب خرچ کرتے ہیں لیکن اپنی مرضی سے خرچ کرتے ہیں۔ جتنا قرآن اُترتا ہے اتنا ان کا کفر اور طغیان بڑھتا ہے آپس میں بغض عداوت رکھتے ہیں لڑائی کی آگ بھڑکاتے ہیں، زمین میں فساد مچاتے ہیں۔

ترغیبِ ایمان

اگر اہلِ کتاب اخلاص سے ایمان لائیں، تقویٰ اختیار کریں تو اللہ تعالیٰ ان کے گناہ معاف کر کے جنت میں داخلہ دے دیں۔

خوشحالی کا نسخہ

اگر اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ احکام پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق عمل کیا جائے تو اللہ تعالیٰ آسمان وزمین سے برکت کے دروازے کھول دیں اور لوگ خوشحال ہو جائیں، یہ نسخہ سب کے لئے ہے۔ یہود کی ایک چھوٹی سی جماعت اعتدال پر چلتی ہے، ان کی اکثریت برے اعمال میں مصروف ہے۔

خطابِ خداوندی

دسواں رکوع: اللہ تعالیٰ اپنے رسول کو خطاب میں فرما رہے ہیں آپ تبلیغی احکام بغیر کسی خوف کے لوگوں کو پہنچائیں ہم آپ کی حفاظت خود کریں گے لیکن ضروری احکام سے کوئی رہ گیا تو تبلیغ کا حق ادا نہیں ہو گا تو رسالت کا

مقصد پورا نہیں ہوگا، پھر چار احکام کی نشاندہی کر دی۔

پہلا اہم حکم: اہلِ کتاب جو زوروں پر ہیں، مالدار اور سردار ہیں، اپنے جیسا کسی کو نہیں سمجھتے۔ آپ ان کو برملا کہہ دیں تمہارا عقیدہ اور عمل قابلِ اعتماد نہیں ہے۔ نجات کا سبب نہیں بنے گا۔ جب تک اللہ کی کتابوں تورات، انجیل اور قرآن کے مطابق عقیدہ وعمل صحیح نہیں کر لیتے۔ لیکن تم اپنے کفر اور سرکشی میں بڑھتے جاتے ہو (سرداروں کو ایسی بات کرنا آسان نہیں)۔

مدارِ نجات

خوبصورت ناموں پر نجات کا مدار نہیں صحیح ایمان اور عمل صالح پر جنت ملے گی۔ بدعہدی کرنے والے ہیں، عہد کو یاد دلانے والے رسولوں کو قتل کر دیتے ہیں یا جھٹلا دیتے ہیں، اس میں تو نجات نہیں آفات ہے۔ توبہ کر لیں تو قائم نہیں رہتے۔

دوسرا اہم حکم: جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کہتے ہیں وہ کافر ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو خود اللہ کی عبادت کا حکم دیتے ہیں اور فرماتے ہیں مشرک کا ٹھکانہ جہنم ہے۔

تیسرا اہم حکم: تثلیث کا عقیدہ بھی باطل ہے۔ اللہ ایک ہے، باز آ جاؤ ورنہ جہنم میں جانا ہوگا۔ اب بھی وقت ہے توبہ اور استغفار کر لو بخشے جاؤ گے۔ عیسیٰ اور ان کی ماں تو کھانا کھاتے ہیں انہیں بیت الخلاء کی بھی ضرورت پڑتی ہے وہ خدا کیسے ہو سکتے ہیں۔

چوتھا اہم حکم: آپ کھل کر کہہ دیں جو نفع نقصان کا مالک نہیں وہ معبود نہیں ہے۔ نفع نقصان کا مالک تو صرف اللہ سمیع بصیر علیم ہے۔ خواہشاتِ نفس کی اتباع کرنے والے گمراہ اور گمراہ کنندہ ہیں۔

گیارہواں رکوع: یہود و نصاریٰ ملعون ہیں، بُرے کاموں سے باز نہیں آتے۔ کفار کے ساتھ دوستی رکھتے ہیں، اگر ایماندار ہوتے تو اُن سے دوستی نہ رکھتے، یہ منافقت ہے۔

یہود اور مشرک مسلمانوں کے سخت دشمن ہیں۔ نصاریٰ میں علماء رہبان ہیں اس واسطے دشمنی میں کچھ نرم ہیں (یہ اُس وقت کے نصاریٰ حبش وغیرہ کی بات ہے)۔

ساتواں پارہ

نصاریٰ میں سے حضرت نجاشی اوران کے ساتھیوں نے جب حضرت جعفر طیارؓ سے سورۃ مریم کی تلاوت سُنی تو رو پڑے۔نجاشی ایمان لائے اور جنت میں داخلے کی دعا کی۔اللہ نے دعا قبول کر کے بدلے میں جنت دی، جو لوگ کفر اور تکذیب پر اَڑے رہتے ہیں وہ جہنمی ہیں۔

بارھواں رکوع: حلال کو حرام قرار دینا اور حدود سے تجاوز کرنا حرام ہے۔ایمانداروں کو چاہیے کہ وہ حلال کھائیں اور تقویٰ اختیار کریں۔اگر حلال کو نہ استعمال کرنے کی قسم اٹھا دی ہو تو اُسے توڑ کر کفارہ ادا کریں۔جیسا کہ صحابہ کی ایک جماعت نے حضور علیہ السلام کے وعظ سے متاثر ہو کر قسم اٹھا لی کہ بیویوں کو استعمال نہیں کریں گے، گوشت نہیں کھائیں گے،عبادت کریں گے، رات کو بھی نہیں سوئیں گے۔تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا: قسم توڑو میری سنت سے اعراض نہ کرو اور قسم کا کفارہ دے دو۔

کفارۂ قسم کی مقدار

قسم توڑنے کا کفارہ دس مسکینوں کو کھلانا یا لباس پہنانا یا غلام آزاد کرنا ہے، اگر یہ نہ کر سکے تو تین روزے رکھے۔

تحریماتِ الٰہی

شراب، جوا، بت پرستی اور تیروں سے تقسیم حرام اور گندے کام ہیں جو اس آیت کے اُترنے سے پہلے جو کچھ کھا پی لیا اُس پر پکڑ نہیں ہوگی، آگے محتاط رہیں اللہ اور اُس کے رسول کی اطاعت کرنا اور نافرمانی سے بچنا کامیابی کے اصول ہیں۔

ممنوعاتِ احرام و آزمائشِ مُحرِم

تیرھواں رکوع: مُحرِم کو خشکی کا شکار ممنوع ہے، ان کے امتحان کے لیے شکار کیے جانے والے جانوران کے

قریب آ جاتے ہیں، اگر کوئی ان کا شکار کر لے تو اُسے فدیہ دینا ضروری ہوگا، جس کا فیصلہ دو عادل آدمی کر دیں اُس فدیہ کی ہدی خرید کر حرم میں بھیجنی ہوتی ہے۔ البتہ سمندری شکار مُحرِم کے لیے حلال ہے۔

کعبہ محترم ہے

بیت اللہ محترم ہے جب تک قائم رہے گا دنیا قائم رہے گی، اسی طرح حاجی، معتمر، حاجیوں کی قربانیاں اور اَشہرِ حرم سب محترم ہیں، کسی کی بے احترامی حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ جہاں بخشنے والا ہے سخت عذاب والا بھی ہے نافرمانی نہیں ہونی چاہیے۔

رسول اللہ کا فریضہ

اللہ کے رسول کا کام احکامِ الٰہی کو اُمت تک پہنچانا ہے منوانا نہیں۔

سنت و بدعت

سنت کے عمدہ اور نورانی طریقے بدعت کے ظلماتی طریقے برابر نہیں اگر چہ بظاہر بدعات اچھی معلوم ہوتی ہوں، لیکن سنت رب تعالیٰ کے ہاں مقبول ہے۔

فضول سوال سے ممانعت

چودہواں رکوع: بغیر ضرورت کے کسی قسم کا سوال کرنا لغو اور اسلام کے مزاج کے خلاف ہے۔ بعض سوال کے جواب رُسوائی کا سبب بھی بن سکتے ہیں۔ ہاں ضرورت کے لیے شرعی حکم معلوم کرنے کے لئے سوال جائز ہے۔ اگر تعنت اور اپنی علمی شان کا اظہار مقصود ہو تو پھر سوال حرام ہے۔ پہلی اُمتوں نے سوال کیے جواب پر عمل نہ کیا تو ہلاک ہوئے یا پریشان ہوئے جیسا المائدہ کا سوال، بقرہ کے بارے سوالات قرآن میں ہیں۔

تحریم لغیر اللہ

انسان کو حق نہیں کہ اپنی طرف سے کوئی چیز حرام قرار دے جیسا کہ مشرکینِ مکہ نے مختلف جانوروں کے دودھ، گوشت، سواری اپنے اوپر حرام کر دی، اس حرمت کو توڑنا چاہیے۔

اصلاحِ نفس

جب دوسروں کو تبلیغ کرنا مفید نہ ہو تو خود کو پابندِ شریعت بنانا پھر بھی لازم ہے۔

وصیت کی تلقین

جن چیزوں کی وصیت لازم ہے وہ موت سے پہلے کر لی جائے اس پر گواہ بھی بنا دیے جائیں۔

انبیاء سے سوال

پندرہواں رکوع: میدانِ محشر میں انبیاء علیہم السلام سے اُن کی اُمتوں کے بارے میں سوال ہوگا کہ اُمتوں نے تمہاری اطاعت کی تھی یا نہیں؟ انبیاء ادباً جواب عرض کریں گے آپ ہم سے زیادہ جانتے ہیں۔ خصوصی طور پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات کا ذکر ہے۔ اُمت کا مائدہ اُتارنے کا سوال اور جواب بھی ذکر ہے۔

سولہواں رکوع: عیسیٰ علیہ السلام سے خصوصی سوال کہ کیا آپ نے کہا تھا کہ مجھے اور میری والدہ کو دو خدا بنا لو۔ عیسیٰ علیہ السلام کا جواب یہ ہوگا کہ آپ کی ذات تو پاک ہے دُوسرا کون اِلٰہ بن سکتا ہے؟ میں وہ بات کیسے کہتا جو مناسب نہیں، بالفرض میں نے یہ بات کہی ہوتی تو آپ کے علم میں ہوتا۔ جب آپ کے علم میں نہیں تو یہ دلیل ہے کہ میں نے یہ بات نہیں کہی۔ جب تک ان کے اندر رہا ہوں تو کچھ ان کے حالات جانتا ہوں، پورے حالات تو آپ خود جانتے ہیں۔ اگر آپ ان کو سزا دیں تو وہ قصوروار ہیں آپ کے بندے ہیں، اگر آپ انہیں معاف کر دیں تو آپ بخشنے والے مہربان ہیں، طاقت وحکمت والے ہیں، آپ پر کوئی اعتراض یا سوال نہیں کر سکتا۔

بشارت

سچا عقیدہ اور سچا عمل قیامت میں مفید ہوگا، سچے لوگ جنت میں جائیں گے اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوگا۔

اختتام بر توحید

سورۃ توحید پر ختم ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی سلطنت زمین اور آسمانوں میں ہے وہ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتا ہے لہٰذا معبود برحق ہے۔

تمت سورۃ المائدہ ۲۰۲۲/۳/۲۰

سُورَةُ الْأَنعام مَكِّيَّةٌ

[ترتیب قرآنی (٦) ترتیب نزولی (٥٥) آیات (١٦٥) رکوع (٢٠)]

ربط: سورۃ المائدہ توحید پر ختم ہوئی، سورۃ الانعام توحید سے شروع ہو رہی ہے۔

پہلا رکوع: سورۃ المائدہ خطابِ باری سے شروع ہوئی، سورۃ الانعام اوصافِ باری سے شروع ہو رہی ہے۔

فضیلت

یہ سورۃ ستر ہزار فرشتوں کے ساتھ اُتری، توحید کے تمام اصول اور قواعد پر مشتمل ہے، اس کی پہلی تین آیات جو ہر روز پڑھے اُس کے لیے ستر ہزار فرشتے دعا گو رہتے ہیں۔

توحید

ارض وسماء، ظلمت وضیاء کا خالق، عالم صغیر وکبیر کا مالک، متصرف الامور اور ہر پوشیدہ اور ظاہر کو برابر جاننے والا صرف اللہ ہے۔ اس واسطے معبود برحق ہے۔ اس میں مجوسیوں کے یزدان واَہرمن، ہندوؤں کے ۳۳ کمزور دیوتاؤں اور یہود ونصاریٰ کے عیسیٰ وعزیر (علیہما السلام) کے اَبناء اللہ ہونے کی نفی ہے۔

ہلاکتِ منکرینِ توحید

آیاتِ باری سے اعراض اور استہزاء کرنے والے کتنے مشرکین کے قرن کے قرن اللہ نے ہلاک کر دیے جو بڑے مال ودولت اور حکومت والے تھے۔

ضد

ضدی اور ہٹ دھرموں کو کتاب اللہ لکھ کر ہاتھوں میں پکڑا دی جائے پھر بھی نہیں مانیں گے، ان کی مرضی کے مطابق فرشتہ رسول بن کر آجائے پھر بھی نہیں مانیں گے۔

دوسرا رکوع: زمین پر چل پھر کر دیکھ لو، ایسے ضدی استہزاء کرنے والے ہلاک کر دیئے گئے ہیں اُن سے عبرت پکڑ وضد چھوڑ کر توحید ورسالت کو مان لو۔

اعترافی دلیل توحید

یہ سب مانتے ہیں کہ زمین وآسمان کی ہر چیز مالک لازمی طور پر رحمت کنندہ اللہ ہے اسی طرح ہر ساکن اور متحرک چیز بھی اللہ کی ہے، وہ کھلاتا پلاتا ہے تو پھر معبود بھی اللہ ہے، اس کو بھی مان لو۔

طریقِ تبلیغ

جس کے سامنے ہر چیز عاجز ہے مجھے بھی اُسے ماننے کا حکم ہے مجھے تو اُس کی نافرمانی کر کے ڈر لگتا ہے جو عذاب سے بچ گیا وہ کامیاب ہے۔

اللہ وہ ہے جو کسی کو پکڑے تو اُسے کوئی چھڑا نہ سکے جسے خیر و نفع دے تو اُسے کوئی روک نہ سکے۔ وہ علم وخبر رکھنے والا ہر شے پر غالب ہے۔ اللہ خود اپنی توحید اور میری رسالت کا گواہ ہے میں بھی توحید کا گواہ ہوں اور تمہارے شریکوں سے بری ہوں۔

تیسرا رکوع: اہلِ کتاب یہود و نصاریٰ اللہ کی توحید اور میری رسالت کو اپنے بچوں سے بھی زیادہ پہچانتے ہیں لیکن مانتے نہیں، یہ بڑا ظلم ہے اور ظالم کامیاب نہیں ہوں گے۔

انکار واعتراف

بروزِ قیامت مشرکین سے پوچھا جائے گا تمہارے شریک کہاں ہیں تو وہ بھونڈا سا جواب دیں گے کہ ہم تو شرک کرتے ہی نہیں تھے ہم تو موحّد تھے، لیکن فائدہ نہیں ہوگا۔

خباثات

منکرین مجلسِ قرآن میں بیٹھ کر کان لگاتے آخر میں جھگڑا کرتے اور کہتے یہ پرانے قصے ہیں اصل میں ان کے دل حق ماننے، کان حق سننے اور آنکھیں عبرت سے خالی ہیں اس واسطے انکاری ہیں۔

انہیں قرآن کا فہم کیسے ہو یہ خود قرآن سے دور اور دوسروں کو روکتے ہیں اور بے شعوری میں ہلاکت کے گڑھے میں گرتے ہیں۔ اس دن اُن کی ساری پھوں پھاں نکل جائے گی جب جہنم کے کنارے کھڑے ہوں گے تمنا کریں گے ہم دنیا کی طرف لوٹائے جائیں تو پھر تکذیب نہیں کریں گے۔ یہ عادی مجرم ایسے ہیں کہ بالفرض انہیں لوٹا بھی دیا جائے پھر اسی تکذیب کو دہرائیں گے۔

قیامت یقینی ہے

چوتھا رکوع: یہ قیامت کے بھی منکر ہیں کہتے ہیں مرنے کے بعد دوبارہ کوئی زندگی نہیں جس کے لئے تیاری

کیا کریں، جب قبر سے اُٹھا کرانہیں رب کے سامنے کھڑا کیا جائے گا تو اُس وقت مانیں گے لیکن فائدہ نہیں ہوگا اور اپنی غلطی پر افسوس کریں گے، اپنا بوجھ خود اُٹھائے ہوئے ہوں گے۔

حیاتِ دنیا کی حقیقت

دنیا کی حیات تو کھیل تماشا ہے آخرت متقین کے لیے بہترین چیز ہے، سمجھ لو۔

تسلیٔ رسول

یہ ظالم آپ کو نہیں جھٹلاتے، آپ تو ان میں صادق اور امین تھے، اصل میں ہماری آیات کو جھٹلاتے ہیں جو آپ ان کو سناتے ہیں، آپ سے پہلے رسول بھی جھٹلائے گئے اور ستائے گئے۔ انہوں نے صبر کیا، ہم نے ان کی مدد کی، آپ کی بھی مدد کریں گے۔ ہماری باتیں تبدیل نہیں ہوتیں۔

رسولوں کی تربیت اللہ خود کرتا ہے

اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں کی تربیت بھی خود کرتے ہیں، تنبیہ کے موقع پر تنبیہ بھی کرتے ہیں، آپ علیہ السلام کا خیال ہوا کہ ان کو منہ مانگا معجزہ دکھا دیا جائے تو ایمان لا کر جہنم سے بچ جائیں گے، ان کو جنت مل جائے گی اس پر اللہ تعالیٰ تربیت کے طور پر تنبیہ کرتے۔ وہ فرمایا تکوینیات میں بھی آپ مشیتِ الٰہی کے تابع رہیں حکمتِ الٰہی کا تقاضا نہیں کہ ان کو مجبور کن معجزے اور ان کے فرمائشی معجزے دکھا کر مومن بنایا جائے۔ تنبیہ کرتے ہیں فرمایا: اگر آپ زمین میں سُرنگ کھود کر یا آسمان پر سیڑھی لگا کر ان کے فرمائشی معجزات دکھا سکتے ہیں تو دکھا دیں ہم نہیں دکھائیں گے۔ جذباتِ خیر میں بھی مغلوب نہ ہوں، مشیتِ الٰہی کا خیال رکھیں۔

ماننے والے

ہدایت وہ لوگ قبول کرتے ہیں جن کے دلوں میں انابت ہو اور سماعِ قبولیت کی شان رکھتے ہوں۔ کفار مردہ دل ہیں قبولیت کے برعکس اپنی مرضی کے معجزات کا مطالبہ کرتے ہیں۔ انہیں کہو اللہ تو قادر ہے لیکن نہ ماننے کے نقصان کو لوگ نہیں جانتے۔

دلیل عقلی

۳۸......زمین پر چلنے والے اور فضا میں اُڑنے والے سب جانوروں کو اللہ نے پیدا کیا ہے، انہیں کھلاتا پلاتا ہے، اُس کے علم میں ہیں۔ ان میں مکلّف مخلوق جن وانس دوبارہ زندہ کیے جائیں گے، اُن سے حساب لے کر فیصلہ کیا جائے گا۔ یہ سارے کارنامے اللہ کے ہیں وہ معبود برحق ہے۔ کچھ لوگ اللہ کے احکام کو جھٹلاتے ہیں، بہرے گونگے

ہیں، اندھیروں میں بھٹکتے ہیں...... انہیں زبردستی اللہ ہدایت نہیں دیتا بلکہ خود گمراہی مین خوش ہیں۔ البتہ انابت کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ صراطِ مستقیم پر ڈال دیتے ہیں وہ کامیاب ہو جاتے ہیں۔ ان گمراہوں سے پوچھیں اگر اللہ کا عذاب آ جائے یا قیامت قائم ہو جائے تو غیر اللہ کو پکارو گے؟ بلکہ اُس وقت اللہ کو پکارو گے اُس نے چاہا تو تمہارا عذاب ہٹا دے گا، اُس وقت تم اپنے بناوٹی معبودوں کو بھول جاؤ گے۔

پانچواں رکوع: ہم ہی لوگوں کی ہدایت کے لیے رسول بھیجتے رہے اور ان کو تنبیہ کے لئے سختی اور تکلیف میں پکڑتے رہے تاکہ گڑگڑا کر صراطِ مستقیم پر آ جائیں، تم بھی سبق حاصل کرلو، کچھ لوگوں کے دل اتنے سخت ہو گئے ہوتے ہیں کہ وہ نہ گڑگڑاتے ہیں نہ راہِ راست پر آتے ہیں اور شیطان اُن کے بُرے اعمال کو خوبصورت بنا کر پیش کرتا ہے، وہ نصیحت کو قبول نہیں کرتے تو ہم اُن پر مزید ڈھیل دینے کے لئے ہر چیز کے دروازے کھول دیتے ہیں، وہ اکڑ جاتے ہیں تو ہم ان کو اچانک پکڑ لیتے ہیں اور ان کی جڑ کاٹ دی جاتی ہے، وہ نا اُمید ہو کر رہ جاتے ہیں۔ ظالموں کی ہلاکت مومنوں کے لئے نعمت ہے اس واسطے الحمدللہ رب العالمین کے ساتھ شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔

اللہ نے تمہیں حق سننے کے لیے کان، دیکھنے کے لئے آنکھیں، سمجھنے کے لئے دل دیئے تاکہ ایمان لا کر کامیابیاں سمیٹو۔ لیکن تم شرک کر رہے ہو، اگر اللہ تعالیٰ یہ نعمتیں واپس لے لے تو تمہارے شرکاء تمہیں یہ دیں گے؟ نہیں دے سکتے! تو پھر اپنے معبودِ حقیقی کو مان لو۔ ایسی کمال کی دلیل سے بھی وہ اعراض کر رہے ہیں۔ ان سے کہہ دیں اللہ کا عذاب کھلے بندوں یا اچانک آ جائے ظالم لوگ ہی ہلاک ہوں گے، عذاب آنے سے قبل توبہ کر لیں تو عذاب سے بچ سکتے ہیں۔

فرائضِ رُسل

۴۸...... انبیاء کا فریضہ ہے نافرمانی سے ڈرانا اور ماننے والوں کو خوشخبری سُنانا، مثلاً جو ایمان لائے، نیک عمل کرے وہ جنت میں بے خوف و بے غم داخل ہوگا اور جو تکذیبِ آیات کر کے نافرمان بنے وہ جہنم میں جلے گا۔

جواب: ۵۰...... منکرینِ رسالت کے ان سوالات کا مجموعی جواب ہے جو انہوں نے مختلف مواقع پر کیے کہ: اگر اللہ کا رسول ہوتا تو مالدار ہوتا، عالم الغیب ہوتا، منڈیوں کے بھاؤ بتاتا نہ بازار جاتا نہ کھاتا نہ پیتا نہ شادیاں کرتا، اس کا جواب ہے: نبی ایک معزز انسان ہوتا ہے، اللہ کے احکام لوگوں کو سناتا ہے اور خود عمل کرتا ہے۔ اللہ نے جواب بتایا کہ ان سے کہو: میں نے مالداری کا دعویٰ کیا ہے نہ علمِ غیب رکھنے کا، میں فرشتہ بھی نہیں ہوں۔ انسان ہوں۔ انسان کھاتے بھی ہیں بازار بھی جاتے ہیں، شادیاں بھی کرتے ہیں۔ میں وحی کی اتباع کرتا ہوں تمہیں بھی اس کی دعوت دیتا ہوں۔ میری آنکھیں مرضیاتِ الٰہی اور تجلیاتِ ربانی کو دیکھنے کے لیے کھلی ہیں، تمہاری بند ہیں۔ پھر مجھ پر اعتراضات کیوں کرتے ہو؟ اور ایسے

مطالبات کیوں کرتے ہو جن کا میں مدعی نہیں ہوں۔ ابھی وقت ہے اعتراض چھوڑ کر میری اتباع کر لو ورنہ میدانِ محشر میں تمہارا کوئی ولی اور شفیع غالب نہیں ہوگا۔

ہدایتِ ربانی

چھٹا رکوع: ۵۲......آپ دولتمندوں کے اس مطالبے پر کہ ہمیں غریبوں سے الگ مجلس میں بٹھا کر بات کریں، اللہ تعالیٰ نے منع فرمادیا اور فرمایا: جو ایمان لائے ہیں اور ذکر میں لگے رہتے ہیں ان کا حق سابق ہے آپ بے ایمان دولتمندوں کے مطالبے پر غریب ایمانداروں کو مجلس سے دور نہ کریں۔ اگر وہ ایمان نہیں لاتے تو ہم ان کا حساب آپ سے نہیں مانگیں گے، یہ ظلم ہوگا۔ دنیاوی دولت اور عہدے میں آزمائش حکمت پر مبنی ہے۔

شانِ متعلمین

۵۴......اللہ تعالیٰ اپنے رسولِ معظم کو ہدایت دے رہے ہیں کہ جو لوگ ایمان لا کر دین سیکھنے کے لئے آپ کی مجلس میں آئیں، اگرچہ غریب ہوں، آپ ان کو خوشخبری دیں کہ اللہ کی طرف سے سلامتی ہے تم پر، تم اُخروی عذاب سے محفوظ ہو گئے ہو، اللہ تعالیٰ تم پر رحمت کرے گا، تم سے کوئی غلطی ہو جائے تم توبہ کر لو تو وہ معاف کر دے گا۔ یہ مسائل کھول کر اس واسطے بیان کر دیئے ہیں تا کہ مجرمین کی غلط راہ لوگوں کے سامنے آجائے اور وہ اس سے بچ سکیں۔

نوٹ: ان آیات میں صحابہ کرامؓ کو بالخصوص معافی کی بشارت دی گئی ہے۔

اعلانِ خداوندی برائے فہمائش

ساتواں رکوع: ۵۶......اعلان فرمادیں میں اللہ کے سوا اُن کی عبادت نہیں کروں گا جن کی تم کرتے ہو، نہ میں تمہاری خواہشات کی اتباع کروں گا کیونکہ گمراہی ہے۔

یہ بھی اعلان کر دیں کہ میں اپنے موقف پر اللہ کی طرف روشن دلیل پر ہوں تم تکذیب کرتے ہو، اور میرے اختیار میں وہ عذاب دینا بھی نہیں جس کا تم مطالبہ کرتے ہو۔ یہ کام تو اللہ کے ہیں وہ حق کا فیصلہ کرتا ہے۔ اگر میرے پاس اختیار ہوتا میں نے تمہیں عذاب دینا ہوتا تو دے چکا ہوتا اور فیصلہ ہو گیا ہوتا۔

دلیل عقلی

میں عالم الغیب نہیں ہوں، یہ خاصہ خداوندی ہے، علمِ غیب کے خزانے اور ان کی چابیاں اللہ کے پاس ہیں۔ بحر و بر کی ہر چیز، ہر درخت کا ہر پتہ، زمین کی ظلمت میں دانہ اور ہر خشک و تر چیز سب اللہ کے علم اور لوحِ محفوظ میں ہیں، نیند میں تمہاری روح قبض کرتا ہے، تمہارے دن کے کام بھی اُس کے علم میں ہیں، قبروں سے اٹھا کر حساب بھی لے گا۔

آٹھواں رکوع: وہ غالب ہے تمہاری جان اور اعمال کی نگرانی کے لئے محافظ مقرر کیے ہیں۔ سب نے اپنے حقیقی مالک کے پاس لوٹ کر جانا ہے۔ جب مصائب میں گھر کر اسے چپکے چپکے گڑگڑا کر پکارتے ہو تو وہ تمہیں نجات دیتا ہے اس کے باوجود تم اُس کے شریک مانتے ہو (تمہیں تف ہے)۔

کفار کو خدائی دھمکی

۶۵......اعلان فرمادیں اے مجرمو! اللہ کو قدرت ہے آسمان سے عذاب بھیجے یا زمین سے یا بڑوں کو ظالم بنا دے، اور چھوٹوں کو نافرمان بنادے یا تمہارے آپس کے اختلاف کو لڑائی میں تبدیل کردے پھر لڑتے مرتے رہو، سمجھنے کے لیے کتنی اچھی بات سمجھائی۔ آپ کی قوم حق کو جھٹلا چکی ہے آپ ان کے ذمہ دار نہیں ہر خبر کے وقوع کا وقت متعین ہے۔

دین کے خلاف بحث

۶۶......دین کے خلاف بحث کرنے والوں کی مجلس میں نہ جائیں اگر بھول کر چلے گئے ہوں تو وہاں سے اُٹھ جائیں (اگر طاقت ہے تو بند کردیں)۔ جو ایسے کاموں سے احتیاط کرتے ہیں ان پر کوئی الزام نہیں لیکن طعن کرنے والوں کو نصیحت کریں تاکہ وہ بھی باز آجائیں۔

مقاطعہ اور تبلیغ

۷۰......دین کو مذاق بنانے والے جنہیں دنیا کی زندگی نے دھوکے میں ڈالا ہے اُن سے اختلاط نہ رکھیں الگ رہیں، موقعہ کے مطابق انہیں نصیحت کریں، ممکن ہے کہ وہ نصیحت حاصل کرکے اُس دن کے عذاب سے بچ جائیں جس میں نہ دوستی کام آئے گی نہ جبری سفارش ہوگی، نہ فدیہ قبول ہوگا۔ جہنم کا اُبلتا ہوا پانی اور دردناک عذاب ایسے کفار کے لیے ہے۔

نوواں رکوع: ۷۱......غیر نافع اور غیر ضارّ کو پکارنا گمراہی ہے۔ مشرک کی مثال ایسے ہے جیسے کسی شخص کو جنات نے بدحواس اور باؤلا بنادیا ہو، وہ ساتھیوں کی پکار بھی نہیں سنتا، تو آخرکار ہلاک ہی ہوجائے گا۔ اصل ہدایت تو اللہ کی ہدایت ہے۔ صحتِ ایمان کے بعد نماز اور تقویٰ کامیابی اور ترقی کے اصول ہیں۔ حقیقی معبود وہ ہے جس نے زمین اور آسمانوں کو کُن سے پیدا کیا اُس کی ہر بات سچی ہے، وہ بادشاہ ہے، غیب اور حاضر کو برابر جانتا ہے، حکمت والا خبر رکھنے والا ہے۔

دلیلِ توحید

۷۴......جدّ الانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام سے نقلی دلیل ہے، انہوں نے اپنے باپ اور قوم کو اصنام پرستی

کی وجہ سے گمراہ قرار دیا۔ستارہ، چانداور سورج پرستوں کو بڑے عمدہ طریقے سے سمجھایا کہ یہ غروب ہونے والے ہیں، جوغروب اور بے نور ہو جائے وہ محتاج ہوتا ہے۔معبود حق تو کسی کا محتاج نہیں ہوتا پھر اپنا عقیدہ ان کے سامنے برملا بیان کر دیا کہ میں اُس ذات کے سامنے جھکتا ہوں جوزمین آسمان اور چاند،سورج کا بھی خالق ہے، میں تمہارے معبودانِ باطلہ سے نہیں ڈرتا تمہیں معبود حق سے ڈرنا چاہیے۔امن والی جماعت وہ ہے جواَب خالص ایمان لائے جس میں ذرہ برابر ظلم یعنی شرک کی ملاوٹ نہ ہو۔

دسواں رکوع: ۸۳...... یہ دلیل اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کوخود سکھائی ،انبیاء علیہم السلام کے درجات میں تفاوت بھی خود رکھا، یہ انبیاء سب سے معظم اور محترم انسان ہیں، ایک دوسرے کے رشتہ دار ہیں، ان کو اللہ نے برگزیدہ بنایا ہے۔ان کے رشتہ داروں میں سے بھی بعض کو ہدایت دی اور چن لیا۔شرک اتنی بُری بلا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بالفرض ان سے بھی شرک صادر ہو جائے تو ہم ان کے اعمال بھی ضبط کرلیں گے۔ یہ مشرک کی مذمت بیان کرنے کے لیے طرزِ کلام اختیار فرمایا ورنہ انبیاء کرامؑ سے شرک ممکن نہیں وہ تو شرک مٹانے کے لئے بھیجے جاتے ہیں۔

انبیاء کی اتباع میں ہدایت ہے اور ہدایت میں فلاح ہے،رسول تو ہدایت دینے میں معاوضہ بھی نہیں لیتے، مفت راہنمائی کرتے ہیں۔

گیارہواں رکوع: جس خدا نے موسیٰ علیہ السلام پر تورات اُتاری ہے اُسی نے قرآن پاک اُتارا ہے۔اس لیے یہ کہنا کہ اللہ تعالیٰ نے کسی بشر پر کوئی کتاب نہیں اُتاری، یہ غلط ہے اور اللہ کی ناقدردانی ہے۔

قرآن پاک اللہ کا کلام ہے

کلام اللہ برکت والی کتاب ہے اللہ نے ہی اُتاری ہے یہ ماقبل کتب ورُسل کی تصدیق کرتی ہے،اس کے ذریعے اللہ کے رسول مکہ والوں اور دنیا کے آخری کنارے اور زمانے کی آخری ساعت کے لوگوں کو اللہ کی نافرمانی سے ڈراتے ہیں، جوڈرجاتا ہے وہ آخرت پر ایمان بھی رکھتا ہے نماز بھی قائم کرتا ہے۔

تین بڑے ظالم اوران کا انجام

(۱) اللہ پر جھوٹ بولنے والا ہے (۲) متنبّی جو دعویٰ کرتا ہے مجھ پر وحی نازل ہوتی ہے حالانکہ اُس پر کوئی وحی نازل نہیں ہوتی (۳) جو دعویٰ کرے میں بھی قرآن جیسا کلام پیش کرسکتا ہوں، یہ تینوں بڑے ظالم ہیں۔فرشتے ان کی سختی سے جان نکالیں گے۔تکبر اور جھوٹ کی وجہ سے جہنم میں جائیں گے۔

اللہ کے سامنے پیشی کا احوال

جب اللہ تعالیٰ کے حضور پیشی ہوگی تو اکیلے ہوں گے، کپڑوں تک نہیں ہوں گے نہ ان کے سفارشی ہوں گے

بلکہ سارے غلط تعلقات ٹوٹ جائیں گے۔ پھر مناسب یہ ہے کہ غیر اللہ سے تعلقات توڑ کر اللہ اور اُس کے رسول کے ساتھ جوڑلو فائدے میں رہو گے۔

دلیل عقلی

بارہواں رکوع: معبودِ برحق وہ ہے جو دانے اور گٹھلی کو پھاڑ کر پودے نکالتا ہے، زندہ کو مردہ سے اور مردہ کو زندہ سے نکالتا ہے۔ رات سے صبح نکالتا ہے، رات کو سکون والا بنایا ہے۔ سورج، چاند، ستارے بنائے ہیں۔ تم سب کو ایک جان سے پیدا کر کے تمہارے عارضی اور دائمی ٹھکانے بنائے ہیں، تمہارے لیے پھل سبزیاں اور غلے پیدا کیے۔ ایک عجیب رنگ اور وکھرے ذائقے بنائے ہیں۔ ان صفات والا معبود برحق ہے لیکن مشرک لوگ اللہ تعالیٰ کے ساتھ جنوں کو شریک کرتے ہیں اور اللہ کے لیے اولاد ثابت کرتے ہیں اور اللہ کی ذات تو اولاد اور شرکاء سے پاک ہے۔

تیرہواں رکوع: اللہ تعالیٰ کی نہ اولاد ہے نہ بیوی ہے، وہ تو سب کا خالق ہے اُسی کی عبادت کرو، وہ لامحدود ہے اُس کو آنکھیں احاطہ نہیں کر سکتیں۔ وہ سب کو احاطہ کیے ہوئے ہے۔ یہ دلائل ہیں جو مان لے کامیاب ہوگا، نبی بھی وحی کی اتباع کرتا ہے مشرکین سے اعراض کرتا ہے یہی حکم اُسے اللہ کی طرف سے ملا ہے۔

زبان مہذب ہونی چاہیے۔ کسی کے جھوٹے معبود کو بھی گالی نہ دینا چاہیے لوگ پکی قسمیں اٹھا کر کہتے ہیں اگر فلاں معجزہ دکھا دیا جائے تو لوگ ایمان لائیں گے۔ حالانکہ یہ ضروری نہیں ہے۔ روگردانی کی وجہ سے اللہ لوگوں کے دلوں کو حق طلبی اور آنکھوں کو حق بینی سے پھیر دیتے ہیں۔ وہ اپنی سرگرانی میں پریشان پھرتے ہیں۔

الحمدللہ! ساتواں پارہ ختم ہوا۔ [۲۲/۳/۲۱ رات پونے بارہ بجے]

آٹھواں پارہ

شدتِ عناد

منکرین اتنے سخت عنادی ہیں اگران کے پاس فرشتے اُتر کر یا مردے زندہ ہوکر بات کریں اور ہم دنیا کی ہر چیزان کے پاس جمع کر کے حاضر کردیں پھر بھی ایمان نہیں لائیں گے، اس کے باوجود نئے معجزات دکھانے کا مطالبہ بھی کیے جاتے ہیں۔

کردارِ شیاطین

شیاطین بُرے عقائدان کے لیے مزین کر دیتے ہیں جس کی وجہ سے یہ اتنے ضدی بن چکے ہیں اور پہلے انبیاء کے ساتھ بھی ایسی عداوت کرتے آئے ہیں، تزئین کے ساتھ شیاطین پہلے لوگوں کے دلوں کو اپنی طرف مائل کر لیتے ہیں پھر رسی ڈال کر جدھر چاہتے ہیں ان کو گھماتے پھرتے ہیں۔

تردیدِ مطالبہ

منکرینِ رسالت کہتے؛ کسی یہودی عالم کو حکم بنا لیتے ہیں اُس کے فیصلے کو تسلیم کرلیں گے۔ جواب میں فرما دیں: میری رسالت کا فیصلہ اللہ نے کر دیا ہے مجھ پر کتاب بھی نازل کر رہے ہیں، جو حقائق اور تفصیل احکام سے بھرپور ہے، مجھے کسی کے فیصلے کی کیا ضرورت ہے۔ قرآن پاک میرے رب کے کلماتِ تامّہ ہیں، ان میں افراط تفریط نہیں ہے، نہ ان کو کوئی تبدیل کرسکتا ہے۔ لہٰذا اسی فیصلے کو تم بھی تسلیم کر کے رسالت کو مان لو۔

اتباعِ حق

حق کی اتباع کرنا ضروری ہے اکثریت کی نہیں، جو محض ظن کے پیروکار رہوں۔ اللہ تعالیٰ گمراہوں اور ہدایت یافتہ لوگوں کو خوب جانتے ہیں۔

تردیدِ کفار

مشرکین کہتے: تم اپنی ماری ہوئی (مذبوحہ) چیز کو حلال کہتے ہو اللہ کی ''ماری ہوئی'' (مردہ) کو حرام قرار دیتے

ہو؟ جواب دیا: مذبوحہ پر اللہ کا نام آ جاتا ہے اور دمِ مسفوح نکل جاتا ہے، میتۃ میں یہ نہیں ہوتا اس واسطے حرام ہے، ہم نہیں کھاتے۔ اضطراری حالت میں سدّ رمق کے لیے حرام سے کھانے کی اجازت ہے۔

کامیابی کی شرط

بات صرف کھانے پینے کی نہیں، کامیابی کے لیے ہر قسم کے گناہ چھوڑنے ضروری ہیں۔ میتۃ کا کھانا بھی گناہ ہے۔ شیاطین اپنے دوستوں کو نئی نئی باتیں سکھا کر حرام بھی کھلاتے ہیں، جس سے دل سیاہ ہو جاتے ہیں۔ بُرے بھلے کی تمیز اُٹھ جاتی ہے اور مسلمانوں سے جھگڑا بھی کرواتے ہیں، میدان گرم رکھتے ہیں۔

ایمان اور کفر

پندرہواں رکوع: علم، ایمان، قرآن حیات اور روشنی ہیں، جس شخص میں آ جائیں وہ زندہ ہو جاتا ہے، مومن کہلاتا ہے۔ ایمان کی روشنی میں چل کر مقصد کی طرف رواں دواں رہتا ہے۔

کفر اور جہالت، موت اور ظلمت جس شخص میں ہوں مردہ سا ہوتا ہے، تاریکی میں ٹامک ٹوئیاں مارتا ہے، کسی وادی میں گر کر ہلاک ہو جاتا ہے۔ مقصد کی طرف نہیں چل سکتا۔ کفار کو شیطان اور مجرم سردار اپنے مکر اور شرارتوں میں پھنسا کر مصروف رکھتے ہیں۔ نہ یہ آزاد ہو کر سوچتے ہیں نہ کفر سے باہر نکل سکتے ہیں۔

انتخابِ رسول

اللہ تعالیٰ اپنی مرضی سے رسول بناتے ہیں اور اُن کے ہاتھ پر معجزات ظاہر کرتے ہیں، کسی کے مطالبے پر نہ رسول منتخب ہوتے ہیں نہ معجزات دکھائے جاتے ہیں لہٰذا ایسے مطالبات بے سود ہیں۔

حالتِ قلب

اللہ تعالیٰ جس شخص کی انابت پر اُسے ہدایت دینے کا ارادہ فرماتے ہیں تو اُس کا سینہ کھول دیتے ہیں، وہ آسانی سے احکامِ اسلام پر عمل کرتا ہوا مقصد کی طرف چلتا رہتا ہے اور جس شخص کے ریب پر اُسے گمراہ کرنے کا ارادہ فرماتے ہیں تو اُس کا دل تنگ کر دیتے ہیں، اُسے دینی احکام پر چلنا ایسے مشکل محسوس ہوتا ہے جیسا کہ کوئی شخص آسمان کی طرف چڑھنا مشکل سمجھتا ہے۔ ایسے بے ایمان لوگوں پر گھٹن ہی گھٹن ہوتی ہے۔

سیدھا راستہ

ایمان اور احکامِ ایمان سیدھا راستہ ہے اس پر جو چلے اُسے سلامتی کا گھر (جنت) ملے گا اور اللہ تعالیٰ اُسے اپنا دوست بنا لیں گے۔

بے وقت اعتراف

سولہواں رکوع: میدانِ محشر میں اللہ تعالیٰ جنوں سے فرمائیں گے: تم نے دنیا میں بہت سے انسانوں کو گمراہ کر لیا تھا گمراہ انسان بول پڑیں گے واقعی ہمارے بعض بعض سے نفع اٹھاتے رہے۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تم سب کا ٹھکانہ جہنم ہے، ہمیشہ اس میں رہو۔ یہ اعتراف اُن کے کام نہیں آئے گا۔ اور سب ظالم جہنم میں اکٹھے کیے جائیں گے۔

سرزنش

اللہ تعالیٰ ان سب ظالموں سے خطاب کریں گے تمہارے پاس میرے رسول نہیں آئے تھے؟ جنہوں نے تمہیں توحید کی دعوت دی اور قیامت کے دن سے ڈرایا ہو وہ سب اقرار کر لیں گے لیکن فائدہ کچھ نہیں ہوگا (البتہ وہاں کی بات یہاں فائدہ دے سکتی ہے اُس کو پڑھ سن کر جو کوئی اپنا عقیدہ و عمل یہاں ٹھیک کر لے تو جہنم سے بچ سکتا ہے)۔

شفقتِ باری تعالیٰ

اللہ تعالیٰ کسی ظالم کا فر بستی کو ہلاک نہیں کرتے جب تک وہ غافل ہوں اُن کے پاس کوئی رسول یا نائبِ رسول نہ گیا ہو۔

درجات کا تفاوت

دنیا میں میدان کھلا ہے مومنوں کے بھی ان کے اعمال کے مطابق درجات میں فرق ہوتا ہے اسی طرح کفار یا فاسق مسلمانوں کے درجات میں بھی ان کے بُرے عمل کے مطابق تفاوت ہوتا ہے، کچھ گناہ میں بڑھتے بڑھتے کفر تک پہنچ جاتے ہیں، ان کے دل پر مہر لگ جاتی ہے۔ کچھ کفر سے بھی توبہ کر کے ایمان قبول کر لیتے ہیں۔ اسی طرح جنت میں بھی درجات ہیں، جہنم میں بھی درکات متفاوتہ ہیں۔

بے پرواہی کے باوجود رحمت

اللہ تعالیٰ تمہارے ایمان اور کفر سے بے پرواہ ہیں وہ تو رحمت کا معاملہ کرتے رہتے ہیں وہ تمہیں ہلاک کر کے دوسری قوم بھی دنیا میں بسا سکتے ہیں، ہر وعدہ پورا ہوگا۔

مشرکین سے اعلانِ برأت

اگر تم ایمان نہیں لاتے تو اپنی حالت پر عمل کرتے رہو میں اپنی حالت پر عمل کروں گا، آخری فیصلہ اللہ تعالیٰ خود فرمائیں گے تو پتہ چل جائے گا کس کا انجام اچھا رہا۔ یہ ابھی سُن لو، حق تلفی کرنے والے ظالم ہیں وہ کامیاب نہیں

ہوں گے۔

نیازاتِ غیر اللہ

مشرکین اللہ کی نیازات جو حلال ہیں کے ساتھ غیر اللہ کی بھی نیازات دیتے جو حرام ہیں۔

حماقت

مشرکین اتنے احمق ہیں کہ غیر اللہ کے کہنے پر اپنی اولاد کو بھی قتل کر دیتے ہیں، مردود بن جاتے ہیں، اور دین کو خلط ملط کر دیتے ہیں (دنیا اور آخرت تباہ کر لیتے ہیں) کچھ جانور اور کھیتیاں غیر اللہ کے نامزد کر دیتے ہیں۔

کچھ جانوروں کے بچے مردوں کے لیے حلال اور عورتوں کے لیے حرام قرار دیتے ہیں، مردہ پیدا ہو جائے تو دونوں شریک ہو جاتے ہیں، یہ سب حماقتیں ہیں۔

دلیل عقلی

سترہواں رکوع: اللہ نے ہر قسم کے پھل انگور، کھجور، زیتون، انار، آم وغیرہ اور غلے گندم چاول، دالیں وغیرہ پیدا کی ہیں جن کو لوگ استعمال کرتے ہیں۔ اسی طرح جانور اونٹ، بیل، بکرا، دنبہ، چھترا اور ان کی مادہ اللہ تعالیٰ نے پیدا کیے ہیں، یہ سب حلال ہیں ان کے پیدا کرنے والا اللہ معبود برحق ہے۔ مشرکین نے ان میں کچھ چیزیں حرام کر لی ہیں وہ ان کا اپنا افتراء ہے۔

تحریماتِ الٰہی

اٹھارہواں رکوع: اللہ تعالیٰ نے مردار یعنی جو ذبح نہ کیا گیا ہو، دَم یعنی خون جو ذبح کرتے وقت نکلتا ہے اور خنزیر اور غیر اللہ کے لیے نامزد کی ہوئی کوئی چیز حرام قرار دی ہیں، ان کو بھی مجبور آدمی جانِ بچانے کے لیے کھا سکتا ہے۔

خصوصی تحریم

یہود کی سرکشی کی وجہ سے اُن پر حلال چیزوں میں سے کچھ خصوصی طور پر حرام کر دی گئیں۔ مثلاً ایسے جانور جن کے پاؤں میں ناخن ہیں اور پاؤں پھٹے ہوئے نہیں مثلاً اونٹ، شتر مرغ، بطخ ہو گئے اور باقی حلال جانوروں کی چربی بھی ان پر حرام کر دی گئی پھر بھی جو چربی انتڑیوں، ہڈیوں اور پیٹھ کے ساتھ لگی ہوئی ہو وہ حلال رکھی۔

تاخیر عذاب کی حکمت

اللہ تعالیٰ مہلت دینے کے لیے یا کسی اور حکمت کے تحت عذاب جلد نہیں دیتے لیکن توبہ نہ کی تو عذابِ الٰہی ضرور آئے گا۔

تردید مشرکین

مشرکین کہتے ہیں ہمارا شرک اور تحریم کرنا حرام ہوتا تو اللہ تعالیٰ ہمیں جبراً روک دیتے، نہ روکنا حلت کی دلیل ہے۔ جواب: اللہ نے تردید کے لئے تو رسول بھیجے ہیں اور مجبور کرنا حکمت اور ابتلاء کے خلاف ہے۔ اگر تمہاری منطق قبول کر لی جائے تو پھر ہر مجرم ڈاکو، زانی، راشی یہی دلیل پیش کرے گا، جو تمہارے نزدیک بھی نامعقول اور ناقابلِ قبول ہے۔ یہ بات تمہاری خیالی ہے اگر تمہارے پاس دلیل ہے تو نکالو۔

اللہ تعالیٰ کی دلیل کامل ہے اُسے کوئی رَد نہیں کرسکتا۔ اگر اللہ تعالیٰ جبراً ہدایت چاہتے تو تم سب ہدایت پر ہوتے پھر سارا نظام، رسول بھیجنا، حساب، عذاب، ثواب بے کار ہو جاتا۔

خلاصۂ ماسبق

اپنے شرکاء کو بُلا لو وہ اپنا مشاہدہ یا کوئی دلیل پیش کریں کہ اللہ نے یہ چیزیں حرام کی ہیں اگر وہ بے شرمی سے گواہی یا دلیل گھڑ کر پیش کریں تو آپ دستور العمل کے مطابق اُسے رَد کر دیں وہ یہ کہ مشرکین مکذّبین اور قیامت کے منکرین کی خواہشِ نفس کی اتباع جائز نہیں ہے۔ منکرینِ آخرت ہی منکرینِ توحید ہیں، شرک میں لگے رہتے ہیں۔

تحریماتِ الٰہیہ

اُنیسواں رکوع: اس رکوع میں دس چیزیں بیان ہوئی ہیں جن کو اللہ نے حرام کیا ہے یہی صراطِ مستقیم اور دین کا خلاصہ ہے، وہ دس چیزیں یہ ہیں: (۱) شرک حرام ہے (۲) والدین کی نافرمانی حرام (۳) قتلِ اولاد حرام (۴) بے حیائی حرام (۵) قتل ناحق حرام (۶) یتیموں کا مال ناحق کھانا حرام (۷) ناپ تول میں کمی حرام (۸) ناانصافی اور جھوٹ حرام (۹) وعدہ خلافی حرام (۱۰) صراطِ مستقیم چھوڑنا حرام۔ تورات بھی اللہ کی کتاب ہے اُس میں بھی ان تحریمات کا بیان ہے۔

برکتِ کتاب اللہ

بیسواں رکوع: ۱۵۵...... ارشادِ باری ہے کہ میں نے برکت والی کتاب اُتاردی ہے اس کے احکام کی اتباع میں اور مناہی سے بچنے میں حصولِ رحمت ہے اور قیامت کے روز کسی کو یہ کہنے کا موقعہ نہیں ہوگا کہ ہمارے پاس کتاب نہیں تھی یا کہ اگر ہمارے پاس کتاب ہوتی تو ہم یہود و نصاریٰ سے ہدایت میں بہت آگے نکل جاتے۔ اب جو آدمی آیات اللہ کی تکذیب کرے یا اعراض کرے وہ بہت بڑا ظالم ہوگا اُسے سخت بُری سزا ہوگی۔

تخویف

۱۵۸...... جب ہدایت کا بندوبست ہو چکا ہے انبیاء تشریف لا چکے ہیں، شاہی حکم نامے کتابی شکل میں آ چکے ہیں، اب کس چیز کی انتظار ہے؟ فرشتے ڈنڈے پکڑ کر آ جائیں یا قیامت کی نشانیاں آ جائیں پھر ایمان لائیں گے؟ یاد رکھو! اُس وقت کا ایمان اور توبہ مفید نہیں ہوں گے۔ ہدایت کی سیدھی پکی راہ کو چھوڑ کر جو لوگ اپنی خواہش کی اتباع میں مختلف فرقوں میں بٹ گئے ان کو ایمان پر لانا آپ کے بس میں نہیں ہے، نہ ہم آپ سے پوچھیں گے، ہم ان کو اس کردار کی خبر سزا کے ساتھ دیں گے۔

ضابطۂ جزا

۱۶۰...... نیک عمل کا بدلہ کم از کم دس گنا بڑھا کر ملے گا اور بُرائی کا بدلہ عمل کے مثل ہوگا، زیادہ نہیں ہوگا۔

تین اعلان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ نے حکم دیا آپ یہ اعلان کر دیں:

پہلا اعلان: ۱۶۱...... میں اپنے رب کی ہدایت کے مطابق سیدھی راہ پر ہوں جو مضبوط دین ہے، ملتِ ابراہیمی کے مطابق ہے۔

دوسرا اعلان: میری نماز و قربانی یعنی بدنی اور مالی عبادت اور میری حیات اور موت سب کچھ اللہ کے حکم کے مطابق ہوں گے، وہ ہم سب کا پروردگار ہے، اس کا کسی درجے میں کوئی شریک نہیں ہے۔ مجھے اللہ کی طرف سے یہی حکم ہے اور میں سب سے پہلے ماننے والا ہوں (تم میری اتباع میں چلے آؤ)۔

تیسرا اعلان: میں ہر شے کے حقیقی رب کو چھوڑ کر اُس کی مخلوق میں سے کوئی رب نہیں تلاش کر سکتا۔ یہ ناممکن اور محال ہے۔ میدانِ محشر میں ہر آدمی اپنے گناہوں کا بوجھ خود اٹھائے گا اور ہر ایک کا گناہ اس کی ذات کی طرف لوٹے گا۔ قیامت قائم ہوگی، لوگوں کے اختلاف کا عملاً فیصلہ ہوگا۔

آخری آیت میں ہے: اللہ نے تمہیں اپنا خلیفہ بنا کر فضیلت دی، تمہارے اعمال کے مطابق بڑے چھوٹے درجے بھی وہی دیتا ہے جس میں تمہارا امتحان بھی ہے۔ وہ گناہ گاروں کو جلد سزا دیتا ہے اور توبہ کرنے والوں کے لیے بخشش کنندہ اور رحمت کنندہ ہے، جلد توبہ کرلو۔

یا اللہ! ہمیں تمام گناہوں سے پاک کر دے۔ آمین (ابوعبید)

تمت سورۃ الانعام [۲۲/۳/۲۰۲۲ء بروز منگل]

سُوْرَةُ الْأَعْرَافِ مَكِّيَّةٌ

[ترتیب قرآنی (۷) ترتیب نزولی (۳۹) آیات (۲۰۶) رکوع (۲۴)]

ربط: سورۃ الانعام کے آخری رکوع میں اتباعِ قرآن کا حکم تھا، سورۃ الاعراف میں پہلی آیت میں اتباعِ قرآن کا حکم ہے۔

موضوعِ سورۃ

جرأتمندی سے مسئلہ توحید بیان کرنا اور قرآن کی اتباع میں بیان کرنا اور غیب دان، متصرف الامور، معبود برحق صرف اللہ تعالیٰ کو یقین کرنا اس پر دلائل نقلیہ کا زور ہے۔

عظمتِ قرآن

پہلا رکوع: ۱......آپ اللہ کے عظیم الشان رسول ہیں آپ کی طرف عظیم الشان کتاب نازل کی گئی ہے، آپ اس کے مسائل جرأت سے بیان کریں، مخالفت سے آزردہ دل نہ ہوں اس کی اتباع میں رہیں۔

تذکیر بایام اللہ

۴......کتنی نافرمان بستیاں ہم نے اُس وقت ہلاک کر دیں جب وہ اطمینان سے قیلولہ کر رہے تھے اُس وقت انہوں نے اپنے ظلم وزیادتی کا اقرار کیا لیکن بے سود رہا۔

مسئولیت

۶......انبیاء اور ان کی امتوں سے سوال ہوگا جس کا ہمیں پورا علم ہے اگر صحیح جواب نہ دیا تو ہم خود بیان کریں گے۔ وزنِ اعمال بھی حق ہے۔ جن کے نیک اعمال بھاری ہوں گے وہ کامیاب اور دوسرے خائب وخاسر ہوں گے۔

نعمتوں کی یاددہانی

۱۰......ہم نے تمہیں زمین پر عزت سے بسایا، تمہیں روزیاں دیتے ہیں تم بہت کم شکر کرتے ہو۔

دوسرا رکوع: ہم نے تمہیں پیدا کیا، خوبصورت بنایا، ملائکہ سے سجدہ کرایا، سجدہ نہ کرنے والے ابلیس کو راندۂ

درگاہ اور شیطان قرار دیا پھر بھی شکر نہیں کرتے۔

ابلیس کی ڈھٹائی

جب اللہ نے ابلیس سے سجدہ نہ کرنے کی وجہ پوچھی تو کہنے لگا آپ نے مجھے آگ سے پیدا کیا ہے (جو افضل ہے) اور آدم (علیہ السلام) کو گارے سے پیدا کیا (جو گھٹیا ہے) تو معلوم ہوتا ہے آپ نے غلط حکم دیا۔ تو اللہ نے اُسے اُتر جانے کا حکم دیا۔ اُس نے طویل مہلت مانگی اُسے دے دی گئی تو اُس نے اپنا منصوبہ بتایا کہ میں انسان کو چاروں طرف سے آ کر گمراہ کروں گا۔ اللہ نے فرمایا: ذلیل ہو کر نکل جا۔ میں تجھے تیرے متبعین لوگوں کے ساتھ جہنم میں ڈال دوں گا۔ آدم علیہ السلام سے فرمایا: جنت میں رہو بسو، خاص درخت کے قریب تک نہ جانا۔ شیطان نے وہی درخت کھلا کر جنت سے نکلوا دیا۔ آدم علیہ السلام نے اللہ کے سکھائے ہوئے کلمات کے ساتھ توبہ کی جو قبول ہو گئی۔ زمین پر اُتار کر خلیفہ بنا دیے گئے۔ فرمایا: تم ایک وقت تک زمین پر رہو گے، یہی زندگی گزارو گے اور مر کر دفن ہو گے پھر اس سے نکالے جاؤ گے (اس کے بعد جنت میں واپسی ہو گی)۔

اولادِ آدم کو خطابِ اول

تیسرا رکوع: ۲۶......لباس کے ساتھ اپنے جسم ڈھانپ کر رکھو، اس میں ستر چھپانا بھی ہے اور خوبصورتی بھی ہے......تقویٰ کا لباس اس سے بہتر ہے اس کا خاص اہتمام کرنا چاہیے۔

دوسرا خطاب

شیطان کے فتنے سے بچ کر رہو، وہ تو تمہارے ماں باپ کا دشمن ہے ان کا جنتی لباس اُتروایا اور جنت سے بھی نکلوایا، وہ لوگوں کو بے حیا بناتا ہے۔ اسی واسطے مشرکین بے حیائی کا کام کرتے مثلاً ننگے ہو کر طواف کرتے اور اپنے باپ دادا کا حوالہ دیتے اور کہتے اللہ کا بھی یہی حکم ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ بے حیائی کا حکم نہیں دیتے بلکہ حیاء کو ایمان کا عظیم الشان شعبہ کہا گیا ہے۔

احکاماتِ الٰہیہ

اللہ تعالیٰ تو انصاف کرنے، نماز قائم کرنے اور اخلاص کے ساتھ دعا مانگنے کا حکم دیتے ہیں۔ اُس نے ایک جماعت کو ہدایت دی وہ جنت میں جائیں گے اور ایک جماعت گناہ گار ہے اُس نے شیطانوں کو دوست بنا رکھا ہے اور اپنے آپ کو ہدایت یافتہ سمجھتے ہیں۔

تیسرا خطاب

۳۱......اس میں نماز کو پوری زینت اور اخلاص کے ساتھ پڑھنے کا حکم ہے اور کھانے پینے میں اسراف سے

روکا گیا ہے۔۔۔۔۔۔۔ پورا لباس پہن کر نماز پڑھنا، اس میں زینت ہے۔ سر پر بھی ٹوپی یا رومال وغیرہ ہو، لباس تنگ بھی نہ ہو، باریک نہ ہو جس سے پردہ نہ ہو سکے، ادھورا لباس نہ ہو۔

چوتھا رکوع: ۳۲۔۔۔۔۔ اللہ نے زینت کی چیزیں اور عمدہ رزق اپنے بندوں کے لیے پیدا کی ہیں انہیں کون حرام کر سکتا ہے۔ دنیا میں تو سب بندے استعمال کرتے رہیں، آخرت میں یہ سب ایمانداروں کو ملیں گی۔

حرام چیزیں

اللہ نے تمام بے حیائیاں، تمام گناہ، بغاوت، ظلم، شرک اور اللہ پر جھوٹ بولنا حرام قرار دیئے ہیں۔ مجرم قوم کی ہلاکت کا وقت مقرر ہے اس میں تاخیر و تعجیل نہیں ہو سکتی، اس واسطے کسی مجرم قوم پر عذاب نہیں آیا تو وہ دھوکے میں نہ رہے کہ ہم مقبول ہیں بلکہ ان پر مقررہ وقت پر عذاب آ جائے گا۔

چوتھا خطاب

۳۵۔۔۔۔۔ تمہارے پاس تمہاری جنس سے رسول آئیں گے، میرے احکام بیان کریں گے جو اُن کی اتباع میں متقی بن گیا وہ جنت میں جائے گا، جو تکبر کرتے ہوئے اتباع سے روگردانی کرے گا وہ جہنم کا ایندھن بنے گا۔ فرشتے ان کی روح نکالتے وقت پوچھیں گے: تمہارے معبود کہاں ہیں؟ تو اس وقت اپنی گمراہی کا اقرار کر لیں گے، انہیں فائدہ نہیں ہوگا۔ انہیں پہلے موجود جہنمیوں کے ساتھ جہنم میں داخل کر دیا جائے گا وہاں ایک دوسرے کو قصوروار ٹھہرائیں گے، جہنم میں جلیں گے۔

ان تکذیب کنندگان کے لیے نہ آسمان کا دروازہ کھولا جائے گا تا کہ ان کی روح اوپر چڑھ سکے نہ جنت کا دروازہ کھلے گا، ان کا جنت میں جانا ایسے محال ہوگا جیسے سوئی کے سوراخ سے اونٹ کا داخل ہونا محال ہے، ان کے اوڑھنے بچھونے سب آگ کے ہوں گے۔

اُخروی بشارت

ایمان اور عملِ صالح والے جنت میں داخل ہوں گے اگر ان کے دلوں میں کسی وجہ سے دنیا میں کینہ وغیرہ ہو گا تو وہ نکال لیا جائے گا، وہ جنت میں دخول کے وقت اللہ کا شکر ادا کرتے ہوئے الحمدللہ پڑھیں گے۔ انہیں پکار کر کہا جائے گا تم اپنے نیک اعمال کی برکت سے جنت کے وارث بن گئے ہو۔

جنتیوں کا کلام

۴۴۔۔۔۔۔ جنتی اوپر سے جہنمیوں کو جھانک کر کہیں گے ہمیں تو اللہ نے وعدہ کے مطابق جنت میں داخل کر دیا

ہے تم اپنے وعدے کے بارے میں بتاؤ پورا ہوا ہے؟ وہ نعم کے ساتھ اقرار کریں گے، تو درمیان میں ایک آواز دینے والا آواز دے گا: ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے۔ یہ اللہ کی راہ سے لوگوں کو روکتے تھے، دین میں کجی تلاش کرتے تھے اور آخرت کے منکر تھے (تو اس کا نتیجہ جہنم تھا جو اُن کو مل گیا)۔

اصحاب الاعراف

چھٹا رکوع: ۴۶...... جنت اور دوزخ کے درمیان ایک اعراف نامی جگہ ہے وہاں کچھ لوگ ہوں گے جو جنتیوں اور دوزخیوں دونوں کو دیکھ سکیں گے اور پہچان بھی لیں گے، ان سے گفتگو بھی کریں گے۔ وہ جنتیوں کو دیکھ کر سلام پیش کریں گے اور اُمید کریں گے کہ ہم بھی جنت میں چلے جائیں تو ان کے چہرے دوزخیوں کی طرف پھیر دیئے جائیں گے۔ تو ان کو دیکھ کر دعا کریں گے: اے اللہ! ہمیں ان ظالموں کے ساتھ نہ کرنا۔ دوزخیوں کو پہچان کر انہیں آواز دیں گے: تمہاری جماعت، دھن دولت تکبر تمہارے کام نہیں آئے، آگ میں جل رہے ہو؟ جن کے بارے میں تم کہتے تھے کہ ان کو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے نہیں نوازیں گے اُن کو تو جنت میں داخل مل گیا ہے، وہ اس میں بے خوف اور بے غم خوش ہیں۔

جہنمیوں کا کلام

دوزخ والے جنتیوں کو آواز دے کر التجا کریں گے: تم جنت سے پانی یا کچھ اور چیز کھانے کو ہماری طرف بہا دو، وہ جواب میں کہیں گے: اللہ نے ہمیں منع کر دیا ہے ہم جنت کی کوئی چیز جہنم والوں کو نہیں دے سکتے۔ جنہوں نے دین کو کھیل تماشا بنایا تھا، دنیا کے دھوکے میں پڑ کر آخرت کو بھلا دیا تھا، تو اللہ نے بھی اُنہیں جہنم میں چھوڑ کر نظر انداز کر دیا۔ ہم نے تو ان کی طرف ہدایت اور برکت والی کتاب بھیجی تھی انہوں نے اتباع کے برعکس تکذیب کی تھی۔

مشرکین کی تمنا

۵۳...... میدانِ محشر میں مشرکین یہ اقرار کریں گے کہ رسول آئے تھے اور تمنا کریں گے ہمیں دنیا میں لوٹایا جائے اور وعدہ کریں گے کہ ہم دنیا میں جا کر توحید کو مانیں گے اور رسول کی تصدیق کر کے اطاعت کریں گے، ان کی کوئی تمنا قبول نہیں ہوگی، خائب و خاسر ہوں گے (اس دن کے آنے سے پہلے یہ کام کر لو تو کامیابی ملے گی)۔

تیسرا دعویٰ

ساتواں رکوع: ۵۴...... زمین آسمان، سورج چاند، ستارے، رات دن سب کا اللہ خالق ہے اور اللہ ہی مستوی عرش یعنی حکمران ہے اور برکت دہندہ ہے۔ اس واسطے معبود برحق ہے۔ اُسے ہر حال میں پکارو اور اس کے

سامنے گڑگڑاؤ۔ زمین میں فساد نہ مچاؤ اس کی نافرمانی سے ڈرو، اسی سے طمع رکھو، یہ نیکیاں ہیں اللہ کی رحمت نیک کاروں کے قریب ہوتی ہے۔ وہ ہوائیں چلاتا ہے، بارش برساتا ہے، اس کے نتیجے میں تمہیں زمین اور درختوں سے کھلاتا پلاتا ہے جیسے مردہ زمین سے کھیتی نکالتا ہے، قبروں سے مُردوں کو بھی وہی نکالے گا۔ جیسے زمین شور یلی ہو تو کھیتی نہیں اُگتی زرخیز ہو تو بہاریں لگ جاتی ہیں، اسی طرح انسانوں کی دو قسمیں ہیں کچھ زرخیز زمین کی طرح رسالت اور قرآن کی بارش سے مستفید ہو کر دنیا اور آخرت بناتے ہیں دوسرے مخالفت کر کے آخرت تباہ کرتے ہیں۔

واقعہ نمبر ا:

آٹھواں رکوع: ۵۹......نوح علیہ السلام نے قوم کو اللہ کی توحید کو مان کر اُس کی عبادت کرنے کا حکم دیا اور نافرمانی سے ڈرایا لیکن سرداروں نے گمراہ قرار دیا اور کہا انسان رسول نہیں ہوسکتا، ساڑھے نو سو (۹۵۰) سال کے بعد پوری مشرک قوم غرقِ آب ہوئی اور ماننے والے موحّد لوگ کشتی میں سوار ہو کر کامیاب ہوئے، آخرت میں بھی کامیاب ہوں گے۔

واقعہ نمبر ۲:

نواں رکوع: ۶۵......ہود علیہ السلام نے بھی قوم کو اللہ کی عبادت کرنے کا حکم دیا اور فرمایا: تمہارا خیر خواہ ہوں میری بات مان لو لیکن سرداروں نے بے وقوفی کا فتویٰ لگایا اور اطاعت سے انکار کر دیا، مزید کہا کہ آپ ہمیں باپ دادا کے مسلک سے ہٹانا چاہتے ہیں ہم نہیں ہٹیں گے، آخر کار اللہ نے عذاب بھیج کر پوری مشرک قوم کی جڑ کاٹ دی اور مومنوں کو نجات دی۔

واقعہ نمبر ۳:

دسواں رکوع: قوم ثمود کے لوگ دولت منداور پہاڑوں کو تراش کر خوبصورت گھر بناتے اور زمین میں فساد مچاتے۔ صالح علیہ السلام نے ان کو صرف اللہ کی عبادت کی دعوت دی اور فساد سے روکا قوم پتھر سے اونٹنی نکالنے کا معجزہ طلب کیا وہ بھی انہیں دکھایا گیا پھر بھی توحید و رسالت کو نہ مانا اونٹنی کو قتل کر دیا، ایک زلزلے سے ہلاک کر دیئے گئے۔ صالح علیہ السلام نے فرمایا: میں نے تو اپنے رب کے پیغام تمہیں پہنچائے پوری خیر خواہی کی لیکن تم خیر خواہوں کو پسند نہیں کرتے تو پھر یہی حال ہونا تھا۔

واقعہ نمبر ۴:

۸۰......قومِ لوط شرک کے ساتھ بے حیائی کے کاموں میں لگی تھی اَغلام بازی کی بے حیائی اس قوم سے شروع

ہوئی۔لوط علیہ السلام نے ان کوتوحید کی دعوت دی اور بے حیائی سے روکا، یہ نہیں رُکے آخر کاران پر پتھروں کی بارش ہوئی اوران کی بستی کو اُٹھا کر اُلٹا پٹخ دیا گیا۔

واقعہ نمبر ۵:

گیارہواں رکوع: ۸۵...... مدین والے مشرک تھے، ساتھ ڈاکہ ڈالتے، ماپ تول میں کمی کرتے۔شعیب علیہ السلام نے انہیں توحید کی دعوت دی، ڈاکے اور کم تولنے سے روکا، ان میں سے کچھ لوگ تو ایمان لے آئے لیکن اکثر مشرک رہے۔جو سردار تھے شعیب علیہ السلام کو دھمکیاں دیتے تھے۔الٹا شرک میں شریک ہونے کی دعوت دیتے، آخر کاران کو ایک چیخ سے ہلاک کر دیا گیا۔

نوواں پارہ

طریقِ گرفت

بارہواں رکوع: چند مشرک قوموں کی ہلاکت کے واقعات بیان کر کے اہلِ مکہ کو عبرت دی تا کہ وہ اپنی حالت پر نظرِ ثانی کر کے توحید کو مان لیں، اگر نہ مانیں تو اللہ تعالیٰ مختلف طریقوں سے گرفت کرتے ہیں، وہ بھی انہیں سمجھائے جا رہے ہیں مثلاً انہیں تنگدستیوں اور بیماریوں میں پکڑتے ہیں تا کہ گڑگڑائیں اور شرک سے باز آ جائیں، اگر ایمان نہیں لاتے تو انہیں خوشحال اور صحت مند کر دیتے ہیں تا کہ شکر کریں اور ایمان لائیں پھر بھی ایمان نہیں لاتے تو عذاب میں دھر لیے جاتے ہیں، پھر اُن پر رات کو سوتے وقت بھی آ سکتا ہے دو پہر کو کھیلتے وقت بھی آ سکتا ہے۔

ایمان و تقویٰ والوں پر اللہ تعالیٰ برکتوں کے دروازے کھول دیتے ہیں، تکذیب کرنے والوں کو عذاب میں پکڑتے ہیں۔ اللہ کی تدبیروں سے نقصان اٹھانے والے بے فکر رہتے ہیں پھر عذاب کا شکار ہو جاتے ہیں۔

تنبیہ

تیرہواں رکوع: ۱۰۰...... ہلاک شدہ قوموں کی جگہ بسنے والے لوگوں کو اپنے پیش رو معذّب لوگوں سے عبرت پکڑ کر نافرمانی سے بچ کر رہنا چاہیے ورنہ گناہوں کی وجہ سے ان کے دلوں پر مہر لگ جائے گی اور ہلاک ہوں گے۔ یہ واقعات عبرت کے لیے تو ہم نے بیان کیے ہیں۔

واقعہ نمبر ٦:

ربّ الاعلیٰ کا دعویٰ کرنے والے فرعون کے پاس موسیٰ علیہ السلام آئے، دعوتِ توحید دی اور بنی اسرائیل کو آزاد کرنے کا مطالبہ کیا۔ فرعون نے انکار کیا تو موسیٰ علیہ السلام نے لاٹھی کے سانپ بننے اور ہاتھ کے سفید ہونے کا معجزہ دکھایا۔

چودہواں رکوع: فرعون کے سرداروں نے جادوگر قرار دیا اور مشورے میں طے پایا جادوگروں کو بُلا کر ان کا مقابلہ کر کے میدان میں شکست دی جائے تا کہ کوئی شخص ان کے پیچھے نہ لگے۔ چنانچہ جادوگر آئے، مقابلہ ہوا،

موسیٰ علیہ السلام فاتح ہوئے اور خود جادوگر مسلمان ہو گئے۔ فرعون نے انہیں دھمکایا، پھر بھی وہ ایمان سے نہ ہٹے آخر کار مخالف جانب سے ہاتھ پاؤں کاٹ کر سولی پر چڑھا دیے گئے، شہید ہو کر جنت کے اعلیٰ مقام پر فائز ہوئے۔

پندرہواں رکوع: قومِ فرعون نے فرعون کو قتلِ موسیٰ علیہ السلام پر اُبھارا اور کہا: جس نے تیری خدائی کا انکار کر دیا آپ نے اُس کو چھوڑ دیا، وہ تو فساد کرتا پھرے گا، لوگوں کو گمراہ کرے گا۔ فرعون نے انہیں تسلی دی: یہ ہمارے قابو میں ہے، جب چاہیں انہیں ہلاک کر دیں لیکن ابھی ان پر ایمان لانے والوں کے بیٹوں کو قتل کرتے اور لڑکیوں کو خدمت کے لیے زندہ چھوڑنے کا عذاب شروع کرتے ہیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے بھی ایمان والوں کی ڈھارس بندھوائی کہ صبر کرو زمین کا مالک اللہ ہے جسے چاہے دے دے، یہ تمہارے پاس بھی آ سکتی ہے، اچھا نتیجہ تو پرہیزگاروں کا ہوتا ہے۔

قوم نے کہا: ہم آپ سے پہلے بھی ستائے گئے اب بھی وہ مشقِ ستم جاری ہے۔ فرمایا تسلی رکھو، عنقریب تمہارا دشمن ہلاک ہو جائے گا اور تم ان کی جگہ خلیفے بن جاؤ گے۔ (ایسے ہوا)

آغازِ گرفت

سولہواں رکوع: فرعونی قحط سالی میں پکڑے گئے، ان کی آمدنیاں نقصان میں جانے لگیں تو انہوں نے موسیٰ علیہ السلام پر الزام لگا دیا کہ یہ تمہاری نحوست سے ہوا ہے، اللہ نے اس کی نفی فرمائی۔ فرعونیوں نے کہا: یہ بھی تیرے جادو کی وجہ ہے لیکن یاد رکھیں ہم ایمان نہیں لائیں گے۔ جب باز نہ آئے عذاب کا نزول شروع ہوا۔ جو وقفے وقفے سے بدلتا رہا، وہ عذاب طوفان، ٹڈیاں، چیچڑیاں، مینڈکیاں اور خون کی صورت میں آتا رہا۔ تو مجبور ہو کر موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئے اور وعدہ کیا: اگر آپ دعا مانگ کر عذاب ہٹا دیں تو ہم ایمان لائیں گے اور بنی اسرائیل کو بھی آزاد کر دیں گے۔ موسیٰ علیہ السلام کی دعا سے عذاب تو ہٹ جاتا لیکن وہ ایمان نہ لاتے، آخر کار ان کو سمندر میں ڈبو کر غرق کر دیا گیا جس کی تفصیل دوسری جگہ موجود ہے اور کمزور بنی اسرائیل مشرق مغرب کے مالک بن گئے۔ اللہ کی بات پوری ہوئی صبر کا پھل میٹھا ہوتا ہے جو بنو اسرائیل کو ملا۔

اسرائیلیوں کی جاہلانہ درخواست

بنو اسرائیل سمندر پار کر کے جا رہے تھے تو کچھ لوگوں کو بُت پرستی کرتے دیکھ کر مطالبہ کیا آپ بھی ہمارے لیے پوجنے کے لیے کوئی الٰہ مقرر کر دیں تو موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: جاہلانہ مطالبے کرتے ہیں، یہ تو ہلاک ہونے والے ہیں، ان کا عمل باطل ہے۔ کیا جس خدا نے تمہیں تمام جہان کے لوگوں پر فضیلت دی اُس کو چھوڑ کر کوئی اور خدا تلاش کر دوں۔ تمہیں یاد نہیں اللہ نے تمہیں فرعون سے نجات دی وہ تمہارے بیٹوں کو قتل کرتا بیٹیوں سے خدمت لیتا یا

بے حیا بناتا تھا، تم ایک آزمائش میں تھے اللہ نے نجات دے کر تم پر انعامِ عظیم کیا۔

سترہواں رکوع: اللہ نے تورات دینے کے لئے موسیٰ علیہ السلام کو تیس راتوں کے لیے طور پر بلایا پھر دس راتیں بڑھا کر چالیس دنوں میں تورات عطا کردی۔ موسیٰ علیہ السلام قوم کی نگرانی کے لیے اپنے بھائی ہارون علیہ السلام کو خلیفہ مقرر کر گئے تھے۔

جب طور پر موسیٰ علیہ السلام سے اللہ کی بات ہوئی تو موسیٰ علیہ السلام نے دیدار کے شوق میں دیدار کرانے کی درخواست کر ڈالی، فرمایا: یہ دنیا میں ممکن نہیں، آپ کی تسلی کے لیے ہم پہاڑ پر تجلی ڈالتے ہیں اگر پہاڑ برداشت کر گیا تو آپ بھی دیدار کرلیں گے۔ تجلی کے بعد پہاڑ ریزہ ریزہ ہوگیا، موسیٰ علیہ السلام بے ہوش ہو گئے اور اپنے مطالبے سے رجوع کرلیا۔

موسیٰ علیہ السلام کی پریشانی اور غم کو دور کرنے کے لیے یاد دلایا ہم نے آپ کو اپنی نبوت کے لیے چُنا ہے، تیرے ساتھ کلام کی ہے، اب جو کچھ آپ کو دے رہا ہوں اسے مضبوطی سے تھام لے اور شکرگزاروں میں سے ہو، ہم نے تورات کی تختیوں میں ہر قسم کی نصیحت اور ہر ضروری کام کی تفصیل لکھ دی ہے اس کو قوت سے پکڑیں اور قوم کو اس کے مندرجات پر عمل کرنے کا حکم دیں مزید ہم آپ کو نافرمان لوگوں کی سرزمین پر قبضہ کرا کر خلافت میں وسعت کردیں گے۔

جو لوگ تکبر سے آیاتِ الٰہی کا انکار کرتے ہیں انہوں نے ایمان نہیں لانا ان کی حالت اتنی خراب ہو چکی ہے اور مزاج بگڑ چکا ہے وہ سیدھی راہ دیکھ کر اُس پر نہیں چلتے، ٹیڑھی راہ کو دیکھ کر اُس پر چل پڑتے ہیں۔ ہماری آیات سے غافل ہیں بلکہ تکذیب کرنے پر اُتر آئے ہیں پھر انہیں ہدایت کیسے ملے گی۔ جو لوگ قیامت کے منکر اور آیات اللہ کی تکذیب کرتے ہیں ان کے نیک اعمال بھی ضبط ہوجائیں گے۔ ان کے بداعمال کی سزا ہوگی۔

اٹھارہواں رکوع: ۱۴۸......موسیٰ علیہ السلام کے طور پر جانے کی مدت کے درمیان قوم نے زیورات سے بچھڑا بنا کر اُسے پوجنا شروع کردیا جہالت کی وجہ سے کیا تھا اس واسطے مشرک نہیں قرار دیئے گئے۔ موسیٰ علیہ السلام نے آکر سمجھایا تو سمجھ گئے اور اپنے فعل پر نادم ہوئے۔

موسیٰ علیہ السلام جب واپس آئے تو سب سے پہلے اپنے بھائی ہارون علیہ السلام کو جھنجھوڑا، فرمایا: آپ نے خلافت کا حق ادا نہیں کیا، جب حقیقت حال سے واقف ہوئے تو اللہ تعالیٰ سے اپنی اور بھائی کی مغفرت کی دعا کی اور رحمت میں دخول کی درخواست کی۔

بچھڑا پرستی کا انجام

اُنیسواں رکوع: ۱۵۲......جنہوں نے بچھڑا پرستی کی انہیں مشرک تو نہیں قرار دیا گیا، چونکہ گناہ بڑا تھا اُس

واسطے اُن پر اللہ کا غضب ہوا اور ذلیل ہوئے، انہیں توبہ کے لئے قتلِ نفس کا حکم دیا گیا، عمل شروع ہونے کے بعد باقیوں کو بالکل معاف کر دیا گیا۔

جن لوگوں سے برائی ہو جائے پھر توبہ کر لیں اور ایمان کی شاہراہ پر قائم ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہیں معاف کر دیتے ہیں۔ جب موسیٰ علیہ السلام کا غصہ ٹھنڈا ہوا تورات کی تختیاں سنبھال لیں عمل شروع کر دیا۔

قوم نے جب مطالبہ کیا کہ تورات کو ہم اُس وقت مانیں گے جب اللہ تعالیٰ ہمیں خود کہیں اور ہم سنیں تو اللہ کے حکم سے موسیٰ علیہ السلام ستر سردار چُن کر طور پر لے گئے انہوں نے کانوں سے اللہ کی بات سن لی تو دیکھنے کا مطالبہ کر ڈالا جس کی پاداش میں ہلاک کر دیے گئے پھر موسیٰ علیہ السلام کی دعا سے زندہ کیے گئے۔

درخواستِ موسیٰ علیہ السلام

۱۵۶......موسیٰ علیہ السلام نے درخواست کی کہ ہمیں اپنی رحمتِ خاصہ کے ساتھ تمام اُمتوں سے مقدم کر دے، ہم نے آپ کی طرف رجوع کیا ہے، اللہ تعالیٰ نے پہلے اصول بیان فرمایا: میری رحمت اور غضب دونوں لامحدود ہیں لیکن اپنا غضب ہر نافرمان پر استعمال نہیں کرتا، بعض کو معافی بھی مل جاتی ہے لیکن میری رحمت ہر شے کے لیے عام ہے۔

اور آپ کی درخواست کی قبولیت کے لیے تین شرطیں ہیں وہ یہ کہ جس کے دل میں تقویٰ ہو اُس کے تمام اعضاء گناہوں سے پاک ہوں اور تمام موجودہ اور سابقہ کتب پر ایمان رکھتا ہو، وہ رحمت میں سب سے مقدم ہوگا۔

۱۵۷......ان شرطوں کو پورا کرنے والے وہ لوگ ہیں جو آخری رسول اُمیؐ کے اُمتی ہوں گے، النبی الامی کے حالات اور صفات تورات و انجیل میں بھی مذکور ہیں، وہ نیکی کا حکم دیتے ہیں برائی سے روکتے ہیں۔ عمدہ چیزوں کو حلال اور خبیث چیزوں کو حرام بتاتے ہیں۔ اہلِ کتاب پر جو مشکل احکام کے بوجھ ان کے گلے میں پڑے ہوئے تھے انہیں ہٹاتے ہیں، جو لوگ اُن پر ایمان لائیں ان کو قوت دیں، مدد کریں اور ان پر اُتری ہوئی کتاب کے احکام پر عمل کریں وہ کامیاب لوگ ہیں۔

بیسواں رکوع: ۱۵۸......اُن کے مخاطب تمام لوگ ہیں کیونکہ آپ خاتم النبیین ہونے کی وجہ سے زمین کے آخری کنارے اور زمانے کی آخری ساعت تک آنے والے لوگوں کے رسول ہیں۔ جس اللہ کے رسول ہیں وہ زمین آسمان کی ہر چیز کا مالک اور بادشاہ ہے، موت حیات کا مالک ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ لہٰذا ان کی اتباع میں ہدایت اور فلاح ہے۔ قومِ موسیٰ میں بھی کچھ لوگ حق کی راہ دکھاتے ہیں، انصاف سے فیصلہ کرتے ہیں، ان کے بارہ قبیلے تھے جب ان کو پانی کی ضرورت پڑی تو اللہ نے عصاءِ موسوی سے بارہ چشمے جاری کر دیئے، سائے کیلئے بادل

بھیج دیئے، کھانے کے لئے من وسلویٰ پیدا کر دیئے۔ اتنی نعمتوں کے باوجود جب ان کے دوسرے مطالبے پورے کرنے کے لیے انہیں کہا گیا جہاد کر کے اس بستی میں جا کر سکون حاصل کرو اور مرضی کی چیزیں کھاؤ، حِطَّۃٌ کہتے ہوئے عاجزی سے داخل ہونا، ہم تمہارے گناہ معاف کر دیں گے۔ انہوں نے وہ کلمہ تبدیل کر دیا ان کے ظلم کے بدلے میں اُن پر طاعون اُترا۔

واقعہ برائے عبرت

اکیسواں رکوع: ۱۶۳...... بحر قلزم کے کنارے اَیلہ نامی بستی میں یہود آباد تھے اُنہیں ہفتہ کے دن مچھلیاں پکڑنے سے روکا گیا، پھر اللہ نے اُن کا امتحان لیا۔ سارا ہفتہ مچھلیاں دریا کی تہ میں گم ہو جاتیں پکڑی نہ جاتیں، ہفتہ والے دن کثرت سے پانی پر تیرنے لگتیں۔ تو بعض یہود دریا کے کنارے پر گڑھے کھود کر مچھلیوں کو ہفتے کے دن جمع کر لیتے، اتوار کو آسانی سے پکڑ لیتے۔ ایک جماعت نے انہیں روکا لیکن بار بار روکنے سے وہ نہ رُکے تو روکنے والے دو قسم ہو گئے۔ ایک جماعت نے روکنا چھوڑ دیا دوسری جماعت آخر تک روکتی رہی۔ نتیجہ یہ نکلا کہ روکنے والے نجات پا گئے، شکار کرنے والے بندر بنا دیئے گئے، خاموش ہو جانے والوں کا تذکرہ بھی خاموش ہے۔ بعض حضرات نے انہیں بھی ہلاک ہونے والوں سے شمار کیا اور بعض نے نجات پانے والوں میں شمار کیا۔ تو خلاصہ یہ نکلا حیلے کے ساتھ گناہ کرنا گناہ رہتا ہے اُس کی سزا بھی ہوتی ہے۔

اعلانِ پروردگار

اللہ تعالیٰ نے متنبہ کر دیا کہ ان یہود پر کوئی نہ کوئی بندہ قیامت تک مسلط رہے گا جو ان کو سزا دیتا رہے گا۔ تاریخ گواہ ہے کہ مختلف زمانوں میں یہ کسی بادشاہ کے زیر تسلط رہے ہیں۔ اس وقت بھی امریکہ کی چھتری کے نیچے رہ کر لوگوں کو تنگ کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جہاں مجرم کو جلد سزا دینے کی طاقت رکھتے ہیں اگر کوئی توبہ کرے بخش بھی دیتے ہیں، انعام بھی دیتے ہیں۔

یہود کو اللہ نے مختلف علاقوں میں تقسیم کر دیا، ان میں کچھ نیک ہیں کچھ بُرے۔ ان کی آزمائش کے لئے حالات بھی اچھے بُرے پیش آتے رہتے ہیں۔ پھر نیکوں کے بُرے جانشین آ گئے جو دنیا کا مال غلط طریقے سے حاصل کرتے اور کہتے کوئی بات نہیں اللہ بخش دے گا، اگر پھر ناجائز مال مل جاتا تو آرام سے لے لیتے حالانکہ اُن سے اس بات کا عہد لیا گیا تھا کہ تم نے اللہ پر سچ بات کہنی ہے۔ یہ تورات میں پڑھتے رہتے ہیں۔

دارِ آخرت تو پرہیز گاروں کا ہے۔ جو لوگ کتاب اللہ کو مضبوطی سے تھام کر رکھتے ہیں یعنی عمل کرتے ہیں، نماز کے پابند ہیں، وہ مصلح لوگ ہیں۔ اللہ تعالیٰ مصلحین کا عمل ضائع نہیں کرتے۔

اپنے آپ کو ابناء اللہ کہنے والے یہود تو تورات کو بھی دل سے نہیں مانتے، پہاڑ کے نیچے رگڑے جانے کے ڈر سے مانا تو کیا مانا۔

بائیسواں رکوع: ۱۷۲......اس میں عہد میثاق یاد دلایا گیا جس میں بَلٰی کہہ کر ربوبیتِ باری کا اقرار ہے تا کہ روزِ قیامت بھول جانے یا اپنے آباؤ اجداد کی اتباع میں شرک کرنے کا عذر نہ پیش کر سکیں۔

عبرتناک واقعہ

۱۷۵......بلعم بن باعوراء نامی یہودی درویش جو مستجاب الدعوات تھا، دنیا کے لالچ اور بیوی کے مطالبے پر موسیٰ علیہ السلام کے خلاف دعا کرنے کی کوشش پر راندۂ درگاہ ہو گیا، کتے کی طرح ہانپنے لگا۔ یہ قصہ عبرت کے لیے بیان کرنا مفید ہے۔ منکرینِ قرآن کی بھی بُری مثال ہے جو دوسری آیات میں موجود ہے۔ ہدایت اور ضلالت اللہ کے قبضہ میں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہدایت حاصل کرنے کے ذرائع آنکھ کان اور دل دے کر جنوں اور انسانوں کو پیدا کیا، جو لوگ ان ذرائع سے حق حاصل کرتے ہیں وہ ہدایت والے ہیں، جنت میں جاتے ہیں، جو لوگ ان کو معطل کر کے گمراہی کا راستہ لیتے ہیں وہ مقصد کی راہ سے گمراہ ہو کر جہنم میں جا گرتے ہیں، عام جانوروں سے بھی زیادہ گمراہ ہوتے ہیں غافلانہ زندگی گزارتے ہیں۔

قربِ خداوندی

۱۸۰......اللہ تعالیٰ کے خوبصورت نام ہیں، ان کا ورد کرنے سے اللہ کا قرب حاصل ہوتا ہے اور غفلت دور ہو جاتی ہے جو بد بخت اللہ کے ناموں میں بھی کجی کرتے ہیں گناہوں میں استعمال کرتے ہیں، یا اللہ کا نام غیر اللہ کے لیے استعمال کرتے ہیں یا غیر مناسب نام اللہ کی طرف منسوب کرتے ہیں ان سے دور رہنا چاہیے۔

کچھ لوگ حق کی راہ کی راہنمائی کرتے ہیں انصاف کے ساتھ فیصلہ کرتے ہیں ان کے ساتھ مل کر ہدایت کی اُمید ہوتی ہے۔

گمراہوں کو اللہ تعالیٰ مہلت دیتے ہیں لیکن جب پکڑتے ہیں تو مضبوط پکڑتے ہیں اس واسطے پکڑ سے پہلے توبہ کر لیں تو پکڑ سے بچ سکتے ہیں۔

دعوتِ فکر

۱۸۴......منکرینِ قرآن ذرا سوچیں کہ آیاتِ قرآنیہ کو لانے والا دیوانہ نہیں فرزانہ ہے، صاف صاف ڈرانے والے ہیں اور بھیجنے والا زمین و آسمان کا خالق و مالک ہے۔ اور تکوینی آیات بھی تنزیلی آیات کی تصدیق کرتی ہیں پھر کیسے انکار ممکن ہے بلکہ منکرین دیوانے ہیں اور گمراہ ہے جن کو اللہ گمراہ کر دے اُنہیں کوئی ہدایت نہیں دے سکتا۔

وقوعِ قیامت کا علم

۱۸۷......قیامت ضرور آئے گی لیکن اس کے وقوع کا وقت اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا، اللہ کے پیغمبر کو بھی اس کا علم نہیں ان سے سوال کرنا بے سود ہے۔

اختیار اور علمِ غیب

۱۸۸......نفع اور نقصان کا مالک اور علمِ غیب کا عالم صرف اللہ ہے اور کوئی نہیں۔ یہاں تک کہ اللہ کے رسول بھی مافوق الاسباب نفع نقصان کے مالک ہیں نہ علمِ غیب جانتے ہیں، پھر اور کون جان سکتا ہے؟

شادی، نکاح کا فائدہ

۱۸۹......حقیقی خالق تو اللہ ہی ہے لیکن اُس نے توالد تناسل کا سلسلہ شادی سے جوڑا ہے، میاں بیوی ایک دوسرے کے حقوق ادا کریں تو محبت پیدا ہوتی ہے، زندگی سکون سے گزرتی ہے، اللہ تعالیٰ بچے دیتے ہیں جو دل کا بہلاوا، بڑھاپے کا سہارا اور میراث کے وارث ہوتے ہیں لیکن شیطان کوشش کر کے ان کو شرک کی طرف لاتا ہے وہ پہلے اللہ سے دعائیں مانگتے رہتے ہیں جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو غیر اللہ کی طرف منسوب کر کے مشرک بن جاتے ہیں۔

مشرکین کی حماقت

۱۹۱......جن کو مشرک پکارتے ہیں وہ بھی اللہ کی مخلوق ہیں وہ تمہاری پکار نہ سنتے ہیں نہ قبول کر سکتے ہیں۔ ان کے پاس آلاتِ اجابت آنکھ، کان، ہاتھ، پاؤں بھی نہیں ہیں، پھر اُن کو بلانا حماقت ہے۔ اگر کر سکتے ہو تو اُن کو بلا کر میرے خلاف کارروائی کر لو مجھے مہلت نہ دو کیونکہ میرا ''مددگار'' اور ''ولی'' اللہ ہے جس نے کتاب اُتاری ہے، وہ سب صالحین کا دوست ہے۔

اور تمہارے معبود عاجز ہیں وہ اپنی مدد نہیں کر سکتے، تمہاری کیا مدد کریں گے۔ ان کی تم نے مصنوعی آنکھیں خود بنا کر رکھی ہیں وہ بظاہر دیکھتے نظر آتے ہیں حقیقت میں نہیں دیکھتے جیسا کہ تصویر۔

اخلاقِ کریمانہ

۱۹۹......ان گستاخوں کو آپ معاف کر دیں، اچھی باتوں کا حکم دیتے رہیں۔ جاہلوں سے اعراض کر لیا کریں۔ اگر شیطان اُکسائے تو اعوذ باللہ پڑھ کر اللہ کی پناہ حاصل کر لیا کریں۔ متقین کی شان یہ ہے کہ جب اُنہیں کوئی شیطانی خیال آتا ہے تو فوراً چونک جاتے ہیں اور شیطانی چال سے محفوظ رہتے ہیں اور جو شیطان کے بھائی بن جاتے ہیں شیطان ان کو گمراہی میں بڑھائے جاتا ہے کمی نہیں کرتا۔

شیطان کے سکھانے پر مشرک آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے معجزے کا مطالبہ کریں گے تو آپ کہہ دیں میرے اختیار میں نہیں، میں وحی کا اتباع کرتا ہوں۔ معجزات کے تو پہلے ڈھیر لگے ہیں قرآن کی ہر آیت مستقل معجزہ ہے، ان میں ہدایت اور رحمت ہے جو ایمان والوں کو حاصل ہوتی ہے۔

آدابِ تلاوت

۲۰۴......قرآن پاک اللہ کا کلام ہے عظیم الشان ہے، جب تلاوت کی جارہی ہو تو سامعین کو چاہیے کان لگا کر سنتے رہیں اور خاموشی اختیار کرلیں، تو رحم کیے جائیں گے۔

یہی آداب نماز میں بھی ہیں، امام جب جہراً تلاوت کر رہا ہو تو مقتدی چپ رہیں اور توجہ سے سنیں۔

آدابِ ذکر

تلاوت بڑا ذکر ہے اس کے علاوہ دوسرے چھوٹے ذکر کے بھی آداب ہیں کہ ذکر کے وقت اللہ کی طرف توجہ ہو، آہستہ ہو، عاجزی اور گڑگڑاہٹ کے ساتھ ہو، صبح شام یعنی کثرت سے ہو، غفلت اور سستی نہ ہو۔

نمونہ

ملائکہ اللہ کی معصوم مخلوق ہے، انہیں جہنم کا خوف ہے نہ جنت کا طمع، پھر بھی وہ دھیان سے ذکر میں لگے رہتے ہیں، تسبیح پڑھتے ہیں، سجدے کرتے ہیں، تھکتے بھی نہیں، سست بھی نہیں ہوتے، انسانوں کو بھی ان کی پیروی کرنی چاہیے۔

تمت سورۃ الاعراف بحمداللّٰہ واحسانہ، اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّیْ.

۲۰۲۲/۳/۲۴ء بروز جمعرات

سُورَةُ الْأَنْفَالِ مَدَنِيَّةٌ

[ترتیب قرآنی (۸) ترتیب نزولی (۸۸) آیات (۷۵) رکوع (۱۰)]

ربط: سورۃ الاعراف میں مسئلہ توحید کو جرأتمندی کے ساتھ بیان کرنے کا حکم تھا، اب سورۃ الانفال میں منکرینِ توحید کے ساتھ جنگ کا حکم ہے، اس واسطے اس سورۃ میں جنگ کے بارہ قوانین بیان ہوئے اور مالِ غنیمت کو اللہ کے حکم کے مطابق تقسیم کرنے کی بھی بارہ علتیں بیان ہوئی ہیں۔

پہلی آیت میں ہے کہ مالِ غنیمت اللہ کا مِلک ہے، اس کے حکم کے مطابق تقسیم ہوگا، تم لوگ تقویٰ کو لازم پکڑو آپس میں اتفاق سے رہو، اللہ اور رسول کے مطیع بنو، یہی ایمانداروں کی شان ہے۔

صفاتِ مومنین

کامل مومن کی پانچ صفات ہیں کہ: (۱) اللہ کا ذکر کرتے ہوئے ان کے دلوں پر رُعب طاری ہوتا ہے (۲) تلاوت کرنے سے ان کا ایمان مضبوط ہوتا ہے (۳) اللہ پر بھروسہ رکھتے ہیں (۴) نماز کو آداب کے ساتھ قائم رکھتے ہیں (۵) اللہ کے دیئے ہوئے مال اور علم خرچ کرتے رہتے ہیں۔

انعامِ مومن

مومن کو اللہ کی طرف سے تین انعام ملتے ہیں (۱) آخرت میں اونچے درجات (۲) گناہوں کی معافی (۳) باکرامت رزق

۵...... پہلی علت: تمہیں گھروں سے نکال کر اللہ نے میدانِ بدر میں بڑی جماعت کا مقابلہ کرا کر فتح دی۔

۷...... دوسری علت: تمہارا ارادہ قافلہ تجارت روکنا تھا، اللہ نے مسلح فوج کے ساتھ جنگ کرائی فتح دی، تمہاری عزت بھی ہوئی، مالِ غنیمت بھی ملا اور حق کا بول بالا بھی ہوا اور کفار کی جڑ کٹ گئی۔ سچ ثابت اور جھوٹ باطل ہوا، مشرک پریشان ہوئے۔

۹...... تیسری علت: اللہ نے تمہاری دعا قبول کر کے تمہیں خوش کرنے کے لیے فرشتے مدد کے لیے بھیجے، پھر فتح ہوئی۔

۱۱...... چوتھی علت: میدانِ جنگ تمہارے موافق نہیں تھا، تم پریشان تھے۔ اللہ نے بارش برسا کر میدان تمہارے موافق کر دیا پھر فتح دلوادی تمہیں اتنا سکون ملا کہ میدانِ جنگ میں تمہیں اونگھ آنے لگی۔

یانچویں علت: مدد کو آنے والے فرشتوں نے جنگ بھی کی، تمہارا حوصلہ بھی بڑھایا پھر فتح ہوئی، تمہارے دشمن دنیا میں رُسوا ہوئے، آخرت میں جہنم جائیں گے۔ یہ مخالفت الٰہی اور مخالفت رسول کا ثمرۂ بد ہے۔

پہلا قانونِ جہاد

جب کفار کے ساتھ جنگ لگ جائے تو لڑتے رہو فاتح ہو جاؤ یا شہید ہو جاؤ پیچھے نہیں ہٹنا، صرف داؤ کھیلنے کے لئے یا اپنی ساتھی جماعت میں ملنے کے لیے طریقے سے ہٹ سکتے ہیں، اس کے علاوہ جنگ سے ہٹنا غضبِ الٰہی کی طرف آنا اور جہنم جانا ہے۔ حقیقی فاعل تو اللہ ہے، اُس نے حقیقت میں تمہارے دشمنوں کو قتل کیا اور مٹی اُن کی آنکھوں میں پہنچائی اور کفار کی سازش کو کمزور کیا اور تمہیں عزت دی۔ مشرکین کو تنبیہ ہے کہ تم ہجرت سے پہلے کہتے تھے: مَتٰی هٰذَا الْفَتْحُ، اب فتح آ گئی ہے، تم رسوا ہو چکے، اگر تم پھر لوٹے تو ہم بھی مسلمانوں کی مدد کو آ جائیں گے۔ تمہاری کثرت کام نہیں آئے گی۔

دوسرا قانونِ جہاد

اللہ اور رسول کی اطاعت ہر حال میں فرض ہے، جہاد میں بھی اطاعت کرو، حکم سنو سمجھو اور عمل کرو، کفار کی طرح سُنی اَن سُنی نہ کیا کرو، یہ جانوروں کا کام ہے جو عقل سے کام نہیں لیتے نہ ہی عقل رکھتے ہیں۔

تیسرا قانونِ جہاد

اللہ اور رسول کا حکم مانو خصوصی طور پر جب جہاد کا حکم دیں تو فوراً قبول کرو کیونکہ جہاد میں زندگی ہے، تاخیر بھی نہ کرو اگر سُستی کی تو جذبہ ختم ہو سکتا ہے اور ضد وعناد سے دل پر مہر بھی لگ سکتی ہے کیونکہ دل کو اللہ تعالیٰ پھیر دیتے ہیں جب اللہ کا عذاب آتا ہے تو ظالموں کے ساتھ خاص نہیں رہتا ہے، اس میں مداہنت اور عناد والے بھی شامل ہو جاتے ہیں۔ قلتِ افراد کی وجہ سے سُستی نہ کرو، اللہ مدد کرنے والا ہے جب تم کمزور اور بے گھر تھے اللہ تعالیٰ نے تمہیں قوت دی، مدینہ میں گھر بھی دیا پاکیزہ رزق بھی دیا۔

چوتھا قانونِ جہاد

خیانت نہ کرو اللہ اور رسول کے ساتھ بھی، لوگوں کی امانتوں میں بھی۔

اللہ اور رسول کی خیانت ان کے احکام کی خلاف ورزی میں ہے اور مال اولاد کی محبت میں دشمن کے ساتھ ساز باز کرنے میں ہے۔ مالوں میں خیانت مالِ غنیمت میں چوری کرنے میں یا تقسیم سے پہلے استعمال کرنے میں بھی ہے۔ مال اولاد تو فتنہ ہے آزمائش ہے، اللہ تعالیٰ کے پاس تو اجر عظیم ہے اُس پر نظر رکھو (اس پر حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ کا واقعہ مقاصد القرآن میں دیکھ لیا جائے)۔

پانچواں قانونِ جہاد

۲۹..... تقویٰ اختیار کرو یعنی اللہ کی ظاہری باطنی ہر قسم کی نافرمانی سے بچ کر رہو اللہ تعالیٰ تمہیں فرقان عطا کرے گا یعنی ایسی سمجھ دے گا کہ تم ہر موقعہ پر خیر و شر، حق و باطل کے درمیان فیصلہ اور فرق کرسکو گے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ تمہیں فتح اور دشمن کو شکست دے کر فرق کر دے گا اور تمہارے گناہ مٹا دے گا، بخشش اور فضل عطا کرے گا، وہ بڑے فضل والا ہے۔ مشرکین نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف بڑے منصوبے بنائے، سب اللہ تعالیٰ نے ناکام کیے اور آپ علیہ السلام کو با کرامت مدینہ منورہ پہنچا دیا۔ شیخ نجدی کی صورت میں ابلیس بھی ناکام ہوا۔

فائدہ: پانچ قوانین کا مجموعہ ثابت قدم رہنا، اطاعت کرنا، دعوتِ جہاد قبول کرنا، خیانت سے بچنا اور تقویٰ اختیار کرنا ہے۔

عناد اور عجز

۳۱..... مشرکین قرآن سن کر عناداً کہتے ہم بھی ایسا کلام بنا سکتے ہیں لیکن چیلنج کے باوجود آج تک مثل لانے سے عاجز ہیں۔

حماقتِ مشرکین

۳۲..... مشرکین اتنے احمق ہیں کہ ہدایت کے بجائے دردناک عذاب مانگتے ہیں اور پتھروں کی بارش مانگتے ہیں۔ وہ عذاب کے مستحق تو ہو چکے ہیں لیکن آپ کی موجودگی اور استغفار کی وجہ سے عذاب رُکا ہوا ہے۔

اسبابِ عذاب

۳۳..... مشرکین عذاب کے مستحق ہیں وہ لوگوں کو مسجد حرام سے روکتے ہیں جیسا کہ حدیبیہ کا واقعہ ہے اور مسجد کی بے حرمتی کرتے ہیں، ننگے طواف کرتے ہیں، سیٹیاں اور تالیاں بجاتے ہیں، یہی اپنی نماز سمجھتے ہیں۔ لوگوں کو دین سے ہٹانے کے لئے خوب مال خرچ کرتے ہیں جو بعد میں ان کے لیے حسرت کا باعث ہوگا۔ اللہ تعالیٰ دنیا میں ان کو مغلوب کر کے خبیث اور طیب میں امتیاز کر دیتے ہیں۔ اگر یہ اپنی حرکتوں سے باز نہ آئے تو اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ پہلے مجرموں والا معاملہ کریں گے یعنی سزا دیں گے۔

جہاد جاری رکھا جائے

۳۹..... اعلاء کلمۃ اللہ کی خاطر مشرکین سے لڑتے رہو یہاں تک کہ فتنہ ختم ہو جائے اور دین خالص اللہ کے لیے ہو جائے۔ مشرک اگر ایمان نہ بھی لائیں مسلمانوں کو کوئی خطرہ نہیں اللہ تعالیٰ ان کا بہترین دوست اور حمایتی ہے۔

نوواں سپارہ مکمل ہوا۔ ۲۰۲۲/۳/۲۴ء

دسواں پارہ

تقسیم کا اصول

۴۱...... مالِ غنیمت کے تقسیم کا اصول یہ ہے اُس کے چار حصے کل مجاہدین میں تقسیم ہوں، پانچواں حصہ اللہ، رسول اللہ، رسول اللہ کے ذوالقربیٰ، مساکین، یتامیٰ اور ابن سبیل کا ہے۔ اِس زمانے میں رسول اللہ اور آپ کے ذوالقربیٰ کا حصہ معدوم، اللہ کا نام بطور برکت ہے آخری تین میں تقسیم ہوگا۔

یومِ بدر، یوم الفرقان، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبد کامل اور خود اللہ تعالیٰ قدیر مطلق ہیں اور کتاب مُنزَل من اللہ ہے۔

غزوۂ بدر کا منظر

۴۲...... تجارتی قافلہ تو نچلی طرف سے نکل گیا، صحابہ وادی کے قریب کنارے پر ریتلے میدان میں سورج کے سامنے پانی سے دور تھے، دشمن پانی کے قریب پکی جگہ پر تھے سورج کے سامنے نہیں تھے۔ صحابہ قلیل، دشمن کثیر تھے، اللہ نے دشمن کو قلیل کر کے دکھایا جنگ ہوگئی تو فتح دلوادی۔

چھٹا قانونِ جہاد

۴۵...... اس قانون کی چھ دفعات ہیں (۱) جم کر لڑو (۲) کثرت سے ذکر کرو (۳) اطاعت میں رہو (۴) آپس میں نہ جھگڑو (۵) صبر کرو (۶) مکر اور ریا سے بچو، یہ کفار کا کام ہے۔

تزئینِ شیطان

۴۸...... شیطان بنو کنانہ کے سردار سُراقہ بن مالک کی شکل بنا کر آیا اور کفار کے عمل کی تعریف کی اور کہا تم ہی غالب آ ؤ گے، میں تمہارے ساتھ ہوں، لیکن جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ ملائکہ کو دیکھا تو دم دبا کر بھاگ گیا۔

منافقین کا کردار

۴۹...... منافق بد دلی پھیلا رہے تھے۔ کہتے تھے: صحابہ کو ان کے دین نے دھوکہ دیا، یہ اتنی بڑی مسلح فوج کے

مقابلے میں مرنے جارہے ہیں لیکن صحابہ کرام اللہ کے توکل پر میدان میں لڑے۔ملائکہ نے ان کی مدد کی جودشمن کے منہ اور پیٹھ پر ضرب لگا رہے تھے اور منافقین کی جان نکالنے والے فرشتے بھی ان کو ماریں گے اور کہیں گے جلنے کا عذاب چکھو اپنے ہاتھوں کی کمائی کھاؤ، اللہ تعالیٰ کسی پر ذرّہ بھی ظلم نہیں کرتے۔

دستورِ الٰہی

۵۲......مشرکین نے انکارِ آیات کیا تو رُسوا ہوئے جیسا کہ اس سے پہلے فرعون اور گذشتہ قومیں ذلیل ہوئیں۔اللہ تعالیٰ کا قانون اور دستور ہے جس حالت میں جس قوم کو کوئی نعمت دیتے ہیں وہ نعمت چھینتے نہیں جب تک وہ اپنی حالت پہلے سے بُری نہ کرلیں، جیسے کہ مشرکین کو سرداری، تجارت میں فروغ اور لوگوں میں عظمت دی تھی وہ نہیں چھینی، جب انہوں نے انکارِ آیات اور تکذیبِ رسول سے حالت کو زیادہ بُرا کردیا تو سب عزتیں چھن گئیں، غزوۂ بدر میں تڑپا دیئے گئے، جزیرۂ عرب سے نکال دیئے گئے۔اگر قوم اپنی حالت پہلے سے اچھی کرلے تو اللہ نعمت بڑھا دیتے ہیں جیسا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شرک سے ایمان، مخالفت سے اطاعت کی طرف آئے تو عزت بڑھ گئی، دنیا سے رضا کا پروانہ لے کر آخرت میں پہنچے۔

مشرکین کے لئے تمثیل

۵۵......مشرکین کی حالت جانوروں سے بھی بدتر ہوگئی، اس واسطے اللہ کے ہاں یہ جانوروں سے بھی بدتر ہیں، ان سے ایمان کی اُمید نہیں ہے، ان سے مراد وہ کافر ہیں جن کے دلوں پر مہر لگ گئی۔

ساتواں قانون

۵۷...... یہ بار بار عہد توڑتے ہیں، ان کو جنگ میں ایسی سزا دیں جس سے دوسرے کفار کو عبرت ہو اور جنہوں نے ابھی تک معاہدہ نہیں توڑا لیکن توڑنے کا خطرہ ہے تو آپ خود اُن سے صاف کہہ دیں اب ہمارا اور تمہارا معاہدہ نہیں ہے۔

آٹھواں قانونِ جہاد

۶۰......توکل اللہ پر رکھیں اور دشمن کے مقابلے میں جنگی تیاری بھی طاقت کے مطابق کریں، دنیا تحت الاسباب ہے، اسباب کو استعمال کرنا توکل کے خلاف نہیں، بھرپور تیاری سے ظاہری دشمن پر رُعب میں آجاتا ہے۔ چھپا ہوا دشمن ڈر جاتا ہے تیاری میں مال خرچ کرنے کا ثواب اور بدلہ بھی ملے گا۔

صلح کی اجازت

۶۱......دشمن جھک کر صلح کا مطالبہ کرے تو صلح کرنا جائز ہے۔ اگر صلح سے ان کا مقصد دھوکا ہو تو بھی صلح کرنا جائز ہے پھر اللہ تعالیٰ اور مومن آپ کی مدد کے لیے کافی ہیں۔

باہمی اُلفت کی افادیت

۶۳......آپس میں جوڑ پیدا کرنا بھی جنگ کی تیاری ہے کیونکہ اتحاد کے بغیر جنگ میں کامیابی ناممکن ہے، دیکھو اللہ نے مدینہ کے اوس اور خزرج کو جو صدیوں سے نبرد آزما تھے جوڑ دیا، اسی طرح مہاجرین اور انصار میں اُلفت ڈال دی تو فتح یاب ہوتے گئے۔

نواں قانونِ جہاد

۶۵......لوگوں کو جہاد کی ترغیب دیں، انہیں بتائیں جہاد میں نکلو، اللہ تعالیٰ مدد کرے گا۔ تم ایک دس کا اور دس سو کا اور سو ہزار کا مقابلہ کر کے بھی فاتح بنو گے۔ جب مسلمانوں کی کثرت ہوگئی ہے تو تخفیف کر دی کہ اب تم میں سے ایک سو دشمن کے دو سو کا اور تمہارے ایک ہزار دشمن کے دو ہزار کا مقابلہ کریں، کامیاب ہو جائیں گے۔

دسواں قانون

۶۷......سورہ محمد میں جنگی قیدیوں کے متعلق چار اختیار دیئے گئے کہ قیدیوں کو قتل کر دیا جائے یا قید رکھا جائے یا فدیہ لے کر چھوڑ دیا جائے یا مفت چھوڑ دیا جائے...... یہ اختیار اُس وقت ہے جب مسلمان غالب ہوں دشمن کمزور ہو، اس کے برعکس اگر دشمن زوروں پر ہو پھر مسلمانوں کو فتح ہو تو جنگی قیدیوں کو صرف قتل کیا جائے تا کہ اسلام کی دھاک بیٹھ جائے، آئندہ دشمن مقابلے کی نہ سوچے۔ جنگ بدر میں یہی دوسری حالت تھی اس لیے قیدیوں کو قتل کرنا چاہیے تھا لیکن مشورے سے فدیہ لے کر اُن کو رہا کر دیا گیا، اس پر تنبیہ ہوئی۔ اس سے معلوم ہوا رسول بھی مختارِ کل نہیں ہوتے اور یہ بھی معلوم ہوا رسول بھی اجتہاد کرتے ہیں۔ اگر مصیب نہ ہو تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے تصحیح کر دی جاتی ہے۔

اگر پہلے فیصلہ نہ ہوتا کہ اجتہاد میں خطا پر گرفت نہیں ہوتی یا کہ اہلِ بدر کو سزا نہیں ہوگی، تو اِس فیصلے پر سزا ہوتی۔

غنیمت اور فدیہ کا حکم

جب فدیہ لینے پر وعید آ گئی تو استعمال میں شک ہو گیا تو اللہ تعالیٰ نے غنیمت اور فدیے کے حلال ہونے کا حکم نازل فرما دیا۔

گیارہواں قانونِ جہاد

۷۵ بدر کے بعض قیدیوں نے اسلام لانے کی رغبت ظاہر کی اور فدیہ معاف کرنا چاہا تو اللہ نے فرمایا: قانون کے مطابق فدیہ ضرور دینا ہوگا، کوئی اخلاص سے ایمان لائے تو اُسے بہتر بدلہ مل جائے گا۔ اگر خیانت کا ارادہ ہو تو وہ تو پہلے بھی خیانت کرتے آرہے ہیں (حضرت عباس کا واقعہ مقاصد القرآن میں دیکھ لیا جائے)۔

ولایت

۷۲...... آخر میں چار قسم کے لوگ تین مسلم اور ایک قسم کافر، جنھوں نے ہجرت کی اور جنھوں نے مہاجرین کو ٹھکانا دیا وہ دوست اور بھائی ہیں، جو ہجرت نہ کر سکے وہ ولایت میں شریک نہیں البتہ ضرورت پڑنے پر ان کی مدد کرنا چاہیے۔ کافر ایک دوسرے کے دوست ہیں، مہاجر اور انصار پکے مومن ہیں، ان کے لیے مغفرت اور رزق کریم کا وعدہ ہے۔

جملہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ایمان پر یہ آیت کافی دلیل ہے۔ آخر میں ہے کہ مہاجر، انصار بھائی اور دوست تو ہیں لیکن میراث رشتے کی بنیاد پر تقسیم ہوگی۔

سُورَةُ بَرَاۃٌ مَدَنِيَّةٌ

[ترتیب قرآنی (۹) ترتیب نزولی (۱۱۳) آیات (۱۲۹) رکوع (۱۶)]

ربط: سورۃ الانفال میں جہاد کے قوانین بیان ہوئے۔ سورۃ براءۃ میں اعلانِ جنگ ہے۔
خلاصہ: سورۃ کے پہلے پانچ رکوعات میں مشرکین سے اعلانِ برات، جہاد کے چار موانع اور جہاد کے چھ اسباب کا بیان ہوا ہے۔ فتح مکہ سے پہلے مشرکین سے معاہدے تھے۔ اس لحاظ سے مشرکین کی چار قسمیں بنتی ہیں:

۱:...... مشرکینِ مکہ سے صلح حدیبیہ کے موقع پر دس سال جہاد نہ کرنے کا معاہدہ تھا۔

۲:...... دوسری جماعت کے ساتھ تھوڑی مدت جہاد نہ کرنے کا معاہدہ تھا۔

۳:...... تیسری جماعت کے ساتھ مدت کی تعیین کے بغیر معاہدہ تھا۔

۴:...... چوتھی جماعت وہ ہے جس کے ساتھ کوئی معاہدہ نہ ہوا۔ چنانچہ ان تینوں معاہدوں کو ختم کر دیا گیا۔

پہلی آیت میں دو جماعتوں سے براءۃ کا اعلان ہے کہ جن سے معاہدہ نہیں تھا یا بلا تعیین معاہدہ تھا، انہیں چار مہینے میں ایمان لانے یا پھر کسی دوسری جگہ چلے جانے کا کہا گیا ورنہ جنگ ہوگی۔ چوتھی آیت میں تھوڑی مدت جنگ نہ کرنے والوں سے مدت پوری کرنے کی سہولت دی گئی۔ پانچویں آیت میں دس سال معاہدہ کرنے والی جماعت نے جب معاہدہ کی خلاف ورزی کی تو اُن سے فی الفور معاہدہ توڑا گیا، صرف اشہر حرم کی وجہ سے جنگ روک دی گئی۔

ترغیبِ توبہ

۵...... جو مشرک ایمان لائیں، شرک سے توبہ کر لیں، نماز زکوۃ ادا کرنا شروع کر دیں تو اللہ غفور رحیم ہے توبہ قبول کر لے گا۔

پناہ دینے کی اجازت

۶...... کوئی مشرک معلومات حاصل کرنے کے لئے پناہ طلب کرے تو اُسے پناہ دے کر اُسے معلومات فراہم کر دو، ایمان لائے تو فبہا ورنہ اُسے اس کی امن کی جگہ واپس پہنچا دو۔

پہلا امر مانعِ جہاد

۷.....مشرکین سے تو جنگ نہ کرنے کا معاہدہ ہے ہم اُن سے کیسے جہاد کریں؟ جواب: جب ان سے معاہدہ ٹوٹ گیا تو پھر جہاد سے کون سی رکاوٹ ہے؟ ہاں جنہوں نے مسجد حرام کے پاس معاہدہ پھر نہیں توڑا تو اُن سے مدت پوری کرلو، ابھی نہ لڑو۔

دوسرا امر مانعِ جہاد

۸.....مشرک ہمارے رشتہ دار ہیں ہم رشتہ داروں کے ساتھ کیسے لڑ سکتے ہیں؟ جواب دیا وہ رشتے داری کا خیال نہیں رکھتے اور وہ تمہیں نکالنے پر تیار ہیں تو تمہارے لیے بھی رشتہ جہاد سے رکاوٹ نہیں بننا چاہیے، وہ تمہیں زبانی کلامی خوش کرتے ہیں، وہ دنیاوی فوائد کے حصول کے لیے احکامِ خداوندی رَد کرتے ہیں، حد سے تجاوز کرتے ہیں، انہیں تو اسلام کے نام سے بھی چڑ ہے وہ مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کا کوئی موقعہ ہاتھ سے نہیں جانے دیتے، ظلم و زیادتی کرتے ہیں۔

توبہ کی قبولیت

۱۱.....اگر مشرک توبہ کرلیں اور احکامِ اسلام کی پابندی شروع کردیں تو تمہارے بھائی ہیں ان سے نہ لڑو وہ لڑائی سے بھی محفوظ ہوجائیں گے۔ اسلامی برادری کے فوائد بھی حاصل کریں گے۔

جہاد پر اُبھارنا

جب مشرکین نے حلف توڑ دیا، بدعہدی کی، تمہارے دین میں طعن کرتے ہیں تو تم اٹھوان کے سرداروں اور بدمعاشی کے سرغنوں کے ساتھ لڑو۔ یہ بھی ممکن ہے کہ تمہارے لڑنے سے انہیں ہوش آجائے اور بدمعاشی سے باز آجائیں تو ان کا بھی فائدہ ہوگا۔

تم ایسے لوگوں سے کیوں نہیں لڑتے جنہوں نے معاہدہ توڑا اور تمہارے رسول معظم کو نکالنے کا ارادہ کیا اور معاہدہ توڑنے میں ابتداء کی، ان سے کیوں ڈرتے ہو اللہ سے ڈرو، اُس کی اطاعت میں فرق نہ آنے دو۔

جہاد کا فائدہ

۱۴.....اللہ تعالیٰ نے تمہیں جہاد کا حکم اس لئے بھی دیا کہ تم اپنے دشمن کو اپنے ہاتھوں سے قتل کرو تمہارے سینے ٹھنڈے ہوں تمہارے دلوں کی جلن نکلے، اللہ تعالیٰ تمہاری مدد کرکے تمہیں کامیاب کرے گا اور دشمن کو رُسوا کرے گا اور جس کے دل میں انابت آجائے اُسے توبہ کی بھی توفیق دیتے ہیں۔ جہاد کا یہ بھی فائدہ ہے کھرے اور کھوٹے کا امتیاز ہوجاتا ہے اور یہ معلوم ہوتا ہے کہ کون اللہ اور رسول اور مومن کا دوست ہے۔ ان کے سوا کسی دوسرے کو بھیدی

نہیں بنانا، اللہ تعالیٰ کو تو تمہارے عمل کی پوری خبر ہے۔

تیسرا امر مانعِ جہاد

۱۷......مشرک مسجدیں تعمیر کرتے ہیں، حاجیوں کی خدمت کرتے ہیں، پانی پلاتے ہیں، بیت اللہ پر غلاف چڑھاتے ہیں، چراغ جلاتے ہیں، اتنے اچھے کام کرنے والوں سے ہم کیسے لڑیں۔ جواب دیا: مشرک مسجد کے متولی اور خادم نہیں بن سکتے۔ یہ اچھے اعمال جو تمہیں نظر آرہے ہیں یہ ایمان کے بغیر قبول نہیں، یہ لوگ آگ میں جائیں گے، اس واسطے ان سے لڑو۔

متولی مسجد

۱۸......جو لوگ اللہ اور آخرت پر ایمان رکھیں، نماز اور زکوٰۃ کے پابند ہیں، صرف اللہ سے ڈریں۔ یہی مومن ہیں اور مسجد کے متولی اور خدمت گار بن سکتے ہیں۔

مشرکین کا رد

۱۹......مشرک کہتے ہیں مسجد کی تعمیر اور حاجیوں کی خدمت جو ہم کرتے ہیں یہ ایمان اور جہاد سے کم نہیں لہٰذا ہمیں ایمان لانے کی ضرورت نہیں۔ جواب دیا: ایمان کے بغیر کوئی نیک عمل مفید نہیں۔ موازنہ نہ کرو۔ ایماندار تو مسجد سے کوڑا بھی دور کردے یہ اُس کی جنتی حور کا مہر بن جاتا ہے۔

اِخرَاجُ الْقُمَامَةِ مِنهَا مُهُورُ الْحُورِ الْعَيْنِ. [ترغیب: ۱/۱۹۷]

کامیاب لوگ

۲۰......ایمان، ہجرت اور جہاد والے لوگ کامیاب ہیں ان کو اللہ کی رحمت، اللہ کی رضا اور اللہ کی جنت میں داخلہ ملے گا اور ہر نیک عمل پر اجر عظیم ملے گا۔

مشرک سے دوستی

۲۳......والدین کی خدمت اور محبت اور تمام رشتہ داروں سے صلہ رحمی کا حکم ہے لیکن اگر یہ مشرک ہوں، کافرانہ اعمال کا حکم دیں تو نہ ان کی بات ماننی ہے نہ اُن سے دوستی رکھنی ہے۔

آٹھ محبوب چیزیں

۲۴......انسان کی فطرت میں والدین، اولاد، بہن بھائی، بیوی، خاوند اور دیگر خاندانی لوگ، تجارت، کمایا ہوا

مال، رہائش گاہیں محبوب ہوتی ہیں اور ان سے محبت رکھنا ممنوع بھی نہیں بلکہ ایک حد تک ضروری ہے اور اللہ کی محبت اللہ کے رسول کی محبت اور جہاد کی چاہت زیادہ ضروری ہے لہٰذا پہلی آٹھ چیزوں کی محبت آخری تین کی محبت سے مغلوب رکھنا ضروری ہے، ورنہ ہلاکت کا خطرہ ہے۔

نصرتِ الٰہی

۲۵...... جب غیور انسان اللہ کی محبت کو تمام محبتوں پر غالب کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کی ہر مشکل میں مدد کرتے ہیں جیسا کہ بڑی بڑی جنگوں میں مشاہدہ کیا گیا ہے۔ خصوصی طور پر غزوۂ حنین میں جب بعض صحابہ کرام کے منہ سے نکل گیا: لَنْ نُغْلَبَ الْيَوْمَ مِنْ قِلَّةٍ...... کیونکہ صحابہ کرام کا لشکر جرار بارہ ہزار تھا اور مقابلے میں ہوازن کے چار ہزار جنگجو تھے۔ مسلمانوں کو کامیابی ہوئی، بعد میں ہوازن والوں نے چھپ کر منصوبہ بندی کی اور چاروں طرف سے حملہ کر کے صحابہ کو بہت پریشان کیا، اس موقعہ پر اللہ نے مدد کی تو فتح ہوئی۔ (تفصیل مقاصد القرآن میں دیکھ لیں)۔

قبولیتِ توبہ

۲۷...... اللہ تعالیٰ نے بھاگنے والوں کو بھی معاف کر دیا اور ہوازن کو بھی ایمان کی توفیق دی، وہ بھی مسلمان ہو گئے، اسی طرح پریشانی کے بعد نصرتِ خداوندی سے کامیابی ہوئی۔

چوتھا امر مانعِ جہاد

۲۸...... مشرکین تاجر ہیں، ہمارا گزر اوقات تجارت پر ہے، اگر ہم نے ان کے ساتھ لڑائی شروع کر دی تو بھوکے مریں گے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا مشرک نجس ہیں انہیں لڑ کر باہر نکال دو، آئندہ مسجد حرام میں حج عمرے کے لئے نہ آئیں اور جس اللہ نے تمہیں پیدا کیا ہے وہی تمہیں کھلائے گا، تمہیں ان سے مستغنی کر دے گا۔ چنانچہ آٹھ ہجری (۸ھ) کو مکہ فتح ہو گیا اور مشرکین کو حج عمرے سے روک دیا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مشرکین کو جزیرۃ العرب سے نکال دیا جائے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں اس پر پورا عمل ہو گیا، خوشحالی ہو گئی آخر کار قیصر و کسریٰ کی حکومتیں بھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زیرِ تصرف آ گئیں۔

پہلا سببِ جہاد

۲۹...... یہ لوگ اثباتِ توحید اور وقوعِ قیامت پر ایمان نہیں رکھتے حقیر چیزوں کو اللہ کا شریک کر کے اللہ کی توہین کر رہے ہیں لہٰذا اے مسلمانو! ان کے ساتھ جنگ کر کے اللہ کی وفاداری کا ثبوت دو۔

دوسرا سببِ جہاد

یہ بھی ہے کہ یہ اللہ کی حرام کردہ چیزوں کو حلال یقین کر کے اللہ کے احکام کا مذاق اڑا رہے ہیں مثلاً اللہ نے غیر اللہ کی نذر و نیاز کو حرام قرار دیا ہے، یہ اس کو اعلیٰ قسم کا تبرک سمجھتے ہیں، اس لیے جہاد کر کے ان کا زور توڑ دو، احکامِ خداوندی کا مذاق نہ اڑانے دو یہود بھی نہ سابقہ شریعت پر قائم ہیں (وہ تو منسوخ ہو چکی ہے) نہ موجودہ شریعت کو مانتے ہیں، ان کا زور توڑ کر ان کو فدیہ دینے پر مجبور کرو۔

تیسرا سببِ جہاد

۳۰......یہود و نصاریٰ اپنے آپ کو اہلِ علم سمجھنے کے باوجود بدترین شرک کرتے ہیں۔عیسیٰ علیہ السلام اور عزیر علیہ السلام کو اللہ کے بیٹے مانتے ہیں جیسے مشرک ملائکہ کو بنات اللہ مان کر شرک کرتے ہیں ان سے جنگ کرو۔

چوتھا سببِ جہاد

۳۱......یہ اپنے علماء اور پیروں کو خدائی درجہ دے کر شرک کرتے ہیں۔مشرکین کے ساتھ جنگ ضروری ہوتی ہے، یہود و نصاریٰ کے ارادے ناپاک ہیں وہ توحید و سنت کے نور کو بجھانے کے در پے رہتے ہیں اگر چہ اس میں کبھی کامیاب نہیں ہوں گے۔

اور اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری رسول کو ہدایت اور دینِ حق دے کر اس لیے بھیجا ہے تا کہ اس دین کو تمام ادیان پر غالب کر دیا جائے اگر چہ دشمنانِ دین اہلِ کتاب اور مشرک پسند نہیں کرتے، سڑتے رہتے ہیں۔دینِ اسلام دلائل کے لحاظ سے تو ہر زمانے میں غالب رہتا ہے۔دینِ غالب کے ساتھ وابستہ ہو جانے والے بھی غالب ہوتے ہیں۔

پانچواں سببِ جہاد

۳۴......اہلِ کتاب کے علماء اور پیر، لوگوں کے مال باطل طریقے سے کھاتے ہیں، رشوت لے کر مسئلہ غلط بتا دیا، غیر اللہ کی نذر و نیاز کا رواج ڈال کر لوگوں کو توحید و سنت سے دور کرتے ہیں، مال جمع کرتے ہیں اور خرچ نہیں کرتے۔یہی مال قیامت کے روز آگ میں گرم کر کے اس سے ان کے چہرے، پہلو اور پشتیں داغی جائیں گی۔اس واسطے ان سے جہاد کرو تا کہ غلط سلسلہ رُک جائے اور لوگ توحید و سنت کی طرف آ جائیں۔

چھٹا سببِ جہاد

۳۶......مشرکین میں نسیٔ کا مرض ہے، اشہرِ حرم کی حرمت تبدیل کرتے رہتے ہیں۔تحریماتِ الٰہی میں تبدیلی کرنے سے باغی قرار پاتے ہیں۔ان سے جہاد کرو جیسے وہ مل کر تمہارے خلاف لڑتے ہیں تم بھی مل کر ان کے ساتھ

جہاد کرو، اشہر حرم کی حرمت تبدیل نہ کرنے دو۔ اُن کے ساتھ شیطان ہے تمہارے ساتھ رحمٰن ہے۔

ترغیبِ جہاد

۳۹......۹ ہجری کو طائف سے واپسی پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پتہ چلا ملکِ شام کے بادشاہ نے رومیوں سے مدد لے کر مدینہ پر حملہ کرنے کا ارادہ کرلیا ہے تو آپ علیہ السلام نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو تیاری کا حکم دے دیا، گرمی کا موسم تھا کھجور کے باغ تیار تھے، رومیوں کی فوج باقاعدہ مسلح اور کثیر تھی، تو منافق ڈر کر جنگ سے بچنے کے لیے بہانے بنانے لگے۔ چند مسلمانوں نے بھی سُستی کی تو اس پر تنبیہ فرمائی؛ کیونکر نہیں نکلتے، دنیا کی چیزوں کی طرف جھکنے لگے ہو، دنیا تو عارضی ہے اور قلیل ہے۔ تم نہ نکلے تو اللہ تعالیٰ تمہاری جگہ اور لوگ تبدیل کر دیں گے، تم دنیا اور آخرت تباہ کر بیٹھو گے۔

نمونہ نصرت

۴۰......اگر تم دین اور رسول کی نصرت کے لیے جہاد میں نہ نکلو گے تو اللہ تعالیٰ تمہارا محتاج نہیں اور وہ تو تمہارے بغیر اپنے رسول کی نصرت اُس وقت کر چکا ہے جب دشمنوں میں گھرے ہوئے تھے، پھر جب انہیں کافروں نے اپنے وطن سے نکال دیا، ان کے ساتھ ان کے ساتھی (حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ) تھے، جب وہ غار میں پناہ گزین ہوئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھی کو کہہ رہے تھے کہ پریشان نہ ہو اللہ ہمارے ساتھ ہے، اللہ نے ان پر سکینہ نازل کی اور ان کی مدد ایسے لشکر سے کی جو نظر نہ آتا تھا اور ان کو با سلامت طویل سفر کرا کر دشمنوں سے بچا کر مدینہ منورہ پہنچا دیا۔

یہ آیت صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کی صحابیت پر بھی قطعی دلیل ہے اور جانثاری پر بھی شاہد عدل ہے۔

نفیرِ عام

۴۱......ضرورت کے وقت جہاد کا عام حکم ہوتا ہے، اس میں پیدل، سوار، امیر، غریب، بوڑھے، جوان، بیمار، صحت مند، مسلح اور نہتے سب نکلیں۔

منافقین کی چالبازیاں

۴۲......منافق ڈرپوک ہیں جنگ سے گھبراتے ہیں اور مال کی محبت رکھتے ہیں، ان کو پتہ چل جائے سفر تھوڑا ہے فتح یقینی ہے مالِ غنیمت بہت حاصل ہوگا تو پھر جنگ کے لیے تیار ہو جاتے ہیں اگر خطرہ ہو کہ مارے جائیں گے، مالِ غنیمت بھی مشکل سے ملے گا تو چالیں چل کر بہانے بنا کر جنگ میں شریک نہیں ہوتے۔

اعلانِ عفو

۴۳......غزوۂ تبوک بظاہر مشکل ترین غزوہ تھا اس لیے منافقوں نے بہانے تراش کر جنگ میں شریک نہ ہونے کے لئے چھٹیاں لینی شروع کردیں تو آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام چھٹی دے دیتے تھے۔اس پر اللہ تعالیٰ نے معافی کا اعلان پہلے کر کے تنبیہ بھی فرمادی کہ ان کو چھٹی نہ دی جاتی تو انہوں نے جنگ میں شریک نہیں ہونا تھا اوران کا پول کھل جاتا کہ یہ ڈرپوک ہیں اس واسطے جہاد میں شریک نہیں ہوئے۔مخلص مومن ایسا نہیں کرسکتا کہ ان کا نبی علیہ السلام تو جہاد میں جائے وہ گھر بیٹھے رہیں۔وہ چھٹی کے بجائے جان مال سب کچھ قربان کرنے کے لئے تیار ہوتے ہیں ان کے مقابلے میں منافق چھٹی مانگتے ہیں بہانے بناتے ہیں۔

منافقین کی بری عادات

۴۶......اگر ان کا جنگ کرنے کا ارادہ ہوتا تو جنگ کی تیاری تو کرتے، پھر کسی عذر کی وجہ سے نہ جاسکتے تو الگ بات تھی، انہوں نے تو تیاری نہیں کی اور اللہ نے بھی ان کا نکلنا پسند نہیں کیا کیونکہ اگر بالفرض نکل پڑتے تو جنگ کے مقابلے میں یہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اندر فساد و سُستی پیدا کرتے، فتنے پھیلانے میں گھوڑے دوڑاتے، جاسوسی کرتے، معاملات میں اُلٹ پلٹ کرتے، جھوٹی افواہیں پھیلاتے جیسا کہ ان کی پرانی عادت ہے۔

جد بن قیس کی بہانہ بازی

۴۹......جد بن قیس تو ایک قبیح بہانہ تراش لایا کہ میں عاشق مزاج ہوں، رومی حسیناؤں کو دیکھ کر صبر نہ کرسکوں گا، گناہ میں ملوث ہوجاؤں گا، جس سے سب کی رُسوائی ہوگی اس لیے میں شریک نہیں ہوسکتا۔فرمایا: یہ تو پہلے ہی فتنے میں پڑے ہوئے ہیں جہنم میں جائیں گے، ان کے اندر حسد اور عداوت اتنی ہے کہ صحابہ کرام کو کوئی بھلائی پہنچے تو اُن کو تکلیف ہوتی ہے اگر صحابہ کرام کو کوئی تکلیف پہنچے تو خوش ہوتے ہیں۔

تقدیر کا لکھا پورا ہوتا ہے

۵۱......آپ ان کو فرمائیں ہماری تقدیر میں جو کچھ لکھا ہے وہی ہمیں پہنچتا ہے ہم اپنے مولا کی تقدیر پر راضی ہیں تاکہ ان کا ناطقہ بند ہوجائے، بولنے کی جرأت نہ کرسکیں۔

اَلبیلی شان

مومن مجاہد کی کیا شان کمال ہے فتح ہوگی مالِ غنیمت ملے گا عزت ہوگی، یا شہادت نصیب ہوگی تو جنت اور دائمی حیات حاصل ہوگی دونوں شانیں خوب ہیں۔

اور منافق کو عذاب ہوگا اللہ تعالیٰ براہِ راست کسی عذاب میں مبتلا کر دیں گے یا مسلمانوں کے ہاتھوں مارے جائیں گے۔

خوشی ناخوشی جو مال خرچ کرتے ہیں وہ اللہ کے ہاں قبول نہیں ہوتا کیونکہ وہ توحید و رسالت کے منکر ہیں نماز میں سُست اور ناگواری سے مال خرچ کرتے ہیں۔

مال داری

۵۵......منافق اور مشرک وغیرہ کا مالدار ہونا ایسا ہے جیسے مریض کا مرغن غذا کھانا ہے جس میں ہلاکت ہے، یہ لوگ مال کمانے، مال کو بچانے اور بڑھانے میں لگے رہتے ہیں پھر دنیا میں چھوڑ کر مر جاتے ہیں، ان کے وارث عیش کرتے ہیں، گناہ میں لگاتے ہیں، حساب ان کے ذمہ ہوتا ہے۔ تو نہ دنیا میں فائدہ اٹھایا نہ آخرت میں فائدہ اٹھائیں گے اس مال کا کیا فائدہ ہوا اس واسطے اے مسلمانو! ان کے مالدار ہونے پر تعجب نہ کرو۔

منافق ڈرپوک ہیں

۵۶......منافق اپنے ساتھ کفار والا معاملہ کرنے سے بچنے کے لیے جھوٹی قسمیں کھاتے ہیں کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں اور ڈرپوک اتنے ہیں کہ اگر ان کو کوئی جائے پناہ کوئی غار یا دیگر سر گھسانے کی جگہ مل جائے تو دوڑ کر وہاں چلے جائیں کیا کریں اُنہیں ایسی جگہ ملتی نہیں اس واسطے جھوٹی قسمیں کھا کر اعتماد دلانا چاہتے ہیں۔

منافق گستاخ ہیں

۵۷......منافق لالچی اتنے ہیں کہ اگر صدقات میں سے ان کی مرضی کے مطابق انہیں مال نہ ملے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی پر اُتر آتے ہیں اور آپ علیہ السلام کو انصاف کے ساتھ تقسیم نہ کرنے کا طعنہ دیتے ہوئے ناراض ہو جاتے ہیں۔

رضا برقضا

۵۸......رضا برقضا ایمان کی علامت ہے لہٰذا طعنہ زن منافقین کو رسول اللہ ﷺ کے فیصلے پر راضی ہونا چاہیے تھا اور جو اللہ کے رسول نے انہیں دے دیا اُس پر شکر ادا کرتے تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اُن کو مزید دیتا۔

مصارفِ صدقات وزکوٰۃ

۶۰......طعن کرنے والوں کو پتہ ہونا چاہیے کہ صدقات کا مصرف کون لوگ ہیں یہ ان میں داخل بھی ہیں یا نہیں، وہ لوگ جو مصرفِ صدقات ہیں وہ یہ ہیں: (۱) فقیر (۲) مسکین (۳) عامل یعنی زکوٰۃ اور صدقات وصول کرنے

والے (۴) مؤلفۃ القلوب (جس کا مصداق تین قسم کے لوگ ہیں۔ (الف) غیر مسلم کی دلجوئی (ب) کمزور ایمان والے (ج) جن کے شر سے مسلمانوں کو بچانا مقصود ہو) (۵) مکاتبوں اور (۶) مقروضوں کی گردن چھڑانا (۷) ابن سبیل جس کا مصداق مجاہد، مسافر اور طالب علم ہیں جو گھر سے مال نہیں منگوا سکتے یا ان کے پاس سرے سے مال نہیں ہے۔

کریم النفسی

۶۱......منافق آپ علیہ السلام کے خلاف تکلیف دہ باتیں کرتے، اگر انہیں کہا جاتا یہ بات تو حضور علیہ السلام تک پہنچ جائیگی تو کہتے کوئی بات نہیں وہ کان میں ہر ایک کی بات سن لیتے ہیں ہم بھی جا کر انہیں اپنی باتوں سے راضی کر لیں گے حقیقت یہ ہے کہ آپ علیہ السلام باوقار کریم النفس تھے سب کی بات سن تو لیتے تھے لیکن یقین صرف اللہ اور مخلص مومنوں کی بات پر کرتے۔

منافقین کی دغابازی

۶۲......منافقوں کی دغابازی پکڑی جاتی تو جھوٹی قسمیں کھا کر صحابہ کرام کو راضی رکھنے کیلئے کوششیں کرتے، یہی منافقوں کی علامت ہے کیونکہ مخلص مومن تو اللہ اور رسول کو راضی کرتے ہیں۔ اللہ اور رسول کی مخالفت کرنے والے جہنم میں جا کر رُسوا ہوں گے۔ منافق گستاخیاں بھی کرتے ہیں اور انہیں یہ بھی ڈر رہتا ہے کہ کوئی آیت اتر آئے گی جس میں ہماری پردہ دری ہو جائے گی جیسا کہ غزوۂ تبوک کے لئے جاتے وقت بدزبانی کرتے جا رہے تھے کہ کل ہم رومیوں کے سامنے رسیوں میں بندھے کھڑے ہونگے، یہ قاریٔ قرآن بڑے پیٹ والے باقاعدہ رومی فوج کے ساتھ کیسے جنگ کر سکتے ہیں وغیرہ بکواس کرتے جا رہے تھے، دریافت کرنے پر کہنے لگے لمبا سفر تھا ہم گپ شپ لگاتے سفر طے کر رہے تھے، فرمایا گپ شپ کے لئے تمہیں اللہ اور رسول ﷺ اور آیاتِ قرآنی ملی ہیں؟ اب عذر مت پیش کرو جو تم میں توبہ کرے گا اسے معاف کیا جائے گا جو توبہ نہ کرے اسے سزا ملے گی۔

منافقوں کے کام

۶۷......منافق مرد عورتیں ایک دوسرے کے دوست ہیں، لوگوں کو برائی پر آمادہ کرتے ہیں بھلائی سے روکتے ہیں، بخیل ہیں، مٹھی بند رکھتے ہیں اللہ کو بھولے ہوئے ہیں، اللہ نے بھی ان کو چھوڑ دیا یہ اطاعت سے نکلنے والے ہیں۔

منافقوں کا انجام

منافقوں اور کفار کا انجام ہمیشہ کی جہنم ہے اللہ نے انہیں اپنی رحمت سے دور کر دیا ہے۔ اے منافقو! تمہارا رنگ ڈھنگ چال چلن پہلے مال وعیال کی کثرت رکھنے والے بددینوں سے میل کھاتا ہے، انہوں نے دنیا میں اپنے حصے سے فائدہ اٹھایا تم بھی فائدہ اٹھا لو اور اُن جیسی بے ہودہ چال چل لو، ان کے نیک اعمال ضبط ہو گئے اور وہ

خسارے میں پڑ گئے۔ تمہارے ساتھ بھی ایسے ہوگا۔ نمونے کے طور پر قوم نوح عاد، ثمود، قوم ابراہیم مدین والے اُلٹی بستیوں والے پیش کیے گئے ہیں جن کے پاس رسول آئے پھر بھی وہ اخلاص کے ساتھ ایمان نہ لاکر ہلاک ہوئے۔

مومنوں کے صفات

۷۱......مومن مرد عورتیں ایک دوسرے کے ساتھ دوستی کا تعلق رکھتے ہیں، نیکی کا حکم دیتے ہیں، برائی سے روکتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں، زکوٰۃ ادا کرتے ہیں، اللہ اور رسول کی اطاعت کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ رحم والا معاملہ کرتے ہیں، ان کو ایسی جنت میں بھیجیں گے جس کے نیچے نہریں جاری ہوں گی، اعلیٰ قسم کی پسندیدہ رہائش گاہیں ہوں گی سب سے بڑی نعمت اللہ کی رضا ملے گی۔

کفار سے جہاد اور سختی کا حکم

۷۳......اے نبی! آپ کفار سے جہاد بالسیف اور منافقین سے جہاد باللسان جاری رکھیں اور ان سے سختی کے ساتھ پیش آئیں، ان کا ٹھکانہ جہنم ہے جو بری جگہ ہے، منافق اپنی بات سے مکر جاتے ہیں جیسا کہ عبداللہ بن اُبی نے کہا تھا مدینہ لوٹ کر ہم عزت والے (منافق) ذلیلوں (صحابہ کرام) کو مدینہ سے نکال باہر کریں گے جب بات کھلی تو مکر گیا کہ میں نے نہیں کہا تھا وہ اپنے مقصد کو نہ پاسکا، تفصیل سورۃ المنافقون میں ہے، اسی طرح غزوۂ تبوک سے واپسی پر بارہ منافقوں نے نبی علیہ السلام کے قتل کا منصوبہ تیار کیا، نقاب پوش ہو کر سامنے آئے، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ جو آپ کی اونٹنی کی مہار پکڑے ہوئے تھے انہوں نے دیکھ لیا انہیں آواز دی تو وہ بھاگ گئے، آپ علیہ السلام نے فرمایا منافق تھے۔ ایک روایت میں ہے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے ان کو مار مار کر بھگا دیا۔ حضور علیہ السلام کے مدینہ آنے سے مدینہ والوں کو قحط سے نجات ملی تو ان کو شکر کرنا چاہیے تھا ایمان لانا چاہئے یہ الٹا ستانے میں لگ گئے۔ اس کے باوجود انہیں پھر بھی توبہ کی دعوت دی گئی اگر توبہ نہ کی تو سخت عذاب کی وارننگ دی گئی۔

بدعہدی کا انجام

۷۵......ایک شخص نے حضور علیہ السلام سے درخواست کی آپ میرے لیے مالداری کی دعا کریں میں مالی حقوق بھی ادا کروں گا مالی عبادات سے بھی سرفراز ہوں گا، آپ ﷺ نے سمجھایا تھوڑا مال بہتر ہے زائد مال سے جس کا شکر نہ ادا کر سکو، اس کے اصرار پر آپ نے دعا کر دی وہ مال دار ہو گیا حقوق مالیہ زکوٰۃ سے بھی انکاری ہو گیا: بدعہدی کی اور جہنم کا ایندھن بنا۔ (تفصیل مقاصد القرآن میں دیکھیں) جھوٹ اور وعدہ خلافی کی وجہ سے نفاق اس کے دل میں ہمیشہ کے لیے پکا ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ عالم الغیب ہیں منافقوں کے نفاق اور سرگوشیوں سے بھی خبردار ہیں اگر نفاق نہ چھوڑا تو سزا ضرور دیں گے۔

منافقین کی طعنہ زنی

۷۹......منافق طعنہ زن ہیں چندہ کے موقعہ پر مالدار صحابہ زیادہ چندہ دیتے تو منافق انہیں ریاکاری کا طعنہ دیتے، غریب صحابہ مزدوری کر کے چندہ میں حصہ ڈالتے تو منافق کہتے انگلی کٹوا کر شہیدوں میں نام لکھوانے کے مترادف ہے جیسا کہ غزوۂ تبوک میں ہوا۔ حضرت عبدالرحمٰن چار ہزار، حضرت عاصم نے ستر (۷۰) یا سو (۱۰۰) وسق کھجور چندہ دیں اور حضرت عقیل نے ساری رات مزدوری کر کے دو صاع میں سے ایک صاع چندہ میں جمع کرایا۔ منافقوں نے طعن کیے۔

بغیر توبہ کے بخشش؟

۸۰......منافق کی بخشش بغیر توبہ کے ممکن نہیں اگرچہ اللہ کا پیغمبر ان کے لئے استغفار کثرت سے کرے۔

منافقین کی فرحت

۸۱......منافق جہاد سے ڈرتے ہیں اور گھر بیٹھ کر خوش ہوتے ہیں جیسا کہ غزوۂ تبوک میں منافق نبی علیہ السلام کے خلاف گھر بیٹھ کر خوش ہو رہے تھے اور جہاد میں جانے والوں کو گرمی سے ڈرا کر روک رہے تھے حالانکہ جہنم کی گرمی کے مقابلے میں دنیا کی گرمی تو کچھ نہیں، یہ یہاں خوش ہو لیں آگے جا کر ہمیشہ روئیں گے۔ (الامان الحفیظ)

پیش گوئی

۸۳......اللہ تعالیٰ نے فرمایا جب آپ غزوہ سے واپس آئیں گے تو منافق خوشامد کے طور پر آ کر کہیں گے ہمیں غزوہ میں نہ جانے کا دُکھ ہوا ہے، آیندہ غزوہ میں ہم آپ کے ساتھ ہوں گے۔ فرمایا ان سے کہہ دیں جیسے تم پہلے نہیں نکلے تھے آیندہ بھی نہیں نکلو گے، تمہیں گھر بیٹھنے میں خوشی ہے تو گھر بیٹھنے والے مریضوں، بچوں اور عورتوں کے ساتھ بیٹھے رہو، یہ انہیں عار دلائی جا رہی ہے۔

منافق کی نماز جنازہ کی ممانعت

۸۴......منافق نفاق پر مر جائے تو اُس کی نماز جنازہ، استغفار و دُعا، اُس کی قبر پر کھڑا ہونا سب ممنوع ہیں، عبداللہ بن اُبی رئیس المنافقین مرا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی استدعا کے باوجود اُس کی نماز جنازہ پڑھائی، اپنی قمیص کفن کے لیے دی، اُس کے منہ میں اپنا لعاب مبارک بھی ڈالا، اُسے کچھ فائدہ نہ ہوا اور اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کے لئے منافق کے جنازہ سے روک دیا۔ (تفسیر عثمانی)

استدراج

۸۵......کفار اور منافقین کے پاس مال کی بہتات ہے، انہیں استدراجاً پکڑنا ہے اس لیے ان کے پاس

کثرت مال سے تعجب نہ کرنا چاہیے، یہ مال جمع کرنے کے عذاب میں دن رات پریشان رہتے ہیں، کفر پر مرکر جہنم کا ایندھن بنیں گے۔

ڈرپوک، احمق

۸۶...... جہاد کی آیت اُتری تو منافق نہ اُس پر ایمان رکھتے ہیں نہ جہاد کو جاتے ہیں بلکہ ڈرپوک ہیں، گھر رہنے کے لیے اجازت مانگتے ہیں، احمق ہیں، گھر رہنے والی عورتوں بچوں اور بیماروں کے ساتھ بیٹھنا پسند کرتے ہیں، مردِ میدان نہیں بنتے۔

جہاد بالنفس والمال

۸۸......رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنی جان اور مال جہاد میں جھونک دیتے ہیں، بھلائیاں، فلاح، رضاءِ خداوندی اور جنت میں ہمیشہ رہنے کی بڑی کامیابی حاصل کرتے ہیں یہی شان ہر مومن کی ہونی چاہیے۔

منافقین کا عذر لنگ

۹۰...... دیہاتی منافق بھی ڈرپوک ہیں، عذر گھڑ کر جہاد میں نہ جانے کی درخواست کرتے ہیں، کچھ ایسے بدبخت سردار بھی ہیں وہ اکڑ کر بیٹھے رہتے ہیں، جھوٹا عذر بنا کر اجازت مانگنے کے لئے بھی نہیں آتے۔

واقعی معذور کا استثناء

۹۱...... بوڑھے، عورتیں، بچے اور معذور حضرات واقعی جہاد میں شریک نہیں ہو سکتے، ان پر گناہ بھی نہیں ہے لیکن انہیں اللہ اور رسول کا خیر خواہ بن کر رہنا چاہیے۔ ناداری بھی حقیقی عذر ہے جن کے پاس سامانِ جہاد نہیں اس واسطے دور کے جہاد میں شریک نہیں ہو سکتے اُن پر بھی کوئی گناہ نہیں جیسا کہ غریب صحابہ کی جماعت نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر سامانِ جہاد کی درخواست کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی سامان نہ ہونے کا عذر پیش فرمایا تو وہ روتے ہوئے گھروں کو واپس گئے ان پر بھی جہاد میں شریک نہ ہو سکنے کا گناہ نہیں ہے۔

غیر معذور کا حکم

۹۳...... دولت مند، صحت مند اظہارِ ایمان کے باوجود جہاد میں نہ جانے کے لیے اجازت طلب کریں، گھر بیٹھنے کو پسند کریں، یہ معذور نہیں۔ ان کے دلوں پر مہر لگنے کا خطرہ ہے جس کو وہ سمجھ نہیں پا رہے۔

الحمدللہ دسواں پارہ مکمل ہوا۔ ۱۶/۵/۲۰۲۲ء بمطابق ۱۴ رشوال المکرّم ۱۴۴۳ھ

گیارھواں پارہ

پیشگی اطلاع

۹۴......غزوۂ تبوک سے واپسی کے موقعہ پر اللہ تعالی نے وحی بھیج کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع کر دی کہ غزوہ میں حاضر نہ ہونے والے منافق عذر پیش کریں گے، جس سے مقصد اُن کا معاشرے میں رسوائی وذلت سے بچنا اور پہلے کی طرح مومنوں اور کفار دونوں طرف سے فوائد حاصل کرتے رہنا ہے، اللہ اور رسول ﷺ کو راضی کرنا اُن کا مقصد نہیں۔فرمایا تم لوگ ان سے راضی ہو تو رہو میں ان سے راضی نہیں ہوں گا۔ میرے نزدیک یہ گندی چیز ہیں اور ان کا ٹھکانہ جہنم ہے (اخلاص سے توبہ کرلیں تو میں بھی معاف کردوں گا) آپ ان سے فرمادیں عذر نہ پیش کرو تمہاری خبریں ہمیں معلوم ہیں، تمہاری آئندہ کی کارکردگی دیکھی جائیگی۔نوٹ جب اللہ کسی سے راضی نہ ہو تو اللہ کے رسول اور مومن اس سے کیسے راضی ہوسکتے ہیں۔

بدوی منافق

۹۷......دیہات میں رہنے والے لوگ عام طور سخت دل ہوتے ہیں اُنہیں علمی اور اصلاحی مجالس میسر نہیں ہوتیں، جانوروں میں رہ کر ان کی صفات اپنا لیتے ہیں۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مَنْ سَكَنَ الْبَادِيَه فَقَدْ جَـفَـا.. یعنی ''جو دیہات میں رہتا ہے سخت ہو جاتا ہے''...... ہاں وہ تعلیم حاصل کرلیں اصلاحی مجالس میں شریک ہوتے رہیں تو بڑے نرم با اخلاق اور جید عالم بھی بن جاتے ہیں۔اسی اصول کے مطابق بدوی منافق شہری منافقوں سے زیادہ سخت ہوتے ہیں، وہ رکھ رکھاؤ کا معاملہ نہیں کرتے وہ توزکوۃ صدقات، جہادی چندے کو کھلے بندوں تاوان کہتے ہیں اور مسلمانوں کی ہلاکت کے منتظر رہتے ہیں، مَنْ فَعَلَ فُعِلَ کے اصول کے مطابق خود ہلاکت میں پڑتے ہیں۔

بدوی مومن

۹۹......بادیہ نشین جب اخلاص کے ساتھ ایمان لاتے ہیں تو رسول اللہ ﷺ کی تربیت اور قرآنی تعلیمات سے ان میں انقلاب آجاتا ہے وہ مال خرچ کرنے کو قربِ خداوندی کا ذریعہ سمجھتے ہیں اور اخلاص کے ساتھ عبادت

کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے اخلاص کی گواہی دیتے ہیں اور انہیں اپنی رحمت خاصہ کی جگہ جنت عطا فرماتے ہیں۔ اللہ کے رسول ﷺ اُن سے صدقہ وصول کرتے ہیں انہیں دعائیں دیتے ہیں اور ان کو اپنا موالی قرار دیتے ہیں۔ بخاری میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: قریش، انصار، جہینہ، مزینہ، اسلم، اشجع اور بنوغفار سب میرے موالی ہیں۔

(کتاب الانبیاء۔ بخاری)

بشارت

۱۰۰......ہجرت اور نصرت میں سبقت کرنے والے اور قیامت تک آنے والوں میں سے اخلاص اور احسان کے ساتھ اُن کی اتباع کرنے والے وہ خوش نصیب لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے دنیا میں اپنی رضا کی سند دے کر جنت میں داخلہ مقرر کر دیا، جو بڑی کامیابی ہے اور وہ بھی اللہ سے ہر حال میں راضی رہتے ہیں۔ اس آیت میں جمیع صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اُن کے متبعین کے لئے عظیم خوشخبری ہے۔

ماہر و سرکش منافق

۱۰۱......مدینہ منورہ کے اردگرد اور شہر کے اندر کچھ ایسے سرکش اور ماہر منافق رہتے ہیں جو نفاق کو ایسا چھپا کر رکھتے ہیں کہ آپ فراست تامہ رکھنے کے باوجود بھی انہیں نہیں پہچان سکتے، ان کو صرف اللہ تعالیٰ ہی جانتے ہیں۔ ان کو بار بار سزا ملتی رہے گی آخر کار جہنم کے عذابِ عظیم کے شکار ہونگے۔ علمِ غیب خاصۂ خداوندی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پاس رہنے والے بہت سے منافقوں کو نہیں جانتے تھے۔

اطلاعِ خداوندی سے ایک دفعہ جمعہ کے خطبہ کے دوران ۳۶ منافقوں کا نام لے کر مسجد سے باہر نکال دیا۔

روایت ابن عباسؓ (عثمانی)

مخلص مومن کو اعترافِ جرم پر معافی

۱۰۲......غزوۂ تبوک میں بغیر عذر کے تقریباً دس صحابہ کرام نہ جا سکے ان میں سے سات صحابہ نے اعترافِ جرم کر کے آپ علیہ السلام کے آنے سے پہلے حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ کی قیادت میں اپنے آپ کو مسجد نبوی کے ستونوں سے باندھ کر کھانا پینا بند کر دیا، ان کی معافی کے احکام جلد نازل ہو گئے، آپ ﷺ نے ان کو خود ساختہ قید سے آزاد کر دیا انہوں نے اپنے مال صدقہ کے لئے پیش کئے تو آپ ﷺ نے قبول کرنے سے انکار کیا، اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ان کے صدقات قبول کئے جائیں تب ان کو تسلی ہوگی، تو آپ ﷺ نے قبول کر لیے اور آئندہ کیلئے تمام مومنوں کو متنبہ کر دیا گیا کہ تمہارے اعمال کو دیکھا جائے گا اور باقی تین صحابہ کی معافی کو مؤخر کر دیا گیا، پچاس روز کے بعد اُن کی توبہ بھی قبول ہوئی جس کا ذکر اگلے رکوع میں آ رہا ہے۔

مسجد ضرار

۱۰۷......منافقوں نے مسجد قبا سے کچھ دور مسجد نما ایک عمارت بنائی جس سے ان کا مقصد مومنوں کو ضرر پہنچانا، اپنے مقصد کو پروان چڑھانا، مسلمانوں کو تقسیم کرنا اور اللہ کے دشمن کے لئے گھات کی جگہ بنانی تھی۔ جھوٹی قسمیں کھا کر اپنی حُسنِ نیت کو باور کرانا تھا، انہوں نے افتتاح کیلئے حضور علیہ السلام کو دعوت بھی دی تا کہ کسی کو کوئی شک نہ ہو لیکن اللہ نے وحی کے ذریعہ آپ ﷺ کو روک دیا، منافقوں کا پول کھل گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے صحابہ کرام نے اس تعمیر کو گرا کر جلا دیا جو آج تک غیر آباد ہے۔ اللہ کا دشمن سے مراد ابو عامر راہب ہے جو نصرانی ہو گیا، اسلام قبول نہیں کیا، مدینہ کو فتح کرنے کے لئے قیصر روم سے روابط کئے...... آخر کار نا کام و نامراد ہوا۔

مسجد قبا اور ضرار میں تقابل

۱۰۹......مسجد قبا اور تعمیر ضرار میں یہ فرق ہے کہ مسجد قبا والے مخلص مومن متقی تھے، دل بھی پاک جسم بھی پاک رکھتے تھے، مسجد کے بانی خود حضور علیہ السلام تھے ان کو اللہ تعالیٰ پسند کرتے ہیں اور ضرار والوں نے جہنم کے کنارے پر تعمیر کی، جو اپنے بنانے والوں کے ساتھ جہنم میں گرے گی، تعمیر کنندگان کے دل اس وقت تک شک میں رہیں گے جب تک دل باقی رہیں گے، دل ٹوٹیں گے تو شک نکلے گا یعنی پکے منافق ہیں ان کے ایمان کی کوئی امید نہیں یہ علیم حکیم کی خبر ہے۔

کامیاب تجارت

۱۱۱......اللہ تعالیٰ نے جہاد کی ترغیب ایک نفع مند تجارت سے دی اور فرمایا مومن بائع، اللہ تعالیٰ خریدار، مومن کا مال و جان مبیعہ اور جنت ثمن ہے، مبیعہ حوالے کرنے کا طریقہ بتایا کہ جب جہاد کی آواز لگے تو مال جان لے کر حاضر ہو جاؤ، مارے جاؤ تو شہید، مر گئے تو بھی شہید ہو گئے، اس تجارت سے خوش ہو جاؤ اللہ تعالیٰ سے بڑا کوئی وفادار نہیں ہے، یہ عظیم کامیابی ہے۔

صفاتِ مومنین

۱۱۲......سودا کرنے والے مومنین کی نو صفات اللہ تعالیٰ نے گنوائیں، (۱) غلطی ہو جائے تو توبہ کر لیتے ہیں (۲) عبادت میں لگے رہتے ہیں (۳) حمد و تسبیح میں لگے رہتے ہیں (۴) روزہ رکھتے ہیں، (۵) جہاد کرتے ہیں (۶) متواضع ہیں (۷) نمازی ہیں (۸) نیکی کا رواج ڈالنے کے لئے نیکی کا حکم دیتے ہیں (۹) برائیوں سے رُک کر دوسروں کو روکتے ہیں (۱۰) حدود اللہ کی حفاظت کرتے ہیں۔

مشرک کے لیے استغفار جائز نہیں

۱۱۳......استغفار کی بڑی فضیلت ہے لیکن مردہ مشرک کے لئے جائز نہیں، ابو طالب کی وفات شرک پر ہوئی آپ علیہ السلام استغفار کرنے لگے تو اللہ نے روک دیا، ابراھیم علیہ السلام بھی مشرک باپ کے لئے استغفار کرتے تھے، اللہ نے روک دیا تو وہ بھی رک گئے۔ مشرک کیلئے استغفار اس لئے جائز نہیں اللہ کا فیصلہ ہے کہ مشرک کی بخشش اس کے مرنے کے بعد کسی صورت میں نہیں ہوگی۔ اب جو مشرک کے لئے استغفار کرے وہ قرآن کا منکر ہے۔ صحابہ کرام جو پہلے اپنے مشرک باپ دادوں کے لئے استغفار کر رہے تھے وہ ڈر گئے تو اللہ تعالیٰ نے انہیں تسلی دی جب تک کسی کام کی اللہ تعالیٰ کی طرف ہدایت نہ آجائے اس وقت تک گرفت نہیں ہوتی، لہٰذا پہلے استغفار پر گرفت نہیں آئندہ محتاط رہیں۔

توحید کا سبق

۱۱۶......یقیناً اللہ ہی آسمانوں زمینوں کا مالک اور بادشاہ ہے موت وحیات کا بھی مالک ہے، اس کے سوا تمہارا کوئی بھی دوست اور مددگار نہیں لہٰذا اللہ ہی معبود برحق ہے۔

نبی کریم ﷺ اور صحابہ کی توبہ

۱۱۷......نبی علیہ السلام کی توبہ بطور تمہید یا منافقین کو اجازت دینے پر اور صحابہ کی توبہ جو جہاد میں شریک ہوئے تھے اس بات پر تھی کہ اس مشکل غزوہ میں قعود کا میلان ہوا ہوگا اور تین صحابہ کی توبہ بغیر عذر کے جہاد میں شرکت نہ کرنے کی غلطی سے تھی، جن کو پچاس دن تک بغیر قید و بند کے مقاطعہ کی مشکل ترین زندگی گزارنا پڑی جس کی تفصیل حدیث میں موجود ہے وہ تین صحابہ حضرت کعب، حضرت ہلال، حضرت مرارہ رضی اللہ عنہم تھے۔

تقویٰ اختیار کرنے کا حکم

۱۱۹......تقویٰ کا حکم ہے جس میں تقویٰ ہوگا وہ نافرمانی نہیں کرے گا تقویٰ کے حصول کے لیے سچائی ضروری ہے اور سچائی کے حصول کے لئے صحبتِ صادقین کی ضرورت ہے۔

ترغیبِ انفاق

۱۲۰......بدوی ہوں یا شہری تمام مسلمانوں کے لئے ضروری ہے کہ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جہاد میں نکلیں جہاد میں بھوک پیاس تھکاوٹ اور دشمنوں کو جلانے لے لئے ان کی سرزمین کو روندنا سب کا ثواب ملتا

ہے، دشمنوں سے تکلیف بھی پہنچ سکتی ہے مالِ غنیمت بھی حاصل ہوسکتا ہے اصل مقصد جہاد سے اعلاءِ کلمۃ اللہ ہے اور جو کچھ اللہ کے راہ میں خرچ کریں گے اس کا ثواب بھی ملے گا، جہاد کے لئے وادیوں میں چلنا پھرنا بھی ثواب رکھتا ہے۔

طریقہ جہاد

۱۲۲......ضرورت کے مطابق جہاد کے لئے نکلنا چاہیے، نہ سارے اکٹھے نکل جائیں نہ سارے پیچھے رہ جائیں، جتنے لوگوں کو جہاد کا حکم ملے وہ جہاد میں نکل جائیں باقی گھر کے کام سنبھالیں۔ نبی علیہ السلام خود جہاد کی قیادت کریں تو مجاہدین جہاد بھی کریں تعلیم بھی حاصل کریں، واپس آ کر گھر میں رہنے والوں کو تعلیم دیں۔ اگر حضور علیہ السلام جہاد میں نہ گئے ہوں کسی اور کو قائد بنا کر بھیجا ہو تو گھر میں رہنے والے صحابہ کرام گھر کے اپنے کام بھی کریں، مجاہدین کے کام بھی کریں، حضور علیہ السلام سے تعلیم بھی حاصل کریں، جب مجاہدین واپس آئیں تو انہیں تعلیم بھی دیں۔

ترتیبِ جہاد

۱۲۳......اپنے قریبی دشمن سے جہاد شروع کریں اور جہاد سے پہلے جہاد کی خوب تیاری کریں، اسلحہ تیار کریں، تربیت حاصل کریں، تمہاری تیاری کو دیکھ کر دشمن مرعوب ہو جائے، تمہارے اندر سختی محسوس کرے۔ تقوٰی بھی تیاری میں داخل ہے، اسلحہ بھی۔ روایات میں ہے کہ نبی علیہ السلام کی وفات کے وقت چراغ میں تیل تو نہیں تھا لیکن اس وقت بھی نو یا گیارہ تلواریں دیواروں کے ساتھ لٹک رہی تھیں، اس حقیقت کو پڑھ کر اسرائیل کی وزیر اعظم گولڈہ مائر (خاتون وزیر اعظم) نے تنگدستی کے باوجود امریکہ سے اسلحہ کا سودا کیا اور عربوں پر فتح حاصل کی، ۱۹۷۳ء کی بات ہے ختم نبوت کے رسالہ فروری ۲۰۱۴ء میں یہ واقعہ تفصیل سے لکھا ہوا ہے۔

ایمان کی زیادتی

۱۲۴......سورہ انفال کی دوسری آیت میں ہے کہ تلاوتِ آیات ایمان کو بڑھا دیتی ہیں تو منافق کسی آیت کے اترنے پر کہتے؛ اس آیت نے تمہارا کتنا ایمان بڑھا دیا؟ اس کا جواب یہ ہے کہ نئی آیات پر ایمان لانے سے ایمان میں کمال پیدا ہو جاتا ہے اور دل خوش ہو جاتے ہیں، یہ کمالِ ایمان اور فرحتِ ایمان کا بڑھنا مراد ہے، جیسے منکرینِ قرآن کے دلوں میں گندگی پیدا ہو جاتی ہے، نئی آیات اترنے سے وہ گندگی اور بڑھ جاتی ہے اور مرض پکا ہو جاتا ہے اور وہ کفر پر مرتے ہیں۔

منافقین کی ڈھٹائی

۱۲۶......منافق اتنے ڈھیٹ ہیں کہ ہر سال بار بار بیماریوں، قحط اور رسوائیوں سے دوچار ہوتے لیکن پھر بھی

باز نہیں آتے، بدعقیدگی اور بدعملی پر قائم رہتے ہیں، چالاک اتنے ہیں کہ مجلس نبوی میں بیٹھے ہوں وحی شروع ہو جائے تو صحابہ کرامؓ تو وحی کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور یہ رسوائی کے ڈر سے ایک دوسرے کو آنکھوں سے اشارہ کر کے مجلس سے کھسک کر فرار ہو جاتے ہیں، اللہ تعالیٰ ان کے دلوں کو پھیر دیتے ہیں، ایمان اور عرفان سے محروم رہ جاتے ہیں۔

آپ ﷺ رسول، بشر، حریص اور شفیق تھے

۱۲۸......اللہ تعالیٰ نے مہربانی فرما کر انسانوں کی جنس سے عظیم الشان رسول بھیجا جو نہایت شفیق ہیں، لوگوں کے ایمان لانے کے حریص ہیں، امام الانبیاء خاتم الانبیاء ہیں، امت کی ہر تکلیف آپ ﷺ پر گراں گزرتی ہے، آپ ﷺ آسان دین لائے۔ جہاد میں جو کفار کو قتل کیا جاتا ہے یہ ماہر ڈاکٹر کی طرح فاسد مادے کا آپریشن ہے، ایسے پیغمبر پر ایمان نہ لایا جائے تو اُسے تکلیف ہوتی ہے، اس پر اللہ تعالیٰ تسلی دیتے ہیں کہ آپ ان کے ایمان نہ لانے اور ستانے پر صبر کریں اللہ تعالیٰ آپ کی مدد کے لیے کافی ہے، جو عرشِ عظیم کا رب ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ آپ کی مدد کرے گا آپ اس پر توکل اور بھروسہ رکھیں۔ تو یہ سورت اثباتِ توحید، اثباتِ رسالت، شفقت اور توکل پر مکمل ہوئی۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو موحد اور متبع رسول بنائے۔ آمین ثم آمین

ابوعبید ۱۷/۵/۲۰۲۲ء

سُوْرَةُ يُوْنُس مَكِّيَّةٌ

[ترتیب قرآنی (۱۰) ترتیب نزولی (۵۱) آیات (۱۰۹) رکوع (۱۱)]

ربط:

سورہ توبہ میں جہاد کا بیان تھا، سورہ یونس میں مقصد جہاد توحید کی اشاعت کا بیان ہے اور توبہ کے وقت کا بیان ہے کہ نزولِ عذاب سے پہلے توبہ کر لی جائے اور خلاصہ شفاعت قہری کی نفی ہے۔

فضیلتِ کتاب

ا...... علم وحکمت سے پُر کتاب ہے جس کے احکام نہ منسوخ ہوں گے نہ تبدیل، حق و باطل کے درمیان فیصلہ کرنے والی ہے۔ عقائد، اعمال، اخلاص، معاملات و معاشرت درست پیش کرتی ہے، حلال وحرام کی تفصیل بتاتی ہے لہٰذا اس عظیم الشان کتاب کو سیکھو عمل کرو۔

صاحبِ کتاب

۲...... یہ عظیم الشان کتاب جس عظیم انسان پر اُتری ہے، وہ کامل انسان اللہ کا رسول ہے، اس کتاب کی ترویج کرنا ماننے والوں کو خوشخبری دینا، نافرمانوں کو ڈرانا، اس کے فرائض منصبی میں ہے۔ ایمان لانے والے تو اللہ کے ہاں اعلیٰ درجہ حاصل کر لیتے ہیں اور کفار حماقت کا ثبوت دیتے ہوئے آپ کو جادوگر کہتے ہیں۔

مُنزِلِ کتاب

۳...... رسول بنانے اور کتاب اُتارنے والا وہ اللہ ہے جس نے تمام آسمان اور زمین پیدا کیے وہ مستویٰ عرش یعنی حکمرانِ مطلق ہے، سب کو پالتا ہے، تمام امور کی تدبیر کرتا ہے، کوئی اس کے ہاں اپنی مرضی سے سفارش بھی نہیں کر سکتا، یہی معبود برحق ہے اس کی عبادت کرو، قیامت قائم ہوگی تم نے اس کے حضور جانا ہے جو اس نے وعدہ کیا وہ سچا ہے وہ پہلی بار اور دوبارہ پیدا کرنے کی کامل طاقت رکھتا ہے وہ ایمان والوں کو انعام اور کفار کو جہنم میں گرم پانی پینے کو اور دردناک سزا دے گا۔

عقلی دلیل

اُس نے سورج تیز روشنی والا اور چاند نرم روشنی والا بنایا، اس نے سالوں کی گنتی اور حساب معلوم کرنے کے لیے ان کے برج اور درجے بنائے، اس نے جو پیدا کیا سب حق ہے اور ان سے توحید کی حقانیت بھی ظاہر ہوتی ہے۔ رات دن بھی اس نے پیدا کیے ان کو چھوٹا بڑا بھی کرتا ہے، لے آتا ہے اور لے جاتا ہے یہ سب توحیدِ باری پر عقلی دلائل ہیں۔

منکرین کا ٹھکانہ

۷...... جو لوگ قیامت کے منکر، دنیا پر راضی اور مطمئن ہیں اور جواباتِ خداوندی سے غافل اور بے خبر رہتے ہیں ان سب کا ٹھکانہ جہنم ہے، یہ کتاب اللہ کے احکام پر یقین نہیں رکھتے۔

مومنین نعمتوں بھری جنت میں ہونگے

۹...... جو لوگ کتاب کو مان کر اس کے احکام اپناتے ہیں، موحّد بن کر اعمالِ صالحہ کرتے ہیں وہ نعمتوں بھری جنت میں جائیں گے، وہ شکریے کے طور سبحانک اللّٰھم کا نعرہ لگائیں گے، آپس میں لفظ سلام کے ساتھ ملاقات کریں گے اور سلامتی کے ساتھ رہیں گے۔ ان کی دعا اور نعرے کے آخری الفاظ الحمدُ لِلّٰہ رَبِّ العٰلَمِین ہونگے۔ یہ سارے کام تلذذ کے لیے کریں گے وہ جنت میں عبادت کے مکلّف نہیں ہونگے۔

عذاب مانگنا حماقت ہے

۱۱...... کچھ لوگ جلد بازی میں خیر کی طرح برائی مانگتے ہیں، ان کا مقصد اپنے عقیدۂ شرک پر پختگی دکھانی ہوتی ہے جیسا کہ سورہ انفال میں ایک مشرک نے کہا: اَللّٰھُمَّ اِنْ کَانَ ھٰذَا ھُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِکَ فَاَمْطِرْ عَلَیْنَا حِجَارَۃً مِّنَ السَّمَآءِ.. اللہ تعالیٰ ایسی دعا جلد قبول نہیں کرتے شفقت فرما کر انہیں توبہ کا موقعہ دیتے ہیں، وہ توبہ کے بجائے اپنی سرکشی میں حیران پھرتے ہیں، توبہ نہیں کرتے، یہ بھی حماقت ہے کہ بندہ مشکلات دور کرنے کے لیے تو ہر حال میں رب تعالیٰ کو پکارے، تکلیف ہٹ جانے کے بعد شکر کے بجائے بے پرواہی اور سرکشی کا مظاہرہ کرے ایسے لوگوں کو خوش فہمی میں مبتلاء نہ ہونا چاہیے کہ ہماری بددعا قبول نہیں ہوئی بلکہ یہ عذاب کے مستحق ہو گئے ہیں، کسی وقت بھی عذاب آسکتا ہے۔ گذشتہ اقوام کی ہلاکت کے واقعات سے انہیں عبرت پکڑنا چاہیے۔ ان ہلاک شدہ قوموں کے بعد تم ان کی زمین پر خلیفہ ہو ہم دیکھیں گے تم کس طرح عمل کرتے ہو۔ اس کے برعکس جب آیاتِ الٰہیہ کی تلاوت کی جائے تو مانتے نہیں بلکہ ان کو تبدیل کرنے کا مطالبہ کرتے ہیں۔

آپ ان کو یہ جواب دیں تبدیلی یا تنسیخ میرے بس کی بات نہیں، میں تو وحی کا متبع ہوں خود مختار نہیں ہوں، مجھے اللہ کی نافرمانی میں بڑے عذاب کا ڈر ہے۔ اگر اللہ کا حکم نہ ہوتا تو میں نہ تمہیں آیات کی تلاوت کر کے سناتا، نہ تمہیں اپنی نبوت کی اطلاع دیتا۔ میری چالیس سالہ عمر اس پر شاہد ہے کچھ تو عقل سے کام لو، اللہ پر جھوٹ باندھنے والا اور آیاتِ الٰہی کی تکذیب کرنے والا دونوں بڑے ظالم ہیں اور ظالم مجرم کامیاب نہیں ہوتے۔

عقلِ سلیم کا فیصلہ

۱۸...... عقل سلیم کا فتویٰ یہ ہے کہ معبود وہ ہونا چاہیے جو مخلوق کے نفع نقصان کا مالک ہو، نہ اس کے نفع کو کوئی روک سکے نہ اس کے ضرر کو کوئی ہٹا سکے۔ وہ متصرف الامور اور مختارِ کل ہو یہ سب کچھ صرف ذاتِ باری تعالیٰ میں موجود ہیں لہٰذا معبودِ برحق باری تعالیٰ ہی ہے۔ جن کو مشرک معبود بنائے بیٹھے ہیں وہ نہ نافع وضارّ، نہ شفیع غالب ہیں ان کو پکارنا خلافِ فطرت ہے اور عقلِ سلیم کے خلاف ہے۔ اور نہ اللہ کے علم میں کوئی ایسی ہستی ہے نہ خارج میں موجود ہے۔

توحید اصل اور قدیم ہے

۱۹...... حضرت آدم علیہ السلام پہلے انسان ہیں جو موحد تھے شرک بعد میں شروع ہوا ہے جس کی تردید کے لئے نوح علیہ السلام مبعوث ہوئے تو معلوم ہوا توحید اصل اور قدیم ہے، اس کو اپنانے میں کامیابی ہے۔ مشرک سزا کے مستحق ہیں لیکن اللہ نے فیصلہ کیا ہے کہ دنیا میں مشرکین اور ہر گناہ کرنے والے کو توبہ کا موقعہ دیا جائے تاکہ عذاب سے بچ سکیں، دارالعمل میں یہ ممکن ہے دارالجزاء میں ممکن نہیں، اصل جزا سزا آخرت میں ہوگی، یہی فیصلہ خداوندی ہے اس سے دھوکہ میں نہ پڑیں کہ ہم حق پر ہیں اس واسطے سزا نہیں ملی۔

نبی علیہ السلام سے مرضی کے معجزات کا مطالبہ کرنا بھی درست نہیں کیونکہ معجزات بھی اللہ کی مرضی سے دکھائے جاتے ہیں، نبی کے اپنے اختیار میں نہیں ہوتے، اثباتِ نبوت کے لئے اللہ تعالیٰ بغیر مطالبے کے معجزات اپنے پیغمبر کے ہاتھ پر صادر کر دیتے ہیں۔

ناسپاسی کی سزا

۲۱...... مشرک اور کچھ دوسرے انسان جب تکلیف میں مبتلا ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی تکلیف کو ہٹا دیتا ہے تو بجائے شکر کے آیاتِ الٰہی پر طعن اور رسول اللہ سے عناد رکھ کر ناشکری اور مکر کرتے ہیں جیسے مشرکینِ مکہ حضور علیہ السلام کی دعا سے قحط سے نکلے پھر ایمان نہ لائے اور مکر شروع کر دیا، ان ناسپاسوں کو اللہ تعالیٰ جلد سزا دیں گے جیسا کہ فتح مکہ کی صورت میں مشرکین مکہ کو دنیا میں بھی سزا ہوگئی۔

اللہ چلاتا ہے

۲۲......تم سب کو اللہ چلاتا ہے ٹانگوں پر بھی، بری، بحری اور فضائی سواریوں پر بھی، اس واسطے معبود برحق ہے اس کے مشرک بھی معترف ہیں، جب بحری سواریوں پر سوار ہوتے ہیں اور کسی گرداب میں پھنستے ہیں تو اخلاص کے ساتھ نجات کے لئے اللہ کو پکارتے ہیں، نجات کے بعد پھر سرکشی اور شرک کی طرف پھر جاتے ہیں جس کی سزا ضرور پائیں گے۔

فانی دنیا کی مثال

۲۴......جس دنیا کے حصول پر مشرک اکڑے ہوئے ہیں یہ تو فانی چیز ہے اس کی مثال کھیتی جیسی ہے، اللہ تعالیٰ جب کھیتی کو پانی بھیج کر اُگاتے ہیں تو زمین کھیتی سے سنور کر دلہن بن جاتی ہے اس سے لوگ اور جانور فائدہ اٹھاتے ہیں۔ آخر کار وہ کھیتی کٹ جاتی ہے یا خشک ہو کر اُڑ جاتی ہے، زمین پہلے کی طرح خاک اڑانے لگ جاتی ہے۔ اسی طرح یہ پوری دنیا ختم ہو جائے گی اس پر غرّہ ہونا، اکڑنا اور خالقِ حقیقی کا شریک بنانا اور رسولِ خدا کی نافرمانی کرنا حماقت ہے۔

دارالسلام کی دعوت

۲۵......اللہ تعالیٰ تم سب کو دارالسلام کی دعوت دیتے ہیں جس میں ہر خواہش پوری ہوگی اللہ کے رسول کی قیادت میں صراط مستقیم پر چلتے ہوئے جنت میں پہنچو اور ہمیشہ مزے سے رہو۔

صراطِ مستقیم پر چلنے والوں کیلئے بشارت

۲۶......صراط مستقیم پر چلنے والے نیک لوگوں کے لئے خوبصورت بدلہ اور مزید نعمتیں ہیں ان کے خوبصورت چہروں پر نہ سیاہی ہوگی نہ ذلت اور رسوائی کے آثار ہونگے۔ یہ ہمیشہ کے لئے جنت میں خوش رہیں گے۔

برائیوں میں مشغول رہنے والوں پر ذلت چھائی ہوگی

۲۷......صراط مستقیم سے ہٹ کر برائیوں میں مشغول ہونے والوں کو برا بدلہ ملے گا ان پر ذلت چھائی ہوئی ہوگی ان کو بچانے والا کوئی نہیں ہوگا، ان کے چہرے اندھیری رات کے ٹکڑوں کی طرح ہوں گے، یہی نارِ جہنم میں ہمیشہ رہنے والے بدنصیب ہیں۔

عدالتِ خداوندی میں مخاصمہ

۲۸......میدانِ محشر میں عابد اور ان کے شرکاء کو عدالتِ خداوندی میں پیش کر کے الگ الگ کھڑا کیا جائیگا وہ

آپس میں اسی طرح گفتگو کریں گے۔ عابد شرکاء سے سفارش کا مطالبہ کریں گے، اور شرکاء ان کی عبادت کا انکار کردیں گے تو عابد کہیں گے ہم نے تو تمہارے لیئے نیاز کی دیگیں پکائیں، بکرے چھترے قربان کیے تو شرکاء کہیں گے نہ ہم نے تمہیں کہا تھا، نہ ہمیں پتہ ہے کہ تم ہمیں پکارتے تھے۔ عابد پھر زور دے کر اپنا دعویٰ دہرائیں گے تو شرکاء کہیں گے اللہ تعالیٰ گواہ ہے ہمیں تمہارے کسی عمل کا علم نہیں ہے نہ ہم نے حکم دیا تھا۔ اس وقت ہر شخص آزمالے گا کہ میں نے اپنے لئے آخرت کے لئے کیا بھیجا تھا تو سب اپنے معبودِ برحق کی طرف لوٹائے جائیں گے وہ انصاف کا فیصلہ کردے گا اور سب گھڑنتو معبود غائب ہوں گے، تو ابھی سے ان بے وفاؤں کو چھوڑ کر معبودِ حقیقی کی طرف آجانا مفید اور عقلمندی ہے۔

چھ صفاتِ اُلوہیت

۳۱......(۱) آسمان وزمین کے درمیان جوڑ پیدا کر کے رزق کا بندوبست کرنا (۲) بغیر کان کے سننا (۳) بغیر آنکھ کے دیکھنا (۴) زندہ کو مردہ سے نکالنا (۵) مردہ کو زندہ سے نکالنا (۶) تمام کاموں کی تدبیر وانتظام کرنا۔ یہ چھ صفات ہیں جو اللہ کے سوا کسی میں نہیں پائے جاتے۔ اس کا مشرک بھی اقرار کرتے ہیں۔ معلوم ہوا سچا معبود صرف اللہ ہے اور یہی حق ہے، اس کو مان لینا چاہیئے۔ حق کے بعد گمراہی کے سوا کیا رہ جاتا ہے؟ حق واضح ہو جائے پھر بھی نہ ماننا یہ ضد ہے، ضدی لوگ ایسے فاسق ہیں جو کبھی ایمان نہیں لائیں گے۔

طریقہ تفہیم

۳۴......آپ مشرکین سے پوچھیں مخلوق کو پہلی دفعہ کس نے پیدا کیا؟ مار کر دوبارہ کون پیدا کرے گا؟ تو وہ خاموش ہو جائیں گے۔ اس پر آپ انہیں فرمائیں یہ کام صرف اللہ ہی کرتا ہے تم لوگ اس کو جان کر پھر نہیں مانتے یہ تو اُلٹا چلنا ہے جو غیر معقول ہے۔

دوسرا طریقہ تفہیم

۳۵......آپ مشرکین سے کہیں یہ تو بتاؤ حق کی راہ کون دکھاتا ہے (وہ خاموش ہو جائیں گے) تو آپ خود انہیں کہیں اللہ ہی حق کی راہ دکھاتا ہے اور انابت کرنے والوں کو اس راہ پر چلاتا ہے۔ پھر ان سے کہیں اب یہ بتاؤ جو راہِ حق دکھائے اس کی اتباع کی جائے یا اس کی جو خود راہ حق پر نہ ہو بلکہ دوسروں سے ہدایت لیتا ہو؟ خلاصہ یہ نکلا اللہ تعالیٰ ہی ہدایت دینے والا ہے، اتباع کا حق رکھتا ہے، معبودانِ باطلہ حق پر ہی نہیں اُن کی اتباع کرنا بھی جائز نہیں، تم ان کی اتباع کا فیصلہ کیسے کرتے ہو؟ تمہاری اکثریت ظن کی اتباع کرتی ہے، حالانکہ حق کے مقابلے میں ظن کی کوئی حیثیت نہیں اور نہ ہی وہ کام آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہارے تمام کرداروں کا علم رکھتا ہے۔

ہدایت کا منبع

۳۷......ہدایت قرآن سے ملتی ہے، وہ اللہ کی کتاب ہے کسی کا گھڑا ہوا کلام نہیں ہے سابقہ کتبِ الٰہیہ کی بھی تصدیق کرتا ہے جن کو تم مانتے ہو، لوحِ محفوظ میں لکھی ہوئی باتوں کی بھی تفصیل کرتا ہے، رب العٰلمین کی طرف سے آیا ہے اس میں ذرہ برابر شک کی گنجائش نہیں۔ جو کہتے ہیں یہ گھڑا ہوا ہے انہیں چیلنج ہے وہ اس جیسی چھوٹی سی سورۃ بنا کر پیش کریں معاونت کے لئے جس کو بلا سکتے ہیں بُلا لیں، اپنے دعوے کو سچا کر دکھائیں ان کے انکار کی وجہ ضد ہے جس کی وجہ سے حقائقِ قرآن پر غور نہیں کرتے یا جہالت و کم فہمی کی وجہ سے مضامین قرآن اور ان کے فوائد کا احاطہ نہیں کر سکتے۔ جن کو علومِ قرآن سمجھ آ گئے وہ تو عش عش کر اٹھتے ہیں اور دل وجان سے محبت کرتے ہیں۔ یاد رکھیں تکذیب کرنے والے ظالموں کا انجام بھیانک ہو گا۔ آنے والے لوگوں کا بھی یہی حال ہو گا، کچھ ایمان لائیں گے اور کچھ ایمان نہ لا کر فساد مچائیں گے۔

برأت ومقاطعہ

......جو لوگ قطعی دلیل سن کر بھی کفر پر اَڑے ہوئے ہیں اور تکذیب کرتے جا رہے ہیں آپ ان سے برأت کرلیں اور فرما دیں میں تمہارے اعمال سے بری ہوں اور تم بھی میرے اعمال کے ذمہ دار نہیں ہو، ممکن ہے اس اعلان سے کچھ نرم ہو جائیں ضد وعناد چھوڑ کر ایمان قبول کرلیں۔

معاندین کی مثال

۴۲......معاندین بہروں اور اندھوں کی مثل ہیں آپ کی مجلس میں آکر کان لگا کر سن رہے ہوتے ہیں، آنکھیں کھول کر دیکھ رہے ہوتے ہیں لیکن ان میں انابت اور تلاشِ حق کی تڑپ نہیں ہوتی، اس واسطے اندھوں بہروں کی طرح ان کو حق نہ تو نظر آتا ہے اور نہ سنائی دیتا ہے۔

معاندین کے حواس سلب کرنا ظلم نہیں

۴۴......معاندین کے حواس سلب کرنا ظلم نہیں انصاف ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو یہ حواس احکام معلوم کرنے کے لئے دیئے تھے لیکن انہوں نے ان کو حق معلوم کرنے کے لئے استعمال نہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے عطیے واپس کر لئے، اپنی چیزیں واپس لے لینا ظلم نہیں بلکہ ان کو اصل مقصد کے لیے استعمال نہ کرنا ظلم ہے۔

قیامت ضرور قائم ہوگی

۴۵......قیامت ضرور قائم ہوگی، میدان محشر لگے گا تو دنیا ان کو ایک روز کی طرح معلوم ہوگی ایک دوسرے کو

پہچانیں گے، جنہوں نے قیامت کا انکار کر کے تیاری نہ کی ہوگی وہ نقصان اٹھائیں گے۔

تسلی و تشفی

۴۶...... جو وعدے اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کے ساتھ کیے مثلاً غلبہ دین اور مجرمین کو سزا دینا وہ سب وعدے پورے ہوں گے۔ فرمایا ہم کچھ وعدے آپ کی زندگی میں میں پورے کر کے آپ کی آنکھیں ٹھنڈی کریں گے جیسا کہ فتح مکہ اور دیگر فتوحات اور میدانِ بدر میں سرداروں کا تڑپنا اور بعض کا قید ہو جانا اور کچھ وعدے آپ کی وفات کے بعد دنیا میں اور کچھ آخرت میں پورے ہوں گے، ہر امت کی طرف رسول بھیجا جاتا ہے جو اُن کی اتباع میں ہدایت حاصل نہیں کرتے ان کو سزا ہوتی ہے ظلم نہیں ہوتا، وہ ڈھیٹ اتنے ہیں کہ مجرم ہونے کی صورت میں عذاب کا مطالبہ کرتے ہیں توبہ نہیں کرتے۔

تقدیم و تاخیر

۴۹...... عذاب میں تاخیر تقدیم نہیں ہوگی طے شدہ وقت پر آئے گا مطالبہ کریں یا نہ کریں، اللہ کا نبی بھی مختارِ کل نہیں ہوتا اس واسطے اپنی مرضی سے نہ اپنے آپ کو نفع پہنچا سکتا ہے نہ ضرر، اللہ کی مرضی کے مطابق سب کچھ ہوتا ہے۔

مجرمین کو تہدید، ایمان نامقبول، فدیہ غیر مفید

۵۰...... عذاب کا مطالبہ کرنے والوں سے کہو عذاب آ گیا تو کیا کرو گے اسے روک لو گے یا اس وقت ایمان لاؤ گے؟ عذاب کو تو نہیں روک سکو گے اور اس وقت کا ایمان مفید نہیں ہوگا بلکہ انہیں کہا جائیگا لو جس کی تمہیں جلدی تھی وہ آ گیا اس کا مزہ چکھو، تم اپنے کرتوتوں کی وجہ سے ہمیشہ جہنم میں رہو گے۔

مجرم آپ سے پوچھتے ہیں آیا یہ سب حق باتیں ہیں؟ آپ فرما دیں رب کی قسم یہ سب کچھ حق ہے، وقوع پذیر ہوگا تم کہیں بھاگ کر عاجز نہیں کر سکو گے، نہ فدیہ دے کر جان چھڑا سکو گے، بالفرض تمہارے پاس دنیا کا سب مال و متاع ہو، ندامت چھپانے کی کوشش کریں گے ناکام ہوں گے فیصلہ منصفانہ ہوگا۔ ظلم کسی پر نہیں ہوگا۔

توحید پر عقلی دلیل

۵۵...... زمین و آسمان کی ہر چیز کا مالک اور متصرف اللہ ہے مختار ہے جو وعدہ کرتا ہے پورا کرتا ہے۔ موت و حیات کا مالک ہے۔ مکلّف مخلوق میدان محشر میں اس کے حضور پیش کی جائے گی وہ حق کا فیصلہ کر کے عملاً نافذ کر دیں گے۔ یہ اللہ کے معبود برحق ہونے کی عقلی دلیل ہے لیکن منکرین اس حقیقت سے انجان بن کر غیر اللہ کی پوجا میں لگے ہیں۔

شاہی حکم نامہ اور اس کے فضائل و مندرجات

۵۷......معبود برحق کا اپنے بندوں کے لئے محبت بھرا آئین جاری ہوا ہے جو کہ ایک وعظ ہے جو تمام اعمالِ قبیحہ ظاہرہ سے روکتا ہے اور تمام رذائلِ قلبیہ کے لیے شفا ہے۔ جو اُسے اپنائے گا وہ جہالت، شرک، نفاق اور شکوک کے امراض سے شفایاب ہو جائے گا اس میں ہدایت ہے جس پر عمل کرنے والا آسان راستے سے اپنے معبود کا قرب اور جنت حاصل کر لے گا۔ اتنا عظیم اور شفقتوں بھرا حکم نامہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے دیا ہے، عمل کرنے والا اللہ کی رحمت سے جنت میں جائے گا اور یہ دنیا کی تمام نعمتوں سے عظیم تر نعمت ہے اس پر لوگوں کو خوش ہونا چاہئے۔ (یا اللہ ہم اس پر خوش ہیں آپ کا شکر ادا کرتے ہیں آپ ہمیں اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا کر دے۔ ابوعبید)

حلت و حرمت

۵۹......اس حکم نامے میں یہ بھی ہے کہ چیزوں کو حلال یا حرام کرنے کا اختیار اللہ کو ہے اس نے تمہارے فائدے کے لئے سب چیزیں پیدا کیں، ان کو حکم نامے کے مطابق استعمال کرو اپنی طرف سے کسی چیز کو حلال یا حرام نہ قرار دو، نہ اللہ پر افتراء کرو۔ افتراء کرنے والوں کا کیا خیال ہے قیامت کے روز انہیں اس افتراء اور بہتان پر سزا نہیں ہوگی؟ (ضرور ہوگی اِلّا یہ کہ توبہ کر لیں) اس عظیم ترین فضل و رحمت کے باوجود اکثر لوگ شکر نہیں کرتے۔ [اے اللہ آپ کا شکر ہے، مجھے حقیقی شاکر بنا۔ آمین ابوعبید]

علم غیب

۶۱...... حکم نامہ جاری کرنے والا معبود حقیقی عالم الغیب ہے زمین و آسمان کی ہر چھوٹی بڑی چیز اس کے علم میں ہے وہ اپنے نبی اور اس کے امتیوں کے حالات سے بھی پورا واقف ہے، جب حکم نامے کو پڑھتے سیکھتے سکھاتے ہیں، عمل کرتے ہیں، اللہ کے علم میں ہوتے ہیں، اس طرح دیگر کاموں کی مصروفیات کا اللہ کو علم ہے، مخالفین کی ریشہ دوانیوں کا بھی اللہ کو علم ہے اپنے علم کے مطابق فیصلہ بھی کریں گے۔ اس سے معلوم ہو جانا چاہیے کہ معبود برحق وہ ہوتا ہے جو کامل العلم ہو، وہ اللہ تعالیٰ ہے۔

اولیاء اللہ کی تعریف

۶۲......اپنے معبود کے حکم نامے پر عمل کرنے والے معبود کے دوست بن جاتے ہیں جن کو عرفِ عام میں بھی اولیاء اللہ کہتے ہیں، وہ حکم نامے کے مطابق کامل ایمان اور کامل تقویٰ حاصل کر لیتے ہیں اور ہر قسم کے خوف اور غم سے محفوظ ہو جاتے ہیں ان کو دنیا اور آخرت میں کامیابی کی بشارت ہے۔ یہ اللہ کی بات ہے، اللہ کی بات کو کوئی تبدیل

نہیں کر سکتا، لہٰذا اولیاء اللہ بننے کے خواہش مند و حکم نامہ پر عمل کرو اولیاء اللہ بنو۔

تسلی رسول

۶۵......سب سے بڑا ولی اللہ، اللہ کا رسول ہوتا ہے، عدوُ اللہ طعن و تشنیع کے نشتر چلاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اپنے نبی اور تمام اولیاء اللہ کو تسلی دیتے ہیں کہ عدوُ اللہ کی باتوں سے پریشان نہ ہونا، عزت و ذلت کا مالک اللہ ہے وہ تمہیں عزت دے گا اور عدوُ اللہ کو ذلیل کرے گا، تم کسی کی پرواہ کیئے بغیر اپنے مقصد کی طرف رواں دواں رہو۔

اولیاء اللہ کو بشارت

۶۶......اللہ کے ولیو! آگاہ رہو جس ذات کے تم ولی ہو وہ زمین و آسمان کی ہر چیز کا مالک اور معبود برحق ہے تم نے صحیح جگہ دوستی قائم کی ہے کامیاب رہو گے غیر اللہ کے پجاری محض ظن کی اتباع کرتے ہیں اٹکل پچو سے کام لیتے ہیں کبھی کامیاب نہیں ہونگے۔

رات اور دن کی نعمت

۶۷......حکم نامہ بھیجنے والے معبود برحق نے تمہارے لئے اندھیری رات بنائی تاکہ سکون کے ساتھ سو کر تھکاوٹ اتار دو اور دن کو روشن بنایا تاکہ تم اپنی روزی کماؤ اور دیگر کام بھی کر سکو۔

دشمن افتراء باندھتے ہیں

۶۸......حکم نامہ بھیجنے والا معبود یکتا ہے نہ اس کا شریک ہے نہ بیوی بچے ہیں نہ اُس کو بیوی بچوں کی ضرورت ہے لیکن اللہ کے دشمن اللہ پر جھوٹ کا طوفان باندھتے ہوئے بچے ثابت کرتے ہیں جیسا کہ یہود و نصاریٰ اور مشرکین نے اللہ کے لئے اولاد کا جھوٹ باندھا ہے یہ بالکل غلط اور حقیقت کے برعکس ہے بغیر دلیل کے ہے، اللہ تو اولاد سے پاک ہے اور غنی و بے پرواہ ہے، زمین آسمان کی ہر چیز کا حقیقی مالک ہے۔

مملوک چیز اولاد نہیں ہوتی، آپ کہہ دیں جھوٹ باندھنے والے کبھی کامیاب نہیں ہوں گے، دنیا دار العمل ہے، اس میں کچھ فائدہ اٹھالیں، دار الجزاء آخرت میں اللہ تعالیٰ ان کو کفر پر سخت سزا دیں گے۔

عذاب کا نمونہ

۷۱......مجرمین کو تنبیہ کے لئے دنیا میں عذاب میں مبتلا کرنا ممکن ہے جیسا کہ قوم نوح دنیا میں عذاب کا شکار ہوئی جو دوسرے لوگوں کے لئے عبرت کا سامان ہے، جس کی تھوڑی سی تفصیل یہ ہے کہ جب دنیا میں شرک شروع ہوا اللہ تعالیٰ نے ردِّ شرک کے لئے نوح علیہ السلام کو رسول بنا کر بھیجا جنہوں نے ساڑھے نو سو سال کام کیا، شرک کا رد کیا،

جس کی تفصیل قرآن کی مختلف سورتوں میں آتی ہے نوح علیہ السلام نے جرأتمندی کے ساتھ قوم کو للکار کر فرمایا: اگر میرا تمہارے ہاں رہنا اور میری نصیحت تمہارے اوپر گراں ہے تو میرے خلاف پوری تیاری کر کے آ جاؤ میں تیار کھڑا ہوں مجھے مہلت نہ دو، میرا بھروسہ اللہ پر ہے، تمہاری روگردانی سے مجھے کوئی نقصان نہیں، میں تم سے کوئی معاوضہ یا چندہ نہیں مانگتا، میرا اجر اللہ نے دینا ہے میں اس کا فرمانبردار ہوں تمہیں بھی فرمانبرداری کی دعوت دیتا ہوں۔ قوم پھر بھی باز نہ آئی تکذیب میں لگی رہی، اللہ نے نوح علیہ السلام اور ان پر ایمان لانے والوں کو پانی کے طوفان سے نجات دی اور پوری مشرک قوم کو اس پانی میں غرق کر دیا جس نے پہاڑوں کو بھی ڈبو دیا تھا۔ اس واقعہ سے موجودہ مجرموں کو عبرت پکڑنا چاہئے کہ ان پر بھی دنیا میں عذاب آ سکتا ہے۔

ان کے بعد بھی کئی قومیں آئیں اور ایمان نہ لانے کی وجہ سے تباہ ہوتی رہیں۔ ان کے بعد موسیٰ اور ہارون علیہما السلام فرعون کی طرف اللہ کے رسول بن کر آئے، فرعونیوں نے جادوگر کا الزام لگا کر مخالفت شروع کر دی اور مقابلے میں جادوگر لا کر کھڑے کیے جو حقیقت حال کو سمجھ کر ایمان لائے اور شہید کر دیے گئے۔ فرعون بڑا ظالم تھا سخت عذاب دیتا تھا، اس کے ڈر سے لوگ موسیٰ علیہ السلام پر ایمان نہ لائے، آخر کار چند نوجوانوں نے جرأت کر کے ایمان قبول کر لیا۔ موسیٰ علیہ السلام نے ان کی تربیت کی اور فرمایا جب ایمان لا چکے ہو تو ڈٹ جاؤ اللہ پر بھروسہ رکھو۔ نوجوانوں نے دعا کی اللہ ہم نے آپ پر بھروسہ کیا ہے آپ ہمیں ظالموں کا تختہ مشق نہ بنانا، ہمیں اپنی رحمت سے کفار سے نجات دلانا، اللہ تعالیٰ نے دعا قبول فرمائی۔

ہدایت ربانی

۸۷......اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی کی کہ آپ لوگ الگ ایک بستی تعمیر کریں اس میں مساجد بھی بنائیں یا گھروں کو قبلہ رخ بنائیں تاکہ ان میں نماز قائم کی جا سکے اور دشمنوں کی سختیوں سے بچا جا سکے۔

موسیٰ علیہ السلام کی بددعا

۸۸......موسیٰ علیہ السلام نے فرعون سے مایوس ہو کر فرعون کے خلاف یوں بددعا کر دی: اے اللہ! آپ نے اس کو مال، زینت، صحت اور حکومت وغیرہ عطا کی اس کو ایمان لا کر شکر ادا کرنا چاہیے تھا یہ ایمان لانے کے برعکس خود رب ہونے کا دعویٰ کر چکا ہے، ظالم ہے کسی کو ایمان لانے نہیں دیتا، میں مدت سے کوشش کر رہا ہوں کہ ایمان لائے، اب مایوس ہو چکا ہوں آپ اس کے مال وغیرہ کو ختم کر دیجئے اس کے دل کو سخت کر دیجئے یہ عذاب دیکھے بغیر ایمان لانے والے نہیں ہیں۔

قبولیتِ بد دعا

۸۹......اللہ نے دونوں بھائیوں کی دعا قبول فرمائی، موسیٰ علیہ السلام نے دعا کی، ہارون علیہ السلام نے آمین کہی، دعا دونوں کی طرف منسوب ہوئی۔ فرمایا تمہاری دعا قبول ہوئی استقامت کے ساتھ اپنا کام جاری رکھو، ان جاہلوں کے اتباع سے بچ کر رہو۔

بدُعا کا اثر

۹۰......موسیٰ علیہ السلام اللہ کے حکم سے اپنی قوم کو لے کر دریا عبور کر گئے فرعون ان کی گرفتاری کی غرض سے فوجیں دریا میں داخل کر کے بمع فوج غرق ہو گیا، جس کی تفصیل دوسری سورتوں میں ہے، عبرت کے لیے اللہ نے فرعون کی لاش کو تو سمندر سے باہر کر دیا لیکن اس کا اس وقت کا ایمان قبول نہ کیا، توبہ کا دروازہ بند ہو چکا تھا۔

انعام اور شکوہ

۹۳......ہلاکتِ فرعون کے بعد اللہ تعالیٰ نے بنو اسرائیل کو اچھا ٹھکانا دیا، یہ شام اور مصر کے حکمران بن گئے، اب موقعہ تھا دین پر خوب محنت کرتے لیکن انہوں نے آزاد ہو کر علم آ جانے کے بعد آپس میں اختلاف شروع کر دیا، گروہ بندیاں شروع ہو گئیں، یہاں تک کہ حضرت محمد ﷺ مبعوث ہوئے ان کی نبوت کا بھی اکثریت نے انکار کر دیا، غلط راہ پر چل پڑے، اللہ تعالیٰ آخرت میں ان کا فیصلہ فرمائیں گے۔

اخراجِ شک

۹۴......مسئلہ معلوم نہ ہو یا شک ہو تو اُسے اہلِ علم سے سوال کر کے معلوم کر لینا چاہیے، اس آیت میں بظاہر خطاب حضور علیہ السلام کو ہے لیکن مراد دیگر شک کرنے والے لوگ ہیں۔ تفسیر ابن کثیر میں ہے: آپ ﷺ نے فرمایا: نہ مجھے شک ہے نہ میں کسی سے سوال کرتا ہوں، لَا اَشُکُّ وَلَا اَسْـئَـلُ، آپ تو جن کو دعوت دیتے ہیں ان کے دلوں میں پہاڑ سے زیادہ مضبوط یقین پیدا کر دیتے۔ دینِ اسلام اور کتاب اللہ میں کسی اور کو شک ہے تو وہ اہلِ کتاب سے پوچھ کر شک نکال سکتے ہیں کیونکہ اہلِ کتاب میں بھی کچھ لوگ سچ بتانے والے ہوتے ہیں، مفرد ضمیر کے ساتھ خطاب جنسِ انسان کے اعتبار سے ہے، شروع میں کچھ لوگ تصدیق کرتے، کچھ تکذیب کرتے اور کچھ توقف کرتے، سب اس خطاب میں آ گئے۔

بد بخت

۹۶......ضدی اور بد بخت ایمان نہیں لاتے اگرچہ وہ ہر قسم کی نشانیوں بھی دیکھ لیں یہاں تک کہ عذاب دیکھ

لیں، عذاب آنے کے بعد ایمان لانا قبول نہیں ہوتا جیسا کہ فرعون کا واقعہ اوپر گزر چکا ہے۔

ایمانِ یأس

۹۷......قومِ یونس کے سوا کوئی قوم بھی ایسی نہ تھی جنہوں نے عذاب دیکھ کر ایمان ظاہر کیا اور ایمان قبول ہو گیا، یونس علیہ السلام کی قوم نے آثارِ عذاب دیکھ کر ایسی اخلاص کے ساتھ توبہ کی جو اللہ کو پسند آ گئی اور قبول کر لی عذاب کو روک لیا۔

جبری ایمان

۹۹......اختیاری ایمان قبول ہوتا ہے اُس کا فائدہ بھی ہوتا ہے، جبری ایمان مقصود نہیں، نہ ہی قبول ہوتا ہے۔ اگر جبری ایمان مقصود ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ سب جن و اِنس کو جبراً مومن بنا دیتے، یہ حکمتِ خداوندی کے خلاف ہے۔ کوئی شخص بغیر اذنِ الٰہی کے ایمان نہیں لاتا جس میں انابت ہو اللہ تعالیٰ اس کا ایمان قبول کر لیتے ہیں جو دلائل پر غور کر کے انابت بھی نہیں ظاہر کرتا اُسے کفر کی گندگی میں پڑا رہنے دیتے ہیں، آپ اگر چہ لوگوں کے ایمان کے حریص ہیں لیکن جبراً مومن نہیں بنا سکتے۔

دعوتِ فکر

۱۰۱......کائنات میں ہر طرف توحید کے دلائل موجود ہیں، نظر و فکر کر کے ایمان لایا جا سکتا ہے۔ جو لوگ ان پر توجہ ہی نہیں کرتے ان کو دلائل بھی فائدہ نہیں دیتے، وہ ضدی لوگ سابقہ عذاب میں مبتلا لوگوں کی طرح عذاب کے منتظر ہیں، تو پھر منتظر رہیں آخر کار عذاب آ ہی جائے گا۔

اہلِ ایمان کے لئے بشارت

۱۰۳......اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں اور ایمان داروں کو عذاب سے نجات دیتے ہیں اور ان کی مدد کرتے ہیں، لہٰذا ایمان لاؤ نجات پاؤ۔

اظہارِ مسلک

۱۰۴......اللہ تعالیٰ نے فرمایا آپ اپنا مسلک کھول کر بیان کر دیں، فرما دیں اگر تمہیں میرے مسلک میں کوئی شک ہے تو سن لو میں صرف اللہ کی عبادت کرتا ہوں اور کرتا رہوں گا، وہ رب جو تمہاری روحیں قبض کر کے تمہیں موت دیتا ہے، مجھے ایمان دار ہونے کا حکمِ خداوندی ہے، اپنا رُخ یکسو ہو کر اللہ کی طرف رکھنے کا اور مشرکین میں سے نہ ہونے کا بھی حکم ہے، جو نفع نقصان کے مالک نہیں اُن کو پکارنے کی ممانعت ہے اُن کو پکارنا ظلم ہے، پکار کے لائق تو وہ

ہے جس کے ضرر کو کوئی ہٹا نہ سکے، جس کے فضل کو کوئی روک نہ سکے، وہ غفور رحیم ہے توبہ کرنے پر گناہ معاف کر دیتا ہے اور انعام بھی دیتا ہے۔

اعلانِ حق

۱۰۸......لوگو! حق تو اللہ کی طرف سے آتا ہے جو اس کو لے گا ہدایت پائے گا، اپنا فائدہ کرے گا جو حق سے رو گردانی کرے گا گمراہ ہوگا، اپنا نقصان کرے گا، میں کسی کا وکیل نہیں ہوں۔

ادائیگی فرائض کا اہتمام

۱۰۹......آپ وحی کا اتباع کریں تبلیغ کے سلسلے میں ایذا رسانیوں پر صبر کریں، فیصلۂ خداوندی کا انتظار کریں اللہ ہی بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔

بحمد الله تمت خلاصة سورة یونس۔

اللّٰهم تقبّل منّی واجعله مفیدًا وصدقةً جاریةً واغفر لی وارحمنی ولجمیع المومنین والمومنات وصلّ علی جمیع الانبیاء والمرسلین۔ سبحانك اللّٰهم وبحمدك استغفر اللّٰه وأتوب الیه۔ أشهد ان لّا اِله اِلّا اللّٰه واشهد أنّ محمّد رّسول اللّٰه۔

۱۷ رشوال ۱۴۴۳ھ/۱۹ رمئی ۲۰۲۲ء

سُوْرَةُ هُوْدٍ مَكِّيَّةٌ

[ترتیب قرآنی (۱۱) ترتیب نزولی (۵۲) آیات (۱۲۳) رکوع (۱۰)]

ربط: سورہ یونس میں اتباع وحی کا حکم تھا اب سورہ ہود میں وحی کا تعین ہے، وہ کتاب اللہ ہے۔

خلاصہ: معبود اور عالم الغیب والشہادہ صرف اللہ ہے اس دعوے کو بیان کرتے وقت مزاحمت ہو تو آزردہ دل نہیں ہونا، جو اس دعوے کو نہیں مانتے وہ ضدی اور عنادی ہیں اس دعوے پر سات انبیاء علیہم السلام کے واقعات دلائل وشواہد ہیں۔

کتاب اللہ

ا...... یہ کتاب حکیم علیم خدا کی ہے اس کے احکام حکمت ودانش سے پُر ہیں اور مضبوط بھی، اس کا پہلا حکم ہے کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو، اللہ کا رسول بشیر ونذیر ہے۔ اگر تم سے غلطی ہو جائے تو اللہ سے بخشش مانگ لیا کرو گناہ ہو جائے تو بہ کر لیا کرو وہ تمہیں معاف کر دے گا۔ وقت مقرر تک مہلت دے دے گا تم اس وقت میں عبادت کر کے نفع اٹھالو جتنا کوئی زیادہ نیک عمل کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو اتنا اپنے فضل سے نوازے گا۔ جو کوئی شخص اطاعت سے منہ پھیرے گا اسے بڑے دن یعنی محشر میں بڑا عذاب ہوگا۔ قیامت ثابت شدہ حقیقت ہے سب نے اللہ تعالیٰ کے پاس لوٹ کر جانا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اس کے مقدورات میں مجرموں کو سزا دینا بھی ہے۔ جو لوگ سینہ دوہرا کر کے یا کپڑوں میں لپٹ کر اللہ سے چھپنا چاہتے ہیں جیسا کہ مشرک کرتے یا حیا کی وجہ سے کشف عورت والے کاموں میں بھی صحابہ کرام دوہرے ہو کر کپڑوں میں لپٹ کر قضاء حاجت کرتے یا بیویوں کے پاس جاتے۔ ان کو پتہ ہونا چاہیے اللہ سے تم نہیں چھپ سکتے، اتنے تکلف کی ضرورت نہیں، البتہ جتنا پردہ ممکن ہے اتنا ضرور کرو کیونکہ حیا ایمان کا عظیم الشان شعبہ ہے، حیا کرو اور اللہ سے چھپ کر گناہ کرنا ممکن نہیں لہٰذا گناہ ہر حال میں چھوڑ دو۔

بارھواں پارہ

رازق صرف اللہ تعالیٰ ہے

۶......ہر ایک جن وانس اور دیگر مخلوق کا رازق صرف اللہ ہے وہ اپنی مخلوق کے مستقر اور مستودع کو برابر جانتا ہے یعنی مخلوق کے عارضی اور مستقل ٹھکانے کو جانتا ہے اسے وہیں رزق پہنچا دیتا ہے اور یہ سب کچھ کتاب میں یعنی لوحِ محفوظ میں لکھا ہوا ہے۔

خالقِ کون ومکان اللہ ہے

۷......زمینوں اور آسمانوں کا خالق اللہ ہے، اُس نے اِن کو چھ دنوں میں بغیر میٹریل اور بغیر نمونے کے بنا دیا وہ مستوی عرش یعنی حکمران اور بادشاہ ہے اس کا عرش پانی پر قائم ہے جو اُس کی قدرت کا مظہر ہے، اس نے اپنی مخلوق میں سے مکلف مخلوق جن وانس کو احکام دیئے ہیں وہ دیکھنا چاہتا ہے کہ ان میں سے کون خوبصورت اعمال کرتا ہے (خوبصورت عمل وہ ہوتا ہے جو سنت طریقے پر اخلاص کے ساتھ کیا جائے)۔

منکرینِ توحید قیامت کے بھی منکر ہیں انہیں کہا جائے کہ جزا سزا کے لئے مرنے کے بعد دوبارہ اٹھنا ہوگا تو وہ اسے جادو کہہ کر رد کر دیتے ہیں اگر انہیں کہا جائے تنبیہ کے لئے عذاب دنیا میں بھی آ سکتا ہے تو کہتے پھر اس کو کس نے روکا ہے، آتا کیوں نہیں؟ انہیں جواب میں کہو جب عذاب آ گیا تو ٹالا نہ جائیگا۔ تمہیں گھیرے گا نکل نہیں سکو گے (آنے سے پہلے توبہ کر کے عذاب سے بچ سکتے ہو)۔

یئوس وکفور

۹......اللہ تعالیٰ کا فر انسان پر اپنی رحمت سے کسی نعمت کا فیضان کر کے کچھ عرصہ بعد نعمت واپس کر لیتے ہیں تو وہ مایوس اور ناشکر ہو جاتا ہے کہ یہ نعمت پھر کبھی نہیں آئے گی، اگر پہلے تکلیف قحط بیماری وغیرہ دے کر بعد میں نعمت سے نوازیں تو دہریہ بن جاتا ہے، کہتا ہے یہ زمانے کا چکر ہے، کل تکلیف تھی آج نعمت آ گئی، اس پر شکر نہیں کرتا بلکہ اتراتا ہے اور فخر کرنے لگتا ہے۔

مومن کی شان .

۱۱......مومن ان حالتوں سے مستثنیٰ ہے وہ صبر شکر سے کام لیتا ہے اور نیک اعمال میں لگا رہتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی کوتاہیوں کو معاف کر دیتے ہیں اور نیکیوں کا بہت بڑا ثواب دیتے ہیں۔

مبلغ کی شان

۱۲......مبلغ اونٹ کی طرح صابر، آسمان کی طرح بلند مقصد، پہاڑ کی طرح ثابت قدم اور زمین کی طرح متواضع ہو جیسا کہ سورۃ الغاشیہ میں ان کی طرف اشارہ کیا گیا ہے تو پھر مخالفین کی مخالفت یا مصالحت کی پیش کش قبول نہ کرے نہ تنگ دل ہو کر تبلیغ چھوڑ دے یا اُس کا کچھ چھوڑ دے کیونکہ مبلغ کا کام اللہ تعالیٰ کے احکام اللہ کی مخلوق تک پہنچانا نہ کہ منوانا، مبلغِ اعظم رسول اللہ ﷺ کو اللہ تعالیٰ میٹھی تنبیہ کے ساتھ تسلی دے رہے ہیں کہ آپ مخالفین کے اعتراضات یا مصالحت کی پیش کش سے تنگ دل ہو کر بعض احکام کی تبلیغ چھوڑ دیں گے ایسا کرنا ممکن نہیں آپ تو بشیر و نذیر ہیں یہ کام زندگی بھر کریں۔ اعتراضات کی تفصیل دیگر آیات اور احادیث میں موجود ہے اس آیت میں دولت کا نہ ہونا اور فرشتوں کا محافظ نہ ہونا اعتراض ہے۔

طریقۂ مفاہمت

۱۳......منکرین کو فرمائیں اگر تم قرآن کو کلام الٰہی نہیں مانتے انسان کا بنایا ہوا کہتے ہو تو پھر تم بھی عربی دان فصاحت بلاغت کے ماہر خطیب و شاعر ہو تو سب مل کر اس قرآن جیسی دس سورتیں ایسی پیش کرو جو فصاحت بلاغت، جزالت، حُسنِ نظم میں قرآن جیسی اور پُر معنی ہوں، اگر نہ بنا سکو تو پھر اس کو کلام اللہ اور مجھے رسول اللہ مان لو، مفاہمت ہو جائے گی۔ پھر ہم سب اللہ کی توحید کو مان کر اس کے احکام کی پیروی کریں گے، محبت سے رہیں گے۔

مشرک کے اچھے عمل

۱۵......منکرین دنیا کی محبت میں تمام حقائق کا انکار کرتے اور موحدین پر اعتراض کرتے ہیں یہ جو دنیا میں کچھ اچھے عمل کر لیتے ہیں مثلاً غریبوں کو کھلا پلا دیا، علاج کر دیا، سڑکیں سکول بنوا دیئے وغیرہ۔ ان کو ان اعمال کا بدلہ دنیا میں دے دیا جاتا ہے آخرت میں انہیں آگ کے سوا کچھ نہیں ملنے والا، اس لئے مسلمانو! ان کے مال و دولت اور عہدے سے متاثر نہ ہونا۔

مسئلہ واضح ہے

۱۷......قرآن پاک کا کلام اللہ ہونا اور اس کی بیان کردہ توحید اور رسالت بالکل واضح فطرت کے مطابق

ہیں، منکرین عناداً نہیں مانتے، ایک شخص اپنے رب کی طرف سے واضح دلیل پر ہو (جو کتاب اللہ ہے جس میں بیان کردہ مسئلہ توحید باری عقل وفطرت کے مطابق ہے اور شاہد بھی موجود ہے (اس سے خود رسول اللہ اور آپ کی زندگی یا جبریل علیہ السلام جو امین ہے مراد ہیں، اس سے پہلے تورات جو راہنما اور باعثِ رحمت ہے گواہ ہے پھر بھی کوئی نہ مانے تو وہ ضدی اور عنادی نہیں تو اور کون ہے؟ اس واضح اور روشن مدلل مسئلے کو جو نہ مانے وہ جہنمی ہے لہٰذا اس میں کسی کو شک کی گنجائش نہیں۔

بڑا ظالم

۱۸...... جو شخص مسئلہ واضح اور ثابت ہو جانے کے بعد بھی اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھے مثلاً اللہ پر شفیعِ غالب کا عقیدہ رکھتا ہے یا اللہ کے لئے اولاد بیٹے اور بیٹیاں ثابت کرتا ہے یا انبیاء اور اولیاء کو خدائی درجہ دیتا ہے یہ بڑا ظالم ہے اس پر خدا تعالیٰ کی لعنت ہے، یہ اللہ کی راہ سے دوسروں کو بھی روکتا ہے اور دین میں کجی تلاش کرتا ہے، آخرت کا منکر ہے (ایسے شخص سے دور رہنا چاہئے) جب اللہ تعالیٰ ان ظالموں کو سزا دینا چاہیں گے تو دے دیں گے، یہ کہیں بھاگ کر اللہ تعالیٰ کو عاجز نہیں کرسکیں گے۔ ان کے اولیاء بھی انہیں نہیں چھڑا سکیں گے، ان کے لئے عذاب بڑھایا جاتا رہے گا۔ یہ دنیا میں نہ حق کے دلائل سننا گوارا کرتے تھے نہ خود غور اور نظر فکر کرتے تھے۔ انہوں نے خود کو نقصان میں ڈالا اور ان کے گھڑے ہوئے اولیاء اور شفیع سب غائب ہوں گے۔ یہ لوگ یقیناً آخرت میں سب سے زیادہ نقصان اٹھانے والے ہوں گے۔

نہ خدا ہی ملا نہ وصالِ صنم
نہ اِدھر کے رہے نہ اُدھر کے رہے

اپنے برے عقیدے کی بدولت جہنم جائے اُسی میں جلے اور سڑے۔

بشارت

۲۳...... جن خوش قسمت لوگوں نے عقیدہ درست کر کے نیک اعمال اختیار کیے رکھے اور تواضع و عاجزی اپنائی، یہ جنتی لوگ ہیں جنت میں ہمیشہ مزے سے رہیں گے۔

مومن اور کافر کی مثال

۲۴...... مومن دیکھنے اور سننے والے کی طرح جو کسی کا محتاج نہیں ہوتا اور کافر منکر بہرے اور اندھے کی طرح ہوتا ہے جو ہر وقت دوسروں کا محتاج ہوتا ہے لہٰذا لوگو! اُن سے عبرت پکڑ کر سمیع وبصیر بنو اور جنت کی طرف چلو۔

نوح علیہ السلام

۲۵...... نوح علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے پہلے رسول ہیں جو ردِ شرک کے لئے مبعوث ہوئے انہوں نے اپنی

نبوت کا تعارف کرانے کے بعد سب سے پہلی دعوت توحید دی، فرمایا: اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو ورنہ دردناک عذاب کا خطرہ ہے۔

مشرکین کے اعتراضات

۲۷......قوم نے چار سوال اٹھائے: (۱) آپ ہماری طرح بشر ہیں (۲) آپ کے متبعین کی کاسبی یعنی معاشرے کے رذیل اور ان پڑھ لوگ ہیں (۳) آپ کو ہم پر کسی قسم کی مالی اور علمی فضیلت نہیں ہے (۴) آپ اپنے دعویٰ نبوت میں جھوٹے ہیں۔

جوابات

۲۸......میرا دعویٰ نبوت دلیل پر مبنی ہے معجزات پیش کرتا ہوں، نبی کے لئے دولت اور دنیا کا عہدہ ہونا ضروری نہیں، نبی کے ممتاز ہونے کے لئے اعلیٰ اخلاق، تقویٰ، خدا ترسی اور حق پرستی اور مخلوق کی خیر خواہی ضروری ہے جو میرے اندر موجود ہیں، جن کی طرف دیکھنے سے تم اندھے بنے ہوئے ہو، ہم تمہیں زبردستی چمٹا نہیں سکتے جبکہ تم اُس کو برا سمجھتے ہو، چمگادڑ کی طرح سورج کی روشنی نہیں دیکھنا چاہتے۔

استغناء النبی ﷺ

۲۹......اللہ کا نبی مالی فوائد سے مستغنی ہوتا ہے اور ایمان لانے والوں کی قدر کرتا ہے، اس واسطے نوح علیہ السلام نے قوم سے فرمایا میں تم سے کوئی اجر نہیں طلب کرتا نہ میں غریب ایمان لانے والوں کو اپنی مجلس سے دور کرتا ہوں (وہ تو ہیرے ہیں) اپنے رب سے ملاقات کرنے والے ہیں جو بڑی عزت وشان کی چیز ہے لیکن تم اس حقیقت سے جاہل ہو اس واسطے اعتراض کرتے ہو، اگر میں انہیں اپنی مجلس سے اٹھا دوں وہ اللہ سے میری شکایت کر دیں یا اللہ تعالیٰ خود پوچھ لے تو اللہ کی ناراضگی سے کوئی نہیں بچا سکے گا۔

طعنۂ فقر کا مُسکِت و مفحم جواب

۳۱......تم جو فقر کا طعنہ دیتے ہو میں نے دولت کا دعویٰ تو نہیں کیا نہ میں علم غیب رکھتا ہوں کہ معلوم کر لوں کہ ایمان والے پڑھے لکھے اور امیر ہیں یا ان پڑھ فقیر ہیں، میں نے فرشتے ہونے کا دعویٰ کب کیا ہے تم جو کہتے ہو آپ انسان ہیں، میں واقعی انسان ہوں انسان ہی نبی بنتے ہیں، تمہاری نظریں جن لوگوں کو حقیر قرار دیتی ہیں یہ تمہاری سوچ ہے، میں نہیں کہتا کہ اللہ تعالیٰ ان کو اجر نہیں دے گا، اللہ تعالیٰ ان کے دل کے ایمان کو جانتے ہیں، میرا ان کو اپنی مجلس سے دور کرنا ظلم ہوگا (یہاں سورہ عبس والا واقعۂ حضرت عبداللہ بن ام مکتوم لگایا جا سکتا ہے)۔

قوم کا احمقانہ مطالبہ

۳۲......قوم نے مسکت جواب سن کر احمقانہ مطالبہ کر دیا کہ اگر آپ سچے ہیں تو وہ عذاب لے آئیں جس سے ڈراتے ہیں نیز آپ کی مخلصانہ دعوت کو جھگڑا قرار دیا۔

نوح علیہ السلام کا ناصحانہ جواب

۳۳......تو نوح علیہ السلام نے اس کا ناصحانہ جواب دیا، عذاب لانے والا اللہ تعالیٰ ہے جب چاہے گا لے آئے گا پھر میں بھی نہیں روک سکوں گا، نہ تم کسی صورت بچ سکو گے، یادرکھو وہ تمہارا رب ہے تم اس کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

قوم کا افتراء

۳۵......ابن عباس رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق یہ آیت تتمہ ہے قصہ نوح کا کہ قوم نے کہا یہ سب باتیں آپ نے خود گھڑی ہیں، جواب دیا اگر بالفرض میں نے گھڑی ہیں تو اس کا جرم میرے سر ہو گا تم اس سے بری ہو گے۔ اگر میں نے نہیں گھڑیں اور واقعتاً میں نے نہیں گھڑی ہیں تو پھر تم انکاری مجرم ہو گے، میں تمہارے جرم سے بری ہوں گا۔ مقاتل کے قول کے مطابق یہ جملہ معترضہ ہے جو کہ مشرکینِ مکہ اور حضور علیہ السلام کے درمیان مکالمہ ہے۔

خاص وحی

۳۶......نوح علیہ السلام طویل مدت سے قوم کے ایمان لانے پر محنت کر رہے تھے، دعائیں مانگتے اور غم میں گھلتے تو اللہ تعالیٰ نے وحی بھیج کر تسلی دی کہ آپ غم نہ کریں ان میں سے جن لوگوں نے ایمان لانا تھا وہ لے آچکے ہیں دوسرے لوگ ایمان نہیں لائیں گے، تو نوح علیہ السلام نے ان کی ہلاکت کی دعا مانگی جس کا ذکر سورہ نوح میں ہے: لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا۔

اللہ تعالیٰ نے وہ بھی قبول کر لی اور ہدایت دی کہ ان کو پانی کے طوفان میں ہلاک کیا جائے گا، آپ ایمانداروں کے بچاؤ کے لئے ہماری نگرانی اور ہماری وحی کے ساتھ کشتی تیار کریں۔ نوح علیہ السلام نے کشتی تیار کرنا شروع کی تو قوم نے مذاق شروع کر دیا مثلاً پہلے نبوت کا دعویٰ تھا اب ترکھان بن گئے ہیں، زمین خشک پڑی ہے ادھر پانی میں ڈوبنے سے بچنے کے لئے کشتی تیار ہو رہی ہے، نوح علیہ السلام فرماتے مذاق کر لو ہم بھی اس کا بدلہ لیں گے۔

علامتِ طوفان

۴۰......فرمایا جب تنور سے پانی جوش مارے تو طوفان کی ابتداء ہو جائے گی اور آپ جانوروں میں سے ایک ایک جوڑا (نر مادہ) بھی کشتی میں سوار کر لینا اور اپنے گھر والوں میں سے تمام ایماندار اور دیگر ایمانداروں کو بھی کشتی میں

سوار کر لینا۔نوح علیہ السلام کا بیٹا یام عرف کنعان اور ایک بیوی ایمان نہ لا کر غرق ہو گئے، تین بیٹے حام، سام اور یافث ان کی بیویاں اور بچے اور نوح علیہ السلام کی دوسری بیوی مسلمان تھے، کشتی میں سوار ہوئے، دیگر مسلمان بھی سوار ہوئے جن کی تعداد کے بارے کئی اقوال ہیں ۷۹،۸۳،۷۹ وغیرہ۔

فائدہ: تنور سے مراد روٹیاں پکانے والا تنور ہے اور ابن عباس کے قول کے مطابق تنور سے مراد روئے زمین ہے یعنی جب جگہ جگہ سے پانی پھوٹنا شروع ہو جائے۔

سواری پر دُعا کا اہتمام

۴۱......جب سوار ہو جاؤ تو کشتی کو خدا تعالیٰ کے سپرد کر دو، وہ اللہ کے حکم کے مطابق چلتی رکتی رہے گی بسم اللہ پڑھو گے تو کشتی چل پڑے گی پھر بسم اللہ پڑھو گے تو رک جائے گی بسم اللہ اس کے لئے ریموٹ کنٹرول ہوگا۔

نوح علیہ السلام کی اپنے بیٹے کو دعوت

۴۲.....نوح علیہ السلام نے اپنے بیٹے کنعان کو بچانے کی آخری کوشش کی کہ کلمہ پڑھ کر کشتی پر سوار ہو کر جان بچالو، اس کے علاوہ بچنے کی کوئی صورت نہیں، اُس وقت کشتی پہاڑ جیسی موجوں میں چل رہی تھی۔

بیٹے کا جواب

۴۳......بیٹے نے کہا پہاڑ پر چڑھ کر جان بچالوں گا، تو باپ نے فرمایا: آج اللہ کے عذاب سے کوئی بچانے والا نہیں جس پر اللہ رحم کرے گا وہ بچ سکے گا، اتنے میں ایک موج آئی اس میں غرق ہو کر جہنم رسید ہو گیا۔

طوفان تھم گیا

۴۴......جب مقصد پورا ہو گیا، مشرک قوم ہلاک ہو گئی تو اللہ نے زمین کو حکم دیا طوفان والا پانی نگل لے، معتاد پانی دریاؤں چشموں اور نہروں میں ضرورت کے لیے رہنے دے، آسمان کو بھی برسنے سے روک دیا، کشتی جودی پہاڑ پر آ لگی۔

پکارِ نوح علیہ السلام

۴۵......نوح علیہ السلام نے ایک موقعہ پر اللہ تعالیٰ کو درخواست پیش کی کہ میرا بیٹا میرے اہل میں ہے اور آپ کا وعدہ سچا ہے، تو بھی سب فیصلہ کرنے والوں سے بہتر فیصلہ کنندہ ہے (اسے بھی ایمان کی توفیق دے کر نجات دے دے)۔

تنبیہ از باری تعالیٰ

۴۶......فرمایا: اے نوح! وہ تیرے اہل سے نہیں ہے، نبی کا اہل وعیال تو ہر متقی ہے۔(كُلُّ نَقِيٍّ وَتَقِيٍّ

فَھُوَ اَھْلِیْ) لہٰذا آئندہ ایسے سوال نہ کیا کریں، تو نوح علیہ السلام نے معذرت کی کہ میں ایسے سوالوں سے آپ کی پناہ میں آتا ہوں آئندہ ایسی درخواست کبھی نہیں کروں گا اگر مجھے معاف کر کے رحمت سے نہ نوازیں تو نقصان میں پڑ جاؤں گا۔ درخواست منظور ہوگئی معافی مل گئی اور حکم ہوا کہ ہماری طرف سے سلامتی اور برکتوں کے ساتھ کشتی سے اُتر کر زمین پر آجاؤ، کچھ لوگ تو آپ کے ساتھ رحمت و برکت میں شریک رہیں گے اور کچھ لوگ ایک مدت کے بعد راہِ راست سے ہٹ کر دردناک عذاب کا شکار ہوں گے۔

اثباتِ رسالتِ رسول ﷺ، نفی علم غیب

۴۹...... یہ جملہ معترضہ ہے کہ جس میں اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو فرمایا آپ ہمارے نبی ہیں ہم نے آپ کو وحی کے ذریعے اس واقعہ پر مطلع کر دیا، اس سے پہلے آپ اور آپ کی قوم اس واقعہ سے واقف نہ تھے، آپ بھی اس واقعہ سے سبق حاصل کرتے ہوئے قوم کی ایذا رسانیوں پر نوح علیہ السلام کی طرح صابر رہیں، اچھا انجام پرہیز گاروں کا ہوتا ہے۔

خطابِ ہود علیہ السلام

۵۰...... ہود علیہ السلام نے قوم سے تین خطاب کیے، پہلے خطاب میں فرمایا عبادت صرف اللہ کی کرو اس کے سوا نہ کوئی معبود ہے نہ شفیع غالب۔ دوسرے خطاب میں فرمایا میرا اجر اللہ نے دینا ہے تم سے کچھ نہیں مانگتا، تیسرے خطاب میں فرمایا: استغفار کرو اللہ تعالیٰ بارش برسائے گا تمہاری قوت بڑھائے گا۔

قوم کا جواب

۵۳......قوم نے جواب دیا آپ کے پاس اس دعوے پر کوئی دلیل نہیں ہے، ہم نہ آپ کی بات پر اپنے معبودوں کو چھوڑیں گے نہ آپ پر ایمان لائیں گے، آپ جو ہر وقت دعوت الی التوحید میں مصروف ہیں آرام نہیں کرتے یہ ہمارے خداؤں کی مار ہے جو آپ کو پریشان کرتی ہے۔

جواب الجواب

۵۴......حضرت ہود علیہ السلام نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ کو گواہ بناتا ہوں اور تم بھی گواہ ہو جاؤ کہ میں تمہارے تمام شریکوں سے بیزار ہوں، تم سب مل کر میرے خلاف چالیں چل لو مجھے تیاری کی مہلت نہ دو میرا بھروسہ اور اعتماد اللہ تعالیٰ پر ہے جو میرا اور تمہارا سب کا حقیقی رب ہے، ہر جاندار اس کے قبضہ قدرت میں ہے گویا وہ ان کی پیشانی کے بال پکڑ کر جدھر چاہتا ہے پھیر دیتا ہے، اس واسطے تمہارے قد کاٹھ والے کڑیل جوان میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے، نہ تمہارا اسلحہ اور مال میرے لئے نقصان دہ ہے۔ میرا رب صراطِ مستقیم پر ہے جو اس کی بتائی ہوئی راہ پر چلے گا کامیاب ہوگا اور

انعام پائے گا، جو ہٹے گا جہنم کا ایندھن بنے گا، میں وہ صراط مستقیم تمہیں بتا اور دِکھا چکا ہوں، حجت پوری ہوگئی، اگر تم باز نہ آئے تو میرا رب تمہیں ہلاک کر کے دوسری قوم لا کر بسا دے گا تم اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکو گے، وہ ہر چیز کا محافظ ہے۔

ہود علیہ السلام کی کمالِ جرأت وتوکل

حضرت ہود علیہ السلام کا کمالِ شجاعت اور کمالِ توکل ان آیات سے معلوم ہوا اور یہی شان ہوتی ہے ہر موحد کی۔ کسی نے خوب کہا۔

موحّد چہ برپائے ریزی زرش
چہ تلوار ہندی نہی برسرش
اُمید و ہراسش نباشد ز کس
ہمیں است بنیادِ توحید و بس

ترجمہ: ''موحد کے پاؤں پر سونا بکھیر دیں یا اس کے سر پر تلوار رکھ دیں وہ نہ کسی سے امید رکھتا ہے نہ ڈرتا ہے یہی توحید کی بنیاد ہے اور بس''۔

ایمان داروں کو نجات مل گئی

۵۸......آخرکار اللہ تعالیٰ نے حضرت ہود علیہ السلام کو بمع ایمانداروں کے اپنی رحمت سے سخت عذاب سے نجات دی اور نافرمان قوم کو ہلاک کر دیا۔ ہلاکت کے تین اسباب بتائے (۱) آیاتِ الٰہی کا انکار کرتے (۲) رسول کی نافرمانی کرتے (۳) عنادیوں اور متکبروں کی اتباع کرتے تھے۔ ان پر ایسی لعنت کی گئی جو دنیا، قبر، حشر اور جہنم میں ان کے ساتھ رہے گی۔ اور سورہ الحاقہ میں ہے کہ ان پر ہوا مسلط کی گئی جو طوفان کی شکل اختیار کر گئی، سات راتیں اور آٹھ دن چلی، انہیں اٹھا اٹھا کر مارتی رہی، یہاں تک کہ کھجور کے تنوں کی طرح ان کے لاشے پڑے ہوئے تھے۔

صالح علیہ السلام کی دعوت

۶۱......حضرت صالح علیہ السلام نے اپنی قوم ثمود کو تین حکم دیئے (۱) صرف اللہ کی عبادت کرو (۲) اللہ ہی سے بخشش طلب کرو (۳) اللہ ہی کی طرف رجوع کرو اس نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا اور مٹی سے روزیاں نکال کر پال رہا ہے، مٹی پر تمہیں رہائش عطا کی ہوئی ہے وہ قریب بھی ہے دعائیں بھی قبول کرتا ہے۔

جوابِ قوم

۶۲......ہمیں تو آپ سے بڑی اُمیدیں وابستہ تھیں آپ بڑے ہو کر قوم کی قیادت کریں گے، ترقی دلوائیں گے، آپ نے تو ہماری اُمید پر پانی پھیر دیا، ہمیں اپنے باپ دادوں کی راہ سے ہٹاتے ہیں ہمیں تو آپ کی دعوت پر قلق

میں ڈالنے والے شک کا سامنا ہے۔

حضرت صالح علیہ السلام نے فرمایا تمہیں کس بات کی پریشانی ہے؟ میں دلیل سے بات کر رہا ہوں اللہ کی رحمت ہے مجھ پر اس نے مجھے رسول بنایا، تم تو مجھے نقصان کی طرف لانا چاہتے ہو، اگر میں اس کی نافرمانی کروں تو مجھے اس کے عذاب سے کون بچا سکتا ہے۔

معجزۂ صالح علیہ السلام

۶۴......قوم کے مطالبے پر پتھر سے اونٹنی نکال کر معجزہ دکھایا قوم نے اس اونٹنی کو بھی قتل کر دیا، تین دن کی مہلت کے بعد عذاب میں مبتلاء کر دیئے گئے۔ جمعرات کو اُن کے چہرے زرد ہوئے جمعہ کو سرخ اور ہفتے کو سیاہ ہو گئے، اتوار کو زلزلے اور چیخ سے ہلاک کر دیے گئے، ان کا نام ونشان مٹ گیا اور صالح علیہ السلام اپنے چار ہزار صحابہ کے ساتھ نجات پا گئے۔

فائدہ: نوح علیہ السلام، ہود علیہ السلام اور صالح علیہ السلام تینوں پیغمبروں کی ایک دعوت تھی اُعْبُدُو اللّٰہ یہی دعوت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی ہے۔ ان واقعات سے عبرت پکڑ کر اللہ کی عبادت میں لگ جانا چاہیے بصورتِ دیگر ہلاکت کا خطرہ ہے۔

ابراہیم خلیل اللہ کو خوشخبری اور ہلاکتِ قومِ لوط کی خبر

۶۹ تا ۷۶......حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس فرشتے انسانی شکل میں آئے علیک سلیک کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام ایک بچھڑا بھون کر کھانا لائے، مہمانوں نے کھانا نہ کھایا تو ڈر محسوس کیا (کہیں دشمن نہ ہوں) تو فرشتوں نے حقیقت حال واضح کی کہ ہم آپ کو بیٹے کی خوشخبری دینے آئے ہیں اور قوم لوط کو بھی ہلاک کریں گے۔ بیوی نے سن کر تعجب کیا کہ ہمیں بڑھاپے میں بچہ کیسے ملے گا، تو فرشتوں نے تسلی کرادی کہ اللہ کی رحمت سے بچہ ملے گا، تو ابراہیم مطمئن ہو گئے اور لوط علیہ السلام کے بارے میں فکرمند ہو کر اللہ تعالیٰ سے مجادلہ کرنے لگے جیسے چھوٹا بچہ باپ سے کرتا ہے تو فرشتوں نے مطمئن کر دیا کہ لوط علیہ السلام اور ان کے ساتھ ایمان لانے والے ہلاک نہیں ہونگے۔

فائدہ: حضرت ابراہیم خلیل اللہ ہونے کے باوجود عالم الغیب نہ تھے وہ فرشتوں کو نہ جان سکے، تو معلوم ہوا علمِ غیب اللہ تعالیٰ کا خاصہ ہے کسی اور کو عالم الغیب ماننا شرک ہے۔

لوط علیہ السلام کی پریشانی

۷۷......لوط علیہ السلام کی قوم مشرک ہونے کے ساتھ اغلام بازی یعنی چھوٹے بچوں سے شہوت پوری کرتی اور دیگر بے حیائی کا کام دلچسپی سے کرتے تھے لوط علیہ السلام کی دعوت پر نہ ایمان لائے نہ بداخلاقیاں چھوڑیں، اللہ

نے ان کی ہلاکت کا فیصلہ فرمایا۔فرشتوں کو بھیج کر عملی جامہ پہنایا،لوط علیہ السلام فرشتوں کو بے ریش لڑکوں کی شکل میں دیکھ کر بہت فکر مند ہوئے کہ قوم کو پتہ چلا تو پریشان کریں گے،چنانچہ بدمعاش دوڑتے ہوئے آگئے،لوط علیہ السلام نے اُنہیں سمجھانے کی کوشش کی مگر نہ سمجھے،جب لوط علیہ السلام بہت پریشان ہوئے تو فرشتوں نے حقیقت بتادی اور اللہ کے حکم سے بستی چھوڑ جانے کا فرمایا،ان کے نکل جانے کے بعد اُسی صبح قوم پر بمع لوط علیہ السلام کی بیوی کے پتھروں کی بارش کردی اور بستی اُلٹا کر ہلاک کر دیا گیا۔

اس واقعہ سے بھی معلوم ہوا حضرت لوط علیہ السلام عالم الغیب نہ تھے اس واسطے بہت پریشان ہوئے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ایمان کے ساتھ نجات ہوتی ہے، نبی کے رشتے سے بھی بغیر ایمان کے نجات ممکن نہیں جیسے لوط علیہ السلام کی بیوی ہلاک ہوئی اور نوح علیہ السلام کا بیٹا طوفان میں غرق ہوا۔

شعیب علیہ السلام کی دعوت

۸۴......شعیب علیہ السلام مدین اور متعدد بستیوں کی طرف مبعوث ہوئے، انہیں اللہ کی عبادت کی دعوت دی، ناپ تول میں کمی اور زمین میں فساد مچانے سے منع فرمایا،قوم نے ماننے کے برعکس اعتراضات شروع کر دیئے کہ آپ کو نماز یہ حکم دیتی ہے کہ ہم اپنے باپ دادوں کی اتباع چھوڑ دیں اور اپنے مال میں اپنی مرضی نہ کریں، یہ کون سی عقلمندی ہے۔ہمیں آپ کی بہت سی باتیں سمجھ نہیں آتیں،آپ کمزور آدمی ہیں،اگر آپ کی قوم کا لحاظ نہ ہوتا جو ہمارے مذہب پر ہے،تو ہم آپ کو سنگسار کر دیتے۔تو ہماری نظر میں کوئی عزت والا شخص نہیں ہے (نعوذ باللہ)۔

جوابِ شعیب علیہ السلام

شعیب علیہ السلام نے فرمایا میں نے یہ احکام تمہاری خیرخواہی کے لئے دیئے ہیں، مجھے تمہارے مال وغیرہ کی ضرورت نہیں، الحمدللہ! اللہ نے مجھے مال بھی دیا ہے علم بھی دیا ہے، میں نے جو تمہیں حکم دیا میں خود اس پر اللہ کی توفیق سے عمل کرتا ہوں، میرا بھروسہ اور رجوع اللہ کی طرف رہتا ہے تم میری مخالفت کر کے سابقہ اقوام کی طرح ذلیل اور رُسوا نہ ہو جاؤ، ابھی وقت ہے استغفار اور توبہ کر لو، تمہیں میری قوم کی عزت نظر آتی ہے اللہ کی عزت نہیں نظر آتی؟ اُسے پس پشت کر دیا ہے؟ میں نے بہت طویل مدت تمہارے اوپر محنت کی ہے، نہیں مانتے تو پھر تم اپنی حالت پر عمل کرتے رہو (برے انجام تک پہنچو) میں بھی راہ شریعت پر عمل پیرا ہوں۔

نتیجۂ انکار

۹۴......اللہ تعالیٰ نے شعیب علیہ السلام کو بمع مسلم امت کے نجات دی، باقی ظالم قوم کو فرشتے کی ایک چیخ سے ہلاک کر دیا، ان کی یادگاریں بھی مٹ گئیں، ایسے معلوم ہوتا ہے اس میں کبھی رہے بسے بھی نہ تھے۔ اس واقعے میں

بھی توحید پر نقلی دلیل اور جرأت کے ساتھ مسئلہ بیان کرنے کا نمونہ ہے۔

موسیٰ علیہ السلام کو منصبِ رسالت پر فائز کرنا

۹۷......موسیٰ علیہ السلام دس سال حضرت شعیب علیہ السلامؑ کی خدمت کرنے کے بعد بچوں سمیت واپس مصر آرہے تھے تو اللہ نے راستہ میں نبوت عطا کی اور معجزات دے کر فرعون کے پاس بھیجا۔ فرعون نے دعوت نہ قبول کر کے اپنی قوم کو جہنم کے برے گھاٹ پر اتارا اور دنیا میں لعنت کا برا عطیہ دیا۔ واقعہ کی تفصیل دوسری سورتوں میں موجود ہے، اس واقعے سے اللہ نے ہمیں جرأت مندی کے ساتھ حق بیان کرنے کا نمونہ عطا کیا۔

نفئ علمِ غیب

۱۰۰......سات واقعات کے بعد اللہ تعالیٰ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرما رہے ہیں یہ واقعات ہم نے آپ کو وحی کے ذریعہ بیان کیے ہیں، اس سے پہلے آپ ان کو نہیں جانتے تھے۔ یہ ہلاک شدہ بستیاں کچھ تو بنجر پڑی ہیں کچھ دوبارہ دوسرے لوگوں نے آباد کر لی ہیں، ان کو ہلاک کرنے میں ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ انہوں نے خود توحید کا انکار اور رسولوں کی تکذیب کر کے اپنے اوپر ظلم کیا۔ نہ تو مہلت سے فائدہ اٹھا کر توبہ کی اور نہ ہی ان کو اُن کے معبودانِ باطلہ بچا سکے بلکہ ہلاکت کا باعث بنے، دار العمل میں ان کو سزا ہوگی ان سے دوسرے لوگوں کو عبرت پکڑ کر فائدہ اٹھانا چاہیے، اللہ کی سخت پکڑ سے ڈرنا چاہیے کیونکہ اللہ کی پکڑ سخت اور دردناک ہوتی ہے۔

تو مشو مغرور بر حلمِ خدا
دیر گیرد سخت گیرد مَر تُرا

''تو اللہ کے حوصلے سے دھوکا نہ کھا، وہ مہلت دے کر پکڑتا ہے، اس کی پکڑ بڑی سخت ہے''۔

یومِ مجموع و مشہود

۱۰۳......اس دنیا کے بعد ایک دن ایسا آنیوالا ہے جس میں سب لوگ نیک و بد جمع کر کے حاضر کیے جائیں گے، اس دن کو نہ مؤخر کیا جائے گا نہ کوئی اس میں اپنی مرضی سے بول سکے گا، لوگوں کو تقسیم کر کے نیک بخت الگ اور بد بخت الگ کیے جائیں گے، دنیا کی طرح ملے جلے نہیں رہیں گے۔ بدبختوں کی جہنم میں داخلے کے بعد گدھے کی طرح موٹی پتلی آواز میں چیخیں نکل رہی ہوں گی لیکن انہیں کوئی فائدہ نہیں ہوگا، وہ ہمیشہ جہنم میں رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ جو ارادہ فرماتے ہیں کر گذرتے ہیں، کوئی رکاوٹ آڑے نہیں آسکتی۔

نیک بختوں کا اچھا انجام

۱۰۸......نیک بختوں کو جنت میں ہمیشہ رہنے کے لئے داخلہ مل جائے گا جہاں ان کی ہر خواہش پوری ہوگی،

جو اللہ کی عطا ہوگی اور اللہ کی عطا کبھی منقطع نہ ہوگی۔ یہاں زمین آسمان جنت اور جہنم والے مراد ہیں جو ہمیشہ رہیں گے اور الّا ماشاء اللہ میں وجوب کی نفی ہے یعنی اللہ تعالیٰ ان کو رکھیں گے تو ہمیشہ، یہ ہمیشہ رکھنا اللہ تعالیٰ پر واجب نہیں ہے۔ مخلوق کا دوام اللہ تعالیٰ کی مشیت کے تابع ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا دوام ذاتی ہے کسی کا محتاج نہیں ہے۔

اوہامِ ثلاثہ اور ان کا ازالہ

وہمِ اول: ۱۰۹......کافر مشرک مدت سے کفر شرک کر رہے ہیں ان کی گرفت عمل میں نہیں لائی گئی آیا یہ حق پر تو نہیں جیسا کہ وہ خود اپنے آپ کو حق پر خیال کرتے تھے۔

دفع وہمِ اوّل: اس وہم کو دفعہ فرمایا کہ یہ حق پر نہیں بلکہ اپنے آباؤ اجداد کی کورانہ تقلید کرتے آرہے ہیں۔ آپ تسلی رکھیں ہم ان کو ان کے جرم کی پوری سزا دیں گے (ابن زید)۔

ابوالعالیہ فرماتے ہیں اس سے مراد ہے ہم نے جو ان کی تقدیر میں رزق لکھا ہے پورا دیں گے، اس میں کمی نہیں کریں گے۔ ابن عباس فرماتے ہیں اس سے خیر و شر مراد ہے یعنی ہم خیر کا کام کرنے والے اور شر کا کام کرنے والے ہر ایک کو پورا پورا بدلہ دیں گے۔ (مقاصد القرآن: ۳۰۶)

وہمِ دوم: ۱۱۰......قرآن پاک اللہ کی سچی کتاب ہوتی تو اس میں اختلاف نہ ہوتا سب مان لیتے۔

دفع وہمِ دوم: اس وہم کا جواب یہ ہے کہ حق دلیل سے ثابت ہوتا ہے کسی کے ماننے نہ ماننے پر موقوف نہیں ہوتا معاندین تو اختلاف کرتے رہتے ہیں جو حق کی دلیل ہے۔ تورات بھی تو اللہ کی کتاب ہے جس کو آج معاند بھی سچا مانتے ہیں اس میں بھی لوگوں نے اختلاف کیا۔

وہمِ سوم: معاند کہتے ہیں اگر قرآن سچی کتاب ہے اور ہم اُس کو نہیں مان رہے تو ہمارے اوپر نہ ماننے کی وجہ سے عذاب کیوں نہیں آیا؟

دفع وہمِ سوم: فوراً سزا دینا ضروری نہیں یہ دارالعمل ہے، سزا دارالجزاء میں ہوگی دنیا کی سزا تو برائے تنبیہ ہوتی ہے۔ دارالعمل میں اختیار ہوتا ہے کسی کو مجبور نہیں کیا جاتا۔ فرمایا: لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا۔ كُلًّا میں تنوین عوض کی ہے، اصل میں كل المختلفين فيه من المومنين و الكافرين۔

چار آیات پانچ احکام

۱۱۲......(۱) حق پر ثابت قدم رہو (۲) تکالیف پر صبر کرو (۳) نماز قائم رکھو (۴) ظالموں کی طرف میلان نہ کرو (۵) سرکشی نہ کرو۔ اس میں تین اوامر، دو نواہی ہیں۔

محافظتِ اعمال

۱۱۵......نیکیاں برائیوں کو ختم کر دیتی ہیں، صبر و شکر بھی نیک اعمال میں شامل ہیں لہٰذا صبر اور نیک اعمال میں کمال حاصل کرو۔

چھٹا حکم حصولِ علم کی تلقین

۱۱۶......اس آیت میں ترغیب و ترہیب کے لئے چھٹا حکم دیا گیا ہے کہ معاشرے میں صاحبِ علم لوگ زیادہ ہونے چاہئیں تا کہ وہ اپنے علم وفہم سے لوگوں کو فساد سے روکیں۔ جب جہان میں سکون ہوگا تو لوگ آرام سے آخرت کی تیاری کریں گے۔ پہلی امتوں میں اہلِ علم کم تھے اس لئے زیادہ ہلاکتیں ہوئیں اس امت کو چاہئے کہ زیادہ علم سیکھیں فساد اور ہلاکت سے بچیں۔ دولتمندوں کی اصلاح نہ کی جائے تو جرائم پیشہ ظالم بن جاتے ہیں، لوگ ان کے پیچھے لگ جاتے ہیں تو معاشرے میں تباہی اور آخرت میں رسوائی ہوتی ہے۔

کامل فلاح کا نسخہ

۱۱۷......جس بستی میں مصلح لوگ زیادہ ہوں وہ بستی ہلاک نہیں ہوتی، لہٰذا اصلاح کو رواج دے کر ہلاکت سے بچا جا سکتا ہے۔

سوال: ۱۱۸......اگر شرک وفساد اللہ کو پسند نہ ہوتا تو سب کو موحد بنا دیتے اور فساد نہ کرنے دیتے؟

جواب: جواب دیا گیا کہ اللہ تعالیٰ تو سب کو موحد و مصلح بنا سکتے ہیں جیسا کہ فرشتوں کو بنا کر دکھا دیا لیکن یہاں قدرت کی بات نہیں مشیت کی بات ہے، اللہ تعالیٰ کی مشیت کا تقاضا یہ ہوا کہ ایک مخلوق ایسی بنائی جائے جن کو حق و باطل کی راہ دکھا کر اور ان کے نتائج بتا کر انہیں پورا اختیار دیا جائے، وہ اپنی مرضی کے مطابق جس راہ پر چلنا چاہیں اُنہیں چلا بھی دیا جائے، انہیں کسی کام پر مجبور نہ کیا جائے۔ اس کو ابتلاء کہتے ہیں۔ اس سے اللہ تعالیٰ کی صفاتِ جلالیہ اور جمالیہ کا بھی اظہار ہوگا اور حق و باطل کی نوک جھونک بھی ہمیشہ رہے گی۔ جن پر اللہ کی خصوصی رحمت ہو جاتی ہے وہ فطرت کے مطابق حق کی راہ پر رواں دواں رہتے ہیں وہ اختلاف میں نہیں پڑتے۔ اللہ تعالیٰ نے تو اسی لئے پیدا کیا تا کہ اپنے اختیار سے حق و باطل کی جس راہ پر چلیں چلتے رہیں، اس کے مطابق اُن کے ساتھ دخولِ جنت یا دائمی جہنم کا معاملہ کیا جائے گا۔ تیرے رب کی سب باتیں پوری ہوں گی۔

چار اسباق

۱۲۰......انبیاء علیہم السلام کے واقعات سے پہلا سبق یہ ملا کہ مبلغ کو توحید کی تبلیغ پر مشکلات کا سامنا کرنا پڑے

گا، اُسے سابقہ انبیاء کے واقعات پڑھ کر استقامت سے کام لینا چاہیے، دوسرا سبق ان سابقہ واقعات میں حق بالدلائل موجود ہے لہٰذا کسی قسم کے شک میں مبتلاء نہ ہونا چاہئے۔ تیسرا سبق ان واقعات میں دل نرم کرنے والی باتیں موجود ہیں اور نرم دل شخص راہِ راست پر رہتا ہے۔ چوتھا سبق ان واقعات میں یادداشتیں موجود ہیں، کسی مشکل میں پڑیں تو ان سے سبق حاصل کر کے مضبوطی حاصل کر لیں۔

مشن پر ثابت قدمی کا اعلان

۱۲۱...... جب تمام کوششیں ناکام ہو جائیں تو بھی مبلغ اپنے مشن پر ثابت قدم رہتا ہے۔ دشمن کے ساتھ نہیں ملتا، وہ جرأتمندی کے ساتھ پیغام دیتا ہے۔ اب تم اپنی حالت پر عمل کرو میں اپنی حالت پر عمل کروں گا، نتیجہ خدا کے سپرد۔ مجھ سے یہ اُمید کبھی نہ رکھنا کہ میں اپنا مشن چھوڑ کر تمہارے ساتھ مل جاؤں گا، اب ہم دونوں اپنے اپنے نتائج کے منتظر رہیں گے۔

خلاصۂ سورۃ

۱۲۲...... عالم الغیب والشہادۃ صرف اللہ ہے، عبادت صرف اللہ کی کرنی چاہیے، تمام امور اللہ کی طرف لوٹتے ہیں۔ بھروسہ اور اعتماد بھی اللہ پر ہونا چاہئے، اللہ تعالیٰ ہی ہر ایک کے ہر عمل سے باخبر ہے، اُس کے مطابق بدلہ دے گا لہٰذا ذرا سنبھل کر عمل کرنا۔

تمت سورة هود بتوفيقِ الله تَعالىٰ وَرَحْمَتِهِ، اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّىْ قبولًا حسنًا۔ وصلّى الله علىٰ رسوله وسلم۔

۲۵ رشوال المکرم ۱۴۴۳ھ / ۲۷ مئی ۲۰۲۲ء بروز جمعۃ المبارک

سُورَۃُ یُوسُفَ مَكِّيَّةٌ

[ترتیب قرآنی (۱۲) ترتیب نزولی (۵۳) آیات (۱۱۱) رکوع (۱۲)]

ربط: سورہ ہود میں استقامت اور صبر کا حکم تھا اب سورۃ یوسف میں اس کا نمونہ پیش کیا گیا ہے۔ یوسف علیہ السلام کا واقعہ پڑھ کر دیکھو کہ انہوں نے کس طرح صبر سے کام لیتے ہوئے استقامت کا نمونہ پیش کیا۔

خلاصہ: اس سورہ میں ہے کہ عالم الغیب اور متصرف الامور صرف اللہ ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ مصائب کے باوجود اپنے مشن پر ڈٹے رہنے میں کامیابی ہے۔

ترغیب:

۱...... اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک عربی زبان میں اُتارا تا کہ آسانی سے سمجھ کر عمل کر سکو، اس کی آیات بالکل واضح ہیں۔

اثباتِ رسالت

۳...... آپ ہمارے رسول ہیں، ہم نے آپ کی طرف قرآن پاک نازل کیا، اُس میں بہترین انداز میں ایسی چیز بیان کی جس سے آپ پہلے بے خبر تھے، اس میں نفی علمِ غیب از رسول اللہ بھی ثابت ہوگئی۔ رسالت کا بھی اثبات ہوگیا۔

بہترین بیان

۴...... ہم یوسف علیہ السلام کا واقعہ بھی بہترین انداز میں بیان کرتے ہیں، وہ یہ ہے کہ یوسف علیہ السلام نے اپنے باپ یعقوب علیہ السلام کو اپنا یہ خواب سنایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ گیارہ ستارے اور آفتاب ومہتاب مجھے سجدہ کررہے ہیں...... یعقوب علیہ السلام تعبیر سمجھ گئے تو بیٹے کو ہدایت کی یہ خواب اپنے بھائیوں کو نہ بتانا چونکہ شیطان انسان کا دشمن ہے، کہیں بھائیوں میں دشمنی نہ ڈال دے۔ تعبیر یہ سمجھی کہ یوسف بھی نبی بنیں گے جیسا کہ باپ یعقوب، دادا اسحاق اور پردادا ابراہیم علیہم السلام نبی تھے، یہ بات جان کر بھائیوں کو حسد ہوسکتا ہے۔ اس واسطے پیش

بندی کی کہ اپنا خواب بھائیوں کو نہ بتانا، لیکن دونوں خواب چھپا سکے اور نہ اُس کے اثر سے بچ سکے، تو معلوم ہوا دونوں عالم الغیب تھے نہ متصرف الامور تھے۔

اس قصہ میں عبرتیں ہیں

۷......اس قصے میں بہت سی عبرتیں ہیں لہٰذا اس کو غور سے سن کر عبرتیں حاصل کرنا، ناول کی طرح پڑھ کر وقت پاس نہ کرنا۔

اجتہادی غلطی

۸......یوسف علیہ السلام کے گیارہ بھائی تھے، ایک عینی بھائی بنیامین اور دس علاتی۔ علاتی بھائی بڑے تھے، یہ دونوں سب سے چھوٹے تھے۔ اِن کی والدہ بھی فوت ہو گئی تھیں، صلاحیت اور زیادہ جمال والے بھی تھے۔ اس واسطے یعقوب علیہ السلام اِن سے زیادہ محبت کرتے، حقوق سب کے ادا کرتے، لیکن علاتی بھائیوں نے کہا ہم بڑے ہیں، کمانے والے ہیں، یہ چھوٹے ہیں کماتے بھی نہیں ابا جان ان سے زیادہ محبت کرتے ہیں کوئی ایسی تدبیر کی جائے کہ ابو جان ہم سے زیادہ محبت کرنے لگیں، اس کے لیے مجلس مشاورت قائم کی۔ مختلف تجاویز سامنے آنے کے بعد قتل پر اتفاق کر لیا، انہوں نے سمجھا جب یوسف نہیں ہوں گے تو ابو جان ہمارے ساتھ محبت کرنے لگیں گے، والد کی توجہ اپنی طرف مبذول کرنا تو اچھی بات ہے لیکن انہوں نے اس کے حصول کے لئے جو اجتہاد کیا اس میں غلطی ہو گئی۔

اختلافی نوٹ

۱۰......سب سے بڑے بھائی یہودا نے اس فیصلے سے اختلاف کیا اور اپنی تجویز دی کہ اس کو کسی گمنام کنوئیں میں بٹھا دو، کوئی تجارتی قافلہ گزرے گا اس کو نکال کر کہیں دور لے جائے گا ہمارا بھائی بھی زندہ رہے گا اور ہمارا مقصد ابو کی توجہ والا بھی پورا ہو جائے گا، سب نے یہ تجویز مان لی۔ (اللہ نے یوسف علیہ السلام کو قتل ہونے سے بچا لیا)

فائدہ ا: کسی خیر کو حاصل کرنے کے لئے شر کو واسطہ بنانا حرام ہے مثلاً چوری کر کے صدقہ کرنا، ڈاکہ ڈال کر حج کرنا، رشوت لے کر مسجد بنانا، سود لے کر مدرسہ چلانا، قتل کر کے باپ کی توجہ حاصل کرنا...... یہ سب کام حرام ہیں۔

فائدہ ۲: حسد بڑا نقصان دہ عمل ہے، ایک نقصان تو حدیث میں بتایا گیا کہ حسد نیکیوں کو اس طرح ہڑپ کر لیتا ہے جیسے سوکھی لکڑیوں کو آگ ہڑپ کر لیتی ہے اسی طرح حسد انسان کو قطع رحمی، قتل اور والدین پر الزام تراشی اور بے اعتباری تک پہنچا دیتا ہے جیسا کہ برادرانِ یوسف کے کردار سے واضح ہے۔

عملی جامہ

۱۱......بھائیوں نے اپنے فیصلے پر عمل کرنے کے لئے اپنے والد محترم سے مطالبہ کیا کہ آپ ہمارے اوپر

اعتماد کر کے ہمارے بھائی کو ہمارے ساتھ کیوں نہیں بھیجتے، ہم آپ سے ایک دفعہ پھر درخواست کرتے ہیں آپ ان کو ہمارے ساتھ بھیج دیں، وہ بچہ ہے جنگل کی تازہ ہوا کھائے گا، جنگل میں پھل وغیرہ کھائے گا بھاگے دوڑے گا خوش ہو جائے گا، ہم یقینی طور پر اپنے بھائی کی حفاظت کریں گے۔

عذرِ یعقوب علیہ السلام

۱۳......حضرت یعقوب علیہ السلام نے بیٹوں کے سامنے یہ عذر پیش کیا کہ مجھے اس کی جدائی برداشت نہیں اور یہ بھی ڈر محسوس ہوتا ہے کہ یہ چھوٹا بچہ ہے تم اپنے کاموں میں مصروف ہو جاؤ گے کوئی بھیڑیا موقعہ پا کر بچے کو کھا نہ جائے! بیٹوں نے جواب دیا ہم ایک مضبوط جماعت ہیں ہماری حفاظت میں بھیڑیا ہمارے بھائی کو کیسے کھا جائے گا! آخر باپ نے مجبوراً اجازت دے دی تو دوسرے دن انہوں نے مصر اور مدین کے درمیان راستے میں بھائی کو لے جا کر کنویں میں ڈال کر بدعہدی اور قطع رحمی کی، دھوکا دیا، جھوٹ بولا اور منافقت کی، گناہ سے گناہ جنم لیتا گیا حالانکہ یہ لوگ مومن تھے، نبی زادے تھے، پھر بھی پھول جیسے بھائی پر ظلم کر کے اپنے حسد کی آگ بجھائی۔

نصرتِ الٰہی

۱۵......اللہ نے بچے کے دل میں یہ بات ڈال کر تسلی دی اور نصرت سے نوازا کہ ہم تجھے بچائیں گے پالیں گے، عزت دیں گے، ایک وقت آئے گا تو ان کو اس واقعے کی خبر دے گا وہ آپ کو پہچان بھی نہ سکیں گے۔ سچ ہے کہ

ع جسے رب رکھے اُسے کون چکھے

بھائیوں کا فریب

۱۶...... بھائی کو کنویں میں ڈال کر شام کو اس حال میں واپس آئے کہ دل میں خوشی تھی اور ظاہر میں رو رہے تھے، باپ کو خون آلود کُرتہ پیش کر کے اپنی یہ روداد سنائی کہ ہم دوڑ لگانے گئے، پیچھے بھیڑیا آیا سامان کے پاس بیٹھے ہمارے بھائی کو کھا گیا، ہم تو سچے ہیں لیکن آپ اعتماد نہیں کریں گے۔

یعقوب علیہ السلام کا صبرِ جمیل

۱۸...... باپ نے تصدیق نہیں کی اور فرمایا: یہ تمہاری اپنی بنائی ہوئی بات لگتی ہے، میں صبر جمیل کروں گا اللہ سے مدد طلب کروں گا۔

کنویں سے باہر کیسے نکلے

۱۹......وہاں سے ایک تجارتی قافلہ گزرا، وہ اس کنویں سے پانی لینے آئے تو یوسف علیہ السلام کو نکال لیا اور

قیمتی متاع پر خوش ہوئے، بھائیوں کو پتہ چلا تو وہ آئے بھائی کو بھگوڑا غلام ظاہر کر کے چند ٹکوں کے عوض بیچ دیا تا کہ وہ کسی دوسرے ملک چلا جائے۔

فائدہ: ان حالات سے معلوم ہوا نہ یعقوب علیہ السلام عالم الغیب تھے اور نہ ہی یوسف علیہ السلام! اگر غیب جانتے تو نہ یعقوب علیہ السلام یوسف کو بھائیوں کے حوالے کرتے نہ یوسف بھائیوں کے ساتھ جاتے۔ یعقوب علیہ السلام چند فرلانگ پر یوسف کے کنویں میں پڑے ہونے کی خبر نہ معلوم کر سکے، نہ یوسف باپ کو اطلاع دے سکے نہ غلامی سے بچ سکے، نہ باپ کو بیٹے کے کنویں سے نکلنے، غلام بنا کر فروخت ہونے کی خبر ہوئی، برابر روتے رہے۔ انہیں یہ بھی خبر نہ ہو سکی کہ غلامی کے بعد میرا بیٹا شاہی خاندان میں بیٹوں کی طرح پل رہا اور تربیت حاصل کر رہا ہے۔

آزادی اور شہزادگی

۲۱...... عزیز مصر نے یوسف علیہ السلام کو خرید کر بیوی کو ہدایت دی اسے عزت سے رکھنا ہے نفع دے گا، بلکہ ہمارا بیٹا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں ہمارا کمال ہے کہ ہم نے یوسف کو شاہی خاندان میں پہنچایا اور ان کا محبوب بنایا، حکمرانی کے اصول سکھائے، واقعی اللہ غالب ہے جو چاہے کر دے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں افرس الناس ثلاثۃ ''تین آدمی بڑے سمجھ دار نکلے ہیں''۔ ایک عزیز مصر جس نے یوسف کو پہچانا، دوسرے شعیب علیہ السلام کی بیٹی جس نے موسیٰ علیہ السلام کو پہچانا تیسرے صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ جس نے عمر کو پہچان کر خلیفہ مقرر کر دیا۔ (مقاصد القرآن)

بہر حال یوسف علیہ السلام جوان ہو گئے، حسن و جمال کے ساتھ اللہ نے علم و حکمت بھی عطا کی، باتوں کی تہ تک پہنچ جاتے تھے۔ عزیز مصر نے بھی حضرت یوسف کی اصابت الرائے کو دیکھ کر مقدمات کے فیصلے بھی ان کے ذمہ کر دیئے، بڑی عزت کی زندگی گزر رہی ہے، ادھر یعقوب علیہ السلام کو ان حالات کا علم نہیں برابر فراق میں رو رو کر گھل رہے ہیں۔

مشکل ترین امتحان

۲۲...... یوسف علیہ السلام دیہاتی زندگی کے امتحان سے سُرخرو ہوئے جس میں بھائیوں نے بنایا، بے وطن، قافلہ والوں نے بنایا ذریعہ ثمن، اللہ نے بنایا شاہِ زمن۔ اب ان کی شہری زندگی کا امتحان شروع ہوا، جس عورت نے آپ کی خدمت کی اور پالا وہ فریفتہ ہو گئی اور اپنی دلی خواہش کی تسکین کے لئے پوری کوشش میں لگ گئی، بن سنور کر کمروں کے دروازے بند کر کے دعوت دی اور کہا: ''ھیت لک''، اب کڑے امتحان کا اندازہ لگائیں، دونوں جوان ہیں، دونوں صاحبِ حسن و جمال ہیں، عورت عاشقہ اور یوسف علیہ السلام محبوبیت کے سلطان ہیں۔ ایک جگہ، ایک ہی

رہائش کا مکان ہے۔ فتنہ میں مبتلا ہونے کے تمام موانع کا فقدان ہے اور مطالبہ کرنے والی کا بچپن سے پرورش کا احسان ہے اور مطلوب ومحبوب کے لیے عزیز واقارب دوستوں اور وطن سے حرمان ہے۔

ابتلاء میں کامیاب نکلے

مطالبے کے جواب میں فرمایا: معاذ اللہ! میں اتنے بڑے محبت کے جال سے بچنے کے لئے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں، تیرا مطالبہ پورا نہیں کرسکتا، میں اللہ کے احسان کو فراموش کرسکتا ہوں نہ عزیز مصر سے خیانت کرکے ظالم بن سکتا ہوں لہٰذا میں آپ کے مطالبے سے معذرت کے ساتھ الگ رہوں گا۔

زلیخا کی انتہائی کوشش

۲۵......راعیل نامی زلیخا نے اپنی خواہش پوری کرنے کے لئے کمر کس لی اور یوسف علیہ السلام نے گناہ سے بچنے کی ٹھان لی تو اللہ تعالیٰ نے یوسف کی مدد کی، جو برائی یوسف کی طرف آ رہی تھی اُسے دور کردیا اور کچھ بُرہان دکھا دیئے۔ وہ برہان باختلاف روایات حرمتِ زنا کے دلائل مستحضر ہو گئے یا عزیز مصر کے احسانات یاد آ گئے یا یعقوب علیہ السلام کی تصویر نظر آنے لگی یا حرمتِ زنا کے دلائل سامنے متمثّل ہو گئے (اللہ اعلم) چنانچہ یوسف علیہ السلام نے بچنے کے لئے باہر کی طرف دوڑ لگائی اور زلیخا اپنے مقصد کو پورا کرنے کے لئے پیچھے دوڑی تاکہ اُنہیں پکڑ لے اور چمٹ جائے۔ اللہ کے فضل سے مقفل دروازے کھلتے گئے، دونوں آخری کمرے سے نکلے تو اُس وقت عزیز مصر کسی کام کے لیے گھر آ گیا اور دروازے پر پہنچا تھا، تو یہ منظر دیکھ کر بیوی نے سازش کے طور پر یوسف علیہ السلام پر دست درازی کا الزام لگا دیا اور خود سزا تجویز کردی کہ اسے جیل بھیج دیا جائے یا دردناک سزا دی جائے۔ یوسف نے الزام مسترد کردیا اور حقیقت حال واضح کردی۔

پھر زلیخا کے خاندان میں سے ایک حکیم نے یا خود عزیز مصر نے یا چھوٹے بچے نے یہ فیصلہ کیا کہ اگر قمیص آگے سے پھٹی ہے تو زلیخا سچی ہے، اگر قمیص پیچھے سے پھٹی ہے تو یوسف سچے ہیں۔ قمیص پیچھے سے پھٹی ہوئی تھی تو عزیز مصر کے لیے زلیخا کا قصوروار ہونا ظاہر ہوگیا، اس نے معاملے کو دبانے کے لیے یوسف علیہ السلام سے درگزر کرنے کی درخواست کی اور زلیخا کو معذرت کا حکم دیا تو یوسف علیہ السلام اس سخت امتحان میں پاس ہو گئے لیکن یعقوب علیہ السلام کو نہ امتحان کا علم ہے نہ کامیابی کا علم ہے۔ نہ یوسف علیہ السلام کو علم تھا کہ مجھے دروازے بند کرکے کہاں لے جا رہی ہے، اگر علم ہوتا تو کبھی اُس کے ساتھ نہ جاتے۔ معلوم ہوا عالم الغیب صرف اللہ کی ذات ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ عورتوں کی چالبازیاں سخت ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے شیطانی چالبازی کو کمزور فرمایا: **إِنَّ كَيْدَ الشَّيْطَانِ كَانَ ضَعِيفًا** اور عورتوں کی سازش کو عظیم فرمایا: **إِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيمٌ**. شیطان چھپ کر وسوسہ ڈالتا ہے عورت سامنے آ کر ڈورے

ڈالتی ہے،اس واسطے شیطان عورتوں کے جال میں پھنساتا ہے اَلنِّسَاءُ حَبَائِلُ الشَّیْطَان. (الحدیث)''عورتیں شیطان کے جال ہیں''۔

دوسرا ابتلاء

۳۰...... بات ختم نہ ہوئی بلکہ پہلے سے بھی امتحان میں سختی آ گئی۔شاہی ملازموں کی بیویوں کو پتہ چل گیا تو انہوں نے خبر شہر میں پھیلا دی۔حضرت مقاتل کی روایت کے مطابق خبّاز، ساقی، بوّاب، سجّان اورصاحب دوابّ کی بیویوں نے شہر میں خبر پھیلا دی کہ عزیز مصر کی بیوی ایک پردیسی کنعانی جوان پر عاشق ہوگئی، وہ بھی اُس کا غلام ہے، جو محبت میں اس کے دل کے پردوں میں جا گھُسا ہے،یہ زلیخا کی بے عقلی اور کھلی گمراہی ہے۔

ہجومِ عاشقاں

۳۱...... زلیخا نے طعن وتشنیع سے بچنے اور معذرت کے لئے شہر کی معزز خواتین کی ٹی پارٹی کی،عورتیں وقت مقرر پر بن سنور کر آ گئیں،انہیں بلند مسندوں پر بٹھایا گیا اور سامنے کھانے پینے کے لئے کیک پھل اور چائے وغیرہ رکھی ہوگی، کاٹنے کے لیے چاقو بھی دستر خوان پر موجود تھے، زلیخا کسی بہانے یوسف علیہ السلام کو عورتوں کے سامنے سے گزارنے کے لیے لائی تو شرم وحیا کے پیکر، حسن و جمال کے آفتاب و ماہتاب نظریں نیچی کرکے گزر گئے،عورتیں دیکھ کر دنگ رہ گئیں، ہاتھوں میں پکڑے چاقو سے پھلوں کے بجائے اپنے ہاتھ کاٹ بیٹھیں اور سب عاشق ہوگئیں اور زبان سے یوسف کی پاکدامنی اور بے نظیر حسن و جمال کا اقرار کرتے ہوئے کہنے لگیں: حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا اِنْ هٰذَآ اِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ۔اللہ کی قسم یہ انسان نہیں کوئی معزز فرشتہ ہے۔زلیخا نے بھی اقرار کرلیا کہ میں عاشق ہوں وہ پاکدامن ومعصوم ہیں، اب تم خود عشق میں پھنس گئی ہو، مجھے آئندہ ملامت نہ کرنا، اگر اس نے میری نہ مانی تو قید کرا دوں گی، سب عورتوں نے سفارش کی کہ یوسف اس کی بات مان لے۔

دعوتِ زنانِ مصر

۳۲...... مہمان خواتین سب دل دے بیٹھیں اور یوسف علیہ السلام سے سفارش کی کہ زلیخا کی خواہش پوری کردے، شاید یہ بات اس واسطے کی کہ اگر مان گئے تو ہماری باری بھی آ جائے گی۔تو یوسف علیہ السلام نے حالات کی سنگینی کو دیکھ کر فوراً بارگاہِ الٰہی میں گڑگڑا کر درخواست پیش کی کہ اے رب! ان کی خواہش پوری کرنے کے مقابلے میں مجھے جیل پسند ہے،ان کی چالبازیوں سے اگر آپ نہ بچائیں تو مجھے خطرہ ہے کہیں مائل نہ ہوجاؤں۔اللہ نے دعا قبول فرمائی، ارکانِ دولت نے فیصلہ کیا کہ اپنی عورتوں کو بچانے کے لئے کچھ عرصہ یوسف کو جیل بھیج دیا جائے جہاں کوئی عورت نہ جاسکے گی معاملہ ٹھنڈا پڑ جائے گا،لوگ یوسف کو قصوروار سمجھیں گے، ہماری عورتوں کی بدنامی ختم ہوجائے گی

اور یوسف علیہ السلام اس امتحان میں بھی پاس ہو گئے، جیل بھیج دیئے گئے لیکن یعقوب علیہ السلام کو کچھ پتہ نہیں۔

جیل میں تبلیغ

۳۶...... حضرت یوسف علیہ السلام نے جیل میں تبلیغی مشن جاری رکھا۔

جیل میں دو شاہی قیدی تھے، انہوں نے اپنے خواب کی تعبیر پوچھی۔ ایک نے کہا میں انگور نچوڑ کر شراب بنا رہا ہوں، دوسرے نے کہا میرے سر پر ٹوکرا ہے، پرندے روٹیاں کھا رہے ہیں۔ فرمایا اس خواب کی تعبیر تو میں تمہیں ناشتہ سے پہلے بتا دوں گا لیکن تم پہلے میری بات سن لو، مجھے تعبیر کا علم اللہ نے دیا لیکن یہاں کے لوگ کافر ہیں، توحید کو نہیں مانتے، میں نبوت کے خاندان کا فرد ہوں میرے باپ دادے نبی تھے، وہ فرماتے ہیں اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اس واسطے ان کی عبادت کرو اور تمہارے باپ دادے تو صرف ناموں کی پرستش کرتے ہیں جو نامعقول ہے لہٰذا موحد بن جاؤ۔ میرے جیل کے ساتھیو اب خواب کی تعبیر سنو۔ فرمایا: انگور نچوڑنے والا رہا ہو جائے گا دوسرا سولی پر لٹکے گا۔ پھر رہائی پانے والے سے فرمایا: یہ میرا وعظ بادشاہ کو سنا دینا، یا میری بے گناہی اُس کے علم میں لانا (لیکن وہ بھول گیا)۔

رہائی کا سامان

۴۳...... بادشاہ نے خواب دیکھا کہ سات کمزور گائیں موٹی گاؤں کو کھا رہی ہیں اور سات خشک خوشے سات سبز خوشوں پر لپٹے ہوئے ہیں، ارکانِ دولت سے تعبیر پوچھی انہوں نے پراگندہ خواب کہہ کر تعبیر سے معذرت کر لی تو رہا ہونے والے قیدی کو اپنا واقعہ یاد آ گیا، درخواست کی کہ بندوبست کرو میں قید خانے سے تعبیر معلوم کر کے تمہیں بتاتا ہوں، وہ یوسف علیہ السلام کے پاس پہنچا، خواب کی تعبیر اور تدبیر معلوم کر کے آیا اور کہا سات سال خوب آبادی ہو گی اس کے بعد سات سال خشک سالی ہو گی، قحط پڑ جائے گا، پندرہویں سال پھر بارشیں شروع ہوں گی اور خوشحالی آئے گی، قحط سے بچنے کے لئے پہلے سات سال خوشوں کو جمع کر کے رکھتے رہیں، دانے صاف نہ کریں۔ ضرورت کے دانے نکالیں اگلے سات سال جمع شدہ خوشوں سے دانے نکال کر ضرورت پوری کریں قحط سے بچیں۔

استقامتِ یوسف علیہ السلام

۵۰...... بادشاہ نے تعبیر سنی، بہت متاثر ہوا اور رہائی کے آرڈر جاری کر کے اپنے پاس بلایا، یوسف علیہ السلام نے جیل سے باہر آنے سے اُس وقت تک انکار کر دیا جب تک یہ بات ثابت نہ ہو جائے کہ انہیں جیل میں بغیر جرم کے رکھا ہوا ہے اور فرمایا جو الزام لگایا گیا ہے اس کی تحقیق تک باہر نہ آؤں گا۔ بادشاہ نے تحقیق کی، یوسف علیہ السلام الزام سے بری نکلے اور باعزت باہر تشریف لائے۔ عورتوں نے اپنے جرم کا اقرار کر لیا۔ خاص طور پر زلیخا نے

کھل کر کہا: حق واضح ہوگیا، قصور میرا ہے وہ پاکدامن اور سچے ہیں۔ یہ تحقیق اس واسطے کرائی تاکہ عزیز مصر اور قیامت تک آنے والے لوگ جان لیں یوسف علیہ السلام نے خیانت نہیں کی اور یہ بھی جان لیں کہ خیانت کرنے والوں کی سازش کامیاب نہیں ہوا کرتی۔

اور یہ بھی معلوم ہوگیا، اپنی پاکدامنی کو بحال کرنے کے لئے کسی کی رُسوائی ہو جائے تو گناہ نہیں ہے۔

یوسف علیہ السلام نے اپنی پوزیشن صاف کرنے کے لئے یہ قدم اُٹھایا عورتوں یا کسی کی رُسوائی اور پردہ دری مقصود نہ تھی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو پاکدامن بنائے اور ہر قسم کی رُسوائی اور ابتلاء سے محفوظ رکھے۔ آمین

تیرہواں پارہ

پہلا خطاب

۵۳......جیل سے باعزت رہائی پانے کے بعد پہلے خطاب میں حضرت یوسف علیہ السلام نے متواضعانہ طرز اختیار کرتے ہوئے نفس کی حقیقت کی طرف متوجہ فرمایا کہ نفس کی اصلاح نہ کی جائے تو وہ برائی کا حکم دیتا ہے۔ مجھے بھی اللہ نے اپنی خصوصی رحمت سے نفس پر کنٹرول کرنے کی توفیق دی تو تمام معرکوں میں سرخرو ہوا ہوں۔

فائدہ: نفس امارہ گناہ کا حکم دیتا ہے، اصلاح کے بعد لوامہ بن جاتا ہے برائی پر ملامت کرتا ہے، مزید اصلاح کے بعد مطمئنہ بن جاتا ہے گناہوں سے نفرت اور نیکیوں پر مطمئن ہوتا ہے۔

فراستِ شاہِ مصر

۵۴......مصر کے بادشاہ ریان نے کمالاتِ یوسف کو پہچان کر جیل سے نکال کر بات چیت کی اور حکومتی کاموں میں ہاتھ بٹانے کی درخواست کی تو یوسف علیہ السلام نے فرمایا: اگر آپ میری ضرورت محسوس کرتے ہیں تو مجھے مشکل کام کی ذمہ داری دے دیں تاکہ میں تدبیر کے ساتھ ملک کو قحط کے اثر سے محفوظ کرسکوں چنانچہ یوسف خزائن الارض سے کام شروع کر کے عزیز مصر بن گئے۔

فرمانِ باری تعالیٰ

۵۶......اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ہمارا کمال ہے کہ ہم نے یوسف کو جیل کی کوٹھڑی سے نکال کر پورے ملک کا مختار بنایا، محکومیت کے بعد حاکمیت عطا کردی، ہم کسی محسن کا اجر ضائع نہیں کرتے۔ اپنی رحمت سے ترقی عطا کردیتے ہیں۔ ایمان اور تقویٰ والوں کو آخرت میں خیر عطا کریں گے۔

دورِ حاکمیت کے واقعات وامتحانات کا آغاز

۵۸......مظلومیت اور محکومیت کا دور ختم ہوا تو حاکم بننے کے بعد دوسری قسم کے امتحان شروع ہوئے۔ پہلا امتحان قحط کے مارے بھائی غلہ لینے کے لئے حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس آئے تو آپ نے اُن کو پہچان لیا کہ

یہ میرے وہ بھائی ہیں جنہوں نے میرے قتل کا منصوبہ بنایا، کنویں میں ڈالا، غلام بنا کر بیچا، والد سے جدا کیا، آج وہ محتاج ہو کر آئے ہیں، میں ان کے ساتھ احسان کروں گا۔

فائدہ: یوسف علیہ السلام حکومت میں تھے، مجرم بھائی اُن کے سامنے کھڑے تھے، اگر چاہتے تو بدلہ لے سکتے تھے قتل وقید کی سزا دے سکتے تھے۔ لیکن اس امتحان میں بھی کامیاب ہوئے، بھائیوں کو معزز مہمان بنایا اور غلہ مفت فراہم کیا، باعزت واپس بھیج دیا۔ دوبارہ غلہ دینے کے لئے یہ شرط رکھ دی کہ اپنے چھوٹے بھائی کو بھی ساتھ لانا ورنہ غلہ نہیں ملے گا اور اپنے ملازموں کے ذریعہ ان کی دی ہوئی گندم کی رقم وغیرہ بھی ان کے سامان میں رکھوا کر واپس کر دی، گویا کہ اپنے بھائی بنیامین کو لانے کے لیے تین حیلے کیے اور کامیاب ہوئے۔

بیٹوں کا مطالبہ، باپ کی شرط اور حفاظتی تدبیر

۶۳...... قافلہ واپس آ گیا، وعدے کو عملی جامہ پہنانے کے لئے والد سے بات کی، دوبارہ غلہ لینے کے لئے بادشاہ نے بنیامین کو ساتھ لانے کی شرط رکھی ہے لہٰذا آپ اُسے ساتھ بھیجیں تا کہ ایک اونٹ غلے کا وافر لائیں۔ اگر نہ بھیجا تو غلہ بالکل نہیں ملے گا، وہ تو اتنے اچھے ہیں خوب مہمانی کی اور غلے کی قیمت بھی بتائے بغیر ہمارے سامان میں رکھ کر واپس کر دی۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے پہلے تو فرمایا: میں اس کو ہرگز نہیں بھیجوں گا پھر ضرور واپس لانے کی شرط رکھ کر اجازت دے دی اور احتیاطی تدبیر یہ بتائی کہ آپ لوگ شہر میں ایک دروازے سے نہ داخل ہونا، کہیں نظر نہ لگ جائے۔ باپ نے بیٹوں کی عافیت کے لئے تدبیر بتائی لیکن ہوتا وہی ہے جو منظورِ خدا ہوتا ہے۔ بیٹوں نے پدری نصیحت پر عمل کیا لیکن نظر سے نہ بچ سکے۔

دوبارہ آمد اور تدبیر یوسفی

۶۹...... برادرانِ یوسف دوبارہ مصر آئے تو یوسف علیہ السلام نے دو، دو بھائیوں کو ایک کمرے میں ٹھہرانے کا بندوبست کیا تو بنیامین اکیلے رہ گئے اس کو اپنے پاس ٹھہرا لیا، یوں دو بچھڑے بھائی دوبارہ مل گئے۔ یوسف علیہ السلام نے علیحدگی میں راز کھول دیا اور فرمایا میں تیرا گمشدہ بھائی یوسف ہوں۔ اب آپ کوئی غم نہ کھائیں اور ابھی دوسرے بھائیوں کو بھی نہ بتائیں، میں تجھے کسی حیلے بہانے اپنے پاس رکھ لوں گا۔ حیلہ یہ کیا کہ اپنے ملازموں سے بھائیوں کے سامان تیار کروائے اور بنیامین کے سامان میں شاہی پیالہ رکھوا دیا جب قافلہ واپسی کے لیے تیار ہوا تو آواز لگ گئی، قافلے والو! تم چور ہو، شاہی پیالہ چرا کر لے جا رہے ہو، بھائی ہکے بکے ہو کر کہنے لگے: یہ ممکن نہیں کہ ہم چوری کریں، آپ لوگوں کو پتہ ہے ہم فسادی نہیں ہیں ہم نے چوری نہیں کی۔

پھر دوبارہ آواز لگی: اگر تم لوگ پیالہ واپس کر دو تو تمہیں ایک اونٹ غلے کا مفت ملے گا بھائیوں نے تسلیم نہیں

کیا تو سہ بارہ آواز لگی اگر چوری تم پر ثابت ہوگئی تو چور کی سزا کیا ہوگی؟ انہوں نے جواب دیا: ہمارے ہاں چور کی سزا ایک سال کی غلامی ہے، یہ بات طے ہوگئی۔

سامان کی تلاشی میں حکمت

۷۶...... حکمت عملی کے ساتھ پہلے دوسرے بھائیوں کے سامان کی تلاشی لی، آخر میں بنیامین کے سامان سے پیالہ برآمد کیا اور اُسے ایک سال کے لیے روک لیا۔ یہ ساری تدبیر اللہ تعالیٰ نے یوسف علیہ السلام کو سمجھا دی کیونکہ مصر کے قانون کے مطابق بھائی کو روکنا مشکل تھا کیونکہ وہاں چور کی سزا مار پٹائی اور چوری سے دوگنی چٹی اور تاوان تھی۔

سادگی اور ضبط و تحمل

۷۷...... چوری برآمدگی پر کہنے لگے: اس کے بھائی نے بھی اس سے پہلے چوری کی تھی تاکہ یوسف کا غصہ ٹھنڈا ہو، یہ بات بھول گئے کہ انہوں نے پہلے کہا تھا ہم چور ہیں نہ چوری ہمارا پیشہ ہے۔ اس پر یوسف علیہ السلام کو غصہ تو آیا لیکن ضبط و تحمل سے کام لیتے ہوئے کسی طرح ظاہر نہ ہونے دیا، دل میں کہا: اصل چور تو تم ہو، یوسف کو چُرا کر بیچا۔

منت ترلہ

۷۸...... برادرانِ یوسف منت ترلے کرنے لگے۔ اے عزیزِ مصر! آپ ہمارے محسن ہیں، ہماری ایک درخواست ہے کہ بنیامین کی جگہ ہم سے ایک کو رکھ لیں اس کا باپ بوڑھا آدمی ہے، بہت پریشان ہوگا۔ فرمایا: یہ ممکن نہیں کہ جرم کوئی کرے سزا دوسرے کو دوں، یہ ظلم ہے، میں ظلم سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔ بھائیوں نے نااُمید ہو کر مشورہ کیا تو بڑے بھائی نے کہا: تمہیں یاد ہے والد صاحب سے وعدہ کر کے آئے ہو کہ بنیامین کو واپس ضرور لائیں گے اور پہلے یوسف پر زیادتی کر چکے ہو لہٰذا تم چلے جاؤ میں نہیں چلتا، جب تک خود والد صاحب مجھے نہ بلائیں یا اللہ تعالیٰ کوئی خیر کا فیصلہ کر دے، ہم سب بھائی واپس خیر خوشی سے چلے جائیں۔ جا کر ابو سے کہنا آپ کے بیٹے نے چوری کی ہے، غلامی کی سزا کاٹ رہا ہے۔ ہمیں اس کی چوری کا پتہ تفتیش کے بعد چلا۔ آپ ہماری بات کی تصدیق ہمارے ساتھ آنے والے قافلے سے اور مصر شہر سے کر سکتے ہیں جہاں سے ہم آئے ہیں یقیناً ہم سچے ہیں۔

جوابِ یعقوب علیہ السلام

یعقوب علیہ السلام نے اولاد کی بات سُن کر کیا ہی خوبصورت ردِّ عمل دیا، فرمایا: میں تمہاری باتوں کی تصدیق نہیں کرتا، مجھے یقین ہے بنیامین نے چوری نہیں کی، یہ بات تمہاری اپنی بنائی ہوئی ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ میں صبر کروں گا، صبرِ جمیل میرے مناسب ہے۔ تیسری بات ہے کہ مجھے پوری اُمید ہے اللہ تعالیٰ ایک دن میرے سب بیٹوں اور یوسف کو میرے پاس لائیں گے۔ یہ باتیں کر کے طبعی انقباض کی وجہ سے دوسری طرف منہ پھیر لیا اور زبان سے

افسوس کا اظہار کیا، نئے غم کے ساتھ پرانا غم تازہ ہوگیا۔غم کی وجہ سے رورو کر آنکھیں سفید ہوگئیں، نظر میں کمی آ گئی، شدتِ غم کے باوجود دل میں ضبط کی کیفیت پیدا کی اور غم کو پی لیا۔

فائدہ: ان تمام باتوں سے حضرت یعقوب علیہ السلام سے علمِ غیب کی نفی اور بشریت کا اثبات ہوتا ہے اولاد کا ہونا۔ اولاد کا غم، نظر کی کمزوری، شدتِ غم، ضبطِ غم اور رونا، یہ بشری اوصاف ہیں، نبوت اور توکل کے خلاف نہیں ہیں۔

گھر والوں کا یعقوب علیہ السلام کو تسلی دینا

۸۵......یعقوب علیہ السلام کا غم تازہ ہو کر جوش میں آیا تو گھر والوں نے تسلی کی کوشش کی اور عرض کی آپ یوسف کو یاد کر کے غم میں گھل کر موت کے قریب ہو گئے ہیں یا بالکل ہلاک ہو جانے والے ہیں۔ایک مدت مدید گزر گئی اب تو بس کریں جو ہونا تھا وہ ہو گیا۔

جوابِ یعقوب علیہ السلام

جواب میں فرمایا جس نے مجھے غم دیا اسی سے شکایت کر رہا ہوں اسی کے سامنے گڑگڑا رہا ہوں وہ اپنی رحمت سے ہمارے فراق کو وصال سے بدلے گا کیونکہ یوسف نے جو خواب دیکھا تھا وہ پورا ہوگا اُس میں ہم سب شریک ہوں گے، لہٰذا میں تم سب کو حکم دیتا ہوں اللہ کی رحمت سے نا اُمید نہ ہو، یوسف اور اُس کے بھائی کو تلاش کرو نا اُمیدی کفار کا کام ہے۔

تیسری بار آمد

۸۸......قحط زدہ بھائی جب تیسری بار مصر آئے تو عزیزِ مصر سے التجا کی: ہمارے پاس غلہ کی قیمت نہیں کچھ نکمی سی پونجی ہے آپ اسے قبول فرما کر پورا غلہ دے دیں اور کچھ اپنی طرف سے صدقہ بھی کر دیں (گویا کہ بھیک مانگی) وقت ایک جیسا نہیں رہتا، کل یہ بھائی کی سوداگری کر رہے تھے آج اس کے سامنے گداگری کر رہے ہیں، یہ سن کر عزیز مصر یوسف علیہ السلام کا دل بھر آیا، راز کھولنے کی اجازت مل گئی تو فرمایا: کیا تمہیں یاد ہے جو تم نے یوسف اور اس کے بھائی کے ساتھ دورِ جاہلیت میں کیا؟ تو بھائی کہنے لگے: آیا آپ یوسف ہیں؟ تو فرمایا: ہاں میں یوسف ہوں یہ میرا بھائی بنیامین ہے، اللہ نے ہمارے اوپر احسان کیا ہے، جو بھی تقویٰ اور صبر اختیار کرے وہ محسن ہے، اللہ محسنین کا اجر ضائع نہیں کرتے۔

اعترافِ خطا

۹۱......بھائیوں نے بھرے دربار میں اعتراف کر لیا، اللہ نے آپ کو فضیلت دی ہے ہم خطا کار ہیں۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے معافی کا اعلان کر دیا اور اللہ سے بھی مغفرت کی دعا کی اور والد صاحب کے لئے قمیص

بھیج دی اور سارے خاندان کو مصر آنے کی دعوت دی۔ غم غلط ہو گئے خوشیاں لوٹ آئیں، فراق وصال سے بدلنے لگے۔ (الحمدللہ)

بھائیوں کی کنعان واپسی

۹۸.....صدقے کی بھیک مانگنے والا قافلہ شاہی خاندان بن کر واپس لوٹا، ابھی قافلہ مصر سے واپس روانہ ہوا تھا کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کا معجزہ ظاہر ہوا انہوں نے گھر والوں سے فرمایا مجھے یوسف کی خوشبو محسوس ہو رہی ہے گھر والوں نے اس بات کو قسم اُٹھا کر پرانی غلطی قرار دیا، ماننے سے انکار کر دیا۔ لیکن یہ اُس وقت سچ ثابت ہو گئی جب قافلہ واپس آ گیا اور خوشخبری دینے والے نے قمیص یوسف آپ کی آنکھوں پر ڈالی تو آنکھیں روشن ہو گئیں تو فرمایا میں نے تمہیں کہا تھا کہ جو میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے، تو سب گھر والوں نے غلطی تسلیم کر کے استغفار کی درخواست کی تو آپ نے (پچھلی رات قبولیت کے وقت) استغفار کرنے کا وعدہ فرما لیا۔

واہ رے قمیصِ یوسف

قمیصِ یوسف جب خون آلود ہو کر آئی تو یعقوب علیہ السلام کو غم دیا، جب زلیخا نے الزام لگایا تو قمیص کے ذریعے یوسف علیہ السلام الزام سے بری ہوئے اسی قمیص کے ذریعے یعقوب علیہ السلام کی بصارت لوٹی اور خوشی میسر ہوئی۔

چوتھی بار آمد

۹۹.....یوسف علیہ السلام کی دعوت پر پورا خاندانِ یعقوب مصر آیا، یوسف علیہ السلام نے آگے بڑھ کر استقبال کیا، والدین کو ٹھکانا دیا اور فرمایا تم سب مصر میں داخل ہو جاؤ ان شاء اللہ امن میں رہو گے۔ ایک دن خاندان کے اعزاز میں شاہی مجلس قائم کی، اپنے والدین کو باعزت طریقے سے تختِ شاہی پر بٹھایا، ارکانِ دولت اور عمائدینِ شہر بھی جمع ہو گئے، بھائیوں کو ان کے ساتھ باعزت نشستوں پر بٹھایا، یہ منظر دیکھ کر والدین اور بھائی اور سب لوگ تعظیماً یوسف علیہ السلام کے سامنے سجدہ میں گر گئے۔ جیسے خواب دیکھا تھا وہ منظر بیداری میں دیکھ کر یوں خطاب کیا: اے ابا جان! یہ میرے خواب کی تعبیر ہے، اللہ تعالیٰ نے اُسے سچ کر دکھایا ہے اور میرے رب کا احسان ہے اُس نے مجھے قید خانہ سے نکالا (تخت شاہی عطا کیا) اور آپ لوگوں کو دیہات سے لا کر شہر کی پُر لطف زندگی عطا کی، شیطان نے جو ہم بھائیوں کے درمیان نزع پیدا کی تھی اُسے ختم کر کے ہمیں شیر و شکر کر دیا۔ قحط و فقر سے نکال کر خوشحالی اور فرمانروائی عطا کی۔ الحمدللہ

فائدہ: یوسف علیہ السلام نے اپنے خطاب باصواب و دلنواز میں مصائب کے تمام واقعات میں نعمتوں کے پہلوؤں

کوذکرفرمایا۔کسی کا گلہ شکوہ نہیں کیا، جان کے دشمن بھائیوں کو بھی بےقصور ظاہر کیا اور شیطان کو قصوروار قرار دیا۔ زلیخا کے کردار، دیگر عورتوں کے جال اور قید خانے کے مصائب کا ذکر بالکل حذف کر دیا، رہائی کی نعمت اور احسانِ خداوندی کا تذکرہ کیا۔ رہتی دنیا کو سبق دیا کہ دنیا امتحان گاہ ہے، ہر امتحان میں کردارِ یوسفی کو مدّنظر رکھ کر سرخرو ہونا، کلفت کو اُلفت سے بدلنا، شر سے خیر نکالنا چاہیے۔ کسی نے کیا خوب کہا۔

زندگی میں پیش آتے ہیں ہزاروں امتحان
حوصلے سے کام لینا سیکھ لے ہر نوجوان

سرگوشی اورالتجاء

۱۰۱......حضرت یوسف علیہ السلام لوگوں سے خطاب کر کے فارغ ہوئے تو رب تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو کر سرگوشی میں شکرِ الٰہی بجالائے اور دعا کی۔ پہلے اپنے رب کی نعمتوں کا شکر ادا کرتے ہوئے کہا: اے میرے رب تو نے مجھے ملک وحکمرانی عطا کی، باتوں کی تہہ تک پہنچنا سکھایا تو ہی آسمان وزمین کا خالق ہے، تو ہی دنیا اور آخرت میں میرا دوست اور آقا ہے میری درخواست اور التجا ہے کہ مجھے اسلام کی حالت میں موت دینا اور اپنے نیک صالحین بندوں کے ساتھ (جنت میں) داخلہ دینا۔

اللّٰھم تقبل دُعاء یوسف علیه السلام فی حقّنا ایضًا ۔ (ابوعبید)

مقصودی جملہ

۱۰۲......داستانِ یوسف علیہ السلام کے اختتام پر خاتم الانبیاء علیہ السلام کو خطاب فرمایا، جس میں آپ کی نبوت کا اثبات ہے اور علم غیب کلی اور حاضر ناظر کی نفی ہے اور آپ کے اس حرص کا بیان ہے جو آپ لوگوں کے ایمان لانے کے بارے میں رکھتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاص کا بیان ہے کہ آپ بلا معاوضہ تبلیغ اور نصیحت کرتے تھے۔

دلائل کی بُہتات

۱۰۵......طویل نقلی دلیل کے بعد توحید پر عقلی دلائل کا ڈھیر لگا دیا...... آپ زمین وآسمان کی جس چیز پر نظر کریں وہ توحید کا نعرہ لگا رہی ہوتی ہے جیسا کہ کسی نے کہا:

ہر گیاہ کہ از زمین رُوید
وحدہٗ لا شریک لہٗ گوید

جو پودا زمین سے باہر آتا ہے اللہ کی توحید کا نعرہ لگا رہا ہوتا ہے، لیکن لوگ بے پرواہی سے گزر جاتے ہیں،

ان میں غور وفکر کر کے اکتسابِ توحید نہیں کرتے اور جو ایمان لائے ہیں ان میں بھی اکثر مشرک ہی رہتے ہیں کیونکہ شرک سے ایمان نہیں رہتا۔ مثلاً توحید پر ایمان لا کر یہود ونصاریٰ اور قریش مکہ کی طرح اللہ کی اولاد مان لی، یہ شرک ہے۔ مخلوق کے لیے علم غیب کُلی مان لیا، غیر اللہ کی مَنّت مان لی، ان کے نام کی قسم اُٹھالی وغیرہ...... ان شرک پسند توحیدیوں کو اچانک عذاب یا قیامت آ جانے سے بے خوف نہیں ہونا چاہیے۔

خالص توحید

۱۰۸...... شرک کی ملاوٹ سے پاک توحید میرا راستہ ہے میں اور میرے متبعین علیٰ وجہ البصیرت لوگوں کو اللہ کی طرف بُلاتے ہیں۔ اللہ تمام شریکوں سے پاک ہے اور ہم مشرکین میں سے نہیں ہیں، اور جتنے رسول آئے سب انسان تھے، انسانیت نبوت کے خلاف نہیں، زمین پر چل پھر کر دیکھو نتائج معلوم کر لو گے۔

تبلیغِ دین پر مصائب کا آنا

۱۱۰...... تبلیغِ دین پر مصائب بھی آتے ہیں لیکن صبر کرنے سے کامیابی ملتی ہے، اللہ تعالیٰ مدد تو کرتے ہیں لیکن مدد میں تاخیر بھی ہو سکتی ہے، منکرین و مجرمین نے توبہ نہ کی تو اُن سے عذاب ٹالا نہیں جائے گا۔

عبرت اور ترغیب

۱۱۱...... قرآن پاک میں جتنے واقعات بیان ہوئے ہیں انبیاء کے ہوں یا غیر انبیاء کے، ان میں عبرت اور سبق ہوتا ہے۔ عقلمند لوگ ان کو پڑھ سن کر سبق حاصل کرتے ہیں۔ عملی، اخلاقی، اعتقادی غلطیاں ٹھیک کر کے اپنی دنیا اور آخرت سنوار لیتے ہیں۔

قرآن پاک اللہ کی لاریب کتاب ہے، ماقبل کتب کی تصدیق کرتا ہے، احکام کی تفصیل بتاتا ہے، کامیابی کے متلاشیوں کو سیدھی راہ بتاتا ہے، ایمان داروں کے لئے باعثِ رحمت ہے اور رحمت دخولِ جنت کا باعث ہے، اس کو مخلوق کی طرف سے گھڑا ہوا قرار دے کر اس سے دُوری نہ اختیار کی جائے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اٰمَنْ بِتَوْحِیْدِكَ وَمُصَدِّقٌ بِكِتَابِكَ وَمُطِیْعٌ بِرَسُوْلِكَ، اَرْجُوْ رَحْمَتَكَ وَاجْعَلْنِیْ مِنْ عِبَادِكَ الصَّالِحِیْنَ وَتَوَفَّنِیْ مَعَ الْاَبْرَارِ یَا عَزِیْزُ یَا غَفَّارُ۔ آمین یا رب العالمین [ابو عبیدہ]

سُوْرَةُ الرَّعْدِ مَكِّيَّةٌ

[ترتیب قرآنی (۱۳) ترتیب نزولی (۹۶) آیات (۴۳) رکوع (۶)]

ربط: سورۃ یوسف کے آخر میں اور شروع میں ترغیب قرآن تھی اور درمیان میں ہے جیل کے اندر حضرت یوسف علیہ السلام نے توحید کا نعرہ بلند کیا، اب سورۃ الرعد میں بھی ابتداء ترغیب قرآن سے ہو رہی ہے اس میں ہے کہ الرعد بادلوں میں تسبیح کے ساتھ توحید کا نعرہ بلند کرتا ہے، لہٰذا تم سب لوگ ہر حال میں توحید کا نعرہ لگایا کرو۔

خلاصہ: اس سورۃ میں گیارہ دلائل توحید ہیں، آٹھ عقلی دو نقلی، ایک وحی، جن میں واضح کیا گیا کہ غیب دان، کارساز صرف اللہ ہے، وہی معبود برحق ہے۔

دلائل کے علاوہ شکوات چار، تخویفات آٹھ، زجرات پانچ، بشارات پانچ، اوصافِ اولوالالباب نو، کم عقلوں کی علامات تین، تسلیات اور چار سوالات کے جوابات بھی آئے ہیں۔

ترغیب، شکویٰ

۱......قرآن پاک کے احکام و اقوال سب سچے ہیں، لیکن لوگوں کی اکثریت نہیں مانتی......۔

دلیل توحید

۲......قرآن پاک کو عطا کرنے والا وہ یکتا معبود ہے، جس نے آسمانوں کو پیدا کر کے بلندیوں پر بغیر ستونوں کے کھڑا کر دیا، خود حکمران ہے آفتاب ماہتاب روشنی کے لیے پیدا کر کے انہیں چلا دیا تا کہ ساری دنیا باری باری روشن ہوتی رہے، سارے کاموں کا مدبر ہے، زمین کو پیدا کر کے بچھا دیا اُس پر پہاڑ جما دیئے اور دریا چلا دیئے، رات اور دن بنائے، ساکنین کے لئے ہر قسم کے پھل پیدا کیے، زمین کے ایک جیسے متفرق مجاور ٹکڑوں پر مختلف الانواع کے پھل وار درخت اُگائے جن میں کھیتیاں، انگور اور کھجور سر فہرست ہیں۔

ایک جیسی زمین، ایک جیسا پانی لیکن اللہ نے اپنی قدرت سے ان کے ذائقے، شکلیں اور رنگ لوگوں کو خوش کرنے کے لئے مختلف بنائے، اس مہربان ذات کی توحید کا انکار اور اُس کی بھیجی ہوئی کتاب سے اعراض بے عقل ہی کر سکتے ہیں۔

پہلا شکویٰ

۵.....منکرینِ قرآن، منکرینِ توحید کے ساتھ ساتھ منکرینِ قیامت بھی ہیں، کہتے ہیں کہ ہم جب مر کر مٹی میں مل جائیں گے دوبارہ کیسے پیدا ہوں گے، یہ اُس وقت مانیں گے جب بروزِ محشر اس حالت میں پیش ہوں گے کہ ان کی گردنوں میں طوق ہوں گے اور انہیں ہمیشہ کے لئے آگ میں داخل کر دیا جائے گا۔

احمق اتنے ہیں کہ بھلائی سے پہلے بُرائی مانگتے ہیں، گذشتہ قوموں کے ہلاکت کے واقعات سے عبرت بھی نہیں پکڑتے، اللہ تو صاحبِ رحمت و مغفرت ہے، بڑے بڑے ظالموں کو توبہ کرنے پر معاف کر دیتا ہے اور وہ سخت عذاب والا بھی ہے، جس کو پکڑ لے اُسے کوئی چھڑا نہیں سکتا۔

دوسرا شکویٰ

۷.....منکرینِ قرآن ضدی ہیں اپنے رسول کے ہاتھ پر معجزات دیکھ کر حق کو ماننے کے برعکس مزید معجزات طلب کرتے ہیں وہ یہ نہیں سمجھتے کہ رسول کا کام راہنمائی کرنا ہے، نتائج سے خبردار کرنا ہے، نہ کہ معجزے پر معجزے دکھانا ہے وہ قوم کامیاب ہوتی ہے جو اپنے راہنما کی اتباع کرے......

دوسری دلیل بر توحید (کامل العلم ہے)

۸.....کتاب اور رسول بھیجنے والا اللہ کامل العلم ہے، وہ تو ہر مادہ کے پیٹ میں جو کچھ ہوتا ہے اُسے پوری طرح جانتا ہے کہ پیٹ میں بچہ ہے یا نہیں، ایک ہے یا زیادہ ہیں، حسین ہے یا قبیح، تندرست ہے یا بیمار و ناقص، سعید ہے یا شقی، کتنا زمانہ زندہ رہے گا، کھائے پیے گا، کہاں مرے گا، دنیا میں کیا کرے گا، آخرت میں اس کا ٹھکانا کہاں ہوگا وغیرہ وغیرہ

وہ لوگوں کی سرگوشیاں، خیالات، اشعار و خطبات بھی جانتا ہے وہ اندھیرے میں چھپ کر کچھ کرے یا کھلی سڑکوں، میدانوں، صحراؤں میں ہو، اللہ کے علم میں ہوتا ہے۔ پھر بھی اُس کی کلام اور توحید کو نہیں مانو گے؟

اُس کی مہربانیوں کو دیکھو اُس نے تو ہر ایک کی حفاظت کے لئے فرشتوں کو مقرر فرمایا ہے وہ کسی کی حالت و عقیدے و عمل کو زبردستی نہیں بدلتا، ان کے عمل و عقیدے کے مطابق ان کے ساتھ برتاؤ کرتا ہے، جب لوگ اپنی حالت خود بدلتے ہیں تو اللہ تعالیٰ بھی ان کے ساتھ وہی معاملہ کرتے ہیں۔

کسی مجرم قوم کو سزا دینے کا ارادہ کر لے تو اُس کو عمل درآمد سے کوئی روک نہیں سکتا۔

تیسری دلیل، کامل العلم کامل القدرت ہے

۱۲.....علویات اور سفلیات کی طرح فضائی مخلوق بھی اللہ کے علم وقدرت میں ہے وہ ہوائیں چلاتا ہے بادل

بناتا ہے بارش برساتا ہے، بادلوں میں چمک اور گرج ان کی تسبیحات اور بارش کے قطرات اور ان کے گرنے کے محلات سب اُس کے علم میں ہوتے ہیں۔ بڑی طاقت والا ہے اُس کا مقابلہ کوئی نہیں کرسکتا، یہی تمہارا معبود برحق ہے، مُنزِلُ الکتاب اور مُرسِلُ الرُّسل ہے لہٰذا کتاب ورسول کی راہنمائی میں موحّد بنو، اُسی کو پکارنا حق اور سچ ہے اس کو چھوڑ کر جو لوگ مخلوق میں سے کسی کو معبود بناتے ہیں اور پکارتے ہیں ان کی مثال ایسے ہے جیسے کوئی پانی سے دور مثلاً کنوئیں یا دریا سے دور کھڑا ہوکر پانی کی طرف ہاتھ لمبے کر کے پکارے کہ "اے پانی! تو میرے منہ میں آ جا" ایسا نہیں ہوتا، اسی طرح معبود باطل بھی اپنے عابد مشرک کی دعا قبول نہیں کرسکتا۔

چوتھی دلیل (مسجود الکائنات ہے)

۱۵...... مسجود حقیقی اللہ ہے اُسے ساری مخلوق سجدہ کرتی ہے کچھ خوشی اور شعور کے ساتھ جیسے مسلمان انسان، جن اور ملائکہ، کچھ مجبوراً اور بے شعوری میں جیسے کافر مشرک اور باقی مخلوق بھی احکام خداوندی کی پابند ہے، مثلاً موت و حیات، گرمی سردی، خوشی غمی، صحت بیماری سب کو لاحق ہوتی ہے۔ سب مجبوراً قبول کرتے ہیں، اسی طرح مشکل وقت میں سب چاہتے ہیں کہ مافوق الاسباب کوئی طاقت ہمیں اس مشکل سے نکالے، اسی طرح اشیاء کے سائے بھی صبح شام سجدہ کرتے ہیں۔

پانچویں دلیل (ربّ الکائنات ہے)

۱۶...... زمین وآسمان کی تمام چیزوں کو پالنے والا، ان کی ضروریات کو پورا کرنے والا صرف اللہ ہے، یہ بات مشرک کو بھی تسلیم ہے، پوچھ کر دیکھ لیں۔ تو پھر معبود برحق بھی اللہ ہے، پھر غیر اللہ کو جو اپنے نفع نقصان کا بھی اختیار نہیں رکھتے، پکارنا اور معبود سمجھنا کتنی بھونڈی بات ہے۔

مخلوقات میں بینا اور نابینا، اندھیرا اور روشنی بالاتفاق برابر نہیں تو پھر ان سے پوچھیں خالق اور مخلوق کیسے برابر ہوسکتے ہیں؟ تو پھر خالق کے ساتھ مخلوق میں سے کسی کو معبود بنانا بالکل حرام ہے۔

چھٹی دلیل مثالی

۱۷...... یہ دلیل مثالی انداز میں ہے جب بارش ہوتی ہے تو وادیاں اپنی وسعت کے مطابق پانی لے کر اس شان سے بہہ رہی ہوتی ہیں کہ نیچے پانی اور اوپر جھاگ اور تنکے ہوتے ہیں زمین پانی کو جذب کر لیتی ہے اس میں کھیتیاں اُگتی ہیں، زمین سنور جاتی ہے، جھاگ اور تنکے خشک ہوکر ناپید ہوجاتے ہیں۔ اسی طرح جب سونا پگھلایا جاتا ہے تو میل اور کھوٹ اوپر آ جاتا ہے، سونا نیچے بیٹھ جاتا ہے، اُس خالص سونے سے زیورات بنتے ہیں میل پھینک دیا جاتا ہے۔ پانی اور سونا حق کی مثال ہیں، جھاگ اور تنکے باطل کی مثال ہیں، اسی طرح اللہ معبود برحق ہے باقی سب باطل ہیں۔

احکام قبول کرنے کا ثمرہ

۱۸......توحید کو مان کر احکام قبول کرنے والوں کا ثمرہ بھلائی ہے۔ جنہوں نے نہ توحید کو مانا نہ احکام قبول کیے جہنم میں جائیں گے، ان کا حساب بُرے طریقے سے ہوگا، ان سے کوئی فدیہ بھی قبول نہ کیا جائے گا۔

دوسرا ثمرہ یہ ہے کہ ماننے والا آنکھوں والے شخص کی طرح ہے جسے ایمان لا کر دنیا اور آخرت کی تمام خوبیاں نظر آتی ہیں وہ ان کو حاصل کرنے کے لئے منزلِ مقصود کی طرف چلتا رہتا ہے اور نہ ماننے والا اندھوں کی طرح ہے جسے کچھ سجھائی نہیں دیتا، آخرکار جہنم میں جا گرتا ہے۔ اس بات کو عقلمند لوگ سمجھتے ہیں۔

عقلمندوں کی صفات

۲۰......عقلمندوں کی صفات یہ ہیں: (۱) عہد کو پورا کرتے ہیں (۲) ہر قسم کے عہد و پیمان جو کر لیتے ہیں انہیں نہیں توڑتے (۳) جہاں جوڑنے کا حکم ہے جوڑتے ہیں (۴) اپنے رب سے لرزاں ترساں رہتے ہیں (۵) بُرے عذاب سے خوف کھاتے ہیں (۶) اپنے رب کی رضا کے حصول کی خاطر ہر آنے والی مصیبت پر صبر کرتے ہیں (۷) نماز قائم کرتے ہیں (۸) اللہ کا دیا ہوا مال اور علم خرچ کرتے ہیں (۹) برائی کو بھلائی سے دفع کرتے ہیں ان کا انجام بہت اچھا ہوگا، یہ جنت میں داخل ہوں گے، ان کے قریبی رشتہ دار بھی جو ایمان دار ہوں گے ان کے ساتھ ہوں گے (مثلاً اولاد، والدین، میاں بیوی)۔ فرشتے ان کو آکر سلام پیش کریں گے اور کہیں گے تمہیں صبر کرنے پر یہ بہترین بدلہ ملا ہے۔

بے عقل

۲۵......بے عقل ہیں وہ جو اللہ کے ساتھ کیا ہوا عہد توڑتے ہیں۔ جہاں اللہ نے جوڑنے کا حکم دیا وہاں توڑ پیدا کرتے ہیں، زمین میں فساد مچاتے ہیں، یہ لعنتی ہیں ان کا بُرا گھر ہے وہ جہنم ہے۔

ساتویں دلیل: رزاق وہی ہے

۲۶......رازق اللہ ہے وہ ہر آدمی کی لیاقت اور ضرورت کے مطابق رزق میں کشادگی اور تنگی کرتا ہے اس واسطے معبود برحق ہے، لوگوں کا حال یہ ہے کہ اگر ان کو کشادہ رزق مل جائے تو اَکڑ جاتے ہیں حالانکہ دنیا کا رزق کتنا زیادہ کیوں نہ ہو آخرت کے مقابلے میں متاع یعنی چکھنے جیسی حقیری سی چیز ہے اس پر اکڑنے والا احمق ہوسکتا ہے۔

تیسرا شکویٰ

۲۷......مشرکین مزید معجزات کا مطالبہ کرتے ہیں حالانکہ صرف معجزے دیکھنے سے ہدایت نہیں ملتی، ہدایت تو انابت سے ملتی ہے جو اِن ضدی لوگوں میں نہیں ہے۔

ذکراللہ میں اطمینانِ قلب

۲۸......دلی سکون اور ذہنی اطمینان اللہ تعالیٰ کے ذکر سے حاصل ہوتا ہے، جب کوئی شخص ایمان لا کر اعمالِ صالحہ اور ذکر میں مصروف ہو جاتا ہے تو اُسے دنیا میں خوشحالی اور آخرت میں بہترین ٹھکانہ ملتا ہے جو جنت میں میسر آئے گا۔

رسالت وفرائض

۲۹......آپ کو ہم نے ایسے ایک اُمت کی طرف رسول بنا کر بھیجا ہے جیسے پہلی اُمتوں کی طرف رسول بھیجے، آپ اپنی اُمت کو قرآن کی تلاوت کر کے اور مطلب سمجھا کر مومن بنائیں۔ وہ تو رحمٰن کے بھی منکر ہیں آپ ان سے کہیں رحمٰن تو میرا رب اور معبود ہے اُس کے سوا تو کوئی معبود ہی نہیں، میرا بھروسہ بھی اُسی پر ہے، میرا لوٹنا بھی اُسی کی طرف ہے۔ تم میری اُمت ہو میرے نقشِ قدم پر چلو، رحمٰن کو رب اور معبود مان لو اُسی پر بھروسہ کرو تو تمہیں بھی دلی سکون حاصل ہوگا جس کا ہر بندہ متلاشی ہے۔

بے مَن ضِدی

۳۱......جس قرآن کی تلاوت سے سکون ملتا ہے اس کی تاثیر تو بہت زیادہ ہے، اس کے ذریعے مضبوط پہاڑ بھی چلائے جا سکتے ہیں، زمین کو پھاڑ کر اُس سے چشمے جاری کیے جا سکتے ہیں، یا زمین کی طویل مسافت جلد طے کی جا سکتی ہے، مُردوں کو زندہ کر کے اِن ضدیوں سے بات کرائی جا سکتی ہے، لیکن یہ منکر ضد کے اس درجے تک پہنچ چکے ہیں اور اَنمن (بے من) (میں نہ مانوں) بن گئے ہیں جن کی واپسی کی کوئی اُمید نہیں (مختوم القلوب ہو گئے ہیں)۔

قرآن بتاتا ہے تمام امور اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہیں، سارا نظام وہ چلاتا ہے، لیکن کسی کو زبردستی ہدایت نہیں دیتا یہ حکمت کے خلاف ہے اور جن لوگوں کے دل میں یہ آ رہا ہے کہ اگر منکرین کو ان کی مرضی کے معجزات دکھا دیئے جائیں تو وہ ایمان لائیں یہ ممکن ہے، ان کا فائدہ ہوگا۔ فرمایا: ان ضدیوں کے حالات دیکھ کر ابھی تک یہ لوگ مایوس نہیں ہوئے ابھی تک ایمان کی اُمید میں ہیں یہ ممکن نہیں۔ اب ان کو بقایا زندگی میں مصائب کے ساتھ کھڑکایا جاتا رہے گا یا ان کے قریب مصیبت اُتار کر ان کو ڈرایا جاتا رہے گا یہاں تک کہ ان کے وعدے کا وقت آ جائے گا (تو ہمیشہ کے لئے جہنم رسید ہو جائیں گے)۔

تسلیٔ رسول ﷺ

۳۲......آپ کے ساتھ استہزاء کرنے والے باز نہ آئے تو گذشتہ استہزاء کرنے والوں کی طرح سخت عذاب میں مبتلا کر دیئے جائیں گے۔

آٹھویں دلیل (ہر وقت ہر جگہ موجود ہے)

۳۳......اللہ تعالیٰ تو وہ ہے جو ہر نفس کے ساتھ ہے، اس کے اعمال کو جانتا ہے ہر جگہ موجود ہے، یہ دلائل ہیں اس کے معبود برحق ہونے کے۔ معبودانِ باطلہ میں تو کوئی ایسی صفت نہیں پائی جاتی، اگر تمہارے علم میں کوئی ایسا ہے تو اُس کا نام لو اور اُس کی صفت بتاؤ۔ اللہ کے علم میں تو کوئی ایسا نہیں ہے۔ شیطان نے اُن کے شرکیہ عمل کو سنوارا ہے اس واسطے وہ ہدایت سے رُکے ہوئے ہیں۔ جو ہدایت سے رک جائے گمراہی کی راہ پر چل پڑے اُسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا۔ ان کو دنیا میں عذاب اور آخرت میں سخت عذاب ہوگا جس سے کوئی ان کو نہیں بچا سکے گا۔

بشارت برائے اہلِ تقویٰ

۳۵......متقین کو آخرت میں ایسی جنت ملے گی جس میں نہریں بہتی ہوں گی، پھل دائمی ہوں گے، سائے دائمی اور لمبے ہوں گے، یہ پرہیزگاروں کا انجام ہے کفار کا انجام تو آگ ہے۔

دلیل نقلی بر توحید

۳۶......اہلِ کتاب میں سے کچھ لوگ جیسے حضرت عبداللہ بن سلام وغیرہ رضی اللہ عنہ اور نصاریٰ میں سے اَسی (۸۰) لوگ تو قرآن پر ایمان لا کر توحید و رسالت کو تسلیم کر کے خوش ہیں، اس سے معلوم ہوا توحید بنیادی اور قدیمی مسئلہ ہے، اسے مان لینا چاہیے۔ ہاں ضدی لوگ تو انکار کرتے تھے اور انکار کرتے ہیں۔ مجھے تو حکم ہے اللہ کی عبادت کروں اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کروں اور تمہیں دعوت دیتا رہوں ہم سب نے اُس کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

ترغیب و ترہیب

۳۷......قرآن پاک اللہ پاک کی طرف سے عربی زبان میں حکم نامہ ہے تاکہ سمجھنے میں آسانی ہو اور اس کی اتباع کی جا سکے، جو لوگ علم آ جانے کے بعد بھی خواہشاتِ نفس کی اتباع کریں ان کو سزا ہوگی انہیں کوئی بچانے والا دوست نہیں ملے گا۔

جوابات

۳۸......اس آخری رکوع میں مشرکین کی طرف سے کیے گئے چار سوالات کے جوابات ہیں۔

پہلا سوال: محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) انسان ہیں ان کے بیوی بچے ہیں لہٰذا وہ رسول نہیں ہو سکتے۔

جواب: انسان ہونا اور بیوی بچوں والا ہونا نبوت کے خلاف نہیں، ہم نے جتنے رسول بھیجے سب انسان تھے ان کی بیویاں اور بچے بھی تھے (تمہارے لیے انسان کی اتباع کرنا ہی آسان ہے، جنوں اور ملائکہ کی اتباع انسان کے لئے مشکل ہے)۔

دوسرا سوال: اگر آپ واقعی رسول ہیں تو ہماری مرضی کے مطابق معجزات دکھائیں، جن کی تفصیل سورۃ بنی اسرائیل کی ۹۰ تا ۹۳ آیات میں ہے۔

جواب: معجزہ دکھانا پیغمبر کے اختیار میں نہیں ہوتا، معجزہ اللہ تعالیٰ دکھاتا ہے، پیغمبر کے ہاتھ سے ظاہر کرتا ہے۔

تیسرا سوال: توحید و رسالت وقیامت کے منکرین پر عذاب آیا ہے تو ہم بھی منکر ہیں ہم پر عذاب کیوں نہیں آیا؟

جواب: عذاب کا وقت مقرر ہے، اپنے وقت پر آئے گا۔

چوتھا سوال: اگر عذاب ضرور آنا ہے تو ایمان لانے کا کیا فائدہ؟ ہمیں عذاب آنے سے پہلے دنیا میں عیش کر لینا چاہیے پھر موقعہ نہیں ملے گا۔

جواب: مجرم اگر توبہ کر لے تو عذاب سے بچ سکتا ہے، عذاب کا توبہ کی وجہ سے مٹا دینا اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ کلمہ پڑھ لو، توبہ کر لو، گناہ مٹ جائے گا، سزا نہیں ہوگی۔ اگر توبہ نہ کی تو گناہ باقی رہے گا، سزا ہوگی، محو و اثبات اللہ تعالیٰ کے قبضہ میں ہے۔

فریضہ اور محاسبہ

۴۰......ہم نے جو عذاب کا وعدہ کیا وہ ضرور پورا کریں گے، آپ تسلی رکھیں، اس کی دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی زندگی میں آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی آنکھوں کے سامنے ان کو عذاب دیں یا آپ کو اپنے پاس بلا لیں پھر عذاب دیں یا سارا عذاب آخرت میں دیں، یہ سب ہماری مرضی پر منحصر ہے۔ باقی آپ کا فرض ہے ہمارے احکام لوگوں کو پہنچائیں حساب لینا ہمارا کام ہے۔

عذاب کی مختلف صورتیں

۴۱......عذاب کی مختلف صورتیں ہیں ایک صورت یہ بھی ہے کہ لوگ ایمان لانا شروع کر دیں اور ان کی سرزمین مسلمانوں کی زمین سے مل جائے اور کافروں کی زمین تنگ ہو جائے، یہ عذاب تو شروع ہو چکا ہے۔ اللہ کے فیصلہ کا کوئی پیچھا کرنے والا رَدّ کرنے والا کوئی نہیں، حساب لینے میں بھی دیر نہیں لگاتے۔ کفار کی چالیں اللہ کی تدبیر کے مقابلے میں کچھ نہیں۔

اثباتِ رسالت

۴۳......مشرکین جو آپ کی رسالت کا انکار کرتے ہیں انہیں کہہ دیں میری رسالت تمہارے ماننے کے ساتھ معلق نہیں، تم نہیں مانتے تو نہ مانو میری رسالت کا گواہ اللہ کافی ہے، جس نے رسول بنایا ہے۔ اسی طرح میری رسالت سابقہ کتب میں بھی ثابت ہے، صاحبِ علم لوگ اس کے گواہ ہیں جن کے پاس سابقہ کتب کا علم ہے۔

اللهم اِنّي أشهد بتوحيدك ورسالت رسولك، يا الله اِمتي بهذه العقيدة وتوفّني مع الابرار۔ [ابو عبید]

سُورَةُ اِبْرَاهِيمَ مَكِّيَّةٌ

[ترتیب قرآنی (۱۴) ترتیب نزولی (۷۲) آیات (۵۲) رکوع (۷)]

ربط: سورۃ الرعد کی ابتداء ترغیب الی القرآن اور انتہا صاحبِ کتاب کی رسالت پر گواہی پر ہوئی۔ اب سورۃ ابراہیم کا آغاز بھی کتاب اللہ کی طرف ترغیب سے ہورہا ہے، تو معلوم ہوا کتاب اللہ ہی حقیقی علوم کا مرکز اور سرچشمہ ہے اس سے جڑ جاؤ۔

خلاصہ: اس سورۃ میں تین عقلی اور دو نقلی دلائل سے توحید باری کا اثبات ہے اور منکرینِ توحید کی ہلاکت کے نمونے پیش کیے گئے ہیں، نماز اور اِنفاق کے دو مصلح اعمال کا حکم ہے۔

تمہید

۱......سورۃ کے آغاز میں عظمتِ قرآن، اثباتِ رسالت، مقصد نزول اور فریضہ رسول کا بیان ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس بات پر زور دے کر فرمایا کہ یہ کتاب ہم نے ہی اُتاری ہے آپ اس کے ذریعے لوگوں کو کفر و شرک اور ضلالت کی گھمبیر تاریکیوں سے نکال کر توحید کی روشنی کی طرف لائیں تاکہ وہ روشنی میں سیدھی راہ پر چل کر کامیابی حاصل کریں۔

پہلی دلیل بر توحید

۲......قرآن ہی بتاتا ہے کہ معبود برحق وہ اللہ ہے جس کی زمین و آسمان کی ہر چیز مملوک ہے، وہ مالک الملک حقیقی شہنشاہ ہے، قرآن اُس کا حکم نامہ ہے، جو حکم نامہ پر چلے گا کامیاب ہوگا، جو انکار کرے گا اُس کے لیے ہلاکت ہے۔ منکرین کی صفات یہ ہیں کہ وہ دنیا کو آخرت کے مقابلے میں پسند کرتے ہیں۔ اللہ کی راہ سے دوسروں کو روکتے ہیں اور دین میں کجی تلاش کرتے ہیں اور دور کی گمراہی میں پڑ چکے ہیں۔

شفقتِ باری تعالیٰ

۴......حکم نامہ بھیجنے والا اتنا مہربان ہے کہ اُس نے حکم نامے کو سمجھانے والا رسول ایسا بھیجا جو اُن کا ہم زبان

ہے تاکہ سمجھنے سمجھانے میں دِقت نہ ہو،اس کے باوجود کچھ لوگ تو ہدایت پالیتے ہیں اور کامل بن جاتے ہیں اور کچھ لوگ گمراہی میں پڑے رہتے ہیں، اللہ تعالیٰ کسی کو زبردستی نہ گمراہ کرتا ہے نہ ہدایت دیتا ہے۔

تذکرۂ موسیٰ علیہ السلام

۵......سابقہ اصول کے مطابق اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حکم نامہ اور معجزات دے کر بھیجا کہ وہ اپنی زبان میں قوم کو ظلمتوں سے نکال کر توحید وسنت کی روشنی میں لے آئیں اور اُن کو گذشتہ واقعات سے عبرت دلائیں۔

تذکیر نعمتِ الٰہی

۶......حکم خداوندی کے مطابق موسیٰ علیہ السلام نے قوم کو عبرت دلاتے ہوئے اللہ کی نعمت یاد کرائی کیونکہ نعمت سے منعم کی قدر آتی ہے اور شکر آسان ہو جاتا ہے۔وہ نعمت اس فرعون کے مظالم سے نجات دلانا ہے جو اُن کے بچوں کو قتل اور بچیوں سے خدمت لیتا تھا۔

شکر سے نعمت میں اضافہ

۸......اعلانِ خداوندی ہے اگر تم شکر کرو گے تو میں نعمت بڑھادوں گا اور ناشکری میں سخت عذاب کا خطرہ ہے ،اصل نعمت بھی چھن سکتی ہے،تو شکر کا فائدہ شاکر کو ہوتا ہے،اس میں اللہ کا کوئی فائدہ نہیں۔

ناشکری کا صلہ

۹......قومِ نوح،قومِ عاد،قومِ ثمود اور ان کے بعد آنے والی بہت سی مشرک قومیں گزری ہیں جن کے پاس اللہ کے رسول آئے ،معجزات دکھائے،قوموں نے ایمان لانے کے برعکس ناشکری کرتے ہوئے توحید ورسالت کا انکار کیا،رسولوں کی بے حرمتی کی ،گستاخی کی اور کہا جس توحید کی تم دعوت دیتے ہو ہمیں اُس میں قلق میں ڈالنے والا شک ہے۔پیغمبروں نے فرمایا:تمہیں اُس خالق کے بارے میں شک ہے جس نے تمہیں پیدا کیا اور تمہیں دعوت دیتا ہے کہ توبہ کرلو میں تمہیں معاف کردوں گا اور پوری زندگی گزارنے کا موقع دوں گا،تو قوم نے کہا:تم بشر ہو ہمیں اپنے باپ دادا کے مذہب سے ہٹانا چاہتے ہو،ہم تمہاری دعوت قبول نہیں کرتے ،تم کوئی بڑا واضح معجزہ لاکر دکھاؤ۔انبیاء نے فرمایا:ہم نے اپنے بشر ہونے کا انکار تو نہیں کیا،ہم واقعی بشر ہیں،لیکن عام بشر نہیں۔اللہ نے احسان فرمایا،ہمیں اپنا رسول بنایا ہے،کوئی رسول اپنی مرضی سے کوئی معجزہ نہیں دکھاسکتا۔ہمارا بھروسہ اللہ پر ہے تمہاری تکالیف پر صبر کریں گے۔

مشرکین کی طرف سے دھمکی

۱۳......مشرکین نے رسولوں سے دوٹوک فیصلہ مانگا اور دھمکی دی: تم ہمارے دین میں واپس آ جاؤ یا پھر ہم تمہیں اپنی سرزمین سے نکال باہر کریں گے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں کی طرف وحی بھیج کر تسلی دی کہ ہم ان ظالموں کو ہلاک کر کے تمہیں اسی سرزمین میں بسائیں گے اور یہ وعدہ ہمارا تمام لوگوں سے ہے جو میرے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرتے ہیں۔ ہر جابر ضدی نامراد ہوگا، جہنم میں جا کر پیپ پیے گا جو اُن سے نگلی نہ جائے گی۔ اسبابِ موت جمع ہوں گے موت نہیں آئے گی تا کہ عذاب سے جان چھوٹے، بلکہ عذاب کی سختی بڑھتی جائے گی۔ (الامان الحفیظ)

اعمالِ مشرک

۱۸......منکرین ومشرکین جو دنیا کے حساب سے اچھے اعمال کرتے رہے ہوں گے مثلاً صلہ رحمی کی، غلام آزاد کر دیا، سڑک بنا دی، سکول اور ہسپتال کھول دیئے، ان کا بدلہ انہیں دنیا میں دے دیا جائے گا۔ آخرت میں ان کو کوئی بدلہ نہیں ملے گا، ان کے اعمال کی مثال راکھ کی طرح ہے جس پر شدت سے آندھی آئے اور اُڑا کر لے جائے۔

دوسری دلیل برتوحید

۱۹......اللہ تعالیٰ نے زمین وآسمان اظہارِ حق کے لئے پیدا کیے، وہ خالق ہے، تمہیں لے جا کر دوسری مخلوق کو لانے پر قادر ہے، اُس پر تمام کام آسان ہیں، وہ مشکل کشا ہے، اس واسطے معبود برحق ہے۔

مقدمے کا منظر

۲۱......معبودانِ باطلہ پر جان قربان کرنے والے جب میدانِ محشر میں عدالتِ خداوندی میں پیش ہوں گے دونوں کو جہنم کی سزا ہو جائے گی، جہنم میں جلتے ہوئے کمزور تابعدار قربانیاں دینے والے اپنے دنیاوی سرداروں کو کہیں گے: ہم نے تمہاری زندگی بھر خدمت کی ہے، تم ہمیں عذاب سے کچھ تو کمی کرا دو، وہ ٹکا سا جواب دیں گے: اگر دنیا میں ہم ہدایت پر ہوتے تو تمہیں ہدایت دیتے۔ اب فیصلہ ہو چکا ہے چلاّئیں گھبرائیں یا صبر کر کے چپ سادھ لیں برابر ہے، جہنم سے چھٹکارا نہیں ہوگا۔

شیطانی خطبہ

۲۲......جہنم میں شیطانی چیلے شیطان کو ملامت کریں گے کہ تیری وجہ سے ہم جہنم میں آئے ہیں تو شیطان آگ کے منبر پر خطبہ دے گا: اللہ کے سچے وعدے پر تو تم نے اعتماد نہ کیا، میرے جھوٹے وعدہ کی تصدیق کی اور اپنے دنیاوی فوائد کے لئے میرے پیچھے لگ گئے تھے، میرے پاس کوئی حکومت اور غلبہ نہ تھا جس کی وجہ سے تم مجبور ہو کر

میرے ساتھ چلتے تھے میں نے گویا صرف گُڑ لگایا تم مکھیوں کی طرح چاٹنے آ گئے تھے، اب نہ تم مجھے ملامت کرو نہ ہم ایک دوسرے کے کام آ سکتے ہیں، میں اس بات کا بھی اقرار نہیں کرتا کہ تم نے مجھے شریک بنایا تھا، آئندہ کوئی شکایت اور ملامت نہ کرنا۔ ارشادِ باری ہے کہ یہ سب ظالم مشرک دردناک عذاب میں مبتلا رہیں گے۔

بشارت برائے صالحین

۲۳...... حکم نامے کو ماننے والے ایماندار جو زندگی بھر نیک اعمال میں لگے رہے ان کو نہروں والی جنت میں ہمیشہ کے لئے داخلہ مل جائے گا، وہ سلامتی کے ساتھ ایک دوسرے کو ملیں گے اور خوش رہیں گے۔

کلمۂ توحید کی مثال

۲۴...... کلمہ توحید کے مضبوط اور مفید ہونے میں اُس درخت کی مثال ہے جس کی جڑ زمین میں گہری ہو کر مضبوط ہو، تیز آندھیاں بھی اُسے نہ گرا سکیں اور شاخیں اُس کی اتنی بلندی پر ہوں کہ اس پر گرد و غبار نہ پہنچے، نہ ڈھیلے اور پتھر وہاں تک پہنچیں، ہمیشہ سدا بہار رہے، اُس کا پھل عمدہ ہو اور سارا سال استعمال ہوتا رہے جیسے کھجور کے درخت میں یہ صفات پائی جاتی ہیں۔

کلمۂ شرک کی مثال

۲۵...... کلمۂ شرک و کفر بُری بات ہے، اس کی مثال ایک کمزور پودے کی ہے جس کی جڑیں زمین کے اوپر اوپر رہیں زیادہ گہری نہ جائیں اُسے ہاتھ سے پکڑ کر اُکھاڑا جا سکے، سارا سال بھی نہ رہ سکے بلکہ بعض موسموں میں سڑ جل جائے، اُس کا پھل بھی کڑوا ہو، جیسے حنظل (کوڑتُمہ) معلوم ہوا شرک و کفر کی بنیاد نہیں ہوتی، مشرک لالچ میں آ جاتا ہے، خوف سے بھی دہل جاتا ہے۔

مومن اللہ کی توفیق سے ثابت قدم رہتا ہے، دنیا سے آخرت کی طرف اپنے ایمان کو لے جاتا ہے، اُسے لالچ اور خوف سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔

موحّد چہ بر پائش ریزی زرش
چہ تلوار ہندی نہی برسرش
اُمید و ہراسش نباشد زِکس
ہمین است بنیادِ توحید و بس

شکر و ناشکری

۲۷...... ایمان نعمت ہے کفر ناشکری ہے، جو ایمان کی نعمت کو کفر کی ناشکری سے بدلتے ہیں وہ اپنے متبعین

سمیت مقامِ ہلاکت جہنم میں جا گرتے ہیں۔ اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانا بھی ناشکری اور گمراہی ہے، ایسے لوگ دنیا کا تھوڑا سا نفع اُٹھالیں ان کا ٹھکانہ آگ ہے۔

خدائی پیغام

۳۱...... اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب رسول ﷺ کی وساطت سے اپنے ایماندار بندوں کو پیاری نصیحت کی کہ وہ اس دن کے آنے سے پہلے جس میں کوئی دوستی اور بیع کام نہ آئے گی۔ خوب نمازیں قائم کرلیں اور پوشیدہ اور ظاہر جیسے ممکن ہو مال خرچ کرلیں تاکہ جنت میں بلند مراتب حاصل کرسکیں۔ یہی دو امر مصلح ہیں، نماز اور اِنفاق۔

تیسری دلیل برتوحید

۳۲...... جس اللہ نے پیغام بھیجا ہے وہ خالقِ ارض وسماء ہے، بارشیں برسا کر تمہارے لیے روزی کا بندوبست کرتا ہے، رنگ برنگے ذائقے دار پھل کھِلاتا ہے، سمندری سفر کی آسانی کے لیے کشتیاں اور بحری بیڑے مہیا کرتا ہے، سمندروں کو رام کرتا ہے، وہ اللہ کے بندوں کو اللہ کی مرضی کے بغیر غرق نہیں کرتا۔ آفتاب و ماہتاب بندوں کے فائدے کیلئے مسلسل چلائے رکھتا ہے، دن اور رات کو بھی مسخر کرتا ہے تاکہ بندے اُن سے فوائد حاصل کرتے رہیں۔ ایسے مہربان حکمران کے نصیحت نامے پر عمل کرکے بندوں کو ضرور فائدہ اٹھانا چاہیے۔

بے شمار احسانات الٰہیہ

۳۴...... پیغام بھیجنے والے حکمران کے جو ہمارا حقیقی معبود بھی ہے پہلے بھی بے شمار احسان ہیں، جن کا شکر تو درکنار ان کو شمار بھی نہیں کرسکتے، انسان کو ناانصاف اور ناشکر نہیں ہونا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ ناشکری کی شکایت کررہے ہیں۔

نقلی دلیل

۳۵...... تمہاری جنس کے ایک عظیم سپوت حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حکم نامے پر عمل کرکے خلیل اللہ کا درجہ پایا، جدّ الانبیاء بنے، کٹھن امتحان پاس کرکے اُمت کے امام بنے، ان کے بعد تمام انبیاء ان کی نسل سے آتے رہے۔ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم بھی آپ کی نسل سے دُرِّ یتیم ہیں، جنہوں نے دادے کی طرح حکم نامے پر عمل کر کے حبیبُ اللہ کا درجہ پایا، ختم نبوت کا تاج سر پر سجایا، سیّد الاولین والآخرین بنے۔ لہٰذا لوگو تم بھی ان بزرگوں کی اتباع میں حکم نامے پر عمل کرکے شانیں حاصل کرو، ذرا ابراہیم علیہ السلام کی دعاؤں پر غور کرو۔

ابراہیم علیہ السلام کی دعائیں

اے میرے رب! اس شہر مکہ کو امن والا بنادے، مجھے اور میری اولاد کو بت پرستی سے بچالے۔ بتوں کی وجہ

سے تو بہت سے لوگ گمراہ ہو رہے ہیں، لیکن میرے متبعین کو میرے ساتھ ملا لے، نافرمانوں کو بھی توبہ کی توفیق دے کر ان کے گناہوں کو بخشنے اور ان پر رحمت کرنے پر تو پوری طرح قادر ہے۔ میں نے اپنی اولاد کو وادیٔ غیر ذی زرع میں تیرے محترم گھر کے پاس بسا دیا ہے تا کہ وہ تیرے حکم نامے پر عمل کرتے ہوئے کثرت سے نمازیں پڑھتے رہیں۔

آپ لوگوں کے دل ان کی طرف مائل کر دیں اور ان کو ہر قسم کے پھلوں سے بہرہ مند کریں تا کہ وہ آپ کا شکر ادا کرتے رہیں۔ اے میرے رب! تیرا علم وسیع ہے تو ہمارے ظاہر اور پوشیدہ تمام حالات سے واقف ہے بلکہ زمین اور آسمان کی کوئی چیز آپ سے پوشیدہ نہیں ہے۔ تیرا شکر ہے تو نے مجھے بوڑھاپے میں اسماعیل واسحاق جیسے عظیم سپوت عطا فرمائے، تو ہماری دعاؤں کو یقیناً سنتا ہے، ہم قبولیت کی بھی پوری اُمید رکھتے ہیں۔ اے ہمارے رب! مجھے، میرے والدین اور تمام مومنوں کو حساب کے دن بخش دینا۔

منکرین ظالم ہیں

۴۲.....شاہی حکم نامے کے منکر ظالم ہیں اللہ تعالیٰ ان سے غافل نہیں، وہ اللہ کے علم میں ہیں، اُن کو جلد سزا دینا مقصود نہیں ہے بلکہ بطور شفقت توبہ کا موقعہ دیتے ہیں، عذاب کو مؤخر کر کے اُنہیں مہلت دیتے ہیں۔ یاد رکھیں جب گرفت کا دن آیا تو اُن کی حالت ناگفتہ بہ ہوگی، ان کی آنکھیں پتھرائی ہوئی ہوں گی، سر اوپر اُٹھا کر بھاگ رہے ہوں گے، بدحواس ہوں گے، آنکھیں بھی نہ جھپکا سکیں گے، توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا وہ تاخیر عذاب کی درخواست کریں گے قبول نہیں ہوگی، اتباعِ رُسل کا وعدہ کریں گے ٹھکرا دیا جائے گا۔

انہیں کہا جائے گا تم ہی تو ہو جو کہتے تھے ہمیں زوال نہیں ہے، تم پہلے ظالموں کی جگہ رہ رہے تھے اُن کی گرفت سے عبرت نہیں پکڑی، ان کی بدکرداریوں سے تمہیں آگاہ کیا گیا، ان کی پہاڑوں کو ہلا دینے والی چال بازیوں سے تمہیں روشناس کرایا تھا، مثالوں سے سمجھایا تھا، تم ٹس سے مَس نہ ہوئے، بالکل نہیں چونکے۔ اب تم گرفت میں آچکے ہو اللہ نے جو تمہارے ساتھ گرفت کا وعدہ کیا تھا وعدہ خلافی نہیں کرے گا۔ اب جہاں بدل چکا ہے، نہ پہلے والے آسمان و زمین ہیں بلکہ دوسرے آسمان، زمین بدل چکے ہیں، مجرم بڑی عدالت میں پیش ہو چکے ہیں، دار العمل دار الجزاء کے ساتھ بدل چکا ہے۔ اب تو آخری فیصلہ ہو گیا ہے۔ تمہیں زنجیروں میں جکڑا جائے گا، گندھک کا بدبودار لباس پہنایا جائے گا جسے آگ بھی تیزی سے لگے گی، چہروں کو جلا جھلسا کر بدنما کر دے گی، ہر ایک کو اپنی کمائی کا پورا بدلہ ملے گا۔ اس وقت دعاؤں، التجاؤں اور وعدوں کا کوئی فائدہ نہ ہوگا۔

خلاصۂ سورۃ

۵۲......حکم نامہ لوگوں کو پہنچا دیا گیا تا کہ خبردار ہو جائیں، نافرمانیاں اور حکم عدولیاں چھوڑ دیں، اس بات کا

پختہ یقین کرلیں کہ معبود برحق صرف اللہ ہے، اس کا کوئی شریک نہیں ہے اُس نے اپنے خصوصی نمائندے محترم رسول کو حکم نامہ دے کر بھیجا ہے، اب کامیابی اس میں ہے کہ لوگ اللہ کے رسول کی راہنمائی میں حکم نامے پر عمل کریں، دنیا اور آخرت سنواریں۔ یہ بات عقلمند سمجھتے ہیں، نصیحت حاصل کرتے ہیں، تم بھی عقلمند بنو نصیحت حاصل کرو۔

وآخر دعوانا ان الحمد للّٰه رب العالمین۔

تمت سورة ابراهيم بفضل اللّٰه العظيم واحسانه القديم۔اللّٰهم اجعلنى عامِلًا بِهدايتك وارزقنى اتباع رسولك وأدخِلنى فى جنّتك يا ارحم الراحمين۔

(۹/ذیقعدہ ۱۴۴۳ھ/۹/جون ۲۰۲۲ء بروز جمعرات)

چودہواں پارہ

سُورَةُ الْحِجْرِ مَكِّيَّةٌ

[ترتیب قرآنی (۱۵) ترتیب نزولی (۵۴) آیات (۹۹) رکوع (۶)]

ربط: سورۃ ابراہیم میں مسئلہ توحید دلائل کے ساتھ ثابت ہو چکا ہے، اب سورۃ الحجر میں ہے کہ: اگر مسئلہ توحید نہ مانو گے تو ایک دن پچھتاؤ گے اور اصحاب الحجر کی طرح عذاب کا شکار ہو جاؤ گے۔ سورۃ ابراہیم کا آغاز حکم نامے سے ہوا اور اختتام عقلمندوں کی نصیحت پر ہوا جو کہ حکم نامے پر عمل کرتے ہیں۔ اب سورۃ الحجر کا آغاز بھی حکم نامے سے ہو رہا ہے۔ اختتام موت تک اپنے رب کی عبادت میں مشغول رہنے کے حکم پر ہے۔ معلوم ہوا حکم نامے کا بڑا مقصد موحّد بن کر عبادت میں لگے رہنا ہے۔

خلاصہ: اس حکم نامے میں توحید پر دو عقلی دلائل پیش کیے گئے ہیں، منکرین کی ہلاکت کے پانچ نمونے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی کے پانچ انداز بیان ہوئے ہیں، حکم نامے کی حفاظت کی ذمہ داری، تخلیقِ آدم علیہ السلام کی تفصیل اور حکم نامے کو نہ ماننے والوں کے پچھتاوے کا ذکر ہے۔

ترغیب الی القرآن

ا......قرآن پاک عظیم کتاب ہے جو ہر وقت پڑھتے رہنے کی چیز ہے، جو اسے نہ پڑھے نہ سمجھ کر عمل کرے وہ بہت سے مواقع پر حسرت کے ساتھ ہاتھ ملے گا اور کہے گا کاش میں مسلمان ہوتا، پچھتانے کے مواقع متعدد ہو سکتے ہیں، ایک موت کے وقت جب فرشتے جان نکالنے آئیں گے اور انہیں آخرت کی چیزیں نظر آنے لگیں گی۔ دوسرے جب گناہ گار مسلمان جوان کے ساتھ جہنم میں ہوں گے ان کی بخشش کے احکام آنے پر فرشتے انہیں نکال رہے ہوں گے تو کافر چاہیں گے کاش ہم بھی کسی درجے کے ایمان پر ہوتے تو جہنم سے نکل جاتے۔

مدتِ متعین

۳......اللہ کے ہاں ہر چیز کا وقت مقرر ہے ایک لمحہ آگے پیچھے نہیں ہوسکتا، یہاں تک کہ مجرم اور نافرمان قوم کی ہلاکت بھی وقتِ مقرر پر ہوگی۔ اسی طرح عروج و زوال، موت و حیات، عزت و ذلت، بیماری صحت سب مقرر وقت پر ظہور پذیر ہوتے ہیں۔

استہزاءِ مشرکین

۷......مشرکین آپ علیہ السلام کو مجنون کہہ کر استفسار کرتے ہیں اگر آپ سچے ہیں تو آپ کی تائید میں فرشتے کیوں نہیں آئے؟ ان سے کہو فرشتے تو حق و باطل کو عملاً جدا کرنے کے لیے آتے ہیں، مجرمین کو سزا اور مسلمین کو نجات دیتے ہیں۔

حفاظتِ حکم نامہ

۹......حکم نامے کی حفاظت خود اللہ نے اپنے ذمہ لی ہے، اس واسطے یہ قیامت تک محفوظ رہے گا، جو حضرات اس کی حفاظت کسی درجے میں کریں گے اللہ تعالیٰ ان کی بھی حفاظت کرے گا۔ دودھ کی حفاظت کے لئے پیالے کی حفاظت کی جاتی ہے۔

تسلّیِ رسولؐ

۱۰......ہم نے آپ سے پہلے گروہوں کی طرف رسول بھیجے، لوگوں نے رسولوں کا مذاق اڑایا اور مسلسل گروہ بعد گروہ لوگ رسولوں کا مذاق اڑاتے چلے آرہے ہیں۔ آپ کی قوم کے استہزاء کرنے والے بھی انہی کی ایک کڑی ہیں، یہ بھی ایمان نہ لائے تو ہم انہیں سابقہ مذاق کرنے والوں کی طرح ہلاک کردیں گے۔ یہ ضد کی اس حد تک پہنچ چکے ہیں اگر ہم ان کے لیے آسمان کا دروازہ کھول دیں یہ دن دیہاڑے اوپر چڑھ جائیں، عجائبات کو آنکھوں سے دیکھیں، پھر بھی ایمان نہیں لائیں گے اور کہیں گے ہماری آنکھوں پر جادو کردیا گیا جو ہم دیکھ رہے ہیں یہ جادو کا اثر ہے حقیقت نہیں بلکہ ہمارے پورے جسم پر جادو کردیا گیا۔ جب معاملہ یہاں تک پہنچ گیا تو ایمان کیسے لائیں گے، اس واسطے آپ تسلی رکھیں اُن کے عدم ایمان اور استہزاء پر پریشان نہ ہوں۔

توحید پر تفصیلی دلیل

۱۶......ان آیات میں متکلم کی ضمیر پر زور دے کر بار بار اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ سارے کمال کے کام ہم نے کیے ہیں مثلاً ہم نے آسمان کو پیدا کیا، اس کے بُرج بنائے، اُسے خوبصورت بنایا، شیطان اور دیگر جنوں سے اُس کی

حفاظت کی، ان میں سے کوئی اوپر آ کر باتیں نہیں چُرا سکتا، جو چُرانے کی کوشش کرتا ہے شہابِ ثاقب اُسے جلا دیتا ہے۔ اسی طرح نیچے زمین کو پیدا کر کے ہم نے بچھا دیا اُس پر پہاڑوں کی میخیں گاڑ کر زمین کو پُرسکون کر دیا، ہم ہی اس سے ہر چیز توازن کے ساتھ اُگاتے ہیں، جو تمہارے کام آتی ہے۔ تمہاری روزیاں بھی ہم نے اسی زمین میں رکھی ہیں جو جانور تمہاری خدمت میں لگے ہوئے ہیں ان کو بھی ہم رزق دیتے ہیں، تم نہیں دیتے۔ ہر چیز کے خزانے ہمارے پاس ہیں، تمہاری ضرورت کے مطابق نکال نکال کر تمہیں ہم دیتے ہیں۔ بارش سے بھری ہوائیں ہم چلاتے ہیں، بادل بنا کر ہم تمہیں بارش کا پانی پلاتے ہیں، بار بار برساتے رہتے ہیں، تم سٹور کر کے پانی رکھ نہیں سکتے۔ موت اور حیات کے مالک بھی ہم ہیں، تم سب مر کر چھوڑ جاؤ گے وارث ہم ہوں گے، تمہارے پہلے اور پچھلے لوگوں کا علم پورا پورا ہمارے پاس ہے، ہم ہی تم سب کو جمع کر کے میدانِ محشر میں لائیں گے۔ علم اور حکمت والے ہم ہیں، للہٰذا تم لوگ مجھے معبودِ حقیقی مان کر میرے حکم نامے کے مطابق عقیدہ عمل درست کر کے اپنی آخرت سنوار لو۔ تبارك الله احسن الخالقين۔

کمال تیری قدرت ، کمال تیرا بیان
کمال تیری شفقت کمال تیرا احسان
تو واقعی رحمان معبود عالیشان
تیری ذات ہے سبحان تو ہے ہی مہربان

توحید پر دوسری دلیل؛ تخلیق آدم علیہ السلام

۲۶...... فرمایا: ہم نے ہی آدم علیہ السلام کو خمیر شدہ بُو دار بجنے والی سیاہ مٹی سے پیدا کیا، جس کی تم سب اولاد ہو، اپنی ابتداء پر غور کر کے تواضع اختیار کرو۔ ملائکہ سے تعظیمی سجدہ کرا کر تم کو عزت دی۔ ابلیس کو آگ کی لُو سے پیدا کیا جب اُس نے آدم علیہ السلام کو سجدہ نہ کر کے نافرمانی کی تو اُسے عزت سے نکال کر ہمیشہ کے لئے ملعون بنا دیا، اُس نافرمان مردود نے جب مہلت مانگی تو اُسے قیامت تک مہلت دے دی۔ اُس نے اس نعمت کا شکر کرنے کے بجائے بندوں کو گمراہ کرنے کے لئے اپنی تمام صلاحیتوں کو بروئے کار لانے کے لیے کمر کس لی، اللہ نے اُسے اُس کے تمام متبعین کے ساتھ جہنم میں ڈالنے کا فیصلہ کیا، جس جہنم کے سات دروازے ہیں۔ ان کارناموں والے اللہ کی وحدانیت کا اقرار کرو اُس کے حکم نامے پر عمل کرو۔

بشارت

۴۵......حکم نامے پر عمل کرنے والے متقی لوگوں کو اللہ تعالیٰ نعمتوں اور باغوں والی جنت میں داخلہ دیں گے، وہ اُس میں ہمیشہ سلامتی کے ساتھ رہیں گے۔ دنیا میں اگر ان میں سے کسی کے دل میں کوئی کدورت، کینہ وغیرہ تھا تو اُسے نکال کر اُن کو بھائی بنا دیں گے۔ نہ اُس میں تھکیں گے نہ نکالے جائیں گے۔ جنت میں شاہی تختوں پر بیٹھ کر گول میز کانفرنس کریں گے۔

حکمران کی شان

۴۹......اللہ تعالیٰ ایسے حکمران ہیں جس کی شان مغفرت اور رحمت ہے، بڑے بڑے گناہگار جب توبہ کرتے ہیں تو انہیں معاف کر کے رحمت سے نواز دیتے ہیں اور ایسی قدرت اور انتقام کی شان رکھتے ہیں کہ جس مجرم کو پکڑتے ہیں تو دردناک عذاب دیتے ہیں۔

نمونہ شانِ رحمت

۵۱......حضرت ابراہیم (علیہ السلام) خلیل اللہ نے ساری زندگی تبلیغِ دین اور امتحانوں میں گزار دی، بوڑھے ہو گئے تو اللہ نے انہیں اپنا خلیل بنایا، لوگوں کا امام بنایا اور اس عمر میں اپنی رحمت سے اسماعیل علیہ السلام بیٹا عطا کیا، فرشتے انسانی شکل میں آئے تھے، ان کو پہچان نہ سکے، کھانا پیش کیا۔ جب انہوں نے کھانا نہ کھایا تو بات کھلی، معلوم ہوا کہ ابراہیم علیہ السلام عالم الغیب نہ تھے کیونکہ عالم الغیب صرف اللہ ہے۔

نمونہ شانِ غضب

۶۱......لوط علیہ السلام بھی اللہ کے رسول تھے، ان کی قوم شرک کے ساتھ بداخلاق اور بدفعل تھی، اغلام بازی اور دیگر بے حیائیوں میں مبتلا تھے۔ آخر کار اللہ نے فرشتے بھیج کر اس قوم کو تباہ و ہلاک کر دیا، پتھروں کی بارش کر دی اور بستی کو اُلٹا کر زمین میں دھنسا دیا، اس واقعے میں شانِ غضب کا اظہار ہے۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ حضرت لوط علیہ السلام عالم الغیب نہیں تھے وہ آنکھوں سے دیکھ کر بھی فرشتوں کو پہچان نہ سکے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ حالات سے متاثر ہو کر پریشان ہونا شانِ نبوت کے خلاف نہیں۔

دوسرا نمونہ شانِ غضب

شانِ غضب کا دوسرا واقعہ ہے کہ جنگل والے جن کی طرف حضرت شعیب علیہ السلام نبی مبعوث ہو کر آئے یہ

قوم ایمان نہ لائی اور ہلاک کر دی گئی۔

تیسرا واقعہ اصحاب الحجر کا ہے، اسے قومِ ثمود کہتے ہیں۔ یہ مدینہ منورہ اور شام کے درمیانی راستے پر آباد تھے، یہ دولت مند، صناع اور قدآور لوگ تھے، ان کی طرف صالح علیہ السلام مبعوث ہوئے۔ ان کے مطالبے پر پتھر سے اللہ تعالیٰ نے اونٹنی نکالی، پھر بھی ایمان نہ لائے۔ فرشتے کی چیخ سے ان کے دل پھٹ گئے اور مر گئے ان کا مال، صنعت، طویل عمر اور طویل قد و قامت اُن کے کام نہ آئے۔

دلیل عقلی بر توحید

۸۵...... معبود حقیقی فرما رہے ہیں کہ ہم نے ہی تمام آسمان اور تمام زمینیں پیدا کی ہیں، ان کے اندر باہر بھی جو کچھ ہے ہمارا پیدا شدہ ہے، جن کو دیکھ کر حق واضح ہو جاتا ہے، قیامت بھی ضرور آئے گی جس میں یہ سب کچھ ختم ہو جائے گا۔ ہم ختم کر کے دوبارہ نیا نظام لائیں گے۔ ان چیزوں میں مگن ہو کر معبود حقیقی اور آخرت کو نہ بھولنا چاہئے۔ اے رسول! آپ ان کی گستاخیوں پر صبر اور درگزر کرتے رہیں، تکالیف برداشت کرتے رہیں، آپ کے مکارم اخلاق کے لائق یہی ہے۔ آپ کا رب خالق اور کامل العلم ہے، ان کے ایک ایک جز کو اکٹھا کر کے میدانِ محشر میں لا کھڑا کرے گا اور انصاف کا فیصلہ کرے گا۔

السبع المثانی نعمتِ عظمیٰ

۸۷...... بخاری شریف میں کتاب التفسیر ہے کہ سورۃ الفاتحہ السبع المثانی اور عظمت والا قرآن ہے جو مجھے عطا کی گئی ہے۔ چونکہ پورے قرآن کے مضامین سورۃ الفاتحہ میں موجود ہیں اور اس کی سات آیات ہیں جو نماز میں بار بار دہرائی جاتی ہیں۔ یہ عظیم نعمت ہے۔ تمام لوگوں کی نظریں اس پر لگی رہنی چاہئیں۔ دنیا کی باقی تمام دولتیں تو عارضی چیزیں ہیں جو دنیا کے مختلف طبقات کے لوگوں کے پاس ہیں، لہٰذا کسی ایماندار کی نظر ان دولتوں کی طرف نہ اُٹھے، بظاہر خطاب تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے، دوسرا یہ حکم بھی دیا گیا ہے کہ آپ ان پر بہت محنت کر چکے ہیں وہ ایمان نہیں لائے تو آپ ان پر غم بھی نہ کھائیں۔ آپ ایمان لانے والے ایمانداروں کے ساتھ پیار بڑھائیں، ان کے ساتھ نرمی سے پیش آئیں اور منکرین سے کہیں میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے ڈرا چکا ہوں، اگر ڈر گئے تو کامیاب ہو جاؤ گے۔ اگر نہ ڈرے تو تم پر ایسے عذاب آئے گا جس طرح تقسیم کرنے والوں پر آیا تھا، جنھوں نے قرآن کے حصے اور ٹکڑے بنائے۔ تقسیم کرنے والوں کا مصداق کئی لوگ ہو سکتے ہیں مثلاً یہود و نصاریٰ نے اللہ کی کتاب میں تحریف کی، بعض حصے کو مانا بعض کا انکار کیا۔ اسی طرح مشرکینِ مکہ مل بیٹھ کر استہزاء کرتے ہوئے اس طرح تقسیم کرتے ایک کہتا بقرہ، مائدہ میری، عنکبوت تیری سورۃ ہے۔ یا کہتے: قرآن کہانت، جادو، شاعری ہے، مجنون کی بڑ ہے۔ پہلے لوگوں

کے پرانے قصے ہیں یا کہ مکہ مکرمہ کے راستوں کو تقسیم کر کے بیٹھتے، حج وعمرہ وغیرہ کرنے کے لئے آنے والے لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جانے سے روکتے۔ اللہ تعالیٰ قسم اٹھا کر فرماتے ہیں: ہم ان کے ان اعمال کے بارے میں ضرور پوچھیں گے یعنی ان کو سزا دیں گے۔

تسلی رسول ﷺ

۹۵...... ہمارا حکم ہے کہ آپ توحید کو شرک سے ممتاز کر کے لوگوں کو سمجھائیں اور مشرکین سے منہ پھیر لیں آپ کے ساتھ لوگ استہزا کریں گے ہم آپ کی طرف سے انہیں کافی ہیں یعنی خوب سزا دیں گے۔ یہ اللہ کے ساتھ عبادت میں دوسروں کو شریک کرتے ہیں، عنقریب نتیجہ دیکھ لیں گے۔ استہزاء کرنے والے پانچ بد بخت (۱) ولید بن مغیرہ (۲) عاص بن وائل (۳) اسود بن مطلب (۴) ابوزمعہ (۵) اسود بن عبد یغوث تھے۔

دوسری تسلی رسول ﷺ

۹۷...... ہمیں اچھی طرح معلوم ہے کہ استہزاء کرنے والوں سے آپ کا دل تنگ ہوتا ہے، آپ اللہ کی حمد وثنا میں مشغول ہو جایا کریں اپنے شاگردوں نمازیوں میں رہا کریں، آپ کا دل لگا رہے گا اور اپنے رب کی عبادت موت تک کریں۔ یہی حکم ساری اُمت کو ہے، آپ تو اس حکم پر سختی سے قائم رہتے ہیں اُمت کو بھی چاہیے کہ وہ آپ کی پیروی میں عبادت میں لگے رہیں، تسلی بھی رہے گی آخرت بھی بنے گی۔

تمت سورة الحجر بفضل الله تعالىٰ والحمد لِلّٰه على احسانه۔ اللّٰهم تقبل منى واجعله لى صدقةً جاريةً۔ آمين

[۱۳/ذیقعدۃ ۱۴۴۳ ھجری/۱۳/جون ۲۰۲۲ء]

سُورَةُ النَّحلِ مَكِّيَّةٌ

[ترتیب قرآنی (۱۶) ترتیب نزولی (۷۰) آیات (۱۲۸) رکوع (۱۶)]

ربط: سورۃ الحجر میں مرتے دم تک رب کی عبادت میں لگے رہنے کا حکم تھا۔ اب سورۃ النحل کے شروع میں ہے عبادت چھوڑ کر عذاب کی طلب نہ کرو۔

خلاصہ: اس سورۃ میں اللہ کی ان گنت نعمتوں کا ذکر ہے جو توحید باری تعالیٰ کے دلائل بھی ہیں۔ ماننے والوں کو بشارتیں، نہ ماننے والوں کو ڈراوے، شکوات اور امثال، مکارمِ اخلاق اور عذاب سے بچنے کے امورِ ثلاثہ جیسے مضامین اس میں مذکور ہوں گے۔

مشرکین دی گئی مہلت سے فائدہ اٹھائیں

۱......اللہ تعالیٰ کی ذات تمام شریکوں، عیبوں اور کمزوریوں سے پاک اور برتر ہے، یہی عقیدہ رکھو، اس کے ساتھ شریک قرار دے کر اللہ کے عذاب کو جلد آنے کی دعوت نہ دو، مشرکین پر تو عذاب ضرور آئے گا، مہلت سے فائدہ اٹھا کر موحّد بن جاؤ تو عذاب سے بچ بھی سکتے ہو۔ بخاری شریف میں ہے اس آیت کے نزول پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ وَيُشِيرُ بِإِصْبَعِهِ السَّبَابَةِ وَالْوُسْطَى.

(بخاری، کتاب التفسیر)

''میں اور قیامت اس طرح ہیں......'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی شہادت کی انگلی اور درمیانی بڑی انگلی کے ساتھ ملا کر اشارہ فرمایا۔

دلیل توحید

۲......جو قرآن پاک جبرئیل علیہ السلام لائے، اللہ کے رسول جو اللہ کے خاص بندے ہیں ان کو پہنچایا، اس میں ہے: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اس کی عبادت کرو، اس کی نافرمانی سے بچو، یہی سبق ہے جو اللہ کا رسول اُمت کو پڑھاتا ہے۔ اللہ نے ہی تمام آسمانوں اور زمین کو اظہارِ حق کے لئے پیدا کیا، جیسے اُس نے یہ سارا نظام اکیلے پیدا کیا

اسی طرح تم بھی اس کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرو، وہ ہر قسم کے شرک سے بالاتر ہے۔اُس نے انسان کو بھی پیدا کیا لیکن مشرک انسان تو اُس سے جھگڑا کرنے لگتا ہے (یہ اُس کی حماقت ہے)۔

جانوروں کا دودھ، گوشت اور سواری قدرت کے شاہکار

اُس نے تمہارے فائدے کے لئے جانور پیدا کیے ہیں اُن سے تم گرمی حاصل کرتے ہو، بعض کا گوشت کھاتے ہو، بعض کا گوشت بھی کھاتے ہو دودھ بھی پیتے ہو، دہی، لسی، مکھن، گھی بنا کر استعمال کرتے ہو وہ تمہارے گھر بندھے ہوں یا چرنے کے لئے آ جا رہے ہوں حسین لگتے ہیں، کچھ جانور اونٹ وغیرہ تمہارے بوجھ ایک شہر سے دوسرے شہر لے جاتے ہیں۔گھوڑوں، خچروں، گدھوں پر تم سواری کرتے ہو ان کے علاوہ دیگر سواریاں بھی اللہ نے تمہارے فائدے کے لئے پیدا کی ہیں مثلاً سائیکل، موٹر سائیکل، کار، بس، ریل، ہوائی جہاز، بحری بیڑے، کشتیاں وغیرہ سب تمہاری سواری کے کام آتی ہیں ایسے محسن و منعم خدا کی توحید کو مان کر اُس کے حکم کے مطابق اُس کی عبادت کرو اُس کے ساتھ قرب بڑھاؤ، اُس کے رسول اور اُس کی کتاب کا بتایا ہوا راستہ معتدل ہے، سیدھا ہے۔باقی سب راستے ٹیڑھے ہیں اللہ سے دور کرتے ہیں۔

بارش، اناج، پھل دار درختوں اور دیگر نعمتوں میں قدرت کی کاریگری

اللہ ہی اوپر سے بارش برسا کر تمہارے لیے پینے کا پانی مہیا کرتا ہے، اس سے تمہارے جانوروں کی خوراک پیدا کرتا ہے۔تمہارے لیے اناج، پھل دار درخت پیدا کرتا ہے اُس نے تمہارے لیے دن روشن بنایا، رات سیاہ بنائی، چاند سورج ستارے پیدا کیے، اُس نے تمہارے لیے سمندر کو مسخر کیا، اُس سے تم مچھلیوں کے تازہ گوشت کھاؤ اور موتی نکال کر زیور بناؤ، تجارت کرو، اُس پر کشتیاں چلا کر سفر طے کرو، حج عمرے کے سفر کرو، اُس نے زمین کو پُرسکون رکھنے کے لئے اور دیگر فوائد کے لیے پہاڑ بنائے، پانی کے ذخیرے کے لئے سمندر بنائے، زمین پر نشانات قائم کر کے تمہارے آنے جانے کے راستے بنائے، ستارے بنائے، ان کے ذریعے راستے معلوم کر لیتے ہو۔اب بتاؤ اتنی نعمتوں والے مہربان خدا کا کوئی شریک ہوسکتا ہے؟ نہیں ہوسکتا، نہیں ہوسکتا، نہیں ہوسکتا!! تھوڑا عقل استعمال کر کے بتاؤ ہر چیز کو پیدا کرنے والا اور کچھ نہ پیدا کرنے والا بلکہ خود پیدا شدہ برابر ہو سکتے ہیں؟ نمونے کے طور اُس کی پیدا شدہ نعمتوں کو گنوایا گیا ورنہ اُس کی نعمتیں شمار سے باہر ہیں۔اُس کا علم اتنا کامل ہے کہ تمہاری ظاہر اور چھپی باتیں اور کردار سب کو جانتا ہے۔

جن کو مشرک پکارتے ہیں وہ مُردے ہیں زندہ نہیں، ان میں سے جو ذوالعقول ہیں ان کو بھی معلوم نہیں کہ وہ مرنے کے بعد دوبارہ کب زندہ کیے جائیں گے، تو معبود کیسے بن سکتے ہیں؟؟

اللہ ایک ہے

۲۲......کان کھول کر سُن لو، اللہ جو تمہارا معبود برحق ہے وہ صرف ایک ہے، یکتا ہے، لاشریک ہے۔ جو لوگ توحید کے منکر ہیں وہ آخرت کے بھی منکر ہیں اُن میں تکبر بھرا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ تکبر کرنے والوں کو پسند نہیں کرتے۔ جب ان متکبرین سے کلام کے بارے دریافت کیا جائے تو وہ اُسے (نعوذ باللہ) پرانے قصے کہانیاں قرار دیتے ہیں، لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں، قیامت کے روز ان کے گناہوں کے بوجھ بھی اُٹھائیں گے۔ (لگ پتہ جائے گا!!)

مشرکین کی مکاریاں

۲۵......موجودہ مشرک چالبازیاں کرتے ہیں، یہ نئے مکار اور چالباز نہیں ان سے پہلے بھی مشرک چالبازیاں کر چکے ہیں جس کی پاداش میں اپنے مکانات کی چھت کے نیچے دب کر مر گئے، قیامت کے دن رُسوا ہوں گے۔ جب انہیں کہا جائے گا کہ تمہارے مزعومہ شرکاء کہاں ہیں جن کے حق میں حق والوں سے لڑتے تھے؟ آج وہ تمہیں بچانے کیوں نہیں آتے ہیں؟ تو چپ سادھ لیں گے۔ اس پر اہلِ علم کہیں گے: آج ساری رُسوائی اور بُرائی کافروں کے لئے ہے۔ جب فرشتے اُن کی جان نکالتے وقت سختی کریں گے تو یہ کہیں گے ہم تو بُرے اعمال نہیں کرتے تھے، ہمیں کیوں سزا ہو رہی ہے؟ جواب ملے گا اللہ تعالیٰ تمہارے تمام کرداروں سے واقف ہیں، تم برائی کرتے رہے ہو، اب جہنم میں داخل ہو جاؤ، یہاں ہمیشہ رہنا پڑے گا، جو متکبرین کے لیے بہت بُرا ٹھکانہ ہے۔

متقین کا جواب اور انجام

۳۰......ایمان لا کر تقویٰ اختیار کرنے والوں سے جب کلام اللہ کے بارے میں پوچھا جاتا ہے تو وہ نہایت ادب سے کہتے ہیں کلام اللہ تو خیر ہی خیر ہے، وہ نیک عمل کرتے ہیں دنیا میں، انہیں آخرت میں خیر نصیب ہوگی، جنت میں داخل ہوں گے، یہاں ان کی ہر خواہش پوری ہوگی، ایسے لوگ اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہیں۔ جب ان کی جان فرشتے نکالیں گے تو یہ خوش ہوں گے، فرشتے ان کو سلام پیش کریں گے اور جنت میں داخل ہونے کا الٰہی حکم سنائیں گے، انہیں خوش کرنے کے لئے کہا جائے گا: یہ جنت تمہیں تمہارے اچھے اعمال کے بدلے میں دی جا رہی ہے۔ حالانکہ جنت تو صرف اللہ کی رحمت سے ملے گی، اگرچہ اس کا سبب ایمان اور عمل صالح ہوں گے۔

تنبیہ برائے معاندین

۳۳......جو معاند مشرک مہلت سے فائدہ اٹھا کر شرک اور اعمالِ باطلہ سے توبہ نہیں کر رہے انہیں کس چیز کا انتظار ہے؟ آیا یہ چاہتے ہیں کہ فرشتے عذاب لے کر آجائیں یا کسی دوسرے طریقے سے انہیں ہلاک کر دیا جائے، وہ پہلے ہلاک شدہ لوگوں سے عبرت نہیں پکڑتے۔ جب عذاب آتا ہے تو اللہ کا ظلم نہیں ہوتا، ان کے اپنے عقائد باطلہ اور

اعمالِ قبیحہ کی سزا ہوتی ہے۔

مشرکین کی لچر دلیل کا رد

۳۵......مشرک شرک نہیں چھوڑتے بلکہ اس پر بھونڈی دلیل دیتے ہیں کہ اگر ہمارا شرک اور تحریم حرام ہوتے تو اللہ تعالیٰ ہمیں نہ کرنے دیتے۔ انہیں کہیں یہی بات تمہارے باپ دادے بھی کہتے تھے، پھر وہ کیوں ہلاک ہو گئے؟ اللہ نے شرک کی حرمت پر عقلی ونقلی قاطع دلائل دیئے، کتابیں بھیجیں جس میں شرک سے روکا، انبیاء بھیجے جو زندگی بھر شرک سے روکتے اور مذمت کرتے رہے پھر بھی تم اپنے شرک پر اللہ کی رضا کی دلیل دیتے ہو؟ جبراً روکنا حکمت اور قانون کے خلاف تھا اس واسطے نہیں روکا، اس کو رضا کی دلیل نہ بناؤ۔ رسولوں کا کام اللہ کا پیغام پہنچانا ہوتا ہے زبردستی منوانا نہیں ہوتا۔

ہر اُمت کی طرف اللہ کا رسول آیا، اُس نے اللہ کی عبادت کا حکم دیا اور شرک سے روکا، کچھ لوگ رُک گئے ہدایت پا گئے اور کچھ گمراہی میں ڈوبے رہے، پھر ہلاک ہوئے۔ زمین پر چل پھر کر جھٹلانے والوں کا انجام دیکھ لو۔

تسلیٔ رسول ﷺ

۳۷......آپ تو اُمت کی ہدایت کے حریص ہیں لیکن اُمت کو ہدایت اَنابت کے بغیر نہیں ملتی، وہ تو اتنے دلیر ہو گئے ہیں بے حیائی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہم نے دوبارہ زندہ ہو کر کوئی حساب نہیں دینا، وہ اس پر قسمیں اُٹھاتے ہیں پھر ان کو زبردستی کیسے ہدایت دی جائے۔ انہیں کہہ دو تم مانو یا نہ مانو تمہیں زندہ کیا جائے گا، تمہارے اختلاف کا فیصلہ بھی ہوگا، تمہارے کرداروں کی سزا بھی ہوگی۔ دوبارہ زندہ کرنا اللہ تعالیٰ کے لیے کوئی مشکل نہیں وہ تو کسی کام کا ارادہ کرتا ہے تو وہ کام ہو جاتا ہے، تمہیں زندہ کرنے کا ارادہ کرے گا تو تم زندہ ہو جاؤ گے۔

بشارت

۴۱......جو لوگ ظلم برداشت کرتے ہوئے دین پر ثابت قدم رہتے ہیں پھر اپنا سب کچھ چھوڑ کر ہجرت کرتے ہیں ہر حال میں صبر سے کام لیتے ہیں اپنے رب پر پورا بھروسہ کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ ان کو دنیا میں اچھا ٹھکانہ دیتا ہے اور آخرت میں ان کو بہت بڑا بدلہ ملے گا۔

بشریتِ انبیاء اور جہالت کا علاج

۴۳......اس آیت میں حصر کے ساتھ اللہ نے فرمایا: ہم نے آپ سے پہلے تمام انبیاء بشر اور مرد بھیجے، کوئی نبی غیر انسان اور عورت نہیں تھا، اسی اصول کے مطابق آپ بھی مرد رسول ہیں، بشریت نبوت کے خلاف نہیں ہے۔ یہ بات اہلِ علم سے پوچھ لو، پوچھ لینا ہی جہالت کا علاج ہے۔ تمام انبیاء کو معجزات بھی دیئے گئے تھے، آپ کو بھی کلام اللہ

اور کتاب کا معجزہ عطا کیا گیا ہے جو دائمی اور بہت مفید ہے۔ ذرا غور کرو حق پالو گے۔

مکاروں کو چار قسم کی سزائیں

۴۵...... جو لوگ (دین داروں کے خلاف) بُری چالیں چلتے ہیں سازشیں کرتے ہیں انہیں بے خوف اور مطمئن نہ ہونا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ ان کو زمین میں دھنسا دیں گے قارون کی طرح، یا اچانک ان کی بے شعوری میں عذاب آجائے گا قومِ شعیب کی طرح، یا وہ سفر یا بازار وغیرہ میں گھومتے ہوئے پکڑے جائیں گے یا انہیں ڈرا ڈرا کر سزا دی جائے گی...... یہ سب سزائیں ممکن ہیں وہ بچ نہیں سکیں گے۔ رب تعالیٰ شفقت والا مہربان ہے، اُس نے تمہیں مہلت دے رکھی ہے اس سے فائدہ اٹھالو، توبہ کر کے موحّد بن جاؤ تو ہر قسم کے عذاب سے بچ جاؤ گے۔

دلیل توحید

۴۸......اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوق اللہ کو سجدہ کرتی ہے یہاں تک کہ چیزوں کے سائے بھی دائیں، بائیں جھک کر سجدہ ریز ہوتے ہیں، عاجزی ظاہر کرتے ہیں، تمام جانور بھی اپنے انداز میں سجدہ کرتے ہیں، تمام فرشتے بھی سجدہ کرتے ہیں تکبر نہیں کرتے اور اپنے رب سے ڈرتے رہتے ہیں ان کو جو حکم دیا جائے بجالاتے ہیں تو جنوں اور انسانوں کو تو اللہ نے ذوالعقول مخلوق بنایا ہے وہ ساری مخلوقات سے فوائد بھی اٹھاتے ہیں، انہیں چاہیے تھا کہ یہ سب سے زیادہ سجدے کرتے، عاجزی دکھاتے رُتبے پاتے لیکن ان میں اکثر نافرمان بنے ہوئے ہیں، ان کو سزا دینا بھی اللہ کے لیے کوئی مشکل کام نہیں۔

وحدتِ معبود

۵۱......اللہ تعالیٰ نے دو معبود بنانے سے بھی روک دیا ہے، معبود برحق تو صرف ایک ہے اُس کی نافرمانی سے ڈرو، وہ ساری کائنات کا مالک ہے، عبادت اُسی کے لیے ہمیشہ لازم ہے۔ جتنی نعمتیں تمہیں میسر ہیں وہ اللہ کی طرف سے ہیں، جب تمہیں کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو تم فطرتاً اُسی کے سامنے گڑگڑاتے ہو تو پھر معبود بھی اُسی کو سمجھو، سب بناوٹی معبود چھوڑ دو۔ ادھر تمہارا یہ حال ہے جب اللہ تعالیٰ تمہاری تکلیف ہٹا دیتا ہے تو تم میں سے کچھ لوگ اپنے رب کے ساتھ شریک کرنے لگتے ہیں، یہ کتنی بڑی ناشکری ہے۔ چند دن نفع اٹھالو عنقریب جان لو گے اس کا کتنا بھیانک نتیجہ نکلتا ہے۔

شرک کی صورتیں

۵۶......اللہ کے دیئے ہوئے رزق سے غیر اللہ کا حصہ مقرر کرتے جیسا کہ سورۃ انعام میں ہے اور اللہ تعالیٰ کے واسطے اولاد مقرر کرتے، خصوصی طور پر جن بیٹیوں کو اپنے لیے پسند نہ کرتے بلکہ گھر میں بیٹی کی پیدائش کی خبر سنتے تو

ان کا منہ فق ہو جاتا ہے، اور لوگوں سے چھپتے پھرتے، اُسے قتل یا زندہ درگور کر کے سکھ کا سانس لیتے، وہ بیٹیاں اللہ کی طرف منسوب کرتے۔ یہ بُرے صفات اور حالات مشرکین کے ہیں وہ آخرت کے بھی منکر ہیں اور اللہ تعالیٰ کی صفات تو کمال والی ہیں، وہ غنی ہے، سخی ہے، عزت اور حکمت والا ہے، اُس کا کوئی شریک کیسے ہو سکتا ہے، اُس کی مثال کیسے پیش کی جا سکتی ہے۔

حوصلۂ خداوندی

۶۱...... اگر اللہ تعالیٰ لوگوں کو ان کی بدکرداریوں اور ان کی ظالمانہ کارروائیوں پر گرفت کرے تو زمین پر ایک جانور بھی باقی نہیں رہ سکے گا۔ کیونکہ ساری مخلوق تو انسان کی خدمت کے لئے بنی ہے جب انسانوں کو ہلاک کر دیا جائے تو جانور زندہ رہ کر کیا کریں گے، اسی واسطے طوفانِ نوح میں جانور بھی ہلاک ہوئے جو کشتی میں سوار کر لیے تھے وہ بچے۔ اللہ کی شفقت ہے کہ وہ کفر و شرک کے باوجود مقرر وقت تک زندہ چھوڑ دیتے ہیں اس وقت میں کوئی توبہ کرنا چاہے تو کر لے بخش دیا جائے گا۔

مشرکین کی کذبِ بیانی

۶۲...... مشرکین کا حال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف ایسی چیزیں منسوب کرتے ہیں جن کو خود ناپسند کرتے ہیں (مثلاً بیٹیاں اور شراکت) اور زبانوں سے یہ جھوٹ بکتے ہیں کہ اُن کے لیے خوبیاں ہیں حالانکہ ان کے لیے تو یقینی طور پر آگ ہے جس میں آگے بڑھائے جاتے رہیں گے......۔

اصل میں یہ شیطانی تزئین ہے، وہ شیطان پرانا پاپی ہے جس نے آپ سے پہلی اُمتوں کے لوگوں کو ان کے بُرے اعمال خوبصورت بنا کر گمراہ کیا، آج بھی اس امت کا دوست بن کر انہیں گمراہ کر رہا ہے، یہ سب دردناک عذاب کا شکار ہوں گے۔

نزولِ کتاب کا مقصد

۶۴...... آپ ہمارے رسول ہیں ہم نے آپ کی طرف کتاب اس واسطے اُتاری ہے کہ آپ اس کے ذریعے لوگوں کے وہ اختلاف حل کریں جو وہ توحید، تقدیر، قیامت وغیرہ کے بارے میں رکھتے ہیں۔ یہ کتاب خوب راہنمائی کرتی ہے اور باعثِ رحمت ہے، ایمان والے اس سے مستفید ہوتے ہیں۔

دلیلِ توحید

۶۵...... جس خدا نے آپ کو رسول بنایا اور ہدایت کے لیے کتاب بھیجی وہ بارش برسا کر زمین کو زندہ کر کے تمہیں کھلا پلا رہا ہے تمہارے ساتھ شفقت کا معاملہ کر رہا ہے، اس کی کتاب سے ہدایت لو اُس کے رسول کی اتباع

کرو، فلاح پاؤ گے۔ اس نے تمہارے فائدے کے لئے جانور پیدا کیے ہیں، ان جانوروں کے پیٹ سے خون اور گوبر جیسی حرام چیزوں کے درمیان سے پاک، حلال، صحت بخش، خوش ذائقہ دودھ پلاتا ہے جس کے پینے سے تمہیں مزہ آ جاتا ہے۔

اور اُس نے تمہارے لیے پھل دار درخت پیدا کیے جن میں کھجور اور انگور سرفہرست ہیں تم ان پھلوں کو اپنی مرضی کے مطابق خالص بھی کھاتے ہو اور اُن سے جوس، مِلک شیک، چاٹ اور نشہ آور بنا کر بھی استعمال کرتے ہو، یہ سب نعمتیں بھی ہیں اور دلائلِ توحید بھی ہیں۔ لیکن سمجھ ان کو آتی ہے جو عقل سے کام لیتے ہیں۔

شہد کی مکھی ...... دلیلِ توحید

شہد کی مکھی بھی اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر دلالت کرتی ہے، یہ چھوٹا سا جانور ہے ٹانگوں سے چلتا اور پَروں سے اڑتا ہے، وہ ایک نظام کے مطابق زندگی گزارتے ہیں، ان کا اتفاق مثالی ہے۔ یہ مشروب تیار کرتے ہیں جس میں اللہ نے شفا رکھی ہے، یہ چھتے سے جتنی دور بھی رس چوسنے کے لئے چلی جائیں اپنے چھتے کا راستہ نہیں بھولتیں۔ اس میں انسان کے لئے سبق ہے کہ مکھی تو اپنا گھر نہیں بھولتی انسان ذوالعقول ہو کر اپنے رب کی توحید کو کیوں بھول جاتا ہے؟ ذرا اس میں غور وفکر کر کے راہِ راست پر آ جاؤ۔

دلیل انفسی بر توحید

۷۰...... آفاق میں سے پانی، نباتات، حیوانات اور حشرات سے توحید کی دلیل پیش کی گئی، اب انسان جو مکلّف اور صاحبِ عقل مخلوق ہے اس کے عجیب حالات سے دلیل توحید سمجھائی گئی، اللہ نے تمہیں پیدا کیا عدم سے نکال کر وجود کے ساتھ روشن کر دیا، اللہ ہی وقت مقرر پر موت دیتا ہے، درمیانی زندگی میں پالتا اور تربیت کرتا ہے۔ درمیانی زندگی کے چار مراتب ہیں (۱) نشو ونما۔ تیس سال تک (۲) سن الوقوف ۳۰ سے ۴۰ تک (۳) کہولت: چالیس سے ساٹھ سال تک (۴) شیخوخت: ساٹھ سال سے موت تک، لیکن موت عمر کے کسی درجے میں آ سکتی ہے۔ زندگی طویل ہو کر ارزل العمر تک بھی پہنچ سکتی ہے جو ایک پریشان کن زندگی ہوتی ہے، اس سے اللہ کے رسول نے پناہ مانگی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے عالم کبیر کے تمام نمونے کسی نہ کسی درجے میں انسان میں رکھے ہیں۔ اس واسطے انسان کو عالم صغیر کہا جاتا ہے۔ اللہ نے دعوت بھی دی ہے کہ اپنے اندر اللہ کی توحید کو ڈھونڈو ہو پالو گے وَفِیۤ اَنۡفُسِکُمۡ اَفَلَا تُبۡصِرُوۡنَ.

توحید کے لئے بہترین مثال

۷۱...... اللہ تعالیٰ نے تمہیں اپنے فضل سے رزق دیا لیکن اپنی حکمت کے مطابق کم وبیش دیا سب کو برابر نہیں

دیا، جن کو زیادہ رزق دیا وہ اپنے رزق میں اپنی جنس کے آدمی کو اپنے مال میں شریک کر کے اُسے برابری کا درجہ نہیں دیتا، حالانکہ یہ اُس کا ذاتی نہیں ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ جس کا سب کچھ اپنا ذاتی ہے، وہ اپنی مخلوق میں کسی کو شریک کس طرح برداشت کرسکتا ہے۔

احسانِ باری تعالیٰ

۷۲...... اللہ نے تمہاری جنس سے تمہاری بیویاں بنائیں جن سے تمہیں جنسی سکون حاصل ہوتا ہے اُن سے تمہارے بیٹے پوتے پیدا ہوتے ہیں، تمہاری نسل کا سلسلہ چل پڑتا ہے، بچے تمہارے بڑھاپے کا سہارا بنتے ہیں، جائیداد کے وارث بنتے ہیں، صدقہ جاریہ بنتے ہیں۔ اللہ ہی تمہیں پاکیزہ اور حلال رزق دیتا ہے تمہارا معبود حقیقی ہے لیکن تم اللہ کی ان تمام نعمتوں کی بے قدری اور ناشکری کرتے ہو اور باطل پر یقین رکھتے ہو اور اللہ کو چھوڑ کر اُن کی عبادت کرتے ہو جو نہ تمہارے رزق کے مالک ہیں نہ اُن میں کسی قسم کی طاقت ہے اور تم اللہ تعالیٰ کے لئے مثالیں بیان کرتے ہو اور کہتے ہو ہم مالک تو اللہ کو مانتے ہیں لیکن ہمارے معبود اُس کی سرکار میں مختار ہیں، وہ ہمارے کام کروا دیتے ہیں اس واسطے ہم ان کی عبادت کرتے ہیں اللہ نے مثالیں دینے سے روک دیا کہ اللہ کو مخلوق پر قیاس کر کے ہلاکت اور گمراہی کے گڑھوں میں نہ گرو۔

دوسری مثال برائے ردّ شرک

۷۵...... اللہ کی مثال تو کوئی نہیں لیکن اللہ تعالیٰ تمہیں خود مثال دے کر مسئلہ سمجھاتے ہیں اُسے سمجھو۔ فرمایا: انسانوں میں سے ایک شخص مملوک اور بے اختیار ہے، اپنی مرضی سے کوئی کام نہیں کرسکتا، وہ ہر وقت اپنے آقا کے حکم کا منتظر رہتا ہے اور دوسرا شخص آزاد ہے ہر کام اپنی مرضی سے کرتا ہے، اللہ کے نام پر مال خرچ کرتا ہے۔ دونوں شخص کسی عقل مند کے نزدیک برابر نہیں، ساری مخلوق مملوک شخص کی طرح ہے وہ خالق مختار متصرف اللہ کے برابر کیسے ہو سکتی ہے؟

تیسری مثال برائے ردّ شرک

۷۶...... دو شخصوں میں سے ایک شخص غلام ہے گونگا بہرا بھی ہے کیونکہ عام طور پر جو گونگا ہو بہرہ بھی ہوتا ہے، اُسے مالک جدھر بھیجے کوئی خیر کا کام کر کے نہیں آتا تو احمق بھی ہے مالک پر بوجھ بنا ہوا ہے اور دوسرا شخص آزاد ہے خود مختار ہے سیدھی راہ پر چلا جا رہا ہے لوگوں کو انصاف کی دعوت دے رہا ہے، جیسے یہ دو شخص برابر نہیں ہو سکتے ایسے ہی بُت اور تمام معبودانِ باطلہ اللہ کے برابر نہیں ہو سکتے۔ اسی طرح مشرک وغیرہ بھی گمراہی کی راہ پر چلنے والے ہیں وہ اللہ کے رسول کے برابر نہیں ہو سکتے، کیونکہ وہ صراطِ مستقیم پر چلتے ہوئے لوگوں کو بھی اسی راہ پر چلنے کی دعوت دے رہے ہیں۔

کمالِ علم، کمالِ قدرت

۷۷......تمام آسمانوں اور زمینوں کے بھید اور راز صرف اللہ کو معلوم ہیں، جب قیامت قائم کرے گا تو آنکھ جھپکنے کی دیر بھی نہیں لگائے گا، (اسی طرح مُردوں کو دوبارہ زندہ کرنے میں بھی ارادہ کرے گا تو میدانِ محشر لگ جائے گا) کامل العلم اور کامل القدرت معبود برحق کی مثال کیسے پیش کی جاسکتی ہے۔

حصولِ علم کے ذرائع

۷۸......اللہ تعالیٰ نے تمہیں تمہاری ماؤں کے پیٹ میں تین اندھیروں کے اندر تیار کر کے پیٹ سے باہر نکالا تو تمہارے پاس کسی چیز کا کوئی علم نہیں تھا، اللہ نے تمہیں علم حاصل کرنے کے لئے تین ذرائع عطا کیے۔ کان، آنکھ اور دل۔ کان سے سُن کر آنکھ سے دیکھ اور دل سے سوچ کر تم علم حاصل کر سکتے ہو بلکہ بڑے عالم بن سکتے ہو اور عالم وہی ہوتا ہے جو اپنے اللہ معبود برحق کو پہچان لے اور اِن کی نافرمانی سے بچا رہے۔ اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا...... تمہیں چاہیے اللہ کے شکر گزار بندے بن کر رہو۔

نمونۂ قدرت

۷۹......اللہ تعالیٰ نے پرندے پیدا کیے جو زمین پر ٹانگوں سے چلتے ہیں، فضا میں پروں سے اُڑتے ہیں، زمین کی کشش انہیں اُڑنے سے نہیں روک سکتی اور وہ لطیف فضا میں اڑتے ہیں گرتے نہیں، پروں کو سمیٹتے اور کھولتے ہیں اُڑ کر طویل سفر کر لیتے ہیں، تسبیح بھی پڑھتے رہتے ہیں، اللہ تعالیٰ ان کو لطیف فضا میں تھامے رکھتے ہیں، یہ اُس کے معبودِ برحق ہونے کی دلیل ہے، اس کا نہ کوئی شریک ہے نہ مثیل ہے۔

رہائش گاہیں

۸۰......اللہ تعالیٰ نے تمہیں رہائش کے لئے گھر بنانے کا سلیقہ دیا ہے۔ مٹی، پتھر، اینٹوں سمیت ریت پانی سے مرکب کر کے ایسے گھر بناتے ہو جو ایک جگہ قائم رہتے ہیں، تم اپنے کام کرنے کے بعد جب گھر آتے ہو تو تمہیں سکون حاصل ہوتا ہے، ان گھروں میں اپنی چیزیں بھی محفوظ کر لیتے ہو، تمہارے بیوی بچے تمہاری عدم موجودگی میں ان گھروں میں سکون سے رہتے ہیں، تمہیں کوئی پریشانی نہیں ہوتی۔ اور کچھ گھر تم ایسے بناتے ہو جو دوسری جگہ منتقل ہو جاتے ہیں جہاں چاہو چمڑے یا کپڑے کے خیمے تان لو اُن میں آرام سے رہو، جب وہاں سے جانا ہو تو اُسے لپیٹ کر ساتھ لے جا کر دوسری جگہ خیمہ لگا لیتے ہو، اسی طرح جانوروں کی کھالوں، بالوں سے گھر بھی بناتے ہو اور گھر کے دوسرے سامان بھی بناتے ہو۔

اللہ نے تمہارے سکون کے لئے چیزوں کے سائے پیدا کیے ہیں۔ پہاڑوں میں تمہارے لیے غاریں بنائی ہیں جو تم گھر کے طور پر اور پناہ کے طور پر استعمال کرتے ہو۔ اللہ نے تمہارے لیے قمیص اور زرہیں بھی بنائیں جن کی وجہ سے تم سردی گرمی سے بچتے ہو، جنگوں میں دشمن کی تلوار وغیرہ کے وار سے بھی بچتے ہو، یہ سب اللہ کی نعمتیں اور دلائل قدرت اور دلائلِ توحید ہیں، ان پر نظر وفکر کر کے اپنے آپ کو اللہ کا فرمانبردار بنا لو کامیاب رہو گے۔ اگر روگردانی کرو گے تو اپنا نقصان کرو گے۔ نبی علیہ السلام کا کام تو پہنچانا ہے زبردستی منوانا نہیں، لیکن اکثر لوگوں کا حال یہ ہے کہ اللہ کی نعمتوں کو پہچاننے کے باوجود انکار کرتے ہیں، ناشکری کر کے اپنا نقصان کرتے ہیں۔

کفر و ناشکری کا انجام

۸۴......میدانِ محشر میں ہر اُمت کا رسول اپنی اُمت کے بارے میں رپورٹ پیش کرے گا جو گواہی کا کام دے گی اور اُس کے مطابق فیصلہ ہوگا، وہاں کسی سے نہ معذرت طلب کی جائے گی نہ قبول کی جائے گی۔ مجرم جب عذاب میں مبتلا کر دیئے جائیں گے تو نہ اُن کو مہلت ملے گی نہ عذاب ہلکا کیا جائے گا۔

مشرک وہاں اپنے بناوٹی شرکاء کو دیکھ کر کہیں گے یہ ہمارے شرکاء ہیں جن کو ہم پکارتے تھے، وہ آگے پلٹ کر جواب دیں گے یہ جھوٹ بول رہے ہیں، تو اس ردّ وقدح سے کچھ فائدہ نہ ہوگا۔ تو اللہ تعالیٰ کی طرف عاجزی ظاہر کر کے فائدہ اٹھانا چاہیں گے وہ بھی نہیں ملے گا۔ ان کے دنیا کے سب افتراء بے سود ثابت ہوں گے خصوصی طور پر کفار ومشرکین کو تو عذاب پر عذاب بڑھا بڑھا کر دیا جائے گا۔

شہادتِ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم

۸۹......دیگر انبیاء کی طرح حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم بھی اپنی اُمت پر گواہی دیں گے بلکہ پہلے شہداء کی صداقت پر بھی گواہی دیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک کتاب عطا کی جو ہر ضروری بات کھول کر بتاتی ہے، راہنمائی کرتی ہے، باعثِ رحمت ہے، ماننے والوں کو خوشخبری دیتی ہے۔ اُمت کو چاہیے کہ وہ اپنے نبی کی راہنمائی میں اس کتاب پر عمل کر کے دنیا اور آخرت کی فلاح حاصل کرے۔

کتاب اللہ کے چھ احکام

۹۰...... تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ کا نمونہ بقول عبداللہ بن مسعودؓ اِس میں پیش کر دیا گیا۔ اس میں تین کام کرنے کے اور تین نہ کرنے کے ہیں جو دین کا خلاصہ ہے۔ عدل، احسان اور رشتے داروں کو دیتے رہنا، یہ کرنے کے کام

ہیں۔عدل اعتدال کو کہتے ہیں جو افراط وتفریط کے وسط میں ہوتا ہے اور دین کے تمام شعبوں میں ضروری ہے جو کہ عقائد، عبادات، اخلاق، معاملات اور معاشرت ہیں۔اور احسان عبادات میں اس یقین کو پیدا کرنا ہے کہ میں اللہ کو دیکھ رہا ہوں، یا کم از کم وہ تو مجھے دیکھ ہی رہا ہے، اور مکافات احسان بُرائی کو بھلائی سے دفع کرنا ہے اور شفقت کرنا ہے۔تیسرا کام صلہ رحمی ہے کہ رشتہ داروں کے ساتھ ہر قسم کی بھلائی کا معاملہ کرنا۔اَلْـفَـحْشَـاء کے ساتھ تمام بے حیائیوں کو ختم کرنا ہے، مُنکر تمام گناہوں سے بچنا ہے اور اَلْبَغی سے تمام سرکشیوں سے بچنا ہے۔ساتویں چیز وعدہ وفائی ہے اور آٹھویں چیز قسمیں توڑنے سے بچنا ہے۔

چوتھی مثال برائے ردّ شرک

۹۲......وعدہ کر کے توڑ دینا اور قسم اٹھا کر توڑ دینا قبیح عمل ہے جس کی مثال ایسے ہے جیسے کوئی عورت سارا دن چرخہ کات کر سُوت بناتی رہے، شام کو توڑ دے، نتیجتاً مال بھی ضائع ہو جاتا ہے وقت بھی ضائع ہو جاتا ہے۔مشرکینِ مکہ جماعت بڑھانے کے لئے حلیف جماعت سے حلف توڑ کر دشمن جماعت کے حلیف بن جاتے ان کی کثرت دیکھ کر۔اس میں تمہارا امتحان ہے، تمہارے اختلاف کا فیصلہ قیامت کے روز ہوگا۔ہدایت، ضلالت اللہ کے ہاتھ میں ہے لیکن وہ کسی کو زبردستی نہ ہدایت دیتا ہے نہ ضلالت دیتا ہے۔اس واسطے سب کو مجبور کر کے ایمان دار نہیں بناتا، اور تمہیں اپنے کیے کا جواب بھی دینا ہوگا۔

دھوکے کا ذریعہ

۹۴......کچھ لوگ فائدہ حاصل کرنے کے لئے اللہ کی قسموں کو ڈھال بناتے ہیں، جب فائدہ حاصل ہو گیا قسم توڑ دی، معاہدہ ختم کر دیا۔اس کے کئی نقصان ہوتے ہیں ایک تو اپنا قدم اسلام سے پھسل جائے گا، دوسرا یہ کہ جو لوگ ایمان لانے کے لئے تیار تھے وہ ایمان لانے سے رُک جائیں گے، اس عمل کی سزا بہت بڑا عذاب ہے۔
دنیا کا مال حاصل کرنے کے لئے اللہ سے عہد اور اللہ کے رسول سے بیعت توڑنا ممنوع ہے۔اللہ کے پاس خیر کثیر ہے، اُس پر نظر رکھو مشرکین کے دھوکے میں نہ آؤ، وہ تمہیں مال کا لالچ دے کر اسلام سے پھیرنا چاہتے ہیں۔یاد رکھو دنیا کا مال ختم ہو جائے گا، دنیا خود بھی ختم ہو جائے گی، آخرت باقی رہنے والی ہے، اُس کا اجر وثواب بھی باقی رہے گا، صبر کرنے والوں کو بہت بہتر بدلہ ملے گا۔

پاکیزہ زندگی

۹۷......نیک عمل کرنے والے ایماندار مردوں اور عورتوں کو اللہ تعالیٰ حیاتِ طیبہ عطا فرماتے ہیں اور آخرت

میں بہت اچھا بدلہ دیں گے۔

شیطان سے بچاؤ

۹۸......تلاوت سے پہلے تعوذ پڑھ لیا جائے تو شیطان کے تسلط اور وساوس سے بچا جا سکتا ہے، جو لوگ ایمان لا کر اللہ پر بھروسہ رکھیں شیطان اُس پر غلبہ نہیں پا سکتا، اُس کا غلبہ مشرکین پر ہوتا ہے جو اُس کے دوست ہوتے ہیں۔

شیطانی واردات

۱۰۱......اللہ تعالیٰ لوگوں کی آسانی کے لئے بعض احکام عبوری طور پر نافذ کرتے ہیں مدت ختم ہونے یا حالات بدلنے پر دوسرا حکم دیتے ہیں پہلا منسوخ کر دیتے ہیں، جیسا کہ ڈاکٹر اور حکیم مریض کی حالت کے مطابق دوائی بدلتے رہتے ہیں لیکن شیطان اس سے فائدہ اٹھا کر لوگوں کو کہتا ہے: اگر قرآن اللہ کی کتاب ہوتی تو اس کا حکم بدلا نہ جاتا، معلوم ہوا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) خود بنا کر لاتے ہیں، لہٰذا ہم ایمان نہیں لاتے۔ اس کا جواب یہ دیں کہ یہ اللہ کا کلام ہے روح الامین لائے ہیں، اس سے ایمان والوں کو ثابت قدمی اور ہدایت ملتی ہے، مان کر عمل کرنے والوں کے لئے خوشخبری ہے اور جس عجمی جبر نامی عیسائی غلام کی طرف تعلیم کی نسبت کرتے ہیں وہ تو عربی جانتا تک نہیں، قرآن تو فصیح بلیغ عربی زبان میں ہے۔

عنادی منکرینِ قرآن کو اللہ تعالیٰ زبردستی ہدایت نہیں دیتے، اُن کو دردناک عذاب ہوگا، افتراء کا دعویٰ کرنے والے جھوٹے ہیں۔

کلمۂ کفر بول دینے کا حکم

۱۰۶......کلمۂ کفر سے تو ایمان جاتا رہتا ہے اگر کسی ایماندار کو ڈرا دھمکا کر کلمۂ کفر کہلوایا جائے اور وہ دل میں ایمان کو پختہ رکھ کر جان بچانے کیلئے صرف زبان سے کلمۂ کفر نکال دے تو اُس کا ایمان برحال رہے گا جو حقیقی طور پر مرتد ہو جائے اس کے لئے بڑا عذاب ہے۔ کیونکہ اس نے دنیا اور اُس کے مال کو پسند کیا، آخرت کو پسِ پشت ڈالا۔ ان کے دلوں، کانوں اور آنکھوں پر مہر لگ جاتی ہے، دل تدبر نہیں کرتے، کان مواعظ حسنہ نہیں سنتے، آنکھیں راہِ ہدایت کو نہیں دیکھتیں، یہ غفلت میں مر کر جہنم میں جائیں گے۔

بشارت برائے اہلِ صبر

۱۱۰......جو ایماندار سختیاں برداشت کرتے کرتے اپنے دین کو محفوظ رکھنے کے لئے اپنا سب کچھ چھوڑ کر دوسرے علاقے میں چلے جاتے ہیں وہاں دین پر محنت کرتے ہیں، دشواریوں پر صبر کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ ان کو بخش دیں گے اور اپنی رحمت سے انہیں خوب انعام دیں گے، جنت عطا کریں گے۔

میدانِ محشر میں اپنی فکر

۱۱۱......حشر کے میدان میں عدالتِ خداوندی کے موقع پر ہر شخص اپنی فکر میں ہوگا، اپنی ذات کے بارے میں جھگڑ رہا ہوگا اُسے اس کے اعمال کا پورا بدلہ ملے گا، نہ نیکی کے ثواب میں کمی ہوگی نہ بُرائی کی سزا جرم سے زیادہ ہوگی، کسی پر ظلم نہیں ہوگا۔

ایک بستی کی مثال

۱۱۲......سورۃ کے شروع میں شرک وکفر کے جس عذاب سے ڈرایا تھا اُسے مثال کے ذریعے بیان کیا ہے کہ ایک بستی خوشحال تھی، ہر طرف سے وافر مقدار میں اُسے رزق ملتا تھا، کسی دشمن کا بیرونی خطرہ بھی نہ تھا، جب اُس بستی والوں نے کفر وشرک شروع کیا، رسول کی اطاعت سے روگردانی کی تو وہ نعمتیں چھن گئیں، قحط نے گھیر لیا، خوف اور بھوک انہیں لباس کی طرح لازم ہوگئے، دنیا میں ایسی کتنی بستیاں گزری ہوں گی ان میں سے ایک مکہ مکرمہ کی بستی کے ساتھ بھی ایسا معاملہ اُس وقت پیش آیا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُن کی ایذاء رسانیوں کی وجہ سے ہجرت کرکے مدینہ منورہ چلے گئے بعد میں مکہ والوں پر ایسا قحط پڑا کہ وہ کتے اور غلاظتیں کھانے پر مجبور ہوگئے تھے، ادھر اللہ تعالیٰ نے ہجرت کرنے والے صحابہ کرام کو ایسی ترقی نصیب فرمائی کہ ایک وقت ایسا آیا کہ قیصر وکسریٰ جیسے ملک ان کے زیر تصرف آئے اور ان کی بیگمات اور شہزادیاں صحابہ کرام کی باندیاں بن گئیں۔ الحمدللہ

حکمِ خداوندی

۱۱۴......ارشادِ باری تعالیٰ ہے: حلال کھاؤ اور نعمتوں کا شکر ادا کرو اور خالص اللہ کی عبادت کرو۔ خالص عبادت وہ ہوتی ہے جو اللہ کے رسول کی اتباع میں مسنون طریقے سے ادا کی جائے اور نیت میں اللہ کی رضا مقصود ہو۔ اللہ نے تمہارے لیے سب کام کی چیزیں حلال کی ہیں، چند چیزیں حرام کیں جو تمہارے لیے نقصان دہ ہوسکتی ہیں۔ اُن میں سے خاص کر چار چیزیں سرِ فہرست ہیں: مردار، دمِ مسفوح، خنزیر اور غیر اللہ کے لئے نامزد چیزیں جنہیں نیازات غیر اللہ کہتے ہیں۔ کسی تنگ دست مجبور شخص کو جان بچانے کے لئے حلال کھانا میسر نہ ہو تو وہ بھی سدّ رمق یعنی جان بچانے کے لئے ان حرام چیزوں سے کچھ کھالے تو اللہ اُسے بخش دیں گے بشرطیکہ پیٹ بھر کر یا مزے لینے کے لئے نہ کھائے۔

کسی کو اپنی طرف سے حلال وحرام مقرر کرنے کی اجازت نہیں ہے، یہ اختیار اللہ تعالیٰ کا ہے جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھے وہ کامیاب نہیں ہوگا۔ وہ دنیا میں تھوڑا سا نفع اٹھاتا ہے اور ہمیشہ کے لئے دردناک عذاب میں مبتلا ہوتا ہے۔

یہود کا اپنی جان پر ظلم

یہود پر جو کچھ حلال چیزیں حرام تھیں جن کا ذکر سورۃ انعام آیۃ ۱۴۶ میں ہے یہ ان کی سرکشی کی وجہ سے ہے، اللہ نے اُن پر ظلم نہیں کیا، ان لوگوں نے اپنی جان پر خود ظلم کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ تو اتنے مہربان ہیں اگر لوگ گناہ کرنے کے بعد اخلاص سے توبہ کرلیں تو انہیں بغیر سزا کے معاف کردیتے ہیں بلکہ خوش ہوکر انعام بھی دیتے ہیں۔

توحید پر نقلی دلیل

۱۲۰......ابراہیم علیہ السلام خلیل اللہ، جو سب قوموں کے نزدیک مانے ہوئے تھے وہ موحّد تھے، ان کی اقتداء میں سب کو توحید پر ایمان لانا چاہیے۔ ابراہیم علیہ السلام فردِ واحد تنہا ایسے فضائل کے جامع تھے جو پوری جماعت کے افراد میں ہوسکتے ہیں۔ وہ اللہ کے فرمانبردار، ادیانِ باطلہ سے ہٹ کر توحید کی طرف یکسُو ہونے والے تھے، نہ مشرک تھے نہ مشرکین کے ساتھی تھے، وہ اپنے رب کی نعمتوں کے شکرگزار تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں چن لیا اور صراطِ مستقیم پر چلا دیا تھا۔ اُنہیں دنیا میں بھلائیاں دیں اور آخرت میں سُلجھے ہوئے لوگوں میں شمار کروایا۔ ان کی بڑی فضیلت یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اُن کی اتباع کا حکم دیا (حالانکہ بالاتفاق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے افضل ہیں ابراہیم علیہ السلام سے بھی افضل ہیں لیکن جزوی فضیلت کے طور پر اور دوسرے لوگوں کو قریب کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: آپ بھی ابراہیم علیہ السلام کی اتباع کریں۔

یہود کی تکذیب

۱۲۴......یہود کہتے: ملتِ ابراہیم میں ہفتے کے دن کی عظمت تھی اس واسطے ہم ہفتے کی عظمت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں جھٹلا دیا، ہفتے کی تعظیم تو یہود کے اپنے انتخاب سے شروع ہوئی، حضرت ابراہیم علیہ السلام تو بہت پہلے گزرے، اُن کی ملت میں جمعہ کی تعظیم تھی، جیسے اس ملتِ اسلامیہ میں جمعہ کی تعظیم ہے۔ یہود نے ہفتے کی تعظیم بحال نہ رکھی جس کی وجہ سے بندر بنا دیئے گئے، جس کا ذکر سورۃ اعراف میں ہے اور قیامت کے بعد میدانِ محشر میں اللہ تعالیٰ ان کے اختلاف کا فیصلہ فرمائیں گے۔

فریضۂ رسول ﷺ

۱۲۵......آپ لوگوں کو دانشمندی اور خوبصورت وعظ و نصیحت کے ساتھ اللہ کی توحید کی دعوت دیں، اگر بحث مباحثہ کی ضرورت پڑے تو اچھے طریقے سے گفتگو کریں جس میں کسی کی دل آزاری نہ ہو بلکہ اور وہ ٹھنڈے دل سے فکر کرسکیں جس سے ان کے ہدایت پر آنے کی اُمید ہے، یہی طریقِ تبلیغ اچھا ہے۔ باقی گمراہوں کو بھی اللہ تعالیٰ جانتے

ہیں اور ہدایت یافتہ بھی اللہ تعالیٰ کے علم میں ہیں اس واسطے عدالت میں ابہام اور انصاف مشکل کام نہیں۔

بدلے کا حق اور صبر کی تلقین

۱۲۶......اگر کوئی آپ لوگوں پر زیادتی اور ظلم کرے تو آپ اُس کا بدلہ لے سکتے ہیں لیکن صبر کرنا اور بدلہ نہ لینا بہتر ہے۔صبر بھی اللہ کی توفیق سے حاصل ہوتا ہے ورنہ انسان غصے میں ہوتا ہے بدلے کو ترجیح دیتا ہے، اگر اللہ صبر دے تو صبر بھی کر لیتا ہے۔دشمن کی چالبازیوں سے غمزدہ اور تنگ دل نہیں ہونا چاہیے اگر تقویٰ اختیار کریں اور نیکی میں لگے رہیں تو اللہ کی معیت حاصل ہوتی ہے، جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ ہو جائے اُس کا بیڑا پار ہو جاتا ہے۔

اے اللہ! مجھے بھی متقی اور محسن بنا اور اپنی معیت نصیب فرما۔دنیا میں اپنی حفاظت میں رکھ آخرت میں اپنی رحمت سے جنت میں داخل فرما۔تیرے بندے ابوعبید کی التجاء ہے تو اسے پورا کر کے دکھا، یہ خلاصۂ تفسیر ہے تیری عطا، تو اسے صدقہ جاریہ بنا، دنیا کے آخری کنارے تک پہنچا۔بخش دے میری ساری خطا۔آمین اے میرے خدا۔

۱۸/ذیقعدہ ۱۴۴۳ھ/ ۱۸/جون ۲۰۲۲ء (ابوعبید خادم حسین)

پندرھواں پارہ

سُوْرَةُ بَنِي اِسْرَائِيْل مَكِّيَّةٌ

[ترتیب قرآنی (۱۷) ترتیب نزولی (۵۰) آیات (۱۱۱) رکوع (۱۲)]

ربط: سورۃ النحل کے آخر میں یہ بات تھی کہ حکمت کے ساتھ توحید کی دعوت دو، اب سورۃ بنی اسرائیل میں اُس حکمت کی تفصیل ہے۔ سورۃ النحل میں دلائل عقلیہ کے ساتھ توحید سمجھائی اب سورۃ بنی اسرائیل میں معجزات کے ساتھ مسئلہ توحید سمجھایا جائے گا۔

خلاصہ: اس سورۃ میں دس آیاتِ توحید اور پانچ آیاتِ معجزات ہیں۔ دفع عذاب کے تین امور اور کچھ تخویفات اور شکوات بیان ہوں گے۔ دعویٰ یہ ہے کہ معجزہ معراج دیکھنے کے بعد بھی ایمان نہ لائے تو قوم فرعون کی طرح ہلاکت ممکن ہے۔

توحید۔ معجزہ

ا......اس پہلی آیت میں کئی مضمون ہیں۔ اس میں معجزۂ معراج کا ذکر ہے کہ اللہ نے آپ کو رات کے ایک حصے میں المسجد الحرام سے المسجد الاقصیٰ تک سیر کرائی۔ اللہ تعالیٰ معبود برحق ہے اُس کی ذات تمام عیوب اور شرکاء سے پاک ہے، کامل طور پر سننے اور دیکھنے والا ہے، اُسے عبدیت بہت پسند ہے، اس واسطے اپنے رسول کی عبدیت کا ذکر فرمایا اور مسجدِ اقصیٰ کے اردگرد برکتیں ہیں دُنیوی اعتبار سے سرسبز وشاداب ہے، مہبط و مدفنِ انبیاء ہے، اس سیر معراج سے مقصد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوش کرنا ہے، کیونکہ وہ بہت دیر سے دعوتِ توحید میں مصروف تھے اور معاندین کی طرف سے مصائب برداشت کر رہے تھے، اب کچھ سیر اور فرحت ہو جائے تاکہ تازہ دم ہو کر اپنے سلسلۂ دعوت توحید کو جاری رکھیں۔ (معراج کی تفصیل احادیث اور طویل تفاسیر میں دیکھ لیں)

دوسری آیتِ توحید

اس آیت میں سابقہ کتب میں سے تورات کا ذکر ہے جو باعثِ ہدایت ہے، اس میں خصوصی مسئلہ یہ ہے کہ اللہ کے سوا کسی کو کارساز ہرگز نہ بناؤ، نہ کوئی کارساز بننے کے لائق ہے۔ اب اگرچہ تورات منسوخ ہوچکی ہے، نبوت بنو اسحاق سے بنو اسماعیل کی طرف منتقل ہوچکی ہے لیکن تورات کے بنیادی مسائل توحید وغیرہ جُوں کے توں ہیں۔ اب بنو اسرائیل کو بھی چاہئے کہ وہ بنو اسماعیل کے کامل سپوت دُرِّ یتیم نبی آخرالزمان صلی اللہ علیہ وسلم پر اُترے ہوئے قرآن کی اتباع کریں۔ اب سب لوگ آدم ثانی حضرت نوح علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں، سب کو چاہیے کہ اپنے باپ حضرت نوح علیہ السلام کی طرح عبدشکور بنیں۔

فساد فی الارض کی پیش گوئی اور انجام

۴...... اللہ تعالیٰ نے یہود کے بارے میں بتادیا کہ اتباعِ رسول کے بجائے زمین میں دوبار فساد مچائیں گے، دونوں بار کچلے جائیں گے۔

پہلی دفعہ انہوں نے اس طرح فساد مچایا کہ محارم کی حرمت توڑی، قتل کا بازار گرم کیا، یہاں تک کہ انبیاء کو بھی قتل کردیا، تو اللہ تعالیٰ نے بابل کے مجوسی بادشاہ بُخت نصر کو اُن پر مسلط کیا، اُس نے ان کی فوج کو تباہ کیا۔ ستر ہزار لوگ قتل کیے، ان گھروں بازاروں میں داخل ہوکر ان کے مردوں کو چُن چُن کر مارا، چھوٹوں کو قید کیا، یہود کی عبادت گاہوں کو منہدم کیا، تورات کو جلادیا۔

توبہ قبول ہونے کے بعد دوبارہ فساد

۶...... جب اُن کے بچے کھچے لوگ جمع ہوئے اور اخلاص سے توبہ کی، اللہ نے توبہ قبول کرلی۔ مال، اولاد کے ساتھ ان کی مدد کی، ان کی نفری بڑھادی۔ یہ سب احسانات اللہ کے ہیں، اس واسطے ضمیر متکلم پر زور دے کر پڑھتے ہیں کہ یہ سارے انعام ہم نے ہی بنی اسرائیل کو دیئے، انہیں کہہ دیا اب تم آزاد ہونے کی خوب کوشش کرلو، کیونکہ جو بھی نیکی کروگے بدلہ تمہیں ملے گا اور بُرائی کروگے اُس کی سزا بھی تمہیں ملے گی۔ جب دوبارہ فساد کی راہ پر چل پڑے تو اللہ نے اُن پر رومی بادشاہ مسلط کردیا جس کا نام قسطنطین یا فیطوس تھا، وہ ان کی قربان گاہ آیا، دیکھا وہاں خون اُبل رہا تھا، پوچھنے پر انہوں نے بتایا یہ زکریا اور یحییٰ (علیہما السلام) کا خون ہے، تو رومی نے انہیں مار مار کر برباد کردیا، ان کے چہرے بگاڑ دیئے اور پہلے کی طرح مسجد کی بے حرمتی کی اور تباہی مچائی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا توبہ کرلو تو ہم معاف کردیں گے۔ اگر پھر فساد کیا تو ہم پھر تمہاری سرکوبی کریں گے۔ کفار کے لئے جہنم کا قیدخانہ تیار ہے۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق حضور علیہ السلام نے بھی ان فسادیوں کی سرکوبی کی، بنو قریظہ کو قتل کیا اور بنو نضیر کو جلاوطن کیا اور

باقی یہود ذلت کے ساتھ جزیہ دینے لگے۔

دوسری آیتِ معجزہ

۹......قرآن پاک اللہ تعالیٰ کی کتاب اور نبی علیہ السلام کا دائمی معجزہ ہے، سیدھی راہ کی راہنمائی کرتا ہے جو کہ سیدھی اور آسان ہے ایمان لانے والوں کو خوشخبری دیتا ہے کہ نیک عمل پر بہت بڑا اجر ملے گا اور منکرینِ آخرت کو دردناک عذاب سے ڈراتا ہے۔

جلد بازی اور حماقت

۱۱......ضدی اور مشرک انسان کتنا احمق ہے کہ وہ اللہ کی عطا کردہ کتابِ ہدایت اور کتاب سکھانے والے مشفق معلّم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو عظیم نعمت ہیں جن کی اتباع میں فلاح ہے لیکن منکرین ماننے کے برعکس مخالفت کرتے ہیں، اور اپنے لیے عذاب کی اس طرح دعائیں کرتے ہیں جس طرح خیر کی دعا کی جاتی ہے جیسا کہ سورۃ انفال میں ہے: اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَأَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ. (الانفال:۳۲) اسی طرح معاشرے میں کچھ لوگ تھوڑی تھوڑی بات پر اپنی اولاد اور مال کے خلاف بد دعا کرنے لگتے ہیں، قبول ہو جائے تو پھر روتے پھرتے ہیں۔

دوسری آیتِ توحید

۱۲......تاریک رات اور روشن دن اللہ تعالیٰ کی قدرت کے شاہکار اور اُس کی وحدانیت پر دال (دلیل دینے والے) ہیں،، رات کے سناٹے میں لوگ سو کر تھکاوٹ اُتارتے ہیں اور پردے کے کام کرتے ہیں اور خلوت میں آہ و زاری کر کے اپنے رب کو مناتے ہیں اور دن میں روزی کماتے ہیں اور دیگر سالوں کی گنتی اور حساب معلوم کرتے ہیں، ان کارناموں والا خالق معبود برحق ہے، اس کا کوئی شریک نہیں ہے، دن رات کو گھٹانے بڑھانے اور لے آنے لے جانے والا ہی معبود برحق اللہ ہے۔

اعمال نامہ

۱۳......آخرت کے حساب کے لیے ہر انسان کا اعمالنامہ اُس کے گلے میں تیار ہو رہا ہے۔ بالغ ہونے سے لے کر مرنے تک کا اُس نے حساب دینا ہے۔ میدانِ محشر میں وہ اعمالنامہ کتاب کی شکل میں اُس کے حوالے کیا جائے گا، اُسے کہا جائے گا اِسے پڑھ کر اپنا حساب معلوم کر لے، تو دنیا میں کیا کرتا رہا وہ سب اس میں درج ہے۔ یہی مضمون قرآن میں مختلف مقامات پر دوسرے انداز میں آیا ہے لہٰذا انسان کو چاہیے اپنے اعمالنامے کو نیکیوں سے پُر رکھے تاکہ وہاں پچھتانا نہ پڑے۔ اگر برائیاں ہو گئی ہیں تو وہ توبہ کے ساتھ مٹائی جا سکتی ہیں۔

ہدایت وضلالت کا فائدہ ونقصان

۱۵......ہدایت حاصل کرنے کا فائدہ اور ضلالت اختیار کرنے کا نقصان انسان کو ہوتا ہے اور میدانِ محشر میں کوئی کسی کا بوجھ نہیں اُٹھائے گا اور اللہ تعالیٰ جب تک رسول بھیج کر لوگوں کی ہدایت کا سامان مکمل نہ کرلیں کسی کو سزا نہیں دیتے، یہ اللہ کی شفقت ہے۔ جس کی تفصیل یہ ہے کہ مجرم لوگوں کی بستی میں ان کی ہدایت کے لیے اللہ تعالیٰ رسول یا نائبِ رسول بھیج کر اُس بستی کے خوشحال سرکردہ لوگوں کو اطاعت کا حکم دیتے ہیں تاکہ وہ اطاعت کریں اور غریب لوگ بھی اُن کی اتباع میں اطاعت کریں اور یہ عذاب سے بچ جائیں، لیکن وہ لوگ بدمعاشیوں عیش پرستیوں میں بہت آگے نکل گئے ہوتے ہیں تو ضد میں آکر نافرمانیوں اور بے ایمانیوں میں تیز ہوجاتے ہیں تو پھر ان کو ہلاک کردیا جاتا ہے جیسا کہ بہت سی سابقہ نافرمان قوموں کو ہلاک کیا گیا جن میں قومِ نوح سرفہرست ہے۔ اعمالنامے کے علاوہ سب مجرم اللہ کے علم میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے تمام اعمال کی خبر رکھتا ہے اور سب کو دیکھ رہا ہے، ہلاکت سے پہلے توبہ کا موقعہ موجود ہے۔

طالبِ دنیا کی ہلاکت

۱۸......صرف دنیا کے مال اور عہدے کو مقصود بنا کر اُس کے حصول میں لگے رہنے والے شخص کو اللہ تعالیٰ جتنا چاہتے ہیں اُسے سامانِ دنیا دے دیتے ہیں اُس میں مشغول رہ کر وہ ایمان اور اعمال کی طرف نہیں آتا لہٰذا ایمان کے بغیر مرتا ہے اور اس کو دھکے دے کر جہنم میں پھینکا جاتا ہے۔ (نعوذ باللہ من ذالک)

طالبِ آخرت

۱۹......جو شخص ایمان لاکر آخرت کی کامیابی کے حصول کی کوشش کرتا ہے اُس کی کوشش کی قدر کی جاتی ہے یعنی اللہ تعالیٰ اُس کی مدد کرتے ہیں۔ کوشش کرنے کا طریقہ اللہ کے امر ونہی پر سنت کے مطابق اخلاص سے عمل کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر عامل کی مدد کرتے ہیں طالبِ دنیا کرے یا طالبِ آخرت کرے، کیونکہ اللہ کی مدد کے بغیر کوئی شخص کوئی عمل نہیں کرسکتا۔ درجات بھی کوشش کے مطابق ملتے ہیں، یہی وجہ ہے دنیا میں بعض لوگ امیر و مالک اور بعض غریب اور مملوک ہوتے ہیں، اسی طرح عمل وسعی کے مطابق جنت کے درجات ملیں گے اور کفر وشرک کے مطابق جہنم کے درکات ملیں گے۔

آخرت بڑے درجات اور فضائل والی ہے اُس کے حصول کے لئے کوشش ہونی چاہیے۔

ممانعتِ شرک

۲۲......اللہ کے ساتھ مخلوق میں سے کسی کو کسی درجے میں شریک نہ بناؤ، مشرک اللہ تعالیٰ، مومنوں اور

فرشتوں کی نظر میں قابلِ مذمت ہوتا ہے اور اللہ کی مدد سے محروم ہوتا ہے۔

احکامِ ربانی

۲۳......۲۳ سے ۳۸ نمبر تک، ان آیات میں پندرہ احکام بیان کیے گئے ہیں، جن پر عمل کر کے انسان جہنم سے بچ جاتا ہے اور جنت میں بلند درجات حاصل کر لیتا ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق ان آیات میں تورات کی ساری اخلاقی تعلیم درج ہے (معارف ادریسی)۔ ان پندرہ کا خلاصہ تین احکام میں آ جاتا ہے وہ ہیں (۱) شرک نہ کرو (۲) احسان کرو (۳) ظلم نہ کرو۔

تو پہلا حکم یہ ہے کہ موحد بن جاؤ، اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو یہ اللہ کا قطعی فیصلہ ہے۔

دوسرا حکم ہے احسان کرو، والدین اور دیگر رشتہ داروں سے حُسنِ سلوک اور صلہ رحمی کرو، والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کے پانچ دفعات ہیں۔ (۱) والدین کو اُف نہ کہو (۲) انہیں جھڑکو نہیں (۳) اُن سے نرم بات کرو (۴) اُن کے لئے دعائیں کیا کرو (۵) اُن کے سامنے عاجزی کا اظہار کرو، اپنے طاقتور بازو اُن کے سامنے جھکا دیا کرو۔ ان احکام پر عمل کرنے میں بتقاضاء بشری کبھی کوتاہی ہو جائے تو توبہ کر لیا کرو اللہ تعالیٰ معاف کر دیں گے، والدین سے بھی معافی مانگ لیں وہ بھی معاف کر دیں گے۔

والدین کے علاوہ دوسرے رشتہ داروں اور مسکینوں، مسافروں کے حقوق معلوم کر کے وہ بھی ادا کیا کرو، فضول خرچی نہ کیا کرو، فضول خرچ شیطان کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب کا ناشکر گزار ہے (اور تمہارا دشمن ہے)۔

سائل کو نرم جواب دیں

۲۸......اگر آپ کے پاس دینے کو کچھ نہ ہو اور مانگنے والے آ جائیں تو انہیں نرم جواب دے کر رخصت کریں اور انہیں کہیں مجھے اللہ تعالیٰ دے گا پھر آنا میں تمہیں بھی دوں گا۔

خرچ کرنے میں اعتدال سے کام لیں اپنے ہاتھ باندھ کر نہ رکھیں یعنی بُخل نہ کریں اور ہاتھ اتنے بھی نہ کھولیں کہ سب کچھ دے کر خود محتاج ہو جائیں اور لوگوں کی ملامت کا محل بن جائیں۔ حدیث کی رُو سے اعتدال سے خرچ کرنے والا مفلس نہیں ہوتا۔

تیسری آیتِ توحید

۳۰......اللہ ہی رازق ہے، رزق میں تنگی اور کشادگی بھی وہی کرتا ہے، وہ اپنے بندوں کے حالات کی خبر رکھتا ہے اور اُن کو دیکھتا ہے، ان کی ضرورت کے مطابق کسی کو کم اور کسی کو زیادہ رزق دیتا ہے۔ وہ معبود برحق ہے اس سے

رزق مانگو اس کی عبادت کرو، نذر و نیاز بھی اُس کے ساتھ خاص ہے۔

ظلم نہ کرو، ظلم کی چند صورتیں

۳۱......ظالموں کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا، ظالموں کا ٹھکانہ جہنم ہے، اس واسطے ہر قسم کے ظلم سے بچ کر رہنا چاہیے، ظلم کی کچھ صورتیں اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں بیان فرمادیں مثلاً:

(۱)......بھوک کے خوف سے بچوں کو قتل کرنا ظلم ہے، روزی تو سب کو اللہ دیتا ہے۔

(۲) زنا نہ کرو یہ بُری بے حیائی ہے، معاشرے میں بھیانک حالات پیدا ہو جاتے ہیں، نسلیں خلط ملط ہو جاتی ہیں۔

(۳) ناحق قتل نہ کرو۔ قصاص میں قتل کرنا، زانی کو رجم کرنا، مرتد ہو جائے اور توبہ بھی نہ کرے اُس کو قتل کرنا، گستاخِ رسول کو قتل کرنا، یہ قتل حق ہیں، باقی قتل ناحق ہیں اُن سے بچ کر رہنا ہے۔ مقتول کے وارث قاتل کو معاف کر دیں یا صلح کرلیں یا دیت لے لیں تو قاتل سے قتل معاف ہو جائے گا، البتہ معاف کر دینے کے بعد پھر کوئی مقتول کا وارث قاتل کو قتل کر دے تو اُس سے قصاص لیا جائے گا۔

(۴) یتیم کا ناحق مال کھانا بھی ظلم ہے، یتیم تو شفقت کا مستحق ہوتا ہے۔

(۵) بدعہدی کرنا بھی ظلم ہے آگے عہد عام ہے (الف) جو اللہ کے ساتھ روزِ میثاق میں کیا تھا (ب) ایمان لاکر شریعت پر چلنے کے لئے رسول اللہ سے عہد کیا ہو (ج) عام لوگوں سے کوئی عہد کیا ہو سب پورے کرنے ہوتے ہیں (د) نکاح کے بعد بیوی کے حقوق پورے کرنا بھی عہد میں شامل ہے۔

(۶) ماپ تول میں کمی کرنا بھی ظلم ہے۔

(۷) بغیر تحقیق عمل کرنا بھی ظلم ہے جو کام کرنا چاہو پہلے معلوم کرلو یہ جائز بھی ہے یا نہیں، مفید بھی ہے یا نہیں۔ جب تحقیق ہو جائے کہ یہ عمل درست ہے، دنیا و آخرت میں مفید ہے تو پھر کمر کس کر دل لگا کر کرو۔ کان، آنکھ اور دل اللہ کی نعمتیں اور حصولِ علم کے ذرائع ہیں ان سے خوب علم حاصل کرو۔ قیامت کے روز اِن نعمتوں کے بارے میں سوال ہوگا کہ ان نعمتوں کی کیا قدر کی تھی؟ ان کو جائز یا ناجائز محل پر استعمال کیا تھا؟ اس واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان میں ہر ایک کا نام لے کر دعا میں کہتے: یا اللہ مجھے اِن کے شر سے بچانا۔ (ابوداؤد)

(۸) تکبر ظلم ہے۔ زمین پر اکڑتے ہوئے نہ چلو، متکبر آدمی نہ تو زمین کو پھاڑ کر اس کا کچھ بگاڑ سکتا ہے نہ بلند ہو کر پہاڑوں سے اوپر نکل سکتا ہے۔ تکبر خالق کو پسند ہے نہ مخلوق کو۔ اس کے مقابلے میں تواضع ہر ایک کو پسند ہے اور اس سے رفعت ملتی ہے، اُسے اختیار کیا جائے: مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ رَفَعَهُ اللّٰهُ'' جو اللہ کے لئے عاجزی کرے اللہ تعالیٰ

اُسے بلند کرتے ہیں۔

خلاصۂ سورۃ

۳۸......مذکورہ بالا آٹھ ظالمانہ کام اللہ کو ناپسند ہیں، وحی کے ذریعے اللہ نے مطلع کر دیا ہے حقیقی اور پختہ علم پر مبنی ہیں، آخر میں پھر شرک سے ممانعت ہے جو بھی شرک کرے گا اُسے جہنم میں دھکے دے کر ذلت کے ساتھ پھینکا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کے لیے اولاد ثابت کرنا بھی شرک ہے جیسا کہ مشرکینِ مکہ ملائکہ کو اللہ کی بیٹیاں مانتے تھے، حالانکہ اللہ تعالیٰ جسم سے اور فرشتے مذکر مؤنث ہونے سے پاک ہیں۔

شفقتِ خداوندی

۴۱......اللہ تعالیٰ اہم مسائل کو بار بار مختلف انداز میں دلائل کے ساتھ بیان کرتے ہیں تا کہ لوگ سمجھ جائیں اور عمل کر کے کامیابی حاصل کریں، ادھر لوگ سمجھنے کے برعکس نفرت میں بڑھتے ہیں وہ اس کا خمیازہ بھگتیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں احکام میں شرک کو تین بار مختلف انداز میں بیان کر کے روکا ہے اور لوگ شرک میں بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔

نفیِ شرک

۴۲......چوتھی بار مناظرانہ انداز میں شرک کی نفی کی، فرمایا جیسے لوگ کہتے ہیں اللہ کے ساتھ دوسرے معبود ہیں، اگر ایسے ہوتا تو وہ حقیقی معبود صاحبِ عرش کی طرف راہ ڈھونڈھ کر مقابلہ کرتے۔ ایسا کبھی نہ ہوا تو معلوم ہوا کوئی دوسرا معبود اور الٰہ نہیں ہے، اللہ تعالیٰ کی ذات بلند و برتر ہے اُس کا کوئی شریک نہیں ہے، آسمانوں اور زمین کی تمام مخلوق اللہ کی پاکی بیان کرتی ہے، تسبیح پڑھتی ہے اور حمد و تعریف کرتی ہے جس کو تم لوگ نہیں سمجھتے، اللہ تعالیٰ جانتے ہیں۔

تلاوتِ قرآن میں رکاوٹ

قرآن پاک ہدایت کے لئے نازل کیا گیا اسے پڑھ کر ہدایت حاصل کرنا چاہیے لیکن حال یہ ہے کہ منکرینِ آخرت قرآن کی تلاوت نہ کرتے ہیں نہ سنتے ہیں نہ تدبر کرتے ہیں بلکہ جب آپ پڑھنے لگتے ہیں تو وہ رکاوٹ ڈالتے ہیں، تو ہم اِن کے اور آپ کے درمیان غیر محسوس پردہ پیدا کر دیتے ہیں جس کی وجہ سے آپ ان کی شرارتوں سے محفوظ رہتے ہیں، خصوصی طور پر جب آپ اللہ کی توحید بیان کرتے ہیں تو یہ بدک کر پیٹھ پھیر کر بھاگتے ہیں جس کے نتیجے میں ہم ان کے دلوں پر پردے، کانوں میں بوجھ ڈال دیتے ہیں جس کا نقصان یہ ہوتا ہے کہ وہ اگر قرآن سنیں تب بھی انہیں سمجھ نہیں آتا کیونکہ قبولیت کا سننا نہیں سُنتے، نہ سمجھنا اُن کا مقصود ہوتا ہے، وہ قرآن سن کر جب آپس میں سرگوشی کرتے ہیں تو کہتے ہیں اگر تم نے اس شخص کی پیروی کی تو ایک جادو زدہ شخص کی پیروی ہو گی۔ کیسی بُری مثالیں

آپ کے لیے بیان کرتے ہیں، یہ لوگ ایسے بھٹکے ہیں کبھی راہ نہیں پاسکیں گے۔

منکرینِ قیامت

۴۹...... یہ لوگ منکرینِ توحید اور منکرینِ رسالت ہی نہیں، یہ منکرینِ حشر ونشر بھی ہیں، کہتے ہیں جب ہم مر کر مٹی میں مل جائیں گے ہڈیاں بوسیدہ ہو کر ریزہ ریزہ ہو جائیں گی دوبارہ زندہ کیسے ہوں گے، دوبارہ زندگی بتانے والا مسحور اور مجنون ہوسکتا ہے۔ انہیں کہہ دو تم نے دوبارہ زندہ ہونا ہے مجنونانہ باتیں نہیں حقیقت ہے، تم مر کر مٹی نہیں پتھر یا لوہا یا کوئی اور چیز بن جاؤ جو تمہیں مشکل اور سخت محسوس ہوتی ہو، تم ہر حال میں زندہ کیے جاؤ گے، جس نے تمہیں پہلے پیدا کیا تھا وہی تمہیں دوبارہ زندہ بھی کرے گا۔ وہ مذاق کے طور پر سر ہلا کر کہیں گے کب زندہ ہوں گے؟ انہیں بتا دیں جلد ایسا ہوگا اور تم تسبیح اور حمد پڑھتے ہوئے حاضر ہو جاؤ گے اور تمہیں قبر اور دنیا کی زندگی قلیل محسوس ہوگی۔

دشمن سے اچھے انداز میں بات کرنے کا حکم

۵۳...... اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو حکم دیا کہ میرے بندوں سے فرما دیں کہ وہ اپنے دشمنوں کے ساتھ جو حشر ونشر کے منکر ہیں اور رسول کو مسحور و مجنون کہتے ہیں ان سے جب بات کرو تو اچھی بات کرو جس سے تمہارے درمیان قرب پیدا ہو، وہ تمہاری بات سُنیں تو ممکن ہے غور وفکر کریں اور انہیں ایمان کی توفیق ہو جائے۔ اگر تم نے بھی ان کی طرح سخت بات کی تو انسان کا دشمن شیطان جھڑپ کرا دے گا۔

ان سے اچھی بات اس طرح کریں کہ اللہ تعالیٰ تمہیں جانتا ہے اگر تمہارے دلوں میں انابت ہوگی وہ تمہیں ہدایت دے گا تم ایمان لا کر اللہ کے فضل سے جنت میں چلے جاؤ گے، اگر تمہارے دلوں میں ضد اور عناد ہوگا تو کفر پر مرو گے، وہ تمہیں سزا دے گا۔ رسول اور نائبِ رسول کا کام احکامِ خداوندی پہنچانا ہے منوانا نہیں۔

چوتھی آیتِ توحید

۵۵...... اللہ کا علم وسیع اور لامحدود ہے، وہ زمین و آسمان کی ہر چھوٹی بڑی چیز کو جانتا ہے اُس نے تمہاری ہدایت کے لیے کتابیں بھیجی ہیں اور رسول بھیج کر تمہاری ہدایت کا راستہ متعین کیا ہے۔ تم ایسے محسن اور خالق معبود کی عبادت کرو شرک چھوڑ دو، اپنی حاجات میں اُسے پکارو جن کو تم اللہ کے سوا معبود سمجھ کر پکارتے ہو وہ تمہاری کوئی تکلیف نہ ہٹا سکتے ہیں نہ بدل سکتے ہیں بلکہ وہ تو خود اللہ کے قرب کے حصول کے لئے وسیلہ ڈھونڈتے ہیں۔ اس کی رحمت کی اُمید رکھتے ہیں، اُس کے عذاب سے ڈرتے ہیں جو دوسروں سے اُمید رکھے اور عذاب سے ڈرے وہ معبود نہیں ہوسکتا۔

فائدہ: اللہ کے نام اور صفات سے اُس کو پکارنا، اپنی نیکیوں کا واسطہ دینا اور نیک لوگوں سے دعا کرانا وسیلہ کہلاتا ہے۔

فیصلہ خداوندی

۵۸......اللہ تعالیٰ نے فیصلہ کر کے لوحِ محفوظ میں لکھ دیا ہے کہ ہر مجرم بستی کو اگر انہوں نے توبہ نہ کی تو قیامت سے پہلے بالکل ہلاک کر دیں گے یا سخت عذاب دیں گے، اگر کسی وجہ سے دنیا میں عذاب نہ دیا تو آخرت میں سخت ترین سزا دیں گے، انہیں ان کے معبودانِ باطلہ نہیں چھڑا سکیں گے۔

تیسری آیتِ معجزہ

۵۹......صالح علیہ السلام کی قوم کے مطالبے پر انہیں پتھر سے اونٹنی نکال کر دکھائی، وہ معجزہ دیکھ کر بھی ایمان نہ لائے اُنہیں ہلاک کر دیا گیا۔ مشرکینِ مکہ نت نئے معجزات کا مطالبہ کرتے ہیں، ہم انہیں بھی معجزات دکھا سکتے ہیں لیکن یہ اصول ہے منہ مانگے معجزات دیکھنے کے بعد جو قوم ایمان نہیں لاتی وہ ہلاک کر دی جاتی ہے، ہم ابھی اس امت کو ہلاک نہیں کرنا چاہتے اس واسطے انہیں ان کی مرضی کا معجزہ نہیں دکھا رہے۔ باقی نبی کی رسالت کے اثبات کے لیے جو معجزات درکار ہوتے ہیں وہ بغیر کسی کے مطالبے کے دکھا دیئے جاتے ہیں۔ یہ لوگ معجزہ معراج دیکھ چکے ہیں پھر بھی ایمان نہیں لا رہے بلکہ یہ معجزہ معراج اور جہنمیوں کی خوراک بننے والا ملعون درخت جو جہنم میں پیدا ہوگا ان کے لیے فتنہ بنا ہوا ہے کہ درخت جہنم کی آگ میں کیسے پیدا ہوگا۔ حالانکہ جو اللہ زمین پر درخت اُگا سکتا ہے وہ آگ میں بھی اُگا سکتا ہے جیسے انسان زمین پر بس رہے ہیں انہی میں سے مشرک مجرم جہنم میں بھی بسیں گے، جلیں گے بھی، زندہ بھی رہیں گے (یہ اللہ کی قدرت کا کمال ہے)۔

سجدۂ تعظیمی برائے آدم علیہ السلام

۶۱......اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو ابلیس سمیت حکم دیا کہ آدم علیہ السلام کو سجدۂ تعظیمی کرو (جو پہلی اُمتوں میں جائز تھا، اب حرام ہے)۔

اس میں آدم علیہ السلام کا احترام ہوگا چونکہ وہ خلیفہ بنایا گیا ہے، یہ سجدہ حلف وفاداری ہوگا۔ فرشتوں میں انابت تھی انہوں نے اس پر فوراً عمل کیا اور عزت پائی۔ ابلیس میں غرور تکبر اور ضد حسد تھا اس واسطے عمل نہیں کیا، اور کہا میں مٹی سے بنے ہوئے انسان کو سجدہ نہیں کر سکتا (نعوذ باللہ) آپ کا یہ حکم مناسب نہیں، اگر میں زندہ رہا تو میں اس کی اولاد کو ہلاک کروں گا، ہاں کچھ لوگ ان میں سے میرے داؤ سے بچ جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے مہلت دے دی اور فرمایا: جا! تو ان کو گمراہ کر سکتا ہے تو کر لے جو تیری اتباع کرے گا، میں تم سب کو جہنم میں وافر سزا دوں گا۔ تجھے کھلی چھٹی ہے تو انہیں آواز یعنی گانے بجانے نوحہ کرنے سے بہکا اور اپنے متبعین کے پیادے اور سوار لشکر ان کے گمراہ کرنے کے

لئے دوڑا۔ ان کے مال اور اولاد میں شریک ہو جا یعنی مال اور اولاد سے نافرمانیاں کروا، ان کے ساتھ جھوٹے وعدے کر کے ان کو گمراہ کر، مگر سن لے! میرے مخلص بندے تجھ سے گمراہ نہیں ہو سکیں گے، اللہ تعالیٰ ان کا خود کارساز ہے (وہ تیرا مقابلہ کریں گے)۔

چھٹی آیتِ توحید

۶۶......تمہارا معبود برحق تو وہ ہے جو تمہارے فائدے کے لئے سمندروں کو مسخر کر کے اُس کی پشت پر کشتیاں اور بحری بیڑے چلاتے ہیں اُن کے ذریعے تم تجارت کر کے اور حج عمرے کر کے اللہ کا فضل حاصل کرتے ہو اگر تمہارے بیڑے پھنس جائیں تو اُس وقت تم اپنے معبودانِ باطلہ کو بھلا کر صرف اللہ کو پکارتے ہو، جب اللہ تمہیں نجات دیتا ہے خشکی پر آ جاتے ہو پھر ناسپاسی کے مرتکب ہو کر اپنے مزعومہ معبودوں کے شکرانے میں دیگیں پکاتے ہو، اپنے اصلی معبود جس نے تمہیں نجات دی اُس کو بھلا دیتے ہو، تمہیں پتہ ہونا چاہیے وہ خشکی میں دھنسا کر بھی تمہیں ہلاک کر سکتا ہے وہ تمہیں دوبارہ سمندر میں لا کر بھی غرق کر سکتا ہے۔ تم اُس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے نہ اُس کے خلاف کسی کو اُس کا پیچھا کرنے والا پاؤ گے۔

کرامتِ آدم علیہ السلام

۷۰......ارشادِ باری ہے کہ ہم نے ہی اولادِ آدم کو عزت دی، ان کے باپ کو مسجودِ ملائکہ بنایا، ہم نے ان کو بری اور بحری سفر کے لیے سواریاں دیں، ہم نے ان کو پاکیزہ حلال رزق عطا کیا، اور ہم نے ہی ان کو اپنی کثیر مخلوق پر فضیلت دی (اِن کے باپ کو خلیفہ بنایا، فرشتوں سے سجدہ کروایا اور ان کے آخری نبی رسول کو افضل الکائنات، امام الانبیاء بنایا، ان کی زندگی میں جیتے جی بیداری میں معراج کرا کر جنت اور جہنم کا مشاہدہ کرایا) ان انعامات پر نظر کر کے انسانوں کو چاہیے کہ وہ اپنے منعم کو معبود حقیقی سمجھیں اُس کی کتاب جو اُن کے لیے حکم نامہ اور نصیحت نامہ ہے اللہ کے رسول کی ہدایت کے مطابق عمل کر کے دنیا اور آخرت سنواریں۔

حقیقی اور دائمی کرامت

۷۱......اصل عزت اور کرامت تو اُس وقت ظاہر ہو گی جب میدانِ محشر میں ہر انسان کو اُس کے قائد کے اتباع میں بلایا جائے گا اگر اس کو اعمالنامہ اُس کے دائیں ہاتھ میں مل گیا تو بڑا خوش ہو گا۔ لوگوں کو کہے گا لو پڑھو میرا یہ نامۂ اعمال ہے۔ پھر عزت کے ساتھ جنت میں داخل کیا جائے گا۔ امام سے مراد قائد ہے۔ ہر اُمت کا قائد اس اُمت کا نبی ہو گا، کتنے خوش قسمت ہوں گے وہ جو خاتم الانبیاء علیہ السلام کی قیادت میں جنت جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی

یہ سعادت نصیب فرمائے۔ آمین

جو شخص دنیا میں راہِ شریعت سے اندھا بن جائے، شریعت پر نہ چلے، وہ آخرت میں جنت کی راہ نہیں پائے گا، ذلیل ہو کر جہنم میں جائے گا۔

چوتھی بار آیتِ معجزہ

۷۳..... مشرکین نے آپ علیہ السلام کو وحی سے دور کرنے اور اِفتریٰ علی اللہ کے لئے سر توڑ کوشش کی لالچ دیئے، سرداری، شادی اور مالداری کی پیش کش کی، طائف والوں نے ایمان لانے کے لئے سخت شرطیں رکھیں، نماز نہیں پڑھیں گے، زکوٰۃ نہیں دیں گے، جہاد نہیں کریں گے وغیرہ۔ مشرکین نے آخری فیصلہ آپ کو شہید کرنے کا کر لیا اور عملاً آپ کے مکان کو گھیر لیا اور غارِ حراء کے دہانے پر پہنچ گئے جس میں آپ ﷺ اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ موجود تھے، لیکن آپ ﷺ کو اللہ نے ثابت رکھا اور حفاظت کے ساتھ مدینہ منورہ پہنچا دیا۔ یہ بھی ایک معجزہ ہے۔

اور آپ علیہ السلام کو تنبیہ بھی ہے کہ اگر آپ ان کی طرف جھک جاتے تو ہم آپ کو دوہرا عذاب چکھاتے اور آپ ہمارے خلاف کسی کو مددگار نہ پاتے، بالفرض اگر مشرکین آپ کو مکہ سے نکالیں گے تو پھر خود بھی تھوڑی مدت کے بعد مکہ میں نہیں رہ سکیں گے (تاریخ گواہ ہے ایسا ہوا)۔

عادتِ الٰہی

۷۷..... یہ اللہ تعالیٰ کی سنتِ قدیمہ ہے کہ جو قوم اپنے پیغمبر کو بے وطن کرتی ہے یا بے وطن کرنے کی کوشش کرتی ہے اللہ تعالیٰ ان کو سزا دیتے ہیں اور ہلاک کر کے دنیا سے بھی نکال دیتے ہیں، یہی معاملہ مشرکینِ مکہ سے بھی ہوا، ہجرت کے دوسرے سال ان کے ستر سردار مارے گئے، ستر قید ہوئے، مکہ میں قحط پڑا اُس میں ذلیل ہوئے۔ آخرکار جزیرۃ العرب سے نکال دیئے گئے۔

احکامِ الٰہی

دشمن کے مقابلے میں استقامت حاصل کرنے کے لئے احکامِ الٰہی پر عمل کریں۔ پہلا حکم یہ ہے کہ پانچ نمازوں کو اہتمام سے پڑھیں، سورج ڈھلنے سے لے کر خوب اندھیرا چھا جانے تک چار نمازیں اور قرآن الفجر میں صبح کی نماز آ گئی جس میں دن رات کے فرشتے بھی جمع اور حاضر ہوتے ہیں۔ مزید آپ تو پچھلی رات میں تہجد کا اہتمام بھی کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو مقامِ محمود عطا کریں گے۔ وہ شفاعتِ کبریٰ ہے میدانِ محشر میں۔ اور دعا کا بھی اہتمام کریں، دعا میں یوں کہیں: اے میرے رب! مجھے جہاں سے نکالیں عزت سے نکالیں جہاں داخل کریں عزت سے داخل کریں اور مجھے اپنی طرف سے ایسا غلبہ دیں جس میں آپ کی مدد شامل ہو۔ دخول خروج سے مراد عام ہے اپنے گھر سے

نکلنا داخل ہونا ہو یا وطن سے نکل کر دارالہجرۃ میں داخل ہونا یا قبر میں داخل ہونا اور نکلنا ہو۔ اور حق یقیناً آئے گا اور چھا جائے گا، باطل بھاگ جائے گا۔ اس واسطے حق کے ساتھ وابستہ رہو۔

قرآن پاک شفاء ہے

۸۲......مذکورہ احکام قرآن پاک میں آئے ہیں جن کو ہم تھوڑا تھوڑا کر کے نازل کیا تاکہ یاد کرنا اور عمل کرنا آسان، اس میں روحانی، جسمانی تمام بیماریوں کے لئے شفاء اور مومنوں کے لئے خصوصی طور پر رحمت کا باعث ہے اور منکر ظالموں کے لئے خسارے کا باعث ہے جو وقت کے ساتھ بڑھتا جاتا ہے۔

ناشکری

۸۳......انسان ناشکرا واقع ہوا ہے ہم جو انعام اُس کو دیتے ہیں شکر کے بجائے کفرانِ نعمت کرتا ہے منہ پھیر لیتا ہے، اُسے کوئی تکلیف پہنچے تو صبر کے بجائے نا اُمید ہو جاتا ہے۔ ایسے کام کافر انسان کے ہوتے ہیں مومن شکر گزار ،قدردان اور اللہ سے اُمیدِ رحمت رکھتا ہے۔

ان سے کہہ دیں اپنی مرضی کرنی ہے اور احکامِ قرآن پر نہیں چلنا تو چلتے رہو ہم زبردستی نہیں کرتے البتہ تمہارے عقیدے اور عمل کے مطابق فیصلہ کریں گے، ہمیں معلوم ہے ہدایت پر کون تھا اور گمراہ کون تھا، اس کے مطابق صحیح فیصلہ کیا جائے گا۔

روح کیا ہے؟

۸۵......ضد کا کوئی ٹھکانہ نہیں منکرین نے جب معجزہ معراج دیکھ لیا، قرآن پاک بھی معجزہ ہے جو اُن کے سامنے نازل ہو رہا ہے اب ضد چھوڑ کر ایمان لانا چاہیے تھا لیکن پھر سوال شروع کر دیئے کہ روح کیا ہے؟ ذوالقرنین اور اصحابِ کہف کون تھے؟ روح کا مختصر سا جواب دیا کہ وہ حکمِ ربّی ہے باقی دو سوال کے جواب تفصیل سے سورۃ الکہف میں آ رہے ہیں۔ بڑے سے بڑے عالم کی جہالت بھی اُس کے علم سے زائد ہوتی ہے اسی اصول کے مطابق فرمایا: جہاں تم بہت سی اور چیزیں بھی نہیں جانتے وہاں اگر روح کے بارے میں تمہیں علم نہیں تو اُس کے جاننے کے پیچھے کیوں پڑے ہو؟ جب روح کی حقیقت جاننے کے ساتھ تمہارا کوئی دُنیوی یا اُخروی مسئلہ بھی معلق نہیں ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ لوگوں کے ایمان کے حریص تھے، چاہتے ہوں گے اگر ان کو روح کی حقیقت بتادی جاتی تو ممکن ہے وہ ایمان لاتے ،تو اللہ تعالیٰ نے تنبیہ فرمادی، اگر ہم چاہیں تو آپ کا وہ سارا علم واپس لے لیں جو آپ کو وحی کے ذریعے عطا کیا گیا، پھر آپ اُس کو وکیل کے ذریعے بھی واپس نہ لے سکیں گے۔ لیکن میری رحمت آپ پر ہمیشہ رہی ہے اور رہے گی، اس واسطے آپ کو دیا ہوا علم واپس نہیں لیں گے، ہمارا فضل آپ پر بہت زیادہ ہے

اور رہے گا۔

مناظرے کا انداز

۸۸......جس قرآن کو تم لوگ اللہ کا کلام نہیں مان رہے اپنی طرف سے بنایا ہوا کہتے ہو، تو تم سب جن اور اِنس مل کر اس کی مثل لا کر دکھا دو، یا درکھو تم سب مل کر اس کی مثل نہیں لا سکتے، تو پھر اس کو کلام اللہ تسلیم کرلو۔

یہ قرآن تو جامع ہے اس کے اہم مسائل بار بار مختلف انداز میں پھیر پھیر کر تمہیں سمجھائے گئے، مثالیں پیش کی گئی ہیں لیکن لوگوں کی اکثریت انکار کرتی جا رہی ہے، یہ ان کی حماقت نہیں تو اور کیا ہے۔

مطالباتِ منکرین

۹۰......چیلنج کا جواب نہ دے سکنے والے ضدی مشرک مطالبات لائے، کہنے لگے اگر آپ ہمارے یہ چھ مطالبات پورے کردیں تو ہم ایمان لائیں گے (۱) آپ ہمارے لیے اس پتھریلی زمین میں پانی کا چشمہ نکال دیں (۲) یا آپ کا انگوروں اور کھجوروں کا مخلوط باغ ہو جس کے درمیان آپ ایک نہر بہا دیں (۳) یا آپ اپنے دعوے کے مطابق ہمارے اوپر آسمان کا ٹکڑا گرا دیں (۴) یا آپ اللہ اور فرشتوں کو ہمارے سامنے لا کر دکھا دیں (۵) یا آپ کا سونے کا گھر ہو (۶) یا آپ ہمارے سامنے آسمان پر چڑھ جائیں اللہ سے کوئی خط لکھوا کر لائیں ہم اُس کو پڑھیں۔

مُسکِت جواب

میں اللہ کا رسول ہوں یہ خدائی کام ہیں، میں نے رسالت کا دعویٰ کیا ہے خدائی کا دعویٰ نہیں کیا، لہٰذا تمہارے مطالبات کرنا ٹھیک نہیں، میں تمہیں توحید کی دعوت دے رہا ہوں اگر تم مان لو تو دنیا و آخرت میں کامیابی حاصل کرلو گے۔

ایمان نہ لانے کی وجہ

۹۴......جرم پیشہ لوگ تھے وہ سمجھتے تھے کہ ہر انسان جرم پیشہ ہوتا ہے وہ رسول نہیں بن سکتا، رسول تو کوئی فرشتہ ہونا چاہیے۔ اس دعوے کی نفی کردی، بشریت رسالت کے منافی نہیں ہے، رسول انسان ہوتا ہے وہ فرشتوں سے بھی زیادہ پاک دامن ہوتا ہے۔ اگر زمین میں فرشتے تمہاری طرح بس رہے ہوتے تو ہم اُن کی طرف فرشتے کو رسول بنا کر بھیجتے، وہ اس کی اطاعت کر سکتے۔ اگر تمہاری طرف فرشتہ رسول بن کر آ جائے تو تم اُس کی اطاعت نہیں کرسکو گے، تمہارے لیے انسان کی اطاعت آسان ہے، لہٰذا ضد نہ کرو، ایمان لاؤ، فلاح پاؤ۔ میری رسالت کا خود اللہ تعالیٰ گواہ ہے، تمہارے ماننے پر موقوف نہیں ہے، تم صرف عناد کی وجہ سے نہیں مانتے کیونکہ جو قوم مٹی پتھر سے بنے ہوئے خدا مان سکتی

ہے اُس کے لیے انسان کو رسول ماننے میں کیا مشکل ہے۔

ہدایت اور ضلالت

۹۷......جس شخص میں انابت ہوتی ہے اللہ تعالیٰ اُسے ہدایت دیتے ہیں وہ قرآن سے مستفید ہوتا ہے اور اللہ کے رسول کی اتباع کرتا ہے، ترقی کرتا ہوا استقامت کے درجے پہ جا پہنچتا ہے اور جس شخص کے دل میں ریب و شک ہو اللہ تعالیٰ اُسے ضلالت کی راہ پر چلنے دیتے ہیں، وہ عناد کی راہ سے ہوتا ہوا ختم القلب کے درجے کو جا پہنچتا ہے اور اپنی دنیا اور آخرت تباہ کر لیتا ہے، وہ نہ قرآن سے مستفید ہوتا ہے نہ رسول کا متبع بنتا ہے۔ اُسے اس کے شرکاء بھی ہدایت نہیں دے سکتے، وہ ایک اندھا، بہرا اور گونگا ہو کر جہنم میں جا گرتا ہے۔ جہنم کی آگ اس کے لیے تیز سے تیز تر کی جاتی ہے۔ یہ سزا ان کو آیاتِ الٰہی جھٹلانے پر دی جائے گی اور قیامت کے منکر تھے اور کہتے تھے: ہماری پرانی ہڈیاں نئی تخلیق میں نہیں آ سکیں گی۔

تردیدِ منکرین

۹۹......منکرینِ قیامت سے کہہ دیں جو خدا آسمانوں اور زمین کی تخلیق پر بغیر مادے اور نمونے کے قادر ہے وہ چھوٹے سے انسان کو دوبارہ زندہ نہیں کر سکتا؟ (ضرور کر سکتا ہے) اس کے لئے وقت مقرر ہے اس میں تقدیم و تاخیر بھی نہیں کرتا۔ مسئلہ تو واضح ہے لیکن ظالم لوگ ماننے کے بجائے انکار میں لگے رہتے ہیں۔

چھٹی آیتِ توحید

۱۰۰......اللہ تعالیٰ تو خزانوں کا مالک ہے وہ ہر انسان کی ضرورت اور حیثیت کے مطابق اُس کو دیتا ہے انسان اور جن اگر خزانوں کے مالک ہو جائیں تو وہ بُخل سے کام لیتے ہوئے کچھ خرچ نہ کریں۔ انہیں خرچ کرنے میں محتاجی کا ڈر محسوس ہوتا ہے، جب کچھ خرچ کرتے ہیں اُس میں بھی ان کی غرض چھپی ہوتی ہے مثلاً مدح یا ثواب یا مال کا بڑھنا وغیرہ اور اللہ تعالیٰ بغیر کسی غرض کے خرچ کرتے ہیں، اس واسطے معبود برحق ہیں۔

آیتِ معجزہ

۱۰۱......حضرت موسیٰ علیہ السلام کے نو (۹) مشہور معجزات ہیں، جو سورۃ الاعراف اور دیگر سورتوں میں تفصیلاً مذکور ہیں۔ مثلاً لاٹھی کا سانپ بننا، ید بیضا، طوفان، جراد، قُمّل، ضفادع، خون، پتھر سے پانی نکلنا، عصا مارنے سے دریا میں خشک راستے بن جانا، بادل کا سایہ کرنا، من و سلویٰ کی خوراک مہیا ہونا وغیرہ۔ فرعون نے جب آپ علیہ السلام کو مسحور کہا تو آپ نے بھی اُسے مثبور قرار دیا "ہلاک کیا جانے والا"، جو بعد میں سچ ثابت ہوا اور فرعون کی بات جھوٹی

تھی۔ یہ معجزات موسیٰ علیہ السلام کی نبوت کے دلائل ہیں۔

فرعون کی ناکامی

۱۰۳......فرعون نے ارادہ کیا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو سرزمینِ مصر سے نکال دے، اللہ تعالیٰ نے اُسے ناکام کیا، اُسے دریا میں غرق کر کے دنیا سے نکال دیا اور بنواسرائیل کو فرعونیوں کے بعد زمین پر بسایا اور انہیں آخرت بنانے کا موقعہ دیا اور فرمایا اِسی زمین پر رہ کر آخرت بنالو، جب قیامت کا وعدہ پورا کرنے کا وقت آیا تو ہم تم سب کو اکٹھا کر کے میدانِ محشر میں لا کر حساب لیں گے۔

حقیقت نزولِ قرآن

۱۰۵......اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کو تدریجاً تھوڑا تھوڑا کر کے اس لئے اُتارا تاکہ یاد کرنے اور عمل کرنے میں آسانی ہو۔ اب جب بات ساری تم نے سمجھ لی ہے قرآن تمہارے فائدے کے لئے اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے، ہم زبردستی تم سے نہیں منواتے، تمہاری مرضی ایمان لاؤ یا نہ لاؤ۔ کمالِ قرآن میں تمہارے ماننے سے اضافہ نہیں ہوگا اور تمہارے ایمان نہ لانے سے اُس کا کوئی نقصان نہیں ہے۔ قسمت اچھی ہو تو اہلِ کتاب یہود جو ضدی قوم ہے اُن میں سے بھی کچھ اہلِ علم حضرات ایمان لائے اور قرآن نے اُن پر اپنا اثر چھوڑا، تلاوت سن کر وہ ٹھوڑیوں کے بَل سجدہ ریز ہو جاتے ہیں۔ اور اللہ کی تسبیح بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں؛ ہمارے رب کا وعدہ سچا ہے۔ قرآن کا اثر اُن پر مزید بڑھ جاتا ہے تو وہ بھی روتے اور خشوع میں بڑھتے جاتے ہیں جیسا کہ عبداللہ بن سلام، زید بن عمر، ورقہ بن نوفل وغیرہ ماننے والوں اور قرآن سے متاثر ہونے والوں میں سے ہیں۔ وعدہ پورا کرنے سے مراد بنواسماعیل میں نبوت منتقل کرنا ہے۔ وہ وعدہ اللہ نے پورا کر دیا، اس میں مشرکینِ مکہ کو ترغیب ہے کہ تم بنواسماعیل میں سے ہو، ابراہیم علیہ السلام کو اپنا راہنما مانتے ہو، تمہیں تو بطریقِ اولیٰ ایمان لانا چاہیے، لیکن تم ہو کہ انکار پر انکار کیے جا رہے ہو۔

صرف اللہ کو پکارو

۱۱۰......معبود برحق کا ایک ذاتی نام ہے "اللہ"۔ باقی بہت سے صفاتی نام ہیں۔ تم لوگ ذاتی نام سے پکارو یا صفاتی ناموں سے پکارو ہر طرح جائز ہے لیکن پکارو صرف اللہ کو۔ نام بدل بدل کر دل کو تسلی دیتے رہو صرف اتنا خیال رکھو پکار میں کسی کو شریک نہ کرنا کیونکہ اُس کے ساتھ کسی درجے میں کوئی شریک ہونے کے قابل نہیں ہے۔ اعتدال بھی ضروری چیز ہے یہاں تک کہ نماز کی قرأت میں بھی اعتدال ہونا چاہیے۔ تلاوت میں نہ زیادہ زور لگا کر آواز بہت بلند ہو نہ بالکل آہستہ ہو کہ لفظ بھی مخرج سے نہ نکلیں صرف خیال کرتے رہو۔ صرف خیال کرنے سے قرأت ہوتی ہے نہ نماز ہوتی ہے۔ یہ

بھی یاد رکھیں اللہ کو مختلف ناموں سے پکارنے میں شرک نہیں ہے اس میں اُن مشرکین کی نفی ہے جو کہتے ہیں ہمیں توحید کا سبق دیتے ہیں خود کئی ناموں سے پکار کر شرک کرتے ہیں۔

عباراتنا شتّٰی وَحُسنُک واحدٌ
کُلّ اِلٰی ذاکَ الجمالِ یُشِیرُ

آیتِ توحید

۱۱۱...... کہہ دیں تمام صفاتِ الوہیت اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہیں، اس کی اولاد ہے نہ کوئی اس کا شریک ہے مُلک میں نہ عبادت میں، وہ تمام کمزوریوں سے پاک ہے اُسے کسی کی مدد کی ضرورت نہیں نہ اُس کی کوئی مدد کر سکتا ہے، سب اُس کے محتاج ہیں۔ وہ ماں باپ، اولاد اور ہمسروں سے پاک ہے، اُس کی بڑائی بیان کرتے جاؤ۔

الحمد لله رب العالمين تَمَّت سورة بنی اسرائیل.

۲۸ر ذیقعدہ ۱۴۴۳ھ/ ۲۸ر جون ۲۰۲۲ء

سُورَةُ الْكَهْفِ مَكِّيَّةٌ

[ترتیب قرآنی (۱۸) ترتیب نزولی (٦٩) آیات (۱۱۰) رکوع (۱۲)]

ربط: سورۃ بنی اسرائیل توحید پر مکمل ہوئی اب سورۃ الکہف توحید سے شروع ہو رہی ہے، اس سورۃ سے قرآن پاک کا تیسرا مضمون شروع ہوتا ہے۔ وہ حاکمیتِ الٰہی کا بیان ہے، اس سے پہلے خالقیت اور ربوبیت کا بیان ہو چکا ہے۔ جب مشرکین کے عذاب اور معجزات کے مطالبے پورے ہو گئے اب اس سورۃ میں اُن کے شبہات کا رَد کیا جائے گا۔

خلاصہ: دعویٰ توحید اور حاکمیتِ الٰہی پر دلائل آئیں گے اور مشرکین کے چار شبہات کا رَد ہو گا۔ اصلاح کے تین طریقے، عرضِ اعمال، عداوتِ شیطان، اثباتِ رسالت و قیامت، شرک کی نفی اور مدارِ نجات وغیرہ مضامین اس سورۃ میں آئیں گے۔

تمہید

۱......سورۃ کی پہلی آیت میں دعویٰ مع دلیل ہے۔ قابل الحمد عالم الغیب، متصرف الامور، مختارِ کل صرف اللہ ہے اس کی دلیل قرآن پاک ہے یہ اُس نے اُتارا ہے اس میں کوئی کجی ہے نہ کمزوری ہے، خود قائم ہے، اپنے متبعین کو قائم کرتی ہے۔ اللہ نے اسے اپنے خاص بندے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اُتاری ہے جس کے فرائض میں ہے کہ وہ نافرمانوں کو سخت عذاب سے ڈرائے اور فرمانبرداروں ایمان والوں کو جو صالح اعمال میں لگے رہتے ہیں خوشخبری سنائے کہ انہیں بہت اچھا بدلہ ملے گا جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کی اولاد کے قائل ہیں انہیں ڈرائے کہ تمہارے اس عقیدے میں نرا جھوٹ ہے، تمہارے پاس اور تمہارے باپ دادوں کے پاس کوئی دلیل نہیں ہے لہٰذا اس عقیدے کو چھوڑ کر موحد بن جاؤ۔

فریضہ کی ادائیگی میں انتہائی کوشش اور تسلیٔ الٰہی

٦......رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو موحد بنانے کے لئے بھرپور کوشش کرتے، نتیجہ خاطر خواہ برآمد نہ ہونے پر انتہائی پریشان ہو جاتے، تو اللہ تعالیٰ وحی بھیج کر تسلی دیتے کہ آپ نے اپنا فرض پورا کر دیا ہے اگر لوگ آپ کی

مرضی کے مطابق ایمان نہیں لا رہے تو کیا آپ ان کی خاطر اپنے آپ کو افسوس کرتے ہوئے ہلاک کر دیں گے؟ ایسا نہ کریں۔ آپ انہیں مسئلہ سمجھا دیں، نتائج بھی بتا دیں اور بس۔ آپ کا کام پورا ہو گیا، آپ ان کے غم میں گھل گھل کر زندگی کا خاتمہ نہ کریں۔ ہر چیز میں اعتدال اچھا ہوتا ہے، لہٰذا غم میں بھی حد سے تجاوز نہ کریں۔ (یہ ہے اپنے مشن سے وفاداری کہ خود فرض کرنے والا کہے بس کر، تو اپنا فرض پورا کر چکا ہے، اس سے تجاوز کی اجازت نہیں)

کِتّن راتاں مصلّے تے عبادت اے جھہیں ہووے
نہ اتنا جاگ رب آکھے ریاضت اے جھہیں ہووے

زینت اور امتحان

۷......اللہ تعالیٰ نے سونا، چاندی، نباتات حیوانات، معدنیات، حسن و جمال وغیرہ زمین کی زینت اور سنوارنے کے لیے پیدا کی ہیں اس میں انسان کا امتحان ہے کہ کون ان چیزوں کو معرفتِ الٰہی کا ذریعہ سمجھ کر شرعی اجازت کے مطابق ان کو استعمال کرتا ہے اور تھوڑی دنیا پر قناعت کرتا ہے، اپنی آخرت بنانے کی کوشش کرتا ہے، حُسنِ عمل زیادہ کرتا ہے اور کون رنگینیوں میں اُلجھ کر دھوکا کھاتا ہے اور اپنی آخرت کو تباہ کرتا ہے۔ لوگوں کو یہ بات یاد رکھنی چاہیے دنیا کی رنگینی ہمیشہ رہنے والی چیز نہیں ہے، اس کو کھیتی کی طرح سمجھو، ایک وقت لہلہا رہی ہوتی ہے دوسرے وقت خشک ہو کر اُڑ جاتی ہے اور زمین چٹیل میدان بن جاتا ہے۔

تنبیہ برائے منکرین

۹......اصحاب الکہف کے بارے میں سوال کرنے والوں نے اس قصے کو قدرتِ خداوندی کا سب سے زیادہ عجیب واقعہ خیال کر کے سوال کیا ہے حالانکہ مظاہر قدرت تو اس سے عجیب تر ہیں۔ سات آسمانوں کا بغیر مادے اور نمونے کے پیدا کر کے بغیر سہارے کے کھڑا کر دینا، پانی پر زمین کو پھیلا کر اُس کے اوپر پہاڑ اور معدنیات، شجرات، حیوانات کا نظام چلانا، سب کی روزیاں زمین سے نکالنا دیگر قیمتی چیزیں زمین سے پیدا کرنا عجیب چیزیں نہیں ہیں؟ مٹھی بھر نہتے لوگوں کو بڑی بڑی مسلح افواج پر فتح دینا، فرعون کو بمع فوج کے پانی میں، قارون کو بمع سامان کے زمین میں غرق کرنا اور دھنسا دینا، طوفانِ نوح کا عالمگیر ہو کر پوری قوم اور ہر چیز تباہ کر کے نوح علیہ السلام کو بمع ساتھیوں کے کشتی نوح کے ذریعے بچا لینا...... یہ سارے امور عجیبہ نہیں ہیں؟؟

اصحاب الکہف کا اجمالی واقعہ

اصحاب الکہف چند نوجوان تھے جنہوں نے اپنے رب سے دعا مانگی: ہمیں اپنی رحمت سے نواز دے اور

ہمارے کام میں بھلائی مہیا کردے، ہم نے ان کے کانوں پر تھپکی دی، وہ سال ہا سال غار میں رہے۔ پھر ہم نے ہی اُنہیں اٹھایا تاکہ آشکارا کریں کہ ان جوانوں کی دو جماعتیں یا ان کے علاوہ دوسرے لوگوں کی جماعتیں، ان کے غار میں قیام کی مدت کون صحیح شمار کرسکا ہے۔

تفصیلی واقعہ

۱۳...... اصحابِ کہف کے سچے واقعے کا نچوڑ ہم آپ کو بیان کردیتے ہیں (کیونکہ آپ ہمارے رسول ہیں) وہ چند نوجوان تھے جو اپنے رب پر ایمان لائے، ہم نے ان کو ہدایت پھر استقامت پھر ربط القلب کے آخری درجے تک پہنچادیا، ایمان میں اتنے پختہ ہوگئے تھے کہ جب دقیانوس بادشاہ نے اُن سے سجدہ کروانے کی کوشش کی تو انہوں نے صاف جواب دے دیا اور کہا تو ہمارا رب نہیں جو تجھے سجدہ کریں، ہمارا رب تو وہ ہے جو آسمانوں اور زمینوں کا رب ہے۔ ہم اُس کے سوا کسی کو رب سمجھ کر نہیں پکار سکتے کیونکہ حد سے نکلی ہوئی بات ہے ہماری قوم کے لوگ جو غیر اللہ کو پکارتے ہیں ان کے پاس کوئی دلیل نہیں، اگر ہے تو لاتے کیوں نہیں۔ یہ افترا کرتے ہیں، جو اللہ پر جھوٹ گھڑے اُس سے بڑا کوئی ظالم نہیں ہے۔

اصحابِ کہف کا فیصلہ

۱۶...... جب وہ نوجوان دقیانوس کی دربار سے ایک ایک ہوکر نجات پاکر دور کسی جگہ بیٹھتے گئے، ایک دوسرے کو تعارف کرایا سب کا مشن اور عقیدہ یکساں نکلا تو آگے کی منصوبہ بندی سوچنے لگے، فی الحال فیصلہ کیا کہ تھکے ماندے ہیں کسی غار میں جاکر سوجاتے ہیں، اُٹھ کر کوئی لائحہ عمل تیار کریں گے، اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کرے گا ہمارا کام آسان کردے گا۔

حفاظت اور کرامت

۱۷...... جب یہ موحّد جوان آرام کے لئے ایک وسیع غار میں لیٹے تو اللہ تعالیٰ نے طویل مدت کی نیند طاری کردی اور ان کی خود حفاظت بھی کی۔ سورج کو صبح شام غار سے ہٹ کر گزرنے کا حکم دیا تاکہ ان کو دھوپ سے تکلیف نہ ہو اور اُن کو ایک رُعب عطا کردیا جس کی وجہ سے لوگ ان کو بیدار سمجھ کر قریب نہیں جاتے تھے حالانکہ وہ سوئے ہوئے تھے، اللہ تعالیٰ اُن کو نیند میں کروٹ بدلنے کی توفیق دیتے تاکہ ایک کروٹ پر پڑے تھک نہ جائیں، نہ مٹی سے لگ کر جسم خراب ہو اور ان کے کتے کو بھی ان کی چوکھٹ غار پر اُس کے بازو پھیلا کر سُلا دیا تاکہ لوگ یا کوئی درندہ اُن کی طرف رُخ نہ کرے، اگر کوئی شخص یا جماعت وہاں سے گزرتی تو اُن پر رُعب چھا جاتا ہے وہ بجائے ان کی طرف آنے کے دور بھاگ جاتے۔ یہ اللہ کی حفاظت تھی جوان کی کرامت شمار ہوتی ہے اور اللہ کی قدرت کاملہ کا اظہار بھی ہے اور یہ

بات بھی ہے کہ جسے اللہ تعالیٰ ہدایت دے وہ ہدایت یافتہ ہوتا ہے جسے اللہ گمراہ کرے اُسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا۔

اصحابِ کہف کی بیداری اور اُس کی حکمت

١٩......طویل مدت سُلا کر اللہ تعالیٰ نے ہی اُنہیں بیدار کیا تا کہ وہ آپس میں گفتگو کریں (قیامت کا مسئلہ حل ہو) بیدار ہو کر انہوں نے گفتگو کا سلسلہ یہاں سے شروع کیا کہ ہم لوگ کتنی دیر سوئے ہوں گے، کسی نے ایک دن، کسی نے آدھا دن، کسی نے ڈیڑھ دن کہا لیکن فیصلہ نہ ہوا تو اس بحث کو چھوڑ دیا۔ بھوک کا احساس ہوا تو ایک ساتھی کو پونجی دے کر ہدایت کی کہ لطیف انداز میں شہر میں داخل ہو، کسی کو پتہ نہ لگنے دے اور کسی موحّد کی دکان سے حلال کھانا لائے۔ اپنے بارے کسی کو کچھ نہ بتائے کیونکہ اگر وہ مطلع ہو گئے تو اپنے شرکیہ دین کی طرف مجبور کریں گے یا سنگسار کر دیں گے پھر ہمیشہ کی ناکامی ہوگی۔ اس فیصلے میں انہوں نے اپنے دین اور جان بچانے کی تدبیر سوچی اور رزق حلال کھانے کا اہتمام کیا جو آنے والے لوگوں کے لیے سبق ہے، لیکن ہوتا وہی ہے جو رب چاہتا ہے۔ اللہ نے اُن لوگوں کے سامنے ظاہر کر دیا اور ان کی جان لوگوں سے بچائی، ان کا دین بھی محفوظ رکھا، دنیا سے آخرت کی طرف منتقل کر دیا تا کہ لوگوں کو پتہ چل جائے کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے اور قیامت یقینی چیز ہے چونکہ حکومت ایمانداروں کی قائم ہو چکی تھی اس واسطے لوگوں نے مشورہ کیا، ان کی یادگار قائم کی جائے چنانچہ مسجد بنانے کا مشورہ دینے والے کامیاب ہوئے، مسجد کو یادگار بنایا۔

تعداد اصحاب الکہف

٢٢......غار والوں کی ٹھیک تعداد تو اللہ کو معلوم ہے، لوگوں کے اس میں مختلف قول ہیں۔ کہتے ہیں وہ تین تھے چوتھا کتا تھا، یا پانچ تھے چھٹا کتا تھا، یہ تو ٹھیک قول نہیں بلکہ بن دیکھے پتھر مارتے ہیں، اور کہتے ہیں وہ سات تھے آٹھواں کتا تھا......۔ ابن عباسؓ فرماتے ہیں میرے خیال میں یہ قول سچا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس قول کی تردید نہیں کی۔ اس میں ظاہری گفتگو کی تو اجازت ہے۔ جھگڑنے کی اجازت نہیں ہے، نہ ہی کسی سے ان کے بارے میں معلومات لینے کی ضرورت ہے، کیونکہ اس کے ساتھ کوئی دنیوی یا دینی مسئلہ متعلق نہیں ہے۔

علم وادب کی تعلیم

٢٣......رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین کے سوال جو ذوالقرنین، اصحاب کہف اور روح کے بارے میں تھے کے جواب آئندہ کل دینے کا وعدہ کر لیا ''ان شاء اللہ'' نہ کہہ سکے تو کم از کم پندرہ دن وحی بند ہو گئی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم جواب نہ دے سکے، پریشانی بہت ہوئی تو جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے، سوالوں کا جواب بھی دیا اور اللہ

کی طرف سے آداب کی تعلیم بھی دی کہ جو کام کل کرنا ہو اس کے ساتھ ان شاء اللہ بھی کہا کریں، اگر وقتی طور پر بھول جائیں تو یاد آنے پر برائے تبرک ان شاء اللہ کہہ دیا کریں اور کہیں کہ اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ میری نبوت کے حق ہونے پر اس سے بھی زیادہ قریب تر اور عجیب دلائل دکھائیں گے (جیسا کہ بعد میں دکھاتے رہے، جیسا کہ ہجرت کے موقعہ پر مکان پر بھی مسلح دشمنوں سے حفاظت کی پھر غار میں حفاظت کی پھر پُر خطر راستے میں حفاظت کے ساتھ مدینہ منورہ پہنچا دیا۔ غزوۂ بدر میں مٹھی بھر نہتے صحابہ کرام کو اپنے نبی کی قیادت میں مسلح فوج پر فتح عطا کی، وغیرہ وغیرہ عجائبات اور دلائلِ نبوت ہیں۔

اصحاب الکہف کی نیند کی مدت

۲۵......اصحابِ کہف کے سونے کی مدت اللہ تعالیٰ نے صحیح بتا دی ہے، وہ شمسی حساب سے تین سو سال اور قمری حساب سے تین سو نو (۳۰۹) سال بنتے ہیں، اسی پر یقین کر لو، اللہ تعالیٰ کا علم وسیع ہے، زمین اور آسمان کی کوئی چیز اس سے پوشیدہ نہیں اُس کا کیا کمال دیکھنا اور سننا ہے اُس کے سوا کوئی حمایتی بھی نہیں اور وہ اپنے حکم اور عبادت میں کسی کی شرکت برداشت نہیں کرتا نہ اس کا کوئی شریک ہوسکتا ہے۔

فرائضِ رسول ﷺ

۲۷......آپ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملی ہوئی کتاب کی تلاوت لازم پکڑیں اس کے احکام محکم ہیں ان کو کوئی تبدیل نہیں کرسکتا، ان پر سب عمل کریں۔ جو روگردانی کرے گا اُس کو کہیں پناہ نہیں ملے گی۔ اور آپ اپنے اُن درویش شاگردوں کے ساتھ بیٹھا کریں جو ہر وقت ہر حال میں اپنے رب کو پکارتے ہیں، ان کی نیت صرف رضاءِ خداوندی کا حصول ہے۔ آپ کی نظریں ان سے تجاوز کر کے دنیا کی زیب و زینت والوں کی طرف نہ بڑھیں (کہ وہ ایمان لائے تو تبلیغ آسان ہو جائے گی اور وہ لوگ بھی اپنے متبعین سمیت جنتی بن جائیں گے) کیونکہ اُن کے دل غافل ہیں، ہماری یاد نہیں کرتے اور خواہشِ نفس کی اتباع کرتے ہیں، کفر و شرک میں ان کا معاملہ آگے نکل گیا ہے۔

حق و سچ

۲۹......سچا عقیدہ اور عمل تو وہی ہے جو کہ تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس پہنچا ہے اس پر عمل کرنے سے دنیا اور آخرت کی کامیابی ہے، اس میں اللہ تعالیٰ کا کوئی فائدہ نہیں ہے اس واسطے جو چاہے ایمان لائے کامیابی حاصل کرے، جو کفر کر کے ظالم بنے، دنیا اور آخرت تباہ کرے اُس کی مرضی ہے کیونکہ اللہ نے ظالم کافروں کیلئے آگ تیار کر رکھی ہے جو خیمے کی طرح انہیں ڈھانپ دے گی، تلچھٹ کی طرح بدبودار مشروب ملے گا جو اتنا گرم ہوگا، اُن کے منہ کو بھون دے گا اور رہنے کے لئے اُنہیں بُری آرام گاہ ملے گی جو آگ ہوگی (اب بتاؤ ایمان لانا ہے یا انکار کرنا

ہے)۔

بشارت برائے عاملین

۳۰......حق کو مان کر اُس کے مطابق نیک عمل کرنے والوں کو ہمیشہ کی جنت ملے گی جس میں نہریں جاری ہوں گی، سونے کے کنگن اور ریشمی لباس پہننے کو ملے گا، شاہی تختوں پر تکیہ لگا کر بیٹھیں گے جو کہ بہترین عمدہ رہائش گاہ ہو گی۔(اللہ تعالیٰ ہم سب کو نصیب فرمائے۔آمین)

عبرتناک واقعہ

۳۲......دو شخص مشترک مال رکھتے تھے، مال تقسیم کر کے ایک نے اس شان کا باغ لگایا کہ اندر انگور لگائے باہر چاروں طرف کھجور لگادی، خالی زمین پر کھیتی بھی لگاتا تھا، اُسے خوب آمد شروع ہو گئی، اس آمد سے دوسرے کام بھی شروع کر دیئے۔ بڑا امیر ہو گیا، دوسرے ساتھی نے اپنے حصے کا مال اللہ کی راہ میں خرچ کر کر کے ختم کر لیا۔ ایک دن مال دار ساتھی کو ملنے گیا تو اُس نے اپنی مالداری کی شان ظاہر کرتے ہوئے کہا: میرا مال اور افراد بہت زیادہ ہیں، میں معزز ہوں، آ تجھے باغ دکھاؤں۔ اپنی جان پر ظلم کرتے ہوئے باغ میں داخل ہوا تو کہنے لگا: یہ باغ کبھی ہلاک نہیں ہو گا، نہ قیامت قائم ہوگی، بالفرض تیرے عقیدے کے مطابق قیامت قائم ہوئی تو وہاں بھی میں بہتر جگہ پاؤں گا۔

مومن کا جواب

۳۶......اُس کو مومن ساتھی نے جواب دیا: تو نے اپنے اُس رب کا انکار کیا اور ناشکری کی جس نے تجھے مٹی، پھر نطفے سے پیدا کر کے کامل مرد بنایا لیکن سُن لے میرا رب اللہ ہے میں اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا ہے نہ کروں گا۔ تجھے بھی یہ چاہیے تھا اپنے باغ میں داخل ہوتے وقت کہتا: ماشاءاللہ جو اللہ نے چاہا وہ ہو گیا اللہ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا۔

اصلاح کا پہلا طریقہ

مومن ساتھی نے اس کی اصلاح کرتے ہوئے کہا: یہ بھی سن لے میرا مال اور اولاد تجھ سے کم ہیں (کوئی بات نہیں) اُمید ہے اللہ تعالیٰ مجھے تیرے باغ سے اچھا باغ دے دے اور تیرے باغ پر کوئی آسمانی مصیبت گرا کر اُسے پھسلتا ہوا میدان بنا دے یا اُس کا پانی خشک کر دے اور باغ بھی خشک ہو جائے۔ چنانچہ باغ سمیت اُس کی پوری دولت عذاب کے گھیرے میں آ گئی۔ گھر اور باغ کی چھتیں گر گئیں اور وہ اپنے خرچ کیے ہوئے مال پر بھی افسوس کے ہاتھ مل رہا تھا اور کہتا تھا کاش کہ میں اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا (تو میرا مال بچ جاتا)۔ نہ اُس کے حشم و

خدم اور مال متاع اُس کی مدد کر سکے نہ وہ خود اپنا بدل لے سکا۔ اس واقعہ سے معلوم ہو گیا کہ تمام اختیارات اللہ کے پاس ہیں اور اُس کی سچی حکومت ہے، وہ بہترین بدلہ دیتا ہے اور بہترین انجام عطا کرتا ہے۔ اس واقعے سے نتیجہ یہ نکلا اللہ کی پکڑ کے وقت مال اولاد اور حشم خدم نہیں بچا سکتے۔ اصل بچانے والا اللہ ہے، اُس کے ساتھ تعلق مضبوط کرنا چاہیے۔

اصلاح کا دوسرا طریقہ

۴۵...... دنیا کی ناپائیداری سے اصلاح فرمائی کہ حیاتِ دنیا کھیتی کی طرح ہے جب اُسے پانی ملے تو لہلہاتی ہے، جس سے زمین سنور کر دُلہن بن جاتی ہے۔ مالکوں کو بہت پسند ہوتی ہے۔ ایک وقت اُس پر آتا ہے کہ وہ کاٹ لی جاتی ہے یا وہ خود خشک ہو کر چورہ چورہ ہو جاتی ہے۔ آندھی اُسے اُڑا کر لے جاتی ہے، زمین خالی ہو جاتی ہے، اللہ ہر شے پر کامل القدرت ہے۔ اسی طرح دیگر مال اور اولاد بھی دنیا کی زینت ہیں۔ نیک اعمال جو باقی رہ جائیں کسی وجہ سے ضائع نہ ہوں، ان کا بدلہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بہترین ہے۔ لہٰذا دنیا کی حیات سے آخرت بناؤ وہ ختم نہیں ہوگی۔

اصلاح کا تیسرا طریقہ

۴۷...... دنیا کی صرف کھیتی نہیں بلکہ ہر چیز فنا ہونے والی ہے۔ مضبوط پہاڑ ریزہ ریزہ ہو کر اُڑ جائیں گے۔ زمین برابر کر دی جائے گی اس پر کوئی گڑھا، ٹیلا، درخت، مکان کچھ نہیں رہے گا۔ انسانوں اور جنوں کو دوبارہ زندہ کر کے میدانِ محشر میں لا کھڑا کیا جائے گا، جب قبروں سے نکلیں گے تو ننگے بدن، ننگے پاؤں بغیر ختنے کے ہوں گے۔ سب کو صف میں کھڑا کیا جائے گا، جب وہ اعمالنامے کی کتاب دیکھیں گے تو حیران ہو کر کہیں گے؛ اس کتاب کو کیا ہوا اِس نے تو کوئی چھوٹی بڑی چیز نہیں چھوڑی، سب کچھ اس میں لکھا ہوا ہے جس کا ہمیں جواب دینا ہے۔ کتاب میں مندرجات کے مطابق حق کا فیصلہ ہوگا، کسی پر ظلم نہیں ہوگا۔ یعنی نہ نیک اعمال کا بدلہ کم ملے گا نہ کسی بُرائی کی سزا زیادہ ہو گی، لہٰذا لوگو! دنیا میں دل لگا کر آخرت برباد نہ کرو، آخرت بناؤ گے تو جنت میں تمہاری ہر خواہش پوری ہوگی۔ (اے اللہ! ہم سب کو جنت نصیب فرما۔ آمین یارب العالمین)

شبہے کا جواب

۵۰...... کچھ لوگ جنوں اور دیگر معبودانِ باطلہ کو پکارتے رہتے ہیں لیکن ان کے کچھ کام تکوینی طور پر اللہ کی طرف سے ہو جاتے ہیں، یہ سمجھتے ہیں کہ ہمارے کام جنوں نے کر دیئے ہیں، لہٰذا غیر اللہ کو پکارنا بھی مفید ہے، اس واسطے ہم پکارتے ہیں۔ اس آیت میں اللہ رب العزت ان کی تردید کر رہے ہیں، جو لوگ غیر اللہ کو پکارتے اور ان کی

نذر و نیاز دیتے ہیں وہ حقیقت میں شیطان کی اتباع کرتے ہیں۔ شیطان ان کے دلوں میں غلط خیالات ڈالتا ہے چونکہ وہ خود اللہ کا نافرمان ہے لوگوں کو بھی نافرمان بنانا چاہتا ہے اللہ نے اُسے حکم دیا کہ آدم کو تعظیماً سجدہ کر، اس نے انکار کر دیا اور حکمِ الٰہی کو (نعوذ باللہ) غلط قرار دیا، کہ میں افضل ہوں، آگ سے پیدا ہوا ہوں اور آدم مٹی سے پیدا ہوا ہے جو حقیر چیز ہے، میں اُسے کیسے سجدہ کروں۔ اس نافرمانی پر وہ راندۂ درگاہ ہو گیا، قیامت تک اُس نے انسانوں کو گمراہ کرنے کا عزم اور عمل شروع کیا ہوا ہے، بتاؤ تم اپنے اللہ کے نافرمان، اپنے باپ کے دشمن جو تمہارا بھی مستند دشمن ہے (اس ابلیس) کو اپنا دوست اور خیر خواہ بناؤ گے؟ یہ کتنی بُری اور ظالمانہ بات ہے۔ وہ ہے کیا چیز؟...... اللہ نے نہ اُس کو زمین و آسمان کے پیدا کرنے کے وقت گواہی یا تدبیر و مشورہ کے لیے بلایا نہ اُس وقت اُس کا وجود تھا نہ ہی اللہ تعالیٰ کسی ظالم گمراہ کنندہ کو مددگار بناتا ہے۔

گمراہوں کی ذلت

۵۲...... میدانِ محشر میں اللہ تعالیٰ غیر اللہ کو پکارنے والوں سے کہیں گے: تم اپنے خیال میں متعین کردہ اولیاء کو بلاؤ اگر وہ کر سکتے ہیں تو تمہاری مدد کریں۔ وہ خوش ہو کر بلائیں گے لیکن وہ ان کو جواب تک نہیں دیں گے۔ یہ مجرم آگ کو دیکھ کر یقین کر لیں گے کہ اس میں گرنے والے ہیں، ہم انہیں ہلاک کر دیں گے۔ واقعی وہ اس آگ سے بچنے کا کوئی راستہ نہیں پائیں گے۔

جھگڑالو انسان

۵۴...... اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو سمجھانے کے لئے قرآن پاک میں اہم مضامین بار بار دُہرائے، مثالیں دے کر سمجھائے لیکن انسان جھگڑالو ہے وہ مانتا نہیں۔ لوگوں کے پاس جب ہدایت قرآن اور رسول کے ذریعے آ گئی تو انہیں اسے قبول کر لینا چاہیے تھا اور سابقہ گناہوں کی اپنے رب سے معافی مانگ لیتے مگر وہ نہ ہدایت قبول کرتے ہیں نہ استغفار کرتے ہیں تو پھر پہلے سابقہ مجرم اقوام کا طریقہ ان پر لاگو کیا جائے گا۔ دنیا میں ہلاک ہوں گے یا پھر آخرت میں دردناک عذاب چکھیں گے۔

رسول ﷺ کی ذمہ داری

۵۶...... رسول تو توحید کی دعوت دیتے ہیں ماننے والوں کو خوشخبری دیتے ہیں اور نہ ماننے والوں کو ڈراتے ہیں۔ ادھر کافر لوگ باطل کے سہارے حق اور حق والوں کو ڈگمگانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اللہ کی آیات اور اُس کے ڈرانے کو مذاق بناتے ہیں۔

بڑا ظالم کون؟

۵۷......وہ شخص بڑا ظالم ہے جس کو آیاتِ الٰہی کے ذریعے نصیحت کی جائے اور وہ اس سے منہ پھیر لے اور جو بُرے اعمال کر چکا ہے اُسے بھول جائے ، ایسے لوگوں کے دلوں پر اللہ تعالیٰ پردہ ڈال دیتے ہیں وہ حق سمجھ نہیں پاتے ، کانوں کے بوجھ کی وجہ سے حق سنتے نہیں ، ہدایت کی طرف بلاؤ تو ہدایت قبول نہیں کرتے ، ایسے لوگ کبھی ہدایت نہیں پا سکتے۔

ربّ غفور رّحیم

۵۸......ربّ تعالیٰ غفور رّحیم ہیں ، مجرموں کو توبہ کا پورا موقعہ دیتے ہیں ، اگر ان کو ان کے جرم کے مطابق گرفتار کرتے تو اُنہیں جلد عذاب دے دیتے لیکن مجرم ڈھٹائی کے ساتھ عذاب کا مطالبہ کرتے ہیں۔ پھر بھی اللہ تعالیٰ وقت مقرر سے پہلے نہیں پکڑتے . لیکن جب پکڑتے ہیں تو مجرم کہیں جائے پناہ نہیں پاتے۔ اس پر سابقہ ہلاک شدہ بستیاں گواہ ہیں جو وقت مقررہ پر ہلاک کر دی گئیں۔

شبہ کا جواب

۶۰......اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو عالم الغیب ماننا شرک نہیں ہو سکتا ہے ، دیکھیں خضر علیہ السلام عالم الغیب تھے وہ علوم غیبیہ جانتے تھے۔ اس لیے مسکینوں کی کشتی کا تختہ نکال کر کشتی ظالم بادشاہ سے بچائی۔ بچے کو قتل کر کے اس کے ماں باپ کو کفر سے بچایا ، دیوار کھڑی کر کے یتیم بچوں کے مال کو محفوظ کیا وغیرہ ، یہ سب غیبی کام ہیں۔

جواب: یہ امورِ غیبیہ نہیں یہ امور تکوینیہ ہیں جو اللہ نے حضرت خضر علیہ السلام کو سکھائے۔ فرمایا: عَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا. حضرت خضر خود فرماتے ہیں: وَمَا فَعَلْتُهٗ عَنْ اَمْرِیْ۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا ...... نتیجہ یہ نکلا اُن کا علم عطائی اور کسبی تھا اس واسطے وہ عالم الغیب نہ تھے۔

تفصیلی واقعہ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق ایک شخص حضرت موسیٰ علیہ السلام سے پوچھا جب وہ خطاب کر رہے تھے: اَیُّ النَّاسِ اَعْلَمُ؟ لوگوں میں بڑا عالم کون ہے؟ فرمایا: میں ہوں۔ اللہ تعالیٰ کو یہ پسند نہ آیا تو وحی کے ذریعے اطلاع آ گئی کہ مجمع البحرین میں میرا ایک بندہ ہے ، آپ سے زیادہ علم رکھتا ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے اس سے ملنے کی درخواست کی ، اللہ نے فرمایا: مچھلی بھون کر اپنے پاس رکھ لو اور دریا کے کنارے چلتے رہو جہاں یہ زندہ ہو کر دریا میں چلی جائے ، دریا میں راستہ بن جائے گا اُس پر چل کر اُس بندے کو مل سکتے ہو۔ (مقاصد القرآن)

آگے قرآن پاک میں ہے: موسیٰ علیہ السلام ایک نوجوان کو لے کر عازمِ سفر ہوئے، جب تھک گئے مجمع البحرین کے پاس پہنچے اور آرام کے لیے سو گئے، وہیں مچھلی زندہ ہو کر دریا میں چلی گئی۔ بیدار ہو کر پھر سفر شروع کر دیا۔ بھوک لگی تو ناشتہ مانگا، نوجوان نے کہا وہ مچھلی زندہ ہو کر دریا میں چلی گئی، میں آپ کو بتانا بھول گیا شیطان نے بھلوا دیا۔ فرمایا: یہی تو ہمارا مقصود تھا، وہاں سے نشانِ قدم کو دیکھتے ہوئے واپس آئے۔ دریا میں راستہ اب بھی باقی تھا اُس پر چل کر ایک شخص (حضرت خضر علیہ السلام) سے ملاقات ہوئی، علیک سلیک اور تعارف کے بعد فرمایا: میں آپ کی اتباع کروں گا اور آپ مجھے اللہ کا دیا ہوا علم کچھ نہ کچھ سکھا دیں۔ انہوں نے جواب دیا: آپ نہیں سیکھ سکتے کیونکہ آپ صبر نہیں کر سکیں گے، کیونکہ اَنجانی چیز پر صبر کرنا مشکل ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: ان شاء اللہ میں ضرور صبر کروں گا آپ کی نافرمانی نہیں کروں گا تو اُنہوں نے شرط لگا دی: جب تک میں خود نہ بتاؤں آپ مجھ سے سوال کر کے نہ پوچھنا، بات طے ہو گئی اور دونوں سفر کے لئے چل پڑے۔ راستے میں ایک دریا آیا اُسے کشتی کے ذریعے عبور کیا اور اُس کشتی کا ایک تختہ نکال کر کشتی کو عیب دار کر دیا، موسیٰ علیہ السلام بول پڑے کہ آپ نے کشتی توڑ کر کشتی والوں کو ڈبونا چاہا ہے یہ ایک بُری چیز ہے جو آپ نے کی، تو خضر علیہ السلام نے فرمایا: میں نے پہلے کہہ دیا تھا کہ آپ صبر نہیں کر سکیں گے، وہی ہوا۔ فرمایا: میں بھول گیا ہوں، آپ درگزر کریں مجھ پر تنگی نہ ڈالیں۔ دوبارہ سفر شروع کر دیا۔ راستے میں ایک لڑکے کو ملے۔ اُسے خضر علیہ السلام نے قتل کر دیا۔ تو موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: یہ تو پہلے سے بھی بُرا کام کیا، کہ ایک شخص کو بغیر قتل کے قتل کر دیا؟ تو حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا: میں نے پہلے آپ سے کہا تھا کہ آپ صبر نہیں کر سکیں گے۔

سولہواں پارہ

موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: اس کے بعد اگر میں نے پھر سوال کیا تو مجھے اپنے ساتھ نہ رکھنا، آپ میری طرف سے عذر کی حد تک پہنچ چکے ہیں۔ تیسرا سفر شروع ہوا، ایک بستی میں پہنچے اُن سے کھانا طلب کیا انہوں نے مہمانی سے انکار کر دیا، وہاں ایک دیوار کو گرنے کے قریب دیکھا تو دونوں نے مل کر اُس کو پشتی لگا دی تا کہ گرنے سے بچ جائے۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: ان سے مزدوری لے لیتے تو کھانے کا انتظام ہو جاتا، تو خضر علیہ السلام نے فرمایا: اب فراق کا وقت آ گیا ہے، ہم اکٹھے نہیں چل سکتے لیکن میں آپ کو ان واقعات کی حقیقت سے آگاہ کر دیتا ہوں۔

واقعات کے حقائق

۷۹...... (کشتی) فرمایا جس کشتی کا تختہ نکالا تھا وہ مسکین لوگوں کی تھی جس کے ذریعے وہ روزی کماتے تھے، ادھر بادشاہ نے حکم دیا تھا کہ لوگوں کی صحیح سالم کشتیاں بیگار میں پکڑ لو، ضرورت ہے، یہ کشتی بھی پکڑی جانی تھی، میں نے تختہ نکال کر عیب دار کر دی، وہ پکڑ سے محفوظ ہو گئی، تختہ ان کے پاس ہے پھر لگا کر اپنا کام جاری رکھیں گے، میں نے ان کا فائدہ کیا ہے نقصان نہیں دیا۔

۸۰...... (لڑکا) مقتول لڑکا نیک والدین کا بیٹا تھا، بڑا ہو کر ان کو کفر پر مجبور کرتا میں نے اُسے قتل کر دیا وہ کفر کی حد تک نہیں پہنچا جنت میں جائے گا، اس کے والدین کو اللہ تعالیٰ دوسرا بیٹا دیں گے جو نیک اور فرمانبردار ہو گا (کسی کا نقصان نہ ہوا)۔

۸۲...... (دیوار) دیوار یتیم لڑکوں کی تھی، اس کی بنیاد میں سونا رکھا تھا، ان کا باپ نیک تھا، اگر دیوار گر جاتی تو لوگ سونا نکال لیتے، بچوں کا نقصان ہوتا، ہم نے دیوار کو پشتی لگا کر مضبوط کر دیا، جب یہ بچے بڑے ہوں گے خود سونا نکال لیں گے۔ یہ سب تیرے رب کی رحمت کے مظہر ہیں، میں نے اپنی طرف سے کچھ نہیں کیا سب اللہ تعالیٰ کے حکم سے کیا۔

فائدہ عظیمہ

حضرت موسیٰ علیہ السلام تشریعی نبی تھے حضرت خضر تکوینی علوم رکھتے تھے۔ شریعت کا مقام اونچا ہے موسیٰ علیہ

السلام بلند شان تھے جب شریعت کے خلاف دیکھتے تو فوراً اعتراض کر دیتے۔
ہر نبی کو تعلیم اللہ تعالیٰ دیتے ہیں، اس واسطے موسیٰ علیہ السلام کو خضر علیہ السلام سے تعلیم نہیں حاصل کرنے دی بلکہ ایک بات بڑے عالم والی جواُن کی زبان سے نکلی تھی اُس کے بارے میں ادب سکھانا مقصود تھا۔ جب سیکھ لیا جدائی کرادی۔ اس واسطے کسی عالم کو اپنے علم کا گھمنڈ نہ ہونا چاہیے، فَوْقَ كُلِّ ذِي عِلْمٍ عَلِيمٌ۔ علم کو دل لگا کر سیکھنا چاہیے اور مدرسہ والوں کی شرائط کا پابند ہونا چاہیے، جس چیز کے بارے معلوم نہ ہو تو جلد انکار نہیں کرنا چاہیے۔ جس چیز کا علم نہ ہو اگر اُس کا علم کسی چھوٹے درجے کے عالم سے حاصل ہو سکتا ہو تو اس میں شرم محسوس کر کے علم سے محروم نہ رہنا چاہیے، حصولِ علم کے لیے دوام اور محنت مشقت ضروری ہے......

مَنْ طَلَبَ الْعُلُوْمَ بِغَيْرِ كَدٍّ
سَيُدْرِكُهُ إِذَا شَابَ الْغُرَابُ

''جو شخص بغیر مشقت ومحنت کے علم حاصل کرے وہ جلد اُسے پالے گا جب کوّا بوڑھا ہوگا (کہتے ہیں کوّا پانچ سال کے بعد بوڑھا ہوتا ہے)۔''

ذوالقرنین کا واقعہ

۸۳......مشرکین یا یہود کے سوالات میں ذوالقرنین کا سوال شامل تھا اور مشرکین اس واقعے سے شرک نکال کر غیر اللہ کو متصرف الامور قرار دیتے ہیں، اپنے شرک پر دلیل پکڑتے ہیں، اس واسطے ذوالقرنین کے واقعے سے ذوالقرنین کا عجز بیان کر کے مشرکین کا بھی رد کیا۔

ارشاد باری ہے: آپ سے ذوالقرنین کے بارے میں سوال کرتے ہیں، آپ ان کو کچھ حالات ذوالقرنین کے سنا دیں۔ ذوالقرنین کو اللہ نے حکومت عطا کر دی اور دنیاوی اسباب ترقی بھی نصیب فرما دیئے، وہ اُن اسباب کو استعمال کرتے ہوئے ایک بار مغرب کی طرف فتوحات حاصل کرتا ہوا ایک سیاہ کیچڑ والے چشمے پر پہنچا جس کو عبور نہ کر سکا، وہاں جن لوگوں کو پایا اللہ نے ذوالقرنین کو اختیار دیا کہ ان کو سزا دیں یا درگزر کر کے معاف کر دیں، ذوالقرنین نے یہ فیصلہ کیا کہ جو ان میں ظالم (مشرک) ہیں انہوں نے اگر میری بات نہ مانی تو انہیں میں دنیا میں سزا دوں گا اور اللہ تعالیٰ ان کو بہت بڑی سزا دیں گے، جہنم میں ڈالیں گے اور جو میری دعوت پر ایمان لا کر نیک اعمال میں لگ جائیں گے ان کے ساتھ آسانی والا معاملہ کروں گا، انہیں خوبصورت بدلہ دوں گا، عزت سے رکھوں گا۔

دوسرا سفر مشرق کی طرف کیا، مشرق کے انتہا کو پہنچا، وہاں ایک قوم کو پایا جنگلی سی قوم تھی، سورج اور ان کے درمیان کوئی آڑ نہ تھی یعنی وہ بغیر مکانات اور خیمہ جات کے غاروں اور میدانوں میں رہتے تھے، (شاید بغیر لباس کے

جانوروں کی طرح بھی رہتے تھے اس قوم کی زیادہ تفصیل نہیں بتائی گئی) پھر تیسرے سفر کی طرف نکل پڑے غالباً وہ شمال کی طرف تھا، وہاں دو پہاڑوں کے درمیان ایک قوم کو پایا جس کی بولی سمجھ نہ آتی تھی پھر اشاروں یا ترجمانوں کی وجہ سے ایک بات سمجھ آئی کہ انہوں نے کہا ان پہاڑوں کے پیچھے یاجوج ماجوج رہتے ہیں، وہ بڑے فسادی ہیں وہ آ کر فساد مچاتے ہیں، آپ اس درّے کو بند کر دیں تاکہ وہ ہمارے پاس آ کر فساد نہ مچا سکیں، ہم آپ کو چندہ کر کے دیتے ہیں۔ ذوالقرنین نے فرمایا: چندے کی ضرورت نہیں، اللہ تعالیٰ نے مجھے بہت مال دیا ہے تم لوگ افرادی قوت مہیا کرو یعنی مزدور ڈھونڈو جو یہاں کام کریں، میں تمہیں موٹی دیوار تیار کر دوں گا۔ چنانچہ کام شروع کر دیا، دیوار تیار کر کے اُس کے اوپر لوہے کی چادریں لگا دیں، پھر لوہے پر آگ جلا کر تمام چادروں کو ایک جز کر دیا تاکہ اُکھاڑی نہ جا سکیں۔ اوپر تارکول یا تانبا پگھلا کر اُنڈیل دیا، پکا کام کر دیا اور فرمایا اب یاجوج ماجوج نہ اس میں سوراخ کر سکیں گے نہ اوپر سے چڑھ کر آ سکیں گے۔ آخر میں فرمایا یہ میرا کمال نہیں یہ میرے رب کی رحمت ہے۔ جب اللہ تعالیٰ خود چاہے گا اس دیوار کو توڑ دے گا، میرے رب کا وعدہ سچا ہے۔ قیامت بھی قائم ہوگی، یاجوج ماجوج اور دیگر کافر مشرک اپنی موجوں میں رہیں جب صور پھونکا جائے گا تو ہم ان کو جمع کریں گے اور جہنم میں ڈال دیں گے۔ اِس وقت ان کی آنکھیں پردے میں ہیں حق کو دیکھ سُن نہیں سکتے، ہماری یاد سے غافل ہیں، حق سننا بھی گوارا نہیں کرتے۔

فائدہ: اس واقعے سے معلوم ہوا حضرت ذوالقرنین متصرف الامور، کارساز نہ تھے، مغرب کے سفر میں وہ چشمہ پار نہ کر سکے، تیسرے سفر میں قوم کی بولی نہ سمجھ سکے، دیوار بنانے میں مدد طلب کی جو بھی کام کرتے اللہ کے دیئے ہوئے اسباب کے تحت کرتے تھے۔

مشرکین کا رَدّ

۱۰۲...... غیر اللہ کو پکارنے والوں کا خیال ہے کہ ہمیں وہ بچا لیں گے جن کو ہم پکارتے ہیں۔ اللہ نے ان کی تردید کر دی اور فرمایا: ان لوگوں کا خیال ہے کہ اُن کے مزعومہ اولیاء اُنہیں بچا لیں گے

ع این خیال است و محال است و جنوں

ہم نے تو ان کے لیے جہنم کی آگ کی مہمانی تیار کر رکھی ہے۔ ان کو یہ بھی بتا دیں کہ اعمال کے لحاظ سے سب سے زیادہ نقصان اٹھانے والے وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنی زندگی میں اپنے اعمال ضائع کر لئے اور خیال یہ رکھتے ہیں کہ ہم اچھا کر رہے ہیں، ان کے کفر اور انکارِ قیامت کی وجہ سے ان کے اچھے اعمال بھی دنیا میں ضبط اور ضائع ہو جائیں گے، قیامت کے دن ان کے وزن کے لئے کوئی تول نہیں لگے گا، کیونکہ یہ اپنے بدعقیدے کی وجہ سے سیدھے جہنم میں چلے جائیں گے، انہوں نے زندگی بھر آیاتِ خداوندی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مذاق بنائے رکھا حالانکہ یہ دونوں

عظیم نعمتیں تھیں جن کی قدر اور اتباع کر کے جنت کے اعلیٰ مراتب پا سکتے تھے۔

مومنوں کو جنت کی بشارت

۱۰۷......کفار کی تخویف کے بعد مومنوں کو بشارت سنائی جا رہی ہے کہ ایمان اور اعمال صالح کرنے والے مخلص مومنوں کو جنت الفردوس مہمانی ملے گی وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے، وہاں سے کسی دوسری جگہ جانا نہیں چاہیں گے۔

کلمات اللہ لامحدود

۱۰۹......اللہ تعالیٰ کے کلمات و آیات لامحدود ہیں نہ لکھے جا سکتے ہیں نہ گنے جا سکتے ہیں مثلاً دنیا کے سمندر سیاہی بن جائیں اور سورۃ لقمان کی تفصیل کے مطابق اس کے ساتھ اور سات سمندر بھی مل جائیں لکھتے لکھتے یہ سیاہی تو ختم ہو سکتی ہے کلمات نہیں ختم ہو سکتے۔ اس سے قدرتِ الٰہی اور علمِ الٰہی کا اندازہ لگا لو اللہ کی ہر صفت اسی طرح لامحدود ہے تو پھر اس کا کوئی کیسے شریک ہو سکتا ہے۔

آیتِ توحید و بشریتِ رسول ﷺ

۱۱۰......لامحدود کلماتِ الٰہی کا خلاصہ اور انتخاب یہ ہے کہ آپ اعلان کر دیں میں بشر یعنی انسان اور اللہ کا رسول ہوں (خاتم الانبیاء کا تاج سر پر سجائے ہوئے ہوں) میری دعوت کا لُبِّ لباب یہ ہے کہ تمہارا سب کا معبود برحق صرف اور صرف ایک اللہ ہے، اسے مان کر موحّد بن جاؤ گے۔ پھر آخرت کی کامیابی کے لئے نیک اعمال میں لگ جاؤ، لیکن نیک اعمال میں اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا، نہ اُس کا کوئی شریک ہے، نہ وہ شرکت کو برداشت کرتا ہے اور یہی میری دعوت کا خلاصہ اور ثمرہ ہے، جو قبول کر لے گا وہ کامیاب ہو جائے گا۔ اے اللہ! ہمیں کامیاب بنا، نیک عقیدے کے ساتھ نیک اعمال کی توفیق دے، شیطان مردود کے داؤ سے بچا۔ آمین

الحمدللہ! آج بروز مورخہ ۵/ ذیقعدہ ۱۴۴۳ھ/ ۵/ جولائی ۲۰۲۲ء بروز منگل بارہ بجے دن سورۃ الکہف کا خلاصہ اختتام پذیر ہوا اور آج ہی بڑا بیٹا محمد عبیدالرحمٰن صدیق تیسرے حج کی سعادت کیلئے اسلام آباد سے روانہ ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور ہم سب کو بار بار حج اور عمرے کی سعادت نصیب فرمائے۔ آمین یارب العالمین [ابوعبید خادم حسین]

سُورَةُ مَرْيَمَ مَكِّيَّةٌ

[ترتیب قرآنی (۱۹) ترتیب نزولی (۴۴) آیات (۹۸) رکوع (۶)]

ربط: سورۃ الکھف میں اللہ کی اولاد کی نفی شروع میں تھی، سورۃ مریم میں آخری رکوع میں اولاد کی نفی ہے۔ کہف میں چار شبہات کا جواب تھا، مریم میں بھی چار شبہات کا جواب ہے۔

خلاصہ: دعویٰ سورۃ: اللہ کی عبادت کرو وہ سب کا رب اور خالق ہے۔ (آیۃ: ۶۵)

پہلے شبہے کا رَدّ

۲..... مشرکین کہتے تھے حضرت زکریا بوڑھے اور بیوی بوڑھی اور بانجھ تھی، پھر بھی انہوں نے بیٹا پیدا کر لیا، معلوم ہوتا ہے وہ متصرف تھے یا کم از کم اللہ تعالیٰ سے جو چاہیں منوا لیتے تھے۔ اس واسطے ایسے بزرگوں کو پکارنا جائز ہے وہ کام کر دیتے ہیں یا کروا دیتے ہیں۔ اس رکوع میں زکریا علیہ السلام کی دُعا اور زاری کا ذکر کر کے مشرکین کے اس شُبہے کا جواب دیا: زکریا علیہ السلام نے اللہ سے مانگا تم بھی اللہ سے مانگو، زکریا علیہ السلام یا کسی اور بزرگ سے خدائی کام تم کیسے کروا سکتے ہو۔

خلاصہ یہ ہے کہ حضرت زکریا علیہ السلام بوڑھے ہو گئے، موت کی فکر لاحق ہو گئی اور مشنِ نبوت کو آگے بڑھانے والا کوئی نظر نہیں آ رہا تھا، اس واسطے پہلے اپنی کمزوری کا اظہار کیا کہ میں بوڑھا ہوں اور بیوی بانجھ ہے۔ پھر وارث کی دعا مانگی۔ اللہ نے قبول کر لی، بیٹے یحییٰ علیہ السلام کی خوشخبری دی۔ علامتِ حمل کا سوال کیا: اللہ نے علامت یہ بتائی کہ تین دن آپ لوگوں سے کلام نہیں کر سکیں گے۔ اللہ نے بیٹا دیا، نام بھی اُس کا خود رکھا، اس کے صفات بھی خود بیان کیے کہ وہ بچپن میں صاحبِ حکمت یعنی دانا ہوگا، نرم دل، پاکیزہ، صاف دل، پرہیزگار، والدین کا فرمانبردار ہوگا، سرکش اور نافرمان نہیں ہوگا۔ وہ ولادت کے وقت موت کے وقت اور دوبارہ اٹھائے جانے کے وقت سلامتی والا ہو گا، یعنی ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے سلامت رہے گا برگزیدہ ہوگا۔

اس واقعے کا نتیجہ یہ نکلا کہ جو شخص جوانی میں بچہ پیدا نہ کر سکا بوڑھا ہو جاتا ہے اللہ سے مانگ کر لیتا ہے، بانجھ بیوی کو صحت مند نہیں کر سکتا، جب اُسے بچے کی خوشخبری ملی تو حمل کے علم کی علامت بھی اللہ سے طلب کر رہا ہے وہ خود

متصرف یا مختار کیسے ہوسکتا ہے؟ دوسرے کے کام مافوق الاسباب کیسے کرسکتا ہے؟

دوسرا شبہ اور اس کا جواب

شبہ: ۱۶......حضرت مریم نے بغیر خاوند کے حلال بیٹا جنا، اس سے معلوم ہوا کہ کچھ لوگ مافوق الاسباب کام کرسکتے ہیں لہٰذا ان کو پکارنا اور اُن سے مانگنا جائز ہے، وہ کام کروادیتے ہیں۔

جواب: اس کے جواب میں پورا رکوع نازل کرکے اللہ نے حضرت مریم کے حالات سے آگاہ فرمایا کہ وہ متصرف الامور نہ تھیں وہ اللہ کی نیک بندی تھیں جو کچھ ان کو عزت ملی یا بچہ ملا سب اللہ کی عطا ہے، تم بھی اللہ سے مانگو، اللہ تعالیٰ ہر ایک کو دیتا ہے، غیر اللہ مافوق الاسباب کچھ نہیں کرسکتے۔

مریم علیہا السلام کا واقعہ

حضرت مریم حضرت زکریا علیہ السلام کی کفالت میں پرورش پا رہی تھیں، جوان ہوگئیں، ایک دن نہانے کے لئے گھر والوں سے مشرقی جانب پردہ کرکے نہانے لگیں اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو مرد کی شکل میں اُن کے پاس بھیج دیا وہ ڈر گئیں کہ یہ مرد اس علیحدگی کی حالت میں یہاں کیوں آ گیا، اس کے عزائم کیا ہیں۔ تو فوراً کہنے لگیں: میں اللہ کی پناہ چاہتی ہوں تیرے شر سے اگرچہ تو بظاہر متقی شخص معلوم ہو رہا ہے لیکن تیری زیادتی کا ڈر محسوس کر رہی ہوں (اگر عالمۃ الغیب ہوتیں تو نہ ڈرتیں) حضرت جبرئیل نے کہا: میں اللہ کا قاصد ہوں تجھے لڑکے کی خوشخبری دینے آیا ہوں۔ مریم نے کہا: وہ کیسے؟ نہ میں نے شادی کی ہے نہ کسی غیر محرم نے مجھے ہاتھ لگایا، بیٹا کیسے ممکن ہے؟ فرمایا: بات بالکل درست ہے لیکن تمہارا رب جو کرنا چاہے اُس کے لیے تمام کام آسان ہیں، وہ بغیر خاوند کے بچہ دے سکتا ہے، آپ کو بھی بیٹا دے گا جو اُس کی طرف سے رحمت اور لوگوں کے لیے نشانی ہے اس کام کا فیصلہ ہو چکا ہے لہٰذا آپ کو بچہ ملے گا۔ اُس وقت جبرئیل علیہ السلام کی پھونک سے حاملہ ہوگئیں، جب وضع حمل کا وقت آیا شرم کی وجہ سے لوگوں سے دور چلی گئیں، دردِ زہ شروع ہوا تو ایک کھجور کا سوکھا تنا کھڑا تھا اُس کے ساتھ سہارا لگایا اور کہنے لگیں کاش! کہ میں مرگئی ہوتی، لوگوں کے ہاں بھولی بسری ہوتی، میں لوگوں کو کس طرح مطمئن کرسکوں گی۔ اتنے میں ایک فرشتے نے آواز دی کہ اللہ نے یہاں تمہارے نیچے پانی کا چشمہ پیدا کیا ہے اور تم اس کھجور کے تنے کو حرکت دو یہ تم پر کھجور گرائے گا، ادھر بچہ پیدا ہو جائے گا، تم چشمے کا پانی پیو کھجوریں کھاؤ اور بچے کو دیکھ کر آنکھیں ٹھنڈی کرو، اگر تمہیں کوئی شخص نظر آئے تو اُسے کہنا: میں نے آج روزہ رکھا ہے، کلام نہیں کرسکتی۔

جب وہاں سے بچے کو لے کر گھر آئی تو لوگوں نے وہی کہا جس کا ڈر تھا، وہ کہنے لگے: مریم! آج ایک حیران کن چیز لائی ہے۔ اے ہارون کی بہن! نہ تیرا باپ بُرا تھا نہ تیری ماں بدکار تھی، تو کیا کر آئی ہے؟ یہ بچہ کہاں سے لائی

ہے؟ تو مریم نے بچے کی طرف اشارہ کیا۔ تو لوگ کہنے لگے ہم گود میں پڑے بچے سے کیسے کلام کریں (تو مذاق بھی ساتھ کرتی ہے) اتنے میں بچہ بول پڑا (حضرت عیسیٰ بن مریم بول پڑے) کہ: میں اللہ کا بندہ ہوں مجھے اللہ تعالیٰ نبی بنا کر کتاب بھی دے گا، مجھے باعثِ برکت بنائے گا۔ مجھے وہ نماز اور زکوٰۃ کا حکم دے گا جب تک میں زندہ رہوں گا، اُس نے مجھے والدہ کا فرمانبردار بنایا ہے۔ مجھے سرکش اور بد بخت نہیں بنایا، مجھے تینوں گھبراہٹ کے اوقات میں سلامت رکھے گا (تین اوقات پیدائش اور موت اور دوبارہ زندہ کیے جانے کے اوقات ہیں) کیوں کہ پیدائش کے وقت اپنے گھر کو چھوڑ کر گھبرانا اور رونا، مرنے کے بعد نئے لوگوں کو دیکھ کر گھبرانا ہے اور میدانِ محشر تو ہے ہی گھبراہٹ کا دن)۔

یہی بچہ عیسیٰ بن مریم (علیہما السلام) ہے جس نے سچ بات کر دی ہے جس میں لوگ شک کرتے ہیں۔ عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بیٹے نہیں مریم کے بیٹے ہیں، اللہ تعالیٰ کی اولاد نہیں ہے، وہ اولاد اور تمام عیوب سے پاک ہے، جب کوئی کام کرنا چاہتا ہے تو ارادہ کرتا ہے وہ کام ہو جاتا ہے۔

کلامِ عیسیٰ کا ثمرہ یہ ہے کہ اللہ ہی سب کا رب ہے، اُس کی عبادت کرنا ضروری ہے، یہی سیدھا راستہ ہے۔ لوگ اس میں خواہ مخواہ اختلاف کرتے ہیں، کفار کے لئے ہلاکت ہے جس کا مشاہدہ وہ بڑے دن میں کریں گے۔ اللہ تعالیٰ تو خوب سنتے ہیں اور خوب دیکھتے ہیں۔ اللہ کے علم ونظر سے کوئی باہر نہیں ہے لیکن ظالم مشرک کھلی گمراہی میں مبتلا ہیں۔

حسرت وافسوس

۳۹...... میدانِ محشر کے بارے میں اللہ تعالیٰ اپنے رسول عظیمؐ سے فرمارہے ہیں کہ اس دن سے لوگوں کو ڈرایئے جس میں پچھتائیں گے، وہاں فیصلہ ہوگا لیکن لوگ غفلت میں پڑے ہیں ایمان نہیں لا رہے حالانکہ ہم ہی زمین کے مالک ہیں اور زمین کے اوپر نیچے کی چیزیں بھی ہماری مملوکہ ہیں، سب لوگوں نے ہماری طرف لوٹ کر آنا ہے تیاری کر کے آئیں۔

تیسرا شبہ اور اس کا جواب

شبہ: ۴۱...... حضرت ابراہیم خلیل اللہ جدّ الانبیاء تھے، سخت ترین امتحان پاس کر کے خُلت اور امامت کا درجہ پایا، اللہ کے حکم پر بیٹے کے گلے پر چھری چلائی، آگ میں معراج حاصل کیا، وہ اس درجے کے بزرگ ہیں وہ لوگوں کے کام کر یا کروا سکتے ہیں لہٰذا بزرگوں کو پکارنا اور پوجنا جائز ہے۔

جواب: واقعی ابراہیم علیہ السلام مسلّم بزرگ تھے، بڑے امتحان پاس کر کے نبی اور خلیل اور امام بنے لیکن

متصرف الامور اور مختار نہیں تھے۔ انہوں نے اپنے والد کے ایمان کی بھرپور کوشش کی مگر والد ایمان نہ لائے، جیسا کہ اس رکوع میں کوشش کا بیان آیا ہے۔

ابراہیم علیہ السلام کی والد کو تبلیغ

آپ علیہ السلام نے پیارے انداز میں فرمایا: ابا جان! ان چیزوں کو کیوں پوجتے ہو جو نہ سنتے ہیں نہ دیکھتے ہیں نہ کسی کے کام آتے ہیں؟ ابا جان! میرے پاس حقیقی علم آیا ہے جو آپ کے پاس نہیں، آپ میری اتباع کریں میں آپ کو سیدھی راہ پر چلاؤں گا۔ ابا جان! آپ شیطان کی اتباع نہ کریں وہ تو الرحمٰن کا نافرمان ہے۔ ابا جان! مجھے ڈر لگتا ہے کہ اللہ کی طرف سے عذاب آ جائے اور آپ شیطان کے دوست بن جائیں اور اُس کے ساتھ آگ میں چلے جائیں۔

باپ کا جواب ناصواب

اے ابراہیم! تو میرے معبودوں سے اعراض کرتا ہے اگر تو باز نہ آیا تو سنگسار کردوں گا، فی الفور تو مجھے چھوڑ کر طویل زمانہ دور ہو جا۔

سلامِ متارکت

ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا: ابا! آخری سلام ہو میں جا رہا ہوں، میں آپ کے لیے استغفار کرتا رہوں گا، رب تعالیٰ مجھ پر مہربان ہے، میں آپ سے اور آپ کے معبودانِ باطلہ سے لاتعلق ہوتا ہوں، اپنے رب سے دعا مانگتا رہوں گا۔ اُمید ہے کہ میں دعا کی قبولیت سے محروم نہیں رہوں گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ابراہیم علیہ السلام نے گھر والوں اور ان کے معبودانِ باطلہ کو چھوڑ دیا تو ہم نے اُن کو اسحٰق علیہ السلام بیٹا اور یعقوب علیہ السلام پوتا نصیب فرمایا، سب باپ بیٹوں کو نبی بنایا، انہیں اپنی رحمت سے نوازا اور ان کا ذکر خیر بلند کر دیا جس کی وجہ سے سب لوگ اُن کا احترام کرتے ہیں اور اپنی نسبت اُن کے ساتھ جوڑنے کی کوشش کرتے ہیں۔

چار انبیاء علیہم السلام کا ذکر خیر

۵۱...... حضرت موسیٰ علیہ السلام کا اخلاص، نبوت و رسالت، پکار اور سرگوشی اور قربِ خداوندی کا بیان ہے، ہارون علیہ السلام کی نبوت، حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی رسالت اور صادق الوعد ہونا اللہ کے ہاں پسندیدہ ہونا اور گھر والوں کو نماز اور زکوٰۃ کا حکم دینے والا ہونا اور حضرت ادریس علیہ السلام کا صدیق نبی اور بلند مکان پر فائز ہونے کا بیان ان آیات میں آیا ہے۔

خلاصہ ماسبق

۵۸......اس سے پہلے دس انبیاء کا تفصیلی اور اجمالی حال بیان ہوا۔ حضرت مریم کی ولایت اور کرامت بیان ہوئی، اب اس آیت میں خلاصہ بیان ہوتا ہے کہ ان میں سے کوئی بھی اِلٰہ نہیں تھا، سب برگزیدہ بندے تھے۔ چھ طریقے سے ان کی الوہیت کی نفی ہوئی (۱) وہ انعام یافتہ تھے (۲) ایک دوسرے کی اولاد تھے (۳) ان کو اللہ نے صراطِ مستقیم پر چلایا (۴) ان کو نبوت کے لئے منتخب کیا (۵) اللہ کو سجدہ کرتے تھے (۶) وہ اللہ کے حضور گڑگڑا کر روتے تھے۔ یہ چھ کے چھ کام مخلوق میں ہوتے ہیں اِلٰہ میں نہیں ہوتے۔

سوال کا جواب

۵۹......سوال یہ پیدا ہوتا ہے جب یہ تمام انبیاء موحّد اور توحید کی دعوت دینے والے تھے تو شرک کیسے شروع کیا گیا؟ لوگ اولیاء کو متصرف الاموراور کارساز کیوں ماننے لگے؟ اس کا جواب یہ دیا: دنیا میں ہمیشہ کسی نے نہیں رہنا جو آئے ہیں وہ جائیں گے بھی، یہ انبیاء علیہم السلام بھی توحید کا سبق پڑھا کر چلے گئے ان کی اولاد میں کچھ بُرے لوگ بھی پیدا ہوئے، جنہوں نے نماز اور دیگر نیک اعمال چھوڑ دیئے، ان کے بعد آنے والے عقیدے بھی بدل بیٹھے، اس طرح شیطان کی کارستانی سے بدعملی اور شرک شروع ہو گیا۔ جن لوگوں نے عقیدے خراب اور اعمال بُرے شروع کر لیے وہ جہنم میں جائیں گے، جنہوں نے توبہ کر لی، عقیدے درست کر کے نیک اعمال میں لگے رہے وہ جنت میں جائیں گے، اللہ کا وعدہ ہے جو پورا ہو کر رہے گا، کسی پر ظلم نہیں ہوگا، جنت میں کوئی بے ہودہ چیز نہیں ہوگی سلامتی کی باتیں ہوں گی، جنتیوں کو رزق صبح شام یعنی ہر وقت ملے گا (صرف مزے کے لئے کھائیں پئیں گے بھوک پیاس جنت میں نہیں ہوگی)۔

جنت کی ملکیت

۶۳......ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ہم اپنے متقی پرہیزگار بندوں کو اس جنت کا مالک بنادیں گے (کیا ہی ذرہ نوازی اور محبت کی سرفرازی ہے۔ سبحان اللہ!)

چوتھے شبہے کا جواب

۶۴......مشرکین کا عقیدہ تھا کہ ملائکہ اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں ہیں، خصوصی رشتے کی وجہ سے وہ لوگوں کے کام کر دیتے ہیں یا کروا دیتے ہیں اس واسطے انہیں پکارنا جائز ہے۔

جواب: اس کا جواب یہ دیا کہ فرشتے تو اللہ کے حکم کے پابند ہیں وہ اپنی مرضی نہیں کر سکتے، وہ تو حکمِ الٰہی کے بغیر کہیں آ جا بھی نہیں سکتے، وہ اللہ تعالیٰ کو مالک و متصرف سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں اللہ کو نہ بھول لگتی ہے نہ اُس کا کوئی ہم صفت

ہے، وہ اُس کی عبادت میں لگے رہتے ہیں۔ لہٰذا فرشتوں کو بیٹیاں کہنا یا متصرف ومختار سمجھنا غلط عقیدہ ہے۔

اس آیت کا شانِ نزول یہ ہے کہ مشرکین کے سوال کا جواب آپ علیہ السلام نے آئندہ کل موعود کرلیا تھا، اس اُمید پر کہ جبرئیل علیہ السلام سے روزانہ ملاقات ہوجاتی ہے اُس سے پوچھ کر بتادوں گا۔ ان شاءاللہ نہ کہنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے جبرئیل علیہ السلام کو روک دیا، دو ہفتے سے بھی زیادہ دیر کردی۔ جب آئے تو حضور علیہ السلام نے پوچھا: کیوں دیر ہوئی؟ تو فرمایا: ہم اپنی مرضی سے نہیں اُترتے اس سے معلوم ہوگیا فرشتے مختار نہیں، نہ پکار کے لائق ہیں، وہ حکمِ خداوندی کے پابند ہیں الٰہ نہیں ہیں۔

منکرینِ قیامت کی تردید

۶۶......منکرینِ قیامت لوگ کہتے ہیں کہ کیسے ممکن ہے کہ ہم مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہوں گے؟ اس کا جواب دیا: انسان کو اپنی پہلی پیدائش یاد نہیں ہے؟ جب وہ کوئی چیز نہیں تھا۔ اللہ نے اُسے وجود دے کر انسان بنادیا، اُسے کان کھول کر سن لینا چاہیے۔ ہم ان ظالموں کو ان کے شیطانوں کے ساتھ زندہ کر کے جہنم میں پھینکیں گے۔ ان کے سرغنوں کو ہر جماعت سے الگ کر کے ان کا قائد بنا کر جہنم میں لے جائیں گے۔ اللہ کے علم میں ہے سب سے زیادہ سرکش کون تھا اور کون جہنم میں جلنے کا سب سے زیادہ سزاوار ہے۔

جہنم پر وُرود

۷۱......سب نے جہنم پر وُرود کرنا ہے جس کے دو مطلب ہیں؛ ایک یہ کہ سب نیک اور بد ایک بار جہنم میں جائیں گے، لیکن نیک لوگوں کو جہنم میں کوئی تکلیف نہیں ہوگی جیسے دنیا میں حضرت ابراہیم علیہ السلام پر آگ کا اثر نہیں ہوا تھا۔ دوسرا مطلب یہ ہے کہ جہنم کے اوپر پُل صراط سے سب نے گزرنا ہے، نیک لوگ آسانی سے گزر جائیں گے، کافر مشرک منافق اور گناہ گار مومن اس میں گر جائیں گے۔ بعد میں اللہ مومنوں کو نکال دیں گے، کافر مشرک منافق ہمیشہ جہنم میں رہیں گے۔

منکرینِ قرآن

۷۳......جب قرآن پاک کی آیات تلاوت کی جاتی تو مشرکین بھی فاخرانہ لباس پہن کر بالوں کو تیل لگا کر خوشبو مہکا کر آ بیٹھتے، صحابہ کرام ظاہری تزئین میں نہیں ہوتے تھے تو مشرکین کہتے ہم دونوں جماعتوں سے کون سی جماعت مرتبے کے لحاظ سے بہتر اور مجلس کے لحاظ سے خوبصورت ہے۔

اللہ نے اس کا جواب دیا: تم سے پہلے مشرک بھی بڑی شان، آن بان رکھتے تھے ان کو ہم نے ہلاک کردیا۔ ان کے مال وشان ان کے کام نہ آئے، تم نے بھی توبہ نہ کی تو ہلاک کردیئے جاؤ گے، ان کے ساتھ جہنم میں جلو گے اور

مومنوں کو جنت میں تمام عزتیں میسر ہوں گی۔

گرفت کا طریقہ

۷۵......جو لوگ گمراہی میں مست ہوں اللہ تعالیٰ ان کو مزید مال وحیات دے کر خوشحال کر دیتے ہیں وہ گمراہی میں اور بڑھ جاتے ہیں اور گمراہی میں رہتے ہیں یہاں تک کہ عذاب میں گرفتار ہو جاتے ہیں یا قیامت برپا ہو جاتی ہے پھر انہیں پتہ چل جاتا ہے کہ کس کی شان کیا ہے اور کس کی جماعت کمزور ہے لیکن اس وقت تدارک ممکن نہیں ہوتا۔

ہدایت یافتہ لوگ

۷۶......قرآن پاک سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی راہنمائی میں ہدایت لینے والے لوگوں کو اللہ مزید ہدایت دے کر استقامت تک پہنچا دیتے ہیں، وہ باقی رہنے والے نیک اعمال کرتے ہیں جو اُن کے لئے ثواب اور انجام کے اعتبار سے بہتر ثابت ہوتے ہیں۔

شانِ نزول

۷۷......عاص بن وائل سہمی نے حضرت خباب بن الارت رضی اللہ عنہ سے لوہے کی چیز بنوائی، پیسے ادھار کر لیے جب حضرت خبابؓ نے قرضہ مانگا تو کہنے لگا تو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا انکار کر، پھر تجھے قرضہ واپس دوں گا، حضرت نے فرمایا تو مر کر دوبارہ زندہ ہو کر آجائے پھر بھی انکار نہیں کروں گا، اس نے کہا اگر دوبارہ زندہ ہونا ہے تو وہاں بھی میں مالدار ہوں گا تیرا قرضہ چکا دوں گا۔ اللہ نے اس کی تردید کی، فرمایا: اس نے غیب پر جھانک لیا ہے یا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی عہد کر رکھا ہے؟ ان میں سے تو کچھ نہیں ہوا، اس کی باتیں لکھی جا رہی ہیں اسے جواب دینا ہوگا۔ ابھی تو اسے مہلت ملی ہوئی ہے یہ گمراہی میں بڑھتا جا رہا ہے، یہ سب کچھ دنیا میں چھوڑ کر ہمارے پاس اکیلا آئے گا۔

مشرکین کی حماقت

۸۱......مشرکین کتنے احمق ہیں غیر اللہ کو اس لیے معبود بناتے جا رہے ہیں تا کہ ان کی وجہ سے انہیں آخرت میں عزت ملے لیکن وہ تو ان کی عبادت کا انکار کر دیں گے بلکہ ان کے مخالف ہو جائیں گے۔ شیاطین کفار کو کفر پر اُبھارتے ہیں اور ہم نے بھی اُن کی گنتی کر رکھی ہے، سب کو گن گن کر جہنم میں ڈالتے جائیں گے۔

عدالتِ خداوندی میں پیشی

۸۵......متقین عدالتِ خداوندی میں معزز وفد بن کر ایک شان کے ساتھ پیش ہوں گے (اللہ تعالیٰ بھی ان کی شان کو قائم رکھیں گے) اور مشرکین جانوروں کی طرح ہانک کر عدالت میں پیش کیے جائیں گے بلکہ ان کو سیدھا

جہنم کی طرف لے جا کر پھینک دیا جائے گا وہاں اپنی مرضی کے مطابق کوئی سفارش نہیں کر سکے گا، اللہ رحمٰن کی اجازت سے سفارش ہوگی، لیکن کفار مشرکین کی سفارش کی اجازت نہیں ہوگی۔

اِتخاذِ وَلد شرک ہے

۸۷......جن لوگوں نے رحمٰن کے لئے اولاد کا قول کیا ہے انہوں نے نازیبا، منکر اور اتنی بُری اور بھاری بات کی ہے جسے آسمان زمین اور پہاڑ جیسی بڑی مخلوق بھی برداشت نہیں کر سکتی، اِتخاذِ وَلد کے عقیدے سے آسمان پھٹ سکتے ہیں، زمین چِر سکتی ہے، پہاڑ ریزہ ریزہ ہو کر اُڑ سکتے ہیں، رحمٰن کے لیے تو اولاد مناسب نہیں ہے۔
زمین آسمان کی ہر چیز تو اللہ کی عبد اور غلام ہے، اولاد تو آزاد ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ نے ان مشرکین کا گن کر احاطہ کر رکھا ہے، یہ سب روزِ قیامت اکیلے اکیلے حاضر کیے جائیں گے، ان کا کوئی پشتیبان نہیں ہوگا، نہ سفارشی ہوگا، نہ مال ومتاع ان کے ساتھ ہوگا۔

متقین کی شان

۹۶......جو لوگ ایمان لا کر اعمالِ صالحہ کرتے رہتے ہیں متقین بن جاتے ہیں، اللہ تعالیٰ ان کے لیے محبت پیدا کر دیتے ہیں، ساری مخلوق اُن سے محبت کرتی ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جب میں کسی سے محبت کرتا ہوں تو جبرئیل کو بُلا کر کہتا ہوں میں فلاں شخص سے محبت کرتا ہوں تو بھی اُس سے محبت کر اور آسمان والے فرشتوں میں بھی اعلان کر دے وہ بھی محبت کریں، پھر یہ محبت زمین والوں میں بھی رکھ دی جاتی ہے۔ (خلاصہ حدیث بخاری، کتاب التوحید)

قرآن کی زبان فریضۂ رسول ﷺ

۹۷......اللہ تعالیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرما رہے ہیں ہم نے قرآن مجید آپ کی زبان یعنی عربی زبان میں اُتارا ہے تاکہ پہلے مخاطبین کو سمجھنا آسان ہو، آپ کا فرض ہے ماننے والے متقین کو خوشخبری سنائیں اور نہ ماننے والے جھگڑالو لوگوں کو ڈرائیں۔ آخری آیت میں تخویف ہے کہ ان معاند منکرینِ قرآن کو کہہ دیں مہلت سے فائدہ اٹھا کر ایمان لے آئیں فائدے میں رہیں گے۔ تم سے پہلے کتنی معاند قومیں ایسی ہلاک ہو چکی ہیں کہ نہ وہ کسی کو محسوس ہوتے ہیں، نظر آتے ہیں نہ ان کی ہلکی سی آواز سنائی دیتی ہے۔ تمہارا بھی یہی حال ہوگا، پھر پچھتانے سے کوئی فائدہ نہ ہوگا۔

تمت خلاصه سورة مريم بعون الله تعالى وبتوفيقه ، الحمد لله على احسانه والصّلوة والسّلام على رسوله وآله واصحابه واتباعه الى يوم الدين۔

[ابو عبيد: ذوالحجه: ١٤٤٣ھ]

سُوْرَةُ طٰهٰ مَكِّيَّةٌ

[ترتیب قرآنی (۲۰) ترتیب نزولی (۴۵) آیات (۱۳۵) رکوع (۸)]

ربط: سورۃ مریم میں مشرکین کے شبہات کا رَد ہو گیا، سورہ طٰہٰ میں ہے کہ جب شبہات دور ہو گئے اب توحید کو جرأتمندی کے ساتھ بیان کیا جائے جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کے سامنے جرأتمندی سے بیان کیا۔

خلاصہ: اس سورۃ طٰہٰ میں پانچ توحید کی آیات، پانچ جرأتمندی کی آیات، پانچ ڈراوے، تین بشارتیں اور شکویٰ جواب شکویٰ کا بیان ہے۔

مقصد نزولِ قرآن

۲......ہم نے قرآنِ پاک مشقت کے لئے نہیں اُتارا بلکہ نصیحت کے لئے اُتارا تا کہ خشیت رکھنے والا نصیحت پکڑے اور اپنے مقصد پر جاری رہے، اسی واسطے تھوڑا تھوڑا کر کے اُتارا تا کہ عمل آسان ہو اور آسانی سے یاد بھی ہو سکے، اُتارنے والا آسمانوں اور زمینوں کا خالق ہے، بہت رحم کرنے والا ہے اور حقیقی حکمران ہے۔ زمین اور آسمان کی ہر چیز کا تحت الثریٰ سے عرشِ عظیم تک کا مالک ہے، وہ پوشیدہ اور ظاہر ہر بات کو جانتا ہے، ہر قول کو سنتا ہے، وہ اللہ ہے اُس کے سوا کوئی اللہ نہیں وہی معبود برحق ہے، اُس کے بہت سے خوبصورت صفاتی نام ہیں۔ صفات کے متعدد ہونے سے ذات میں تعدد نہیں ہوتا، لہٰذا اللہ کے ذاتی نام سے پکارو جو ایک ہے یا صفاتی ناموں سے پکارو جو بہت ہیں، اس سے شرک لازم نہیں آتا۔

واقعاتِ موسیٰ علیہ السلام

۹......توحید اور جرأتمندی سکھانے کے لیے موسیٰ علیہ السلام کا واقعہ ۹ سے ۹۸ آیات تک بیان ہوا جس کے کئی حصے بنائے جاتے ہیں، پہلا حصہ ۹ تا ۱۳ آیات تک ہے، اس میں ہے موسیٰ علیہ السلام کو نبوت کیسے ملی اور احکام کیا دیئے گئے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت شعیب علیہ السلام کی دس سال خدمت میں رہ کر واپس مصر آرہے تھے، بیوی بچے بھی ساتھ تھے، بچوں کو ایک جگہ ٹھہرایا اُنہیں کہا تم یہاں رہو مجھے دور سے آگ نظر آرہی ہے میں وہاں جا کر آگ لاتا ہوں اور راستہ بھی معلوم کرتا ہوں، جب وہاں پہنچے ایک آواز آئی یہ پاکیزہ وادی ہے، یہاں جوتے اُتار

لو، میں نے آپ کو نبوت کے لئے چن لیا ہے، میری بات دھیان سے سنو وہ یہ ہے کہ میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں، لہٰذا میری ہی عبادت کرو، عبادات میں سے خصوصی طور پر نماز پڑھو میری یاد کے لئے (نماز سے تعلق مضبوط ہوتا ہے) اور قیامت بھی آنے والی ہے جس کے وقوع کے وقت کو میں نے مخفی رکھا ہوا ہے۔ قیامت میں ہر شخص کو اُس کی کمائی کا پورا بدلہ دیا جائے گا۔ کچھ لوگ قیامت کے منکر ہوں گے، وہ خواہش پرست لوگ آپ کو قیامت کے بارے میں شبہات میں ڈال کر روکنے کی کوشش کریں گے، آپ ان کی بات ہرگز نہ مانیں ورنہ ہلاکت ہوگی۔ آپ یہ تو بتائیں ہاتھ میں کیا رکھتے ہو؟ جی! یہ تو لاٹھی ہے میں اس پر سہارا لیتا ہوں بکریوں کے لئے پتے جھاڑتا ہوں اور بھی منافع حاصل کرتا ہوں، فرمایا اس کو زمین پر ڈال دو، لاٹھی زمین پر ڈالی تو سانپ بن کر دوڑنے لگی، فرمایا: اس کو پکڑو ڈرو نہیں ہم اس کو پہلے کی طرح لاٹھی بنا دیتے ہیں اور اپنا ہاتھ بغل میں دے کر دبائیں بغیر بیماری کے سفید نکلے گا یہ دونوں آپ کی نبوت کی علامت ہیں یعنی آپ کا معجزہ ہے اب آپ کی ذمہ داری یہ ہے کہ آپ فرعون کے پاس جا کر توحید کی تبلیغ شروع کریں وہ بہت سرکش ہوگیا ہے۔

دُعاءِ موسیٰ علیہ السلام

۲۵...... موسیٰ علیہ السلام نے دعا کی: اے میرے رب میرا سینہ کھول دے، میرا کام آسان کردے، میری زبان کی گرہ کھول دے، لوگ میری بات کو سمجھیں۔ میرے اہل میں سے میرے بھائی ہارون کو میرا معاون بنا دے اُس کے ساتھ میری کمر مضبوط کردے، اُس کو میرے کام تبلیغ میں میرا شریک بنا دے، ہم آپ کی کثرت سے تسبیح کریں گے اور کثرت سے آپ کو یاد کریں گے۔ ہمارا یقین ہے تو ہمیں دیکھنے والا ہے ہم آپ کی نگرانی میں ہوں گے۔ اللہ نے دعا قبول فرمائی۔ فرمایا: جو کچھ آپ نے مانگا ہے ہم نے آپ کو دے دیا۔ یہ میرا احسان ہے، میں اس سے پہلے بھی آپ پر بہت احسان کر چکا ہوں جن کی مختصر فہرست یہ ہے: جب فرعونی اہلکار آپ کے قتل کے درپے تھے تو ہم نے آپ کی ماں کے دل میں ڈال دیا اس بچے کو صندوق میں ڈال کر دریا میں بہا دے۔ دریا اس کو کنارے پر لائے گا اسے میرا اور تیرا مشترک دشمن (فرعون) پکڑے گا، چنانچہ ایسے ہوا، ہم نے آپ کی محبت لوگوں کے دل میں ڈال دی، جو دیکھتا محبت کرنے لگتا تاکہ آپ میری نگرانی میں پلتے رہیں، اس واسطے فرعون آپ کے قتل کے فیصلے پر عمل نہ کر سکا (بیوی آڑے آ گئی) آپ کی بہن بھی وہاں پہنچی تھی، اُس کے ذریعے ہم نے آپ کو آپ کی ماں کے پاس پہنچا دیا جس کی تفصیل سورۃ القصص میں موجود ہے۔ آپ نے ایک شخص کو قتل کیا تھا ہم نے آپ کو غم سے اور دشمن سے نجات دی، آپ کو مدین میں پہنچا کر گھر دیا، بیوی بچے دیئے، دس سال شعیب علیہ السلام کے پاس آرام سے گزارے، اب ہم نے آپ کو نبوت کے لیے چن لیا ہے، تم دونوں بھائی میری آیات لے کر جاؤ اور میری یاد میں سُستی نہ کرنا،

سیدھے فرعون کے پاس جاؤ وہ بڑا سرکش ہے، اُس سے نرمی کے ساتھ بات کرنا شاید وہ نصیحت حاصل کرلے اور ڈر جائے۔ دونوں بھائیوں نے کہا: ہمیں خطرہ ہے وہ ہم پر زیادتی کرے یا سرکشی کرے تو ہم آپ کا پیغام کیسے پہنچائیں گے؟ فرمایا: ڈرو نہیں میں تمہارے ساتھ ہوں، میں سنوں گا اور دیکھوں گا وہ کیا کہتا ہے اور کیا کرتا ہے۔ تم جاکر بات نرمی سے شروع کرنا اُسے کہنا ہم تیرے رب کے بھیجے ہوئے نمائندے ہیں (اللہ کی توحید اور ربوبیت کو مان لے) اور بنی اسرائیل کو آزاد کرکے ہمارے ساتھ بھیج دے، ان کو عذاب میں مبتلا نہ رکھ، ہم تیرے پاس تیرے رب کی طرف سے معجزہ لے کر آئے ہیں۔ سلامتی اُس شخص پر ہے جو ہدایت کی اتباع کرے۔ ہمیں وحی الٰہی کے ذریعے بتایا گیا کہ عذاب جھٹلانے اور منہ پھیرنے والوں پر ہوتا ہے۔

فرعون چونکا اور کہا (رب تو میں ہوں) تمہارا رب کون ہے؟ موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا، ہمارا رب وہ ہے جس نے ہر چیز کو پیدا کیا، پھر ہدایت دی۔ فرعون نے کہا: جو لوگ مر گئے اُن کا کیا بنے گا؟ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: ان کا علم اللہ کے پاس ہے جو نہ غلطی کرتا ہے نہ بھولتا ہے اور لوحِ محفوظ میں بھی محفوظ ہے۔ ہمارے رب کا تعارف کچھ یوں ہے کہ اُس نے زمین پیدا کرکے بچھادی اُس کے اوپر نشان قائم کرکے راستے بنادیئے، اوپر سے پانی برسا کر زمین سے قسم قسم کے پودے اُگاتا ہے، جن کو تم کھاتے ہو اور جانوروں کو کھلاتے ہو، ان سب چیزوں میں عقلمندوں کے لئے توحید کی نشانیاں ہیں۔

ارشادِ باری

۵۵......ہم نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا، مرنے کے بعد مٹی میں لوٹا دیں گے، پھر ایک بار مٹی سے نکال کر میدانِ محشر میں لائیں گے۔ ہم نے فرعون کو اپنی ہر قسم کی آیات دِکھائیں مگر وہ جھٹلائے جارہا ہے اور انکار کیے جارہا ہے وہ موسیٰ علیہ السلام سے کہتا ہے تو ہمیں اپنے جادو کے زور سے حکومت سے نکالنے کے لئے آیا ہے، ہم تیرا مقابلہ جادو سے کریں گے، تو مقابلے کا وقت اور جگہ مقرر کردے جو برابر جگہ یعنی کھلا میدان ہو اور ہم دونوں وعدے کے مطابق پہنچیں کوئی پیچھے نہ رہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: وہ دن تمہارے جشن کا دن ہو (تاکہ چھٹی کے دن سب آئیں) اور چاشت کا وقت ہو تاکہ چھٹی کے دن کوئی سوتا نہ رہ جائے۔ فرعون چلا گیا، تیاری شروع کردی اپنی تمام سازش کو مکمل کرکے وعدے کے دن آ گیا۔ میدان سج گیا، موسیٰ علیہ السلام نے اپنے مقابل کے ساحرین سے فرمایا؛ کم بختو تم فرعون کی طرح معجزات کو جادو نہ قرار دو، وہ (اللہ) تمہیں ہلاک کردے گا کیونکہ جو بھی اللہ پر جھوٹ باندھتا ہے ناکام ہوتا ہے۔ ساحرین موسیٰ علیہ السلام کی بات سن کر آپس میں اختلاف کرنے لگے اب کیا کریں جادوگر تو ایسی باتیں نہیں کرتے، سرگوشی کرکے طے کرلیا کہ مقابلے کرتے ہیں فرعون کی طرح انہوں نے بھی آخرکار جادو قرار دیا اور کہا یہ

دونوں جادوگر ہیں تمہیں تمہاری سرزمین سے نکالنا چاہتے ہیں اور تمہارا عمدہ کمائی کا طریقہ چھیننا چاہتے ہیں، ان کا مقابلہ کرو جو آج جیت گیا وہ ہمیشہ کے لیے کامیاب ہوگا۔ دلیر ہو کر موسیٰ علیہ السلام سے کہنے لگے: آپ اپنا کمال پہلے دکھائیں گے یا ہم پہل کریں؟ فرمایا: تم ہی پہل کرو۔ تو انہوں نے اپنی رسیاں اور لاٹھیاں جو لائے تھے میدان میں ڈال دیں، لوگوں کی آنکھوں پر جادو کر دیا انہیں دوڑتے ہوئے سانپ نظر آنے لگے۔ موسیٰ علیہ السلام نے بھی ڈر محسوس کیا کہ میری لاٹھی بھی سانپ بنے گی، لوگ فیصلہ کیسے کریں گے؟ (کہیں معاملہ مشتبہ نہ ہو جائے)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: موسیٰ! ڈرو نہیں ڈال دو، تم ہی غالب رہو گے سب جان لیں گے۔ موسیٰ علیہ السلام نے اپنی لاٹھی ڈالی تو وہ سانپ بن گئی، اُن کے سانپوں کو نگل گئی۔ ساحر نبی کے مقابلے کامیاب نہیں ہو سکتے۔ جادوگر دیکھ کر سجدے میں گر پڑے اور میدان میں کہہ دیا: ہم موسیٰ اور ہارون کے رب پر ایمان لائے ہیں، موسیٰ علیہ السلام فاتح ہو گئے۔ فرعون دھمکی پر اُتر آیا اور کہا: یہ موسیٰ تمہارا استاذ ہے اُس نے تمہیں جادو سکھایا ہے (یہ فرعون بالکل جھوٹ بول رہا تھا)۔

نومسلم جادوگروں کو دھمکی دی: اگر تم باز نہ آئے تو میں تمہارے ہاتھ پاؤں مخالف جانب سے کٹوا کر کھجور کے تنوں پر لٹکا دوں گا، تڑپ تڑپ کر مر جاؤ گے، پھر تمہیں پتہ چلے گا کس کا عذاب سخت ہے۔

نومسلموں کی جرأتمندی

۷۲......نومسلم جادوگروں نے فرعون کی آنکھ میں آنکھ ڈال کر جرأتمندی کا مظاہرہ کیا اور کہا ہم تجھے اپنے پیدا کرنے والے حقیقی رب پر ترجیح نہیں دے سکتے، ہمارے پاس حق کے دلائل آ چکے ہیں، تو جو کچھ کر سکتا ہے کر لے، تو ہماری زندگی ختم کر دے گا اور کیا کرے گا ہم اپنے رب پر ایمان لا چکے ہیں وہ ہمارے گناہ معاف کر دے گا خصوصی طور پر وہ گناہ جو نبی کے مقابلے میں تو کھڑا کر کے ہم سے کروایا وہ معاف کر دے گا، ہم نے مجبوراً مقابلہ کیا تھا۔ اللہ ہی بہتر ہے اور ہمیشہ باقی رہنے والا ہے، جو شخص اپنے رب کے پاس مجرم بن کر آئے گا ہمیشہ جہنم جائے گا وہ جہنم میں نہ مرے گا نہ جیے گا، عذاب میں رہے گا۔

بشارت برائے اہلِ ایمان

۷۵......جو شخص ایمان اور اعمالِ صالحہ کے ساتھ اپنے رب کے پاس آئے گا اُس کے لئے اونچے درجات ایسی جنت میں ہوں گے جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی وہ جنت میں ہمیشہ رہیں گے، یہ مرتبہ پاک اور پرہیزگار شخص کو ملے گا۔

اختتام اور آغاز

۷۷......جب فرعون شکست کھا گیا، ایمان لانے کے برعکس نومسلم ساحرین کو بُری طرح شہید کر دیا اُس

کے دل پر مہر لگ گئی ایمان لانے کی اُمید ختم ہوگئی تو اُمتِ دعوت کا دور ختم ہوگیا اب ان کی ہلاکت کا وقت آ گیا اور اُمتِ اجابت کی سرفرازی کا دور شروع ہونے والا ہے تو اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی آپ میرے اُن بندوں کو جو ایمان لائے ہیں لے کر چلے جائیں، مصر چھوڑ دیں، راستے میں دریا آئے گا اُس پر لاٹھی مارنا وہ راستہ بنا دے گا، پیچھے فرعون اپنا لشکر لے کر آئے گا تم لوگ نہ دریا میں غرق ہونے سے ڈرنا نہ فرعون کی پکڑ سے خوف کھانا، موسیٰ علیہ السلام نے حکمِ خداوندی پر عمل کیا فرعون کرّ وفرّ سے آیا تو اُسے سمندر کی لہروں نے فوج سمیت ڈبو کر جہنم رسید کر دیا۔ فرعون نے بُری قیادت کر کے قوم کو دونوں جہان میں ذلیل کر دیا۔

اُمتِ اجابت بنی اسرائیل پر انعامات

۸۰...... اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو خطاب کیا اور فرمایا ہم نے تمہیں تمہارے دشمن سے نجات دی تمہیں کوہِ طور کی داہنی جانب بُلا کر کلام کیا، تمہیں من وسلویٰ جیسی عمدہ غذا مفت عطا کی، اب تم ہمارا دیا ہوا حلال اور پاکیزہ رزق کھاؤ لیکن سرکشی نہ کرنا، سرکشوں پر میرا غضب اُترتا ہے اور ہلاک ہو جاتے ہیں جیسے قومِ فرعون کا واقعہ تمہارے سامنے ہے۔ کسی سے کوئی غلطی ہو جائے تو فوراً توبہ کر لیا کرو، میں توبہ کرنے والوں کو جو نیک اعمال میں لگ جاتے ہیں بخش دیتا ہوں اور ان کی راہنمائی کرتا ہوں۔

رب کو راضی کرنے میں جلدی

۸۳...... موسیٰ علیہ السلام اللہ کے حکم سے قوم کے مطالبے پر ستر سرداروں کو لے کر کوہِ طور کی طرف آ رہے تھے تو موسیٰ علیہ السلام ذرا جلدی کر کے قوم سے پہلے طور پر پہنچ گئے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: آپ جلدی کیوں آ گئے؟ عرض کیا قوم بھی پہنچنے والی ہے میں ذرا جلدی اس واسطے آ گیا تاکہ آپ راضی اور خوش ہو جائیں (اسی طرح ہر مومن بندے کو اپنے رب کو راضی کرنے میں تیزی سے کام کرنا چاہیے)۔

جب موسیٰ علیہ السلام کوہِ طور پر آئے ہوئے تھے پیچھے رہنے والے لوگوں کو سامری نے گمراہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو اطلاع دی تو موسیٰ علیہ السلام جب واپس آئے تو شدید غضب میں تھے، افسوس کر رہے تھے واپس آ کر قوم سے پوچھا: اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ اچھا وعدہ نہیں کیا تھا؟ کیا وعدہ کی مدت لمبی ہوگئی تھی؟ یا تم نے غضبِ الٰہی کے حصول کے لئے میرے وعدے کی مخالفت کی؟ قوم نے جواب دیا: ہم نے اپنے اختیار سے غلطی نہیں کی، ہمیں سامری نے گمراہ کیا، اُس نے کہا تم قومِ فرعون کے زیورات مستعار یعنی مانگ کر لائے تھے وہ تو ہلاک ہو گئے۔ اب زیورات کا استعمال تمہارے لیے جائز نہیں، تو ہم نے وہ زیور پھینک دیئے۔ سامری نے بھی اُس وقت پھینک دیئے بعد میں اُس نے وہ زیورات جمع کر کے پگھلا کر بچھڑے کی شکل بنالی اُس میں سے آواز بھی آتی تھی تو اُس

نے کہا: یہی تمہارا اور موسیٰ علیہ السلام کا معبود ہے وہ بھول کر طور پر پہنچے ہوئے ہیں، اسی طرح غلطی ہوئی ہے۔

قوم اگر عقل سے کام لیتی تو گمراہ نہ ہوتی، کیونکہ بچھڑا نہ اُن کی بات کا جواب دیتا تھا نہ اُن کے کسی نفع نقصان کا مالک تھا پھر کس طرح اُسے معبود مان لیا؟؟

ہارون علیہ السلام کی اصلاح کی کوشش

۹۵......موسیٰ علیہ السلام قوم کی اِصلاح کے لئے ہارون علیہ السلام کو اپنا خلیفہ مقرر کر گئے تھے، انہوں نے قوم سے فرمایا تم فتنے میں پڑ گئے ہو، تمہارا رب تو رحمٰن ہے تم بچھڑے کے پیچھے کیوں لگ گئے؟ سامری کی گمراہ کن بات کو چھوڑو میرے حکم کی اتباع کرو۔ قوم نے جواب دیا: اب تو ہم اُس وقت تک اس بچھڑے کی عبادت میں لگے رہیں گے جب تک موسیٰ علیہ السلام واپس نہیں آجاتے۔

جب موسیٰ علیہ السلام واپس آئے تو پہلے اپنے جانشین ہارون علیہ السلام کا مواخذہ کیا، فرمایا: اے ہارون آپ نے قوم کو گمراہ ہوتے دیکھا اُسے کیوں نہیں روکا؟ میری اتباع سے کون سی چیز تمہارے لیے مانع ہوگئی تھی؟ بال پکڑ کر کھینچنے لگے۔ ہارون علیہ السلام نے فرمایا: میری ماں کے بیٹے میرے بھائی میری داڑھی اور سر کے بال نہ کھینچے، میں نے ان کی اصلاح کی پوری کوشش کی قوم نہیں مانی، صرف ایک بات رہ گئی تھی کہ میں ان کے ساتھ جہاد کرتا، وہ میں نے اس لیے نہیں کیا مجھے ڈر ہوا کہ کہیں آپ آکر کہیں میری قوم کو تقسیم کر دیا میرے آنے کا انتظار نہیں کیا۔ موسیٰ علیہ السلام نے حقیقت حال معلوم ہونے پر اللہ تعالیٰ سی اپنی اور بھائی کی مغفرت طلب کی جیسا کہ سورۃ الاعراف میں ہے۔

پھر گمراہی کے سرغنے سامری کو پکڑا اور فرمایا: تیرا کیا مقصد تھا؟ تو نے قوم کو گمراہ کیا۔ اس نے کہا ایک موقعہ پر میں نے جبرئیل علیہ السلام کے گھوڑے کے پاؤں کے نیچے والی مٹی اُٹھالی تھی وہ اس بچھڑے میں ڈالی تو وہ آواز کرنے لگا، لوگوں کو اس حقیقت کا علم نہ تھا اس لیے وہ میری باتوں میں آگئے۔ فرمایا: جا! زندگی میں تجھے یہ سزا ہے کہ تو لوگوں سے مل نہیں سکے گا، جب کوئی قریب آئے گا تو تو کہے گا مجھے ہاتھ نہ لگاؤ (کیونکہ اُسے ہاتھ لگانے سے سخت بخار آجاتا تھا)۔ ادھر اپنے معبود بچھڑے کو دیکھ ہم اُسے جلا کر اُس کی راکھ سمندر میں بکھیر دیتے ہیں۔ سن معبود حقیقی تو ایک اللہ ہے اُس کے سوا کوئی معبود نہیں اُس کا علم ہر چیز کو احاطہ کیے ہوئے اُس کے علم سے کوئی چیز باہر نہیں، اس واسطے معبود ہے اور کوئی ایسا عالم ہے نہ معبود ہے۔ کسی نے بنایا ہے تو وہ جھوٹ ہے۔

خطاب بحضور عزت مآب

۹۶......حضرت موسیٰ علیہ السلام کے واقعہ کے اختتام پر اللہ تعالیٰ نے حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو

خطاب فرمایا کہ ہم نے آپ کو موسیٰ علیہ السلام کے جرأتمندی کے واقعات سنا دیئے تا کہ آپ لوگ جرأتمندی سے تبلیغ کے کام میں لگے رہیں نمونہ سامنے ہو تو مشکل کام آسان ہو جاتا ہے اور ہم نے آپ کو ذکر یعنی قرآن پاک بھی عطا کیا اُس کے مطابق کام جاری رکھیں۔

جو قرآن سے اعراض کرے گا وہ قیامت کے دن بھاری بوجھ گناہوں کا اُٹھا کر آئے گا وہ ہمیشہ اُس بوجھ کے ساتھ جہنم میں پڑا رہے گا۔

اللہ کے حکم سے صور پھونکنے کے ساتھ قیامت قائم ہو جائے گی، قرآن کے منکر اور ہر قسم کے مجرموں کو ہم جہنم میں اس حالت میں جمع کریں گے کہ اُن کی آنکھیں ڈر کی وجہ سے نیلی ہوں گی وہ دنیا کے بارے میں آہستہ آہستہ کہیں گے کہ ہم دنیا میں دس دن ہی رہے ہوں گے بلکہ ان کا ماہر حساب کہے گا ایک دن ہی ہم دنیا میں رہے ہیں، یہ بات وہ اُس دن کی سختی یا طوالت کی وجہ سے کریں گے۔

روزِ قیامت پہاڑوں کی حالت

۱۰۵...... بروزِ قیامت طویل عریض ٹھوس اور مضبوط پہاڑ رب تعالیٰ کے حکم سے ریزہ ریزہ ہو کر گرد وغبار کی طرح اُڑتے ہوئے پست جگہوں میں چلے جائیں گے، ساری زمین چٹیل میدان ہو جائے گی ایسی ہموار ہوگی کہ وہاں کوئی ٹیلا یا گڑھا نظر نہیں آئے گا۔ آوازیں اتنی پست ہوں گی کہ آہٹ کے سوا کوئی آواز نہیں سنائی دے گی اُس دن لوگ بُلانے والے کے پیچھے سیدھے سیدھے جا رہے ہوں گے، اِدھر اُدھر نہیں ہوں گے، اُس دن اللہ کی اجازت کے بغیر کوئی سفارش کام نہیں آئے گی۔ اللہ تعالیٰ تو اُن کی اگلی پچھلی باتیں سب جانتے ہیں لیکن لوگ اللہ کے علم کا احاطہ نہیں کر سکتے، سب چہرے حی و قیوم اللہ کے سامنے جھکے ہوئے ہوں گے اور ہر ظالم نامراد ہوگا اور ہر نیک عمل کرنے والے مومن کو نہ ظلم کا خطرہ ہوگا نہ نقصان کا خوف ہوگا کیونکہ اللہ تعالیٰ کسی سے کمی زیادتی نہیں کرتے۔

قرآن عربی زبان میں کلام اللہ ہے

۱۱۳......اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ ہم نے عربی زبان میں قرآن اُتار دیا ہے اُس میں نافرمانوں کے لئے پھیر پھیر کر وعیدیں بھی بیان کی ہیں تا کہ لوگ عمل کر کے پرہیزگار بن جائیں یا قرآن پاک اُن کے لئے کوئی اچھی سوچ پیدا کر دے۔ قرآن کا سب سے بڑا اور اہم مسئلہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سچا بادشاہ اور تمام شریکوں سے بلند و برتر ہے۔

ہدایاتِ خداوندی

۱۱۴......حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب جبرئیل علیہ السلام سے قرآن سنتے تو ساتھ ساتھ پڑھتے جاتے تا کہ کوئی لفظ رہ نہ جائے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: قرآن کو خاموش رہ کر غور سے سن لیا کرو، ساتھ ساتھ پڑھتے نہ رہا کرو، جب

جبرئیل علیہ السلام تلاوت ختم کریں گے ہم آپ کو یاد بھی کرا دیں گے، مفہوم بھی سمجھا دیں گے۔ پھر جرأتمندی کے ساتھ احکامِ قرآن کی تبلیغ بھی کریں اور عمل بھی کریں اور اللہ تعالیٰ سے علم میں اضافے کی دعا بھی کریں، یوں کہیں:
"رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا"۔ (یہ دعا اُمت کو وظیفہ بنالینا چاہیے)۔

نسیان گناہ نہیں نقصان تو ہے!

۱۱۵......اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں ہم نے آدم (علیہ السلام) کو تاکیدی حکم دیا تھا؛ جنت کی ہر چیز استعمال کریں، صرف ایک درخت کو استعمال نہ کریں، وہ شیطان کے وساوس کی وجہ سے بھول کر اُس درخت کو استعمال کر بیٹھے، وہ غلطی تو کر گئے لیکن ان کا نافرمانی کا عزم نہ تھا، اس واسطے ان کی معصومیت میں فرق نہیں آیا۔ انہوں نے ثابت قدمی نہیں دکھائی۔ اس واسطے شیطان نے پھسلا لیا، حالانکہ ہم نے اُن کو بڑی عزت دی تھی، فرشتوں سے سجدہ کروایا، سجدہ نہ کرنے والے ابلیس کو شیطان بنا کر رحمت سے دور کر دیا اور آدم سے کہہ دیا تھا یہ تمہارا اور تمہاری بیوی کا دشمن ہے ،کہیں تمہیں جنت سے نکلوا کر مشقت میں نہ ڈال دے۔ جنت میں تو نہ آپ کو بھوک لگتی ہے نہ پیاس، نہ بے لباس ہوتے ہیں نہ دھوپ لگتی ہے (اگر جنت سے نکل گئے تو یہ ساری مشکلات آئیں گی) شیطان نے انہیں اس طرح وسوسہ ڈالنا شروع کیا؛ اگر اس درخت کو استعمال کر لیا تو ہمیشہ جنت میں رہو گے اور ہمیشہ بادشاہوں کی طرح رہو گے۔ آخر کار دونوں میاں بیوی اُس درخت کو کھا بیٹھے اور اُن کا جنتی لباس اُتر گیا، شرم کی وجہ سے جنت کے درختوں کے پتے اپنے اوپر لپیٹنے لگے۔ بہر حال آدم علیہ السلام عصیان کے مرتکب ہوئے اور بے راہ ہوئے، رب تعالیٰ نے اُن کو چن لیا ،توبہ کی توفیق دے کر توبہ قبول کر لی، ہدایت کی راہ پر چلایا۔ فرمایا: جو میری ہدایت پر چلے گا وہ نہ بھٹکے گا نہ مشقت میں پڑے گا۔

جو میری نصیحت سے رُوگردانی کرے گا اُس کی زندگی تنگ ہوگی اور قیامت کے روز اندھا ہو کر اُٹھے گا (یعنی کوئی اچھی چیز آنکھوں کو ٹھنڈا کرنے والی نہیں دیکھے گا اور نہ ہر وقت اندھا رہے گا، دیکھنے کی آیات بھی موجود ہیں مثلاً وَإِذَا رَأَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا شُرَكَآءَهُمْ ..النحل:۸۶، فَلَمْ يَسْتَجِيبُوا لَهُمْ وَرَأَوُا الْعَذَابَ ..القصص:۶۵، وَأَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَأَوُا الْعَذَابَ ..السبا:۳۳)

اندھا مجرم کہے گا مجھے اندھا کیوں اُٹھایا گیا، میں تو خوب دیکھنے والا تھا؟ جواب ملے گا: تو نے میری آیات کو اندھوں کی طرح چھوڑ دیا تھا، ہم نے بھی تجھے چھوڑ دیا، جہاں سے بصارت ملتی ہے لے لے۔

اسی طرح ہر مجرم کو جو شرک کرتا ہے آیاتِ الٰہی پر ایمان نہیں رکھتا، قیامت کے روز سخت اور باقی رہنے والا

عذاب دیا جائے گا۔

سامانِ عبرت

۱۲۸......مجرم لوگ تاریخ پڑھیں اور عبرت پکڑیں، یہ جن گھروں میں رہتے ہیں ان کے پہلے باشندے ہم نے ہلاک کردیئے، اس بات سے عبرت پکڑ کرنا فرمانی سے باز آجانا چاہیے، عقلمند ہی عبرت پکڑتے ہیں۔ مجرموں سے عذاب کو مؤخر کرنا ایک حکمت کے تحت ہے، توبہ کا موقعہ مل جاتا ہے۔ اس مہربانی سے فائدہ اٹھائیں اور شکر کریں نا کہ تاخیر سے گناہوں میں اور تیز ہو کر اپنی دنیا اور آخرت تباہ کریں۔

پانچ احکام

۱۳۰......(۱) آپ لوگوں کی تکلیف دہ باتوں پر صبر کریں (۲) تسبیح اور تحمید میں کثرت رکھیں۔ اس میں پانچ نمازیں، تلاوت اور دیگر اذکار شامل ہیں (۳) دنیا کی رنگینی پر آپ کی نظر نہ جائے جیسا کہ پہلے نہیں جاتی۔ دنیا کی کثرت ایک آزمائش ہے، آپ کے رب کا دیا ہوا رزق زیادہ ہو یا کم وہ بہتر اور مفید ہے اور باقی رہتا ہے۔ (۴) گھر والوں کو نماز کا حکم دیں اور خود اس پر جمے رہیں، رزق ہم آپ کو دیں گے، آپ سے رزق نہیں کمواتے، تقویٰ کا انجام بہت بہتر ہوتا ہے یہ بہتر رزق ہے (۵) یہی پانچواں حکم ہے وعظ بالفعل وعظ بالقول سے ابلغ ہوتا ہے، اس واسطے آپ یہ سب کام عملاً کریں گے تو لوگ اتباع کریں گے۔

حدیث: جس کے پاس تین چیزیں ہوں دنیا سمٹ کر اُس کے پاس آجاتی ہے۔

مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمْ اٰمِنًا فِيْ سِرْبِهٖ
مُعَافًى فِيْ جَسَدِهٖ وَعِنْدَهٗ قُوْتُ يَوْمِهٖ

(مشکوٰۃ:۲۸۳)

"جو شخص اس حال میں صبح کرے کہ وہ امن کے ساتھ اپنے خاندان میں ہو اُس کے جسم میں صحت ہو ایک دن کی روزی اُس کے پاس ہو"۔

شکویٰ

۱۳۳......معجزہ دیکھ کر کے ایمان لانے کے برعکس اور معجزات طلب کرتے ہیں آپ اُمّی ہونے کے باوجود پہلی کتابوں کی سچی خبریں ان کو دیتے ہیں، یہ بھی تو معجزہ ہے۔

مقصد ارسالِ رُسل علیہم السلام

۱۳۴......رسول لوگوں کی راہنمائی کے لیے بھیجے جاتے ہیں تا کہ لوگ ان کی اتباع کر کے دنیا اور آخرت کی

کامیابی حاصل کریں اور قیامت کے روز سوال نہ اُٹھائیں کہ ہمارے پاس کوئی بتانے والا نہیں آیا تھا۔ ہم نے رسول بھیج دیئے ہیں، حجت پوری ہوگئی ہے۔ نہیں مانتے تو آپ تسلی رکھیں انہیں کہہ دیں کہ وہ انتظار کریں، عنقریب جان لو گے کہ کون سیدھی راہ پر چلنے والا ہدایت یافتہ ہے۔

تمت سورة طٰهٰ بفضل الإله ، تقبل منّی بفضلك العُلٰی۔ الحمد لِلّٰه علی هذا العطاء والصّلوة والسلام علی سیّد الانبیاء صلی الله علیه وسلم۔

ابو عبید خادم حسین

(۷ر ذیقعدہ ۱۴۴۳ھ/ ۷ر جولائی ۲۰۲۲ء)

سترہواں پارہ

سُورَةُ الْاَنْبِيَاءِ مَكِّيَّةٌ

[ترتیب قرآنی (۲۱) ترتیب نزولی (۷۳) آیات (۱۱۲) رکوع (۷)]

ربط: سورۃ طٰہٰ توحید سے شروع ہوئی زجر پر ختم ہوئی۔اور سورۃ الانبیاء زجر سے شروع ہو کر توحید پر ختم ہوگی۔

غفلت و جہاد

ا......لوگوں کے مجازات اعمال کے دن قریب ہیں مگر وہ غفلت میں منہ ڈالے ہوئے بے پروائی دکھا رہے ہیں۔انہیں آیاتِ الٰہی کے ساتھ نصیحت کریں تو چونکتے نہیں، بے پروائی سے ٹال دیتے ہیں۔دل ان کے غافل ہیں وہ ظالم سرگوشیاں کر کے کہتے ہیں یہ تمہارے جیسا بشر تو ہے نبی کہاں ہے؟ اس کی اتباع کرنا ایسے ہے جیسا کہ دیکھ بھال کر جادو کی اتباع کرنا ہے۔

سورۃ کا دعویٰ

۴......پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہیں: میرا رب آسمان و زمین کی ہر پوشیدہ سے پوشیدہ تر چیزوں کو جانتا ہے، وہ ہر ایک کی ہر بات سنتا ہے، ہر ایک کا ہر حال جانتا ہے، اس واسطے معبود برحق ہے اور کوئی بھی اِن صفات والا نہیں ہے۔

دوسرا منصوبہ

۵......پہلا منصوبہ یہ تھا کہ آپ کو جادوگر کہہ کر دوری اختیار کی، اب دوسرا منصوبہ یہ بنایا کہ قرآن اللہ کا کلام نہیں یہ محمد (ﷺ) کے (نعوذ باللہ) پراگندہ خواب ہیں اس پر بھی برقرار نہ رہے، کہنے لگے خواب تو نہیں یہ ان کا اپنا گھڑا ہوا کلام ہے، پھر ترقی کر کے کہنے لگے یہ شاعر ہے اور قرآن شاعرانہ کلام ہے، اس پر بھی قرار نہ آیا تو کہنے لگے: اگر رسول ہوتا تو پہلے رسولوں کی طرح کوئی معجزہ دکھاتا۔

جواب

۶......سابقہ انبیاء کا حوالہ دینے والے حق معلوم کرنے کے لئے نہیں کہہ رہے کیونکہ جن انبیاء کا حوالہ دے رہے ہیں ان کی اُمت نے تو انہیں نہیں مانا تھا تو یہ کب مانیں گے، جیسے وہ نہ مان کر ہلاک ہوئے، یہ نہ مانے تو یہ بھی ہلاک ہوں گے۔

بشریتِ انبیاء علیہم السلام

۷......بشریت نبوت کے خلاف نہیں، ہم نے جتنے رسول بھیجے سب بشر اور مرد تھے، اگر تمہیں معلوم نہیں تو جاننے والوں سے پوچھ لو، وہ کھاتے پیتے بھی تھے، موت وحیات ان پر آتی تھی، کوئی ہمیشہ نہیں رہا اب آخری رسول بشر ہیں تو تمہیں کیا اعتراض ہے، بلکہ تمہیں خوش ہونا چاہیے کہ رسول تمہاری جنس سے آیا ہے۔ اس کی اتباع بھی آسان ہے، ہم نے ان سے جو وعدہ کیا تھا اُسے سچا کر دکھایا انہیں اور ان کے متبعین کو نجات دی اور مشرکین کو ہلاک کیا۔ مُسرفین مشرکین کے معنی میں ہے کیونکہ مشرک حدِ توحید سے نکل کر شرک کی طرف نکل جاتا ہے۔

ترغیب الی القرآن

۱۰......ہم نے تمہاری طرف ایک کامل کتاب اُتاری ہے جس میں تمہارا ہی ذکر ہے، تم انکار کرتے ہو، عقل سے کام نہیں لیتے؟

فائدہ: انسان اس کتاب سے بہت کچھ معلوم کرسکتا ہے کہ وہ کیا تھا کہاں سے آیا، اُسے کس نے بنایا، کیوں بنایا، اُسے کون کھِلا تا پلاتا ہے، کہاں جانا ہے، اچھا ہوں یا بُرا ہوں، کیسے اچھا بن سکتا ہوں کیسے اپنے رب کو راضی کرسکتا ہوں، جنت میں جانے کی راہ کیا ہے، میرے حقوق اور فرائض کیا ہیں وغیرہ، سب سوالوں کا جواب قرآن تفصیل سے دیتا ہے۔ اس قرآن پر عمل کر کے اسے اپنا قائد اور شافع بنالینا چاہیے۔

تاریخ سے سبق

۱۱......ظالم مشرکوں کو چاہیے کہ وہ گذشتہ قوموں کے بارے معلوم کریں کہ ان ظالم مشرک لوگوں کی بستیوں کو ہم نے توڑ کر رکھ دیا اور ان کی جگہ دوسری قومیں لاکر آباد کیں، ان میں سے تم بھی ہو۔ اگر باز نہ آئے تو ہلاک کردیئے جاؤ گے۔ ہلاک ہونے والوں نے جب ہمارا عذاب آتے دیکھا تو گھروں کو چھوڑ کر وہاں سے بھاگنے لگے، انہیں کہا گیا بھاگتے کیوں ہو؟ اِدھر لوٹو جہاں تم دادِعیش دیتے اور سکون سے رہتے تھے، تم سے سوال کیا جائے گا، تمہیں جواب دینا ہوگا۔ تو انہوں نے اقرار کرلیا ہم ہی ظالم تھے اور یہ نعرہ لگاتے لگاتے ہلاک کردیئے گئے۔ کٹی ہوئی کھیتی کی طرح ہو گئے، بجھے ہوئے انگاروں یعنی کوئلے کی طرح ہو گئے۔

خالقیتِ باری تعالیٰ

۱۶...... ہم نے آسمان، زمین اور درمیانی چیزیں سنجیدگی سے بنائی ہیں کھیل اور غیر سنجیدہ نہیں بنائیں۔ نہ میرا کوئی بچہ ہے جو کھلونا ہوتا ہے، اگر کھلونا بنانا ہوتا تو ہم اپنی شان کے مطابق بناتے۔ (اللہ کی شان کے مطابق کوئی چیز نہیں ہے لہٰذا اللہ کی اولاد بھی نہیں ہے)۔

حق و باطل کی کشمکش

۱۸...... یہ دنیا حق و باطل کا میدان سجا ہوا ہے، ہم حق کو باطل پر اس طرح دے مارتے ہیں کہ باطل کا سر پھٹ جاتا ہے اُس کا دماغ باہر آ جاتا ہے، وہ بھاگ جاتا ہے یعنی مٹ جاتا ہے۔ زمین آسمان کی ہر چیز اللہ کی مِلک ہے سب اُس کی عبادت میں لگے رہتے ہیں، یہاں تک کہ فرشتے جو اللہ سے بہت قرب رکھتے ہیں اُس کی عبادت میں لگے رہتے ہیں نہ تھکتے ہیں نہ سُست ہوتے ہیں نہ بڑائی کرتے ہیں، اے مشرکو! تمہاری مشرکانہ باتوں پر تُف ہے، تمہاری ہلاکت ہے اس میں۔

تم نے زمین سے پیدا شدہ چیزوں کو معبود بنا رکھا ہے اور شرک کرتے ہو۔ سنو، اگر زمین و آسمان میں دو خدا بھی ہوتے تو فساد مچ جاتا، کوئی چیز وجود میں نہ آ سکتی لیکن یہ سارا کارخانہ بنا بھی ہے اچھے طریقے سے چل بھی رہا ہے، اس کی دلیل ہے کہ معبود صرف ایک ہے جو اس کو چلا رہا ہے۔ اُس سے کوئی پوچھ گچھ کرنے والا نہیں۔ باقی سب سے سوال ہوگا۔

متعدد معبود ماننے والو! تمہارے پاس کوئی دلیل ہے تو پیش کرو، نہ تمہارے پاس دلیل ہے نہ دعویٰ ثابت ہے۔ میں اور میری اُمت اور تمام سابقہ حق پرست اُمتیں توحید پر ہر قسم کے دلائل رکھتے ہیں۔ ہمارا دعویٰ توحید ثابت ہے تم بھی مان لو، فائدے میں رہو گے۔

وحدتِ اَدیان

۲۵...... اے رسول! آپ جس توحید کی دعوت دیتے ہیں آپ سے پہلے تمام رسول بھی یہی دعوت دیتے رہے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، عبادت صرف اللہ کی کرتے رہو۔ توحید مسئلہ اتفاقی ہے، شرک نئی چیز اور بے دلیل ہے۔

جو مشرک اللہ کا بیٹا بیٹی مانے وہ غلط کہتا ہے۔ اللہ کی ذات تو پاک ہے۔ وہ فرشتے جن کو مشرک بنات اللہ کہتے ہیں بیٹیاں نہیں وہ اللہ کے مکرم بندے ہیں، وہ اللہ کے حکم کے بغیر کچھ نہیں کرتے، جو انہیں حکم دیا جاتا ہے وہ کرتے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے سارے حالات جانتا ہے۔ وہ اللہ کی مرضی کے بغیر کسی کی سفارش بھی نہیں کرتے وہ اپنے رب

سے لرزاں ترساں رہتے ہیں جن کے یہ حالات ہوں وہ اللہ کی اولاد نہیں ہو سکتے۔
بالفرض اگر ان میں سے کوئی کہے میں اللہ کے سوا اِلٰہ ہوں ہم اُس کو جہنم رسید کر دیں گے کیونکہ مشرکین کی یہی سزا ہے۔

توحید پر عقلی دلیل

۳۰......مشرکین کو معلوم نہیں کہ آسمان زمین پہلے بند تھے یعنی تم عدم میں تھے، اللہ نے انہیں کھولا ہے یعنی پیدا کیا، پھر آسمانوں کو اوپر اور زمینوں کو نیچے رکھ کر دنیا کا ڈھانچہ کھڑا کر دیا، پھر ان کے درمیان چیزیں پیدا کیں اور ہر چیز کو پانی سے پیدا کیا، پانی کو بھی اللہ نے پیدا کیا۔ زمین کو حرکت سے روکنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے پہاڑ پیدا کر کے زمین کو ساکن کر دیا۔ زمین پر راہیں قائم کیں تا کہ لوگ ایک جگہ سے دوسری جگہ آ جا سکیں، کہیں بھٹک نہ جائیں۔ آسمانوں کو مضبوط چھت بھی اللہ نے بنایا۔ اِن دلائل سے مشرک منہ پھیر جاتے ہیں۔ رات، دن، سورج، چاند بھی اللہ کی تخلیق ہے سب اپنے مدار میں چل رہے ہیں۔

مقدر سوال کا جواب

۳۴......مشرک ایک دوسرے سے کہتے ہیں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) انسان ہے فوت ہو جائے گا اس کا دین بھی ختم ہو جائے گا، لہٰذا اس کی موت کا انتظار کرو۔
جواب: واقعی آپ (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) بشر تو ہیں، بشریت نبوت کے خلاف چیز بھی نہیں ہے، پہلے رسول بھی بشر تھے لیکن اِن کی موت کے ساتھ اِن کا دین ختم نہیں ہوگا۔ تم بھی تو بشر ہو مرتو تم نے بھی جانا ہے کیونکہ ہر نفس نے موت کا ذائقہ تو چکھنا ہے، ہم تمہیں خیر و شر سے آزماتے رہیں گے، تم سب ہمارے پاس آؤ گے اپنے کیے کا نتیجہ پاؤ گے۔

زجر برائے مشرکین

۳۶......مشرک لوگ آپ کو دیکھ کر مذاق شروع کر دیتے ہیں، کہتے ہیں یہی وہ ہے جو تمہارے معبودوں کا ذکر کرتا ہے (یعنی وہ کچھ نہیں کر سکتے) اور خود حقیقی رحمٰن کے منکر ہیں۔ انسان بڑا جلد باز ہے جلد توحید کا انکار کر دیتا ہے۔ دلائل توحید پر غور نہیں کرتا اور معجزات کا مطالبہ کرتا ہے، ہم جلد اپنی آیات دکھائیں گے، تم جلدی نہ مانگو کیونکہ عذاب آ گیا تو توبہ کا موقعہ نہیں ملے گا۔ جس عذاب کا مشرک مطالبہ کرتے ہیں اگر اس کے آنے کا وقت جان لیں اور عذاب آ جائے تو ان کے منہ اور پشتوں پر حملے کرے گا، وہ اس کو روک نہیں سکیں گے، نہ کسی دوسری طرف سے مدد کیے جائیں گے، عذاب اچانک آ کر انہیں حواس باختہ کر دے گا، وہ نہ اُسے ہٹانے کی ہمت رکھیں گے، نہ مہلت دیئے

جائیں گے۔

تسلی رسول ﷺ

۴۱......یہ لوگ آپ سے استہزاء کرتے ہیں، یہ کوئی نئی بات نہیں۔ پہلے رسولوں کے ساتھ بھی مذاق کیا گیا آخر کار مذاق کرنے والے عذاب میں گھیرے گئے۔ آپ کے ساتھ مذاق کرنے بھی ایک دن پکڑے جائیں گے آپ تسلی رکھیں جیسا کہ بدر میں ابوجہل سمیت ستر سردار مارے گئے، ستر گرفتار ہوئے۔

منکرینِ توحید حیا کرو

۴۲......رب رحمان دن رات میں آنے والے مصائب سے تمہاری حفاظت کرتا ہے اور تم توحید کے منکر ہو، اس کے ذکر سے بھی منہ پھیرنے والے ہو، شکر نہیں کرتے؟ کیا اِن کے معبودانِ باطلہ ان کو عذاب سے بچالیں گے؟ یہ ممکن نہیں۔ وہ تو اپنی مدد بھی نہیں کرسکتے نہ ہمارے صحبت یافتہ ہیں بلکہ ہم نے ان کو اور ان کے باپ دادوں کو نفع دیا، انہیں نفع اٹھاتے اٹھاتے ایک مدت گزر گئی، اس واسطے مغرور ہو گئے ہیں۔ حالانکہ وہ اس وقت بھی عذاب میں مبتلا ہو رہے ہیں۔ اسلامی فتوحات بڑھ رہی ہیں کفر کی سرزمین کم ہو رہی ہے، یہ بھی تو ان کے لیے عذاب ہے۔

فریضۂ رسول ﷺ

۴۵......میری ذمہ داری ہے میں تمہیں وحی کے ذریعے نافرمانی سے ڈرائے جارہا ہوں، لیکن لوگ توجہ نہیں کرتے جان بوجھ کر بہرے بنے ہوئے ہیں، جب انہیں عذاب کا ایک جھونکا لگا ہوش آجائے گا تو اقرار کرلیں گے کہ ہم ہی ظالم لوگ تھے۔ میدانِ محشر میں انصاف کے ترازو قائم ہوں گے کسی پر ایک ذرہ برابر ظلم نہیں ہوگا، خود اللہ تعالیٰ حساب لیں گے۔

نقلی دلیل

۴۸......موسیٰ اور ہارون علیہما السلام اللہ کے نبی ہیں اُن پر جو کتاب (تورات) نازل ہوئی وہ حق اور باطل کے درمیان فرق کرتی ہے، روشنی اور نصیحت سے معمور ہے، اس سے متقین لوگ فائدہ اٹھاتے ہیں، اس پر عمل کرنے سے متقین بنتے ہیں۔ وہ اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور قیامت سے خوف کھاتے ہیں۔ یہ ان کی علامت ہے۔ قرآن پاک بھی مبارک کتاب ہے ہم نے اُتاری ہے اس میں توحید ہے، تم توحید کا انکار کرتے جارہے ہو۔

ابراہیم خلیل اللہ کی آزمائش کا تذکرہ

اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بلوغ اور نبوت سے بھی پہلے سمجھداری عطا کی، کمالاتِ علمی اور عملی

بھی ان کے اندر ودیعت رکھے جو کہ اللہ کے علم میں تھے۔ ایک دن اپنے بُت گر باپ اور بت پرست قوم سے فرمایا: اِن مورتیوں کی کیا حیثیت ہے جن کی عبادت میں لگے رہتے ہو؟ یہ تو نری گمراہی ہے۔ قوم نے جواب دیا: آپ سچی بات کر رہے ہیں یا مذاق کر رہے ہیں؟ فرمایا: حق بات کہہ رہا ہوں۔ یہ مورتیاں رب نہیں، رب تو وہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے۔ اس پر میں گواہ ہوں، سن لو! میں تمہارے بتوں کی موقع پا کر درگت بناؤں گا۔ چنانچہ ایک دن موقع پا کر سب بُتوں کو توڑ دیا، سب سے بڑے بت کو چھوڑ دیا تا کہ وہ لوگ چاہیں تو اس کی طرف رجوع کر کے دیکھ لیں۔ قوم نے جب اپنے معبودوں کو ٹوٹا ہوا دیکھا تو کہنے لگے: کس ظالم نے یہ سب کچھ کیا؟ تو بعض نے کہا: ابراہیم نام کا، اِن کی مذمت بیان کرتا تھا وہی ہوگا۔ تو فیصلہ ہوا اُس کو لاؤ تفتیش کرتے ہیں۔ تفتیش کا آغاز کیا کہ آپ نے ہمارے معبودوں کا یہ حشر کیا؟ فرمایا: جس نے کیا سو کیا، بڑا مجرم تو تمہارے سامنے ہتھوڑا لیے کھڑا ہے یا متاثرہ معبود بول سکتے ہیں تو اُن سے پوچھ لو۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بیان سے قوم کے سر جھک گئے اور آپس میں کہنے لگے: تم ہی ظالم ہو، بے جان چیزوں کو پوجتے ہو۔ پھر جھکے ہوئے سروں کے ساتھ ابراہیم علیہ السلام سے کہنے لگے: آپ جانتے ہیں یہ تو نہیں بولتے۔ تو آپ نے فرمایا: تم ایسی چیزوں کو پوجتے ہو جو نفع نقصان کے مالک نہیں ہیں؟ تف ہے تمہیں اور تمہارے معبودانِ باطلہ کے لیے۔ لاجواب ہو کر قوم کے لوگ ''تنگ آمد بجنگ آمد'' کے اصول پر عمل کرتے ہوئے کہنے لگے: دلائل کو چھوڑو اپنے معبودوں کی مدد کرتے ہوئے ابراہیم کو آگ میں جلا دو۔ جب انہوں نے آپ علیہ السلام کو آگ میں ڈالا تو اللہ نے آگ کو ٹھنڈی اور سلامتی والی ہونے کا حکم دیا، تو آگ نے آپ علیہ السلام کو نہ جلایا۔ نار گلزار ہو گئی اور ابراہیم علیہ السلام فاتح اور قوم خسارے میں پڑ گئی۔ اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام اور لوط علیہ السلام کو وہاں سے ہجرت کر کے برکت والی جگہ شام جانے کا حکم دیا اور بیٹے اسحٰق اور پوتے یعقوب علیہ السلام بھی عطا کر دیئے۔ یہ سب نیک لوگ تھے۔ اللہ نے انہیں قوم کا امام بنا دیا وہ اللہ کے حکم کے ساتھ لوگوں کو امر و نہی کرتے تھے۔ خصوصی طور پر نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیتے جو بدنی اور مالی عبادات کا عنوان ہیں۔ سب ہماری ہی عبادت کرنے والے تھے۔

لوط علیہ السلام اور اُن کی قوم کا تذکرہ

۷۴......لوط علیہ السلام کو بھی ہم نے دانشمندی اور علمِ نبوت عطا کیا اور ہم نے ہی ان کو اُس بستی کے باشندوں سے نجات دی جس بستی کے لوگ من حیث القوم پورے کے پورے نافرمان تھے اور گندے کام کرتے تھے۔ ہم نے اُس کو اپنی خصوصی رحمت میں داخل کیا، وہ سلجھے ہوئے لوگوں میں سے تھے۔ تو خدا خود نبیوں کو بھی نجات دیتا ہے وہ معبود برحق ہے۔

نوح علیہ السلام کا تذکرہ

۷۵......ان انبیاء سے بھی پہلے نوح علیہ السلام نے ہمیں پکارا تھا، ہم نے ہی ان کو ان کے اہل سمیت بڑی مصیبت سے نجات دی تھی (جو طوفانِ نوح کے نام سے مشہور ہے) اور ہم نے ہی ان کو اُس قوم کی تکالیف سے نجات دی جنہوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا تھا وہ بدکردار لوگ تھے۔ ہم نے اُن سب کو پانی میں غرق کر دیا۔

داؤد اور سلیمان علیہما السلام کا تذکرہ

۷۸......داؤد اور سلیمان علیہما السلام دونوں باپ بیٹا تھے، جب انہوں نے اُس کھیتی کے بارے میں فیصلہ کیا جس کو قوم کی بکریاں روندگئی تھیں، ہم ان کے فیصلے کو دیکھ رہے تھے۔ ہم نے سلیمان کو فیصلہ کی سمجھ عطا کی اور ہم نے دونوں کو حکومت اور علم نبوت عطا کیا، ہم نے ہی داؤد علیہ السلام کے لئے پہاڑوں کو مسخر کیا۔ پہاڑ اور پرندے آپ کے ساتھ اللہ کی تسبیح پڑھتے تھے۔ یہ سارے ہمارے ہی کام ہیں داؤد کو دشمن کے وار سے بچنے کے لئے زرّہ بنانا بھی ہم نے سکھایا، اس پر شکر کرو۔

سلیمان علیہ السلام کے لیے تیز ہوائیں ہم نے مسخر کیں وہ اپنی مرضی سے جہاں چاہتے وہ آپ کو بمع لشکر کے لے جایا کرتیں اور شرارتی جن بھی ہم نے آپ کی دسترس میں دیئے جو پانی میں غوطے لگا کر حضرت سلیمان علیہ السلام کی مرضی سے عمل کرتے، اس کے علاوہ دوسرے کام بھی کرتے تھے۔ ہم ہی ان کی دیکھ بھال کرتے اس واسطے وہ اپنی شرارتوں سے نقصان نہیں پہنچا سکتے تھے۔

تذکرۂ ایوب علیہ السلام

۸۳......ایوب علیہ السلام نے اپنی بیماری میں ہمیں پکارا، ہم نے ان کی دعا قبول کی اور ان کی تکلیف دُور کر دی، ہم نے ان کو اہل وعیال زیادہ کر کے دیا، یہ ہماری ان پر رحمت ہوئی اور سب عبادت گزاروں کے لئے نصیحت ہے۔

تین پیغمبروں کے صبر کا تذکرہ

۸۵......حضرت اسماعیل، حضرت ادریس، حضرت ذوالکفل علیہم السلام ہمارے رسول اور صابر لوگ تھے ہم نے ان کو اپنی رحمت میں داخل کیا، نبوت عطا کی، یہ سب سلجھے ہوئے تھے۔

حضرت یونس علیہ السلام کی آزمائش کا ذکر

۸۷......مچھلی والے سے مراد حضرت یونس علیہ السلام ہیں جب وہ قوم سے ناراض ہو کر وہاں سے ہجرت

اختیار کرلی (ابھی تک انہیں وہاں سے جانے کا صریح حکم اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہیں ملا تھا) ان کے خیال میں تھا کہ ہم اس پر تنگی یعنی گرفت نہیں کریں گے، ان کی مرضی کے برعکس ہم نے گرفت کی وہ مچھلی کے پیٹ میں چلے گئے لیکن وہاں بھی ہمیں نہیں بھلایا۔ تین اندھیروں کے اندر ہمیں پکارا، ہم نے اُن کی فریاد سُنی اور قبول کی، مچھلی سے نجات دی، غموں سے نجات دی۔ اسی طرح ہم ہی مومنوں کو نجات دیا کرتے ہیں۔ ان کی پکار کے الفاظ یہ تھے:

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ.

یہ آیتِ کریمہ کے نام سے مشہور ہے، اب بھی لوگ اپنی مشکلات کے حل کے لیے اس کا ورد کرتے ہیں، سوا لاکھ بار پڑھ کر دُعا کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ مشکل کو حل کر دیتے ہیں، جو مشکلات کو حل کر دے وہ معبودِ برحق ہے۔

زکریا، یحییٰ علیہما السلام

۸۹......زکریا علیہ السلام نے بڑھاپے میں اپنے رب کو پکارا، بیٹے کے لئے دعا مانگی، عرض کی: اے رب! مجھے اکیلا نہ چھوڑ، کوئی وارثِ علمِ نبوت عطا کر، بے شک تو ہی بہترین وارث ہے۔ ارشادِ باری ہے: ہم نے اُن کی دعا قبول کی، یحییٰ نامی بیٹا عطا کیا (وہ بھی بعد میں نبی بنے) ان کی بیوی بانجھ اور بوڑھی تھی، اُسے اولاد کے قابل بنایا، اسی سے یحییٰ علیہ السلام تولّد ہوئے، جو ہر ایک کی دعا سنتا اور قبول کرتا ہے وہی معبود برحق ہے۔

نتیجہ، ثمرہ

جتنے پیغمبروں کا اوپر ذکر ہوا ہے یہ سب نیکیوں میں دوڑتے تھے۔ خوشی اور غم، شوق اور خوف میں ہمیں پکارتے تھے، سب خشوع خضوع کرنے والے حضرات تھے۔ ان کی اتباع میں تم سب لوگ بھی اللہ کو ایک مان کر اس کی عبادت کرو اور جو مانگنا ہو اُسی سے مانگو یہی صراطِ مستقیم ہے۔

حضرت مریم علیہا السلام پر عطاءِ خداوندی

۹۱......وہ عورت جس نے اپنی عصمت کی حفاظت کی، پاکدامنہ تھی جن کا نام مریم تھا، ہم نے اس کے اندر روح پھونک کر بغیر خاوند کے بچہ عطا کیا (جو بعد میں نبی بنا جو عیسیٰ علیہ السلام کے نام سے مشہور ہوئے) ہم نے ہی مریم اور اُس کے بیٹے عیسیٰ علیہ السلام کو جہان والوں کے لئے اپنی وحدانیت کے لئے دلیل بنایا۔

لُبِّ لباب

۹۲......ان تمام سابقہ واقعات انبیاء کا خلاصہ اور لُبِّ لباب یہ ہے کہ تم سب ایک اُمت ہو اور میں تم سب کا رب ہوں تم سب میری ہی عبادت کرو (اسی میں کامیابی ہے، یہی وحدتِ دین ہے، یہی اتفاق کی چیز ہے، اس میں

زندگی آرام سے گزرے گی اور آخرت میں کامیابی ہوگی)۔

وحدت قائم نہ رہ سکی

۹۳......لوگوں نے وحدت کو توڑ دیا (شیطان کی سازش کامیاب ہوئی) سب ہماری طرف لوٹ کر آئیں گے، اپنے کیے کا بدلہ پائیں گے۔

موحّدین کے اعمال کی ناقدری نہیں ہوگی

۹۴......ایمان لاکر موحّد بن کر جو لوگ نیک اعمال کریں گے اُن کے اعمال کی ناقدری نہیں ہوگی، ہم ان کو ضرور بدلہ دیں گے لہٰذا محنت سے اعمال کرو تمہارے اعمال لکھے جارہے ہیں کسی عمل کا بدلہ ضائع نہیں ہوگا۔

ہلاک شدہ اقوام کا دنیا کی طرف لوٹنا حرام ہے

۹۵......جس بستی کے لوگوں کو ہم نے ہلاک کر دیا اُن پر حرام ہے یعنی ممتنع ہے کہ وہ ہماری طرف لوٹ کر بدلہ لیں، وہ تو سیدھے جہنم میں جائیں گے۔ یا کہ ہلاک شدہ لوگوں کا دنیا میں آنا حرام یعنی ممتنع ہے لہٰذا مرنے سے پہلے نیک اعمال کرلیں دوبارہ موقعہ نہیں ملے گا۔

یا کہ جن لوگوں کا ہلاک کرنا ارادۂ خداوندی میں طے ہے وہ ایمان کی طرف رجوع نہیں کریں گے۔

یا کہ جو لوگ کفر وشرک کی وجہ سے ہلاک کر دیئے جائیں یہ ممکن نہیں کہ وہ خاک ہو جائیں اور دوبارہ زندہ ہو کر حساب نہ دیں، وہ ضرور زندہ کیے جائیں گے، سزا بھگتیں گے۔

یا کہ جن کو ہلاک کر دیا جائے گا وہ دوبارہ حساب کے لئے دنیا میں نہیں آئیں گے، ان کا حساب آخرت میں ہی ہوگا۔

قیامت کی نشانیاں

۹۶......قربِ قیامت کی علامت یہ ہے کہ یاجوج ماجوج جو کہیں بند ہیں اُن کی بندش ختم ہو جائے گی وہ زمین پر ایسے تیزی سے دوڑ رہے ہوں گے جیسے کوئی شخص اونچائی سے تیزی سے نیچے آتا ہے۔ جب اللہ کا سچا وعدۂ قیامت قریب آجائے گا تو کفار کی حالت متغیر ہو جائے گی اُن کی آنکھیں پھٹی ہوئی ہوں گی اور وہ کہہ رہے ہوں گے ہماری کم بختی کہ ہم غفلت میں رہے بلکہ ہم ظالم تھے۔ انہیں کہا جائے گا اب اقرار کا کیا فائدہ! اب تو تم اپنے معبودانِ باطلہ کے ساتھ جہنم کا ایندھن بنوگے جہنم میں ہمیشہ رہوگے، وہ جہنم میں چیخ رہے ہوں گے، شور اتنا ہوگا ایک دوسرے کی آواز یا بات بھی نہیں سنیں گے۔ ابن مسعودؓ کی روایت کے مطابق ہر دوزخی کو لوہے کی صندوق میں بند کر کے جہنم کی تہہ

میں رکھا جائے گا اس لئے کسی کی آواز نہیں سنیں گے۔(تفسیر عثمانی)

بشارت برائے مومنین

۱۰۱......جن لوگوں کیلئے ہماری طرف سے بھلائی طے ہے وہ تو جہنم سے دور ہوں گے وہ اُس کی آہٹ تک نہیں سنیں گے۔ وہ جنت میں جائیں گے ان کی ہر خواہش وہاں پوری کی جائے گی انہیں اُس دن کی بڑی گھبراہٹ کا کوئی غم نہیں ہوگا، فرشتے ان کو سلام کرنے آئیں گے اور اُن سے کہیں گے یہ وہ دن مبارک ہے جس کا تم لوگوں کو وعدہ دیا گیا تھا۔

روزِ قیامت آسمان کی حالت

۱۰۴......قیامت کے روز آسمانوں کو اس طرح لپیٹ کر رکھ دیا جائے گا جس طرح منشی دستاویز لکھ کر کاغذ کو لپیٹ کر تہہ کر دیتا ہے۔ جب دنیا کا تمام کھیل ختم ہو جائے گا، اللہ تعالیٰ جن کو دوبارہ پیدا کرنا چاہیں گے تو وہ پہلی بار کی طرح سہولت سے پیدا کر دیں گے جیسا کہ انسان اور جن دوبارہ پیدا کیے جائیں گے ان سے حساب لیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اپنا وعدہ پورا کر کے دکھائیں گے۔

بشارت

۱۰۵...... جنت کے وارث و مالک تو اللہ کے نیک بندے ہیں یہ بات ہر آسمانی کتاب میں لکھی ہوئی ہے۔ زبور سے مراد ہر آسمانی کتاب ہے یا کہ وہ کتاب ہے جو داؤد علیہ السلام پر اُتری، وہ سب سے چھوٹی کتاب ہے اُس میں بھی نصیحت کے بعد وراثت والی بات لکھی ہوئی ہے جو پیغام ہے عبادت گزار بندوں کے لیے۔

رحمۃٌ للعالمین

۱۰۷......اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو باعثِ رحمت بنا کر بھیجا ہے کیونکہ آپ کے واسطے سے لوگوں کو توحید کی دولت ملی ہے اور صراطِ مستقیم حاصل ہوئی، اب جو توحید کو مان کر صراطِ مستقیم پر چلے وہ اللہ کی رحمت سے جنت میں جائے گا۔

دلیل وحی

۱۰۸......رحمت کی پہلی اکائی توحید ہے جس کی وحی اللہ نے اپنے رسول پر کی کہ آپ لوگوں کو بتا دیں تمہارا معبود برحق صرف ایک ہے اُس کے سامنے جھک جاؤ اپنے رسول کی اتباع میں اس دولت عظیمہ کو قابو رکھو تو ضرور رحمت کے ذریعے جنت جاؤ گے۔ شومئ قسمت سے جو لوگ توحید سے منہ پھیریں تو آپ ان کو کہہ دیں: میں تو تم سب

کو برابر خبردار کر چکا ہوں، میرے علم میں یہ نہیں ہے کہ تمہارے وعدے کا وقت قریب ہے یا دور ہے۔ اللہ پر کوئی بات پوشیدہ نہیں رہتی تم زور سے بولو یا پوشیدہ بات کرو، کھل کر اسلام پر طعن کرو، تکذیب رسول کرو یا دل میں کینہ اور حسد چھپا کر رکھو، سب اللہ کے علم میں ہے اس کی سزا بھگتنا پڑے گی۔

اختتام بر دُعا

رحمۃ للعالمین کی دعا پر سورۃ کا اختتام ہو رہا ہے۔ دعا میں حق کا فیصلہ مانگا اور بتایا کہ رب تعالیٰ ہی ایسی ذات ہے جس سے مدد طلب کی جاتی ہے اور یہ بھی معلوم ہوا رسول بھی مختارِ کل نہیں ہوتے وہ بھی اللہ سے مانگتے ہیں لہٰذا سب کو اللہ سے مانگنا چاہیے۔

تمت سورة الانبياء بفضل الْإِلٰه......

سُورَةُ الْحَجّ مَدَنِيَّةٌ

[ترتیب قرآنی (۲۲) ترتیب نزولی (۱۰۳) آیات (۷۸) رکوع (۱۰)]

ربط: سورۃ الانبیاء دُعا پر ختم ہوئی سورۃ الحج تقویٰ سے شروع ہو رہی ہے۔

خلاصہ: اثباتِ توحید اور نفی شرک پر دلائل قیامت کی ہولنا کی حکمِ جہاد، حج، قربانی، انفاق کا حکم، زجرات، تخویفات بشارات اور شکوات کا بیان ہوگا۔

تقویٰ کا حکم، شدتِ قیامت

۱......خطاب عام ہے جس میں ختم رسالت کا اثبات اور اللہ کی نافرمانی سے بچنے کا حکم ہے جسے تقویٰ کہتے ہیں، قیامت کی ہولنا کی کا ذکر ہے کہ قیامت کا زلزلہ اتنا سخت ہوگا جس میں ماں اپنے دودھ پیتے بچے سے غافل ہو جائے گی اور حاملہ اپنا حمل گرا دے گی، لوگ بغیر نشے کے بے ہوشی کی حالت میں ہوں گے، بہت سخت عذاب کی کیفیت ہوگی۔

شکویٰ

۲......کچھ لوگ جیسے (نضر بن الحارث) اللہ کے بارے میں بغیر دلیل کے جھگڑتے ہیں، شیطان مردود کی پیروی کرتے ہیں اور شیطان ایسا خبیث ہے جو اپنے متعلقین کو جہنم کی راہ پر چلاتا ہے۔

مراحل پیدائش

۵......انسان کو اللہ تعالیٰ پہلے مٹی سے، پھر نطفے سے، پھر مضغہ وغیرہ کے مراحل سے گزار کر ماں کے رحم میں تین اندھیروں میں سمیع بصیر انسان تیار کر دیتا ہے، پیدا ہونے کے بعد دوبارہ مراحل سے شروع ہوتے بچہ پھر جوان پھر بوڑھا ہو کر اس دنیا سے رخصت ہو جاتا ہے، لیکن واپسی کی کوئی ترتیب نہیں ہوتی۔ کوئی بچپن میں مر جاتا ہے، کوئی ایسی نکمی عمر تک پہنچ جاتا ہے کہ جاننے کے باوجود بہت سی چیزیں اُسے بھول گئی ہوتی ہیں۔ جو رب یہ سارا نظام چلاتا ہے وہی معبود برحق ہے، قیامت بھی وہی قائم کرے گا۔ قیامت کی مثال یہ بھی ہے زمین خشک دبی پڑی ہوتی ہے، ہم

اُس پر بارش برسا کر زندہ کر دیتے ہیں، وہ حرکت میں آتی ہے، بڑھ جاتی ہے، کھیتی اُگاتی ہے، اُس پر قسم قسم کے خوشنما جوڑے نظر آتے ہیں۔ یہ دلیل ہے اس بات کی کہ اللہ ہی برحق ذات ہے، وہی مردوں کو زندہ کرتا ہے اور ہر شے پر کامل قدرت رکھتا ہے۔ قیامت آنے والی ہے اس میں کوئی شک نہیں ہونا چاہیے، اللہ تعالیٰ قبر میں پڑے مُردوں کو زندہ کرے گا۔

کچھ لوگ اللہ کے بارے میں بغیر دلیل کے جھگڑا کرتے ہیں نہ اُن کے پاس علم ہوتا ہے نہ ہدایت، نہ کوئی روشن کتاب۔ وہ چالاکی سے پہلو موڑتا ہے تاکہ لوگوں کو اللہ کی راہ سے بھٹکائے اُس کے لئے دنیا میں رُسوائی ہے، قیامت کے دن ہم اُسے جلنے کا عذاب چکھائیں گے، یہ اُس کے اپنے ہاتھوں کی کمائی ہوگی جو اُس نے آخرت کے لیے آگے بھیجی ہوگی، اللہ تعالیٰ تو بندوں پر ذرہ برابر بھی ظلم نہیں کرتے۔

کچھ لوگ ایسے احمق بھی ہوتے ہیں جو اللہ کی عبادت کنارے پر کھڑے ہو کر کرتے ہیں، اگر اسے کچھ حاصل ہو تو مطمئن ہو جاتا ہے اگر اُسے کوئی تکلیف پہنچے تو چہرے کے بل پھر جاتا ہے۔ یہ دنیا اور آخرت میں نقصان اٹھاتا ہے جو واضح نقصان ہوتا ہے۔ وہ اللہ کے سوا اُن کو پکارتا ہے جو نفع نقصان کا اختیار نہیں رکھتے۔ یہ دُور کی گمراہی ہے، یہ اُن کو پکارتا ہے جن کا نقصان ان کے نفع سے زیادہ قریب ہوتا ہے یہ تو بُرا دوست اور بُرا ساتھی ہے۔

بشارت برائے صالحین

۱۴...... اللہ تعالیٰ ایمان لا کر نیک اعمال کرنے والوں کو ایسی جنت میں داخل کریں گے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی، اللہ تعالیٰ جو چاہتے ہیں کرتے ہیں با اختیار ہیں۔

حاسد کو تنبیہ

۱۵...... جو حسد کا مارا یہ خیال کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول کی مدد نہیں کریں گے وہ ایک رسی آسمان سے تان کر اُس کے ساتھ لٹک جائے پھر اس کو کاٹ دے پھر دیکھے یہ تدبیر اُس کے غصے کو ختم کر سکتی ہے (غصہ کیا ختم ہوگا وہ خود زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھے گا اور اس غصے کے ساتھ جہنم میں جا کر ہمیشہ جلتا رہے گا)۔ قرآن پاک کی واضح آیات تو ہم نے نازل کر دیں، ہر مسئلہ روشن نظر آتا ہے، جو اس کے ساتھ وابستہ ہو جائے وہ ہدایت پائے گا، اگر کسی میں انابت نہیں تو اللہ تعالیٰ کی مرضی اُسے ہدایت پر لے آئے یا اُسے گمراہی میں رہنے دے۔

اُخروی مدارِ نجات

۱۷...... مختلف جماعتیں اپنے نام کو مدارِ نجات سمجھتی ہیں مثلاً مومن، یہودی، صابی، نصاریٰ، مشرک، مجوسی۔ سب اپنے آپ کو نجات والا سمجھتے ہیں حالانکہ یہ بالکل غلط ہے۔ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ فیصلہ فرمائیں گے کون

کامیاب ہے! ان میں ایمان دار نیک اعمال کرنے والے کامیاب ہیں، دنیا میں جس نام کے ساتھ مشہور ہوں نام میں نجات نہیں ہے۔

ساری مخلوق ساجد ہے

۱۸...... زمین اور آسمان کی تمام چیزیں اللہ کو سجدہ کرتی ہیں مثلاً سورج چاند، ستارے، پہاڑ، درخت، چوپائے اور بہت سے انسان سب سجدہ کرتے ہیں کچھ انسان سجدہ شرعی نہ کر کے ذلیل ہو رہے ہیں جسے اللہ تعالیٰ ذلیل کر دے اُسے کوئی عزت نہیں دے سکتا۔ انسانوں کے دو فریق ہیں ایک فریق کافر ہے جن کو آگ کا لباس پہنایا جائے گا، سر پر گرم پانی اُنڈیلا جائے گا جس سے ان کی کھال پگھل جائے گی اور پیٹ کی ہر چیز بھی گل سڑ جائے گی، لوہے کے ہتھوڑوں سے پیٹے جائیں گے۔ جب جہنم کے غم سے نکلنے کا ارادہ کریں گے انہیں دوبارہ جہنم میں دھکیل دیا جائے گا۔

دوسرا فریق ایماندار اور صالح اعمال والا ہے۔ جن کو اللہ تعالیٰ جنت میں داخل کریں گے۔ انہیں سونے اور موتیوں والے کنگن پہنا کر سنوارا جائے گا۔ ریشم کا لباس زیبِ تن کریں گے کیونکہ ان کو پاکیزہ بات کی ہدایت ملی تھی اور صراطِ حمید پر چلتے رہے تھے۔

کفار کی بدکرداریاں

۲۵...... کفار لوگوں کو اللہ کی راہ یعنی شریعت سے روکتے ہیں، مسجد حرام سے بھی روکتے ہیں حالانکہ مسجد حرام پر وہاں کے باشندوں اور باہر سے آنے والے مسلمانوں سب کا برابر کا حق ہے۔ بد دینی پھیلاتے ہیں، جو بد دینی پھیلائے اُس کے لئے دردناک عذاب ہے۔

مومنوں کا فردِ کامل

۲۶...... طوفانِ نوح میں بیت اللہ بھی شہید ہو گیا، اللہ تعالیٰ نے دوبارہ تعمیر کے لیے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو منتخب فرمایا، انہوں نے اپنے بیٹے اسماعیل سے مل کر دوبارہ تعمیر کیا جس کا تذکرہ سورۃ بقرہ میں موجود ہے، مٹے ہوئے نشانات کو فرشتے نے نشان لگا کر نمایاں کر دیا بعض کہتے ہیں ہوا نے اتنی جگہ صاف کر دی بعض کہتے ہیں بادل نے اتنی جگہ گھیر کر نشاندہی کر دی، جو بھی ہوا، بیت اللہ کی دوبارہ تعمیر مکمل ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حکم دیا اس گھر میں شرک نہیں ہونا چاہیے اور یہ گھر عبادت کرنے والوں کے لیے صاف شفاف ہونا چاہیے تاکہ وہ آرام سے طواف، اعتکاف اور نماز وغیرہ اعمالِ صالحہ ادا کر سکیں۔

اعلانِ حج

۲۷...... اور لوگوں کو اعلانِ حج کر دیں تاکہ وہ پیدل اور دور دراز سے اپنی سواریاں جو سفر سے کمزور ہو چکی

ہوں گی پرسوار ہو کر حج ادا کریں، اپنے منافع کا مشاہدہ کریں، خاص دنوں میں خاص ذکر حج عمرے کی صورت میں کریں، قربانیاں پیش کریں، فقیروں کو ان کا گوشت کھلائیں۔ اپنی سفر کی میل کچیل سے بدن اور کپڑوں کو دھو کر صاف ہوں اور کفر و شرک و فسق سے اپنے دلوں کو بھی پاک کریں۔ اپنی منّتیں اور نذریں بھی پوری کریں، آزاد اور قدیم گھر بیت اللہ کا طواف کریں۔

تعظیم شعائر اللہ

۳۰...... بیت اللہ کے اردگرد بہت سی چیزیں قابلِ احترام ہیں، ان کا بھی احترام کریں، جو شعائر اللہ کا احترام کرے اُس کے حق میں بہت بہتر ہے۔

تمہارے استعمال کے لیے بہت سے جانور حلال ہیں اُن پر سواری کرو، بعض کا دودھ پیو اور گوشت کھاؤ، کچھ معدود جانور اور چیزیں تم پر حرام ہیں اُن سے بچو اور خصوصی طور پر بت پرستی اور جھوٹ سے بہت بچو۔ اللہ کی طرف جھکنے والے غیر اللہ سے اعراض کرنے والے بن جاؤ۔ مشرک کی مثال تو ایسے ہے جیسے کوئی آسمان سے گرے اُسے حرام خور پرندے اُچک کر لے جائیں یا تیز ہوائیں اُسے اُڑا کر اُسے کہیں دور مکان پر جا پھینکیں، جہاں اُس کا کسی کو پتہ نہ چلے۔

شعائر اللہ کی تعظیم وہی لوگ کرتے ہیں جن کے دلوں میں تقویٰ ہوتا ہے۔ اپنے جانوروں سے اپنی مرضی کے فوائد حاصل کرتے رہو لیکن ان میں سے جن کو ھدی کے لئے متعین کر دو ان سے منافع لینا بند کر دو، ان کو حرم میں جا کر ذبح کرو وہاں کے لوگوں کو ان کا گوشت کھلاؤ۔

قربانی کی عمومیت

۳۴...... ہر اُمت کے لیے اللہ تعالیٰ نے قربانی مقرر کی ہے تاکہ وہ مخصوص دنوں میں مخصوص جانوروں پر اللہ کا نام ذکر کر کے ذبح کریں اور اللہ کو خوش کریں۔

مختلف زمانوں میں مختلف قومیں ہوتی ہیں، لیکن یاد رکھو تم سب کا معبود اور کارساز ایک ہے اسی کے سامنے جھکو، عاجزی کا اظہار کرو، عاجزی کرنے والے لوگ وہ ہیں جن کے دلوں پر اُس وقت رُعب طاری ہو جاتا ہے جب اللہ کا نام اُن کے سامنے ذکر کیا جائے۔ وہ مصائب پر صبر کرتے ہیں نمازیں قائم رکھتے ہیں اور اللہ کے دیئے ہوئے مال، علم وغیرہ خرچ کرتے رہتے ہیں۔

قربانی کے اونٹ بیل وغیرہ بھی شعائر اللہ میں شامل ہیں، ان میں تمہارے لئے منافع ہیں جب انہیں ذبح کرنے لگو تو ان کو صف میں کھڑا کر دو (تین جگہ سے گلہ کاٹ دو) جب وہ گر جائیں تو ان کا گوشت نکال کر خود بھی کھاؤ

ہر ضرورتمند کو بھی کھلاؤ جو تمہارے پاس آ کر ضرورت کا اظہار کریں اور جو شرم سے گھر بیٹھے رہیں مانگنے کے لیے نہ آئیں سب کو کھلاؤ، اللہ نے یہ جانور تمہارے لیے مسخر کیے ہیں تم بھی اللہ کا شکر ادا کرو۔ ہر عبادت اخلاص کے ساتھ کرو مفید ہوگی، اس واسطے تمہاری قربانی کا گوشت اور خون کی اللہ کے ہاں قدر نہیں اخلاص کی قدر ہے۔ اخلاص کے ساتھ قربانی کی تو صرف گوشت نہیں قربانی کے سینگ، بال، پاؤں وغیرہ بھی قیمتی بن جاتی ہیں اور خون کا قطرہ قربانی کے گلے سے نکل کر زمین پر بعد میں پہنچتا ہے پہلے اللہ کے ہاں قبولیت کا مرتبہ حاصل کر چکا ہوتا ہے، خوشی سے قربانی دیا کرو (کمافی الحدیث)۔

اللہ نے ہی تو اتنے بڑے جانور تمہارے قابو میں دیئے ہیں، تم خود تو ان کو قابو میں نہیں لا سکتے لہٰذا ان پر اللہ کا نام لے کر انہیں استعمال کرو، قربانی کرو یا دیگر منافع اٹھاؤ، شکر ضرور کرو، شکر کرنے سے محسن بن جاؤ گے جن کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے خوشخبری ہے، جس کی حدود کا اندازہ نہیں ہے۔

مومنین کی مدافعت

۳۸...... مومن بن جاؤ اللہ مومنوں کی مدد کرتے ہیں، ان کو حج، عمرے اور قربانی کا موقعہ دیتے ہیں، ان کے دشمنوں کا زور توڑ دیتے ہیں اس واسطے وہ چھیڑ چھاڑ نہیں کر سکتے، خیانت کرنے والے ناشکرے لوگوں کو اللہ تعالیٰ بالکل پسند نہیں کرتے۔

جہاد کی اجازت اور علت

۳۹...... صحابہ کرامؓ نے ۱۳ سال مکہ مکرمہ میں مشرکین کے ظلم و ستم سہے، وہاں جہاد و مدافعت کی بھی اجازت نہ تھی، ہجرت کے بعد بھی جب دشمنوں نے پیچھا نہ چھوڑا، اللہ تعالیٰ نے جہاد کی اجازت دے دی جس کی پہلی علت یہ ہے کہ مظلوم مسلمان صرف ایمان لانے کی وجہ سے اپنے گھروں سے نکالے گئے، دوسری وجہ یہ ہے کہ اگر جہاد کے ذریعے کفار کو کنٹرول نہ کیا گیا تو ہر قسم کے عبادت خانے جہاں کثرت سے اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے وہ گرا دیئے جائیں گے۔ نہ کنیسے بچیں گے نہ کلیسے نہ مسجدیں نہ دیگر عبادت گاہیں، لہٰذا اب جہاد کی اجازت ہے۔ تم لوگ اللہ کے حکم کے مطابق اللہ کے دین کی حفاظت کرو، اللہ تعالیٰ تمہاری مدد کریں گے وہ بہت قوت اور عزت والے ہیں، تمہیں بھی جہاد سے عزت ملے گی۔

حکمرانی کے اصول

۴۱...... جہاد کی برکت اور اللہ کی نصرت سے فتح مل جائے تو حکومت چلانے کے چار اصول پر عمل کرو تو ملک امن کا گہوارہ بن جائے گا۔ (۱) نماز کا قیام یعنی حکمران خود نماز کی پابندی کریں اور پورے ملک میں نظامِ صلوٰۃ رائج کر

دیں کوئی بے نماز نہ رہے۔(۲)نظامِ زکوٰۃ، حکمران مال داروں سے زکوٰۃ وصول کر کے غریبوں میں تقسیم کریں، زکوٰۃ دینے والوں کا مال بھی پاک ہوگا دل بھی پاک ہوں گے، تجارت میں اور کمائی میں بھی برکت ہوگی غریب لوگ محبت کریں گے، دعائیں کریں گے، تعاون کریں گے۔ دعاؤں، محبتوں اور تعاون سے ملک ترقی کرے گا، خوشحالی ہوگی، امن کے ساتھ آخرت کی ترقی کے کام بھی کرسکیں گے۔(۳)امر بالمعروف کریں (۴) نہی عن المنکر کریں۔شرعی اصول کے مطابق جب لوگوں کو نیکی کے راستے پر کھڑا کر دیا جائے اور جو بُرائیاں کرتے ہیں ان کو بھی شرعی اصول کے ساتھ نصیحت اور سزا دینے کا نظام قائم کیا جائے تو نیکیاں رواج پائیں گی برائیاں ختم ہوں گی ، ملک ترقی کرے گا، آخرت بنانے کا موقعہ ملے گا، دنیا اور آخرت کے اچھے نتائج برآمد ہوں گے۔

انجامِ رُوگردانی

۴۲......جو قومیں ان اصولوں سے رُوگردانی کرتی ہیں وہ دنیا میں برباد ہو جاتی ہیں، نمونے کے طور پر برباد ہونے والی قوموں کی اللہ نے نشاندہی کر دی تاکہ آنے والے حکمران اور اقوام اس سے عبرت پکڑیں اور اپنا راستہ سیدھا کرلیں۔ برباد ہونے والی اقوام میں قومِ نوح، قومِ عاد، قومِ ثمود، قومِ ابراہیم، قومِ لوط، مدین والے اور قومِ فرعون سرفہرست ہیں، اس آیت میں تسلی رسول اور تخویفِ مجرمین بھی ہے۔ان کے علاوہ بھی بہت سی قومیں اللہ تعالیٰ نے ہلاک کر دیں ، جو مشرک تھیں، اصول کے خلاف چلی تھیں، ان کے گھر تباہ ہو گئے، کنویں برباد ہو گئے، مضبوط قلعے ویران ہو گئے۔

مقصدِ سیاحت

۴۶......دنیا میں گھومنے پھرنے کا مقصد تصویریں بنانا، دل بہلانا ہنی مون منانا، کھانا پینا وغیرہ نہیں ہونا چاہیے بلکہ عبرت حاصل کرنا مقصد ہونا چاہیے۔ کچھ زندہ دل لوگ آنکھوں سے دیکھ کر کانوں سے سن کر ذہن وفکر سے سوچ کر نتائج اخذ کرتے ہیں۔اپنی زندگی کا رُخ بھلائی کی طرف تبدیل کر لیتے ہیں اور کچھ مردہ دل لوگ اپنے سارے بدن کو مردہ بنالیتے ہیں، اُنہیں کچھ عبرت حاصل نہیں ہوتی ان کی آنکھیں اور دل بھی اندھے سے ہو جاتے ہیں۔

معاندین کی حماقت

۴۷......کچھ لوگ ایسے احمق ہوتے ہیں جو سمجھانے سے نہ سمجھتے ہیں نہ زمین پر چل پھر کر عبرت پکڑتے ہیں، بلکہ عذاب کا مطالبہ کرتے ہیں جو عذاب ان پر آنا ہی آنا ہوتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے جو عذاب کا وقت مقرر کر رکھا ہوتا ہے اُس پر آتا ہے پہلے نہیں آتا، اللہ تعالیٰ کو عذاب دینے میں کوئی جلدی نہیں ہوتی۔ مجرم ہزار سال کے بعد بھی اللہ کی دسترس میں رہتا ہے وہ اس مہلت سے فائدہ اٹھا کر قابو سے باہر نہیں ہوسکتا۔اگر وہ مہلت دے رہا ہے تو اس سے فائدہ

اُٹھالیں توبہ کرکے عذاب سے محفوظ بھی ہوسکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تو ہزاروں سال کا کام لمحات میں کرسکتے ہیں یا قیامت کا ایک دن ہزار سال کا ہوگا اُس میں عذاب مانگنے والے مجرموں کا کیا حال ہوگا؟ پہلے بھی کئی ظالم بستیوں کو اللہ نے مہلت دی لیکن انہوں نے اس سے فائدہ اٹھا کر توبہ نہیں کی آخرکار ہلاک کردیئے گئے۔

ختم نبوت

۴۹......خطاب عام سے ختم نبوت کا اثبات اور نذیر میں فریضۂ رسول ﷺ کا بیان ہے۔

بشارت برائے اہلِ ایمان

۵۰......دعوتِ رسول کو قبول کرکے ایمان لانے اور عمل صالح کرنے والوں کیلئے گناہوں کی بخشش اور رزقِ کریم ہے جو جنت میں ملے گا اور جو لوگ آیاتِ خداوندی کو جھٹلانے کی کوشش کرتے ہیں وہ جہنم میں جائیں گے۔

وساوسِ شیطانی کا رَد

۵۲......پہلے بھی شیطان اسی طرح کاروائیاں کرتا رہا ہے کہ جب رسول اپنی کتاب کی تلاوت کرکے لوگوں کو وعظ ونصیحت شروع کرتا تو دورانِ تلاوت سننے والوں کے دلوں پر شیطان وساوس ڈال کر صحیح مفہوم سمجھنے سے لوگوں کو روکنے کی کوشش کرتا لیکن اللہ تعالیٰ شیطان کے وساوس کو مٹا کر اُسے ناکام کردیتا البتہ بیمار دل لوگ اُس کے فتنے سے متاثر ہوجاتے اور اختلاف شروع کردیتے اور صاحبِ علم لوگ حق کو سمجھ کر ایمان لاتے۔ ان کے دل میں عاجزی ہوتی اللہ تعالیٰ اُنہیں صراطِ مستقیم کی ہدایت دیتے۔ شیطان نے قیامت تک زندہ رہنا ہے اُس نے ہر دور میں اپنی کاروائی جاری رکھنی ہے، اس سے گھبرانا نہیں چاہیے (اور بھی اِس کے مطالب ہیں) کفار ہمیشہ سے شک میں قیامت یا عذابِ عقیم تک شک میں رہیں گے۔ آخرکار اللہ تعالیٰ حق کا فیصلہ کردیں گے، فیصلے کے مطابق ایماندار جنت میں جائیں گے اور کافر جہنم کے عذاب میں مبتلا ہوں گے۔

مہاجرین کا اعزاز

۵۸......مومنوں کی ایک خاص قسم ان لوگوں کی ہے جنہوں نے دین کی خاطر اپنا سب کچھ چھوڑ کر ہجرت کی اور دین بچایا، جہاد کیا، شہید ہوئے یا اپنی موت مرگئے ہر حال میں اُنہیں عزت کی جگہ جنت میں داخل کرے گا، وہ خوش ہوجائیں گے۔ اللہ تعالیٰ کامل العلم اور بُردبار ہیں۔

انتقام کا اصول

۶۰......جس کو جتنی ناجائز تکلیف پہنچائی گئی ہو وہ اپنا بدلہ اُس کی مثل لے سکتا ہے زیادتی نہیں کرسکتا۔ بدلہ

لینے کے بعد اگر کوئی بدلہ لینے والے پر زیادتی کرے تو وہ قصوروار ہوگا۔ اللہ تعالیٰ مظلوم کی مدد کریں گے، لیکن اگر بخش دے تو اللہ تعالیٰ اس کو بخش دے گا، اس میں ترغیب بخشش بھی ہے۔

کمالِ صفات

۶۱......اللہ تعالیٰ ہی رات اور دن کو پیدا کرنے والا، ان کو گھٹانے بڑھانے اور تبدیل کرنے والا ہے۔ ہر ایک کی سنتا ہے ہر ایک کو دیکھتا ہے، اس واسطے معبود برحق ہے، بلند اور برتر ہے۔ اللہ کے علاوہ سب باطل معبود ہیں ان سے بچو۔

اللہ ہی آسمان سے بارش برساتا ہے جس سے زمین سرسبز ہو جاتی ہے اللہ کی زمین اور آسمان کی ہر شے کا مالک ہے وہ بے نیاز ہے کسی کا محتاج نہیں، وہ قابلِ حمد ہے۔

اللہ ہی نے زمین کی ہر چیز کو مسخر کیا ہے کشتیوں کو دریاؤں میں چلاتا ہے، آسمان کو تھامے ہوئے ہے۔ بندوں کے ساتھ بڑا شفقت اور رحمت کرنے والا ہے۔ اللہ نے تمہیں حیات دی پھر موت دے گا پھر زندہ کرے گا۔ اس واسطے معبودِ برحق ہے۔

انسان بڑا ناشکرا ہے، اللہ نے ہر اُمت کے لیے عبادت کا طریقہ الگ الگ مقرر کیا ہے، اس میں جھگڑنے کی ضرورت نہیں لیکن پکارنا اور دعوت دینا اللہ کے ساتھ خاص ہے۔ یہی صراطِ مستقیم ہے جس کی طرف آپ کو دعوت دیتے رہنا چاہیے۔ اگر لوگ آپ سے جھگڑیں تو آپ فرمائیں اللہ تمہارا ہر عمل جانتا ہے، قیامت کے روز فیصلہ کرے گا جس سے اختلاف تو ختم ہو جائے گا لیکن فائدہ اٹھانے کا وقت نکل گیا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کے پاس ہر چیز کا علم لوحِ محفوظ میں بھی موجود ہے یہ سب اللہ کے معبود اور واحد ہونے کے دلائل ہیں۔ لوگ جن کی عبادت کرتے ہیں ان کے پاس کوئی دلیل نہیں ہے نہ ان ظالموں کا کوئی مددگار ہے۔

مشرکین کی دیوانگی

۷۲......جب قرآن کی آیات مشرک سنتے ہیں تو منہ پر تیوری چڑھا لیتے اور غصے سے پاگل ہو جاتے ہیں۔ آیات سنانے والوں پر حملہ کرنے کو تیار ہو جاتے ہیں، انہیں بتا دیں تم سب سے بُری جگہ جہنم کی آگ میں جاؤ گے جو بہت بُری جگہ ہے اس کا اللہ نے وعدہ کیا ہے جو پورا کیا جائے گا۔

تمثیل برائے مشرکین

۷۳......مشرک لوگو! کان لگا کر سُن لو، جن کو تم نے اللہ کے سوا معبود بنایا ہوا ہے وہ تو چھوٹی سی مکھی بھی پیدا

نہیں کر سکتے اگر چہ سب مل جائیں بلکہ مکھی ان سے کوئی چیز کھانے پینے کی چھین لے وہ بھی نہیں چھڑا سکتے۔ سب طالب اور مطلوب کمزور ہیں۔ کمزور کیسے معبود بن سکتے ہیں؟ لہٰذا باطل پرستی سے نکلو اور ایک الٰہ کو مان کو موحّد بن جاؤ، اللہ بڑی قدر اور قدرت والے ہیں لیکن لوگ اللہ کی قدرت نہیں پہچانتے اور اللہ تعالیٰ کامل القوۃ اور عزت والا ہے، لیکن لوگ شناسا نہیں ہیں۔

انتخابِ رُسل

۷۵...... اللہ تعالیٰ تو معصوم اور عبادت گزار فرمانبردار مخلوق فرشتوں میں سے بھی منتخب کر کے خاص فرشتوں کو ڈیوٹی پر لگاتے ہیں اور مخدوم و مکرم مخلوق انسانوں میں سے بھی چُن کر رسول بناتے ہیں، جن میں رسالت کی اہلیت خود ودیعت کرتے ہیں اُن کو منتخب کرتے ہیں۔ اے مشرکو! تم ادنیٰ سے ادنیٰ مخلوق پتھر وغیرہ کو معبود بنا لیتے ہو۔ اللہ تعالیٰ تو لامحدود علم والا ہے، لوگوں کے آگے پیچھے، دنیا اور آخرت کے تمام حالات جانتا ہے، سب امور اُسی کی طرف لوٹتے ہیں، سب کا فیصلہ خود کرے گا۔

فلاح کے کام

۷۷...... معبودِ حقیقی نے اپنے خاص ایماندار بندوں کو خطاب کر کے کامیابی کے کام بتائے ہیں، یہ اُس کی مہربانی ہے۔ پہلا کام نماز ہے جس کے رکوع اور سجود اہم رکن ہیں۔ دوسرا کام مطلق عبادت ہے جس میں تمام عبادات آ گئیں مثلاً روزہ، حج، زکوٰۃ، جہاد، انفاق وغیرہ...... تیسرا کام تمام امورِ خیر کا حکم دیا جس میں صلہ رحمی، مکارمِ اخلاق، بُردباری، معافی، درگزر جیسے امور آتے ہیں اور گناہوں سے بچنا بھی اس کے ضمن میں آتا ہے۔

خاص حکم

۷۸...... پہلے امورِ خیر میں تمام عبادات کا حکم تھا اب ان میں سے خاص حکم جہاد کو واضح طور پر الگ بیان فرمایا جس کے دو مطلب ہو سکتے ہیں۔ ایک یہ ہے کہ عبادات میں سے ہر عبادت مجاہدے کے ساتھ کرو، دوسرا یہ کہ اللہ کے دشمنوں کفار مشرکین وغیرہ سے تلوار کے ساتھ جہاد کرو اپنے دشمن نفس، شیطان اور باغیوں کے ساتھ جہاد بھی اس میں آ گیا۔ اللہ کے تمام احکام آسان ہیں ان میں تنگی نہیں ہے۔ ملتِ ابراہیم کو لازم پکڑو۔

یہ بات یاد رکھو جو دین حضور علیہ السلام نے ہمیں دیا قرآن و حدیث میں موجود ہے فقہاء نے آسان کر کے پیش کیا ہے، یہی ملتِ ابراہیمی بھی ہے۔ یہ اُمت، اُمتِ مسلمہ ہے یعنی ماننے والے لوگ ہیں اور پہلی اُمتوں کے اعتراض پر یہ اُمت سابقہ انبیاء کے حق میں گواہی بھی دے گی۔ اور ان کا رسولِ محترم ان پر گواہی دے گا۔ (تفصیل حدیث میں ہے)

دین کا خلاصہ

سورۃ کے خاتمے میں دین کا خلاصہ تین چیزوں میں جمع کر کے بیان کر دیا گیا (۱) نماز پڑھو اس میں تمام بدنی عبادات آ گئیں (۲) زکوٰۃ ادا کرو، اس میں تمام مالی عبادات آ گئیں (۳) اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھو، اس میں قرآن پاک کی پوری تعلیم آ گئی۔ خصوصی طور پر اتفاق اور اتحاد لازم پکڑنے کا حکم آ گیا۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے ان احکام پر چلیں گے اللہ تعالیٰ ان کا دوست اور مددگار رہوگا، جس کا اللہ مددگار رہو وہ ہمیشہ کامیاب ہوگا۔

اے اللہ! ہمیں دین پر خلوص کے ساتھ چلا اور ہمارا دوست، آقا اور مددگار بن جا۔ آمین

تمت سورة الحج في رابع ايام تشريق وتمت امور الحج للحجاج الكرام، اللّٰهم وفّقنى للحج بعد الحج كلّ سنةٍ بالسهولة۔ (ابوعبید)

۱۲/ ذوالحجہ ۱۴۴۳ھ/۱۲/ جولائی ۲۰۲۲ء

اٹھارہواں پارہ

سُوْرَةُ الْمُؤْمِنُوْنَ مَكِّيَّةٌ

[ترتیب قرآنی (۲۳) ترتیب نزولی (۷۲) آیات (۱۱۸) رکوع (۶)]

ربط: فلاحی امور پر سورۃ الحج کا اختتام ہوا، اب فلاحی امور سے سورۃ المومنون کا آغاز ہو رہا ہے۔ سورۃ الحج میں حج کا حکم تھا، سورۃ المومنون میں حاجیوں کی صفات کا بیان ہے۔

خلاصہ: متصرف الامور، برکت دہندہ، معبود برحق صرف اللہ ہے، اس پر عقلی نقلی دلائل بیان ہوں گے۔ عذاب سے بچنے کے امور ثلاثہ، مومنوں کے صفات اور مشرکین کے قبائح وغیرہ مضامین کا بیان آئے گا۔

کامیاب مومنوں کے سات کام

ا تا ۹......(۱) نماز خشوع کے ساتھ پڑھتے ہیں (۲) ہر لغو سے منہ پھیرتے ہیں۔ لغو سے مراد عام ہے۔ عقیدے میں ہو یا قول و فعل اور اخلاق میں ہو......۔(۳) زکوٰۃ ادا کرتے ہیں یعنی مال اور دل اور اعضاء کو اصولِ شرعی کے مطابق پاک بناتے ہیں۔ (۴) اپنی شرمگاہوں کو حرام جگہ سے محفوظ رکھتے ہیں، ان کی بیویاں اور شرعی باندیاں حلال ہیں ان پر اکتفا کرتے ہیں۔ (۵) امانتوں کی رعایت رکھتے ہیں، مالکوں کو واپس کرتے ہیں۔ سارا دین اللہ کی امانت ہے، لوگوں کی امانتیں مال، راز، اقوال سب کو شامل ہیں۔ (۶) معاہدے کی بھی رعایت رکھتے ہیں، توحید، اتباعِ رسول، لوگوں سے وعدے، قول و اقرار عہد میں شامل ہیں۔ (۷) نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں یعنی ہر نماز کو اُس کے وقت میں شرعی اصول کے مطابق دائماً پڑھتے ہیں ایسے مومن جنت میں جا کر ہمیشہ رہیں گے۔

تخلیق انسانی کے مراحل

۱۲...... پہلے انسان حضرت آدم علیہ السلام کو مٹی سے، حضرت حوا کو پسلی سے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نفخ

سے پیدا کیا گیا۔ باقی تمام انسانوں کی پیدائش خاص طریقے سے مرحلہ وار رحمِ مادر میں ہوئی۔ چالیس دن کے وقفے سے حالت بدلتی ہے۔ پہلے نطفہ، پھر خون، پھر علقہ، پھر مضغہ پھر گوشت پھر ہڈیاں بنیں، پھر ڈھانچہ تیار ہوا، ہڈیوں پر گوشت چڑھا، گوشت پر پوست چڑھا، پھر انسان کے اندر مختلف مشینریاں لگا کر اللہ نے سمیع بصیر انسان تیار کر دیا۔ یہ کارنامہ اللہ کا ہے، اس واسطے معبود برحق اور برکت دہندہ ہے۔ یہی سورۃ کا دعویٰ ہے، دنیا کی زندگی عارضی ہے مگر اس دنیا کو چھوڑ جانا ہے۔ مرنے کے بعد زندہ ہو کر میدانِ محشر میں آ کر حساب دینا ہے پھر اللہ کے فیصلے کے مطابق جہنم یا جنت جانا ہے وہاں ہمیشہ رہنا ہے۔

آسمانوں کی پیدائش

۱۷......صرف انسانوں کو نہیں بلکہ سات آسمانوں کو پیدا کر کے اللہ تعالیٰ نے تمہارے اوپر بغیر سہارے کھڑے کر دیئے ہیں۔ آسمان سے بارش بھی اللہ تعالیٰ برساتا ہے اور پانی کو زمین میں ٹھہراتا ہے، اس سے تمہارے لیے پھل دار درخت کھجور اور انگور اور دیگر پھلدار درخت بھی پیدا کرتا ہے، جنہیں تم لوگ کھاتے ہو۔ خصوصی طور پر زیتون کا درخت بھی طورِ سینا سے پیدا کرتا ہے جس کے پھل سے گھی نکلتا ہے، جو سالن کا کام بھی دیتا ہے اور اُس نے مویشی پیدا کیے ہیں ان میں سے بعض کا تم دودھ پیتے ہو اور گوشت کھاتے ہو اور بعض پر سواری کرتے ہو اور بوجھ لادتے ہو، کشتیاں بھی بحری سفر میں سواری کیلئے اللہ نے پیدا کی ہیں۔ جس ذات کے یہ تمام کارنامے ہیں وہی اللہ تمہارا معبود برحق اور برکت دہندہ ہے۔

واقعہ نوح علیہ السلام

۲۳......توحید کا مسئلہ پرانا ہے اللہ تعالیٰ نے نوح علیہ السلام کو رسول بنا کر ان کی قوم کی طرف بھیجا تو انہوں نے اپنی قوم کو سب سے پہلی بات یہ بتائی کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اُس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں یہی دعویٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔ تو معلوم ہوا یہ توحید کا مسئلہ پرانا چلا آ رہا ہے۔

سرداروں کا انکار

۲۴......کافر سرداروں نے اس بات کو بنیاد بنا کر کہ نوح بشر ہے، اپنی سرداری چاہتا ہے، نبوت کا انکار کر دیا اور کہا اگر رسول ہوتا تو فرشتہ ہوتا، ہم نے اپنے باپ دادوں میں کسی بشر کو رسول بنایا گیا ہو، نہیں سنا۔ یہ مجنون سا معلوم ہوتا ہے کچھ دیر انتظار کرو یہ مر کھپ جائے گا۔ ساڑھے نو سو سال تبلیغ کا کام کرنے کے بعد جب معلوم ہوا کہ اب ان میں سے کوئی ایمان نہیں لائے گا تو اللہ سے قوم کی ہلاکت اور اپنے لیے نصرت کی دعا مانگی جو قبول ہو گئی۔ اللہ کے حکم

سے کشتی تیار کی، اللہ کے حکم سے تمام ایمانداروں کو اُس پر سوار کیا، طوفان آیا، کشتی تیر گئی، تمام مشرک قوم طوفان میں غرق کر دی گئی۔ اس واقعے سے عبرت ہے موجود لوگوں کے لئے جو مومن ہیں وہ ایمان پر پختہ رہیں اور عبادت کر کے ترقی کریں، جو کافر ہیں ایمان لا کر ہلاکت سے بچ سکتے ہیں۔

دیگر انبیاء علیہم السلام کا تذکرہ

۴۹......نوح علیہ السلام کے بعد بھی بہت سی قوموں کی طرف اللہ نے رسول بھیجے، سب نے اپنی اپنی قوم کو اللہ کی عبادت کی دعوت دی اور فرمایا: اللہ کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں......کافر سرداروں نے کہا یہ بشر ہیں کھاتے پیتے ہیں نبی نہیں ہو سکتے۔ اگر تم نے ان کی اتباع کی تو نقصان میں پڑو گے اور یہ جو مرنے کے بعد دوبارہ اٹھنے کا کہتے ہیں یہ ممکن نہیں، یہ شخص اللہ پر جھوٹی باتیں گھڑ کر منسوب کرتا ہے، اس لیے ہم نہیں مانتے۔ ہم جتنی دیر جئیں گے جئیں گے، پھر مر کر مٹی ہو جائیں گے دوبارہ زندہ نہیں ہوں گے۔ آخر کار یہ قومیں بھی ہلاک ہو گئیں، ان کے بعد بھی قومیں اور ان کے رسول آتے رہے یہاں تک کہ موسیٰ علیہ السلام اور ان کے بھائی رسول بنا کر فرعون کے پاس بھیجے گئے، فرعون اور سرداروں نے جادوگر قرار دے کر نبوت کا انکار کیا اور کہا کہ ان کی قوم بنی اسرائیل تو ہماری خدمت گزار قوم ہے ہم ان میں سے دو آدمیوں کو رسول کیسے مان لیں، آخر کار فرعون بمع سرداروں کے غرق ہو کر ہلاک ہو گیا۔ پھر عیسیٰ علیہ السلام بھی رسول بن کر آئے ان کو قوم نے نہیں مانا، یہود آپ علیہ السلام کے قتل کے درپے ہوئے، اللہ تعالیٰ نے آپ کو آسمان پر اٹھا لیا۔

خطاب برائے انبیاء علیہم السلام

۵۱......اے رسولوں کی جماعت حلال کھاؤ اور نیک اعمال کرو، حلال غذا سے دل میں نورانیت پیدا ہوتی ہے، عبادت میں مزہ آتا ہے۔ انبیاء تو حلال کھاتے ہیں اصل حکم اُمتوں کو ہے، کیوں کہ ان میں حلال حرام کھانے والے ہوتے ہیں۔

وحدتِ دین

۵۲......واقعاتِ انبیاء کے بعد فرمایا: اُن سب کا دین ایک تھا، جیسا کہ ان کے خطابات سے مترشح ہے۔ وہ یہ ہے کہ سب کا رب ایک ہے، اس کی نافرمانی سے بچ کر رہو، شیطان کے ورغلانے پر لوگوں نے وحدت کو توڑ دیا، الگ الگ فرقے بنا لیے اور ہر فرقہ اپنے دین مخالف عقیدے اور بُرے اعمال پر خوش ہے۔ ان لوگوں سے دور رہو ان کو اپنی حیرت میں رہنے دو، ان کا باطل خیال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو باطل عقیدے کے باوجود مال، اولاد میں

بڑھاتے رہیں گے، یہ ان کی حماقت نہیں تو اور کیا ہے کہ نافرمانی والے کام کریں اور انعام کی اُمید رکھیں۔

کامیاب مومنوں کی اچھی صفات

۵۶......شروع سورۃ میں مومنوں کی سات اچھی صفات گزری ہیں مزید سات صفات یہ ہیں: (۸) وہ اپنے رب سے ڈرتے رہتے ہیں اس واسطے نافرمانی نہیں کرتے (۹) وہ اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے (۱۰) اپنے رب کی آیات پر پورا اعتماد رکھتے ہیں (۱۱) اپنے مالوں سے خرچ کرتے رہتے ہیں جس کی وجہ سے ان کے مال اور دل پاک ہوتے ہیں (۱۲) اُنہیں کھٹکا لگا رہتا ہے کہ وہ اپنے رب کے حضور کس طرح حاضری دیں گے (۱۳) وہ نیک کاموں میں دوڑ دوڑ کر حصہ لیتے ہیں (۱۴) نیک کاموں میں سبقت لے جاتے ہیں۔

اعمالنامہ تیار ہو رہا ہے

۶۲......اللہ تعالیٰ بڑے مہربان ہیں کسی کو طاقت سے زیادہ کام کی تکلیف نہیں دیتے۔ لوگوں کا اعمال نامہ تیار ہو رہا ہے محشر میں اس کے مطابق حق کا فیصلہ ہوگا۔

فرقہ بازوں کے مزید قبائح

۶۳...... پہلے تین گذری ہیں اب چوتھی (۴) ان کے دل غافل اور بے خوف رہتے ہیں (۵) ان کے اعمال قرآن اور سنت کے مخالف ہوتے ہیں (۶) جب ان دادِ عیش دینے والوں کی گرفت ہو تو چیخ اٹھتے ہیں، قبولیتِ توبہ کا وقت گذرنے کی وجہ سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے (۷) نصرتِ خداوندی سے محروم رہتے ہیں (۸) آیاتِ ربانی سن کر بِدکتے ہیں (۹) تکبر کرتے ہیں (۱۰) قرآن میں تدبر نہیں کرتے (۱۱) قصہ گوئی میں قرآن کے خلاف باتیں کرتے ہیں (۱۲) رسول اللہ کی معرفت رکھنے کے باوجود انکار کرتے ہیں (۱۳) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (نعوذ باللہ) مجنون کہتے ہیں (۱۴) حق کو ناپسند کرتے ہیں (۱۵) حق کو خواہشِ نفس کے تابع کرتے ہیں جس سے زمین و آسمان میں فساد پھیلتا ہے (۱۶) قرآن سے اعراض کرتے ہیں جس میں ان کا اپنا ذکر اور ان کے لیے نصیحت ہے، آپ ان سے فیس تو نہیں لیتے جو انکار کی وجہ بنے، آپ تو ان کو صراطِ مستقیم کی دعوت دیتے ہیں (۱۷) وہ آخرت کے منکر ہیں اس واسطے سیدھی راہ پر نہیں چلتے (۱۸) ضدی ہیں، مصیبت میں پکڑے جائیں تب بھی عاجزی اور توبہ نہیں کرتے (۱۹) اگر عذاب ہٹا دیا جائے تو شکر نہیں کرتے (۲۰) ان پر عذاب کا دروازہ کھولا جائے تو نا اُمید ہو جاتے ہیں توبہ نہیں کرتے۔

دلائل توحید

۷۹......اللہ وہ ہے جس نے تمہیں پیدا کیا، سننے کے لیے کان، دیکھنے کے لئے آنکھیں، سمجھنے کے لیے دل

دیئے۔تم لوگ بہت کم شکر کرتے ہو۔اللہ ہی نے تمہیں پیدا کر کے زمین میں پھیلایا،تم محشر میں بھی اُس کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔اللہ زندگی اور موت دیتا ہے،رات اور دن کو لے آتا لے جاتا ہے۔جس ذات کے یہ کارنامے ہیں وہی معبود برحق اور برکت دہندہ ہے،وہ اللہ ہے......۔

شکویٰ

۸۱......منکرین عقل سے کام نہیں لیتے بلکہ بغیر سوچے اپنے باپ دادوں کی بات دُہرائے جاتے ہیں کہ جب ہم مر کے مٹی میں مل جائیں گے ہڈیاں بوسیدہ ہو جائیں گی تو کیسے دوبارہ زندہ ہوں گے۔یہ پرانے قصے ہیں یہ وعدے تو ہمارے باپ دادوں سے بھی کیے گئے لیکن پورے نہیں ہوئے۔

منکرین سے پوچھیں

۸۴......توحید اور قیامت کے منکرین سے آپ پوچھیں بتاؤ زمین اور اُس کے اندر باہر کی مخلوق کس کی ہے؟ اور یہ بتاؤ سات آسمانوں اور عرش عظیم کا رب کون ہے؟ اور یہ بتاؤ ہر شے پر حکومت کس کی ہے؟ اور یہ شان کس کی ہے کہ وہ جسے چاہے پناہ دے دے اور وہ جس کو پکڑے اُسے کوئی پناہ نہ دے سکے؟ تو وہ ان سوالوں کے جواب میں فوراً کہیں گے یہ کام تو اللہ کے ہیں۔تو آپ انہیں کہیں جس کے بارے میں تم نے ان چیزوں کی ملکیت کا اعتراف کرلیا ہے وہی معبود برحق ہے وہی مُردوں کی پرانی ہڈیوں کو اور مٹی میں ملے اُن کے ذرات کو جمع کر کے دوبارہ انسان بنادے گا،پھر حساب بھی لے گا،اس کو نہ ماننا جہالت،بےخوفی ہے اور جادوزدہ ہونا ہے۔اب بات واضح ہوگئی کہ ہم تو اُن کے پاس حق لائے ہیں اور وہ یقینی طور پر جھوٹے ہیں۔

اولاد اور شریک کی نفی

۹۱......معبود برحق کی نہ اولاد ہے نہ اُس کو اولاد کی ضرورت ہے بلکہ اس کے لیے اولاد کا ہونا عیب ہے،جو لوگ اللہ کے لیے اولاد کی نسبت کرتے ہیں وہ جھوٹے ہیں اور اللہ کا شریک کوئی دوسرا اِلٰہ بھی نہیں ہے شریک کا ہونا بھی کمزوری کی علامت ہے۔اللہ تعالیٰ تمام کمزوریوں سے پاک ہیں۔بالفرض کوئی اور اِلٰہ ہوتا تو اس کی مخلوق الگ ہوتی پھر وہ ایک دوسرے پر چڑھائی کرتے۔جب یہ کام نہیں ہوئے تو معلوم ہوا نہ کوئی دوسرا اللہ ہے نہ اُس کی مخلوق ہے۔صرف اللہ واحد لاشریک ہے وہ کامل العلم ہے۔غیب اور حاضر کو برابر جانتا ہے،اُس کے علم میں اُس کا کوئی شریک نہیں تو واقع میں اُس کا کوئی شریک نہیں وہ شریکوں سے بلند و برتر ہے۔

دُعا کی تعلیم

۹۳......اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں کو خود تعلیم دیتے ہیں اور توحید کی تعلیم دی اب دعا کی تعلیم دے رہے ہیں کہ

جب مسئلہ توحید اور قیامت دلائل کے ساتھ پوری طرح واضح ہو گیا پھر بھی کوئی معاند نہ مانے تو اُس پر عذاب آ سکتا ہے۔اس لیے آپ یہ دعا کیا کریں کہ اے میرے رب! اگر ان معاندین کو میری موجودگی میں عذاب دیں جس کو میں دیکھوں تو مجھے ان ظالموں کے ساتھ عذاب میں شریک نہ کرنا۔یقینی طور پر میں اُن کو آپ کی موجودگی میں عذاب دینے پر پوری قدرت رکھتا ہوں اس واسطے عذاب سے بچنے کی دعا کرتے رہنا چاہیے، خصوصی طور پر اُمت کی تعلیم دی جا رہی ہے۔کیونکہ رسول تو یقینی طور پر گناہوں سے پاک اور عذاب سے محفوظ ہوتا ہے، اُمت جتنی بھی نیک ہو کوئی نہ کوئی گناہ کرتی رہتی ہے اس واسطے ان کے لیے سزا ممکن ہے اس واسطے وہ ضرور عذاب سے بچنے کی دعا کرتے رہا کریں۔

مکارمِ اخلاق

۹۶...... برائی کو بھلائی سے دفع کریں، معاندین کی ایذا رسانیوں پر بدلہ نہ لیں، اعراض کر لیں، معاف کر دیں، صبر کر لیں۔شیطان بدلہ لینے پر ابھارے گا اُس کی چالبازیوں سے بچنے کے لیے یوں دعا کریں: اے میرے رب! میں شیطان کے وساوس اور ان کے حاضر ہو کر وار کرنے سے تیری پناہ میں آتا ہوں، تو میں اُس کے وار سے آپ کو پناہ دوں گا۔

مرتے وقت کی دعا

۹۹......زندگی بھر اکڑ کر رہنے والا مجرم و معاند موت کے وقت مہلت کی دعا مانگے گا اور مرنے کے بعد جب دوبارہ اٹھایا جائے گا پھر بھی دعا مانگے گا کہ مجھے مہلت دی جائے موت کو ذرا مؤخر کر دیا جائے تاکہ میں مال صدقہ کر کے صالح بن جاؤں۔(ابراہیم:۴۴)

اور کہے گا: میں نے دیکھ سُن لیا مجھے دنیا میں لوٹا دو تاکہ صالح بن کر آ ؤں۔(الٓمّٓ تنزیل:۱۲)

ان کی دعا اور التجا قبول نہیں ہوگی ان کے آگے برزخ ہے اُس میں رہیں گے نفخہ ثانیہ تک، صور پھونکنے کے بعد جب دوبارہ اٹھیں گے تو رشتہ داریاں گم ہوں گی ایک دوسرے کو نہیں پوچھیں گے۔وہاں تو وزنِ اعمال ہوگا جس کے نیکی کے پلڑے بھاری ہو گئے وہ کامیاب ہوگا، جس کے ہلکے رہے وہ جہنم میں جائے گا ان کے چہرے آگ سے جھلس جائیں گے اور بدشکل بن جائیں گے۔انہیں کہا جائے گا آیا تم وہی ہو جن کو ہماری آیات سنائی جاتی تھیں اور تم ان کو جھٹلائے جاتے تھے؟ وہ کہیں گے ہماری بدبختی ہم پر غالب آ گئی تھی واقعی ہم گمراہ تھے اب ہمیں یہاں سے نکال کر دنیا میں بھیج دیں، مان کر زندگی گزاریں گے۔ہم اگر پھر بھی نافرمانی کریں تو ظالم ہوں گے پھر سزا دینا۔انہیں جواب ملے گا ذلیل پڑے رہو، میرے ساتھ بات تک نہ کرو، تم تو وہی بدمعاش ہو جو میرے ایماندار بندوں کا مذاق اڑایا کرتے اور وہ مجھ سے دُعائیں مانگا کرتے تھے۔آج ہم نے اُن ایماندار بندوں کو اُن کے صبر کی وجہ سے کامیاب بنا دیا

ہے تم جہنم میں جلتے رہو۔

دنیا کی زندگی

۱۱۲......اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تمہیں کچھ یاد ہے کہ تم دنیا میں کتنے ٹھہرے ہو؟ وہ کہیں گے ایک آدھ دن رہ کر آئے ہیں آپ شمار کرنے والوں سے پوچھ لیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے واقعی تم دنیا میں آخرت کے مقابلے میں کم ٹھہرے ہو اُس کم مدت میں بھی تم نے میرے رسولوں کی اطاعت نہیں کی، اگر وہاں اطاعت کر لیتے تو تمہیں یہ بُرے دن نہ دیکھنے پڑتے۔ وہاں آخرت کی تیاری کرتے تو آج آخرت میں سُرخرو ہوتے۔ تم نے تو دنیا میں یہ سمجھ لیا تھا ہم نے تمہیں عبث پیدا کر دیا اور تم نے لوٹ کر ہمارے پاس حساب کے لیے نہیں آنا تھا۔ اب آ چکے ہو اپنے بُرے عقیدے اور بُرے عمل کی وجہ سے ہمیشہ کے لئے جہنم چلے جاؤ۔

خلاصۂ سورۃ

۱۱۶......اللہ تعالیٰ سچا بادشاہ ہے تمام شریکوں سے بلند و بالا ہے معبود برحق ہے اُس کا کوئی شریک نہیں۔ وہ عزت والے عرش کا رب ہے جو اس اللہ کے ساتھ کسی کو شریک بنائے وہ جھوٹا ہے، اُس کے پاس کوئی دلیل نہیں، اُس نے اپنے رب کو حساب دینا ہے کامیاب نہیں ہوگا کیونکہ کوئی کافر مشرک کامیاب نہیں ہوتا۔

اختتام بر دُعا

آپ خود اور اُمت یہ دعا مانگا کریں: اے میرے رب بخش دے اور رحم فرما، تو ہی سب سے بہتر رحم کرنے والا ہے ہمارے اوپر بھی رحم فرما......

یہی ہے میری دعا تو قبول فرما اے میرے اللہ!

تمت سورۃ المومنون۔ اللھم اجعلنی من المومنین الفائزین واجعلنی متصفًا بصفاتِ المومنین الکاملین وأدخلنی فی جنّتك فی عبادك الصالحین۔ (ابو عبید)

۱۳/ ذوالحجہ ۱۴۴۳ھ/۱۳/ جولائی ۲۰۲۲ء

سُوْرَةُ النُّوْرِ مَدَنِيَّةٌ

[ترتیب قرآنی (۲۴) ترتیب نزولی (۱۰۲) آیات (۶۴) رکوع (۹)]

ربط: سورۃ المومنون دعاءِ ربانی پرختم ہوئی اب سورۃ النور کلامِ ربانی سے شروع ہوتی ہے۔سورۃ المومنون میں دلائل توحید کا بیان تھا سورۃ النور میں ہے کہ داعی توحید پر الزام بھی لگتے ہیں اُسے گھبرانا نہیں چاہیے۔

خلاصہ: توحید ایک نور ہے اس سے دل اور سارا جہان روشن ہوتا ہے اس پر دلائل ہوں گے، آدابِ معاشرت کے ۱۳ قوانین، آدابِ رسول، فوز وفلاح کا نسخہ وغیرہ کا بیان ہوگا۔

ترغیب الی القرآن

۱......اللہ تعالیٰ نے تین بار جمع متکلم کی ضمیر استعمال کرکے فرمایا کہ ہم نے یہ سورت اتاری، ہم نے اسے لازم کیا، ہم نے اس میں ہر قسم کے روشن دلائل اور احکام اتارے، تم اسے لو اس سے نصیحت حاصل کرو عمل کرو کامیاب ہو جاؤ گے۔اس میں معاشرے کی اصلاح کیلئے قانون بیان کیے گئے ہیں ان پر عمل کرنے سے معاشرے میں اصلاح ہوگی۔

پہلا قانونِ خداوندی

۲......کسی مرد یا عورت سے شرعی اصول کے مطابق زنا ثابت ہوجائے اور وہ شادی شدہ نہ ہوں یا شادی شدہ ہوں صحبت نہ کی اور خلوت صحیحہ نہ ہوئی ہو تو انہیں سو کوڑے مارے جائیں، حکم نافذ کرنے میں کوئی نرمی نہ کی جائے اور سزا کے وقت لوگ حاضر ہوں تاکہ عبرت پکڑیں اور ان کے لیے دعاءِ مغفرت بھی کریں اگر وہ مرجائیں، دعاءِ اصلاح کریں اگر وہ سزا کے بعد زندہ بچ جائیں۔کیونکہ جان سے مارنا مقصود نہیں ہے کوڑے درمیانے ہوتے ہیں کوڑے کھا کر بھی زندہ بچ سکتے ہیں۔اگر زانی محض ہوں تو انہیں سنگسار کیا جاتا ہے وہ اس سزا میں مرجاتے ہیں۔اگر زانی غلام یا باندی ہو تو ان کی سزا صرف کوڑے ہیں وہ بھی پچاس۔ثبوتِ زنا کے لئے اقرار یا چار مسلمان بالغ مرد ایک جیسی گواہی دیں۔

دوسرا قانونِ خداوندی

۳......زنا کار مرد یا عورت کا طبعی میلان یہ ہوتا ہے کہ کسی زنا کار سے نکاح ہو، تا کہ نکاح کے ساتھ ان کی آزادی بھی برحال رہے یا پھر مشرک سے نکاح ہو جو زنا کار سے بھی بدتر ہوتا ہے۔اس آیت میں طبعی میلان کی بات ہے۔شریعت میں عفیف زنا کار سے نکاح کرلیں تو بھی جائز ہے حُرِّمَ ذٰلِکَ کا مطلب زنا ہے نکاح نہیں ہے۔

تیسرا قانون؛حدِّ قذف

۴......پاکدامنوں پر تہمتِ زنا لگانے والا اگر چار گواہ پیش نہ کر سکے تو تہمت لگانے والے کو اَسّی (۸۰) کوڑے لگائے جائیں اور ہمیشہ کے لیے مردود الشہادۃ ہوگا اُس کی گواہی کسی مسئلے میں قبول نہ ہوگی اگر کوڑے کھانے کے بعد توبہ کرلے تو گناہ تو معاف ہو جائے گا لیکن مردود الشہادۃ والی سزا ہمیشہ باقی رہے گی۔

چوتھا قانون؛لعان

۶......خاوند اگر اپنی بیوی پر زنا کا دعویٰ کرے اُس کے پاس چار گواہ نہ ہوں، بیوی دعویٔ زنا تسلیم نہ کرے تو لِعان کریں۔پہلے خاوند چار بار اللہ کی قسم اٹھا کر کہے کہ میں اپنے دعویٰ میں سچا ہوں پانچویں بار کہے اگر میں جھوٹا ہوا تو مجھ پر اللہ کی لعنت ہو، پھر بیوی چار بار قسم اٹھا کر کہے وہ جھوٹا ہے پانچویں بار کہے اگر وہ سچا ہو تو مجھ پر اللہ کا غضب ہو، لِعان مکمل ہو جائے گا۔اس کے بعد قاضی دونوں کو جدا کر دے تو وہ میاں بیوی نہیں رہیں گے۔ان قوانین کا بیان بھی اللہ کا فضل اور رحمت ہے اللہ تعالیٰ توبہ قبول کرتا ہے،حکمت سے قانون بناتا ہے۔

افکِ عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان

۱۱......اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ حبیبۂ حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر منافقوں نے تہمت لگائی جس کی تفصیل تو حدیث اور بڑی تفسیروں میں ہے۔اس واقعہ میں اللہ تعالیٰ نے تین گروہ بنائے۔سب کے الگ احکام بیان فرمائے۔پہلے تمہید کے طور پر واقعہ کو غلط قرار دیا اور فرمایا: یہ تمہارے اپنے لوگوں کی کارستانی ہے پھر فرمایا اس کو شر نہ سمجھو اس میں خیر ہے۔اس طرح حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی عفت مستند ہوگئی۔قذف کا حکم آ گیا، تہمت لگانے والے ہمیشہ کے لیے رسوا ہو گئے۔یہ بھی معلوم ہو گیا کہ اپنے قریبی لوگوں سے تکلیف پہنچ سکتی ہے۔جتنا اس غلط واقعے میں کسی نے زیادہ حصہ لیا اتنا وہ بڑے عذاب کا مستحق ہوا۔اس آیت میں پہلے گروہ کا بیان ہے جنھوں نے منصوبہ تیار کیا، اُنہیں حد بھی لگی، رُسوا بھی ہوئے، قیامت میں بڑے عذاب میں مبتلا ہوں گے، وہ ہیں رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی

اوراس کے ساتھ دوسرے منافق۔ اور آج تک یا رہتی دنیا تک اُس کی اتباع کرنے والے اور اُم المومنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر زبانِ طعن دراز کرنے والے۔

دوسرا گروہ

۱۲......یہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی خاموش اکثریت کا بیان ہے جنہوں نے اس معاملے میں خاموشی اختیار کیے رکھی، نہ منافقین کے ساتھ ملے نہ خود اپنا موقف بیان کیا، بس پریشان ہوکر خاموشی اختیار کرلی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو اس معاملے میں خاموش رہنے پر ملامت کی، فرمایا: تم نے اس کی کھل کر مخالفت کیوں نہ کی؟ اپنے اوپر کیوں نہ قیاس کر لیا کہ تم ایسا کام نہیں کرسکتے تو اُمّ المومنین نے کیسے کرلیا۔ یہ بالکل غلط ہے۔ جیسے حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی سے فرمایا تھا کیا تو ایسا کام کرسکتی ہے؟ اُس نے کہا اللہ کی قسم میں نہیں کرسکتی، تو فرمایا: فَعَائِشَةُ وَاللّٰهِ خَيْرٌ مِنْكِ ''اللہ کی قسم عائشہ تجھ سے بہت بہتر ہے''۔

جب قاذفین چار گواہ نہ لاسکے تو جھوٹے ثابت ہوگئے، پھر بھی تم نے تردید نہ کی، خاموش رہے۔ اللہ کے فضل اور رحمت سے تم سزا سے بچ گئے۔ شکر کرو۔

تیسرا گروہ

۱۵......یہ مخلص صحابہ کا گروہ ہے جس میں صرف تین آدمی تھے حضرت حسّان، حضرت مسطح، حضرت حمنہ رضی اللہ عنہم۔ یہ بھی منافقوں کی چرب لسانی کا شکار ہوکر ان کی بولی بولنے لگے۔ ان کو بھی حدّ قذف لگی۔ ان کو اللہ تعالیٰ نے تنبیہ فرمائی۔ یہ واقعہ تم نے معمولی سمجھ لیا تھا اور زبان پر لے آئے بغیر کسی دلیل کے؟ یہ تو اللہ کے ہاں بڑا عظیم واقعہ ہے۔ یہ صرف اُم المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر تہمت نہیں، اس سے نبی علیہ السلام کی عزت پر حرف آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے انتخاب پر سوال اُٹھتا ہے۔ تم تو سنتے ہی کہہ دیتے ''یہ بہتانِ عظیم ہے'' ہم اپنی زبانوں پر اسے نہیں لا سکتے۔ جو غلطی تم سے ہوگئی اس کی سزا بھی تم نے بھگت لی۔ آئندہ کے لیے تمہیں حکم دیا جاتا ہے کہ پھر کبھی ایسی غلطی نہ کرنا۔ اللہ تعالیٰ نے احکام بیان کردیے ہیں ان پر عمل کرنا۔

بے حیائی کی اشاعت

۱۹......جو لوگ ایمانداروں میں بے حیائی پھیلاتے ہیں انہیں دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہوگا۔ اللہ کا فضل اور رحم ہے کہ اُس نے بعض کی توبہ بغیر سزا کے قبول کرلی جیسا کہ صحابہ کی اکثریت، بعض کی توبہ سزا کے بعد قبول کرلی جیسا کہ تین صحابہ جو منافقین کی چرب زبانی کا شکار ہوئے، اور جن لوگوں نے توبہ ہی نہیں کی وہ تو جہنم میں جائیں گے۔

اتباعِ شیطان سے ممانعت

۲۱......ایماندارو! شیطان کی اتباع نہ کرو وہ بے حیا ہے، بے حیائی اور نامعقول کام کرواتا ہے۔ اللہ نے اپنے فضل و رحم سے بہت سوں کو تو اس گناہ سے بچا لیا اور جن سے یہ گناہ ہو گیا ان کو بھی توبہ کی توفیق دے کر جہنم اور منافقت سے بچا لیا۔

شانِ صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ

۲۲......حضرت مسطح رضی اللہ عنہ جو صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کے بھانجے یا ماموں زاد بھائی تھے، مخلص مسلمان، مہاجر، بدری مسکین تھے، ان کا خرچہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ برداشت کرتے تھے۔ جب یہ منافقین کے ساتھ مل کر تہمت میں شریک ہو گئے، آیاتِ قرآنی کے نزول کے بعد جب ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی برأت اور عفت ثابت ہو گئی تو حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت مسطح رضی اللہ عنہ کا خرچہ بند کر دیا، تو اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے فضائل بیان کر کے خرچہ دوبارہ جاری کرا دیا۔

فرمایا: تم میں سے فضیلت اور وسعت والے لوگوں کے لیے مناسب نہیں کہ وہ رشتہ داروں، مسکینوں اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کا خرچہ بند کر دیں، انہیں چاہیے کہ وہ معاف کر دیں درگزر کر لیں۔ کیا تمہیں پسند نہیں کہ اللہ تعالیٰ تمہاری بخشش کر دے۔ اللہ تعالیٰ تو بہت بخشنے والا بڑا مہربان ہے۔ صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ نے آیت سنتے ہی کہہ دیا: بَلْ اُحِبُّ اَنْ یَّغْفِرَ اللّٰهُ لِیْ، "بلکہ میں پسند کرتا ہوں اللہ مجھے معاف کر دے"۔ حضرت مسطح رضی اللہ عنہ کو معاف کر دیا اور دوبارہ خرچہ جاری کر دیا۔ اپنی غیرت حمیت پر لات رکھ کر اللہ اور رسول کو خوش کر دیا اور صلہ رحمی کا حق ادا کر دیا۔ صدیق! تیری شان پر قربان!!

قاذف ملعون کا انجام

۲۳......جو لوگ پاکدامن، ایمان دار، بے خبر بھولی بھالی عورتوں پر تہمت لگائیں وہ دنیا اور آخرت میں ملعون اور آخرت میں بڑے عذاب میں پکڑے جائیں گے، ان پر ان کے ہاتھ پاؤں زبانیں ان کے خلاف گواہی دیں گے اور ہر ایک کو ان کے اعمال کا پورا پورا بدلہ ملے گا۔

جنس میں مناسبت اور میلان ہوتا ہے

۲۶......بدکار مرد اور عورتیں ایک دوسرے کے مناسب ہیں۔ اسی طرح نیک مرد اور عورتیں ایک دوسرے کے مناسب ہوتے ہیں۔ اسی اصول کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اَطیب الناس ہیں، آپ کی زوجہ مطہرہ اُم

المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا جن سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم بہت پیار کرتے ہیں وہ بھی اَطیب النّاس میں شامل ہوں گی، ان پر تہمت لگانا بے غیرتی ہے۔

یا کہ بُری باتیں بُرے لوگوں کے لئے مناسب ہیں اچھی باتیں اچھے لوگوں کے مناسب ہیں، اس اصول سے بھی اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بہت اچھی، نیک، عالمہ، فقیہہ عورت ہیں، ان کے حق میں بُری باتیں کرنا بہت بُری بات ہے۔ صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کا تو پورا گھرانا نیک لوگوں کا ہے، یہ بَری ہیں لوگوں کی تہمتوں سے۔ ان کے لیے اللہ کی طرف سے مغفرت اور رزق کریم ہے جو جنت میں ملے گا۔ خاص کر عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے گھرانے کا فرد ہونے کے ساتھ نبی علیہ السلام کے گھر کا فرد ہیں، پوری اُمت کی ماں ہیں، ان کے بارے ایسی باتیں جو منافقوں نے کی ہیں انتہائی غلط ہیں۔ ان آیات کے نزول کے بعد اُم المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی عفت کا منکر قرآن کا منکر ہے اور قرآن کا منکر کافر ہوتا ہے لہٰذا اُم المومنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی عفت کا منکر کافر ہے۔

پانچواں قانون؛ اجازت طلب کرنا

۲۷...... کسی کے گھر جاؤ تو پہلے اجازت طلب کرو، اگر اجازت مل جائے تو سلام پیش کر کے اندر داخل ہو، اگر گھر میں کوئی موجود نہیں جو اجازت دے، یا موجود تو ہے وہ کسی مصروفیت میں ہے، کہتا ہے اس وقت لوٹ جاؤ پھر آنا، تو بغیر ناراضگی کے لوٹ جانا چاہیے۔ اس سے دل صاف رہتے ہیں۔ اگر ایسے گھر میں جو عوام کے لیے بنائے گئے جیسے مسافر خانے، انتظار گاہیں، خانقاہیں، ان میں داخلہ کے لیے اجازت کی ضرورت نہیں۔ پہلے اجازت ہوتی ہے۔ ہاں اگر پہلے وہاں کچھ لوگ موجود ہوں تو ان کو سلام کر کے آپ بھی داخل ہو جائیں، اپنا نفع اٹھا کر چلے جائیں، مثلاً گاڑی کا انتظار ہے، سردی گرمی سے بچنا ہے، پیر کی انتظار ہے وغیرہ وغیرہ۔

چھٹا قانون؛ مرد نظر پر کنٹرول کریں

۳۰...... مردوں کو چاہیے وہ اپنی نظریں نیچی رکھیں یعنی غیر محرم سے اپنی نظر بچا کر رکھیں، اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں آنکھ پر کنٹرول سے شرم گاہ بھی کنٹرول ہو جاتی ہے، اچانک نظر پڑ جائے تو دوبارہ نظر پڑنے سے بچائے تو لذتِ ایمان حاصل ہوگی، اگر جان کر دوبارہ نظر ڈالی تو زہر آلود تیر ثابت ہوگی۔

ساتواں قانون؛ عورتیں بھی نظر نیچی رکھیں

۳۱...... مومن عورتیں بھی بلا ضرورت غیر محرم مردوں کو نہ دیکھیں اور شرمگاہوں کی حفاظت کریں، پردے میں رہیں، زنا سے بچیں۔ کیونکہ نظر زنا کی ڈاکیا ہے اور فساد کی متلاشی ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی زوجہ اُم سلمہ اور میمونہ رضی اللہ عنہما کو نابینا صحابی ابن اُم مکتوم رضی اللہ عنہ کے آنے پر پردے میں جانے کا حکم دے دیا تھا، انہوں نے عرض کی کہ وہ نابینا ہے، تو فرمایا: وہ نابینا ہے تم تو نابینا نہیں ہو۔ اور عورتیں اپنی زینت بھی ظاہر نہ کریں جو کہ زیور، سرمہ، کاجل، مہندی وغیرہ ہیں، مراد ان سے مواضع الزینت ہے مثلاً سینہ، گردن، کلائی، کان، ناک، آنکھیں، پاؤں ہیں۔ انہی اعضاء میں زیور پہنے جاتے ہیں مگر ان میں سے وہ اعضاء جو کام کاج، چیز لینے دینے کے وقت ظاہر ہو جاتے ہیں وہ مستثنیٰ ہیں مثلاً منہ، ہاتھ، پاؤں۔ حکم عورتوں کی آسانی کے لئے ہے لیکن غیر محرم مردوں کو بغیر ضرورت اُن کی طرف دیکھنا بھی ممنوع ہے جسے حجاب کہتے ہیں، اس میں ان اعضا کا پردہ بھی ضروری ہوتا ہے۔ عورتیں اپنی اوڑھنیاں سر پر ڈال کر سینے کی طرف لے آئیں تاکہ سینے کا اُبھار اور ہار پردے میں آ جائیں۔ کچھ مردوں سے پردہ نہیں ہوتا وہ خاوند، والد، سسر وغیرہ ہیں جو عورتوں کے محرم ہیں۔ جب باہر نکلیں تو پاؤں بھی زمین پر زور سے نہ ماریں تاکہ نہ پاؤں کا زیور ظاہر ہو نہ آواز غیر محرم کے کان تک پہنچے۔ مسلمان عورتوں، اپنی باندیوں اور ایسے خدمتگاروں سے جو کہ عورتوں کی حاجت نہیں رکھتے یعنی بوڑھے ہیں یا وہ بچے ہیں جنہیں عورتوں کے ستروں سے آگاہی نہ ہو۔ کسی حکم میں نافرمانی ہو جائے تو فوراً توبہ کرلیا کرو۔

آٹھواں قانون؛ نکاح کرادو

۳۲...... بے نکاح ضرورتمندوں کے نکاح کرادیا کرو۔ وہ کنوارے یا رنڈوے مرد ہوں یا کنواریاں، مطلقہ اور بیوہ عورتیں ہوں۔ نکاح سے ایمان مکمل ہو جائے گا اور زنا سے بھی حفاظت رہے گی، اگر فقیر ہوں تو اللہ تعالیٰ انہیں غنی بھی کردے گا۔

نواں حکم

۳۳...... اگر نکاح کے اسباب بالکل نہیں یا ابھی جوڑ نہیں ملا تو کچھ انتظار کریں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ انہیں غنی کردیں لیکن اس دوران پاکدامن رہیں، شہوت پر کنٹرول کے لئے روزے وغیرہ رکھنا شروع کردیں۔

دسواں قانون

جو غلام یا باندی مکاتبت کرنا چاہے، تمہیں ان کے اندر خیر کی توقع ہو تو انہیں مکاتب بنادو اور مالی مدد کر کے انہیں آزاد کرادو۔ باندیوں کو زنا پر مجبور کر کے پیسے نہ کماؤ، مال کمانے کے دوسرے ذرائع استعمال کراؤ مثلاً روٹیاں پکائیں، صفائی کریں، برتن دھوئیں، چرخہ کاتیں، کپڑے دھوئیں وغیرہ کام کروا کر بھی مال کماسکتے ہو۔ اگر ان کو اس کام پر مجبور کیا گیا تو گناہ گار مجبور کرنے والے ہوں گے وہ خوشی سے بھی یہ فعلِ بد نہیں کرسکتی، یہ حرام ہے۔ ہم نے قرآن پاک میں یہ واضح احکام دے دیئے ہیں، گذشتہ لوگوں کے حالات اور مثالیں بھی بیان کردی ہیں، وعظ ونصیحت بھی کر

دی ہے آپ لوگ عمل کر کے متقین بن جاؤ۔

توحید نور ہے

۳۵......اللہ تعالیٰ نے آسمان زمین اوران کی درمیانی چیزوں کو پیدا کر کے منور کر دیا، پہلے یہ کتم عدم میں تھے، وجود ملا تو نظر آنے لگے۔ یہی کام نور کا ہوتا ہے۔ اس کی مثال ایسے ہے جیسے شیشے کے چراغ میں زیتون کا شفاف تیل ڈال کر روشن کر کے ایک طاقچے میں رکھ دیا جائے تو اُس کی روشنی جمع ہو کر تیز ہو جائے اور وہ ہوا اور بارش سے محفوظ ہو جائے اور وہ دائمی طور پر روشنی دیتا رہے، اسی طرح توحید بھی ہمیشہ روشن ہوتی اور روشن کرتی ہے۔ اس واسطے توحید کا نور ذرہ ذرہ سے آشکارا ہے۔ پھر اس کو کتبِ سابقہ کی آیات انبیاء سابقین کی تعلیمات نے اس روشنی کو تیز کر دیا، پھر امام الانبیاء کے بیانات نے اس کو نورٌ علیٰ نور کر دیا۔

دلیل علی التوحید

۳۶......کچھ گھر ایسے ہیں جن کی نسبت اللہ کی طرف ہوتی ہے وہ عبادت خانے ہیں ان میں اللہ کی توحید کا ذکر ہر وقت ہوتا ہے، ذکر کرنے والوں کو کوئی تجارت خرید و فروخت غافل نہیں کرتی، وہ اللہ کی توحید کا ذکر کرتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں، زکوٰۃ ادا کرتے ہیں، اُس دن سے ڈرتے رہتے ہیں جس میں دل اُلٹ جائیں گے، آنکھیں پتھرا جائیں گی۔ اللہ تعالیٰ ان کو ان کے اعمال کا بدلہ دیں گے اور مزید انعام عطا کریں گے، اللہ تعالیٰ تو بغیر حساب کے رزق دیتے ہیں۔ اس سے معلوم ہو گیا موحدین کے اعمال کا انعام بغیر حساب کے ملے گا، لیکن مشرکین کے اچھے اعمال کا بدلہ انہیں آخرت میں نہیں ملے گا، اس کو مثال کے ساتھ سمجھایا گیا۔

پہلی مثال

۳۹......کفار کے اعمال کی مثال ایسے ہے جیسے پیاسا آدمی دُور سے ریت کے میدان کی طرف دیکھے جس پر سورج کی کرنیں پڑ رہی ہوں اسے وہ پانی محسوس ہو رہا ہو، وہ بڑی مشقت سے وہاں تک جائے تو وہاں ریت ہی ریت ہو پانی کا نام بھی نہ ہو تو یہ پیاس سے ہلاک ہو جائے گا، اسی طرح مشرک کے اعمال ریتلے میدان کی طرح بے فائدہ بلکہ ہلاکت کا باعث ہوں گے۔

دوسری مثال

۴۰......ایک شخص سمندر کی گہرائی میں ہو سمندر کے اوپر طوفانی لہریں ہوں، اوپر سیاہ بادل ہوں اتنی تاریکی ہو جائے کہ اپنا ہاتھ بھی نظر نہ آئے تو اس حالت میں کیسے کوئی اچھا کام کیا جا سکتا ہے؟ مشرک بھی ایسے تین اندھیروں میں ہوتا ہے: ظلمۃ الاعتقاد، ظلمۃ العمل، ظلمۃ القول۔ غلط عقیدے، غلط عمل اور غلط باتوں کے اندھیروں میں ہوتا ہے

اچھا کیسے کرے گا۔ یا کہ ظلمۃ القلب، ظلمت السمع، ظلمۃ البصر کے اندھیروں میں ہوتا ہے اُس کا دل سیاہ ہو، کان میں سیاہی، آنکھوں میں سیاہی ہو۔

موحّد کی مثال

موحد کے اعمال کی مثال آیتِ نور سے دی جاسکتی ہے کہ موحد کا سینہ طاقچہ ہے، اس کے اندر دل چراغ ہے، چراغ میں فطرت کا تیل ہے، وہ توحید کی دعوت کو قبول کرتا ہے اور احکام شریعت پر عمل کر کے خود روشن ہوتا ہے دوسروں کو روشن کرتا ہے۔

دلائل توحید

۴۱......زمین اور آسمان کی ہر چیز یہاں تک کہ پرندے فضا میں پر پھیلائے ہوئے اللہ کی پاکی اور حمد بیان کرتے ہیں، انہیں تسبیح وتحمید کا طریقہ بھی آتا ہے، اللہ تعالیٰ بھی ان کی نماز اور تسبیح کو جانتے ہیں، زمین آسمان کی ہر چیز اللہ کی مملوک ہے۔ آخر کار سب نے اُس کی طرف جانا ہے۔ بادل کو اللہ تعالیٰ پیدا کرتا ہے بارش برسا کر زمین کو زندہ کرتا ہے بادل میں گرج چمک اللہ نے رکھی ہے، بادل سے قطرہ قطرہ چھن کر زمین پر گرتا ہے، کبھی اولے بھی گرتے ہیں۔ رات اور دن کو اللہ ہی پیدا کرتا ہے انہیں اُلٹ پلٹ بھی اللہ کرتا ہے۔ اللہ نے ہی جانور پیدا کیے، بعض کو پیٹ پر بعض کو دو ٹانگوں پر بعض کو چار ٹانگوں پر بھی اللہ چلاتا ہے۔ وہ ہر شے پر قادر ہے جس ذات کے مذکورہ کارنامے ہیں وہ معبود برحق اور برکت دہندہ متصرف الامور ہے، اُس کا کوئی شریک نہیں۔

واضح دلائل

۴۶......ارشاد باری تعالیٰ ہے دلائل توحید تو ہم نے خوب بیان کر دیئے ہیں لیکن ان سے نتیجہ اخذ کر کے موحّد بننا ہر ایک کا کام نہیں، جسے اللہ ہدایت دے وہ موحّد بن جاتا ہے...... ۔ ہدایت انابت کرنے والوں کو ملتی ہے۔

منافق کی حالت

۴۷......منافق ایمان اور اطاعت کا دعویٰ کرتے ہیں لیکن مومن نہیں بنتے کیونکہ اطاعت نہیں کرتے جب کسی مسئلے میں انہیں اللہ اور رسول کی طرف بُلایا جائے تو منہ پھیر لیتے ہیں، اگر اُنہیں اُمید ہو کہ فیصلہ ہمارے حق میں ہو گا تو گردن جھکا کر دوڑے آتے ہیں۔ اطاعت نہ کرنے کی وجہ نبوت پر ایمان نہ رکھنے کی بیماری یا شک کی بیماری ہے یا پھر اللہ اور رسول کے ظلم سے ڈرتے ہیں، تیسری وجہ تو نہیں ہوسکتی۔ اللہ اور رسول کسی پر ظلم نہیں کرتے، پہلی دو وجہ سے مسلمان نہیں رہتے۔

مومن کی حالت

۵۱......مومن اللہ اور رسول کی دعوت پر لبیک کہتے ہیں، بات سنتے ہیں، عمل کرتے ہیں، یہ کامیاب لوگ ہیں کیونکہ جو اللہ اور رسول کی اطاعت کرتا ہے اللہ سے ڈرتا رہتا ہے اور نافرمانی سے بچتا رہتا ہے وہی کامیاب ہوتا ہے۔

منافقوں کو زجر

۵۳......جھوٹی قسمیں کھا کر اعتماد دلاتے ہیں، لیکن اطاعت نہیں کرتے، اصل تو اطاعت ہے جب جہاد کی دعوت دی جائے تو بہانہ بنا لیتے ہیں۔

اطاعت کا حکم

۵۴......اُمت کے لیے ضروری ہے کہ اللہ اور رسول کی اطاعت کریں۔ منافق اطاعت نہیں کرتے نبی کی ذمہ داری ہے کہ تبلیغ کریں اطاعت اور تبلیغ کو بوجھ سے تشبیہ دی گئی جو اس بوجھ کو اٹھائے گا وہی ہدایت پائے گا، جو ہدایت پائے گا وہ کامیاب ہوگا، رسول کا کام پہنچانا ہے زبردستی منوانا نہیں ہے۔

بشارت برائے صالحین

۵۵......ایمان اور عمل صالح کرنے والوں سے اللہ نے تین وعدے کیے ہیں۔ انہیں خلافت دیں گے، ان کا پسندیدہ دین مضبوط بنائیں گے، ان کے خوف کو امن سے بدل دیں گے۔ یہ وعدہ اُس وقت ہے جب تک وہ اللہ کی عبادت میں لگے رہیں گے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کریں گے نیک اعمال میں نماز کا قیام، زکوٰۃ کی ادائیگی اور ہر کام میں رسول کی اطاعت کرنا ہے اور رحمت کا مستحق بننا ہے۔

(نوٹ: اس آیت کو ''آیتِ خلافت'' یا ''آیتِ استخلاف'' کہا جاتا ہے۔ اہل سنت والجماعت کے نزدیک متفقہ طور پر یہ آیت خلافتِ راشدہ پر اولین طور پر ثابت ہو چکی ہے، اور حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان ذوالنورین اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم خلفاءِ راشدین کہلاتے ہیں۔ ان میں بھی خصوصی طور پر پہلے تین خلفاء یعنی خلفاءِ ثلاثہ کے ادوار میں متفقہ طور پر تمکین فی الارض خلفاء کو پوری طرح حاصل تھی۔ اور آیت میں مذکور تینوں وعدے خلفاءِ راشدین کے ادوار میں سو فیصد پورے ہوئے...... اس کے علاوہ قیامت تک مذکورہ بالا شرائط کے حامل حکام یا خلفاء کو ضمنی طور پر یہ آیت صادق آسکتی ہے۔ جیسے حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ)

تخویف برائے کفار

۵۷......نافرمان کفار کا ٹھکانہ جہنم ہے جو بہت بُری جگہ ہے انہیں سزا ضرور ہوگی، کہیں چھپ کر یا مددگاروں

کو بُلا کر سزا سے بچ نہیں سکیں گے، وہ عاجز ہیں اللہ قادر ہے ضرور سزا دے گا۔

گیارھواں قانون

۵۸......تین اوقات میں وہ بھی اجازت لے کر داخل ہوں جن سے پردہ واجب نہیں ہے کیونکہ یہ اوقات مختصر لباس کے یا مخصوص کام کے اوقات ہوتے ہیں (۱) صبح کی نماز سے پہلے (۲) عشاء کی نماز کے بعد (۳) دوپہر کو قیلولہ کے وقت۔ باقی اوقات میں بغیر اجازت بھی بچے باندیاں وغیرہ آ سکتے ہیں ہر بار اجازت مانگنا حرج ہے۔ جب بچے بالغ ہو جائیں تو ان سے پورا پردہ ضروری ہے یہ بہانہ نہ بنانا چاہیے کہ انہوں نے تو ہمیں دیکھا ہوا ہے اب ان سے کیسے پردہ کریں۔

بہت بوڑھی عورتیں جن میں خواہشِ نفس نہیں رہی اور نہ ان کی طرف کوئی رغبت کرتا ہے، اگر وہ پردہ میں کمی کر دیں تو جائز ہے بشرطیکہ وہ زینت کی نمائش نہ کرتی پھریں۔ بوڑھی بھی اگر پورا پردہ کرے تو بہتر ہے۔ اصول ہے: لِکُلِّ سَاقِطٍ لَاقِطٌ، ہر گری ہوئی چیز کو کوئی نہ کوئی اٹھانے والا ہوتا ہے۔ کوئی بوڑھی پر بھی نظر رکھ سکتا ہے۔

تیرھواں قانون

۶۱......معذور جو کام نہیں کر سکتے وہ اس کے مکلّف بھی نہیں، اپنے قریبی رشتہ داروں، بے تکلف دوستوں کے گھر سے کھانا کھا لینا ممنوع نہیں، یہ تب ہے جب تعلقات ٹھیک ہوں، مل کر کھانے میں برکت ہے، الگ الگ کھانے میں گناہ بھی نہیں۔

جب ایک دوسرے سے ملاقات کرو تو سلام کے ساتھ ملا کرو، یہ اللہ کی طرف سے برکت والا عمدہ تحفہ ہے۔

یہ عمدہ احکام اللہ نے تمہیں دیئے ہیں، ان کے افادے کو عقل سے سمجھو اور عمل کرو۔

مجلس نبوی کے آداب

۶۲......مجلس نبوی لگی ہو، تعلیم یا مشاورت کا عمل جاری ہو اور کسی کو ضروری کام پڑ جائے تو وہ آپ علیہ السلام سے اجازت لے کر جائے۔ اس پر مومن عمل کرتا ہے اس واسطے اس کو اجازت دینے کی اللہ تعالیٰ سفارش فرما رہے ہیں اور منافق بغیر ضرورت کے آنکھ بچا کر نکلتے ہیں جو بُرا عمل ہے۔

دوسرا ادب: اگر نبی علیہ السلام کو بُلانا ہو تو نام لے کر نہ بلائیں بلکہ صفات کے ساتھ ادب سے پکاریں مثلاً یا رسول اللہ، یا حبیب اللہ کہہ کر پکاریں، دور سے نہ پکاریں قریب جا کر پکاریں، اونچی آواز سے نہ پکاریں نہ بات کریں۔ صحابہ کرام اس پر عمل کرتے تھے منافق عمل نہیں کرتے تھے، ان کے لیے وعید ہے۔ یہ دردناک عذاب میں پکڑے جا سکتے ہیں۔ یا دنیا میں آفت زدہ ہو سکتے ہیں۔

اعادۂ مسئلہ توحید

۶۴...... آگاہ رہو! زمین اور آسمان کی ہر چیز اللہ کی ہے وہ خالق بھی ہے مالک بھی ہے، متصرف بھی ہے، وہ تمہارے سارے اعمال بھی جانتا ہے، بروزِ قیامت تمہیں ان سے خبردار کرے گا اور اس کے مطابق تمہارا فیصلہ بھی کرے گا وہ تو ہر شے کو خوب جانتا ہے، لہٰذا معبود برحق، متصرف الامور صرف اللہ ہے اور کوئی نہیں۔

تمت سورة النور بتوفيق النور، اللّٰهُمَّ أنشِرهُ فى العالَم اِلٰى تمام الدهور، واغفر لى وارحمنى وادخلنى فى بيت السُّرور۔

۱۴؍ذوالحجہ ۱۴۴۳ھ/۱۴؍جولائی ۲۰۲۲ء

سُوْرَةُ الْفُرْقَان مَكِّيَّة

[ترتیب قرآنی (۲۵) ترتیب نزولی (۴۲) آیات (۷۷) رکوع (۶)]

ربط: سورۃ النور کا اختتام توحید پر ہوا کہ ہر شے کا مالک اور عالم الغیب اللہ ہے، اب سورۃ الفرقان بھی توحید سے شروع ہورہی ہے کہ برکت دہندہ اللہ ہے اُسی نے برکت کے لیے قرآن نازل کیا۔

خلاصہ: سورۃ کا دعویٰ ہے کہ برکت دہندہ اللہ ہے۔ یہ دعویٰ تین بار ذکر ہوگا۔ اس دعوے پر کافی عقلی اور نقلی دلائل آئیں گے ماننے والوں کے لئے بشارتیں نہ ماننے والوں کے لیے تخویفات آئیں گی۔

دعویٰ مع الدلیل

ا...... برکت دینے والا وہ اللہ ہے جس نے حق و باطل میں فرق کرنے والی کتاب اپنے خاص بندے پر نازل فرمائی تا کہ وہ تمام جہان والوں کو خبردار کردے کہ اللہ ہر چیز کا مالک ہے نہ اُس کی اولاد ہے نہ کوئی اُس کا ملک میں شریک ہے، اس نے ہر چیز کو اندازے اور معیار پر پیدا کیا اور لوگ اس معبود حقیقی کو چھوڑ کر ایسوں کو معبود بناتے ہیں جو پیدا شدہ ہیں کسی کو پیدا نہیں کر سکتے نہ وہ ان کے نفع نقصان کے مالک نہ خود کو نفع دے سکتے نہ نقصان سے بچا سکتے ہیں۔ نہ موت حیات اور دوبارہ زندہ کرنے کے مالک ہیں۔

مشرک، کافر قرآن کو اللہ کی کتاب ماننے کے برعکس گھڑا ہوا جھوٹ قرار دیتے ہیں اور کہتے ہیں دوسروں کی مدد سے گھڑا گیا ہے اور کہتے ہیں یہ پہلے لوگوں کے واقعات ہیں جو صبح شام لکھے جاتے ہیں۔ آپ ان کو کہیں تم جھوٹ کہہ رہے ہو اس کو تو اُس اللہ نے اتارا ہے جو زمین آسمان کے بھید جانتا ہے اور بہت بخشنے والا مہربان ہے۔

منکرینِ رسالت کہتے ہیں ہم ان کو کیسے رسول مان لیں، وہ تو ہماری طرح کھاتے پیتے ہیں بازار جاتے ہیں ان کے ساتھ کوئی فرشتہ محافظ نہیں ہے نہ ان کے پاس سونا ہے نہ باغات ہیں جن سے کھائے یہ تو جادو زدہ شخص ہے۔

ظالم کہتے ہیں ان کی اتباع کرنا مسحور کی اتباع کرنا ہے۔

دیکھیں یہ کیسی مثالیں بیان کرتے جارہے ہیں آپ کے لیے، یہ ایسے گمراہ ہوئے ہیں کہ راہ راست پر آہی نہیں سکتے، ایسی گھٹیا باتیں پرلے درجے کے گمراہ کرتے ہیں۔

اعادۂ دعویٰ

۱......دوبارہ سن لو! برکت دہندہ اللہ ہی ہے اور یہ بات بھی ذہن میں رکھو کہ دنیا دارالعمل عیش پرستی کی جگہ نہیں ہے نبوت کی بنیاد دولت پر نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ آخرت میں جو انبیاء کو دیں گے کسی کے وہم وگمان سے بھی بالاتر ہوگا۔ اگر چاہیں تو دنیا میں بھی باغات اور محلات دے دیں، حضرت سلیمان علیہ السلام کی حکومت اس پر دلیل کافی ہے۔

اصل میں اعتراض کرنے والے قیامت کے منکر ہیں جب یہ قیامت میں حاضر ہوں گے، بھڑکتی ہوئی آگ ان کو دیکھے گی یہ اُس کے غصے اور بھڑنے کی تیز آواز سن رہے ہوں گے، پھر ان کو اس کے تنگ مکان میں ڈال دیا جائے گا، زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہوں گے پھر موت کو پکاریں گے موت کو سو بار بھی پکاریں پھر بھی وہ نہیں آئے گی۔ پھر انہیں کہا جائے گا اب بتاؤ قیامت ہے یا نہیں اور بتاؤ یہ جہنم بہتر ہے یا وہ جنت جو انبیاء اور ان کے متبعین کو ملے گی جس میں ان کی ساری خواہشیں پوری ہوں گی۔

میدانِ محشر میں مکالمہ

۱۷......میدانِ محشر میں مشرکین اور ان کے وہ معبود جو اللہ کے سوا ہیں، سب کو جمع کر کے پوچھیں گے آیا تم نے ان میرے بندوں کو گمراہ کیا تھا یا یہ خود گمراہ ہو گئے تھے؟ وہ جواب دے دیں گے: آپ کی ذات پاک ہے ہم کس طرح ان کو گمراہ کرتے، ہمارے لیے تو مناسب نہیں تھا کہ آپ کے سوا کسی کو کارساز بنالیں۔ آپ نے ان کو اور ان کے آباء کو نفع دیا۔ یہ نصیحت کو بھول گئے اور ہلاک ہوئے۔ اللہ تعالیٰ مشرکین سے فرمائیں گے: اُنہوں نے تو تمہیں جھٹلا دیا ہے۔ اب نہ تم یہاں سے پھر سکتے ہو نہ مدد حاصل کر سکتے ہو، ہم تمہیں بڑے بڑے عذاب چکھائیں گے۔

رسول انسان ہوتے ہیں

۲۰......یہ لوگ آپ کے انسان ہونے کی وجہ سے آپ کی نبوت کو نہیں مانتے، حالانکہ ہم نے آپ سے پہلے جتنے پیغمبر بھیجے سب انسان تھے، کھاتے پیتے اور بازار میں بھی جاتے تھے۔ تم ایک دوسرے کے لیے آزمائش ہو، صبر کرو اللہ تعالیٰ دیکھ رہا ہے۔

اُنیسواں پارہ

مشرکین کا تکبر اور عناد

۲۱......مشرک قیامت کے بھی منکر ہیں اور متکبر ہیں۔ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ یا فرشتے آ کر آپ کی نبوت کی تصدیق کریں پھر ہم مانیں گے۔ فرشتے تو نہ ماننے والوں کے لیے عذاب لے کر آتے ہیں، جس دن وہ آئے تو یہ کہیں گے ہمارے اور ان کے درمیان کوئی آڑ ہوتی۔ ان کے نیک اعمال غبار کی طرح اڑا دیئے جائیں گے۔ اس دن جنت والے بہتر حالت میں ہوں گے ان کا ٹھکانہ بہت اچھا ہوگا۔ قیامت کے روز آسمان پھٹ جائے گا۔ فرشتے اُتر آئیں گے وہ کفار پر بہت سخت ہوگا۔ حکومت اللہ رحمٰن کی ہوگی اور کوئی دعویدار نہیں ہوگا۔ ظالم مشرک اپنے ہاتھ افسوس سے کاٹ رہے ہوں گے اور کہہ رہے ہوں گے کاش! ہم اللہ کے رسول کے ساتھ راہ پکڑتے اور فلاں کو دوست نہ بناتے، اُس نے ہمیں گمراہ کر دیا تھا، شیطان مدد چھوڑنے والا ہے۔

رسول اللہ ﷺ کا اعلان

۳۰......اللہ کا رسول دربارِ خداوندی میں اعلان کرے گا: میری قوم نے قرآن کو چھوڑ دیا تھا اور بکواس قرار دیا تھا، نہ مانتے تھے نہ ماننے والوں کو سننے دیتے تھے۔ ہر نبی کے دشمن ہوئے ہیں لیکن اللہ نے سب کو ہدایت دی اور مدد کی، آپ بھی تسلی رکھیں مدد ہوگی، ہدایت ملے گی۔

اعتراض اور اس کا جواب

۳۲......منکرین کہتے ہیں قرآن اللہ کی کتاب ہے تو یک بارگی کیوں نہیں اُتری؟

جواب: احمقانہ سوال ہے، قرآن تو معجز کتاب ہے ایک بار اُترے یا بار بار اُترے۔ بار بار اُترنے میں دل کو تسلی ہوتی ہے، بار بار جبرئیل سے ملاقات ہوتی ہے۔ معترضین کے اعتراضات کا موقعہ پر باصواب جواب دیا جاتا ہے، نبوت کی وضاحت اور باطل پرستوں کو ندامت ہوتی ہے، وہ قیامت کے دن منہ کے بل چلا کر جہنم میں ڈالے جائیں گے۔

سابقہ اقوام کی ہلاکت کے واقعات

۳۵......اللہ نے موسیٰ علیہ السلام کو کتاب دی، بھائی ہارون علیہ السلام کو معاون بنایا، فرعون اور ہامان کی

طرف بھیجا انہوں نے تکذیب کی تو اللہ نے اُنہیں ہلاک کر دیا۔قومِ نوح کو نہ ماننے پر طوفانِ نوح میں ڈبویا، قومِ عاد، قومِ ثمود، قومِ شعیب کو بھی نہ ماننے پر ہلاک کر کے لوگوں کے لیے مثال قائم کی۔ اسی طرح قومِ لوط پر پتھروں کی بارش کی گئی۔ ان سب قوموں کی ہلاکت عبرت کا نمونہ ہے۔

قریشِ مکہ

۴۱......اے رسول! آپ کی قوم عجیب بے وقوف ہے آپ کو دیکھ کر مذاق شروع کر دیتے ہیں کہ آیا اس کو اللہ نے رسول بنایا ہے! گمراہی پر ہوتے ہیں اور کہتے ہیں اگر اس کی بات مانی تو گمراہ ہو جائیں گے (حالانکہ رسول کی اطاعت میں تو ہدایت ہے) جب عذاب کو دیکھیں گے تو معلوم کر لیں گے کون گمراہ تھا۔ جس نے اپنی خواہش کو اِلٰہ بنایا ہوا ہے آپ اس کے وکیل نہیں ہیں وہ تو جانوروں سے زیادہ گمراہ ہیں۔ نہ حق سنتے ہیں نہ سمجھتے ہیں۔

دلیل توحید

۴۵......اللہ تعالیٰ نے چیزوں کے سائے بنائے ہیں سورج ان پر دلالت کرتا ہے، انہیں گھٹا تا بڑھاتا بھی اللہ ہے اگر چاہتا تو کھڑا کر دیتا نہ گھٹتا نہ بڑھتا۔ اللہ نے رات کو لباس، نیند کو سکون، دن کو اُٹھ کر کمانے کا ذریعہ بنایا ہے۔ اللہ ہی بارش سے پہلے خوشخبری کے لئے ہوائیں بھیجتا ہے آسمان سے پاک پانی اُتارتا ہے اُس سے مردہ زمین کو زندہ کرتا ہے انسان اور جانور پانی پیتے ہیں، مذکورہ کارناموں والا معبود حقیقی اور برکت دہندہ ہے۔ اللہ ہی بدل بدل کر دلائل بیان کرتا ہے تا کہ لوگ نصیحت حاصل کریں۔ وہ تو ناشکری کرتے ہیں اللہ چاہتا تو آپ کو بھی کسی بستی کا نبی بنا دیتا لیکن اُس نے آپ کو زمین کے آخری کنارے اور زمانے کے آخری دن تک نبی بنا کر ختم نبوت کا تاج آپ کے سر پر سجا دیا، آپ کافروں کی بات نہ مانیں، اُن کے ساتھ بڑا جہاد کریں جسے جہاد بالسیف کہتے ہیں۔

دلائلِ عقلیہ

اللہ ہی نے میٹھے اور کڑوے پانی والے دو سمندر بنا کر چلا دیے، درمیان میں غیر محسوس پردہ رکھ دیا۔ اللہ نے ہی پانی سے انسان کو پیدا کیا اور اُس کے نسبی اور سُسرالی رشتے قائم کیے تا کہ خوشی سے زندگی گزاریں۔ لیکن لوگ ان کی عبادت میں لگ رہے ہیں جو نہ نفع دے سکتے ہیں نہ نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ کافر انسان اپنے رب کی طرف پشت کیے ہوئے ہیں یعنی بے پرواہی کرتے ہیں۔ رسول کا کام ڈرانا اور خوشخبری دینا ہے وہ کسی سے مزدوری، چندہ وغیرہ بھی نہیں لیتا۔ حمد، تسبیح اور بھروسہ اور اعتماد صرف اللہ کا ہونا چاہیے، جو ایسا زندہ ہے جس پر موت نہیں، وہ بندوں کے گناہوں سے بھی پوری طرح خبردار ہے، اگر وہ باز نہ آئے تو سزا دے گا۔

تعارفِ رحمان

۵۹......حقیقی معبود وہ ہے جس نے آسمانوں زمینوں اور باقی اشیاء کو صرف چھ دن کے قلیل عرصہ میں بغیر مادے کے پیدا کیا، وہی حکمران ہے، وہی رحمان ہے اگر نہیں جانتے تو خبر رکھنے والوں سے پوچھ لو۔ سجدے کا مستحق بھی رحمان ہے لیکن منکرین اس سے بھاگتے ہیں۔ آسمان میں بُرج اور روشنی کے لئے سورج چاند بھی رحمان نے بنائے ہیں، رات اور دن کو بنا کر لانے لے جانے والا بھی رحمان ہے، یہ دلائل ہیں اُس شخص کے لیے جو نصیحت حاصل کرنے اور شکر کرنے کا ارادہ کرے۔

تعارفِ عباد الرحمٰن

۶۳......رحمان کے بندے کہلانے کا حق وہ رکھتے ہیں جو (۱) زمین پر وقار سے چلتے ہیں (۲) جاہلوں سے سلامتی کی بات کرتے ہیں (۳) رات عبادت میں گزارتے ہیں (۴) جہنم سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں (۵) خرچ میں اعتدال رکھتے ہیں (۶) رحمان کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے نہ کسی کو معبود سمجھ کر پکارتے ہیں (۷) ناحق قتل نہیں کرتے (۸) زنا نہیں کرتے (۹) کوئی غلطی ہو جائے تو توبہ کر کے رحمان سے اپنا تعلق بحال کر کے گناہ بخشوا لیتے ہیں اور انعام بھی حاصل کرتے ہیں (۱۰) جھوٹی گواہی نہیں دیتے (۱۱) بدکرداروں کی محفل سے شریفانہ انداز میں گزر جاتے ہیں (۱۲) رحمان کی آیات سن کر غور و فکر کرتے ہیں، عمل کرتے ہیں، اندھوں بہروں کی طرح ضد میں آ کر انکار نہیں کرتے جاتے (۱۳) اپنی اولاد کی صحیح تربیت کرتے ہیں، ان کے لیے رحمان سے دعا مانگتے ہیں کہ وہ اُن کو اِن کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے اور پرہیزگار بنائے تا کہ سارا گھرانہ تقویٰ میں امام اور قائد بن جائے۔

ان صفات والوں کو رحمان جنت میں بالا خانے عطا فرمائیں گے کیونکہ انہوں نے صبر کے ساتھ جم کر ایسے اچھے کام کیے جو رحمان کو پسند آ گئے۔ وہ جنت میں ہمیشہ رہیں گے اور سلامتی کے ساتھ ملاقات کریں گے، سلام کے ساتھ ملیں گے، خوشگوار ماحول میں بہت اچھی جگہ رہیں گے۔

استغناءِ رحمان

۷۷......اچھی صفات والے عباد الرحمٰن نے اپنی آخرت بنا لی ہے، کفار کی طرح ضد نہیں کی، انکار اور بدکرداری نہیں کی لیکن اس میں رحمان کا کوئی فائدہ نہیں، نہ کسی کی بدکرداری سے اللہ کو نقصان ہے۔ اگر تم اللہ کو نہ پکارتے، اچھی صفات نہ اپناتے تو تمہیں بھی کفار کی طرح عذاب لازم ہو جاتا۔ (الامان والحفیظ)

اللّٰهم اجعلني من عبادک الصّالحين المرتاضين.

تمت سورة الفرقان بتوفيق الرحمٰن ، الحمدُ لِلّٰه المنّان ارجو منك المغفرة و الرّحمة و الحنّتان یا رحمٰن۔ (ابو عبید)

۱۶/ ذوالحجہ ۱۴۴۳ھ/ ۱۶/ جولائی ۲۰۲۲ء

سُوْرَةُ الشُّعَرَاءِ مَكِّيَّةٌ

[ترتیب قرآنی (۲۶) ترتیب نزولی (۴۷) آیات (۲۲۷) رکوع (۱۱)]

ربط: سورۃ الفرقان کی ابتداء کلام اللہ کے فرقان ہونے کی حیثیت سے ہوئی، اب سورۃ الشعراء کی ابتدا کلام اللہ کے فصیح بلیغ ہونے کی حیثیت سے ہو رہی ہے۔ سورۃ الفرقان کے آخری رکوع میں رحمان نے اپنے پسندیدہ بندوں کے صفات گنوائے ہیں۔ اب سورۃ الشعراء کے شروع میں رحمٰن نے اپنے پسندیدہ بندوں میں سے ایک اعلیٰ بلند اور برتر شخصیت کی محنت کا ذکر کیا اور اُسے اعتدال کی ترغیب دی۔

خلاصہ: سورۃ الفرقان میں رحمان کو عقلی دلائل سے برکت دہندہ ثابت کیا، اب سورۃ الشعراء میں اسی مسئلے کو نقلی دلائل سے ثابت کیا جاتا ہے۔

ترغیب الی القرآن

۲..... قرآن پاک اتنا فصیح بلیغ ہے اور مدلل مسائل بیان کرتا ہے، جس کا عقل سلیم ہو وہ اسے کلام اللہ تسلیم کیے بغیر نہیں رہ سکتا۔

تسلی رسول ﷺ

۳..... آپ اُمت کے ایمان لانے کیلئے محنت تو کریں لیکن ان کے ایمان نہ لانے پر حد سے زیادہ پریشان نہ ہوں کہ آپ ان کے غم میں اپنے آپ کو ہلاکت کے قریب پہنچا دیں۔ آپ کا کام مسئلہ پہنچانا ہے منوانا نہیں ہے۔ اگر منوانا ضروری ہوتا تو ہم آسمان سے کوئی ایسی چیز نازل کر دیتے کہ منکرین کی گردنیں اس کے سامنے جھک جاتیں اور ایمان لاتے، یہ مجبوری والا ایمان مقصود نہیں ہے اختیاری ایمان مقصود ہے۔ یہی وجہ ہے کہ منکرین رحمٰن کی طرف سے آئی ہوئی ہر نصیحت سے منہ پھیر لیتے ہیں اور استہزاء کرتے ہیں۔ ان کو تکذیب اور استہزاء کی خبر لگ جائے گی جب اس کا نتیجہ سامنے آیا اور عذاب میں مبتلا ہو جائیں گے۔ یہ ظالم اُس رحمان کی نصیحت کا انکار کر رہے ہیں جس نے ان کے لیے زمین میں ہر چیز کے کتنے نفیس جوڑے پیدا کیے ہیں جو رحمان کے برکت دہندہ ہونے کے دلائل ہیں اور اس کے عزیز الرحیم ہونے کا پتہ دیتے ہیں، پھر بھی منکرین بے حیائی کرتے ہوئے انکار کر رہے ہیں۔

واقعات برائے عبرت

یہاں سے چند ضدی اور منکرینِ توحید و رسالت لوگوں کی ہلاکت کا بیان ہے تا کہ موجودہ ضدی منکر اُن سے عبرت پکڑ کر ضد سے باز آ جائیں یا وہ ضدی اقوام کی طرح ہلاک کر دیئے جائیں۔

پہلا واقعہ

۱۰...... پہلا واقعہ فرعون کی ہلاکت کا ہے جو ضد میں شیطان بنا ہوا تھا۔ فرعون کی اصلاح کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بھیجا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کچھ درخواستیں کیں جو سورہ طٰہٰ میں گزری ہیں اور کچھ اِس سورۃ میں دُہرائی گئیں مثلاً سینہ کی تنگی، زبان کی بندش ہٹانے کا مطالبہ کیا اور ہارون علیہ السلام کو مددگار بنانے کی درخواست کی جو قبول ہو گئی۔ فرعون کے پاس پہنچے، دعوت دی۔ اس سے عجیب گفتگو ہوئی۔ اسے اپنے معجزات دکھائے۔ فرعون نے جادو قرار دے کر مقابلے کی ٹھان لی، مقابلہ کیا جادوگر ہار گئے، ایمان لے آئے۔ فرعون نے انہیں سولی پر لٹکا کر شہید کر دیا۔ ایک مدت کے بعد اللہ نے موسیٰ علیہ السلام کو حکم دیا کہ آپ بنی اسرائیل کو لے کر مصر سے نکل جائیں، جب موسیٰ علیہ السلام نکل گئے تو فرعون اپنا لشکر لے کر پیچھے دوڑا۔ موسیٰ علیہ السلام کے لیے اللہ نے دریا میں راستے بنا دیئے۔ وہ بمع قوم کے پار ہو گئے اور فرعون بمع قوم اور لشکر کے دریا میں غرق ہو کر ہلاک ہو گیا، ان کے متروکہ باغات، محلات، کنز و زیورات بنی اسرائیل کے کام آئے، موجودہ منکرین کو اس واقعے سے عبرت پکڑنا چاہیے۔

دوسرا واقعہ

۶۹...... حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بت پرست گھرانے میں آنکھ کھولی، حکومت بھی خدائی کا دعویٰ کرنے والوں کی تھی۔ قوم ساری بت پرست اور شاہ پرست تھی، سب کے ساتھ کامیاب مناظرے کیے۔ اس رکوع میں ہے قوم سے فرمایا: جن کو تم پوجتے ہو وہ سنتے ہیں نہ نفع نقصان کے مالک ہیں، پھر انہیں کیوں پوجتے ہو؟ انہوں نے آباء کی تقلید کا حوالہ دیا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان کو دشمن قرار دیا۔ رب العالمین کا تعارف کرایا کہ اُس نے پیدا کیا ہدایت دی، کھلاتا ہے پلاتا ہے، بیماروں کو شفا دیتا ہے، وہی مارے گا پھر جلائے گا، حساب لے گا، مجھے اُس سے بخشش کی اُمید ہے۔ پھر دعا مانگی: اے رب مجھے حکمت دے، صالحین کے ساتھ ملا، عزت دے، جنت کا وارث بنا، میرے باپ کو بخش دے وہ گمراہ ہے، مجھے قیامت کے روز رُسوا نہ کرنا۔ وہاں مال اولاد نافع نہیں ہوں گے، وہاں شرک سے سالم موحد شخص کامیاب ہوگا۔ متقین جنت میں جائیں گے، گمراہ جہنم کا ایندھن بنیں گے۔ انہیں کہا جائے گا تمہارے معبود کہاں ہیں؟ تمہاری مدد کیوں نہیں کرتے؟ وہ آپس میں لڑیں گے اور گمراہی کا اقرار کریں گے لیکن فائدہ کچھ نہیں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اِس واقعے میں عبرت ہے، عبرت حاصل کر کے ضد چھوڑ و، موحّد بن کر کامیابی

حاصل کرو۔ دنیا میں اس قوم پر کیا عذاب آیا یا نہیں آیا اس کا ذکر نہیں ہوا، آخرت کے عذاب کا ذکر آیا ہے۔ اصل آخرت کا عذاب ہے۔

تیسرا واقعہ

۱۰۵......قومِ نوح پہلی مشرک قوم ہے۔ نوح علیہ السلام نے ان کی اصلاح کے لیے ساڑھے نو سو سال کوشش کی۔ فرمایا: میں امانتدار رسول ہوں، اللہ سے ڈرو میری اطاعت کرو، میں تم سے کچھ مال وغیرہ نہیں چاہتا۔ قوم نے مختلف اعتراض کیے اور سنگسار کرنے کی دھمکی دی۔ اللہ تعالیٰ نے نوح علیہ السلام کو ایمانداروں سمیت کشتی کے ذریعے نجات دی اور باقی ساری مشرک قوم کو طوفان میں غرق کر دیا۔ اس میں ضدی منکرین کے لئے عبرت ہے، لیکن عقل کے اندھے کب عبرت پکڑتے ہیں۔ مکہ والو تم تو عبرت پکڑ لو ورنہ ہلاکت کے لیے تیار ہو جاؤ۔

چوتھا واقعہ

۱۲۳......قومِ عاد کی طرف حضرت ہود علیہ السلام رسول بن کر آئے، ان کو توحید کی دعوت دی اپنا تعارف کرایا، اُن کی غلطیوں کی نشاندہی کی، شرک سے روکا اور فرمایا: تم بڑے مالدار ہو فضول بلڈنگیں بناتے جا رہے ہو کیا ہمیشہ یہاں رہو گے؟ لوگوں پر جبار بن کر حملہ کرتے ہو، اللہ سے ڈرو میری اطاعت کرو۔ قوم نے کہا: آپ کا وعظ ہمارے اوپر اثر انداز نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو بھی ہلاک کر دیا۔ اس قوم کی ہلاکت سے عبرت پکڑو، ضد چھوڑ کر موحد بن جاؤ اور اپنے رسول کی اطاعت کرو۔

پانچواں واقعہ

۱۴۱......قومِ ثمود کی طرف حضرت صالح علیہ السلام رسول بن کر آئے، قوم کو توحید کی دعوت دی اپنا تعارف کرایا اور فرمایا میں تمہارا خیر خواہ ہوں تم سے کچھ نہیں لیتا، تم لوگ باغوں کھیتیوں اور بلڈنگوں کے بنانے میں مصروف ہو، کیا یہاں ہمیشہ رہو گے؟ نہ سرکش بنو نہ سرکشوں کی اطاعت کرو۔ قوم نے کہا تو جادو زدہ شخص ہے ہمارے جیسا انسان ہے ہم تیری رسالت کیسے مان لیں، اگر رسول ہے تو پتھر سے اونٹنی نکال کر دکھا۔ اللہ کے حکم سے ان کا مطالبہ پورا کیا، قوم پھر بھی نہ مانی اور اونٹنی کو بھی قتل کر دیا۔ تو اللہ کے عذاب نے انہیں پکڑا تو نیست نابود ہو گئے۔ اس واقعے سے عبرت پکڑو، ایمان لا کر ہلاکت سے بچو اور آخرت میں جہنم سے بچو۔

چھٹا واقعہ

۱۶۰......لوط علیہ السلام ایک قوم کی طرف مبعوث ہوئے، وہ مشرک ہونے کے ساتھ بدمعاشیوں اور اغلام بازی میں دادِ عیش دے رہے تھے۔ لوط علیہ السلام نے انہیں شرک سے روکا اور اغلام بازی اور دیگر بے حیائیوں کی

مذمت کی اور روکا۔قوم باز نہ آئی، اُلٹا ملک بدر کرنے کی دھمکی دی۔اللہ تعالیٰ نے اس قوم کو پتھر برسا کر ہلاک کیا اور ان کی بستی کو اُٹھا کر اُلٹا پٹخ دیا گیا۔اس سے عبرت پکڑ و ضد سے باز آ جاؤ۔

ساتواں واقعہ

۱۷۶......چند بستیوں کی طرف حضرت شعیب علیہ السلام رسول بن کر آئے انہیں اپنا تعارف کرایا کہ میں امانتدار رسول ہوں تم اللہ کے ساتھ شرک کرنے سے بچو، میری اطاعت قبول کرو، ماپ تول پورا پورا کرو، لوگوں کی چیزیں کم کر کے نہ دیا کرو، زمین میں فساد بھی نہ مچایا کرو۔قوم نے کہا آپ جادوزدہ انسان ہیں، ہم آپ کو جھوٹا خیال کرتے ہیں۔اگر آپ اپنے دعوے میں سچے ہیں تو ہمارے اوپر آسمان کا ٹکڑا گرا کر دکھائیں۔ان کی تکذیب پر عذاب آیا جو بادل کی شکل میں تھا لیکن پانی کے بجائے اُن پر عذاب برسا، سب جل کر راکھ ہو گئے۔اس میں بھی توحید پر دلیل ہے کہ متصرف الامور ہے، جیسے چاہے کرے اور برکت دہندہ ماننے والوں کو عذاب سے بچا کر اُن کے ایمان وعمل میں برکت ڈالتا ہے۔

ترغیب الی القرآن

۱۹۲......ان آیات میں قرآن کا تعارف ہے جو باعثِ برکت ہے۔قرآن پاک رب العالمین کی طرف سے تھوڑا تھوڑا کر کے اُتارا گیا، روح الامین لائے، قلبِ محمد رسول اللہ ﷺ پر اُتارا، زبان اس کی عربی ہے تاکہ قرآن کے پہلے مخاطب اس کو آسانی سے سمجھ کر غیر عربوں کو سکھائیں، اس کا تذکرہ سابقہ کتب میں بھی آیا۔علماءِ بنی اسرائیل اس کو خوب جانتے ہیں اگر یہ غیر عربی ہوتا تو عرب والے عذر پیش کر سکتے تھے کہ ہم عربی ہیں یہ عجمی ہے ہم اسے کیسے سمجھیں۔ہم نے تو اس کی فصاحت بلاغت اور حقانیت سب کے دلوں میں چلا دی۔مجرم سمجھتے ہیں یہ اللہ کا سچا کلام ہے لیکن ضد کی وجہ سے ایمان نہیں لاتے۔ان پر اچانک عذاب آئے گا تو مہلت مانگیں گے جو نہیں ملے گی۔اگر مل بھی جائے تو آخر کار عذاب آئے گا۔ان کے مال بھی کام نہیں آئیں گے، ہم کسی بستی کو ہلاک نہیں کرتے۔پہلے ہم ڈرانے والے بھیجتے ہیں نصیحت کا عمل مکمل کرتے ہیں، جو لوگ پھر بھی نہیں مانتے وہ عذاب کے مستحق ہو جاتے ہیں۔

شبہے کا جواب

۲۱۰......منکرینِ قرآن کہتے: آپ علیہ السلام کے پاس جن خبریں لاتے ہیں۔

جواب دیا کہ: نہ آپ کے پاس جن آتے ہیں نہ انہیں مناسب ہے، نہ وہ ایسا کر سکتے ہیں۔وہ تو آسمان والوں کی باتیں سننے سے بھی معزول کر دیے گئے۔

دلائل کا خلاصہ

۲۱۳......(۱) آپ اللہ کے ساتھ کسی دوسرے کو معبود بنا کر مت پکاریں (۲) آپ اپنے قریبی رشتہ داروں کو پہلے خبردار کریں (۳) آپ اپنے متبعین کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کریں (۴) نہ ماننے والوں سے بیزاری کا اعلان کریں (۵) اپنے عزیز الرحیم رب پر پورا بھروسہ کریں جو آپ کو ہر وقت دیکھتا ہے جب آپ کھڑے ہوتے ہیں اور نمازیوں کے درمیان گھومتے ہیں۔ وہ ہر شے کو سنتا اور جانتا ہے۔

منکرین کا رد

۲۲۱......شیطان یا اس کے کارندے نبی علیہ السلام کے پاس نہیں آتے وہ ہر جھوٹے گناہگار پر اترتے ہیں سُنی ہوئی باتیں ان کو بتاتے ہیں، اکثر ان میں جھوٹے ہوتے ہیں۔ آپ شاعر بھی نہیں جیسے تم کہتے ہو۔ شاعروں کی پیروی گمراہ لوگ کرتے ہیں۔ شاعر ہر وادی میں حیران گھومتے ہیں، قول کے مطابق عمل نہیں کرتے۔

اچھے شعراء مستثنیٰ ہیں

جو شاعر ایماندار ہوتے ہیں وہ نیک عمل کرتے ہیں، اللہ کو بہت یاد کرتے ہیں، وہ ظلم کیے جانے کے بعد بدلہ بھی لیتے ہیں۔ ظالم جلد جان لیں گے کہ کہاں پلٹ کر جا رہے ہیں۔

تمت سورة الشعراء بفضلِ الْإِلٰه اَشكُرُهُ لِهٰذا العطاء۔ (ابو عبید)

۱۶/ ذو الحجہ ۱۴۴۳ھ/ ۱۶/ جولائی ۲۰۲۲ء

سُورَةُ النَّمۡلِ مَكِّيَّةٌ

[ترتیب قرآنی (۲۷) ترتیب نزولی (۴۸) آیات (۹۳) رکوع (۷)]

ربط: سورۃ الفرقان میں عقلی دلائل سے اور سورۃ الشعراء میں نقلی دلائل سے اللہ کو برکت دہندہ ثابت کیا گیا، اب سورۃ النمل میں چار واقعات کے ضمن میں اسی دعویٰ کو ثابت کیا گیا ہے۔

خلاصہ: اس سورۃ میں دو دعوے ہیں، عالم الغیب والشہادۃ صرف اللہ ہے، دوسرا یہ کہ مختارِ کل بھی صرف اللہ ہے۔ جس ذات میں یہ دو صفات ہیں وہی برکت دینے والا ہے۔

ترغیب الی القرآن

۲......قرآن پاک میں واضح احکام ہیں یہ علماً سیدھی راہ دکھاتا ہے اور عملاً ایمان والوں کے لیے بشارت ہے۔ اس پر ایمان لانے والے نماز قائم کرتے ہیں، زکوٰۃ ادا کرتے ہیں، آخرت پر ایمان رکھتے ہیں۔ اس پر ایمان نہ رکھنے والے آخرت کے منکر ہیں اپنے بُرے اعمال کو خوبصورت سمجھ کر کرتے ہیں اور حیران پھرتے ہیں، ان کے لیے بُرا عذاب ہے اور یہ آخرت میں سب سے زیادہ خسارے والے ہوں گے۔

اثباتِ رسالت

۶......آپ اللہ کے رسول ہیں، آپ کو علیم حکیم خدا کی طرف سے علم وحکمت والا قرآن تلقین کیا گیا ہے (آپ کی اُمت کو چاہیے کہ قرآن پاک کو آپ کی تعلیم کے مطابق حاصل کر کے عمل میں لائیں)۔

پہلا واقعہ

۷......موسیٰ علیہ السلام دس سال کے بعد مصر واپس لوٹے تو طور پر تجلیاتِ ربانی کو آگ سمجھ کر خبر اور آگ لینے چلے گئے، وہاں جا کر آواز سنی: اس آگ کے اندر فرشتے اور باہر موسیٰ اور جگہ برکت والے ہیں۔ (اللہ رب العالمین کی ذات تو محل سے پاک ہے)، میں اللہ علم وحکمت والا ہوں۔ آپ اپنی لاٹھی زمین پر ڈال لیں۔ ڈالی تو سانپ بن کر حرکت میں آ گئی۔ موسیٰ علیہ السلام نے ڈر محسوس کیا، فرمایا ڈرنا نہیں، پیغمبر میرے پاس نہیں ڈرا کرتے۔ ڈرنا تو

اُن لوگوں کو چاہیے جو ظلم کرتے ہیں وہ بھی اگر توبہ کرلیں تو میں معاف کرنے والا غفور رحیم ہوں۔ اپنا ہاتھ جیب میں ڈالیں، ڈال کر نکالا تو بغیر کسی بیماری کے معجزے کے طور پر سفید نکلا۔ فرمایا یہ دو معجزے بمع نو اور معجزوں کے جو وقتاً فوقتاً آپ کو حاصل ہوں گے، فرعون اور اُس کی قوم کی طرف چلے جاؤ وہ نافرمان لوگ ہیں۔ جب فرعون کے پاس آئے، معجزے دکھائے تو اُس نے جادو قرار دیا اور انکار کردیا، حالانکہ اُن کے دل حق کا یقین کر چکے تھے لیکن انہوں نے ظلم اور سرکشی کرتے ہوئے انکار کردیا۔ ان فسادیوں کا نتیجہ دیکھ لیجئے کیا ہوا۔ حاصل یہ نکلا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اللہ کے پیغمبر تو تھے، عالم الغیب نہ تھے۔ تجلیاتِ ربانی کو آگ سمجھ لیا، لاٹھی کو سانپ دیکھ کر ڈر گئے...... جب پیغمبر عالم الغیب نہیں تو اور کون ہوسکتا ہے!!

دوسرا واقعہ

۱۵...... اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہما السلام دونوں باپ بیٹے کو نبوت اور علم عطا فرمایا۔ انہوں نے اس پر شکر کیا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام اپنے باپ داؤد علیہ السلام کے وارثِ نبوت اور وارثِ علم وحکومت بنے۔ ان کو اللہ نے پرندوں کی بولیاں بھی سکھائی تھیں۔ ایک دفعہ ایک سفر میں بمع لشکر جارہے تھے راستے میں چیونٹیوں کا گھر تھا ان کی مَلِکہ نے کہا: تم سب بل میں داخل ہوجاؤ کہیں بے علمی میں سلیمان اور اس کا لشکر تمہیں روند نہ ڈالے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام سن کر مسکرادیئے اور اللہ کا شکر ادا کیا اور دعا مانگی کہ: اے اللہ! مجھے ایسے نیک اعمال کی توفیق دے جن سے تو راضی ہوجائے اور اپنی رحمت سے مجھے اپنے نیک بندوں میں شامل کرلے۔

ایک سفر میں ہُد ہُد پرندے کو گم پایا تو ناراضگی کا اظہار کیا اور فرمایا: اگر وہ اپنے موجود ہونے کی دلیل نہ پیش کرسکا تو اسے سزادوں گا یا ذبح کردوں گا، جب وہ آیا تو اُس نے ملکہ بلقیس کی حکومت کی خبر دی اور کہا: اس کا بڑا تخت بھی ہے، وہ لوگ سورج پرستی کرتے ہیں، اللہ غیب جاننے والے کو سجدہ نہیں کرتے۔ سلیمان علیہ السلام نے فرمایا: اگر تو سچا ہے تو یہ خط لے جا، وہاں ڈال کر ایک طرف ہوجانا۔ ہم دیکھیں گے وہ اس کا کیا جواب دیتے ہیں۔

جب خط پہنچ گیا تو ملکہ نے اپنے سرداروں کو اکٹھا کرکے کہا: میرے پاس ایک معزز خط آیا ہے جو سلیمان کی طرف سے ہے، اس کا مضمون ہے: "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، تم مجھ پر سرکشی نہ کرو میرے پاس فرمانبردار ہوکر آجاؤ"۔

اے سردارو! مجھے مشورہ دو، میں تمہارے مشورے کے بغیر کوئی قطعی فیصلہ نہیں کرتی۔ سرداروں نے ملکہ کو کل اختیار دیئے۔ ملکہ نے کہا: بادشاہ جب کسی ملک میں داخل ہوتے ہیں، فساد مچاتے ہیں، عزت والوں کو ذلیل کردیتے ہیں۔ لہٰذا وقتی طور پر میرا فیصلہ یہ ہے کہ ہدیہ بھیج کر معلوم کرتی ہوں وہ کیا جواب دیتے ہیں۔ ملکہ نے ہدیہ بھیج دیا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا: مجھے اللہ نے تم سے بہتر دیا ہے، تم اپنے ہدیے واپس لے جاؤ، ہم ایسا لشکر لے کر آ

رہے ہیں جن کا تم مقابلہ نہیں کرسکو گے، تمہیں ذلیل کر کے نکال دیں گے۔ ملکہ نے جواب سن کر فیصلہ کرلیا کہ ہم خود جا کرانہیں تسلیم کر لیتے ہیں فوراً تیاری کر کے سلیمان کے پاس آنے کے لئے سفر شروع کر دیا۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کو پتہ چلا تو فرمایا: ان کے یہاں پہنچنے سے اُس کا تخت کون لائے گا؟ ایک بڑے جن نے کہا: میں اس مجلس کے ختم ہونے سے پہلے تخت لاسکتا ہوں، میں قوی امین ہوں۔ اتنے میں ایک صاحبِ علم نے فرمایا: میں آنکھ جھپکنے سے پہلے لاسکتا ہوں۔ چنانچہ کرامت کے طور پر اتنا جلدی تخت وہاں پہنچ گیا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا: یہ میرے رب کا فضل ہے اور میرا امتحان ہے کہ شکر کرتا ہوں یا ناشکری۔ اور فرمایا: تخت کو تھوڑا تبدیل کردو، دیکھتے ہیں کہ وہ اس کو پہچان سکتی ہے یا نہیں۔ جب وہ آئی اس سے پوچھا گیا تو کہنے لگی گویا یہ تو وہی تخت ہے، مجھے اللہ کی توحید اور آپ کی نبوت کا علم پہلے ہوگیا تھا، اس واسطے ہم مسلمان ہوکر آگئے ہیں۔

ملکہ کافر قوم سے تھی سورج پرستی کرتی تھی، حضرت سلیمان علیہ السلام نے اُسے سورج پرستی سے روک دیا۔ اور ایک کمرے میں ٹھہرنے کا حکم دیا۔ وہ جانے لگی تو صحن شیشہ کا بنا ہوا تھا، نیچے پانی تھا۔ اُسے شیشہ نظر نہ آیا اُس پانی گہرا سمجھ کر کپڑے سمیٹنے شروع کیئے جس سے اُس کی پنڈلیاں ظاہر ہوگئیں۔ اُسے کہا گیا یہ شیشے کا فرش ہے۔ ملکہ کو غلطی کا احساس ہوا، فوراً مسلمان ہوگئی۔

فائدہ: اس واقعہ سے معلوم ہوا حضرت سلیمان علیہ السلام نبی بھی تھے حکمران بھی تھے، عالم الغیب نہ تھے۔ اُنہیں ہُدہُد کا علم نہ تھا کہ کہاں گیا ہے۔ ملکہ بلقیس ایک جگہ حکومت کر رہی ہے حضرت سلیمان علیہ السلام کو اس کا پتہ بھی نہ تھا۔ نملہ یعنی چیونٹی نے بھی کہا تھا: حضرت سلیمان تمہیں بے خبری میں روند دیں گے۔ عالم الغیب اور برکت دہندہ صرف اللہ تعالیٰ ہی ہیں۔

تیسرا واقعہ

۴۵......قومِ ثمود کی طرف حضرت صالح علیہ السلام نبی بنا کر بھیجے گئے انہوں نے توحید کی دعوت دی، قوم دو حصوں میں تقسیم ہوگئی۔ کچھ لوگ ایمان لائے، باقیوں نے مخالفت کی اور عذاب کا مطالبہ بھی کر دیا۔ انہیں قحط کے عذاب میں مبتلا کر دیا تو ان بدمعاشوں نے قحط کو حضرت صالح علیہ السلام کی نحوست قرار دیا اور قتلِ صالح کا منصوبہ تیار کرلیا۔ اللہ نے حضرت صالح علیہ السلام کو بچایا اور قوم جو بڑی طاقتور تھی کو ہلاک کر دیا۔ معلوم ہوا متصرف الامور صرف اللہ ہے قوم کے مکر کو نہ چلنے دیا۔

چوتھا واقعہ

۵۴......قومِ لوط جو مشرک اور بے حیا تھی اغلام بازی کرتے تھے۔ حضرت لوط علیہ السلام نے بہت سمجھایا نہ

سمجھے، آخر کار تباہ کر دیئے گئے۔ جس کی تفصیل کئی سورتوں میں آ چکی ہے۔ معلوم ہوا اللہ ہی متصرف الامور ہے طاقتور قوم کو ہلاک کر دیا، لوط علیہ السلام کو نجات دی۔

دلائل کا نتیجہ اور طریقِ شکر

۵۹...... گذشتہ واقعات سے ایمان کی حقیقت اور کفر کا بطلان ثابت ہوا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ عالم الغیب متصرف الامور اللہ ہے، وہی برکت دہندہ ہے اُس کا شکر ادا کرنا چاہیے، جس کا طریقہ یہ ہے اللہ کی حمد وثنا کی جائے اور یہ بیان کیا جائے کہ سلامتی کے حق دار اللہ کے نیک بندے ہوتے ہیں اور مشرکین کی تردید ہو جائے۔

بیسواں پارہ

دلائل توحید اور نعمتوں کا بیان

۶۰...... اللہ نے ہی آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کیا اور اللہ ہی آسمان سے بارش برسا کر زمین پر بارونق درخت اور کھیتیاں اُگاتا ہے۔ اللہ ہی نے زمین کو باقرار بنایا اس پر دریا چلائے، اس پر پہاڑ پیدا کیے، اللہ ہی دوسمندروں کے درمیان نادیدہ پردہ پیدا کر کے میٹھے اور کڑوے سمندر کو الگ الگ رکھتا ہے۔ اللہ ہی پریشان کی دعائیں سنتا ہے اُس کی تکالیف کو ہٹاتا ہے۔ اللہ ہی نے تمہیں زمین پر خلیفہ بنایا ہے، اللہ ہی تمہیں برّ و بحر کی ظلمتوں میں راہ دکھاتا ہے اور بارش سے پہلے خوشخبری کے لیے ٹھنڈی ہوائیں بھیجتا ہے۔ اللہ ہی نے مخلوق کو پہلی بار پیدا کیا پھر دوبارہ بھی وہی پیدا کرے گا۔ اللہ ہی تمہیں زمین اور آسمان کے ملاپ سے رزق دیتا ہے۔ یہ سارے کارنامے تو اللہ کے ہیں۔ اس واسطے وہ معبود برحق اور متصرف الامور ہے، برکت دہندہ ہے۔ ان صفات والا اور کوئی نہیں ہے لہٰذا معبود بھی اور کوئی نہیں ہے۔ تمہیں دعوت دی جاتی ہے معبودانِ باطلہ کو چھوڑ کر حقیقی معبود کو مان کر اتفاق پیدا کرو اور جنت میں جانے کی تیاری میں لگے رہو۔ (یہ آیات کا مفہوم ہے)

علمِ غیب اللہ کا خاصہ ہے

۶۵...... زمین اور آسمان کے غیب اور راز اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ لوگوں کو تو یہ بھی پتہ نہیں مرنے کے بعد کب اٹھائے جائیں گے۔ آخرت کے بارے میں تو ان کے پاس علم ہے ہی نہیں بلکہ شک میں پڑے ہوئے ہیں بلکہ بالکل اندھے ہیں (ہاں ایمان والوں کو جو اللہ نے اپنے رسول کے واسطے سے آخرت کا علم دیا ہے وہ حقیقی علم ہے، وہ جانتے ہیں، مانتے ہیں اس کے مطابق عمل کرتے ہیں)۔

منکرینِ قیامت کا انجام!

توحید اور قیامت کے منکر کہتے ہیں جب ہم مر کر مٹی اور ہڈیاں ہو جائیں گے دوبارہ پیدا ہونا ممکن نہیں، یہی وعدہ ہمارے گزشتہ باپ دادوں سے بھی ہوتا رہا ہے، کوئی بھی زندہ نہیں ہوا۔ تو معلوم ہوتا ہے یہ پرانے واقعات

دہرائے جاتے ہیں، حقائق نہیں، اس لیے ہم مانتے نہیں۔ انہیں آپ کہہ دیں نہیں مانتے تو زمین پر چل پھر کر معلوم کر لو مجرمین کا کیا انجام ہوا۔

اے میرے رسول! آپ ان منکرین پر غم زدہ نہ ہوں، نہ ان کی چالبازیوں سے تنگی محسوس کریں۔ یہ آپ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔

عجیب احمق

۷۱......ایمان لاتے نہیں اُلٹا عذاب کا مطالبہ کرتے ہیں، یہ حماقت نہیں ہے؟ انہیں فرمادیں جلدی مت مچاؤ، عذاب تو تمہاری پشت کے ساتھ لگا کھڑا ہے۔

احسانِ باری

۷۳......لوگوں پر اللہ کا فضل واحسان ہے جلدی نہیں پکڑتا توبہ کا موقعہ بھی دیتا ہے لیکن لوگوں کی اکثریت ناشکرگزار ہے، اللہ تعالیٰ کا علم وسیع ہے وہ لوگوں کے سینے کا راز بھی جانتا ہے، مجرم بھی اُس کے علم میں ہیں، زمین آسمان کی ہر پوشیدہ سے پوشیدہ تر چیز لوحِ محفوظ میں موجود ہے۔

ترغیب الی القرآن

۷۶......قرآن پاک بنی اسرائیل کے اختلافی مسائل کا بیان بھی کرتا ہے۔ راہنما اور باعثِ رحمت ہے پرہیزگاروں کے لئے (بلکہ قرآن پر عمل کرنے والے پرہیزگار بنتے ہیں) اللہ ہی حق کا فیصلہ کرے گا اللہ پر ہی بھروسہ کرو، منکرین کے دل مردہ ہو چکے ہیں وہ بہروں اور اندھوں کی طرح حق کو نہ سنتے ہیں نہ دیکھتے ہیں، تو آپ ایسے مُردوں کو کیا سُنا دکھا سکتے ہیں جب کہ منہ پھیرے جا رہے ہوں (آپ ماننے والے مسلمانوں پر محنت کریں)۔

دابۃ الارض

۸۲......علاماتِ قیامت میں سے ایک علامت وہ جانور ہے جو عجیب الخلقت ہوگا، وہ لوگوں سے فصیح عربی زبان میں باتیں کرے گا، لوگ اس کی باتیں سمجھیں گے۔ اس کے آگے یا پیچھے سورج مغرب سے طلوع ہوگا اور یاجوج ماجوج نکلیں گے، اس وقت توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا، جو لوگ اللہ اور رسول کی باتوں پر یقین نہیں کرتے تھے وہ اس جانور کی باتوں پر یقین کر رہے ہوں گے۔

میدانِ محشر میں منکر لاجواب ہو جائینگے

۸۳......میدانِ محشر میں لوگوں کو جماعتوں کی صورت میں لا کر صف میں کھڑا کر دیا جائے گا، انہیں کہا جائے

گا: آ گئے ہو؟ تم ہی میری آیات کی تکذیب کرتے تھے، بغیر علم کے تکذیب کرتے تھے۔ کیا عمل کر کے آئے ہو؟ آ گے وہ بول نہیں سکیں گے۔ تو اللہ کی بات ان ظالموں پر واقع ہو جائے گی (جہنم میں ڈالے جائیں گے)۔

دلیل توحید

۸۶...... اللہ نے ہی تاریک رات بنائی تاکہ لوگ ان میں آرام کریں، دن کو روشن بنایا تاکہ اُس میں کام کریں۔ ایمان لانے والوں کے لئے یہ دلیل کافی ہے۔

نفخۂ اولیٰ

۸۷...... پہلی بار صور میں پھونکا جائے گا تو زمین اور آسمان کی ہر چیز گھبرا جائے گی۔ سب ذلیل ہو کر آ جائیں گے۔ وہ گھبراہٹ سے محفوظ رہیں گے جن کو اللہ محفوظ رکھے گا۔ جامد اور مضبوط پہاڑ بادلوں کی طرح چل رہے ہوں گے۔ اللہ ہی مضبوط کو کمزور اور کمزور کو مضبوط بنا سکتا ہے۔

مجازاتِ اعمال

۸۸...... جو نیکی لائے گا بہترین بدلہ پائے گا اور گھبراہٹ سے محفوظ رہے گا، جو بُرائی لائے گا وہ جہنم میں اوندھے منہ ڈالا جائے گا۔

اثباتِ رسالت

۹۰...... مجھے اللہ کی طرف سے حکم دیا گیا ہے کہ میں اُس رب کی عبادت کروں جس نے بیت اللہ کو محترم گھر بنایا ہے وہ ہر چیز کا مالک ہے اور مجھے حکم ہے کہ میں فرمانبرداروں سے ہوں اور قرآن پاک کی تلاوت کرتا رہوں۔ جو ہدایت کی اتباع کر کے ہدایت یافتہ ہوگا وہ اپنا فائدہ کرے گا، جو گمراہ ہوگا وہ اپنا نقصان کرے گا۔ میرا کام تو خبردار کرنا ہے۔

شاہی اعلان

۹۳...... (۱) تمام صفات کارسازیہ صرف اللہ کے لیے خاص ہیں (۲) اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی قدرت کی نشانیاں دکھائے گا تم ان کو پہچان لو گے (۳) دھیان سے عمل کرنا، اللہ تعالیٰ دیکھ رہا ہے، اچھے عمل کا اچھا بدلہ دے گا، بُرے عمل کا بدلہ بھی بُرا ہوگا۔

تمت سورة النمل بفضل الله واحسانه والصّلوة والسّلام على رسوله وآله واصحابه واتّباعه اجمعين۔ (ابو عبید)

۱۷رذوالحجہ۱۴۴۳ھ/۱۷رجولائی ۲۰۲۲ء

سُوۡرَةُ الۡقَصَصِ مَكِّيَّةٌ

[ترتیب قرآنی (۲۸) ترتیب نزولی (۴۹) آیات (۸۸) رکوع (۹)]

ربط: سورۃ الشعراء کے آخر میں آیات دکھانے کا وعدہ تھا اب سورۃ القصص میں جابر فرعون اور دولتمند قارون کو ہلاک کر کے آیات دکھانے کا وعدہ پورا کر دیا، سورۃ الشعراء میں موسیٰ علیہ السلام کا واقعہ اجمالی تھا سورۃ القصص میں تفصیلی ہے۔

خلاصہ: ہر مشکل میں پکار کے لائق صرف اللہ ہے، اس دعویٰ پر عقلی و نقلی دلائل ترغیب الی القرآن، صداقت الرسول، ترغیب الی الایمان، چھ امور میں حضور علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام میں تماثل۔

ترغیب الی القرآن

۲......قرآن پاک فصیح بلیغ کتاب ہے، اسے پڑھو، عمل کرو، کامیابی حاصل کرو۔

اثباتِ رسالت اور ارادۂ الٰہی

۳......آپ ہمارے رسول ہیں، ہم آپ کو موسیٰ علیہ السلام اور فرعون لعین کا سچا واقعہ سناتے ہیں۔ فرعون بڑا سرکش تھا اُس نے قوم کو دو ٹکڑوں میں تقسیم کر کے اپنی حکومت کو مضبوط کر کے خدائی کا دعویٰ کر دیا، قبطی اس کی اپنی قوم تھی وہ حکمران پارٹی تھی اور بنی اسرائیل کو کمزور کر کے خدمت میں لگا دیا، پھر نجومیوں کی اطلاع پر کہ بنی اسرائیل سے ایک بچہ تیری ہلاکت کا سبب بنے گا اُس نے بنی اسرائیل کے بچوں کو قتل کرانا شروع کر دیا اور ان کی عورتوں اور بچیوں سے برابر خدمت کا کام لیتا رہا۔ اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا کہ کمزور قوم پر احسان کر کے امام بنا دے، انہیں حکومت عطا کر دے اور فرعون کو وہ دکھائے جس سے وہ ڈر کر بچوں کو قتل کر رہا تھا، جب وہ بچہ پیدا ہو گیا جس کا نام موسیٰ تھا اُس کی ماں قتل کا خوف محسوس کر رہی تھی، اللہ نے اُس کے دل میں ڈالا اس کو صندوق میں ڈال کر دریا میں ڈال دے اور وعدہ کر لیا ہم اُسے واپس کریں گے اور اُسے رسول بنائیں گے، وہ صندوق جب فرعون کے ہاتھ لگا تو اس نے بچے کو قتل کرنے کا حکم دے دیا لیکن بیوی رکاوٹ بن گئی۔ پرورش کے لیے دودھ پلانے والی بلائی گئیں، بچے نے کسی کا دودھ نہ پیا اُس کی بہن کے ذریعے اُم موسیٰ آئی تو اس کا دودھ پی لیا۔ بچہ اُس کے سپرد کر دیا گیا اور اُس کے گھر میں پالنے کی

اجازت دے دی گئی۔ اسی طرح موسیٰ علیہ السلام اپنے گھر میں دشمن فرعون کے خرچ پر بغیر خوف خطر کے پرورش پا کر جوان ہو گئے۔ ایک دن بازار کی طرف نکلے دو شخص قبطی اور اسرائیلی لڑ رہے تھے۔ اسرائیلی نے مدد مانگی، موسیٰ علیہ السلام نے چھڑانے کی کوشش کی، قبطی کی ضد پر اُسے ایک تھپڑ رسید کیا، وہ مر گیا۔ حکومت کو قاتل کا سراغ نہ مل سکا۔ دوسرے دن پھر وہی اسرائیلی دوسرے قبطی کے ساتھ لڑ رہا تھا، دوبارہ مدد چاہی تو موسیٰ علیہ السلام نے اُسے ڈانٹا اور چھڑانے کے لئے آگے بڑھے۔ اسرائیلی ڈر گیا کہ آج مجھے مارے گا، اُس نے کہنا شروع کر دیا کہ کل اُسے مارا تھا آج مجھے مارے گا۔ تو قبطی نے بھاگ کر حکومت کو اطلاع دے دی۔ سرداروں نے موسیٰ علیہ السلام کے قتل کا فیصلہ کیا تو اُنہی میں سے ایک شخص شہر کے دور کنارے سے دوڑتا ہوا آیا اور موسیٰ علیہ السلام کو مطلع کر دیا اور شہر سے نکل جانے کا مشورہ دیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مشورہ پر عمل کیا اور ڈرتے ہوئے شہر سے نکل گئے اور مدین جا پہنچے۔

مدین آمد

۲۲...... جب مدین آ گئے تو دیکھا چرواہے ایک کنویں سے ڈول بھر کر اپنے مویشیوں کو پانی پلا رہے ہیں اور دو عورتیں اپنی بھیڑ بکریوں کو لے کر الگ کھڑی ہیں، ان کی مدد کی، ان کی بکریوں کو پانی پلا دیا، وہ جلدی گھر لوٹ گئیں۔ موسیٰ علیہ السلام بھوک سے نڈھال مسافر ایک درخت کے سائے کے نیچے دعا مانگ رہے ہیں، اتنے میں ان دو لڑکیوں میں سے ایک آئی اور اپنے باپ شعیب علیہ السلام کی طرف سے دعوت دی۔ موسیٰ علیہ السلام اس طرح تشریف لے گئے کہ لڑکی کو کہا: میں آگے آگے چلوں گا اور آپ مجھے راستہ بتاتی جائیں۔ ایک لڑکی نے کہا: ابا جان! یہ شخص قوی امین معلوم ہوتا ہے، اسے چرواہے کے طور پر رکھ لیں۔ باپ نے مشورہ مان لیا اور طے کیا کہ آپ ہمارے ہاں آٹھ سال رہیں تو میں ایک لڑکی کی شادی آپ سے کر دیتا ہوں، اگر دس سال پورے کریں تو آپ کی مرضی پر ہو گا۔ چنانچہ شادی ہو گئی، اور دس سال بھی گزر گئے۔

موسیٰ و ہارون علیہ السلام کی مصر واپسی

۲۹...... موسیٰ علیہ السلام نے جب مدت پوری کر لی تو بیوی بچوں کے ساتھ مصر واپس ہو گئے۔ راستے میں آگ کی ضرورت پڑی اور راستہ کی تحقیق بھی کرنا مطلوب تھی تو دور سے روشنی دیکھی۔ وہاں تشریف لے گئے تو وہاں کوہِ طور کی دائیں جانب سے آواز سنی: ''یہ مبارک جگہ ہے''۔ آواز ایک درخت سے محسوس ہو رہی تھی۔ آواز یہ تھی کہ میں: ''میں اللہ رب العالمین ہوں آپ کو نبی بنا دیا ہے اور آپ کو یہ معجزہ دیا جاتا ہے کہ آپ اپنی لاٹھی زمین پر ڈال دیں، لاٹھی ڈالی تو وہ سانپ بن کر بھاگنے لگی۔ موسیٰ علیہ السلام کو فطری طور پر ڈر محسوس ہوا۔ اللہ نے مطمئن کر دیا، پھر فرمایا: اپنا دایاں ہاتھ بغل میں ڈالیں سفید ہو کر نکلے گا اور دونوں ہاتھوں سے اپنے آپ کو بھینچ دیں ہر قسم کا ڈر اور سردی جاتے

رہیں گے۔ پھر دونوں معجزات لے کر فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف جائیں اور انہیں توحید کی دعوت دیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: میں نے تو ان کا بندہ قتل کیا ہوا ہے مجھے دیکھ کر قتل نہ کر دیں۔ میرے بھائی ہارونؑ جو بڑے فصیح بھی ہیں میرا مددگار بنا دے۔ اللہ نے دعا قبول فرمالی اور حفاظت کا وعدہ کر لیا۔

فرعون کے پاس آمد

۳۶......حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنے بھائی حضرت ہارون علیہ السلام کے ساتھ دربارِ فرعون میں حاضر ہوئے اور توحید کی دعوت دی، نبوت پر دلیل کے طور دونوں معجزے بھی دکھائے۔ فرعون نے ماننے کے برعکس حماقتیں شروع کر دیں۔ معجزاتِ موسیٰ کو جادو قرار دیا اور کہا یہ چیز ہمارے باپ دادوں میں نہیں سنی گئی، ہم کیسے مان لیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا وہ گمراہ لوگ تھے، اللہ تعالیٰ گمراہوں اور ہدایت یافتہ لوگوں کو خوب جانتا ہے، اس واسطے گمراہوں کی تقلید نہیں کرنی چاہیے۔

فرعون لاجواب ہو گیا تو اپنے سرداروں سے کہا: میں ہی تمہارا الٰہ ہوں میرے لیے کوٹھا تیار کرو جس پر چڑھ کر میں موسیٰ کے الٰہ کو دیکھنا چاہتا ہوں، میرا غالب گمان یہ ہے کہ وہ (نعوذ باللہ) جھوٹا ہے۔ فرعون اور اس کے سرداروں نے تکبر کیا، موسیٰ علیہ السلام کی بات نہیں مانی اور قیامت کا بھی انکار کیا۔

ہلاکتِ فرعون

۴۰......قصہ مختصر اللہ نے فرعون اور اس کے لشکر کو سمندر میں پھینک کر ہلاک کر دیا جس کی تفصیل دوسری سورتوں میں موجود ہے۔ یہ ظالم لوگ تھے لوگوں کو آگ کی طرف دعوت دیتے تھے۔ دنیا میں ان کے پیچھے لعنت کو لگا دیا گیا اور قیامت میں یہ لوگ بدحال ہوں گے، فرعون کا قصہ تمام ہوا۔ اللہ کا وعدہ پورا ہوا۔

فوائد مستنبطہ

(۱) اللہ نے جو موسیٰ علیہ السلام کو کتاب دی وہ بصیرت، ہدایت اور رحمت والی تھی۔ بات سمجھ آ جائے تو بصیرت، بات مان لی جائے تو ہدایت، اللہ کے ہاں قبول ہو جائے تو رحمت ہوتی ہے۔ یہی تین چیزیں اب بھی قرآن سے حاصل ہوتی ہیں۔

(۲) حاضر ناظر صرف اللہ کی ذات ہے، امام الانبیاء کو اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں جب موسیٰ علیہ السلام کو نبوت ملی اور تصدیق کے لئے ستر سرداروں کو جب موسیٰ علیہ السلام طور پر لائے تو آپ وہاں موجود نہ تھے، ان کے بعد بھی ہم نے بہت سی قومیں پیدا فرمائیں، آپ ان میں بھی موجود نہ تھے۔ اہلِ مدین میں بھی آپ موجود نہ تھے۔

(۳) اللہ تعالیٰ ہر قوم میں رسول یا نائبِ رسول ضرور بھیجتے ہیں، بغیر خبردار کرنے کے کسی قوم کو عمومی ہلاکت

نہیں دیتے ورنہ وہ قوم سوال اٹھا سکتی ہے کہ اگر ہمارے پاس رسول آتا تو ہم اس کی اتباع کر کے ہلاکت سے بچ سکتے تھے۔

(۴) لوگوں کے پاس جب حق آتا ہے تو عنادی لوگ کوئی نہ کوئی اعتراض اٹھاتے ہیں مثلاً قرآن کو تدریجاً نازل کیا گیا تو اعتراض اٹھایا قرآن اللہ کی کلام ہے تو تورات کی طرح یکبارگی کیوں نہیں نازل ہوا؟

اس کے جوابات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ کیا تورات کو سب نے مان لیا تھا؟ تورات کو بھی تو کسی نے مانا، کسی نے نہیں مانا، جو موسیٰ علیہ السلام نے پیش کیا اُسے جادو کہا گیا۔

دوسرا جواب: یہ ہے کہ قرآن اور تورات سے کوئی زیادہ ہدایت والی کتاب لا سکتے ہو تو لاؤ، ہم اتباع کریں گے۔نہیں لا سکتے تو اس کی اتباع کرو۔اصل میں لوگ خواہش پرستی کرتے ہیں اس واسطے نہیں مانتے۔یہی گمراہی ہے اور نہ ماننا ظلم ہے، ظالم کو ہدایت نہیں ملتی۔

قرآن کا تدریجی نزول اور اس کی حکمت

۵۱......قرآن پاک یکبارگی نہیں بلکہ تدریجاً لگاتار اُتارا ہے تاکہ لوگ نصیحت حاصل کریں۔یاد کرنے میں اور عمل کرنے میں آسانی ہو۔معترضین کے جواب بھی ترتیب سے اُن کو ملتے ہیں، پیش گوئیاں بھی صحیح ثابت ہوں تو تدریجاً نازل کرنے میں شفقتِ باری تعالیٰ ہے۔احسان ماننا چاہیے۔اہلِ کتاب میں سے ایمان لانے والے قرآن پر ایمان رکھتے ہیں، جب آیات کی تلاوت سنتے ہیں تو کہتے ہیں: ہمارا ایمان ہے یہ قرآن حق ہے، ہم پہلے سے تسلیم کرتے آئے ہیں۔ان اہلِ کتاب کو ہر عمل پر دوگنا اجر و ثواب ملتا ہے۔یہ صابر لوگ ہیں۔بُرائی کو بھلائی سے دفع کرتے ہیں، مال خرچ کرتے ہیں، لغو سے اعراض کرتے ہیں اور کہتے ہیں تمہارے اعمال تمہارے لئے اور ہمارے اعمال ہمارے لیے ہیں، ہم جاہلوں کی مجالس اور صحبت نہیں چاہتے۔اس واسطے سلام متارکت کرتے ہوئے اپنی راہ لیتے ہیں جھگڑے میں نہیں پڑتے۔

انبیاء سے کُلی اختیار کی نفی

۵۶......حضور علیہ السلام نے جناب ابوطالب کے ایمان کی پوری کوشش کی، مرضِ وفات میں فرمایا: میرے کان میں کلمہ پڑھ لو تاکہ میں دعا کر سکوں لیکن اُس نے انکار کر دیا۔اللہ نے یہ آیت اُتاری۔آپ اپنی مرضی اور محبت سے کسی کو منزل تک نہیں پہنچا سکتے یہ اللہ کا کام ہے، وہ اُسے تو پہنچا دیتا ہے جس میں ہدایت کی طلب ہو۔ابوطالب میں طلب نہیں اس واسطے ایمان نہیں لا رہا۔مسلم شریف میں ہے: اَبٰی اَنْ یَّقُوْلَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ......!

مشرکین کے دعوے کا رد

۵۷......مشرکین نے کہا: اگر ہم ایمان لائیں تو اپنی سرزمین سے اُچک لیے جائیں گے۔
اس کا جواب یہ دیا گیا کہ یہ غلط کہتے ہیں کیونکہ تمہارے کفر کے باوجود ہم نے حرم میں جگہ دی ہے اور ہر قسم کے پھل ہر طرف سے تمہارے پاس کھچے چلے آتے ہیں۔ ایمان لانے سے تو تمہاری حیثیت اور بڑھ جائے گی، گھبراتے اور جاہلانہ باتیں کیوں کرتے ہو۔ گذشتہ واقعات سے عبرت حاصل کرو، کتنی دولتمند قوموں کو جو اپنی معیشت پر اکڑتی تھیں ایمان نہ لانے کی وجہ سے ہم نے ہلاک کر دیا ہے ان کے چھوڑے ہوئے کچھ گھر تو ابھی تک دوبارہ آباد نہیں ہوئے۔ تمہارا بھی یہی حشر ہو سکتا ہے۔ ایمان لا کر ہلاکت سے بچ سکتے ہو۔ کسی قوم کو بے علمی میں ہم ہلاک نہیں کرتے، ہادی بھیجنے کے بعد بھی جو قوم ایمان نہیں لاتی وہ ہلاکت کی مستحق ہو جاتی ہے۔ تمہاری طرف ہادی آ چکا ہے ایمان نہ لائے تو ہلاک ہو سکتے ہو۔

ایمان لانے کی ترغیب

۶۰......دنیا کی تمام دولتیں تھوڑا سا نفع اٹھانے کا سامان ہے نہ دنیا رہے گی نہ دنیا کی دولت وزینت رہے گی، آخرت میں جو اللہ کی طرف سے ملے گا وہ بہتر ہے اور باقی رہنے والا ہے، وہ ایمان لانے والوں کو ملے گا، لہٰذا ایمان لاؤ ہمیشہ کی دولت پاؤ۔

موحّد اور مشرک کا موازنہ

۶۱......اللہ تعالیٰ نے موحّد کے ساتھ بھلائی کا وعدہ کیا ہے، وہ ضرور اُسے پائے گا، وہ جنت ہے جس میں ہر خواہش پوری ہوگی، دیدارِ الٰہی اور رضاءِ الٰہی سے بھی بہرہ مند ہوگا اور مشرک کو اللہ تعالیٰ دنیا کا تو کچھ نفع دے دیتے ہیں وہ آخرت میں جہنم کے گرفتار قیدیوں سے ہوگا جہاں ہر قسم کا عذاب ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ان سے فرمائیں گے تمہارے عقیدے کے مطابق جو میرے شریک تھے وہ کہاں ہیں؟ تو خود اغوا کنندگان کہیں گے ہم گمراہ تھے اِنہیں بھی ہم نے گمراہ کیا تھا، اب ہم ان سے بیزار ہیں یہ بھی ہماری عبادت نہیں کرتے تھے یہ اپنے فوائد کے حصول کے لیے ہمارے کہنے پر لگ گئے تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ بطور توبیخ اور زجر کے فرمائیں گے، اپنے شرکاء کو بلاؤ، وہ بلائیں گے، وہ جواب بھی نہ دیں گے اور عذاب کو دیکھ کر کہیں گے: کاش! ہم ہدایت یافتہ ہوتے۔ پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے سوال ہوگا: تم نے میرے بھیجے ہوئے رسولوں کو کیا جواب دیا تھا؟ تو اس کا کوئی جواب نہ دے سکیں گے، ان پر خبریں اندھی ہو جائیں گی یعنی انہیں کوئی سمجھ نہ آئے گی کہ کیا کہیں۔ ایک دوسرے سے بھی نہ پوچھ سکیں گے مدہوش ہو جائیں گے۔

بشارت

۶۷......جو شخص توبہ کرے، شرک چھوڑ دے ایمان لا کر نیک اعمال کرنا شروع کر دے وہ یقیناً کامیاب ہوگا۔

دلیل توحید

۶۸......ایمان لانا کیوں مشکل ہے، یہ لوگ بے حس اور بے جان چیزوں کو پوجتے ہیں، رب تعالیٰ تو خالق اور مختار ہے تمام شریکوں سے پاک ہے اُس کا علم وسیع ہے، سینہ کے راز تک جانتا ہے۔اس کو کیوں نہیں پوجتے جو دنیا اور آخرت ہر جگہ نفع نقصان کا مالک ہے۔

معبود برحق

۷۰......اللہ ہی معبود برحق ہے اُس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے دنیا اور آخرت میں تمام صفات کارسازیہ اور ہر قسم کی تعریفات اللہ کے لیے ہیں اُسی کی طرف سب نے لوٹ کر جانا ہے، تیاری کر کے جانا چاہیے۔

دلیل عقلی

۷۱......رات دن کو اللہ نے پیدا کیا ہے وہ انہیں متعین وقت میں لاتا لے جاتا ہے، جس سے نظام ٹھیک چلتا ہے اگر اللہ رات کو ہمیشہ کے لیے کھڑا کر دے تو کوئی دن نہیں لاسکتا۔ اگر دن کو ہمیشہ کے لیے کھڑا کر دے تو کوئی رات نہیں لاسکتا۔ اگر ایسا کر دے تو تمہارا نظام درہم برہم ہو جائے گا۔ اُس کی رحمت ہے کہ وہ رات دن میں تبدیلی کرتا ہے تمہارا نظام ٹھیک چلتا ہے۔یہی رحمت کنندہ مہربان معبود برحق ہے اس کی اطاعت کرو۔

ہر رسول اپنی اُمت پر گواہ

میدانِ محشر میں ہر اُمت کا رسول یا اُس کا نائب رسول کی دعوت اور اُمت کی طرف سے جواب کی گواہی دے گا، ہر مشرک اور مجرم سے بھی شرک اور جرم پر دلیل طلب کی جائے گی جو اُن کے پاس نہیں ہوگی تو رسوائی ہوگی۔ وہ حق کو جان اور مان لیں گے فائدہ نہیں ہوگا اور ان کے گھڑے ہوئے معبود سب غائب ہوں گے۔

سرکش قارون

۷۶......موسیٰ علیہ السلام کی قوم کا دولتمند سرکش قارون جو خزانوں کا مالک تھا دولت کے نشے میں ایمان سے پھر گیا، تکبر میں آ گیا۔ قوم نے اکڑنے سے روکا اور اس مال سے آخرت بنانے کا مشورہ دیا اور کہا جیسے اللہ نے تجھ پر احسان کیا ہے تو لوگوں پر احسان کر کے دولت بھی بڑھا آخرت بھی بنا۔ دولت کے ذریعے فساد نہ مچا، اللہ تعالیٰ فسادیوں کو پسند نہیں کرتے۔ اُس نے کہا: میں نے مال اپنے علم وہنر اور محنت سے کمایا، مجھ پر کسی کا کوئی احسان نہیں۔ کچھ لوگ اس کی شان دیکھ کر تمنا کرنے لگے ہمارے پاس بھی ایسا مال ہوتا، قارون بڑے نصیب والا ہے۔ لیکن صاحبِ علم لوگوں نے ان کو ملامت کی اور کہا ایمان اور عمل صالح پر اللہ کا دیا ہوا ثواب اس سے بہت بہتر ہے وہ حاصل کرو۔ ایک دن قارون

اپنے حشم خدم کے ساتھ بڑی شان کے ساتھ نکلا، اللہ نے اُسے بمع مال کے زمین میں زندہ درگور کر دیا اُس کی کوئی جماعت اُسے نہ بچا سکی۔ نہ مال کام آیا نہ وہ خود بدلہ لے سکا بلکہ زمین میں دھنستا ہوا جہنم کا ایندھن بنا۔ یہ حالت دیکھ کر دولت کے تمنا کرنے والے کہنے لگے: اللہ نے ہمارے اوپر احسان کیا ہم دھنسنے سے بچ گئے اور کہا اللہ ہی رزق زیادہ کرتا ہے اور تنگ کرتا ہے، اس میں انسان کا کوئی کردار نہیں ہوتا۔ ایمان سے محروم کافر اور مشرک کبھی کامیاب نہیں ہوں گے۔

بشارت

۸۳...... آخرت کا وہ گھر جس میں نعمتیں اور سُکھ ہوگا وہ اللہ نے ان لوگوں کے لیے بنایا ہے جو دنیا میں نہ تکبر کرتے ہیں نہ فساد مچاتے ہیں، تقویٰ کی زندگی بناتے ہیں انہی کا انجام اچھا ہوتا ہے۔

مجازاتِ اعمال

۸۴...... ہر عمل کا بدلہ آخرت میں ملے گا، نیکوں کو بھلائی ملے گی، بُروں کو سزا ملے گی۔

واپسی کا وعدہ

۸۵...... اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ السلام سے ہجرت کے بعد مکہ میں واپسی کا وعدہ فرمایا، کہ جس ذات نے قرآن اُتار کر عمل فرض کیا ہے وہ آپ کو معاد کی طرف بھی لوٹائے گا یعنی دوبارہ مکہ لائے گا۔ آپ نے ساتویں سال عمرہ کیا اور آٹھویں سال فاتحانہ شان کے ساتھ مکہ میں داخل ہوئے۔ اللہ کا علم وسیع ہے وہ ہدایت یافتہ اور گمراہوں سب کو جانتا ہے۔

آپ کو نہ پتہ تھا نہ اُمید تھی کہ آپ کو کتاب ملے گی، اللہ نے آپ کو نبوت عطا کر کے کتاب بھی عطا کر دی، یہ محض اللہ کی رحمت ہے آپ کفار کے پشتی بان کبھی نہ بننا، نہ وہ آپ کو تلاوتِ کتاب اور اشاعت سے روکیں۔ آپ اپنے رب کی توحید کی طرف برابر دعوت دیتے رہیں اور اللہ کے ساتھ بھی کسی کو نہ پکاریں۔ اللہ واحد لاشریک ہے۔ ہر شے ہلاک ہو جائے گی اللہ ہمیشہ حیّ قیوم رہے گا۔ اُسی کا حکم چلتا ہے، تم سب نے اسی کی طرف لوٹ کر آنا ہے، اس واسطے قیامت کی تیاری رکھو۔

اس آخری رکوع میں حضور علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام میں چھ امور میں مماثلت ہے۔ وہ تفسیر ''مقاصد القرآن'' میں اس رکوع کے تحت دیکھ لیں (صفحہ ۵۳۵)۔

تمت سورۃ القصص بتوفیقہٖ وفضلہٖ تعالٰی ذِکرہٗ، والصّلوۃ والسّلام علی رسولہٖ وآلہٖ واصحابہٖ واَتْبَاعِہٖ اجمعین۔ (ابو عبید)

۱۸/ ذوالحجۃ ۱۴۴۳ھ / ۱۸/ جولائی ۲۰۲۲ء

سُوْرَةُ الْعَنْكَبُوْتِ مَكِّيَّةٌ

[ترتیب قرآنی (۲۹) ترتیب نزولی (۸۵) آیات (۶۹) رکوع (۷)]

رابط: سورۃ القصص کے آخری آیت میں توحید کا بیان تھا، سورۃ العنکبوت کے شروع میں ہے کہ صرف لا الٰہ الا اللہ کہنا کافی نہیں، ایمان داروں کا امتحان بھی ہوگا۔ سورۃ القصص میں موسیٰ علیہ السلام کی جرأتمندی کا بیان تھا سورۃ العنکبوت میں ہے اگر جرأت کے ساتھ مسئلہ توحید بیان کیا تو دشمن مکڑی کا جالا ثابت ہوں گے۔

خلاصہ: برکت دہندہ صرف اللہ ہے۔ مسئلہ بیان کرنے والے پر مصائب بھی آئیں گے۔ منکرینِ توحید گرفتِ خداوندی سے بچ نہیں سکتے۔ انہی دعاوی پر دلائل پیش کیے گئے ہیں، منکرین سے شکوے، ماننے والوں کو بشارتیں اور تبلیغ کے طریقے بھی اس میں ہیں۔

ایمان والوں کا امتحان کوئی نئی چیز نہیں

۲......لوگ یہ خیال نہ کریں کہ اٰمنّا کہہ دینا نجات کے لیے کافی ہے، ان کو مصائب وغیرہ میں بتلا کر کے پرکھا نہیں جائے گا (صرف کلمہ اور امنا تو منافق بھی کہتے ہیں، ان کی جگہ تو جہنم کے نچلے درجے میں ہے) امتحان کوئی نئی چیز نہیں پہلے ایمانداروں کا بھی امتحان ہوا، امتحان سے سچے اور جھوٹے کا امتیاز ہو جاتا ہے۔ برائی کرنے والے یہ خیال نہ کریں کہ ہماری دسترس سے نکل بھاگیں گے، یہ ان کا فیصلہ بہت برا ہے (انہوں نے توبہ نہ کی تو سزا سے بچ نہیں سکیں گے)۔

ایمانداروں کو بشارت

جو سچا ایماندار اللہ کے دیدار کا یقین رکھتا ہے، اس کے لیے محنت کرتا ہے وقت آنے پر اللہ تعالیٰ اسے جنت میں دیدار کرائے گا، وہ سننے جاننے والا ہے۔ جو شخص دین میں جتنی محنت کریگا وہ اپنا فائدہ کریگا اسے جنت میں اونچے درجے ملیں گے، اس کا اللہ تعالیٰ کو کوئی فائدہ نہیں وہ تمام جہان والوں سے مستغنی اور بے پرواہ ہے جو ایمان لا کر عمل صالح میں لگ جائے اللہ تعالیٰ اس کے سابقہ گناہ معاف کردیں گے اور نیک اعمال کا بہترین بدلہ عطا کریں گے۔

والدین سے نیکی کرنا

۸......صرف عبادت ہی نیکی نہیں والدین کے ساتھ حسن سلوک بھی نیکی ہے، اللہ تعالیٰ اس کا خصوصی حکم دیتے ہیں اور اس پر بہت ثواب دیتے ہیں، لیکن اتنی بات ذہن میں رہے اگر والدین مومن نہیں خدمت ان کی بھی کرو، وہ اگر شرک یا دین کے کسی قطعی مسئلے کے خلاف کرنے کا حکم دیں تو پھر اُن کی وہ بات نہ ماننا۔ (اس پر حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا واقعہ مقاصد القرآن میں دیکھ لیں)

دوبارہ سن لو! ایمان اور عمل صالح کرنے والوں کو ہم ضرور جنت میں داخلہ دیں گے اور نیک لوگوں کے ساتھ جنت میں داخل کریں گے۔

حالاتِ منافقین

۱۰......منافق ڈرپوک ہوتے ہیں جب انہیں اللہ کی راہ میں تکلیف پہنچے تو فیل ہو جاتے ہیں۔ وہ لوگوں کی طرف سے جو تکلیف محسوس کرتے ہیں اُسے اللہ تعالیٰ کے عذاب کی طرح قرار دیتے ہیں جو بالکل غلط فیصلہ ہے اور منافق لالچی بھی ہوتے ہیں اگر اللہ تعالیٰ کی مدد سے فتح حاصل ہو مالِ غنیمت ہاتھ آئے تو جنگ میں شرکت نہ کرنے کے باوجود آ کر کہتے ہیں ہم بھی تمہارے ساتھ ہیں ہمیں بھی حصہ دو، انہیں یہ معلوم نہیں اللہ تو سینے کے راز جانتے ہیں ان کے دلوں میں ایمان نہیں ہے، اسی واسطے اللہ تعالیٰ آزمائش کے ساتھ سچے ایمانداروں اور منافقوں کو ظاہر کر دیتے ہیں، ایمانداروں کو انعام اور منافقوں کو سزا دیتے ہیں۔

مشرکین کی بے باکی

۱۲......مشرک خود تو جہنمی ہوتے ہیں وہ اتنے سرکش اور بے باک ہو جاتے ہیں کہ مخلص مومنوں کو جہنمی بنانے کی کوشش کرتے ہیں، انہیں کہتے ہیں ہمارے عقیدے عمل پہ آ جاؤ اگر تم نے ہماری اتباع کی اور آخرت میں کوئی سزا ہوئی تو وہ ہم بھگتیں گے تمہیں کچھ نہیں ہوگا۔ یہ جھوٹ بکتے ہیں، قیامت میں تو ہر ایک اپنا بوجھ خود اٹھائے گا۔ ہاں لوگوں کو گمراہ کرنے والے اپنے بوجھ گناہ کے ساتھ دوسروں کو گمراہ کرنے کا بوجھ بھی اٹھائیں گے اور گمراہ ہونے والے گمراہی کا بوجھ خود اٹھائیں گے۔

قومِ نوح کی ہلاکت

سرکش مشرکوں کو قومِ نوح کی ہلاکت سے عبرت پکڑنا چاہیے۔ حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی مشرک قوم کو ساڑھے نو سو سال محنت کر کے ایمان پر لانے کی کوشش کی، قوم ایمان نہ لائی تو اللہ تعالیٰ نے نوح علیہ السلام کو بمع

مومنین کے کشتی میں بٹھا کر نجات دی اور باقی تمام مشرک قوم کو طوفانِ نوح میں غرق کر کے نشانِ عبرت بنایا، اس سے موجودہ مشرکوں کو بھی عبرت حاصل کرنا چاہیے اور شرک چھوڑ دینا چاہیے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعوت

۱۶...... جد الانبیاء حضرت ابراہیم خلیل اللہ نے قوم کو فرمایا اللہ کی عبادت کرو اس کی نافرمانی سے بچو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے جن پتھر کے گھڑے ہوئے بتوں کو تم پوجتے ہو وہ تمہیں رزق نہیں دے سکتے۔ اللہ سے رزق طلب کرو اللہ کی عبادت اور شکر کرو تم نے اس کی طرف لوٹ جانا ہے اگر تم نہیں مانتے بلکہ میری بات کو جھٹلاتے ہو تو یہ بھی کوئی نئی بات نہیں ہے پہلی قومیں بھی جھٹلا چکی ہیں اور اپنا نتیجہ پا چکی ہیں تم بھی انہی کے ساتھ جاؤ گے، رسولوں کے ذمہ تو پہنچانا ہے زبردستی منوانا نہیں ہے۔

اثباتِ قیامت

۲۰...... قیامت کا اور بعثت کا انکار کیوں کرتے ہو؟ جس خدا نے مخلوق کو پہلی بار پیدا کیا ہے وہ دوبارہ بھی پیدا کرے گا اس کے لیے کوئی مشکل نہیں ہے۔ زمین پر چل پھر کر حالات معلوم کرو، لوگوں سے آگاہی لو تمہیں پتہ چل جائے گا قیامت حق ہے، دوبارہ پیدا کرنا اللہ تعالیٰ کے لیے کوئی مشکل نہیں ہے۔ جو پہلی بار پیدا کر سکتا ہے نافرمان قوموں کو ہلاک کر سکتا ہے وہ ہلاک شدہ قوموں کو دوبارہ زندہ کر کے حساب بھی لے سکتا ہے۔ وہ ہر چیز پر قادر ہے اور مختارِ کُل ہے جسے چاہے سزا دے جسے چاہے رحم کرے، اس کی طرف تم نے پلٹ کر جانا ہے (لیکن اس کے ہاں عذاب اور انعام کے اصول ہیں، ظلم نہیں کرتا) یہ بھی سن لو وہ جسے سزا دینا چاہے وہ زمین یا آسمان میں کہیں چھپ کر عذاب سے بچ نہیں سکتے، اللہ عاجز نہیں قادر ہے۔ انہیں کوئی دوست اور مددگار بچا نہیں سکے گا۔

کفار کی مایوسی

۲۳...... جو لوگ آیاتِ الٰہی کے منکر ہیں ان کو آخرت میں اللہ کی رحمت سے مایوسی ہو گی اور وہ دردناک عذاب میں مبتلا ہوں گے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا استقلال

۲۴...... حضرت ابراہیم علیہ السلام نے قوم کو توحید کی دعوت دی اور ان کے معبودانِ باطلہ پتھروں کو توڑ دیا تو قوم نے دھمکی دی کہ اسے قتل کر دو یا آگ میں جلا دو۔ تو حضرت ابراہیم علیہ السلام مقابلے میں مستقل ڈٹے رہے آخر کار اللہ نے آگ کو ٹھنڈا کر کے جلنے سے نجات دی۔ آپ نے قوم کو پھر بھی خیر خواہی کرتے ہوئے فرمایا: تم بتوں کو

دنیا کی زندگی میں باعثِ مؤدت سمجھتے ہو آخرت میں ایک دوسرے پر لعنت کروگے، تمہارا ٹھکانہ آگ میں ہوگا، آگ سے بچنا چاہتے ہو تو ایمان لاؤ۔

آپ کی دعوت پر صرف حضرت لوط علیہ السلام ایمان لائے، انہیں بھی نبوت ملی، حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس علاقے سے ہجرت کر کے دوسری جگہ دعوت کا کام کرنے کا ارادہ فرمایا اللہ نے آپ کو بیٹا اسحٰق علیہ السلام اور پوتا یعقوب علیہ السلام عطا کر دیئے، ان کی نسل میں نبوت رکھ دی آخرت میں صالحین میں سے ہیں۔

حضرت لوط علیہ السلام نے بھی قوم کو شرک سے روکا اور بے حیائی سے بھی روکا۔ فرمایا: تم لوگوں نے ایک نئی بے حیائی اغلام بازی نکال لی ہے اور ڈاکہ بھی ڈالتے ہو، مجلس کے اندر بے حیائی والے کام کرتے ہو ایسے بُرے کاموں سے باز آجاؤ۔ قوم نے نہ مانا بلکہ الٹا عذاب کا مطالبہ کر دیا جس کا بعد میں شکار ہوئے۔ عذاب لانے والے فرشتے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئے اور بیٹے کی خوشخبری دی، وہاں سے فارغ ہو کر قومِ لوط کو ہلاک کیا۔ (تفصیل دوسری سورتوں میں موجود ہے)

قومِ شعیبؑ کی ہلاکت

۳۶...... مدین والوں کو حضرت شعیب علیہ السلام نے توحید کی دعوت دی وہ نہ مانے انہیں زلزلے کے عذاب سے ہلاک کر دیا گیا۔ اسی طرح قومِ عاد، قومِ ثمود بھی ایمان نہ لا کر دنیا میں ہلاک ہوئیں۔ قومِ فرعون اور ہامان بھی ہلاک ہوئے جن کے واقعات دیگر سورتوں میں تفصیل سے موجود ہیں۔ ان قوموں پر مختلف عذاب آئے بعض کو ہوا کے جھکڑ سے ہلاک کیا بعض کو چیخ نے پکڑا، بعض کو اللہ نے زمین میں دھنسایا، بعض کو پانی میں غرق کیا۔ اللہ نے کسی پر ظلم نہیں کیا سب نے توحید و رسالت و قیامت کا انکار کر کے اپنے اوپر خود ظلم کیا۔

معبودانِ باطلہ کی مثال

۴۱...... لوگوں نے مخلوقات میں سے جس چھوٹی بڑی چیز کی عبادت کی ہے ان سب کی مثال کمزوری میں مکڑی کی ہے کہ اُس کا گھر ایک باریک جالا ہوتا ہے جو ایک تنکے اور پھونکے سے ختم ہو جاتا ہے۔ یہ بات عقلمند سمجھتے ہیں۔

عقلی دلیل

۴۲...... اللہ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا جو توحید کے حق ہونے پر دلیل ہیں۔ یہ بات ایمانداروں کو سمجھ آتی ہے اس واسطے کہ وہ غور کرتے ہیں، نتیجہ اخذ کر لیتے ہیں، مشرک کافر غور نہیں کرتے۔

اکیسواں پارہ

قربِ خداوندی کا حصول

۴۵......شرک سے توبہ کر کے موحّد بننے والوں کو چاہیے وہ اللہ کا قرب حاصل کریں اس کے لیے اس آیت میں تین اعمال احسان کی صفت کے ساتھ کرنے کا حکم ہے۔ وہ تین یہ ہیں: (۱) تلاوتِ قرآن کثرت سے کرے (۲) نماز کو ہمیشہ آداب کے ساتھ ادا کرتا رہے (۳) ان دو خصوصی اذکار کے ساتھ تسبیح و تحمید اور دیگر عبادات کے عمومی اذکار کا بھی اہتمام کرے اور یہ نظریہ رکھے کہ میں اللہ کو دیکھ رہا ہوں یا اللہ مجھے دیکھ رہا ہے تو اللہ کا مقرب اور ولی بن جائے گا۔ (اے اللہ! ہمیں بھی اپنا قرب نصیب فرما دیجئے۔ آمین)

تبلیغ کا ڈھنگ

۴۶......اہلِ کتاب سے بات ہو جائے تو مسئلہ سمجھانے کی کوشش ہو، ذاتی حملے سے گریز کیا جائے مثلاً انہیں کہا جائے ہم اور آپ دونوں آسمانی دین کے قائل ہیں، آسمانی کتابوں کو بھی مانتے ہیں، پیغمبروں کو بھی مانتے ہیں، جب ہم آخری کتاب اور آخری پیغمبر کو مانتے ہیں تو تم ہم سے کیوں جھگڑتے ہو؟ تمہیں بھی چاہئے جیسے دیگر کتب سماویہ اور دیگر رسولوں کو مانتے ہو اِن کو بھی مان لو جھگڑا ختم ہو جائے گا، نجات بھی اسی میں ہے کیونکہ پہلے ادیان منسوخ ہو چکے ہیں۔ ہاں اگر کوئی ظالم اس نرمی کو کمزوری سمجھ کر ظلم پر اُتر تا ہے تو پھر اُس کے ظلم کو روکو تا کہ اُسے احساس ہو، وہ ظلم چھوڑ دے۔ ہم سب کا اِلٰہ صرف ایک اللہ ہے ہم سب کو اُس کے سامنے جھکنا چاہیے۔ قرآن پاک اللہ کی کتاب ہے اسے مومن اہلِ کتاب بھی مانتے ہیں اسی طرح مکہ والوں میں سے بھی جو عناد اور ضد نہیں رکھتے اسے اللہ کی کتاب مانتے ہیں۔

اُمّی رسول ﷺ

۴۸......آپ نہ کوئی کتاب پڑھ سکتے ہیں نہ دائیں ہاتھ سے لکھ سکتے ہیں، آپ اُمّی ہیں تا کہ کوئی شک نہ کر سکے کہ آپ نے کسی کتاب سے پڑھ لیا یا لکھ لیا ہے، تو پھر لوگ آپ کو اپنی طرف سے افتراء کرنے والا کیوں کہتے ہیں، یہ ان کی حماقت ہے۔

فائدہ: اللہ نے آپ کو امّی رکھنے کے باوجود سب سے زیادہ علوم عطا فرمائے جو ایک اعجاز ہے، قرآن کا یہ بھی اعجاز ہے کہ اس کی واضح آیات ہیں اور اہلِ علم کے دلوں میں محفوظ ہو جاتی ہیں اس کا انکار تو صرف ظالم لوگ ہی کرتے ہیں اور قرآنی اعجاز سے صرفِ نظر کر کے دوسرے معجزات کا مطالبہ کرتے ہیں۔ معجزہ طلب کرنے والوں کے لئے کیا یہ کافی نہیں کہ ہماری نازل کردہ کتاب فصاحت و بلاغت میں ثانی نہیں رکھتی، کسی زمان، مکان کی قید کے بغیر دائمی معجزہ ہے، صرف معجزہ نہیں باعثِ رحمت و ہدایت و نصیحت بھی ہے۔ اس پر ایمان رکھنے والے جنت میں جائیں گے۔ آپ اعلان فرما دیں میری نبوت تمہارے ماننے پر موقوف نہیں میری نبوت کا تو خود اللہ تعالیٰ گواہ ہے جو زمین اور آسمان کی ہر چیز کا علم رکھتا ہے، جو ایمان نہیں رکھتے وہ نقصان اٹھانے والے ہیں۔

عجیب بے وقوف

۵۳...... یہ حماقت نہیں ہے کہ ایمان لا کر عذاب سے بچنے کی بجائے عذاب کے جلدی وقوع کا مطالبہ کرتے ہیں۔ اللہ نے عذاب کا بھی وقت مقرر کیا ہے وقت آنے پر عذاب بھی اچانک آ جائے گا انہیں شعور بھی نہیں ہوگا۔ عذاب کا مطالبہ کرتے ہیں انہیں تو جہنم کا عذاب احاطہ کرنے والا ہے، جب عذاب آ گیا ان کو اوپر نیچے سے ڈھانپ لے گا انہیں کہا جائے گا چکھو اپنے اعمال کا بدلہ اور مزہ۔

ترغیب الی الہجرت

۵۶...... میرے ایمان دار بندو میری ہی عبادت میں لگے رہو، اگر مقامی لوگ مشکل پیدا کرتے ہیں تو اس جگہ کو چھوڑ کر میری دوسری جگہ کی زمین کی طرف ہجرت کر جاؤ جہاں آزادانہ عبادت کر سکو۔ موت حق ہے اگر تم نے دین کی خاطر یہ جگہ نہ چھوڑی جب موت آئے گی تب تو لامحالہ چھوڑو گے اور میرے پاس آؤ گے حساب دو گے، کیا یہ بہتر نہیں خود زندگی میں دوسری جگہ جا کر خوب عبادت کر کے آؤ اور عزت پاؤ۔

بشارت

۵۸...... جو ایمان لا کر نیک اعمال کر کے آئے گا ہم اُسے جنتؑ کے بالا خانوں میں جگہ دیں گے جہاں مشروبات کی نہریں بہہ رہی ہوں گی وہاں ہمیشہ رہیں گے، یہ صبر اور توکل کرنے والوں کے لیے بہترین بدلہ ہوگا۔

توکل کی مثال

۶۰...... ہجرت کی ضرورت ہو تو فقر و فاقہ سے مت گھبرانا، جو خدا تمہیں تمہارے پہلے وطن میں کِھلا پلا رہا تھا وہی ہجرت کے بعد بھی کھلائے گا، دیکھتے نہیں کتنے پرندے، کیڑے مکوڑے جنگلی جانور ہیں ان کے پاس روزی کا ذخیرہ نہیں ہوتا اللہ تعالیٰ انہیں روزانہ پیٹ بھر کر کھلاتے ہیں۔ حدیثِ عمرؓ میں ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر

تم اللہ پر پورا بھروسہ کرو تو وہ تمہیں ایسے کھلائے گا جیسے پرندے سویرے خالی پیٹ نکلتے ہیں شام کو پیٹ بھر کر لوٹتے ہیں۔(ترمذی)

دلیل عقلی

۶۱......اگر آپ منکرین سے پوچھیں آسمان زمین کا خالق چاند سورج کو مسخر کر کے تمہیں فائدہ کون دے رہا ہے؟ تو وہ اللہ کا نام لیں گے، رزق کو کشادہ اور تنگ بھی اللہ کرتا ہے، بارش برسا کر زمین سے روزی نکال کر بھی اللہ کھلاتا ہے۔ ہر چیز پر قدرت اور ہر چیز کا علم بھی اللہ کے پاس ہے، تو پھر اللہ کو معبود برحق متصرف الامور برکت دہندہ ماننے میں کیا رکاوٹ ہے؟ اُلٹے پھرتے ہو، عقل سے کام لے کر سیدھے کیوں نہیں چلتے۔

دنیا و آخرت کا موازنہ

۶۴......حیات دنیا تو لہو ولعب سے عبارت ہے، حیات آخرت اور دارِ آخرت اصل زندگی ہے، کاش کہ تم عقل سے کام لیتے تو حیاتِ آخرت بنانے کی کوشش کرتے۔

حقیقی ملجا وماویٰ اللہ ہے

۶۵......اصل ملجا اور ماویٰ اللہ تعالیٰ ہے یہ ایک ایسی حقیقت ہے جس کو کٹر مشرک بھی مانتے ہیں جب وہ کشتیوں پر سوار ہوں تو خطرے کے وقت خالص اللہ کو پکارتے ہیں یہ الگ بات ہے جب کنارے لگ جاتے ہیں تو پھر شرک کرنے لگتے ہیں (کہتے ہیں ہمیں فلاں نے بچایا ہے)۔ان کی اس ڈھٹائی کے باوجود اللہ تعالیٰ ان کو جلد نہیں پکڑتے، مہلت دیتے ہیں۔

نمک حرامی

۶۷......اللہ تعالیٰ نے حرم کو امن والا بنایا، یہاں کافر بھی امن سے رہتے ہیں، باہر سے لوگ اُچک لیے جاتے ہیں، یہ کتنی نمک حرامی ہے جس نے امن دیا اس کا انکار کیا یا اُس کے ساتھ شریک بناتے ہیں۔

بڑا ظالم کون؟

۶۸......جو اللہ پر جھوٹ باندھے اور حق کی تکذیب کرے، اس سے بڑا ظالم کوئی نہیں، یہ کام مشرک اور کافر کرتے ہیں ان کا ٹھکانہ جہنم ہے۔

اہلِ ایمان کے لئے خوشخبری

۶۹......جو لوگ ایمان لا کر دین کے کاموں میں محنت کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے لئے جنت کی راہیں کھول

دیتے ہیں وہ دین پر محنت کر کے عبادت کے ہر راستے سے جنت میں چلے جاتے ہیں۔ایک راستے پر چمٹ کر نہیں بیٹھے رہتے۔اللہ تعالیٰ تو ہر نیکی کرنے والے کے ساتھ ہے جو اخلاص سے نیکی کرتے ہیں۔

اللهم اجعلنی مومنًا مجاهدًا محسِنًا مُقرّبًا آمین یا رب العالمین .

تمت سورة العنكبوت بتوفيق ربّ الجبروت۔ اللّٰهم صلّ و سلّم دائمًا ابدًا علی حبيبك خير الخلق كلّهم۔

۱۸/ذوالحجہ ۱۴۴۳ھ/۱۸/جولائی ۲۰۲۲ء

سُوْرَةُ الرُّوْمِ مَكِّيَّةٌ

[ترتیب قرآنی (۳۰) ترتیب نزولی (۸۴) آیات (۶۰) رکوع (۶)]

ربط: سورۃ العنکبوت کے آخر میں مومنین محسنین سے معیتِ الٰہی کا وعدہ تھا، اب سورۃ الروم میں مومنین کے ساتھ نصرتِ الٰہی کا وعدہ ہے۔

خلاصہ: مومن کے ساتھ نصرت کا وعدہ، توحید پر دلائل، مثال، عذاب سے بچنے کے لئے تین کام، تسلیات، بشارات اور تخویفات جیسے مضامین ہیں۔

پیش گوئی

۲......رومی عیسائی اور ایرانی آتش پرست تھے، ان کی آپس میں لڑائی تھی، ایرانی غالب آ گئے تو مشرکین خوش تھے کہ ہمارے بھائی ایرانی غالب آئے ہیں ہم بھی مسلمانوں پر غالب رہیں گے، اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائی کہ چند سال میں رومی ایرانیوں پر غالب آ جائیں گے چنانچہ چھ سال بعد رومی غالب آئے، اسی سال بدر میں مسلمان بھی غالب آئے، مسلمانوں کو دو خوشیاں حاصل ہوئیں، اللہ کی پیش گوئی پوری ہوئی (اس موقعہ پر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی شرط کا واقعہ مقاصد القرآن میں دیکھ لیں) اللہ مختارِ کل ہے ہر چیز کا مالک ہے مسلمانوں کی مدد کرتا ہے وعدہ خلافی نہیں کرتا، لوگ ظاہر بین ہیں، آخرت سے غافل رہتے ہیں۔

آسمان زمین کی پیدائش، توحید کی دلیل

۸......اللہ تعالیٰ نے آسمان زمین اظہارِ حق اور مدت معیّن تک کے لیے پیدا کیے جو توحید کی دلیل بھی ہیں لوگ نہ اپنے نفسوں پر غور کرتے ہیں نہ آفاق میں فکر کر کے نتیجہ اخذ کرتے ہیں، اس واسطے لوگوں کی اکثریت توحید اور قیامت کی منکر ہے۔ لوگوں کو چاہیے کہ وہ زمین پر چل پھر کر دیکھیں ان سے پہلے لوگوں کا انجام کیا ہوا وہ تو ان سے قوت میں زیادہ اور زمین کی آبادکاری میں بھی بڑھے ہوئے تھے، ان کے پاس بھی رسول واضح دلائل لے کر آئے، ان لوگوں نے رسولوں کی بات نہ مانی، دنیا میں ہلاک ہوئے، اللہ نے ان پر ظلم نہیں کیا انہوں نے خود اپنی جانوں پر ظلم کیا ان کا انجام بہت بُرا ہوا، وہ تکذیب کے ساتھ استہزاء بھی کرتے تھے اللہ نے ہر چیز کو پہلی بار پیدا کیا دوبارہ بھی پیدا

کرے گا، ان کے اعمال کا محاسبہ بھی کرے گا (تیاری کے ساتھ جانا چاہیے)۔

مجرم مایوسی کا شکار ہوں گے

۱۲......قیامت کے دن مجرم مایوس ہو جائیں گے ان کے شرکاء ان کی سفارش نہیں کریں گے یہ بھی اپنے شرکاء کے منکر ہو جائیں گے۔ روزِ قیامت محشر میں لوگوں کی ٹولیاں بن جائیں گی، نیک اور برے الگ ہو جائیں گے، دنیا کی طرح مل جل کر نہیں کھڑے ہوں گے۔

ایمان والوں اور کافروں کا انجام

۱۵......ایمان والوں کو جنت میں بھیج کر خوش کیا جائے گا، آیاتِ الٰہی اور قیامت کے منکروں کو قید کر کے جہنم میں حاضر کیا جائے گا۔

تسبیح وتحمید

۱۷......اللہ کی ذات پاک ہے تم صبح شام اُس کی پاکی بیان کرو، حمد بھی اُسی کے لیے خاص ہے۔ شام کے وقت اور دن ڈھلے اُس کی حمد وثنا کرو۔

عقیدہ بعث بعد الموت کا اثبات

وہ زندہ کو مردہ سے اور مردہ کو زندہ سے نکالتا ہے۔ مردہ زمین کو زندہ کرتا ہے مُردوں کو بھی وہی زمین سے نکالے گا (عدالت میں پیشی کے لیے سب لائے جائیں گے)۔

دلائل توحید

۲۰......اللہ نے تمہیں مٹی سے پیدا کر کے زمین میں پھیلایا ہے، اللہ نے ہی تمہارے سکون اور محبت کے لیے تمہاری جنس سے تمہاری بیویاں پیدا کی ہیں۔ اللہ نے آسمان وزمین پیدا کیے، اللہ نے تمہاری مختلف زبانیں اور تمہارے مختلف رنگ بنائے ہیں۔ اللہ بادل سے بارش برساتا ہے، اُس سے بجلی دکھاتا اور گرج سناتا ہے، تم بادل دیکھ کر اُمید اور خوف کے درمیان ہو جاتے ہو۔ اللہ ہی مردہ زمین کو زندہ کر کے تمہاری روزی کا بندوبست کر دیتا ہے۔ اللہ ہی نے آسمان کو اوپر اور زمین کو پانی پر اپنے حکم سے کھڑا کیا ہوا ہے، جب محشر میں تمہیں بلایا جائے گا تو قبروں سے نکل کر حاضر ہو جاؤ گے۔ زمین آسمان کی ہر چیز اُس کی مملوک ہے اور سب اُس کے فرمانبردار ہیں۔ اُسی نے پہلی بار ہر چیز کو پیدا کیا دوبارہ بھی وہی پیدا کرے گا، اس کے لیے سب آسان ہے۔، اُس کی صفت وشان بلند و برتر ہے وہ زبردست ہے حکمت والا ہے۔ مذکورہ بالا سب دلائلِ توحید اور نعماءِ خداوندی ہیں، سوچنے والے اور عقل سے کام لینے

والے سمجھ جاتے ہیں۔

اثباتِ توحیداور ردّ شرک کی مثال

۲۸...... مالک اپنے مملوک غلام کو اپنے خصوصی مال اور تصرفات میں شریک نہیں کرتا، نہ اس سے ڈرتا ہے حالانکہ یہ دونوں مخلوق ہونے میں، ایک باپ کی اولاد ہونے میں شریک ہیں، فطری طور پر بہت سی چیزوں میں شریک ہیں پھر بھی اُسے شریک کے طور پر برداشت نہیں کرتا، پھر خود سوچو اللہ تعالیٰ خالق و مالک متصرف الامور اپنی مخلوق میں سے کسی کو اپنا شریک کس طرح برداشت کرسکتا ہے؟ کوئی شریک بننے کے قابل ہی نہیں ہے سب اُس کے محتاج ہیں اگر چہ ملائکہ انبیاء واولیاء کیوں نہ ہوں، سب اللہ کے زیر تصرف اور ڈرتے رہتے ہیں، یہ مثال ان کو سمجھ آئے گی جو عقل سے کام لیتے ہیں۔

مشرک عجیب احمق ہے

۲۹......مشرک کی حماقت دیکھو شرک کو دلیل کے بغیر کرتا ہے اُس پر پکا رہتا ہے، خواہشِ نفس کی اتباع کرتا ہے اور توحید جو دلائل عقلیہ نقلیہ وحیہ سے ثابت ہے اُس کو ماننے کے لیے تیار نہیں ہوتا، جسے اللہ گمراہ کرے اُسے نہ کوئی ہدایت دے سکتا ہے نہ اس کا کوئی مددگار ہوگا۔

دینِ فطرت کی طرف رخ کرلو

۳۰......اللہ نے دین کو فطرت کے مطابق بنایا ہے یکسُو ہو کر اُس کی طرف اپنا رُخ سیدھا کرلو، دین کو فطرت پر پیدا کرنے میں کوئی تبدیلی ممکن نہیں ہے مضبوط دین ہے اسی پر لوگوں کو پیدا کیا گیا ہے۔

چار احکام

۳۱...... (۱) اللہ کی طرف رجوع کرو (۲) اللہ کی نافرمانی سے بچو تقویٰ اختیار کرو (۳) نماز قائم کرو (۴) شرک کرنے والوں سے نہ ہو، یعنی شرک بھی نہ کرو مشرکین سے بھی دور رہو۔ مشرکین کی فطرت مسخ ہو جاتی ہے اس واسطے وہ خواہشِ نفس کی اتباع کرتے ہیں اور خواہشیں مختلف ہوتی ہیں اس واسطے لوگ مختلف فرقوں میں تقسیم ہو کر خوش ہوتے ہیں مثلاً یہودی یہودیت، عیسائی عیسائیت پر خوش ہیں تو پھر موحّد کو توحید اور دینِ اسلام پر خوش ہو کر عمل کرنا چاہیے اور باطل فرقوں سے جہاد کرنا چاہیے۔

مشرک کی عادت

۳۳......انسان کی عادت یہ بن چکی ہے کہ کوئی تکلیف پہنچے تو اللہ کو پکارتا ہے، اُس کی طرف انابت کرتا ہے

جب رحمت کا ذائقہ چکھتا ہے تکلیف سے نکل جاتا ہے، ایک جماعت تو شرک کی طرف لوٹتی ہے، ہماری نعمت کی ناشکری کرتی ہے انہیں کہو: نفع اٹھالو عنقریب انجام جان لو گے، ان کے شرک پر ہم نے کوئی دلیل نہیں اُتاری۔ مشرک کا یہ طریقہ ہے جب اُسے نعمت کا مزہ چکھاتے ہیں تو اکڑ جاتا ہے شکر نہیں کرتا، جب اُسے اُس کے کرتوتوں کی وجہ سے تکلیف پہنچے تو مایوس ہو جاتا ہے۔

دلیل توحید

۳۷......اللہ ہی کسی کے لئے رزق کشادہ کرتا ہے اور کسی کے لئے تنگ کرتا ہے۔

حقوق ادا کرو

۳۸......اللہ تعالیٰ کے حقوق کے بعد بندوں کے حقوق بھی ادا کیا کرو۔ رشتہ داروں، مسکینوں، مسافروں، مجاہدوں، طالب علم لوگوں کے حقوق ادا کیا کرو۔ اللہ کی رضا چاہنے والوں کے لئے حقوق کی ادائیگی ضروری ہے، اس میں فلاح ہے۔

سود اور زکوٰۃ میں فرق

۳۹......سودی لین دین میں زیادتی جائز نہیں بلکہ جلد یا بہ دیر سودی مال گھٹتا اور مٹتا ہے۔ اگر زکوٰۃ اللہ کے لئے ادا کی جائے تو مال بھی بڑھتا ہے دل بھی پاک ہوتا ہے۔

دلیل توحید

۴۰......اللہ وہ ہے جس نے تمہیں پیدا کیا رزق دیا، موت دے گا، پھر تمہیں زندہ کرے گا، یہ توحید کے دلائل ہیں تمہارے شرکاء میں سے کوئی بھی ان میں سے ایک کام بھی نہیں کرسکتا، تو اللہ تعالیٰ تمام شرکاء سے پاک اور منزہ ہے۔

اسبابِ فساد

۴۱......برّ و بحر میں فساد اور خرابیاں انسان کے اپنے ہاتھوں کی کمائی سے آتے ہیں، مثلاً بارش کا بند ہونا، دریاؤں میں سیلاب کا طوفان برپا ہونا، بارش کا زیادہ ہونا، نئی نئی بیماریاں آنا، حرق غرق قتل، حرب، اختلاف کا بڑھنا، آپس میں لڑنا سب بداعمالیوں کی وجہ سے آتے ہیں۔ زمین پر چکر لگا کر چل پھر کر تباہی کے اسباب معلوم کریں تو پتہ چلے گا سب مشرک قومیں ہلاک ہوئی ہیں، شرک ہی تباہی کا اصل سبب ہے اس واسطے شرک اور باطل عقیدے چھوڑنے چاہئیں۔ اور اُس دن کے آنے سے پہلے اپنا رُخ دینِ قیم کی طرف کر لینا چاہیے جو دن ٹالا نہ جاسکے گا اور اُس دن لوگ ٹولیوں اور جماعتوں میں بٹے ہوئے ہوں گے ایمان والے جنت میں چلے جائیں گے، کافر مشرک جہنم میں جائیں گے۔

مجازاتِ اعمال

۴۴......کفر شرک کا وبال کافروں مشرکوں پر پڑے گا اور ایمان والے لوگ عمل صالح کر کے اپنی جگہ جنت میں بنا رہے ہیں، اللہ تعالیٰ ان کو اپنے فضل سے جنت میں داخلہ دے گا، اللہ تعالیٰ کفار کو بالکل پسند نہیں کرتے۔

دلیل توحید

۴۶......ہوا کو اللہ نے پیدا کیا ہے جو بڑی نعمت ہے مثلاً بارش سے پہلے ہوا آ کر خوشخبری دیتی ہے، ہوا کے ذریعے دریاؤں میں کشتیاں چلتی ہیں جن کے ذریعے تجارتی اور حج وعمرے کے سفر طے کیے جاتے ہیں، ہوا کے بغیر انسان نہ زندہ رہ سکتا ہے نہ راحت پا سکتا ہے، ہوا کو پیدا کر کے ضرورت کے مطابق چلانے والے پروردگار کی توحید کو مان کر اس کا شکر ادا کرنا ضروری ہے، اور ہوا اللہ کے دشمنوں کو ہلاک بھی کرتی ہے۔

وعدۂ نصرت

۴۷......ارشادِ باری ہے ہم نے آپ سے پہلے قوموں کی طرف اپنے رسول واضح دلائل کے ساتھ بھیجے، نہ ماننے والے مجرم لوگوں سے انتقام لیا، انہیں ہلاک کیا اور ماننے والوں کی مدد کی۔ مومنوں کی مدد کرنا تو ہمارے ذمہ ہے، رسول سب سے بڑا مومن ہوتا ہے اُس کی مدد کا وعدہ تو بطریقِ اولیٰ ہے۔

دلیل عقلی بر توحید

۴۸......بارش کا نظام بھی اللہ تعالیٰ خود بناتے ہیں، ہواؤں کے ذریعے بادل کو تیار کر کے آسمان کی طرف پھیلاتے ہیں، ضرورت کی جگہ زمین پر بارش برسا دیتے ہیں ضرورت مند لوگوں کو جب بارش ملتی ہے تو خوش ہو جاتے ہیں جو اس سے پہلے مایوس ہو رہے ہوتے ہیں، بارش کے بعد زمین زندہ ہو کر کھیتیاں اُگاتی ہے، اس طرح اللہ تعالیٰ جب چاہیں گے زمین سے مردوں کو نکال کر میدان محشر میں حساب کے لیے لائیں گے۔

زجر

۵۱......ہوا کی نعمت کو ہم زحمت سے بھی بدل سکتے ہیں اسے گرم یا جھکڑ بنا کر چلائیں تو کھیتیاں پیلی ہو کر سڑ جائیں اور ہوا میں اُڑ جائیں، کھیتی والے ہاتھ ملتے رہ جائیں۔

کفار کی مثال

۵۲......کافر لوگ مُردوں کی طرح ہیں یا اُن بہروں کی طرح ہیں جو منہ دوسری طرف کر کے جا رہے ہوں، ان دونوں کو آپ اپنی بات نہیں سنا سکتے یا یہ اندھوں کی طرح ہیں جنہیں کچھ بھی نظر نہیں آتا۔ کافر بھی ضلالت کی تاریکی

میں ہوتے ہیں انہیں ہدایت کا نور نظر نہیں آتا لہٰذا اے میرے رسول! آپ تسلی رکھیں، آپ نے تبلیغ کا حق ادا کر دیا ہے، آپ ان لوگوں کو اپنی بات سنائیں جو ہماری آیات پر ایمان لا کر مسلمان ہو گئے ہیں، انہیں آپ کی بات مفید لگے گی اور آپ ان کی فرمانبرداری کو دیکھ کر خوش ہوں گے۔

دلیل توحید

۵۴......کمزور کو قوت والا کرنا اور قوت والے کو کمزور کرنا اللہ کی قدرت میں ہے، مثلاً نطفہ کمزور تھا اُسے بچہ بنا کر قوی کر دیا پھر بچہ کمزور تھا اُسے جوان بنا کر قوی کر دیا، پھر جوان قوی تھا اُسے بوڑھا کر کے کمزور کر دیا، پھر زندہ قوت والا ہوتا ہے اُسے مردہ کر کے کمزور کر دیا، یہ قوت وضعف انسان کے بارے میں بتائے گئے۔ اللہ تعالیٰ تو جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے، قوی بناتا ہے ضعیف بناتا ہے، اس قدرت والے کی توحید کو مانو، وہ کامل العلم اور کامل القدرت ہے۔

قیامت

۵۵......قیامت تو ایک لمحے میں قائم ہو جائے گی، مجرم لوگ گھبرا کر کہیں گے ہم تو دنیا میں ایک لمحہ ٹھہر کر آئے ہیں، یہ دنیا میں الٹی باتیں کرتے تھے، قیامت میں بھی اُلٹے چلائے جائیں گے، حقائق کے خلاف بات کریں گے۔

اور ایماندار صاحبِ علم لوگ ہوش میں ہوں گے وہ انہیں کہیں گے تم اس سے پہلے دنیا میں اور قبر میں طویل مدت رہ کر آئے ہو، یہ وہ یوم البعث ہے جسے تم دنیا میں نہیں مانتے تھے اور استہزا کے طور پر اس دن کا مطالبہ کرتے تھے، یہ وہی یوم البعث ہے اس میں نہ مجرموں کو معذرت نفع دے گی، نہ اُن سے معذرت طلب کی جائے گی، کیونکہ یہ حساب اور مجازات کا دن ہے، توبہ اور معذرت کا موقعہ دنیا میں تھا جو ضائع کر چکے ہو۔

شفقتِ باری تعالیٰ اور کفار کا عناد

۵۸......ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ ہم نے لوگوں کی آسانی کے لئے قرآن پاک میں ہر اہم مسئلہ مثال دے کر سمجھایا ہے تاکہ بات جلد سمجھ آ جائے (کیونکہ معقول کو محسوس سے سمجھنا سہل ہوتا ہے) آپ جب کوئی معجزہ پیش کرتے ہیں تو کافر اس کو جعل سازی قرار دیتے ہیں، ایسے عنادی لوگوں کے دلوں پر مُہر لگ جاتی ہے نہ حق طلب کرتے ہیں نہ سوچتے ہیں، اپنی خرافات پر پکے رہتے ہیں، جہل مرکب کے درجے میں ہو جاتے ہیں جو ادراکِ حق سے مانع ہوتا ہے۔

تسلی رسول ﷺ

آپ اپنے کام کو جاری رکھیں عنادیوں کی ایذاؤں پر صبر کرتے رہیں، اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے، وہ آپ کی ضرور مدد کرے گا، آپ اِن کی بربادی کے لئے بھی بددعا میں جلدی نہ کریں، وقت آنے پر عذاب بھی آجائے گا، بے یقین لوگ آپ کو ہلکا نہ بنائیں۔

فائدہ: استخفاف کی لفظی اور معنوی تحقیق ''مقاصد القرآن'' میں اسی آیت کے تحت ملاحظہ فرمالیں۔

تمت سورة الروم بفضل الرحیم۔ اللّٰھم تقبّل منی واجعله صدقة جاریةً واغفر لی وارحمنی واجعلنی من الصّالحین۔

وصلّی اللّٰہ تعالی علی سیّد المرسلین وآلہٖ واصحابہٖ وازواجہٖ واتباعہٖ اِلی یوم الدّین برحمتك یا ارحم الراحمین۔

۱۹ر ذوالحجہ ۱۴۴۳ھ/ ۱۹ر جولائی ۲۰۲۲ء

سُوۡرَةُ لُقۡمَانَ مَكِّيَّةٌ

[ترتیب قرآنی (۳۱) ترتیب نزولی (۵۷) آیات (۳۴) رکوع (۴)]

ربط: سورۃ الروم کے آخر میں رحمان کی طرف سے سیّد الکونین صلی اللہ علیہ وسلم کو صبر کا حکم ہے، سورۃ لقمان میں حضرت لقمان کا اپنے بیٹے کو صبر کا حکم ہے: وَاصْبِرْ عَلٰی مَآ اَصَابَکَ۔

خلاصہ: توحید پر عقلی دلائل، ثمرۃ الدلائل، فضائل قرآن، مستفیدین اور محرومین قرآن کا تذکرہ وغیرہ مضامین آئیں گے۔

قرآن کی طرف ترغیب

۲......حکمت و دانش سے معمور آیات والی کتاب ہے، صراطِ مستقیم دکھاتی ہے، احسان کے ساتھ عبادت کرنے والوں کے لئے باعثِ رحمت ہے لہٰذا اِسے مانو، پڑھو، عمل کرو۔

قرآن سے فائدہ اٹھانے والے

۴......قرآن سے مستفید ہونے والے نماز قائم کرتے ہیں، زکوٰۃ ادا کرتے ہیں، آخرت پر یقین رکھتے ہیں، ان کو دو انعام ملتے ہیں کہ وہ دنیا میں سیدھی راہ چلتے ہیں اور آخرت میں کامیاب ہوتے ہیں۔

محرومین من القرآن

۶، ۷......قرآن کے فوائد سے وہ لوگ محروم رہتے ہیں جو قرآن کے مقابلے میں ناول وغیرہ خرید کر لاتے ہیں، الگ مجلس میں خوبصورت باندیوں سے پڑھوا کر لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں، تلاوتِ قرآن سن کر مذاق اڑاتے ہیں پیٹھ پھیر کر چلے جاتے ہیں، تکبر کرتے ہیں، سُنی اَن سُنی کر دیتے ہیں، گویا ان کے کانوں میں بوجھ ہیں وہ بند ہیں سُن نہیں سکتے، ان کے لیے دردناک اور ذلیل کرنے والا عذاب ہے، یہی ان کی خوشخبری ہے۔

(نوٹ: لہوالحدیث کی تفصیل مقاصد القرآن میں ملاحظہ فرمائی جائے)

اہلِ ایمان کے لیے بشارت

۸.....قرآنی ہدایت کے مطابق ایمان لاکر نیک اعمال کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ نعمتوں بھری جنت عطا کریں گے جس میں ہمیشہ رہیں گے، یہ اُس اللہ کا سچا وعدہ ہے جو زبردست قوت والا اور علم وحکمت والا ہے۔اس واسطے وعدہ خلافی کا سوال بھی نہیں پیدا ہوتا۔

عقلی دلیل

۱۰.....اللہ تعالیٰ نے آسمان پیدا کر کے بغیر ستونوں کے اوپر کھڑے کر دیئے، زمین کو پیدا کر کے پانی پر ٹھہرا دیا اور ساکن کرنے کے لئے اُس پر پہاڑوں کے بھاری وزن رکھ دیئے اور ہر قسم کے جانور پیدا کر کے زمین پر پھیلا دیئے، اوپر سے بارش بھیج کر زمین سے ہر قسم کے نفیس جوڑے پیدا کرتا ہے (جن سے مخلوق فائدہ اٹھاتی ہے) یہ مذکورہ چیزیں اللہ کی مخلوق ہیں۔اے غیروں کی عبادت کرنے والو! ہمیں دکھاؤ انہوں نے کیا پیدا کیا ہے؟ (غیر معبود ہے نہ انہوں نے کوئی چیز پیدا کی) بلکہ مشرک ظالم کھلی گمراہی میں پھنسے ہوئے ہیں۔

حضرت لقمان کو شکر کا حکم

۱۲.....حضرت لقمان باختلافِ اقوال نبی یا حکیم اور دانش مند بزرگ تھے۔تمہید کے طور پر اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ ہم نے لقمان کو حکمت اور دانشمندی عطا کی اور شکرانے کا حکم دیا۔شکر کا اصول یہ ہے کہ جو شکر کرتا ہے اپنے فائدے کے لئے کرتا ہے کیونکہ شکر سے نعمت بڑھتی ہے اور جو ناشکری کرتا ہے وہ بھی اپنا نقصان کرتا ہے کیونکہ ناشکری سے نعمت گھٹتی یا بالکل ختم ہو جاتی ہے۔اللہ تعالیٰ غنی اور قابلِ حمد ہیں (اسے شکر سے فائدہ اور ناشکری سے نقصان نہیں ہوتا)۔

نصائحِ لقمان

۱۳.....حضرت لقمان انسان تھے ہم جنس کی بات توجہ سے سُنی جاتی ہے، اس واسطے اللہ تعالیٰ اپنے احکام حضرت لقمان کے واسطے سے دے رہے ہیں تاکہ لوگ سن کر عمل کریں اور سدھر جائیں۔حضرت لقمان نے اپنے بیٹے کو تعلیم دیتے ہوئے پہلی بات یہ ارشاد فرمائی: ”میرے پیارے بیٹے شرک نہ کرنا کیونکہ شرک تو بہت بڑا ظلم ہے، ظلم سے بچ کر رہنا۔

والدین سے احسان کرنا

۱۴.....حضرت لقمان کی نصیحتوں کے درمیان اللہ تعالیٰ خود والدین کے ساتھ حُسنِ سلوک کرنے کا تاکیدی

حکم دے رہے ہیں اور یاد دلا رہے ہیں کہ والدین کے اولاد پر بڑے احسانات ہوتے ہیں، احسان کا بدلہ بھی احسان ہوتا ہے مثلاً بچے کی ماں کمزوری پر کمزوری برداشت کر کے بچے کو پیٹ میں رکھتی ہے اُس کے لیے کھانے پینے اور دوسرے کاموں میں پرہیز کرتی ہے اور دنیا کے کام بھی کرتی رہتی ہے، پھر جننے کی تکلیف برداشت کرتی ہے پھر ایک مدت تک اپنا دودھ پلاتی ہے پھر دودھ چھڑاتی ہے اس میں تقریباً دواڑھائی سال لگ جاتے ہیں، اس واسطے میرا شکر ادا کرو میں خالق ہوں اور والدین کا شکر ادا کرو وہ محسن ہیں۔

اگر وہ خدانخواستہ تمہیں شرک یا اللہ کی کسی نافرمانی کا حکم دیں تو وہ نہ ماننا، پھر بھی ان کے ساتھ اچھا سلوک جاری رکھنا، مُنیبین کی اتباع کرنا، تم نے آنا میرے پاس ہے، میں تمہیں تمہارے عمل کی خبر دے کر اُس پر فیصلہ کروں گا۔

حکیم لقمان کی دوسری نصیحت

بیٹا! سب عمل دھیان سے کرنا، اخلاص سے کرنا، قیامت کے دن محشر میں ان کے مطابق فیصلہ ہوگا۔ عمل چھوٹا ہو یا بڑا چھپ کر ہو یا ظاہر نیک ہو یا بُرا، میدانِ محشر میں سب تیرے سامنے آئے گا اگرچہ تو نے پہاڑوں میں چھپ کر کیا ہو یا زمین اور آسمان کے کسی حصے میں کیا ہو۔ بیٹا! نماز قائم رکھنا، نیکی کا حکم دینا، بُرائی سے روکنا، مصیبت پر صبر کرنا یہ ہمت کے کام ہیں، لوگوں سے منہ بنا کر بات نہ کرنا (بلکہ کھلے چہرے سے بات کرنا) زمین پر اَکڑ کر نہ چلنا، تکبر اللہ کو پسند نہیں ہے۔ اپنی چال میں اعتدال رکھنا، لوگوں سے پست اور نرم آواز سے بات کرنا، اونچی آواز تو گدھوں کی ہے جو بہت ناپسند اور ناگوار ہوتی ہے۔ یہ سارے احکام اس امت کو اللہ نے حضرت لقمان کے واسطے سے دیئے ہیں جن کو قبول کر کے اُمت مہذب اور مقبول بن سکتی ہے۔

دلیل عقلی بر توحید

۲۰...... آیا تم لوگ دیکھتے نہیں کہ اللہ آسمان وزمین کی ہر چیز تمہارے فائدے کے لئے مسخر کر رکھی ہے اور اللہ ہی نے تمہارے اوپر ظاہری اور باطنی نعمتیں کامل کی ہیں تو پھر اللہ ہی معبود برحق متصرف الامور اور برکت دہندہ ہے کچھ لوگ اللہ کی توحید کے بارے میں بغیر کسی عقلی نقلی ہدایت اور دلیل کے جھگڑتے ہیں اور خود تقلیدِ آباء کو دلیل بنا کر بغیر کسی دلیل کے شرک کرتے ہیں حقیقت میں وہ شیطان کی دعوت پر جہنم کی آگ کی طرف جا رہے ہیں۔

توحید کا مضبوط کڑا

۲۲...... جو شخص موحّد بن کر اپنے آپ کو اللہ کے حوالے کر دے اُس نے مضبوط کڑا تھام لیا جو اُسے جنت

میں لے جائے گا اور جو کفر پر ڈٹا رہے آپ اُس پر غم نہ کھائیں، سب ہماری طرف آئیں گے میں ان کا محاسبہ کروں گا میں ان کے تمام حالات اور دلوں کے راز سے بھی واقف ہوں انہیں دنیا کی زندگی کا تھوڑا سا فائدہ دینے کے بعد گاڑھے عذاب کی طرف مجبور کردوں گا۔

اعترافی دلیل بر توحید

۲۵......اگر آپ ان مشرکین سے آسمان اور زمین کے خالق کے بارے پوچھیں تو وہ فوراً اللہ کا نام لیں گے تو آپ کہہ دیں الحمدللہ شکر ہے تم نے حقیقت تسلیم کر لی ہے پھر انکار کیوں کرتے ہو۔ یاد رکھو زمین آسمان کی ہر چیز اللہ کا ملک ہے اور اللہ غنی اور قابل ستائش ہے، اُس کے کلمات لاتعداد ہیں۔ دنیا کے تمام درخت قلمیں بن جائیں اور سات سمندر سیاہی بن جائیں اور کلماتِ الٰہی کو فرشتے انسان جن وغیرہ سب لکھنے لگیں تو درخت اور سیاہی ختم ہو جائے گی، کلمات و معلوماتِ الٰہی ختم نہیں ہوں گے، ایسے علم والا اللہ معبود برحق ہے اس کی قدرت کا کیا کہنا تم سب کا پیدا کرنا اور مار کر دوبارہ اٹھانا اس کے ہاں شخص واحد کی طرح ہے۔ وہ رات دن کو پیدا کرتا ہے ایک دوسرے میں داخل کر کے بڑا چھوٹا کرتا ہے انہیں باری باری لاتا اور لے جاتا ہے اُس نے سورج چاند مسخر کر رکھے ہیں جو وقتِ معلوم تک کام کر کے ختم کیے جائیں گے۔ وہ تمہارے اعمال سے بھی پورا واقف ہے، معبود برحق بھی ہے۔ جن کو لوگ پکارتے ہیں وہ مخلوق میں ان کا معبود ہونا باطل ہے، صرف اللہ ہی بڑا اور برتر ہے۔

کشتیاں اور بحری بیڑے اللہ کی نعمت ہیں

۳۱......وسیع و عریض اور عمیق سمندر میں اللہ نے تمہارے لیے پار جانے کے لئے کشتیاں اور بحری بیڑے چلائے ہیں جو کہ اللہ کی نعمت ہیں اور توحید کی دلیل ہیں، جب سمندری لہریں سائے کی طرح اٹھتی ہیں تمہیں ڈوبنے کا خطرہ محسوس ہوتا ہے تو اللہ کو خاص کر کے پکارتے ہو جب وہ نجات دے دیتا ہے تو کچھ لوگ اعتدال پر رہتے ہیں جیسے مومن اور کچھ سرکشی اور بے وفائی کرتے ہوئے آیات کا انکار کرتے ہیں اور غیر اللہ کی طرف نسبت کرنے لگتے ہیں جیسے کافر مشرک۔

خطابِ الٰہی

۳۳......لوگو تقویٰ اختیار کرو اور اُس دن سے ڈرو جس میں اولاد ماں باپ کے اور ماں باپ اولاد کے کام نہیں آئیں گے، وہ دن ضرور آئے گا، اللہ کا وعدہ حق ہے، تمہیں حیاتِ دنیا کی رنگینی اور دھوکے باز شیطان دھوکے میں نہ ڈالے۔

پانچ چیزیں

۳۴...... پانچ چیزوں کا علم صرف اللہ کے پاس ہے (۱) قیامت کے وقوع کے وقت کا علم (۲) بارش کی تمام تفصیلات کا علم (۳) مادہ کے رحم میں کیا کچھ ہے اس کی تمام تفصیلات کا علم (۴) آئندہ کل کیا کرو گے اُس کا حقیقی علم (۵) کس سرزمین میں جا کر مرو گے اُس کا علم صرف اللہ کے پاس ہے، اس واسطے معبود برحق ہے۔

فائدہ: تحت الاسباب ان میں سے کچھ چیزیں علم میں آجائیں وہ اس آیت کے خلاف نہیں ہوں گی، اللہ تعالیٰ بغیر اسباب کے جانتا ہے اور مکمل طور پر جانتا ہے جس کے خلاف کوئی امکان نہیں۔ یہ علم صرف اللہ کے پاس ہے اور بس۔

تمت سورة لقمان بتوفيق الرحمن۔ اللّٰهم اغفر لي وارحمني وتقبّل منّي واجعله مفيدًا۔ وصلّى الله تعالىٰ على خير خلقه محمّدٍ واٰله واصحابه وازواجه واتباعه۔ اشهد ان لا اِلٰه اِلّا اللّٰه وحدهٗ لا شريك لهٗ وأشهد أنّ محمّدًا عبدهٗ ورسوله۔

(ابو عبید)

۱۹ / ذوالحجہ ۱۴۴۳ھ / ۱۹ / جولائی ۲۰۲۲ء

سُورَةُ السَّجدَةِ مَكِّيَّةٌ

[ترتیب قرآنی (۳۲) ترتیب نزولی (۷۵) آیات (۳۰) رکوع (۳)]

ربط: سورت لقمان کی آخری آیات میں ہے کہ پانچ چیزوں کا علم صرف اللہ کے پاس ہے، سورۃ السجدہ میں ان پانچ چیزوں کی تفصیل ہے اور بتایا کہ ہر چیز کا علم اللہ کے پاس ہے سورت لقمان میں معبودانِ باطلہ کی نفی تھی سورت السجدہ میں شفیع غالب کی بھی نفی ہے۔

خلاصہ: اس میں نفی شفاعت قہری، توحید پر دلائل، بشارات، تخویفات، تسلیات اور مومن اور فاسق کے صفات کا تقابل جیسے مضامین ہیں۔

قرآن کی طرف ترغیب

۲......قرآن پاک اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُتاری ہوئی لاریب کتاب ہے جو لوگ اسے اپنی طرف سے گھڑا ہوا کہتے ہیں وہ جھوٹ ہے، حق یہ ہے کہ رب تعالیٰ کی طرف سے آئی ہے، اس کے نزول کا مقصد یہ ہے کہ اللہ کا رسول اس کے ذریعے اُن لوگوں کو خبردار کرے جن کی طرف آپ ﷺ سے پہلے کوئی خبردار کرنے والا نہیں آیا تا کہ وہ لوگ ہدایت پاسکیں۔

دلیلِ آفاقی

۴......جس نے یہ کتاب اُتاری ہے اُسی نے آسمان، زمین اور اُن کے درمیان کی چیزیں صرف چھ دن میں پیدا کی ہیں وہ مستویٔ عرش یعنی حکمران ہے، اُس پر کوئی شفیع غالب ہے نہ کارساز ہے، وہ آسمان سے لے کر زمین تک تمام امور تدبیر کے ساتھ چلاتا ہے اُس کی طرف سے مقرر کردہ فرشتہ جو تدبیر کرتا ہے وہ اُس کی طرف ایک ایسے دن میں چڑھ جاتا ہے جو تمہارے دنوں کے لحاظ سے ہزار سال بنتے ہیں، وہ چھپی اور حاضر تمام چیزوں کو برابر جانتا ہے، اس کے نزدیک غیب بھی حاضر کی طرح ہے۔ وہ قوت اور رحمت والا ہے اُس نے ہر چیز کو خوبصورت پیدا کیا، خاص کر انسان کو مٹی سے پیدا کر کے سب سے خوبصورت بنایا، پھر اس کی نسل آگے بڑھانے کو حقیر پانی یعنی مادہ منویہ کو بنیاد بنایا، اُس کو برابر کرتا ہے، اُس میں روح پھونکتا ہے، اس کے دیکھنے سننے کے لیے کان اور آنکھیں بناتا ہے اور سوچنے سمجھنے کے

لیے دل بناتا ہے، اتنی عظیم نعمتوں کا شکر بہت کم کرتے ہو۔

منکرینِ بعث سے شکویٰ

۱۰......منکرینِ بعث کہتے ہیں جب ہم مر کر کچھ عرصہ کے بعد گل سڑ کر مٹی میں مل جائیں گے دوبارہ کیسے پیدا ہوں گے یہ ناممکن ہے، انہیں جواب میں کہو موت پر مقرر فرشتہ تمہاری روح قبض کرے گا تم مر جاؤ گے پھر جب اللہ چاہے گا تمہیں زندہ کر کے پہلے کی طرح انسان بنا کر حساب لے گا پھر تم اپنے رب کے سامنے شرمندگی سے سر جھکائے کھڑے ہو گے اور درخواست کرو گے ہم نے دیکھ لیا سُن لیا جو کچھ ہمیں کہا گیا تھا سب حق ہے اب ہمیں واپس دنیا میں لوٹا دیا جائے ہم نیک عمل کریں گے ہمیں پورا یقین آ گیا ہے، ان کو جواب میں اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اگر ہم چاہتے تو زبردستی ہر نفس کو ہدایت دے دیتے لیکن ہمارا اصول اختیاری ایمان تھا، دنیا میں جو اپنے اختیار سے ایمان نہیں لایا ہم ان جنوں اور انسانوں سے جہنم کو بھریں گے، دوبارہ دنیا میں نہیں بھیجیں گے، اب مزہ چکھو اُس کا جس کو تم نے بھلا دیا تھا اب ہم بھی تمہیں جہنم میں چھوڑ دیں گے ہمیشہ جلتے رہنا۔

اہلِ ایمان کی صفات

۱۵......ایماندار اللہ کی آیات پر ایمان رکھتے ہیں، آیات سے نصیحت حاصل کر کے سجدہ ریز ہو جاتے ہیں، اللہ کی پاکی اور حمد بیان کرتے ہیں، تکبر نہیں کرتے متواضع ہوتے ہیں، رات کو بستروں سے الگ ہو کر خوف اور طمع میں اپنے رب کو پکارتے رہتے ہیں، ہمارے دیئے ہوئے سے خرچ کرتے ہیں، اللہ ان کو ان اعمال کے بدلے ایسی نعمتیں دیں گے جن سے اُن کی آنکھیں ٹھنڈی ہو جائیں گی، اب بتاؤ مومن اور فاسق برابر ہو سکتے ہیں؟ ایمان والوں کو تو جنت الماویٰ میں مہمانی ملے گی۔

فاسقوں کا ٹھکانہ جہنم ہو گا، نکلنے کی کوشش کریں گے تو پیچھے دھکیل دیئے جائیں گے انہیں جہنم کے بڑے عذاب سے پہلے دنیا میں بھی عذاب دیا جائے گا، وہ تنبیہ کے لیے ہو گا تا کہ گناہوں سے توبہ کر کے رجوع کر لیں تو بڑے عذاب سے بچ جائیں گے۔

بڑا ظالم کون؟

۲۲......جس کو آیاتِ خداوندی سے نصیحت کی جائے اور وہ ان سے منہ پھیر لے وہ بڑا ظالم اور مجرم ہے، ہم اُس سے انتقام لیں گے۔

دلیل نقلی بر توحید

۲۳......ہم نے جو موسیٰ علیہ السلام کو کتاب دی اُس میں بھی ہے کہ اللہ کے سوا کسی کو وکیل نہ بناؤ (کما فی بنی

اسرائیل) یہ بھی ہدایت والی کتاب ہے (اگر چہ اب منسوخ ہوگی)۔اس پر عمل کرنے والوں کو بھی ہم نے امام بنایا وہ ہماری آیات پر یقین رکھتے تھے، اختلاف کا فیصلہ اللہ تعالیٰ محشر میں عملاً کر دیں گے۔

لوگوں کی ہدایت کے لیے تو یہ بھی کافی ہے کہ ہم نے جن لوگوں کو ہلاک کیا یہ ان کی رہائش گاہوں میں چل پھر رہے ہیں اگر نافرمانی میں لگے رہے تو یہ بھی ہلاک کیے جائیں گے۔

دلیل عقلی بر توحید

۲۷......ہم بارش یا دریاؤں کا پانی چلا کر بنجر زمین پر لاتے ہیں اُسے زندہ کر کے اُس سے کھیتیاں نکالتے ہیں جن کو انسان کھاتے ہیں، یعنی پھل اور غلے، سبزیاں تو انسان کھاتے ہیں، گھاس پھوس وغیرہ ان کے جانور کھاتے ہیں، ان جانوروں سے یہ لوگ فائدہ اٹھاتے ہیں، دودھ پیتے ہیں، گوشت کھاتے ہیں، سواری کرتے ہیں وغیرہ۔ان کارناموں والا معبود برحق اور برکت دہندہ ہے۔

منکرینِ قیامت سے شکویٰ

۲۸......منکر دلائل بھی سنتے ہیں پھر بھی نہیں مانتے۔اُلٹا کہتے ہیں اگر سچے ہو تو جس عذاب سے ڈراتے ہو وہ لاکر دکھاؤ اور بتاؤ فیصلہ کب ہوگا۔آپ جواب میں ان کو بتائیں فیصلے کا مطالبہ کرنے والو فیصلے کا دن آ گیا تو نہ تو تمہیں ایمان لانا مفید ہوگا کیونکہ قبول نہیں ہوگا اور نہ مہلت ملے گی، ابھی تو تم ایمان لاؤ تو قبول ہوگا مہلت بھی تمہیں ملی ہوئی ہے اس سے فائدہ اٹھالو۔

تمت سورة الٓمٓ السجدة حمدًا لِلّٰه قبل العشاء۔

ارجوا منك فضلك ورحمتك يا الله

والصّلوة والسّلام على رسول الله

(ابو عبید)

۱۹رذوالحجہ۱۴۴۳ھ/۱۹رجولائی۲۰۲۲ء

سُوْرَةُ الْاَحْزَابِ مَدَنِيَّةٌ

[ترتیب قرآنی (۳۳) ترتیب نزولی (۹۰) آیات (۷۳) رکوع (۹)]

ربط: سورۃ السجدہ میں شرک اور شفاعتِ قہری کا رّد تھا اب سورۃ الاحزاب میں تین بڑی بڑی رسومات کا رّد ہے۔

خلاصہ: اس سورۃ میں تین احکام، تین خرابیوں کا رد، تیسری خرابی کے رّد کے لئے ۱۹ احکام دیئے گئے، آٹھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے، ۹ مومنوں کے لئے اور دو ازواجِ مطہرات کے لئے، کل اُنیس ہو گئے۔

پہلا حکم

۱...... آپ تقویٰ پر کاربند رہیں، کافروں اور منافقوں کی بات نہ مانیں۔ صلح حدیبیہ کے بعد ابوسفیان، عکرمہ، عبداللہ بن اُبی اور متعب بن قیشر چار آدمیوں کا وفد مدینہ آیا صلح کی درخواست کی اور کہا آپ ہمارے معبودوں کو شفیع غالب مان لیں اور ان کی بُرائی نہ بیان کریں ہم بھی آپ کو کچھ نہیں کہیں گے، آپ اللہ کی عبادت کریں اور اپنے دین کی تبلیغ بھی کریں، اللہ تعالیٰ نے صلح سے منع کر دیا۔

دوسرا حکم

۲...... آپ صرف وحیِ ربانی کی اتباع کریں۔

تیسرا حکم

۳...... آپ اللہ تعالیٰ پر اعتماد اور بھروسہ کریں، اللہ کا کارساز ہونا کافی ہے۔

تین خرابیاں

۴...... پہلی خرابی: دورِ جاہلیت میں لوگ بہادر آدمی کے بارے میں کہتے: اس کے سینے میں دو دل ہیں، اس کی تردید کر دی کہ ایک سینے میں صرف ایک دل ہوتا ہے، جیسے ایک سینے میں دو دل جمع نہیں ہو سکتے اسی طرح ایک دل میں کفر اور ایمان بھی نہیں جمع ہو سکتے، اس واسطے تمہارے ساتھ صلح بھی نہیں ہو سکتی۔

دوسری خرابی: جاہلیت کے دور میں لوگ بیوی سے ظہار کر کے اُس سے بیوی والا تعلق توڑ کر حقیقی ماں والا درجہ

دیتے تھے، اس کی تردید کردی، بیوی ماں نہیں بن سکتی، اسلام میں ظہار کی تفصیل سورۃ مجادلہ میں موجود ہے۔

تیسری خرابی: دورِ جاہلیت میں منہ بولے بیٹے کو حقیقی بیٹے کا درجہ دے کر حقیقی بیٹے والے احکام جاری کرتے تھے اس کی بھی تردید کردی فرمایا یہ تمہارے منہ کی باتیں ہیں تم ان کو ان کے باپ کی طرف منسوب کر کے پکارا کرو یہ تمہارے بیٹے نہیں ہیں، اگر ان کے باپ کا علم نہ ہو تو تمہارے دینی بھائی ہیں، بھائی کہا کرو کبھی غلطی سے ان کو اپنی طرف منسوب کرلیا یا دوسرے لوگوں نے غلطی کرلی پالنے والے کی طرف نسبت کرلی تو اللہ تعالیٰ اس غلطی کو معاف کر دیں گے وہ بڑے بخشنے والے مہربان ہیں۔ خلاصہ یہ ہے کہ جس طرح ایک سینے میں دو دل نہیں ہوتے، ظہار کرنے سے بیوی ماں نہیں بنتی۔ منہ بولا بیٹا حقیقی بیٹا نہیں بن سکتا اسی طرح منہ بولے معبود بھی حقیقی معبود یا شفیع غالب نہیں بن سکتے اس پر صلح بھی نہیں ہوسکتی۔

فائدہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو متبنیٰ بنالیا اور زید بن محمد کہا جانے لگا، آپ نے اس کی شادی اپنی پھوپھی زاد حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے کردی۔ اللہ نے اس رسم کو توڑنے کے لئے زید اور زینبؓ کا نباہ نہ ہونے دیا، طلاق ہوگئی، پھر اللہ نے بھی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا نکاح حضور علیہ السلام سے کردیا، رسم ٹوٹ گئی، لیکن رسم توڑنے میں مشکلات کا سامنا کرنا ہوتا ہے، اس واسطے اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام اور حضور علیہ السلام اور ازواجِ مطہرات کو الگ الگ احکام دیئے۔

مومنوں کو پہلا حکم

٦...... نبی کا حق مومنوں پر ان کی جان سے بھی زیادہ ہوتا ہے لہٰذا اگر نبی کی حرمت کے لیے مومن کو جان قربان کرنی پڑے تو قربان کردیں، نبی اکرم ﷺ نے اللہ کے حکم سے ایک رسم توڑی، مخالفین اعتراض کررہے ہیں آپ نبی کی حمایت میں دشمنوں کا ڈٹ کر مقابلہ کریں۔ نبی ﷺ کی بیویاں اُمت کی مائیں ہیں، ماؤں سے بڑھ کر ان کا احترام کرو، ان سے نکاح حقیقی ماؤں کی طرح حرام ہے، لیکن میراث اور پردے کے حق میں وہ ماؤں کے درجے میں نہیں، پردہ ضروری ہے۔ دوسرا مطلب اللہ کا نبی مومنوں کے ساتھ ان کی جان سے بھی زیادہ شفیق ہے تو مومنوں کو بھی چاہیے کہ وہ جس طرح اپنی جانوں کی حفاظت کرتے ہیں اپنے نبی ﷺ کی عزت کی بھی اسی طرح حفاظت کریں۔ وراثت رشتہ کی بنیاد پر تقسیم ہوگی، ہاں دوست احباب کے لئے وصیت کرنا جائز ہے۔

رسول اللہ ﷺ کو پہلا حکم

٧...... ہر رسول کی ذمہ داری ہے کہ وہ اللہ کے احکام اللہ کے بندوں تک پہنچائیں اور رسمیں توڑیں یہ عہد

آپ سے بھی اور سابقہ تمام انبیاء سے خصوصی طور پر حضرت نوح، ابراہیم، موسیٰ، عیسیٰ صلوٰۃ اللہ علیہم سے بھی لیا اسی واسطے میدانِ محشر میں ان کے سچ کے بارے میں سوال کیا جائے گا تا کہ سب کے سامنے ان کا سچ آ جائے۔ نہ ماننے والوں کو دردناک عذاب ہوگا۔

مومنوں کو دوسرا حکم

۹......ایماندارو! تمہارے نبی نے رسم توڑی ہے لوگ مخالفت کر رہے ہیں تم اپنے نبی ﷺ کی مدد کرو اللہ تعالیٰ تمہاری مدد کریں گے جس طرح غزوۂ احزاب میں کی تھی جو کہ بڑی نعمت ہے۔ چار یا پانچ ہجری میں مشرکین نے تمام عرب قبائل کو جمع کر کے بارہ ہزار کا لشکر تیار کر لیا تا کہ مدینہ پر اکٹھے چڑھائی کر کے انہیں ختم کر دیا جائے تو اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کا لشکر اور ہوا کا جھکڑ بھیج کر مدد کی تو لشکر نا کام لوٹ گیا۔

غزوۂ احزاب کی سنگینی

۱۰......دشمن کی فوج پہاڑوں اور وادیوں سے اور ہر طرف سے آ گئی، تمہاری آنکھیں پتھرا گئیں، دل گلے کو آ چکے تھے، تم مختلف گمان کر رہے تھے، مومنوں کا کڑا امتحان تھا وہ سخت جھنجھوڑے گئے تا کہ ان کے ایمان کی پختگی ظاہر ہو جائے، آنے والے لوگ ان کی اتباع کریں۔

منافقوں کا دھوکا

۱۲...... بیمار دل منافق کہہ رہے تھے کہ اللہ اور رسول نے ہمارے ساتھ وعدے میں دھوکا کیا ہے۔ ایک جماعت ان کی یہ کہہ رہی تھی یثرب والو! یہاں ٹھہرنے کا موقعہ نہیں واپس لوٹ جاؤ، اور منافقوں کی دوسری جماعت جنگ سے بچنے کیلئے اجازت طلب کر رہی تھی اور بہانہ بنا رہی تھی کہ ہمارے گھر خالی یعنی محفوظ نہیں، ہم اپنے بیوی بچوں کی حفاظت کے لئے جانا چاہتے ہیں حالانکہ ان کے گھر خالی نہیں تھے، وہ صرف جنگ سے فرار چاہتے تھے۔

اگر دشمن کسی طرف سے مدینہ میں داخل ہو جائے اور ان کو کہے: اٹھو مسلمانوں کے خلاف لڑو، تو یہ فوراً تیار ہو جائیں گے، حالانکہ یہ پہلے اللہ کے رسول کے ساتھ وعدہ کر چکے تھے کہ ہم دشمن کے ساتھ لڑیں گے پیٹھ پھیر کر نہیں بھاگیں گے۔

موت سے فرار ممکن نہیں

۱۶......آپ فرار ہونے والوں سے کہہ دیں جنگ سے تو بھاگ جاؤ گے موت سے نہیں بھاگ سکتے، موت اپنے وقت پر آئے گی۔ انہیں یہ بھی کہہ دیں اللہ کا ارادہ پورا ہوتا ہے، نہ اس کے عذاب سے کوئی بچا سکتا ہے نہ اس کی

رحمت کو کوئی روک سکتا ہے۔ منافق صرف خود جنگ سے نہیں رکتے یہ دوسروں کو بھی روکتے ہیں۔ بخیل ہیں معاونت اور شفقت نہیں کرتے اور خرچ بھی نہیں کرتے۔ ڈرپوک ہیں خوف کے وقت ان کی آنکھیں پتھرا جاتی ہیں۔ لالچی ہیں جب ڈر ختم ہو جائے تو تیز زبانیں لے کر آ جاتے ہیں، مالِ غنیمت میں حصہ مانگتے ہیں، جب انہیں پتہ چل جائے کہ ابھی لشکر واپس نہیں ہوئے تو پھر جنگلوں میں جا کر چھپتے ہیں اور وہاں سے خبریں معلوم کرتے ہیں، اگر وہ شہر میں بھی ہوں وہ جنگ میں شریک نہیں ہوتے۔

اُسوۂ رسول ﷺ

۲۱......مومنوں کے لیے اللہ کے رسول کی زندگی بہترین نمونہ ہے۔ جہاد، صبر، برداشت اور اخلاص وغیرہ میں اپنے رسول کی سنت پر چلو، ان کی اطاعت کرنا اللہ کی اطاعت ہے، وہ مطاعِ مطلق ہیں جو لوگ اللہ کی توحید اور قیامت کے اثبات پر ایمان رکھتے ہیں اللہ کا ذکر کثرت سے کرتے ہیں، وہی لوگ اسوۂ رسول ﷺ کو اپناتے ہیں۔

شجاعتِ صحابہ کرامؓ

۲۲......اُسوۂ رسول ﷺ پر عمل کرنے والے صحابہ کرامؓ بہت بہادر ہیں، جب انہوں نے دشمن کے لشکروں کو دیکھا تو مقابلے میں ڈٹ گئے اور کہنے لگے: اللہ اور رسول کا وعدہ سچا ہے، اللہ ضرور ہماری مدد کرے گا، ان کا ایمان اور فرمانبرداری بڑھتے جا رہے تھے۔ ان میں سے بعض نے اپنے وعدے کو سچ کر دکھایا، لڑتے لڑتے شہید ہو گئے اور اپنے مقصد کو پا لیا اور بعض لڑ رہے ہیں اور شہادت یا فتح کے منتظر ہیں، اللہ تعالیٰ بھی سچوں کو ان کی سچائی کا بدلہ دیں گے اور منافقوں کو چاہیں گے تو سزا دیں گے، یا توبہ کی توفیق دیں گے۔

دشمن کی ناکامی

۲۵......کفار کا لشکر جرار ناکام ہوا اور اُسوۂ حسنہ پر چلنے والے مٹھی بھر صحابہ کرامؓ فتح یاب ہوئے اللہ تعالیٰ نے انہیں بغیر لڑائی کے فتح دے دی۔

احزاب کی مدد کرنے والے یہودی بنو قریظہ اپنے قلعوں میں چھپ گئے، ان کا اکیس دن محاصرہ رہا، آخر کار حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے فیصلے کے مطابق ان کے فوجیوں کو قتل کر دیا گیا اور عورتوں اور بچوں کو قید کر لیا گیا۔

وعدۂ خداوندی

۲۷......اللہ تعالیٰ نے ان فاتحین اور اُسوۂ حسنہ پر چلنے والے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متوالوں کے ساتھ وعدہ کر لیا کہ ہم تمہیں وہ زمین اور ملک عطا کریں گے جو تم نے وہاں جا کر اُسے دیکھا ہی نہیں، اللہ تعالیٰ ہر چیز پر

قادر ہے، چنانچہ بعد میں قیصر وکسریٰ کی حکومتیں صحابہ کرامؓ کے زیر تصرف آ گئیں۔ (الحمدللہ)

دوسرا حکم برائے رسول اللہ ﷺ

۲۸...... آپ اپنی بیویوں سے فرما دیں: اگر تم دنیا کی زینت چاہتی ہو تو آؤ میں تمہیں کچھ نفع کی چیز دے کر الگ کر دیتا ہوں اگر اللہ اور رسول اللہ ﷺ اور آخرت چاہتی ہو تو صبر کرو، نیکیوں میں لگی رہو، اللہ نیک لوگوں کو اجر عظیم عطا کریں گے۔

فائدہ: اس کو آیت تخییر کہا جاتا ہے جب ازواجِ مطہراتؓ نے اپنے نفقے میں کشادگی کا مطالبہ کیا تو آپ کو ناگوار ہوا، آپ نے علیحدگی اختیار کر لی تو یہ آیت اُتری (تفصیل مقاصد القرآن میں دیکھ لی جائے)۔

پہلا حکم برائے ازواجِ مطہراتؓ

۳۰...... یہاں فاحشہ سے مراد نشوز ہے یعنی ایسا قول و فعل کرنا جو خاوند کو پسند نہ ہو وہ نشوز ہوتا ہے۔

حکم یہ ہے اے نبی ﷺ کی بیویو! اگر تم میں سے کوئی نشوز کرے یعنی خاوند کو تکلیف دینے والا کام کرے تو اُسے سزا بھی دوگنی ہوگی کیونکہ تمہاری شان اونچی ہے پھر نافرمانی پر سزا بھی زیادہ ہوگی، زیادہ سزا دینا اللہ کے لیے آسان ہے، دشوار نہیں ہے۔ تم میں سے جو اللہ اور رسول کی فرمانبرداری کرے اور اعمالِ صالحہ کرتی رہے اُسے دُگنا اجر ملے گا۔

بائیسواں پارہ

دیگر احکام برائے ازواجِ مطہراتؓ

۳۲......نبی کی بیویو! تقویٰ پر قائم رہو، اجنبی مرد سے بات کرنی ہو تو بہت نرم لہجے میں نہ کرو کیونکہ بیمار دل لوگ جب کسی عورت سے دھیمی بات سنتے ہیں تو طمع کرنے لگتے ہیں، اس واسطے اصولِ شرعی کی حدود میں رہتے ہوئے مختصر اور مضبوط لہجے میں بات کیا کرو، خاص کر متبنّیٰ کے مسئلے میں دب کر بات نہ کرو بلکہ کہہ دو آپ نے جو کیا وہ ٹھیک کیا ہے (مزید) گھر میں رہا کرو، دورِ جاہلیت کی طرح سنور کر باہر نہ نکلو، نماز قائم رکھو، زکوٰۃ ادا کرو، اللہ اور رسول کی اطاعت میں لگی رہا کرو اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں سے رِجس یعنی دنیا طلبی کا شوق ختم کر دے گا، تمہیں بالکل پاکیزہ بنائے رکھے گا۔

قرآن کی تلاوت کیا کرو، رسول اللہ ﷺ کی دانشمندانہ باتوں کو یاد رکھ کر عمل کرو۔

مومنوں کو تیسرا حکم

۳۵......مومن مردوں اور عورتوں میں دس صفات ہونی چاہیے تو ان کو مغفرت اور اجرِ عظیم ملے گا، وہ دس صفات ایمان، اسلام، فرمانبرداری، سچ، صبر، خشوع یعنی تواضع، صدقہ کرنا، روزہ رکھنا، شرمگاہوں کی حفاظت کرنا، کثرت سے ذکر کرنا ہیں۔

اختیار نہیں ہے

۳۶......اللہ اور رسول ﷺ کے فیصلے کے بعد کسی مومن مرد عورت کو اس فیصلے میں اختیار نہیں ہوتا بلکہ وہ فیصلہ ماننا ضروری ہوتا ہے۔

شانِ نزول

حضرت زینب رضی اللہ عنہا اور اُن کے بھائی عبداللہ رضی اللہ عنہ کا حضرت زید رضی اللہ عنہ کے ساتھ شادی سے انکار اور اس آیت کے نزول کے بعد تسلیم والا تفصیلی واقعہ ہے۔

تیسرا حکم برائے رسول اللہ ﷺ

۳۷......آپ علیہ السلام حضرت زید رضی اللہ عنہ کی مطلقہ بیوی کے ساتھ نکاح کر کے رسم توڑنے میں لوگوں کے اعتراضات سے ڈر رہے تھے، اللہ نے فرمایا: رسم توڑ دیں، نکاح کر لیں، لوگوں سے نہ ڈریں بلکہ میں نے خود آپ کا نکاح زینبؓ سے کر دیا ہے، وہ آپ کی بیوی بن گئی ہیں اور لوگوں کے لیے بھی اپنے متبنّٰی کے بارے راستہ کھل گیا ہے، اب سب کو عمل کرنا آسان ہوگا۔

چوتھا حکم برائے رسول اللہ ﷺ

۳۸......آپ ﷺ نے زیدؓ کی مطلقہ سے شادی کر کے جائز کام کیا ہے، اس پر پریشان نہ ہوں لوگوں کے اعتراضات ختم ہو جائیں گے، آپ سے پہلے انبیاء بھی جائز کام کرتے تھے، لوگوں کے پروپگنڈے سے نہیں ڈرتے تھے۔

چوتھا حکم برائے مومنین

۴۰......آپ صلی اللہ علیہ وسلم تو کسی بالغ مرد کے باپ نہیں ہیں جس کی مطلقہ سے آپ ﷺ نے نکاح کیا ہو، زیدؓ آپ ﷺ کے بیٹے نہیں ہیں اس لیے تم لوگوں کے اعتراضات پر کان نہ دھرو، اپنے رسول ﷺ کے معاون بنو، آپ اللہ کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں ان کی اتباع میں کامیابی ہے۔

پانچواں حکم برائے مومنین

۴۱......ایمان والو! اللہ کا ذکر کثرت سے کرو، صبح شام اس کی پاکی بیان کرو اللہ تعالیٰ تمہارے اوپر رحمت کریں گے اور فرشتے تمہارے لیے استغفار کریں گے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں ظلمتوں سے نور کی طرف نکالیں گے وہ مومنوں کے ساتھ بڑے مہربان ہیں، جنت میں ان کی ملاقات سلام سے ہوگی، اجر عظیم حاصل کریں گے۔

پانچواں حکم برائے رسول اللہ ﷺ

آپ ہمارے رسول ہیں آپ کا کام توحید اور حقائق بیان کرنا، ماننے والوں خوشخبری دینا نہ ماننے والوں کو ڈرانا، توحید اور رسمیں توڑنے کی طرف دعوت دینا ہے۔ آپ روشن چراغ ہیں ایمان والوں کو اللہ کے بڑے فضل کی خوشخبری دیں، کفار منافقین کی بات نہ مانیں، مخالفین کی ایذاؤں کی پرواہ نہ کریں، اللہ پر بھروسہ کریں اللہ تعالیٰ آپ کی مدد کرے گا، اُس کا کارساز ہونا کافی ہے۔

چھٹا حکم برائے مومنین

۴۹......نکاح کے بعد اگر قبل الدخول طلاق ہو جائے تو اس میں عدت نہیں ہوتی اگر مہر بھی مقرر نہ کیا ہو تو

عورت کو متعہ (تھوڑا سا سامان) دے دو تو آگے نکاح میں آزاد ہو جاؤ گے۔

چھٹا حکم برائے رسول اللہ ﷺ

۵۰...... آپ کے لیے چار قسم کی عورتیں حلال ہیں، تعداد متعین نہیں۔ جن سے آپ نکاح کر چکے ہیں اور باندیاں بغیر نکاح کے حلال ہیں۔ چچے، پھوپھی، ماموں اور خالہ کی وہ بیٹیاں بھی حلال ہیں جو ایمان لا کر ہجرت کر آئی ہوں ان سے نکاح کر سکتے ہیں اور جو کوئی عورت آپ کے ساتھ بغیر مہر لیے نکاح کرنا چاہے اُس کے ساتھ بھی نکاح کر سکتے ہیں۔ یہ حکم آپ ﷺ کے ساتھ خاص ہے اُمت کے لیے چار سے زائد اور بغیر مہر کے نکاح جائز نہیں ہے۔

آپ پر تقسیم باری بھی فرض نہیں ہے جسے چاہیں قریب کریں جسے چاہیں دور کریں، جس کو دور کیا ہوا سے دوبارہ بلا لیں، آپ کو سب اختیارات حاصل ہیں...... لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم باری مقرر کرتے، سفر میں قرعہ ڈال کر لے جاتے۔ اُمت کے لیے ضروری ہے کہ ایک سے زائد بیویاں ہوں تو مساوات کریں۔

لَا یَحِلُّ لَکَ سے مراد کیا ہے؟

۵۲...... پہلا مطلب مذکورہ چار قسم کے علاوہ دوسری عورتوں سے نکاح کرنا آپ کے لئے حلال نہیں باندیاں جائز ہیں موجودہ منکوحات کو تبدیل کرنے کی اجازت بھی نہیں، تعداد کی پابندی نہیں ہے۔

دوسرا مطلب موجودہ نو بیویوں کے علاوہ آپ کو کسی عورت کے ساتھ نکاح کرنا حلال نہیں۔ پہلی آیت بھی منسوخ ہے ان چار سے بھی کسی کے ساتھ نکاح جائز نہیں جو بھی مطلب ہو ان آیات کے نزول کے بعد نہ آپ نے کوئی نیا نکاح کیا ہے نہ موجود عورتوں میں سے کسی کو طلاق دی اور نہ ہی بدلا۔

ساتواں حکم برائے مومنین

۵۳...... بغیر اجازت کے نبی کے گھر کوئی نہ داخل ہو، اگر دعوت دی ہو تو کھانا پکنے سے پہلے نہ جایا کرو، کھانا کھانے کے فوراً بعد چلے جایا کرو، وہاں بیٹھ کر گفتگو میں نہ لگے رہا کرو، ازواجِ مطہراتؓ سے کچھ معلوم کرنا ہو تو پردے کے ساتھ کیا کرو، آپ علیہ السلام کی وفات کے بعد کسی اُمتی کو ازواجِ مطہراتؓ کے ساتھ نکاح کرنا جائز نہیں۔ شانِ نزول حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے ساتھ نکاح کے بعد دعوت ہے۔

(تفصیل مقاصد القرآن)

پردے سے استثناء

۵۵...... باپ، بیٹے، بھائی، بھتیجے، بھانجے اور عورتوں سے عورتوں کا پردہ نہیں ہے۔ اللہ سے ڈرتے رہو اللہ تعالیٰ سب پر حاضر ہے یعنی دیکھ رہا ہے۔

آٹھواں حکم برائے مومنین

۵۶......نبی ﷺ کو متبنّٰی کی رسم توڑنے پر مبارک اور خراجِ تحسین پیش کرو، اللہ تعالیٰ رحمت سے، فرشتے استغفار سے، نبی کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کو ایذا دینے والے ملعون ہیں ان کیلئے ذلیل کرنے والا عذاب ہے۔ مومنوں کو تکلیف دینے والے بہتان تراش اور کھلے گناہ گار ہیں۔

ساتواں حکم برائے رسول ﷺ

۵۹......اے نبی! آپ اپنی بیویوں بیٹیوں اور تمام مومن عورتوں کو حکم دیں کہ وہ پردہ کیا کریں یعنی سر سے لے کر پاؤں تک لمبی چادر کے ذریعے اپنا سارا جسم چھپائے رکھا کریں۔ اس طرح بدمعاشوں کی شرارتوں سے محفوظ ہو جائیں گی۔ بدمعاش، بیمار دل اور منافق پھر بھی باز نہ آئے تو وہ ملعون ہیں جہاں پائے جائیں گرفتار کرو، قتل کر دو۔ یہی اللہ تعالیٰ کا پرانا طریقہ ہے جو بدلا نہیں گیا۔

نوٹ: اس آیت میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے بیٹیوں کا تذکرہ فرمایا ہے، اہلسنّت والجماعت کے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی چار بیٹیاں بالترتیب حضرت زینب، حضرت رقیہ، حضرت اُم کلثوم اور حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا ہیں۔ جو کہ ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بطن مبارک سے تولد ہوئیں، اہلسنّت کے اس موقف پر نصِ قرآنی شاہد ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اگر ایک بیٹی ہوتی تو یہاں بنات کا لفظ جمع میں استعمال نہ ہوتا۔

ایک فرقہ کے لوگ ''بیٹیوں'' سے اُمت کی بیٹیاں یعنی عام مسلمان عورتیں مراد لیتے ہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ اگلے الفاظ میں تمام مومن عورتوں کا الگ تذکرہ فرمایا گیا ہے لہٰذا نصِ قرآنی کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صرف ایک بیٹی نہیں بلکہ چار صاحبزادیاں تھیں، اور اگر ایک بیٹی والے موقف کو مان لیا جائے تو پھر خود آنحضرت ﷺ کی بیٹی کو پردہ کا حکم اس آیت سے ثابت نہیں ہوتا۔

قیامت کا سوال

۶۳......منکرینِ قیامت استہزاء کے طور پر آپ سے سوال کرتے ہیں قیامت کب آئے گی؟ آپ انہیں بتائیں اس کے وقوع کا صحیح علم اللہ کے پاس ہے تمہیں یہ معلوم ہونا چاہیے قیامت قریب آ چکی ہے۔ اللہ تعالیٰ منکرین کو اپنی رحمت سے دور کر کے بھڑکتی ہوئی آگ میں ڈالیں گے وہ اُس میں ہمیشہ رہیں گے، کوئی حمایتی اور مددگار نہیں پائیں گے۔ اور آگ میں اُن کے چہرے گھمائے جائیں گے، اس وقت وہ کہیں گے کاش! ہم اللہ اور رسول کی اطاعت کرتے، اور کہیں گے ہمیں ہمارے سرداروں اور بڑوں نے گمراہ کیا تھا، انہیں دوگنا عذاب دے اور لعنت کر۔

نواں حکم برائے مومنین

۶۹......ایمان والو! منافقوں اور فاجروں کی افواہوں پر اپنے نبی کو ایذا نہ دو، جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام کو ایذا دی گئی۔ وہ تو اللہ کے ہاں بڑے وجیہہ یعنی شان والے تھے۔ موسیٰ علیہ السلام کو ایذا کے کئی واقعات احادیث میں مذکور ہیں۔ ان میں ایک واقعہ خصیے پھولے ہوئے ہونے کا الزام بھی بخاری شریف میں ہے۔

دسواں حکم برائے مومنین

۷۰......ایمان والو! تقویٰ اختیار کرو، بات سیدھی کرو۔ اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال اور احوال درست کردے گا ، گناہ معاف کردے گا۔ اللہ اور رسول کی اطاعت میں بڑی کامیابی ہے لہٰذا مطیع بن کر رہو۔

مشرک انسان امانت میں خیانت کے مرتکب

۷۲......اللہ تعالیٰ نے آسمان زمین پہاڑوں وغیرہ مخلوق کو ان کے مناسب حال احکام دیئے، انہوں نے قبول کرلیے خیانت سے انکار کیا، انسانوں کو احکام دین پیش کیے، انہوں نے بھی قبول کیے لیکن ان میں سے کافر ظالم مشرک انسانوں نے خیانت کی، احکام پر عمل نہ کیا جہالت کا ثبوت دیا، اللہ تعالیٰ منافقوں اور مشرکوں کو سزا دیں گے۔ مومن مردوں اور عورتوں کی توبہ قبول کریں گے، کمی کوتاہی معاف کردیں گے۔ اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والے مہربان ہیں۔

تمت خلاصة سورة الاحزاب بتوفيق التوّاب۔ اللّٰهم اغفر لي وارحمني واهدني واجبرني واكرمني وانصرني۔ (ابو عبید)

۲۰ ذوالحجہ ۱۴۴۳ھ / ۲۰ جولائی ۲۰۲۲ء

سُوْرَةُ سَبَاٍ مَكِّيَّةٌ

[ترتیب قرآنی (۳۴) ترتیب نزولی (۵۸) آیات (۵۴) رکوع (۶)]

ربط: سورۃ الاحزاب کے شروع میں تقویٰ اور اتباعِ وحی کا حکم تھا، اب سورۃ سبا کے شروع میں وحی بھیجنے والے کی صفاتِ کمالیہ کا بیان ہے۔ سورۃ الاحزاب میں جاہلیت کی رسموں کو توڑنے کا حکم تھا۔ سورۃ سبا میں تبلیغ کے طریقے سکھائے جاتے ہیں۔

خلاصہ: اس سورۃ میں توحید کے اثبات اور جبری سفارش کے رد میں چھ دلائل کا بیان ہے، منکرین کے شبہات کا رد اور مخالف کو تبلیغ کرنے کے طریقے سمجھائے گئے ہیں، منکرین کے لیے زجرات اور تخویفات کے مضامین بھی آئے ہیں۔

اثباتِ توحید پر عقلی دلیل

۱...... تمام صفات کارسازیہ اللہ واحد کے لیے خاص ہیں کیونکہ وہ زمین آسمان کی ہر چھوٹی بڑی چیز کا تنہا مالک ہے حکمت والا ہے خبردار ہے، زمین میں جو چیز داخل ہوتی ہے یا اُس سے کوئی چیز نکلتی ہے، آسمان سے کوئی چیز اُترتی ہے یا آسمان کی طرف چڑھتی ہے سب اللہ کے کامل علم میں ہے بڑا مہربان ہے خوب بخشش کرنے والا ہے۔ اب بتاؤ اس کا کوئی شریک ہوسکتا ہے یا اس سے کوئی مجرم کو زبردستی چھڑا سکتا ہے یہ محال ہے ممکن نہیں ہے۔

منکرینِ قیامت کا رد

۳...... قیامت کے منکر کہتے ہیں، قیامت قائم ہوگی نہ اس کے لیے تیاری کی ضرورت ہے۔ ان کا رد کیا کہ انہیں کہہ دیں رب کی قسم قیامت ضرور قائم ہوگی، اللہ پر کوئی چیز پوشیدہ نہیں ہے وہ زمین آسمان کے ذرّے ذرّے کو جانتا ہے وہ قیامت قائم کرے گا لہٰذا اس کے لیے تیاری کرو۔

مجازاتِ اعمال

۴...... وقوعِ قیامت کے بعد اللہ تعالیٰ ایمان اور عمل صالح کرنے والوں کو بدلہ دیں گے، ان کو بخش کر باکرامت رزق دیں گے اور جو لوگ دنیا میں ہمارے احکام نہیں مانتے انہیں عاجز کرنے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں ان کو قیامت میں دردناک عذاب دیں گے۔

نقلی دلیل برحقانیتِ قرآن

۶......اہلِ کتاب یہود اور نصاریٰ میں سے جو لوگ صاحبِ علم ہیں انصاف والے ہیں وہ کہتے ہیں آپ پر جو قرآن نازل ہوا ہے وہ حق ہے، اللہ کا کلام ہے اُس اللہ کی راہ دکھاتا ہے جو زبردست قوت والا ہے قابلِ حمد ہے۔

کفار کی گستاخیاں

۷......کفار آپس میں کہتے ہیں ایک آدمی ہے جو کہتا ہے جب تم مرنے کے بعد ریزہ ریزہ ہو جاؤ گے تو دوبارہ نئی تخلیق ہوگی، پھر ہم زندہ ہوں گے۔ کیا یہ جھوٹ بولتا ہے یا مجنون اور دیوانہ ہے (ایسی باتیں آخرت کے منکر اور گمراہ لوگ کرتے ہیں) انہیں نظر نہیں آتا ان کے آگے پیچھے اوپر نیچے سب چیزیں اللہ کی ہیں وہ چاہے تو ان گستاخوں کو زمین میں دھنسا دے یا آسمان کے ٹکڑے کے نیچے دبا دے تو ان کی سب گستاخیاں اور ایذا رسانیاں ان کے ساتھ ختم ہو جائیں گی۔ یہ دلائل ہر عبد منیب کو سمجھ آتے ہیں۔

داؤد علیہ السلام اور ان پر انعامات کا تذکرہ

۱۰......داؤد علیہ السلام کو ہم نے اپنے فضل سے نبوت عطا کی، پہاڑوں اور پرندوں کو حکم دیا وہ ان کے ساتھ تسبیح کرنے میں ہم آواز ہو جائیں ہم نے ان کے لیے لوہے کو نرم کیا وہ چھوٹی چھوٹی کڑیوں والی کامل زرہیں بناتے ہیں، نیک اعمال کرتے ہیں۔ ان کو شفیع غالب سمجھنا غلط ہے۔

سلیمان علیہ السلام اور ان پر انعامات کا تذکرہ

۱۲......سلیمان علیہ السلام بھی پیغمبر ہیں اور حکمران ہیں، اللہ تعالیٰ نے ہوا کو اُن کے حکم کے تابع کیا تھا وہ صبح شام ایک ایک مہینے کا سفر طے کر لیتی، اللہ نے تارکول کے چشمے ان کے لیے چلا دیئے، جنوں پر بھی حکمرانی عطا کی وہ آپ کے حکم سے کام کرتے، سرتابی کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ خود سزا دیتے۔ جن آپ کے حکم کے مطابق بلڈنگیں اور مورتیاں بناتے، بڑی بڑی دیگوں میں کھانے پکاتے، یہ سارے کمالات آپ کو اللہ نے دیئے، ان کو شفیعِ غالب سمجھنا بھی حماقت ہے۔

جنات کے متعلق عالم الغیب ہونے کے نظریہ کی تردید

۱۴......جنات کے بارے میں بھی لوگ شفیع غالب کا عقیدہ رکھتے تھے اور عالم الغیب مانتے تھے، اس کی بھی نفی کی گئی۔ موت حق ہے پیغمبروں کو بھی آتی ہے، جب سلیمان علیہ السلام کی موت کا وقت آیا تو وہ ایک شیشے کے کمرے

میں لاٹھی کے سہارے کھڑے تھے موت آ گئی تو اسی طرح لاٹھی کے سہارے کھڑے نظر آتے رہے، جن جو تعمیر کا کام کر رہے تھے وہ ڈر کے مارے دن رات کام کرتے رہے، جب کام مکمل ہو گیا تو لاٹھی کو دیمک نے کھا کر کمزور کر دیا اور حضرت سلیمان علیہ السلام گر گئے تو جنات کو پتہ چلا۔ اگر جنات علم غیب رکھتے تو دن رات کام کے عذاب میں نہ لگے رہتے۔ معلوم ہوا جن عالم الغیب نہیں، نہ ہی شفیع غالب ہیں۔ ان کو شفیع غالب سمجھنے والے بھی بڑی غلطی میں مبتلا ہیں۔

قومِ سبا کی خوشحالی

۱۵...... یمن میں قومِ سبا کے لوگ ایماندار صالح اور خوشحال تھے ان کے علاقے میں دائیں بائیں باغات تھے انہوں نے ڈیم بنائے ہوئے تھے جو ہر وقت بارش کے پانی سے بھرے رہتے، لوگ اپنی مرضی کے مطابق پانی استعمال کرتے، باغوں کو لگاتے، کھیتیاں اُگاتے۔ کہتے ہیں موسم معتدل رہتا، مکھی مچھروں سے بھی ان کا علاقہ محفوظ تھا لوگ نیک تھے۔ رب تعالیٰ ان پر مہربان تھے، تجارتی سفر کے لئے بھی قریب منزلیں تھیں، سفر کی صعوبت سے دوچار نہیں ہوتے تھے، ہر منزل پر آبادی تھی۔

قومِ سبا کی بربادی اور اسبابِ بربادی

۱۶...... اس قوم نے جب عقیدے خراب کر لیے، اعمال صالح نہ رہے، توحید اور اعمالِ صالحہ سے منہ پھیر لیا تو بربادی شروع ہوگئی۔ ان کے پانی والے ڈیم ٹوٹ گئے، باغ برباد ہو گئے، جل سڑ گئے، گھر برباد ہو گئے، پہلے باغوں کی جگہ خودرو کڑوے پھل والے درخت، جھاؤ اور کچھ جنگلی بیریاں رہ گئیں، پوری قوم تتر بتر ہوگئی، ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے، دنیا کی تاریخ میں ان کی باتیں رہ گئیں۔

ان اقوام کی بربادی سے عبرت پکڑنی چاہیے

قومِ سبا کا واقعہ خوشحالی اور بدحالی بیان کر کے اللہ تعالیٰ نے موجودہ لوگوں کے لیے عبرت کا سامان پیدا کیا ہے تاکہ تم لوگ اپنی مال داری، حشم و خدم سے دھوکا نہ کھاؤ، جو خدا سب کچھ دے سکتا ہے وہ لے بھی سکتا ہے جن کا عقیدہ اور عمل صالح ہو وہ کامیاب ہوتے ہیں، اپنی دنیا سے آخرت بنا سکتے ہیں، جو دنیاوی شان پر مغرور رہتے ہیں ان کی دنیا بھی برباد ہو جاتی ہے آخرت بھی تباہ کر لیتے ہیں۔

شیطان ابلیس کا مشن

۲۰...... مَنْ جَدَّ فَوَجَدَ ...... جو کوشش کرتا ہے مقصد کو پا لیتا ہے۔ شیطان جب سجدۂ آدم سے انکار کر کے مردود ہوا اُس نے دل میں ٹھان لی کہ اولادِ آدم کو گمراہ کر کے اپنے ساتھ ملاؤں گا اس منصوبے کی تکمیل کے لیے اللہ

تعالیٰ سے قیامت تک صحت کے ساتھ زندگی مانگی جو اُس کو مل گئی، وہ کوشش میں لگا رہا اور لگا ہوا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ شیطان نے اپنا خیال سچ کر دکھایا۔ مومنوں کی جماعت کے سوا باقی سب لوگ اُس کے پیچھے لگے ہیں حالانکہ اس کے پاس نہ حکومت وغیرہ کا غلبہ تھا، نہ حشم و خدم تھے پھر بھی گمراہ کرنے میں کامیاب ہوا۔

معلوم ہوا جب کوئی ہمہ تن ہو کر کسی کام میں لگتا ہے کامیاب ہوتا ہے، وہ کام اچھا ہو یا بُرا۔ اس میں ترغیب ہے ایماندار و محنت سے کام کرو، دنیا اور آخرت کی کامیابی حاصل کرو۔

تردیدِ معبودانِ باطلہ

۲۲...... مشرکین نے جن کو اللہ کے سوا معبود بنا رکھا ہے وہ تو زمین اور آسمان میں کسی ذرّے کے مالک ہیں نہ ذرّے میں شریک ہیں، نہ معاون ہیں، تو معبود کیسے بن گئے؟ یہ مشرکین کی حماقت ہے کہ وہ ان کو معبود بنا کر پوجتے ہیں اور شفیعِ غالب مانتے ہیں۔

ملائکہ کے متعلق نظریہ مشرکین کی تردید

۲۳...... کچھ لوگ ملائکہ کو شفیع غالب قرار دے کر پکارتے ہیں ان کی نفی ہے، فرشتے بے شک نیک ہیں لیکن نہ بنات اللہ ہیں نہ شفیعِ غالب ہیں، ان کی حالت تو یہ ہے جب اللہ تعالیٰ کا کوئی حکم انہیں دیا جاتا ہے تو اُن پر غشی طاری ہو جاتی ہے، جب ہوش میں آتے ہیں تو ایک دوسرے سے پوچھتے ہیں کہ رب تعالیٰ نے کیا فرمایا؟ کہتے ہیں حق فرمایا وہ برتر اور عظمت والا ہے۔ جن کی یہ حالت ہو وہ شفیع غالب کیسے ہو سکتے ہیں؟ (عقیدہ اور اعمالِ صالحہ میں کوشش کرو تمہیں سفارش کی ضرورت بھی نہ پڑے)۔

تبلیغ کا پیارا انداز

۲۴...... مومن ہدایت پر اور مشرک گمراہی پر ہوتا ہے اگر اس کو یوں بیان کیا جائے کہ ہم میں سے ایک جماعت ہدایت پر ہے دوسری گمراہ ہے، تو مخالف غور کر کے ہدایت کی طرف آ سکتا ہے۔

دوسرا انداز

۲۵...... اگر مشرک اور بدعتی سے کہا جائے ہر ایک اپنے عقیدے اور عمل کا جواب دہ ہے نہ تم ہمارے جرم کے بارے میں جواب دہ ہو نہ ہم تمہارے عمل کے جواب دہ ہیں، اس طریقے سے بات ہو تو مخالف سوچے گا کہ ہمارا عمل جرم ہے یا ان کا عمل جرم ہے، سوچنے کے بعد وہ جرم متعین کر سکتا ہے کہ مجرم تو میں ہوں، ان کا عمل تو بہت اچھا ہے۔

تیسرا انداز

۲۶...... جو مسئلہ قطعی دلائل سے ثابت ہو جائے اُس کو مان لینا چاہیے کیونکہ میدانِ محشر میں جب اللہ تعالیٰ

فیصلہ فرمائیں گے تو ماننا پڑے گا موحّد کو جنت میں اور مشرک کو جہنم میں بھیجیں گے۔ اس واسطے دنیا میں جو مسئلہ دلائل سے ثابت ہو جائے اُسے مان لینا چاہیے۔

چوتھا انداز

۲۷......ہم نے توحید کو عقلی و نقلی دلائل سے واضح کر دیا ہے اسے مان لو اگر نہیں مانتے تو تم اپنے مزعومہ معبودوں پر دلائل پیش کرو اگر نہیں پیش کر سکتے تو معبودِ حق کو مان لو، ضد نہ کرو۔

ختم نبوت اور فرائضِ رسول ﷺ

۲۸......ہم نے تمام لوگوں کی طرف آپ کو رسول بنا کر بھیجا ہے اور نبوت کو آپ پر ختم کر دیا، آپ کا فرض ہے لوگوں کو خوشخبری اور ڈر سنا کر موحّد بنائیں۔

شکایت

۲۹......منکرین ایمان لائے بغیر وقوعِ قیامت کا وقت پوچھتے ہیں، آپ انہیں فرمادیں وہ وقت مقرر پر آجائے گی، ایک لمحہ آگے پیچھے نہیں ہوگی، اس واسطے مانگنے کی ضرورت نہیں۔

تنبیہ برائے منکرین

۳۱......منکرین جوش میں آ کر کہہ دیتے ہیں ہم قرآن مانتے ہیں نہ سابقہ کتبِ سماویہ کو، نہ بعثت پر ایمان رکھتے ہیں۔ جب مر گئے مٹی ہو کر ختم ہو جائیں گے۔ لیکن میدانِ محشر میں وہ جب ایک دوسرے کا رَد کریں گے وہ حالت ان کی دیکھنے والی ہوگی، کمزور اور تابعدار سرداروں سے کہیں گے اگر تم نہ ہوتے تو ہم ایماندار ہوتے، وہ جواب میں کہیں گے ہم نے تو تمہیں ہدایت سے نہیں روکا تھا، تم خود مجرم تھے اس واسطے ایمان نہیں لائے، کمزور پلٹ کر کہیں گے ہم تمہاری دن رات کی چالبازیوں سے ایمان نہیں لائے، تم ہمیں اللہ کے انکار اور شریک بنانے کا حکم دیتے تھے۔ مکالمے کے بعد وہ سب اپنی ندامت کو چھپانے کی کوشش کریں گے، ان کی گردنوں میں طوق ڈالے جائیں گے ان کو ان کے عقیدے عمل کا بدلہ دیا جائے گا۔

اور دنیا میں ان کا یہ حال ہے کہ ہم نے جس بستی میں رسول بھیجا ہے وہاں کے دولت مند لوگ کہتے ہم تمہارے وہ احکام نہیں مانتے جو تم دے کر بھیجے گئے ہو، ہم تم سے مال، اولاد میں زیادہ ہیں، ہمیں عذاب نہیں ہوگا تم ہمیں مت سمجھاؤ۔

آپ ان منکرین اکڑ خانوں سے فرمادیں دنیا میں اللہ تعالیٰ کسی کو رزق کشادہ دیتا ہے کسی کا رزق تنگ کرتا ہے، اس پر نجات کا مدار نہیں نجات کا مدار ایمان اور عمل صالح پر ہے، لیکن تم میں سے اکثر اس بات کو نہیں جانتے۔ انہیں

کہہ دیں مال اور اولاد، قربِ خداوندی اور نجات کا مدار نہیں۔ ہاں مال کو نیکی میں خرچ کرو، اولاد کی تربیت کر کے نیک بناؤ، تو پھر یہ جنت کے بالا خانوں میں جانے کا سبب بن سکتے ہیں۔ جو مال دار ہماری آیات کی تردید میں کوشش کرتے ہیں یہ قیامت کے دن عذاب میں حاضر کیے جائیں گے۔

مال کے فوائد

۳۹......رزق کو کشادہ اور تنگ کرنے کا اختیار اللہ کو ہے لیکن تم لوگ ایمان لا کر مال کو اللہ کی رضا کے لئے خرچ کرو تو اللہ تعالیٰ تمہیں اُس خرچ کا بدلہ دنیا میں بھی دیں گے اور تمہاری آخرت بھی بنے گی، وہ بہترین رزق دینے والا ہے۔

ملائکہ پرستی

۴۰......جو لوگ فرشتوں کو شفیع غالب سمجھ کر پکارتے ہیں انہیں سن لینا چاہیے کہ وہ غلط کر رہے ہیں ان کو غلطی کا احساس اُس وقت ہوگا جب میدانِ محشر میں اللہ تعالیٰ سب کو جمع کر کے ملائکہ سے پوچھیں گے کیا یہ لوگ تمہاری پوجا کرتے تھے؟ ملائکہ جواب دیں گے تیری ذات شریکوں اور عیبوں سے پاک ہے، تو ہی ہمارا آقا اور کارساز ہے، یہ لوگ ہماری پوجا نہیں کرتے تھے، یہ جنوں کی عبادت کرتے تھے اور اکثر اُن پر ایمان رکھتے تھے۔ پس آج میدانِ محشر میں یہ لوگ ایک دوسرے کو نفع نقصان نہیں دے سکتے، ہم نے ان ظالم مشرکوں کے جہنم میں جانے کا فیصلہ کر دیا ہے، انہیں کہا جائے گا تکذیبِ توحید کے بدلے جہنم کی آگ کا مزہ چکھو۔ یہ ایسے لوگ ہیں جب ان کو آیاتِ الٰہی پڑھ کر سنائی جاتیں تو یہ انہیں گھڑا ہوا جھوٹ کہتے ہیں اور شفیق معلم کو تقلید آباء سے روکنے والا کہہ کر اس کی بات کا انکار کرتے، حق کو جادو کہتے، یہ بدمعاشیاں اور سینہ زوریاں ان کو ضرور جہنم لے جائیں گی۔ یہ لوگ اَن پڑھ شُتر بے مہار تھے، نہ ان کے پاس کتاب آئی نہ معلم آیا جو اُن کو تعلیم دیتا۔ ہم نے انہیں کتاب بھی دی، شفیق معلم بھی دیا۔ اگر اس کی اتباع کرتے تو دنیا اور آخرت میں کامیاب ہوتے۔ آیا دیکھتے نہیں ان سے پہلے لوگوں نے انبیاء کو جھٹلایا ان کا کیا حشر ہوا؟ یہ تو مال و دولت کے لحاظ سے ان کے دسویں حصے کو بھی نہیں پہنچتے۔

تبلیغ کا پانچواں انداز

۴۶......آپ مجنون اور جادوزدہ کہنے والوں سے کہیں میری نصیحت سنو کہ تم ایک ایک یا دو دو مل کر بیٹھو، میرے بارے میں سوچو میری گزشتہ زندگی سامنے رکھو، میری دعوت کے حقائق پرکھو تو تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ نہ میں مجنون ہوں نہ میری دعوت میں قصور ہے۔ تو ممکن ہے تمہیں تصدیق کی توفیق ہو جائے اور اسلام لے آؤ۔

چھٹا انداز

۴۷......مجھ سے دور کیوں بھاگتے ہو، میں تم سے دعوت پر کوئی معاوضہ تو لیتا نہیں، میرا معاوضہ تو اللہ نے دینا ہے، تم کیوں پریشان ہو کر انکار کرتے ہو۔

ساتواں انداز

۴۸......میرا رب علاّم الغیوب ہے، اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے حق دے دیتا ہے، وہ آگے اللہ کے بندوں تک پہنچا دیتا ہے، جب حق آتا ہے تو باطل نہیں ٹھہرتا، اس واسطے میں حق لایا ہوں اسے قبول کرلو۔

آٹھواں انداز

۵۰......میں حق لایا ہوں اور تمہیں پہنچا دیا ہے، اسے قبول کرلو بالفرض اگر میں باطل پر ہوں تو اُس کا وبال مجھ پر ہوگا، تم بری الذمہ ہو گے، اگر تم نے حق قبول نہ کیا تو نقصان اٹھاؤ گے میرا رب قریب ہے سب کی بات سنتا ہے، بروزِ قیامت گھبرا کر مشرک کہیں بھاگ کر جا نہیں سکیں گے تو ایمان لائیں گے قبول نہیں ہوگا کیونکہ ایمان بالغیب ضروری ہے، مشاہدے کے بعد قبول نہیں ہوگا۔ ان کی خواہشوں کا خون ہو جائے گا، ان کی خواہش کے مطابق ان کا وہاں کا ایمان قبول نہیں ہوگا، ان کو ان کے ہم مذہب مشرکوں کے ساتھ جہنم رسید کر دیا جائے گا۔

تمت خلاصة سورة السبا الحمد لِلّٰه، والصّلوة والسّلام على سيّد الرّسل وخاتم الانبياء۔ اللّٰهم اغفر لي وارحمني وألحقني بالصّالحين۔ (ابو عبید)

۲۱ ذوالحجہ ۱۴۴۳ھ/ ۲۱ جولائی ۲۰۲۲ء

سُوْرَةُ فَاطِرٍ مَكِّيَّةٌ

[ترتیب قرآنی (۳۵) ترتیب نزولی (۴۳) آیات (۴۵) رکوع (۵)]

ربط: سورۃ السبا میں توحید کی تبلیغ کے انداز سکھائے گئے۔ سورۃ الفاطر میں توحید کے عقلی دلائل سمجھائے گئے ہیں جن سے معلوم ہوگا کہ جس پر کسی کی سفارش کا زور نہیں چلتا، وہ صرف اللہ ہے۔

خلاصہ: اس سورۃ میں خالقیتِ باری تعالیٰ، مالکیتِ باری، عالمیتِ باری اور تصرف باری پر بارہ دلائل پیش کیے گئے ہیں۔ مومن اور کافر کی تمثیل اور حاملینِ قرآن کے اقسام بیان کیے گئے ہیں۔

دعویٰ توحید مع الدلیل

۱......اللہ ہی معبود برحق ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا، مختلف متعدد پروں والے فرشتوں کو رسول بنایا، ہر چیز پر پوری قدرت رکھتا ہے، رحمت کا جو دروازہ کھول دے اُسے کوئی بند نہیں کرسکتا، جس کو بند کردے اُسے کوئی کھول نہیں سکتا۔ زبردست قوت والا اور حکمت سے معمور علم والا ہے۔ لوگو! اللہ کی ان نعمتوں کو یاد کرو وہ تمہیں رزق دیتا ہے، اُس کے سوا کوئی خالق نہیں اُس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ (تم اے مشرکو! رحمان کی عبادت سے اوثان کی عبادت کی طرف کیوں اُلٹے چلتے ہو)۔

تسلیٔ رسول ﷺ

۴......تکذیب کے خوف سے حق کے بیان میں تعطل نہ ہونا چاہیے۔ پہلے انبیاء کی بھی تکذیب کی گئی انہوں نے بیانِ حق جاری رکھا اور کامیاب ہوئے۔ تکذیب کرنے والے ہلاک اور ذلیل ہوئے۔ آپ کامیاب ہوں گے تکذیب کرنے والے رُسوا ہوں گے۔

خطابِ عام

۵......تمام لوگوں کو خطاب کرکے اللہ تعالیٰ نے دو چیزیں بیان کیں۔ ایک یہ کہ اللہ کا وعدہ سچا ہوتا ہے اُس پر پورا یقین کرکے عمل کرنا دوسرا یہ کہ دھوکا نہ کھانا۔ دو چیزیں دھوکے باز ہیں دنیا اور شیطان۔ دنیا اپنی آرائش وزینت کے

ذریعے دھوکا دیتی ہے شیطان وساوس اور اُمیدوں سے دھوکا دیتا ہے۔ تمہارا دشمن ہے اُسے دشمن بنا کر رکھنا، کبھی اس کی بات میں نہ آنا ورنہ یہ صراطِ مستقیم سے ہٹا کر جہنم کے راستے پر لگا دے گا، کافر شیطان کے پیچھے لگ کر کفر نہیں چھوڑتے ان کے لیے سخت عذاب ہے۔ ایمان دار شیطان کے دھوکے سے بچ کر ایمان اور عمل صالح میں محنت کرتے ہیں، ان سے کوئی غلطی ہو جائے تو اللہ تعالیٰ معاف فرما دیتے ہیں اور بہت بڑا اجر جنت کی صورت میں عطا کرتے ہیں۔

ہدایت یافتہ اور گمراہ کا تقابل

۸......ایک شخص شیطان کی دعوت پر بُرے اعمال کو اچھا سمجھ کر کرتا ہے اور گمراہ رہتا ہے، دوسرا ایسا نہیں یعنی وہ شیطان سے بچ کر رسول کی اتباع میں ایمان اور اعمال سنوارتا ہے، ہدایت کی راہ پر چل کر جنت پہنچ جاتا ہے، کیا یہ دونوں برابر ہو سکے ہیں؟ (نہیں ہو سکتے)۔ اصل میں ہدایت اور ضلالت کا مالک بھی اللہ ہے وہ زبردستی کسی کو نہیں دیتا ہے۔ جس میں ضد عناد ہو اُسے گمراہی دیتا ہے وہ جہنم چلا جاتا ہے جس میں انابت ہو اُسے ہدایت دیتا ہے وہ جنت میں چلا جاتا ہے۔ اس واسطے آپ ان کی گمراہی پر غمزدہ نہ ہوں وہ ان کے اپنے ہاتھوں کی کمائی ہے۔

دلیل عقلی، نظامِ مَطر

۹......اللہ تعالیٰ ہی ہواؤں کو بھیج کر بارش کا انتظام کرتے ہیں، وہ سمندروں سے پانی اُٹھا کر اوپر بادل کی شکل بنا دیتی ہیں، اللہ کے حکم سے بادل بنجر زمین پر بارش برساتے ہیں، زمین قابلِ کاشت ہو جاتی ہے اسی طرح مُردوں کو بھی زندہ کر دیں گے۔

عزت اللہ کے ہاتھ میں ہے

۱۰......مشرک بتوں کی پرستش سے عزت چاہتے ہیں جیسا کہ سورۃ مریم آیۃ ۸۱ میں ہے۔ ان کا رَد ہے کہ عزت تو اللہ کے پاس ہے پاکیزہ کلمات اسی طرف چڑھتے ہیں، نیک اعمال ان کو بلند کرتے ہیں۔ عزت چاہیے تو اللہ کے رسول کے واسطے سے اللہ کے ساتھ تعلق پیدا کرو۔ بتوں میں کہاں عزت ہے؟ جو لوگ بُری چالیں چلتے ہیں ان کو سخت عذاب ہوگا، ان کی ساری چالبازیاں برباد ہوں گی۔

دلیل عقلی بر توحید

۱۱......اللہ ہی کامل القدرت ہے۔ مٹی اور نطفے سے انسان اور دیگر حیوان پیدا کر دیتا ہے اور کامل العلم ہے وہ جانتا ہے مادہ کے پیٹ میں کیا ہے، کب وضع حمل کرے گی، کس کی کتنی عمر ہے، کون کتنی عمر گزار کر کم کر چکا ہے۔ کامل القدرت کامل العلم ہی معبود برحق ہوتا ہے۔ اللہ نے سمندر کو پیدا کر کے دو حصوں میں تقسیم کیا ایک حصہ میٹھا خوشگوار ہوتا

ہے، دوسرا کڑوا اور نمکین ہوتا ہے۔ درمیان میں نہ نظر آنے والا پردہ ہوتا ہے۔ میٹھے سمندر سے مچھلیاں نکال کر کھاتے ہو، کڑوے سے موتی نکال کر زیور بناتے ہو۔ دونوں سمندروں کی پشت پر کشتیاں چلتی ہیں، موجوں کو چیرتی چلی جاتی ہیں۔ تم اُن پر سوار ہو کر اللہ کا فضل تلاش کرتے ہو، حج عمرے اور تجارتی سفر کرتے ہو، یہی کامل القدرت اللہ معبود برحق ہے اس کی عبادت کرو اور نعمتوں کا شکر کرو۔

اللہ نے رات دن اور سورج چاند بنائے جو تمہیں لگا تار فائدہ دے رہے ہیں۔ یہ وقت مقررہ تک چلتے رہیں گے، انہی کارناموں والا تمہارا حقیقی رب ہے، اس کی حکومت ہے۔ جن کی تم اے مشرکو عبادت کرتے ہو، وہ تو کھجور کی گٹھلی کے اوپر معمولی سے چھلکے کے مالک بھی نہیں معبود کیسے ہو سکتے ہیں۔ وہ تمہاری پکار نہیں سنتے اگر بالفرض سن لیں قبول نہیں کر سکتے، وہ بروزِ قیامت تمہارے شرک کا بھی انکار کر دیں گے (جیسا کہ سورۃ یونس میں ہے) یہ خبیر کی خبر ہے یقین کر لو۔

خطابِ عام

۱۵......لوگو! تم سب اللہ کے ہر حال میں محتاج ہو اور اللہ تعالیٰ غنی حمید ہے وہ کامل القدرت ہے اگر چاہے تو تم سب کو ختم کر کے نئی مخلوق پیدا کر کے بسا دے یہ اس کے لئے مشکل نہیں ہے۔ بروزِ قیامت کوئی کسی کا بوجھ نہیں اٹھائے گا کوئی بوجھل بلائے پھر بھی اس کی مدد کوئی نہیں کرے گا، اگر چہ قریبی رشتہ دار ہو۔ آپ کے ڈرانے سے وہ لوگ خبردار ہوتے ہیں جو اپنے رب سے بن دیکھے ڈرتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں، اپنے آپ کو پاک کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ سب نے اس کی طرف لوٹ کر جانا ہے (تیاری سے جانا چاہیے)۔

مومن اور کافر کی تمثیل

۱۹......مومن اور کافر کے صفات میں تقابل ہے جس کو مثال سے واضح کہا گیا ہے۔ نابینا اور بینا برابر نہیں۔ اندھیرا اور روشنی برابر نہیں، سایہ اور دھوپ برابر نہیں، زندہ اور مُردے برابر نہیں ......۔ ان کی عدم مساوات سب جانتے ہیں اسی سے سمجھ لو مومن اور مشرک برابر نہیں۔ توحید اور شرک برابر نہیں، مومن اللہ کا محبوب اور جنت کا وارث ہوتا ہے مشرک اللہ کا مبغوض جہنمی ہوتا ہے لہٰذا ہمت کر کے مومن بن جاؤ۔

فرائضِ رسول ﷺ

۲۳......ہم نے آپ کو حق دے کر رسول بنایا ہے، آپ کا کام حق لینے والے کو خوشخبری اور حق کا انکار کرنے

والے کو ڈرانا ہے۔ کچھ لوگ آپ کی باتیں مانیں گے کچھ نہیں مانیں گے، آپ تسلی رکھیں آپ سے پہلے انبیاء کے ساتھ بھی تکذیب کا معاملہ کیا گیا اور منکرین کی گرفت ہوتی رہی، اب بھی ایسے ہوگا۔

عقلی دلیل بر توحید

۲۷......اللہ ہی بارش برسا کر مختلف رنگوں اور مختلف ذائقوں والے پھل پیدا کرتا ہے، اللہ ہی نے سرخ سفید سیاہ رنگوں والے پتھروں سے پہاڑ بنائے ہیں۔ اللہ ہی مختلف رنگوں والے جانور پیدا کرتا ہے یہ اُس کے کامل القدرت ہونے کی دلیلیں ہیں۔ اللہ کے بندوں میں سے اللہ کی نافرمانی سے ڈرنے والے علماء ہوتے ہیں یا یوں کہیے جو اللہ سے ڈرتے ہیں حقیقت میں وہی علماء ہیں اگرچہ رسمی طور پر پڑھے لکھے نہ بھی ہوں۔

کامیاب تاجر

۲۹......جو لوگ تلاوتِ کتاب کا مشغلہ رکھتے ہیں نماز قائم رکھتے ہیں، ہمارے رزق سے ظاہر اور پوشیدہ طور پر خرچ کرتے ہیں یہ ایسے کامیاب تاجر ہیں ان کی تجارت کبھی ہلاک نہیں ہوتی یعنی نقصان نہیں دیتی۔ فائدہ ہی دیتی ہے مزید اللہ تعالیٰ بھی اپنے فضل سے دیتے ہیں، بخشنے والے قدردان ہیں۔

حاملینِ قرآن

۳۲......ہم نے جو وحی کے ذریعے کتاب بھیجی ہے یہ حق ہے، ماقبل کتب کی تصدیق کرتی ہے۔ ہم نے اپنے بندوں سے چن چن کر اس کے وارث بنائے جو کہ تین اقسام میں منقسم ہو گئے بعض نے سستی کر کے اپنا حصہ کم کر لیا، قرآن کریم سے پورا فائدہ نہ اٹھا سکے اور بعض نے اعتدال کی راہ لی۔ نہ سستی کی نہ زیادہ محنت کی، یہ معتدل ہوئے اور بعض نے بہت محنت کی دوڑ لگا دی یہی سب سے افضل ہیں۔

دخولِ جنت

۳۳......سب حاملینِ قرآن کو جنت میں داخلہ ملے گا، وہ سونے کے کنگن اور موتیوں والے زیور پہنیں گے ان کا لباس ریشمی ہوگا اللہ کا شکر ادا کرتے ہوئے کہیں گے الحمدللہ! اللہ کا شکر ہے جس نے ہم سے ہر قسم کا غم دور کر دیا، ہمارا رب بہت بخشنے والا قدردان ہے۔ اس نے ہمیں ہمیشہ رہنے کی جگہ اپنے فضل سے اُتارا جہاں ہمیں نہ کوئی تکلیف ہے نہ تھکاوٹ۔

منکرینِ قرآن کا انجام

۳۶......اور منکرینِ قرآن جہنم میں جائیں گے، نہ وہاں مریں گے نہ اُن سے عذاب ہلکا ہوگا۔ چیخ چیخ کر

کہیں گے: اے ہمارے رب! ہمیں جہنم سے نکال کر دنیا میں بھیج، ہم نیک اعمال کریں گے۔ انہیں کہا جائے گا ہم نے تمہیں دنیا میں اتنی عمر دی تھی جس میں نصیحت پکڑنے والا آرام سے نصیحت پکڑ سکتا ہے اور تمہارے پاس ڈرانے والے بھی آئے تھے (نبی یا پوتا یا سفید بال) اب عذاب چکھتے رہو، ظالموں کا کوئی مددگار نہیں ہے۔

دلیل عقلی بر توحید

۳۸...... اللہ ہی کامل العلم ہے آسمانوں کے غیب اور سینوں کے راز جانتا ہے، اس نے تمہیں پیدا کر کے زمین میں خلیفہ بنایا ہے جو کفر کرے گا اس پر کفر کا وبال اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی ہوگی اور خسارے میں بڑھتے جائیں گے۔

سوال برائے تبکیت

۳۹...... مشرکین کو لاجواب کرنے کے لئے اُن سے سوال کریں جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو وہ کہاں ہیں؟ انہوں نے کیا پیدا کیا ہے؟ یا وہ کس چیز میں شرکت رکھتے ہیں یا تمہارے پاس کوئی لکھت ہے جس میں شرک پر دلیل ہے؟ وہ کوئی جواب نہیں دے سکیں گے خاموش ہو جائیں گے بلکہ شرک کی وجہ ان ظالموں کا ایک دوسرے کو دھوکے کا وعدہ دیتے آنا ہے مثلاً ان کے بڑے ان کو تقلیدِ آباء کا دھوکا دیتے آئے اور ان کے امیر غریبوں کو اپنی اتباع کا سبق دے کر شفیع غالب کا سبق پڑھاتے ہیں کہ وہ تمہیں چھڑالیں گے۔

دلیل عقلی بر توحید

۴۱...... اللہ تعالیٰ کامل القدرت ہے آسمان اور زمین کو پیدا کر کے انہیں ان کی جگہ آسمان کو اوپر زمین کو نیچے تھام رکھا ہے، اگر وہ نہ تھامے تو ان کو کوئی نہیں تھام سکتا۔ وہ بُردبار ہے گناہ پر جلد نہیں پکڑتا، توبہ کا موقع دیتا ہے، غفور ہے جو توبہ کرے اس کو بخش دیتا ہے۔ اس واسطے معبود برحق ہے اُس کا کوئی شریک نہیں ہے۔

کفار سے شکایت

۴۲...... مشرکینِ مکہ نے جب یہود و نصاریٰ سے سنا کہ آخری رسول آنے والا ہے تو کہنے لگے: اللہ کی قسم! ہم اُس رسول کو مان کر اتباع کر کے دکھائیں گے، اب جب وہ رسول آچکا ہے تو ماننے کے برعکس دور بھاگتے ہیں، ان کی قسمیں کہاں گئیں؟ نفور کی وجہ ان کا تکبر ہے کہ ہم بڑے ہیں چھوٹے کی اتباع کیسے کریں۔ پھر ان کے خلاف بُری چالیں چلتے ہیں جن کا وبال انہی پر پڑے گا یہ اللہ تعالیٰ کی سنت قدیمہ ہے جس میں نہ تبدیلی ہوگی نہ کوئی تغیر ہو گا۔ مثال: مَنْ حَفَرَ لِاَخِيهِ جُبًّا وَقَعَ فِيهِ مُنْكَبًّا ”جو اپنے بھائی کے لئے کنواں کھودے وہ خود اس میں منہ کے

بل گرتا ہے''۔

تخویف برائے منکرین

۴۴..... منکرین کو چاہیے کہ وہ زمین پر چل پھر کر دیکھیں اور معلوم کریں ان سے پہلے منکرین کا کیا حشر ہوا، وہ کیسے ہلاک ہوئے جو اِن سے زیادہ قوت والے تھے۔ اللہ تعالیٰ جس کو سزا دینا چاہیں دے دیتے ہیں۔ پوری قدرت والے ہیں۔ کوئی بھاگ کر چھپ کر اللہ تعالیٰ کو سزا دینے سے عاجز نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالیٰ شفقت والے ہیں مجرم کو توبہ کا موقعہ دیتے ہیں اگر وہ لوگوں کو ان کی بدکرداری پر بغیر مہلت کے گرفت کرتے جائیں تو پشتِ زمین پر کوئی جانور تک باقی نہ رہے، جو وقت اللہ نے مقرر کیا ہے اُس وقت تک تاخیر کرتے ہیں جب وقت آ جاتا ہے تو پھر لمحہ آگے پیچھے نہیں ہو سکتا، اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو دیکھ رہے ہیں اُسے پتہ ہے کون عذاب کا مستحق ہے اور کون نجات کا مستحق ہے۔

تمت خلاصة سورة الفاطر برحمة الرّبّ الغافر، الحمد لِلّٰه، والصّلوة والسّلام علٰى رسول الله ﷺ۔ اللّٰهم تقبّل منى واغفر لى وارحمنى ولسائر المسلمين۔(ابوعبید)

۲۲ ذوالحجہ ۱۴۴۳ھ/۲۲ جولائی ۲۰۲۲ء

سُوۡرَةُ یٰسٓ مَکِّیَّةٌ

[ترتیب قرآنی (۳۶) ترتیب نزولی (۴۱) آیات (۸۳) رکوع (۵)]

ربط: سورۃ الفاطر میں توحید کے دلائل کا بیان تھا، سورۃ یٰس میں دعوت توحید کا طریقہ بتایا گیا کہ رجل مومن کا انداز اپناؤ۔

خلاصہ: نفی شفاعت قہری کا اعادہ، توحید پر پانچ دلائل، دعوتِ توحید کا انداز، صداقتِ قرآن، اثباتِ رسالت، فرائضِ رسولؐ، منکرین کے عدمِ ایمان کی علت بطور تمثیل وغیرہ مضامین اس سورہ میں آئے ہیں۔

لفظ یٰس کی مراد

ا......اس میں تین قول ہیں (۱) یہ سورہ کا نام ہے (۲) اس سے مراد انسان ہے (۳) اس سے مراد حضور ﷺ ہیں، اس پر اِنَّکَ لَمِنَ الۡمُرۡسَلِیۡنَ دال ہے اور یہی قول زیادہ مشہور ہے، یہ سورہ قرآن کا دل ہے ایک دفعہ تلاوت کرنے سے دس دفعہ قرآن پاک پڑھنے کا عطائی ثواب ملتا ہے قرآن پاک علم و دانش سے پُر کتاب ہے، عزیز رحیم کی طرف سے تھوڑا تھوڑا کر کے اُتارا گیا ہے۔ آپ اللہ کے رسول ہیں صراطِ مستقیم پر ہیں، آپ لوگوں کو خبردار کریں، اُن کے باپ دادوں کو خبردار نہیں کیا گیا وہ غافل تھے، ان پر فترتِ وحی کا طویل زمانہ گزرا ہے۔

عنادی لوگ

ے......جن عنادی لوگوں کے دلوں پر مہر لگ گئی ہے وہ ایمان نہیں لائیں گے۔

عناد کی پہلی مثال: اس طرح ہے کہ جس طرح کسی کے گلے میں اتنے طوقِ ہوں جو ٹھوڑی تک پہنچ جائیں وہ گردن نہ گھما سکے نہ جھکا سکے وہ راستہ کیسے دیکھ کر چلے گا، ان کے گلے ضد، عناد، رسومات، انکارِ حق کے بہت سے طوق ہیں جن سے نکل کر حق کو نہ دیکھ سکتے ہیں نہ ایمان لاتے ہیں۔

دوسری مثال

۹......ایک شخص کوٹھڑی میں محبوس ہو چاروں طرف اونچی دیواریں ہوں اوپر چھت میں کوئی سوراخ تک نہ ہو باہر اُسے کچھ نظر نہ آئے وہ کوٹھڑی سے نکل کر کہیں نہیں جا سکتا۔ اسی طرح ضدی کافر بھی ضد، عناد شرک کفر کی کوٹھڑی

میں بند ہوتا ہے اس سے نکل کر حق کی طرف نہیں آ سکتا۔

کفار کا انجام

۱۰......ایسے ضدی لوگوں کے دل پر مہر لگ جاتی ہے وہ تبلیغ سے ایمان نہیں لاتے اگرچہ مبلغ کو تبلیغ کا ثواب ملتا ہے، جن دلوں پر ابھی مہر نہ لگی ہو ان کو تبلیغ کا فائدہ ہوتا ہے وہ ایمان لاتے ہیں جیسا کہ آپ کے زمانے میں کافر ایمان لاتے تھے اور قیامت تک لاتے رہیں گے، ان کو مغفرت اور اجر کریم کی بھی خوشخبری دے دیا کریں۔

کتابتِ اعمال و جزاءِ اعمال

۱۲......مردے زندہ ہوں گے، قیامت قائم ہوگی۔ لوگوں کے اعمال لکھے جاتے ہیں۔ ان کو ان کے اعمال کا بدلہ ملے گا جو صدقہ جاریہ والے اعمال ہوں گے، ان کا ثواب مرنے کے بعد بھی ملتا رہے گا۔

منکرین کی ہلاکت

۱۳......ایک بستی تھی جس کی طرف ایسے دو رسول آئے بستی والوں نے نہیں مانا پھر تیسرا آیا، انہوں نے کہا ہم اللہ کے رسول ہیں، بستی والوں نے بشر کہہ کر جھٹلا دیا۔ رسولوں نے کہا یقیناً ہم اللہ کے رسول ہیں ہماری بات مان لو، نہیں مانتے تو ہماری ذمہ داری تبلیغ تھی، وہ ہم نے کر دی ہے۔ بستی والوں نے کہا ہم تمہاری نحوست محسوس کر رہے ہیں اگر تم باز نہ آئے تو ہم تمہیں سنگسار کر دیں گے یا کوئی اور دردناک سزا دیں گے۔ رسولوں نے کہا تمہاری نحوست تمہارا کفر و شرک ہے، تم حد سے نکلنے والے ہو تمہیں نصیحت کی جائے تو اسے نحوست کہتے ہو۔

نصرتِ خداوندی

۲۰......رسولوں کی مدد کیلئے ایک شخص شہر کے انتہائی دور کنارے سے دوڑتا ہوا آیا (جس کا نام حبیب نجار مشہور ہے) اُس نے قوم سے کہا تم ہدایت والے رسولوں کی بات مان لو، تم بھی ہدایت پا لو گے، وہ تو تم سے کچھ چندہ وغیرہ نہیں مانگتے۔

............☆............

تیئسواں پارہ

(مومن شخص/حبیب نجار نے تقریر کو جاری رکھتے ہوئے کہا:) میں اُس خدا کی عبادت کیوں نہ کروں جس نے مجھے پیدا کیا ہے، ہم سب نے اُسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ میں ایسے معبود کیوں بناؤں جو میری تکلیف دور نہ کر سکیں، اگر اللہ تعالیٰ میری تکلیف کا ارادہ کریں تو وہ سفارش تک نہ کر سکیں، اگر میں غیراللہ کو پکاروں تو گمراہ ہوں گا، تم لوگ کان کھول کر سن لو میں اپنے اور تمہارے حقیقی رب پر ایمان لا چکا ہوں۔ قوم غصے میں آ گئی، رجل مومن کو قتل کر دیا، اللہ نے اُسے جنت میں داخل کر دیا۔ تو رجل مومن شہید جنتی نے کہا: کاش میری قوم جان لیتی مجھے اللہ نے معاف کر دیا ہے اور معزز لوگوں میں شامل کر دیا ہے (اُسے مرنے کے بعد بھی قوم کی فکر لگی ہوئی تھی)۔

ہلاکتِ قاتلین

۲۸...... ہم نے اُن قاتل مشرک قوم کی ہلاکت کے لیے کوئی فوج نہیں بھیجی، صرف فرشتے کی ایک چیخ سے ٹھنڈے ہو گئے، جیسا کہ دہکتا ہوا انگارا بجھ کر کوئلہ بن جاتا ہے۔

روزِ قیامت مستہزئین کا افسوس

۳۰...... جو لوگ اللہ کے بھیجے ہوئے رسولوں کی اتباع کے برعکس استہزاء کرتے ہیں انہیں اپنے اس کردار پر بروزِ قیامت افسوس ہوگا اور کہیں گے کاش کہ ہم استہزاء کے بجائے رسول کے ساتھ راہ پکڑتے **يٰلَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا** (الفرقان:۲۸) لیکن فائدہ نہیں ہوگا۔ دیکھتے نہیں ہم نے استہزاء کرنے والی کتنی قوموں کو ہلاک کر دیا وہ واپس لوٹ کر نہیں آئیں، انہیں کسی شفیع غالب نے نہیں چھڑایا، اسی طرح سارے مجرم اللہ کے حضور اکٹھے کیے جائیں گے اور سزا پائیں گے۔

دلائلِ عقلیہ

۳۳...... ارشاد باری ہے: زمین مردہ پڑی ہوتی ہے ہم اُسے زندہ کر کے اناج نکالتے ہیں لوگ اس سے کھاتے ہیں، ہم ہی کھجور اور انگور کے باغ پیدا کرتے ہیں چشمے نکالتے ہیں، لوگ پھل کھاتے ہیں اور اپنی مرضی سے مرکب کر کے چاٹ، جوس وغیرہ بھی کھاتے پیتے ہیں، شکر نہیں کرتے۔

پاک ہے وہ ذات جس نے زمین سے پیدا ہونے والے پودوں کے جوڑے بنائے یعنی رنگ، شکل اور ذائقے مختلف بنائے۔ انسانوں کے بھی نر، مادہ، طبیعت، صفات، نرم، سخت، اخلاق، حلم، غضب کے اعتبار سے جوڑے بنائے اور بہت سی چیزیں ایسی پیدا کرتے رہیں گے جن کو ابھی انسان نہیں جانتے، یہ سب مخلوق ہیں معبود کیسے ہو سکتے ہیں، شفیع غالب کا درجہ کیسے رکھتے ہیں؟ تاریک رات بھی اللہ نے بنائی، دن ختم ہوتو لوگ اندھیرے میں ہوتے ہیں۔ سورج چاند بھی اللہ نے بنا کر ان کے مدار میں چلا رکھے ہیں۔ چاند کی منزلیں بنائیں اس کا تغیر نظر آتا ہے، بال کی طرح باریک شروع ہوتا ہے پورا بدر ہو کر مکمل ہوتا ہے پھر گھٹتا گھٹتا کھجور کی پرانی ٹہنی کی طرح ہو کر ختم ہوتا ہے۔ چاند، سورج، رات، دن ایک دوسرے کو نہیں پا سکتے۔ کشتیاں اور ان جیسی اور سواریاں بھی اولادِ آدم کے لیے ہم نے پیدا کیں اگر ہم ان کو ڈبونا چاہیں تو انہیں کوئی چھڑا سکے گا نہ ان کی کوئی فریاد سنے گا، یہ ہماری رحمت سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

مشرکین سے شکویٰ

۴۵...... جب مشرکین سے کہا جائے آنے والے عذاب اور گزشتہ اقوام کی ہلاکت سے عبرت پکڑو، تقویٰ اختیار کرو تا کہ رحم کیے جاؤ، تو وہ اعراض کرتے ہیں۔ ان کے پاس جو حکم آئے یا کوئی دلیل آئے تو بے پرواہی سے منہ پھیر لیتے ہیں، نہ غور وفکر کرتے ہیں نہ عمل کرتے ہیں۔ جب اُن کو کہا جائے اللہ کے دیئے ہوئے مال سے کچھ غریبوں پر خرچ کیا کرو تو کہتے ہیں جنہیں اللہ نہیں کِھلا تا ہم کیوں کھلائیں؟ تم ہمیں اُن کو کھلانے کا حکم دے کر خود گمراہی میں پڑ رہے ہو (نیک کاموں میں تقدیر کا حوالہ دینا اور اپنے مزوں میں لالچ پر دوڑنا ہی گمراہی ہے (شاہ صاحب)۔

مشرکین کی بے وقوفی

۴۸...... مشرکین عذاب کا مطالبہ کرتے ہیں مہلت سے فائدہ نہیں اٹھاتے، یہ حماقت نہیں تو اور کیا ہے؟ یہ ایک چیخ کی مار ہیں، فرشتے نے سخت آواز لگادی تو ہلاک ہو جائیں گے۔ نہ وصیت کر سکیں گے نہ گھر لوٹ سکیں گے۔ جب دوبارہ صور پھونکا جائے گا تو قبروں سے نکل کر دوڑتے ہوئے میدانِ محشر میں آئیں گے اور کہیں گے: ہمیں ہماری خوابگاہوں سے کس نے اُٹھا دیا؟ انہیں جواب میں کہا جائے گا یہ رحمٰن کا وعدہ پورا ہو گیا جو رسولوں نے سچ کہا تھا۔ ایک آواز پر سب حاضر کیے جائیں گے۔ کسی پر ظلم نہیں ہو گا سب کو عمل کے مطابق بدلہ ملے گا۔

بشارت للمؤمنین

۵۵...... جنتی لوگ اس دن ایک شغل میں خوش ہوں گے وہ اپنی بیویوں کے ساتھ شاہی تختوں پر بیٹھ کر سائے کے نیچے مزے سے ہوں گے، انہیں میوے اور منہ مانگی چیزیں مہیا کی جائیں گی، رب رحیم کی طرف سے انہیں سلام

پیش کیا جائے گا۔

وعید للمشرکین

۵۹......مجرموں سے کہا جائے گا تم آج میرے نیک بندوں سے الگ ہو جاؤ (تمہارا ٹھکانہ جہنم میں ہے) تمہیں دنیا میں کہا گیا تھا شیطان کی اتباع نہ کرنا وہ تمہارا دشمن ہے اور میری عبادت کرنا یہ صراطِ مستقیم ہے۔ تم نے شیطان کی اتباع کی اُس نے تم میں سے ایک بڑی مخلوق کو گمراہ کر دیا، تم عقل سے کام نہیں لیا کرتے تھے۔ یہ وہی جہنم ہے جس کا تمہیں دنیا میں وعدہ دیا گیا تھا۔ آج تم اپنے کفر وشرک کی بدولت اس میں داخل ہو کر جلتے رہو۔

اعضاء کی گواہی

۶۵......اگر صحتِ جرم سے انکار کریں گے تو ان کی زبانوں پر مہر لگ جائے گی وہ خاموش ہو جائے گی، ان کے ہاتھ کلام کریں گے، پاؤں گواہی دیں گے۔ جو کچھ کرتے رہے سب سچ بتا دیں گے (تفصیل سورۃ حم السجدہ میں ہے) اعضاء کی گواہی بھی مجرمین کے مطالبے پر ہوگی۔

تنبیہِ مجرمین

۶۶......اے مجرمو! اگر ہم چاہتے تو دنیا میں اندھا کر دیتے، تم راستہ نہ دیکھ سکتے، تمہارے جسم کو مسخ کر دیتے تم کچھ نہ کر سکتے یا اگر ہم چاہتے تو تمہاری نظر ختم کر دیتے تم گناہ کو دیکھ نہ سکتے تمہارے جسم کو مسخ کر دیتے تم گناہ کر نہ سکتے، لیکن ہم نے یہ نہیں چاہا، تمہیں اختیار دیا، تمہاری نظر ختم کی نہ جسم مسخ کیا، گناہ کے بعد بھی جلدی نہیں پکڑا، توبہ کا موقعہ دیا، تم نے فائدہ نہیں اٹھایا۔

زجر برائے مجرمین

۶۸......بعض مجرم کہیں گے ہمیں لمبی عمر ملتی تو ایمان لے آتے، انہیں کہا جائے گا تمہیں لمبی عمر تو دی تھی، بچپن سے جوانی اور جوانی سے بڑھاپے کو پہنچے، اس میں تو ایمان نہ لائے، مزید بڑھاپے کی عمر تو کمزوری کی طرف جاتی ہے۔ اعضاء، عقل، فکر سب کمزور ہو جاتے ہیں اس میں تم نے کہاں ایمان لانا تھا۔

معترضین کا رد

۶۹......منکر اعتراض کرتے کہ آپ شاعر ہیں، یہ کلام شاعرانہ ہے اس واسطے ہم نہیں مانتے، اس کا رد فرمایا۔ فرمایا نہ ہم نے آپ کو شعر سکھائے نہ آپ کے لئے شعر مناسب ہیں، یہ تو نصیحت اور پڑھنے کی کتاب ہے۔ آپ اس سے زندہ یعنی مومنوں کو خبردار کرتے ہیں اور کافروں کے خلاف حجت ثابت ہوگی وہ قیامت میں یہ نہیں کہہ سکیں گے کہ ہمارے پاس کتاب اور رسول نہیں آئے تھے اس واسطے ہم ایمان نہیں لائے۔

دلیل عقلی بر توحید

۷۱......ہم نے اپنی قدرت سے جانور پیدا کر کے لوگوں کے مِلک میں دے دیئے اور اُن سے نفع اٹھانے کیلئے تابعدار بنا دیا وہ اس پر سواری کرتے ہیں بعض کا گوشت کھاتے ہیں دودھ پیتے ہیں، بالوں کھالوں سے نفع اٹھاتے ہیں پھر بھی ایمان لاِ کر شکر نہیں کرتے۔ بلکہ اللہ کو چھوڑ کر دوسروں کو معبود بناتے ہیں ان سے مدد چاہتے ہیں حالانکہ وہ اپنی مدد نہیں کر سکتے، پجاری ان کی حفاظت کرتے ہیں بلکہ قیامت کے روز یہی ان کے مخالف لشکر ہوں گے۔اے رسول! آپ کو ان کی باتیں غمزدہ نہ کریں ہمیں علم ہے جو وہ پوشیدہ یا ظاہر کرتے ہیں، اس کے مطابق ان کو سزا ہوگی۔

منکرین کو ڈانٹ

۷۷......ہم نے انسان کو نطفے سے پیدا کیا وہ اپنی پیدائش کو بھول کر جھگڑا کرتا ہے کہ پرانی ہڈیوں کو کون زندہ کرے گا انہیں کہہ دیں وہ اللہ زندہ کرے گا جس نے اس کو پہلی بار نیست سے ہست کیا تھا، وہ ہر قسم کی پیدائش کو جانتا ہے، وہ تو سبز درختوں سے آگ پیدا کر دیتا ہے پھر تم آگ جلا کر نفع اٹھاتے ہو۔
غور نہیں کرتے جس ذات باری نے زمین آسمان جیسی بڑی بڑی چیزیں پیدا کی ہیں اس کے لیے مردہ انسان کو زندہ کرنا کیا مشکل ہے وہ تو خلّاق علیم ہے جب کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے تو وہ چیز وجود میں آجاتی ہے۔

سورۃ کا لُبِّ لباب

۸۳......اللہ تعالیٰ تمام شریکوں، تمام کمزوریوں، تمام عیوب سے پاک ہے اس پر کوئی شفیع غالب بھی نہیں ہے وہ حاکم ہے اس کی قدرت میں سب کچھ ہے، وہ مختار، متصرف الامور، معبودِ برحق ہے۔سب نے اُس کے پاس لوٹ کر جانا ہے وہ خود فیصلہ کرے گا کامیاب لوگوں کو جنت میں اور ناکام لوگوں کو جہنم میں بھیجے گا۔

تمت خلاصة سورة یٰس بفضلك یا اِلٰه العالمین۔ اللّٰهم اجعلنی من اصحٰب الجنّة وحاسبنی حسابًا یسیرًا وأدخِلنی جنّتك بلا حساب بلا عذابٍ بلا استحقاقٍ یا ارحم الرّاحمین۔ وصلّی اللّٰه تعالٰی علٰی رسول ربّ العالمین۔(ابوعبید)

۲۳ ذوالحجہ ۱۴۴۳ھ/۲۳ جولائی ۲۰۲۲ء

سُوْرَةُ الصّٰفّٰتِ مَكِّيَّةٌ

[ترتیب قرآنی (۳۷) ترتیب نزولی (۵۶) آیات (۱۸۲) رکوع (۵)]

ربط: سورۃ یٰس توحید پر ختم ہوئی سورۃ الصّٰفّٰت توحید سے شروع ہو رہی ہے۔سورۃ یٰس میں نفی شفاعت قہری کا بیان تھا اس سورۃ میں ترقی کے ساتھ فرمایا جن کو تم شفیع غالب سمجھتے ہو وہ تو خود اپنی عاجزی کا اظہار کرتے ہیں۔

خلاصہ: سورۃ کے شروع اور آخر میں توحید کا بیان ہے ملائکہ اور جنات کی عاجزی بیان کر کے ان کی تواضع اور ان کی شفاعت قہری کی نفی ہے۔محشر کے حالات کا بیان ہے، بشارات، تخویفات کا بیان بھی ہے۔

ملائکہ کی فرمانبرداری

ا......کچھ فرشتے صف باندھ کر عبادت کرتے ہیں یا تعمیلِ حکم کے لیے صف باندھ کر تیار کھڑے ہوتے ہیں اور کچھ فرشتے جنات کو آسمان کی طرف چڑھنے سے روکتے اور ڈانٹتے ہیں اور کچھ فرشتے تلاوت اور دیگر اذکار کرتے ہیں، جو اس طرح کے فرمانبردار اور متواضع ہوں وہ شفیع غالب کیسے ہو سکتے ہیں؟؟

دعوئ توحید

۴......تم سب کا ایک ہی معبود ہے اس پر ملائکہ گواہ ہیں اور عقلی دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ رب ہے زمینوں آسمانوں سمیت سب چیزوں کو پالتا ہے مشرق مغرب کا بھی رب ہے یعنی تمام زمانوں تمام مکانوں کے تمام باشندوں کو پیدا کر کے پالتا ہے اس واسطے معبود برحق ہے اس پر کوئی شفیع غالب نہیں ہے۔مخلوق، مربوب معبود نہیں ہو سکتے۔ اللہ نے ستاروں کو پیدا کر کے آسمان کو سنوارا ہے اور جنات کے لیے راکٹ بنایا اب وہ اوپر جا کر معلومات حاصل نہیں کر سکتے، کوئی اوپر جائے تو پھینک دیا جاتا ہے یا جلا دیا جاتا ہے۔

انسان کی پیدائش، دلائلِ توحید

۱۱......انسان بھی توحید کی دلیل ہے اُسے اللہ نے لیس دار مٹی سے پیدا کیا وہ توحید کا انکار کرتا ہے، آپ اس پر تعجب کرتے ہیں، وہ مذاق اڑاتے ہیں، انہیں نصیحت کی جائے تو یاد نہیں کرتے، جب کوئی معجزہ دیکھتے ہیں تمسخر کرتے

ہیں اور اُسے کھلا جادو کہتے ہیں، اپنی دوبارہ پیدائش کو ماننے کیلئے تیار نہیں ہیں۔ انہیں کہو تم مٹی ہونے کے باوجود دوبارہ زندہ ہو گے، ایک ڈانٹ پڑے گی تو تم زندہ ہو کر دیکھ رہے ہو گے اور کہو گے ہماری کم بختی یہ جزا کا دن آ گیا۔ جی ہاں آ گیا ہے، اب تمہارے جھٹلانے کا فیصلہ کیا جائے گا۔ فرشتوں سے کہا جائے گا تم ان ظالم مشرکوں، ان کے ہم عقیدہ جوڑوں اور اللہ کے سوا ان کے تمام معبودوں کو جمع کر کے جہنم کی راہ پر ڈال دو۔ راستے میں کھڑا کر کے ان سے پوچھو سیدھے جا رہے ہو جہنم کی طرف ایک دوسرے کی مدد کیوں نہیں کرتے؟ وہ ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر گفتگو شروع کریں گے۔ تابعدار سرداروں سے کہیں گے تم ہمارے پاس زور شور سے آ کر ہمیں گمراہی پر مجبور کرتے تھے۔ سردار کہیں گے ہم نے تمہیں ایمان سے نہیں روکا تھا، تم خود ایمان نہیں لائے تھے۔ ہمارے پاس تمہیں تابع کرنے کا کوئی غلبہ نہ تھا تم خود سرکش لوگ تھے، اب رب کا فیصلہ ہو چکا ہے ہم سب عذاب چکھنے والے ہم گمراہ تھے تمہاری گمراہی کا سبب بنے۔ قصہ مختصر وہ سب عذاب میں شریک ہوں گے مجرمین کے ساتھ ایسا ہوتا ہے جب انہیں کہا جاتا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں تو وہ تکبر کرتے ہوئے کہتے : کیا ہم اپنے تمام معبودوں کو ایک دیوانے شاعر کی وجہ سے چھوڑ دیں۔ وہ غلط کہتے تھے وہ شاعر مجنون نہیں بلکہ حق لانے والا رسول ہے۔ سابقہ رسولوں کی تصدیق کرتا ہے۔ اب تم تکبر، تکذیب اور شرک کے بدلے دردناک عذاب چکھنے والے ہو، یہ تمہیں تمہارے کرداروں کا بدلہ مل رہا ہے۔

ہاں جو مخلص بندے ایمان لائے وہ ان کے ساتھ نہیں ہوں گے وہ عزت کے ساتھ جنت میں داخل کیے جائیں گے، شاہی تختوں پر گول میز کانفرنس کریں گے۔ ان کے پینے کیلئے سفید چشمے سے جام بھر کر گھمائے جائیں گے جس کے پینے سے نہ سر درد ہو گا نہ مدہوشی ہو گی۔ ان کے پاس اپنی نظروں کو اپنے خاوندوں پر روک کر رکھنے والی موٹی آنکھوں والی حوریں ہوں گی جو سفید انڈے کی طرح صاف رنگ والی ہوں گی۔ وہ جنتی مہمان آپس میں گفتگو کریں گے، ان میں سے ایک کہے گا میرا ایک دوست تھا وہ کہتا تھا تو بھی اس بات کی تصدیق کر رہا ہے کہ ہم مرنے کے بعد اٹھائے جائیں گے اور اعمال کا بدلہ دیئے جائیں گے وہ نظر نہیں آ رہا، جہنم کی طرف جھانک کر دیکھے گا تو وہ نظر آ جائے گا تو اُسے کہے گا: اللہ کی قسم اگر اللہ کی رحمت نہ ہوتی تو میں تیری باتوں میں آ کر تیرے ساتھ جہنم میں حاضر کیا جاتا۔ اب ہم زندہ ہو چکے ہیں دوبارہ نہیں مریں گے، نہ عذاب دیئے جائیں گے۔ یہ بہت بڑی کامیابی ہے اس کامیابی کے لئے لوگوں کو چاہیے عمل کریں۔

دعوتِ فکر

۶۲...... لوگو! ذرا فکر کرو، سوچو، یہ جو جنت کی نعمتیں ایمانداروں کو مہمانی میں ملیں گی یہ بہتر ہیں یا وہ عذاب جو جہنم والوں کو ملیں گے۔ مثلاً جہنمیوں کو کھانے کیلئے زقوم کا درخت ملے گا جو جہنم میں پیدا ہوگا اُس کے کانٹے سانپ

کے سر کی طرح ڈراؤنے زہریلے ہوں گے۔ اس کو مجرم پیٹ بھرنے کیلئے کھائیں گے۔ پھر کھولتا ہوا گرم پانی ان کو ملے گا جو تلچھٹ کی طرح ہوگا، بدبودار بھی ہوگا۔ جب جہنم میں جائیں گے تو اپنے گمراہ باپ دادوں کو وہاں پائیں گے جن کے نشانِ قدم پر دوڑ دوڑ کر چلتے تھے۔ ان سے پہلے بھی بہت سے لوگ گمراہ ہوئے جن کی طرف ہم نے رسول بھیجے، انہیں خبردار کیا گیا پس انجام دیکھو جن کو خبردار کیا گیا لیکن انہوں نے رسولوں کی بات نہ مانی۔ جن اللہ کے مخلص بندوں نے رسولوں کی بات مانی وہ ان سے مستثنیٰ ہیں۔

واقعاتِ انبیاء

۷۵......ان واقعات میں یہ بتایا گیا ہے کہ انبیاء علیہم السلام اگرچہ ساری اُمتوں بلکہ ساری مخلوق سے افضل ہیں، اللہ کے خاص نمائندے ہیں اور فرمانبردار ہیں۔ وہ بھی شفیع غالب نہیں تھے وہ متواضع اور عبادت گزار فرمانبردار تھے۔

واقعۂ نوح علیہ السلام

پہلا واقعہ حضرت نوح علیہ السلام کا مختصر بیان ہوا ہے جس میں ہے کہ نوح علیہ السلام نے بھی ہمیں پکارا، ہم نے ان کی پکار کو قبول کیا، ان کو ان کے مسلم اہلِ خانہ سمیت نجات دی ان کی نسل سے آگے انسان کی نسل کو چلایا ان کی یادگار پچھلے لوگوں میں بھی قائم رکھی وہ محسن اور ہمارے مومن بندے تھے (شفیع غالب نہیں تھے) نافرمانوں کو ہم نے طوفان میں غرق کردیا ان میں ان کا ایک بیٹا بھی تھا جو ایمان نہ لا کر غرق ہوا، نوح علیہ السلام اس کو بھی نہ چھڑا سکے۔

واقعۂ ابراہیم علیہ السلام

۸۳......حضرت نوح علیہ السلام کے خانوادے کے کامل سپوت جدّ الانبیاء خلیل اللہ حضرت ابراہیم علیہ السلام تھے جن کے خاندان کے لوگ خصوصی طور پر والد اور پوری قوم اور حکومت سب بت پرست مشرک تھے سب کے ساتھ آپ نے کامیاب مناظرے کر کے ان کو شکست دی، بڑے کٹھن امتحان پاس کیے تمام لوگوں کے امام بنے، بادشاہ نمرود کو مناظرے میں لتاڑا، وہ حیران رہ گیا۔ گفتگو میں قوم کے سر جھکا دیئے، ان کے بتوں کو توڑا جس کی پاداش میں آگ میں ڈالے گئے، آگ کو اللہ تعالیٰ نے سلامتی والی بنایا، ابراہیم علیہ السلام کو بچایا، ہجرت کی، اللہ کے حکم سے بیوی اور شیر خوار بچے کو وادئ غیر ذی زرع میں چھوڑا، پھر اسی بڑھاپے کے سہارے بھاگتے دوڑتے بیٹے کو اللہ کے حکم سے ذبح کرنے کی کوشش کی، اللہ نے فدیہ دے کر اُن کے بچے اسماعیل علیہ السلام کو ذبح سے بچا لیا، پھر اللہ نے دوسرا بیٹا اسحٰق علیہ السلام عطا کیا جس کی نسل سے تمام انبیاءِ بنی اسرائیل آئے، اس سب کے باوجود وہ مختارِ کل اور شفیع غالب نہ تھے۔ آپ اپنے والد کے ایمان کی اور مغفرت کی سرتوڑ کوشش کرتے رہے، اس میں کامیاب نہ ہوئے جب ایسی

شخصیت شفیع غالب نہیں تو کوئی اور بھی شفیع غالب نہیں ہوسکتا لہٰذا یہ عقیدہ ہی غلط ہے۔

واقعۂ حضرت موسیٰ و ہارون علیہما السلام

۱۱۴......حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ہارون علیہ السلام پر اللہ نے احسان کیا ان کو رسول بنایا ظالم فرعون کے ظلم کے کرب عظیم سے بھی اللہ نے نجات دی ان کو روشن کتاب بھی اللہ نے دی، صراطِ مستقیم پر بھی اللہ نے چلایا، ان کا ذکر خیر پچھلے لوگوں میں بھی اللہ نے باقی رکھا، اس سب کے باوجود نہ وہ متصرف الامور تھے نہ شفیع غالب تھے۔

واقعۂ حضرت الیاس علیہ السلام

۱۲۳......حضرت الیاس علیہ السلام اللہ کے رسول تھے اپنی قوم کو فرمایا: تم لوگ اللہ سے نہیں ڈرتے، بت کو پکارتے ہو؟ احسن الخالقین اللہ کو چھوڑتے ہو جو تمہارا اور تمہارے باپ دادوں کا رب ہے؟ لوگوں نے ان کی تکذیب کی اور عذاب میں پکڑے گئے، وہ بچ گئے جو اخلاص کے ساتھ ایمان لائے، ان کا ذکر خیر پچھلے لوگوں میں باقی رہا، ان پر اللہ کی طرف سے سلامتی تھی، وہ اللہ کے مخلص اور مومن بندے تھے، متصرف الامور اور شفیع غالب وہ بھی نہیں تھے......۔

واقعۂ لوط علیہ السلام

۱۳۳......لوط علیہ السلام اللہ کے رسول تھے ان کو اہل سمیت اللہ نے عذاب سے نجات دی ان کی بوڑھی بیوی ہلاک ہونے والوں میں رہی۔ حضرت لوط علیہ السلام ان کو نہ بچا سکے تو شفیع غالب نہ ہوئے۔ ہلاک شدہ قوم کی بستیاں مکہ والوں کے قریب ہیں، صبح شام وہاں سے گزرتے ہیں ان سے عبرت پکڑنی چاہیے۔

واقعۂ یونس علیہ السلام

۱۳۹......یونس علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے رسول تھے، لاکھ سے زیادہ لوگوں کی طرف مبعوث ہوئے ایک مدت تک تبلیغ کی لوگ ایمان نہ لائے اللہ نے اُن کو سزا دینے کا فیصلہ کرلیا، یونس علیہ السلام کو مطلع کر دیا گیا۔ یونس علیہ السلام عذاب کی مقررہ تاریخ سے پہلے حکمِ خداوندی کا انتظار کیے بغیر بستی کو چھوڑ کر چلے گئے۔ اللہ تعالیٰ کو پسند نہ آیا وہ ایک کشتی پر سوار ہوئے، کشتی ڈوبنے لگی، قرعہ ڈالا گیا کہ کون آقا سے بھاگا ہوا غلام ہے۔ قرعہ حضرت یونس علیہ السلام کے نام نکلا تو دریا میں ڈال دیئے گئے۔ ایک مچھلی نے اللہ کے حکم سے اپنے پیٹ میں محفوظ کرلیا۔ حضرت یونس علیہ السلام اندھیروں میں اللہ کو پکارتے رہے۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ (الانبیاء:) ان کی تسبیح اور دعا تھی۔ اللہ نے قبول کرلی، مچھلی نے کنارے پر اُگل دیا۔ جسم بہت کمزور ہو چکا تھا۔ اللہ نے مکھی مچھر سے حفاظت

کیلئے ان پر کدو کی بیل اُگا دی، چند دن میں توانا ہو گئے۔ ادھر قوم نے عذاب کے آثار دیکھے تو ایسے اخلاص کے ساتھ توبہ کی جو اللہ تعالیٰ کو پسند آ گئی، عذاب ٹال دیا۔ معلوم ہوا یونس علیہ السلام نبی ہونے کے باوجود متصرف اور مختار نہ تھے تو شفیع غالب بھی نہ تھے اور بھی کوئی شفیع غالب نہیں ہوسکتا۔

مشرکین کے عقائد کا رد

۱۴۹......مشرکین فرشتوں کو اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں کہتے، ان کا رَد ہے۔ تم اپنے لیے بیٹے اور اللہ تعالیٰ کیلئے بیٹیاں ثابت کرتے ہو، خود بیٹیوں سے نفرت کرتے ہو۔ تمہیں کیسے پتہ چلا فرشتے مادہ ہیں حالانکہ وہ نر، مادہ نہیں، آیا تم پیدائش کے وقت حاضر تھے یا تمہارے پاس کوئی قطعی دلیل ہے یا تم نے انہیں اپنی آنکھوں سے مؤنث دیکھا ہے؟ ان تینوں صورتوں میں کوئی نہیں، تو تمہارا دعویٰ غلط ہے۔

حماقتِ مشرکین

۱۵۷......مشرکین سے جب کہا جائے اولاد تو بیویوں سے ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ کی بیویاں نہیں تو بیٹیاں کہاں سے آئیں؟ وہ احمقانہ جواب دیتے ہیں سردار جنوں کی صاحبزادیاں (نعوذ باللہ) اللہ کی بیویاں ہیں۔ اس کے جواب میں کہہ دو: جھوٹ نہ بولو کہ جنات کا اللہ تعالیٰ سے رشتہ ہے، کیونکہ جن تو خود مانتے ہیں کہ وہ جہنم میں حاضر کیے جائیں گے، اگر اللہ تعالیٰ کے رشتہ دار ہوتے تو جہنم میں نہ جاتے۔ سن لو اللہ تعالیٰ تمام عیوب سے پاک ہے، اللہ کے لیے اولاد عیب ہے۔ اللہ اولاد سے بھی پاک ہے۔ جنوں میں سے بھی جو اخلاص سے ایمان لائے ہوں گے وہ جہنم سے بچ جائیں گے۔

فرشتے بھی شفیع غالب نہیں

۱۶۴......مشرکین فرشتوں کو شفیع غالب کہتے ہیں اس کی نفی کر دی کہ وہ تو خود کہتے ہیں ہمیں اپنا مقام معلوم ہے، ہم عاجز بندے ہیں، ہم اللہ کے سامنے صف باندھ کر حکم کا انتظار کرتے ہیں اُس کی پاکی بیان کرتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا وہ بھی اپنا مجرم زبردستی نہیں چھڑا سکتے ہیں، شفیع غالب نہیں ہیں۔

مشرکین سے شکویٰ

مشرک پہلے تو کہا کرتے تھے اگر ہمارے پاس پہلے لوگوں کی طرح کوئی نصیحت کی چیز ہوتی تو ہم قبول کرتے، پہلے لوگوں سے زیادہ ہدایت یافتہ ہوتے۔ اب ان کے پاس قرآن آ گیا ہے جس میں نِری نصیحت ہے تو انکار کر دیا، اس انکار کا انجام جان لیں گے۔

وعدۂ نصرت

۱۷۱......فرمایا: ہم پہلے کہہ چکے ہیں کہ ہمارے رسول ضرور منصور ہوں گے، ہم ان کی مدد کریں گے۔ وہ ہمارا لشکر ہیں ضرور غالب ہوں گے۔ جو لوگ آپ کی دعوت نہیں مانتے آپ بھی ان سے منہ پھیر لیں، ان کے انجام کا انتظار کریں وہ بھی اپنا انجام دیکھ لیں گے جیسا کہ بدر میں دیکھ لیا۔ وہ اتنے احمق ہیں کہ خود عذاب جلد مانگتے ہیں، جب بھی عذاب ان کے صحن میں اُترا وہ صبح اُن کے لئے بُری صبح ہوگی۔ آپ بھی انجام کا انتظار کریں وہ بھی کریں آخرکار دیکھ لیں گے۔

سورۃ کا خلاصہ

۱۸۰......تیرا رب عزت والا ہے ان تمام عیوب اور کمزوریوں سے پاک ہے، جو مشرک بیان کرتے ہیں۔ اُس پر کوئی شفیع غالب نہیں جو اپنا مجرم زبردستی چھڑا سکے......تمام رسولوں پر سلام ہے اور تمام صفاتِ الوہیت اللہ کے لیے خاص ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے۔

تمت خلاصة سورة الصّٰفّٰت بتوفيق صاحب البركات۔ والحمد لِلّٰه ربّ العالمين والصّلوٰة والسلام علىٰ سيّد الرّسل وجميع المخلوقات۔ اللّٰهم اغفر لي وارحمني ولِوالِدَيَّ ولِأساتذتِيَّ ولِسائر المسلمين والمسلمات يا ارحم الراحمين۔ (ابوعبيد)

۲۳ ذوالحجہ ۱۴۴۳ھ/۲۳ جولائی ۲۰۲۲ء

سُوْرَةُ صٓ مَكِّيَّةٌ

[ترتیب قرآنی (۳۸) ترتیب نزولی (۳۸) آیات (۸۸) رکوع (۵)]

ربط: سورۃ الصّٰفّٰت میں انبیاء علیہم السلام کے کارنامے بیان کرنے کے بعد ان سے شفاعت قہری کی نفی کا بیان تھا اب سورہ ص میں ہے کہ انبیاء جسمانی تکالیف میں بھی مبتلا ہوتے تھے اور اللہ کے سامنے گڑگڑاتے تھے، لہٰذا وہ پکار کے لائق نہیں ہیں۔

خلاصہ: دعویٰ سورہ یہ ہے کہ حقیقی معبود صرف اللہ ہے اُس پر شفیع غالب بھی کوئی نہیں ہے، اس پر دلائل ہیں۔ ملائکہ اور جنات بھی عاجز ہیں بشارتیں اور تخویفیں، زجریں بھی ہیں۔

قرآن کی طرف ترغیب

۱......قرآن پاک نصیحت کی کتاب ہے توحید پر شاہد ہے اللہ کی نصیحت کو لینا چاہیے، جوابِ قسم محذوف ہے۔ اللہ کی قسم قرآن شرف اور رفعت والی کتاب اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم سچے رسول ہیں۔ کافر لوگ اس کا انکار تکبر کی وجہ سے کرتے ہیں۔ کتاب میں شک اور انکار کی کوئی چیز نہیں ہے۔ ان منکرین کو ماضی کی طرف نظر کر کے عبرت حاصل کرنا چاہیے۔ ان سے پہلے کتنے منکر ہلاک کیے گئے ہیں، وہ عذاب کے وقت ایک دوسرے کو مدد کے لئے پکارتے تھے پھر بھی خلاصی نہ ہوئی، خلاصی کا وقت گزر چکا تھا، لیکن موجودہ منکرو تمہارا وقت خلاصی یعنی توبہ کا وقت باقی ہے توبہ کر کے خلاصی حاصل کر سکتے ہو۔

مشرکین کا تعجب

۴......انہیں تعجب اس پر تھا کہ انسان رسول بن کر آیا یہ تو ساحر کذاب ہے اس نے تمام معبودوں کو ایک کر دیا ہے یہ تو بہت تعجب کی چیز ہے تو سرداروں نے کہا چلو اپنے پرانے معبودوں پر صبر کرو یعنی جم کر رہو، اس کا مقصد کچھ اور ہے ہم نے ایسی بات پہلی کسی ملت میں نہیں سنی یہ من گھڑت چیز لے کر آیا ہے کیا ہم سب بڑوں کو چھوڑ کر نصیحت صرف اس پر اُتری ہے۔ (ایسی باتیں وفدِ قریش نے ابوطالب کے پاس بھی کی تھیں۔ تفصیل مقاصد القرآن: ص ۶۱۶ پر

ملاحظہ کریں) یہ لوگ قرآن کے بارے میں شک میں پڑے ہوئے ہیں، اِنہوں نے ابھی تک عذاب کا مزہ نہیں چکھا اس واسطے ایسی باتیں کرتے ہیں۔

تردید منکرین

۹......رسالت اور قرآن اللہ کی رحمت کا خزانہ ہیں اللہ تعالیٰ جسے چاہتے ہیں دے دیتے ہیں، تمہارے پاس رحمت کے خزانے تھوڑے ہیں جسے چاہو تقسیم کرتے پھرو، اللہ نے اپنی رحمت کا خزانہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دے دیا ہے تمہیں اعتراض نہیں ہونا چاہیے۔

تمہارے پاس حکومت و دولت ہے اپنے وسائل سے آسمان پر چڑھ جاؤ، نبوت ڈھونڈھ کر جسے چاہو دے دو، ہم نے تو نبوت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دے دی ہے۔

تسلیٔ رسول ﷺ

۱۱......آپ سکون سے اپنا کام جاری رکھیں منکرین کے لشکر شکست کھا جائیں گے جیسا کہ آپ سے پہلے بھی بہت سی سرکش قومیں شکست کھا کر ہلاک ہو گئیں اُن میں قومِ نوح، قومِ عاد، قومِ ثمود، میخوں والا فرعون، قومِ لوط، قومِ شعیب سرِ فہرست ہیں اُن کے علاوہ بھی بہت سے لشکر ہلاک ہوئے، سب نے اپنے رسولوں کو جھٹلایا تو عذاب کا شکار ہوئے یہ سب تھوڑی سی دیر میں ہلاک کر دیئے گئے۔ اتنی دیر بھی نہیں لگی جتنی دیر میں اونٹنی کا دودھ دوبارہ آجاتا ہے۔ فرشتے کی ایک چیخ سے ہلاک ہو کر رہ گئے، بے وقوف اتنے ہیں کہتے ہیں ہمیں ابھی عذاب دے دو تاکہ عذاب بھگت کر آخرت میں جائیں۔ بھلا عذاب بھی کوئی مانگنے کی چیز ہے؟ احمق لوگ مطالبہ کرتے ہیں۔

دوبارہ تسلیٔ رسول ﷺ

۱۷......آپ اپنی قوم کے باطل اقوال کی طرف توجہ نہ دیں اور اپنا تبلیغ کا کام جاری رکھیں۔ حضرت داؤد کو یاد کریں وہ بڑے قوت والے تھے۔ دین میں مضبوط تھے۔ ان کے ہاتھ میں لوہا موم ہو جاتا تھا وہ اپنی کمائی سے گزر اوقات کرتے تھے۔ پہاڑ اور پرندے ان کے ساتھ تسبیح میں شریک ہوتے تھے، وہ اللہ کی طرف رجوع کرنے والے تھے۔ اللہ نے ان کو حکومت دی، حکمت اور فیصلہ کن فصیح خطاب عطا کیا۔

آزمائشِ داؤد علیہ السلام

۱۸......حضرت داؤد علیہ السلام نے اپنے اوقات کو چار حصوں میں تقسیم کیا تھا، ایک دن عبادت کیلئے، ایک دن حکومتی کاموں کیلئے، ایک دن فیصلوں کے لئے، ایک دن ذاتی کاموں کے لیے۔ عبادت والے دن کچھ لوگ دیوار

پھلانگ کر اندر آ گئے، آپ ذرا گھبرا گئے ایسا کیسے ہو گیا۔ آنے والوں نے حوصلہ دیا ہم ایک ضروری مقدمے کے فیصلے کیلئے آئے ہیں آپ ہمارے درمیان انصاف کا فیصلہ کریں۔ مدعی نے بیان دیتے ہوئے کہا: میرا مقدمے کا بھائی چالاک آدمی ہے اُس کے پاس ۹۹ دنبیاں ہیں میری ایک دنبی ہے، کہتا ہے وہ بھی مجھے دے دے، مجھے گفتگو میں دبا لیتا ہے۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے خصم کے اقرار کے بعد فیصلہ مدعی کے حق میں کر دیا اور فرمایا اُس نے تیری دُنبی مانگ کر تجھ پر ظلم کیا ہے، اکثر شرکاء ایسے کرتے ہیں۔ ہاں ایمان اور عمل صالح والے ایسے نہیں کرتے۔ فیصلے کے بعد خیال آیا کہ اللہ نے میرا امتحان لیا ہے۔ میں اپنے رب سے معافی چاہتا ہوں، اللہ نے معاف کر دیا اور فرمایا: ان کو میرا اقرب حاصل ہے۔ وہ داؤد میرا اچھا بندہ ہے اُس کا اچھا ٹھکانہ ہے۔

فائدہ: بعض تفسیروں میں اسرائیلیات سے کچھ غلط قصے منقول ہیں ان کی طرف کان نہ دھرے جائیں تمام انبیاء بالاتفاق معصوم ہیں، ان قصوں میں عصمتِ داؤد نہیں رہتی۔

خلافتِ داؤد اور فرائض منصبی

۲۶......ارشادِ باری ہے: اے داؤد! ہم نے آپ کو خلیفہ بنایا ہے آپ لوگوں کے درمیان حق کے فیصلے کریں، خواہشاتِ نفس کی پیروی نہ کرنا یہ گمراہی ہے اور گمراہ لوگوں کے لئے حساب کے دن سخت عذاب ہوگا کیونکہ انہوں نے حساب کو بھلا رکھا تھا۔ داؤد علیہ السلام خلیفہ اور رسول ہونے کے باوجود عاجز بندے تھے، مختارِ کل اور شفیعِ غالب نہ تھے۔

دلیل عقلی بر توحید

۲۷......آسمان اور زمین اور ان کے درمیان کی چیزیں اللہ نے پیدا کیں، بے کار نہیں پیدا کیں بلکہ حکمت کے تحت پیدا کیں۔ یہ توحید باری تعالیٰ پر شاہد ہیں۔ شفیع غالب کی نفی کرتے ہیں کفار کے اس خیال کی بھی نفی کرتے ہیں جو وہ کہتے ہیں کہ نہ ہم دوبارہ اٹھیں گے نہ حساب کتاب ہوگا۔ یہ بدیع نظام دلالت کرتا ہے بعث بھی ہوگی حساب بھی ہوگا کوئی سفارش سے مجبور بھی نہیں کر سکے گا، کفار جہنم رسید ہوں گے۔

کیونکہ اللہ تعالیٰ عادل ہیں، مومن مصلح اور کافر مفسد کا حشر برابر نہیں کریں گے کیونکہ یہ دنیا میں بھی اکٹھے رہیں اور آخرت میں بھی امتیاز نہ ہو یہ عدل کے خلاف ہے اور مومن پر ظلم ہے۔

ترغیب الی القرآن

۲۹......ہم نے برکت والی کتاب آپ کی طرف اُتاردی ہے لوگوں کو چاہیے اس کی آیات میں تدبر کریں تو ان کو معلوم ہو جائے گا اللہ ہی معبود متصرف الامور مختارِ کل ہے۔ اس کو کسی کی سفارش مجبور نہیں کرتی۔ عقلمند لوگ ہی تدبر

کر کے نصیحت حاصل کرتے ہیں۔

سلیمان علیہ السلام کا تذکرۂ خیر

۳۰......ارشادِ باری ہے کہ ہم نے داؤد (علیہ السلام) کو سلیمان (علیہ السلام) جیسا اچھا بندہ بیٹا عطا کیا وہ اللہ کی طرف بہت رجوع کرنے والے تھے۔ ایک دن کا واقعہ ہے کہ آپ جہاد کے گھوڑوں کا معائنہ کر رہے تھے اور فرماتے تھے میں اللہ کی محبت کی وجہ سے ان سے محبت کرتا ہوں، جب گھوڑے چلے گئے آنکھوں سے اوجھل ہو گئے تو فرمایا ان کو واپس لاؤ، جب گھوڑے واپس آ گئے تو پیار سے ان کی گردنوں، پٹھوں اور ٹانگوں پر ہاتھ پھیرا۔

امتحانِ سلیمان علیہ السلام

۳۴......فرمایا: ہم نے سلیمان کو آزمایا ہم نے اُس کی کرسی پر ایک دھڑ رکھا انہوں نے ہماری طرف رجوع کیا اور یوں دعا کی: اے رب! مجھے بخش دے اور مجھے ایسی حکومت عطا کر جو میرے بعد کسی کے لئے مناسب نہ ہو۔ ہم نے دعا قبول کی ہوا اُن کے تابع کر دی وہ جہاں چاہتے ہوا آرام سے اُن کو لے جاتی تھی جن بھی تابع کیے کچھ عمارتیں بناتے کچھ سمندروں میں غوطے لگا کر موتی نکالتے اور سرکش جنات کو ہم نے جکڑ کر رکھ دیا تا کہ نقصان نہ پہنچا سکیں۔ یہ سب کچھ ہم نے ان کو عطا کیا اور اختیار دیا اسے اپنی مرضی کے مطابق استعمال کریں، اپنے پاس رکھیں یا لوگوں میں بانٹ دیں ہم اس کا حساب نہیں لیں گے۔ اُن کو ہمارے ساتھ بہت قرب حاصل تھا اور اُن کا ٹھکانہ بھی بہت اچھا ہے۔

فائدہ: فَتَـنَّــا یعنی آزمائش کی تفصیل بخاری شریف میں موجود ہے کہ مجاہدین کی کمی پوری کرنے کیلئے ایک دن انہوں نے کہا میں آج سے ساری بیویوں کے پاس برائے صحبت جانا شروع کروں گا، سب سے بیٹے پیدا ہوں گے مجاہد بنیں گے (بیویاں آپ کی بہ اختلافِ روایات ستر (۷۰)، نوّے (۹۰)، یا سو (۱۰۰) تھیں) لیکن ان شاء اللہ کہنا بھول گئے جس کے نتیجے میں صرف ایک بیوی حاملہ ہوئی اُس نے بھی ناقص بچہ جنا، دایہ نے آ کر دکھایا اور کرسی پر رکھا، یہ دیکھ کر حضرت سلیمان علیہ السلام اللہ کی طرف متوجہ ہوئے، استغفار کیا اور دعا مانگی۔ یہ مفہوم ہے حدیث کا، اسے لینا چاہیے باقی جو کہانیاں بغیر سند کے آپ علیہ السلام کے بارے میں لکھی گئی ہیں وہ قابلِ تردید ہیں، عصمتِ انبیاء کے خلاف ہیں۔

ایوب علیہ السلام کا امتحان اور صبر

۴۱......ارشاد باری ہے کہ ایوب میرے خاص بندے ہیں انہوں نے اپنے رب کو پکار کر دعا کی کہ مجھے شیطان نے دُکھ دیا اور تکلیف پہنچائی ہے (آپ مجھے صحت دے دیں) اللہ نے دعا قبول فرمائی اور حکم دیا اپنی ایڑی زمین پر ماریں ٹھنڈا پانی نکلے گا اُس سے نہالیں اور پی لیں (اندر باہر کی بیماری ختم ہو جائے گی، آپ عمل کر کے

صحتیاب ہوگئے) اللہ تعالیٰ نے ان کو پہلے سے دُگنا اہل وعیال محض اپنی رحمت سے عطا کردیا۔ اس میں عقلمندوں کے لیے نصیحت ہے۔ کسی بات پر بیوی کو سو کوڑے لگانے کی جو قسم کھائی تھی اس کے بارے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: سو باریک لکڑیوں کا مُٹھا ایک دفعہ آہستہ سے ماردیں قسم پوری ہوجائے گی۔ فرمایا: ایوب صابر اچھے بندے اور رجوع کرنے والے تھے۔ اس واقعے سے بھی معلوم ہوا حضرت ایوب علیہ السلام رسول اور شان والے تھے، تکلیفوں میں بھی مبتلا ہوئے، مختارِکل نہیں تھے اور شفیع غالب بھی نہ تھے۔

حضرت ایوب کے بارے میں بھی غلط قصے مشہور ہیں وہ قابلِ قبول نہیں، شانِ نبوت کے خلاف ہیں۔ رسول معصوم اور معزز ہوتے ہیں انہیں نفرت والی بیماریاں نہیں لگتیں نہ وہ کوڑا کرکٹ کے ڈھیر پر پڑے ذلیل ہوتے ہیں۔

حضرت ابراہیم، حضرت اسحاق، حضرت یعقوب علیہم السلام قوت اور بصیرت والے لوگ تھے، ان کو اللہ تعالیٰ نے دنیا اور آخرت میں چن لیا۔ حضرت اسماعیل، حضرت الیسع، حضرت ذوالکفل بھی سب اللہ کے پسندیدہ بزرگ تھے ان سب کے واقعات دوسرے مقامات پر آئے ہیں، یہ بھی دنیا میں امتحان اور تکالیف میں مبتلا ہوئے ہیں، شفیع غالب بھی نہیں ہیں۔ هٰذَا ذِكْرٌ ...... یہ یادداشت ہے یاد کر کے نصیحت پکڑو۔

بشارت برائے متقین

۵۰...... پرہیزگاروں کا ٹھکانہ بہت اچھا ہے، جنت میں جائیں گے ان کے جانے سے پہلے جنت کے دروازے کھلے ہوئے ہوں گے وہاں شاہی تختوں پر تکیہ لگا کر مرضی کے پھل اور مشروبات منگوائیں گے باحیا، ہم عمر بیویاں ان کو ملیں گی۔ نہ ختم ہونے والا ہر قسم کا رزق ان کو ملے گا (اسے یاد کرلو)۔

تخویف

۵۶...... سرکشوں کا بُرا ٹھکانہ ہے، وہ جہنم ہے، اس میں جلیں گے۔ گرم اور پیپ زدہ مشروبات پئیں گے اور قسم قسم کے عذاب میں گرفتار ہوں گے۔ ایک عذاب یہ بھی ہوگا وہ آپس میں لڑیں گے۔

جب ایک جماعت جہنم کے لیے آرہی ہوگی، داروغے جہنم کے پہلے سے موجود جہنمی سرداروں سے کہیں گے ایک جماعت تمہارے پاس جہنم میں گھسی آرہی ہے۔ وہ کہیں گے ان کا آنا نامبارک اور غیر آرام دہ ہو۔ آنے والے یہ کلام سن کر کہیں گے تم نامبارک ہو تمہارے لیے اچھا ٹھکانہ نہ ہو، تم نے ہمیں یہاں لا کھڑا کیا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ سے درخواست کریں گے یارب! جن لوگوں نے ہمارے لیے پہلے یہ سامان کیا ہے ان کو دوگنا عذاب دے۔ آپس کی الزام تراشیوں سے فارغ ہو کر ایمانداروں کے بارے میں کہیں گے جن کو ہم دنیا میں شرارتی کہا کرتے تھے وہ تو نظر نہیں آ

رہے، کیا ہم اُن کے ساتھ غلط مذاق کرتے تھے یا ہماری آنکھیں غلطی کر رہی ہیں اُنہیں دیکھ نہیں پا رہے۔ فرمایا: یہ اہل جہنم کا جھگڑا حق ہے، یہ ایسے جھگڑیں گے جو ایک قسم کا عذاب ہے۔

دعویٰ سورۃ

۶۵......آپ اعلان فرما دیں کہ میں خبردار کرنے والا رسول ہوں تم خبردار ہو جاؤ کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک ہی سب پر غالب ہے، زمین آسمان کی ہر چیز کا پروردگار ہے، زبردست ہے توبہ کرنے والوں کو بخشنے والا ہے۔ یہ جو میں نے خبر دی ہے بڑی عظیم خبر ہے۔ تم اس سے منہ پھیرے چلے جاتے ہو۔ دوسری خبر یہ ہے کہ میں حاضر ناظر اور عالم الغیب نہیں ہوں۔ میں ملاءِ اعلیٰ کی اس مجلس میں موجود نہیں تھا جب وہ جھگڑ رہے تھے، نہ مجھے علم تھا، مجھے تو بعد میں وحی سے معلوم ہوا ہے، میری طرف اس واسطے وحی کی جاتی ہے کہ میں لوگوں کو صاف صاف اللہ کی نافرمانی سے ڈراؤں اور خبردار کروں۔

تخلیقِ آدم علیہ السلام

۷۱......اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے فرمایا: میں مٹی سے ایک انسان پیدا کرنے والا ہوں جب میں اُسے پیدا کر کے اس میں رُوح پھونک دوں تو تم اس کو سجدہ تعظیمی کرنا۔ سب فرشتوں نے اس پر عمل کیا لیکن ان میں ایک جن ابلیس رہتا تھا اُس نے سجدہ نہ کیا۔ پوچھنے پر اس نے کہا: میں افضل ہوں آگ سے پیدا کیا گیا ہوں اور آدم (علیہ السلام) مٹی سے پیدا ہوا ہے۔ فرمایا: تو مردود ہو گیا ہے جنت سے نکل جا، تجھ پر جزا کے دن تک میری لعنت لگاتار رہے گی۔ اُس نے یوم بعث تک مہلت مانگی لیکن یومِ قیامت تک اُسے مہلت مل گئی۔ اس مہلت میں اس نے اپنا یہ منصوبہ پیش کیا کہ میں تمام انسانوں کو گمراہ کروں گا، صرف تیرے مخلص بندے بچیں گے۔ فرمایا: سچی بات یہ ہے کہ میں تم سب سے جہنم کو بھر دوں گا۔

اندازِ تبلیغ

۸۶......آپ منکرین سے فرما دیں میں تمہاری خیرخواہی کی باتیں تمہیں بتاتا ہوں، اس پر معاوضہ نہ طلب کرتا ہوں نہ لیتا ہوں نہ تکلف کرتا ہوں۔ قرآن پاک نصیحت کی چیز ہے، نصیحت لی جاتی ہے، ٹھکرائی نہیں جاتی۔ نصیحت ٹھکرانے والو! ایک وقت کے بعد تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ اعراض کا نتیجہ کیا ہوتا ہے اور وہ جہنم میں داخلہ ہے۔

تمت خلاصة سورة صٓ بتوفيق ربّ الارباب۔ والصّلوٰة والسلام علىٰ سيّد الانبياء والمرسلين والحمد لِلّٰه ربّ العالمين۔ (ابو عبيد)

۲۴ ذوالحجہ ۱۴۴۳ھ / ۲۴ جولائی ۲۰۲۲ء

سُوْرَةُ الزُّمُرِ مَكِّيَّةٌ

[ترتیب قرآنی (۳۹) ترتیب نزولی (۵۹) آیات (۷۵) رکوع (۸)]

ربط: جب سابقہ سورتوں میں توحید بالدلائل ثابت ہوگئی، شفیعِ غالب کی بھی نفی ہوگئی، سورۃ الزمر میں ہے کہ اب اخلاص کے ساتھ اللہ کی عبادت کرو۔

خلاصہ: اس سورۃ کا اصل موضوع یہ ہے کہ اللہ کی عبادت اخلاص کے ساتھ کرو اور اپنی حاجات کو پورا کرنے کیلئے اسی کو پکارو اس پر تیرہ دلائل ہیں عقلی اور نقلی، ماننے والوں کے لیے بشارتیں نہ ماننے والوں کے لئے ڈراوے اور شکوے ہیں۔

ترغیب الی الفرقان

۱...... زبردست اور حکمت والے اللہ کی طرف سے تھوڑی تھوڑی کر کے کتاب نازل کی گئی جو سچی کتاب ہے۔ اس کا پہلا حکم یہ ہے کہ اللہ کی عبادت کرو اور خالص عبادت کرو یقین مانو خالص پکار اللہ ہی کے لیے ہے، جو لوگ اللہ کے سوا دوسرے کارساز بناتے ہیں وہ کہتے ہیں ہم ان کی عبادت اس واسطے کرتے ہیں کہ یہ ہمیں اللہ کے قریب کر دیتے ہیں (جیسا کہ ان کا قول مشہور ہے: ''ساڈی سُنڑ دا نہیں اِنھاں دی موڑ دا نہیں'') ان کے اس اختلاف کا فیصلہ اللہ ہی بروزِ قیامت عملاً کر دیں گے، اللہ تعالیٰ کسی جھوٹے کافر کو زبردستی ہدایت نہیں دیتا (ہدایت کے لیے انابت ضروری ہے) اِتّخاذِ وَلَد کا عقیدہ بھی غلط ہے بالفرض اگر اللہ تعالیٰ اپنا بیٹا بناتے تو اپنی شان کے مطابق بناتے۔ اللہ تعالیٰ ایک ہے غالب ہے، اولاد سے پاک ہے۔

دلیل بر توحید

۵...... اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین اظہارِ حق کے لیے پیدا کیے، وہ رات کو دن پر اور دن کو رات پر لپیٹ کر رکھ دیتا ہے۔ سورج چاند کو پیدا کر کے کام پر لگا دیا ہے، وہ وقت مقرر تک اپنے کام پر چلتے رہیں گے۔ پھر کان کھول کر سنو: اللہ تعالیٰ زبردست ہے اُس سے بچ کوئی نہیں سکتا، وہ بہت بخشنے والا ہے، بڑے گنہگار کو بھی توبہ کے بعد بخش دیتا ہے۔ اُس نے تمہیں ایک جان (آدم علیہ السلام) سے پیدا کیا اُس سے اس کی بیوی (حواء) بنائی، اُس نے تمہارے

لیے آٹھ قسم کے جانور پیدا کیے، اُس نے تمہیں تمہاری ماں کے پیٹ میں تین اندھیروں میں پیدا کیا (شکم، رحم، جھلی کے اندھیرے)۔ یہی اللہ تمہارا رب ہے اُس کا ملک ہے اس کے سوا نہ کوئی رب ہے نہ بادشاہ، نہ معبود ہے، نہ اُس پر کوئی شفیع غالب کا درجہ رکھتا ہے۔ یہی سابقہ دلائل کا ثمرہ ہے۔

ناشکری ناپسند ہے اور شکر پسند ہے

۷......اگر تم کفر کر کے ناشکری کرو، یہ اللہ کو پسند نہیں ہے نہ اپنے بندوں کے لیے ناشکری پسند کرتا ہے۔ اللہ غنی ہے اسے تمہاری ناشکری اور کفر سے کوئی نقصان نہیں۔

اگر تم ایمان لاؤ اور شکر کرو یہ اللہ کو بہت پسند ہے لیکن شکر سے بھی اللہ کو کوئی فائدہ نہیں (نفع نقصان بندوں کا ہوتا ہے) بندے بھی ایک دوسرے کے گناہوں کا بوجھ نہیں اٹھائیں گے۔

ڈانٹ برائے کفار

۸......کافر انسان تکلیف کے وقت اللہ کو پکارتا ہے اُس کی طرف رجوع کرتا ہے، جب اللہ تعالیٰ اس کی تکلیف ہٹا کر نعمت سے نواز دیتے ہیں تو پہلی پکار کو بھول کر اللہ کے شریک بناتے ہوئے گمراہی کا مظاہرہ کرتا ہے، اُسے کہہ دو وہ دنیا میں تھوڑا سا نفع اٹھا لے ہمیشہ کیلئے آگ میں جائے گا۔ اور مومن شخص رات دن اللہ کی عبادت میں لگا رہتا ہے آخرت سے ڈرتا ہے، اللہ کی رحمت کی اُمید کرتا ہے یہ دونوں برابر نہیں ہو سکتے۔ یہ بھی انہیں بتا دیں علم والے اور بے علم برابر نہیں ہو سکتے۔ مومن کو اللہ کی توحید اور قدرت کا علم ہوتا ہے اس واسطے ڈرتا رہتا ہے نافرمانی نہیں کرتا بخلاف کافر کے، نہ وہ توحید کا علم رکھتا ہے نہ قیامت کو مانتا ہے اس واسطے نافرمانی کرتا ہے دونوں کا انجام ایک نہیں ہوگا عقلمند ہی نصیحت پکڑتے ہیں۔

اعلانِ خداوندی

۱۰......پہلا اعلان: میرے ایمان دار بندوں سے کہہ دو تقویٰ اختیار کریں، جو نیکی کرے گا اُسے دنیا میں بھی بھلائی ملے گی اللہ کی زمین کشادہ ہے۔ اگر ایک جگہ نیکی کرنے میں رکاوٹ ہے تو دوسری جگہ چلے جاؤ اور صبر کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ بغیر حساب کے اجر دیں گے۔

دوسرا اعلان: مجھے بھی حکم دیا گیا ہے کہ میں خالص اللہ کو پکاروں اور سب سے پہلا مسلمان یعنی فرمانبردار بنوں۔

تیسرا اعلان: اگر میں بھی اللہ کی نافرمانی کروں تو مجھے بڑے دن کے عذاب سے ڈر لگتا ہے۔

چوتھا اعلان: میں اللہ ہی کی عبادت کروں اور خالص اللہ کو پکارا کروں۔ مسئلہ میں نے سمجھا دیا ہے اب تم جس کی چاہو عبادت کرو اور انجام کا انتظار کرو۔

پانچواں اعلان: نقصان اٹھانے والے وہ ہیں جو اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو نقصان میں ڈال دیں، ان کے اوپر آگ کی اوڑھنیاں اور نیچے آگ کے بچھونے ہوں گے، اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ڈرانے کیلئے یہ باتیں اور اعلان کرتے ہیں۔ میرے بندو مجھ سے ڈرا کرو۔

بشارت برائے مُنیبین

۱۷...... جو لوگ شیطانوں کی عبادت سے بچتے ہیں اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتے ہیں اُن کے لیے بشارت ہی بشارت ہے۔ میرے رسول میرے اُن بندوں کو خوشخبری دے دیں جن کے مندرجہ ذیل صفات ہوں: وہ اللہ اور رسول کی بات سن کر ان کے خوبصورت احکام پر عمل کرتے ہیں۔ اللہ کی ہدایت پر چلتے ہیں، عقلمند ہیں، عقلمندی سے کام کرتے ہیں ان کو اللہ تعالیٰ جنت میں بالا خانوں میں بسائیں گے۔ جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی۔ اللہ کا ان کے ساتھ وعدہ ہے اللہ تعالیٰ وعدہ خلافی نہیں کرتے اور جن کے لیے اللہ نے جہنم کا فیصلہ کر دیا ان کو کوئی نہیں چھڑا سکے گا، آپ بھی انہیں آگ سے نہیں چھڑا سکیں گے (معلوم ہو گیا شفیع غالب کوئی نہیں)۔

توحید پر عقلی دلیل

۲۱...... معبود برحق وہ اللہ ہے جو بارش برسا کر چشموں میں چلا دیتا ہے اس سے زمین میں مختلف رنگوں والی کھیتیاں اُگاتا ہے، زمین سنور جاتی ہے کچھ عرصہ بعد وہ کھیتی پیلی پڑ جاتی ہے، رونق ختم ہو جاتی ہے، پھر وہ کھیتی کٹ جاتی ہے یا ریزہ ریزہ ہو کر اُڑ جاتی ہے، زمین پہلے کی طرح خالی ہو جاتی ہے۔ یہی حال ہے پوری دنیا کا۔ پہلے نہیں تھی اب سنوری ہوئی ہے، ایک دن ختم ہو جائے گی، عقلمند لوگ دلیل سے نصیحت پکڑتے ہیں۔

کافر اور مومن کا تقابل

۲۲...... مومن کا سینہ اللہ تعالیٰ کھول دیتے ہیں وہ ایمان کی روشنی میں چلتا ہے منزلِ مقصود تک پہنچ جاتا ہے اور کافر کا دل سخت ہوتا ہے اللہ کے ذکر سے نور نہیں حاصل کرتا، کھلی گمراہی میں چل کر جہنم رسید ہوتا ہے۔

دلیل وحی

۲۳...... اللہ نے کتاب نازل فرمائی جو خوبصورت بات ہے اس کے مضامین ایک دوسرے سے مشابہ ہیں، بار بار دہرائے جاتے ہیں۔ تلاوت کرنے والوں کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اپنے رب سے ڈرتے رہتے ہیں۔ ان کے جلود وقلوب نرم ہو جاتے ہیں۔ انہیں اللہ تعالیٰ ہدایت دے دیتے ہیں جسے اللہ گمراہ کر دے اُس کو کوئی ہدایت نہیں دے سکتا۔ کافر گمراہ ہوتے ہیں نہ توحید مانتے ہیں نہ رسالت نہ قیامت، یہ آخرت میں جہنم کی آگ سے منہ کو ڈھال بنائے گا، ان کے لیے دنیا میں بُرا عذاب ہے اور آخرت میں ان کے لیے بہت بڑا عذاب ہوگا۔ کاش یہ

لوگ سمجھ جائیں حقیقت جان لیں۔

شفقتِ خداوندی

۲۷......اللہ تعالیٰ بڑے شفیق ہیں مثالیں دے کر لوگوں کو اہم مسائل سمجھاتے ہیں اور اس نے قرآن بھی عربی زبان میں اُتارا تا کہ پہلے مخاطب سمجھ سکیں اور بہانہ نہ بنائیں کہ ہم عربی ہیں یہ قرآن عجمی ہے ہم کیسے سمجھیں۔

مومن اور کافر کی مثال

مومن اور کافر کو مثال سے سمجھایا کہ کافر اُس غلام کی طرح ہے جس کے کئی مالک ہوں اور سب بد اخلاق اور اکھڑ قسم کے ہوں کوئی رُو رعایت نہ رکھیں، یہ غلام کتنی مشکل میں ہوگا۔ مومن کی مثال اُس غلام کی ہے جس کا ایک مالک ہو بڑا مہربان ہو فرمانبرداری پر انعام دے، غلطی ہو جائے تو معاف کر دے، یہ غلام کتنے مزے میں ہوگا جیسے یہ دو غلام برابر نہیں اسی طرح مومن اور مشرک بھی برابر نہیں الحمدللہ یہ بات تو سمجھ آ گئی۔

موت یقینی ہے

مشرک ایک دوسرے کو تسلی دیتے ہوئے کہتے ہیں: انتظار کرو، یہ نبوت کا دعویٰ کرنے والا مر جائے گا اس کا دین بھی ختم ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں مرنا تو سب نے ہے اگر اللہ کے رسول مر گئے تو تم بھی مر جاؤ گے، تمہارے جھگڑے کا فیصلہ اللہ تعالیٰ آخرت میں کریں گے۔

چوبیسواں پارہ

تخویف برائے مکذّبین

۳۲......جو شخص اللہ پر جھوٹ بولے اور حق کو جھٹلائے وہ بڑا ظالم ہے اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔

بشارت برائے مصدّقین

۳۳......جو سچ لائے اور سچ کی تصدیق کرے وہ متقی ہے اس کے لیے اس کے رب کے ہاں وہ سب نعمتیں ہیں جن کو وہ چاہے گا اس کے گناہ مٹا دے گا اس کے نیک اعمال کا بدلہ دے گا اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے لئے کافی مددگار ہے لوگ جو آپ کو غیر اللہ سے ڈراتے ہیں یہ گمراہی ہے جسے اللہ گمراہ کر دے اُسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا ہے۔اور جسے ہدایت دے اُسے گمراہ کوئی نہیں کر سکتا۔اللہ زبردست ہے بدلہ لینے والا ہے۔

دلیل اعترافی بر توحید

۳۸......اگر آپ منکرین توحید سے پوچھیں آسمان زمین کس نے پیدا کیے ہیں؟ وہ اعتراف کر لیں گے کہ اللہ نے پیدا کیے ہیں پھر اُن سے کہیں دیکھو اگر اللہ تعالیٰ مجھے کوئی ضرر پہنچانا چاہے تو کیا تمہارے معبود اُس ضرر کو ہٹا دیں گے؟ یا اللہ تعالیٰ میرے ساتھ رحمت کا ارادہ کرے تو اُسے روک دیں گے؟ وہ جواب ''نہیں'' کے ساتھ دیں گے تو ان کو فرما دیں جو نافع اور ضار نہیں وہ معبود بھی نہیں، ان کی پرستش چھوڑ دو مجھے اللہ کافی ہے اللہ ہی پر بھروسہ کرنے والے بھروسہ کرتے ہیں۔تم اپنی حالت پر عمل کرو میں اپنی حالت پر عمل کرتا ہوں۔عنقریب پتہ لگ جائے گا کہ کس پر دائمی عذاب اُترتا ہے اور وہ ذلیل ہوتا ہے۔ہم نے آپ پر سچی کتاب نازل فرمائی، آپ لوگوں کو اس کے ساتھ نفع پہنچاؤ جو اس سے ہدایت لے گا اپنا فائدہ کرے گا، جو گمراہ رہے گا اپنا نقصان کرے گا۔آپ ان کے کارساز نہیں ہیں۔اللہ تعالیٰ ہی تمام ذی روح چیزوں کا روح نیند کے وقت بھی قبض کرتا ہے، پھر واپس لوٹا دیتا ہے اور موت کے وقت بھی روح قبض کرتا ہے وہ بروزِ قیامت واپس کرے گا۔اس میں توحید پر دلائل ہیں، غور و فکر کرنے والے سمجھتے ہیں۔جن لوگوں نے سفارشی مقرر کر لیے ہیں انہیں کہو وہ تو کسی چیز کے مالک نہیں اور نہ وہ عقل رکھتے ہیں۔وہ سفارشی کیسے بن گئے؟

تمام سفارشیں اللہ کے اختیار میں ہیں، اُس کی حکومت ہے اُس کی طرف حساب کے لیے لوٹائے جاؤ گے۔ ان کی حالت یہ ہے کہ جب اللہ کی توحید کا ذکر آ جائے ان کے دل منقبض ہو جاتے ہیں اور بِدکنے لگتے ہیں، آخرت پر بھی ایمان نہیں رکھتے جب غیر اللہ کا ذکر ہو تو بہت خوش ہوتے ہیں۔

دعائیہ دلیل

۴۶......اے اللہ تو ہی آسمانوں اور زمین کا خالق ہے تو ہی غیب اور حاضر کو برابر جانتا ہے، تو ہی اپنے بندوں کے درمیان اختلافی مسائل کا فیصلہ کردے، فیصلے کے بعد ظالم مشرکوں کے پاس زمین کی تمام چیزیں اور اتنی اور بھی ہوں تو قیامت کے بُرے عذاب سے بچنے کیلئے فدیے کے طور پر دینے کیلئے تیار ہوگا لیکن قبول نہیں ہوگا اور اُس کے سامنے وہ سب کچھ ظاہر ہو جائے گا جس کا انہیں گمان بھی نہ تھا ان کی ساری برائیاں اور استہزاء اور بدمعاشیاں ظاہر ہو جائیں گی۔

شکویٰ

۴۹......جب انسان کو تکلیف پہنچتی ہے تو اللہ کو پکارتا ہے جب اللہ اُسے نعمت عطا کر دیتے ہیں تو کہتا ہے یہ میں اپنے علم کی وجہ سے دیا گیا ہوں۔ وہ غلط کہتا ہے بلکہ یہ ایک آزمائش ہے جسے اکثر لوگ نہیں جانتے یہی بات ان سے پہلے لوگوں نے بھی کہی تھی انہی سے فائدہ نہیں ہوا، ان کی کمائی کام نہ آئی، انہیں بُرے کاموں کی سزا ملی کہیں بھاگ کر عاجز بھی نہ کر سکے۔ انہیں علم نہیں کہ رزق اللہ دیتا ہے کشادہ اور تنگ بھی وہی کرتا ہے کسی کے علم وفن کو اس میں دخل نہیں ہے۔

شاہی اعلانِ معافی

۵۳......پروردگار عالم نے سرورِ کائنات سے فرمایا: میرے ان بندوں سے فرما دیں جنہوں نے عقیدہ یا عمل خراب کر کے اپنی جانوں پر زیادتی کر لی ہے وہ نا اُمید نہ ہوں توبہ کریں میں سب کچھ معاف کر دوں گا، انعام بھی دوں گا غفور رحیم ہوں۔

دوسرا اعلان یہ کریں کہ: عذاب آنے سے پہلے پہلے اپنے رب کی طرف رجوع کرو، اس کے حکم کے سامنے سر جھکا دو کیونکہ عذاب آنے کے بعد کہیں سے مدد نہیں کیے جاؤ گے۔

تیسرا اعلان یہ کریں کہ تمہارے رب کی طرف سے جو خوبصورت احکام تمہیں مل چکے ہیں ان کی اتباع اس سے پہلے کر لو کہ تم پر اچانک عذاب آ جائے جس کا تمہیں اس سے پہلے کوئی شعور نہ ہو۔

بے کار بہانے

۵۶......ان اعلانات سے فائدہ نہ اٹھایا اور بغیر توبہ کے مر گئے تو میدانِ محشر میں بہانے بناؤ گے جو بے کار اور غیر مفید ہوں گے مثلاً پہلا بہانہ یہ ہوگا مجھ سے کوتاہی ہوگئی تھی، میں دین اور دین داروں کا مذاق اڑاتا رہا مجھے تسلیم ہے کہ مجرم ہوں۔ دوسرا بہانہ یہ بنائے گا ہدایت اور ضلالت تو اللہ کے قبضے تھی اگر وہ مجھے ہدایت دیتا تو میں ہدایت یافتہ ہوتا اس میں میرا کیا قصور ہے۔ تیسرا بہانہ یہ بنائے گا جو ہوگیا سو ہوگیا، اب مجھے دوبارہ دنیا میں بھیج دیا جائے، اب میں نیکی کر کے نیکو کاروں میں شامل ہو کر آؤں گا۔

بہانے خور کا رَد

۵۹......جی ہاں تیرے پاس میرے احکام آئے تھے رسولوں نے تجھے خیر خواہی کے ساتھ سمجھانے کی کوشش کی تھی تو نے جھٹلا دیا تھا۔ پیغمبر کی اطاعت جس میں تیری کامیابی تھی تو نے تکبر کر کے اطاعت سے انکار کر دیا تھا۔ ہدایت اور ضلالت دونوں تیرے سامنے تھیں تو نے ہدایت کے مقابلے میں ضلالت کو منتخب کر لیا تھا اور کفر اختیار کیے رکھا تھا۔ اب تیرے سارے بہانے اور مطالبے مسترد کیے جاتے ہیں۔

قیامت کے روز اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھنے والوں کے چہرے سخت سیاہ ہوں گے اور جہنم ان کا ٹھکانہ ہوگا، کیونکہ متکبرین کا ٹھکانہ جہنم ہے۔

خوشخبری برائے متقین

۶۱......جو لوگ دنیا میں پرہیز گار بن کر رہے، اللہ تعالیٰ ان خوش نصیبوں کو پوری کامیابی کے ساتھ نجات دیں گے انہیں کوئی تکلیف ہوگی نہ وہ غمگین ہوں گے، کیونکہ جنت میں نہ تکلیف ہے نہ غم ہے، انہیں جنت میں بھیجیں گے۔

دلیل توحید

۶۲......ہر چیز کا خالق اللہ ہے ہر ایک کا کام بنانے والا بھی اللہ ہے زمین آسمان کے خزانے چابیوں سمیت اللہ کے پاس ہیں اس واسطے معبود برحق ہے، جو لوگ اللہ کی توحید اور احکام نہیں مانتے وہ نقصان اٹھانے والے ہیں انہوں نے اپنی آخرت دنیا کے بدلے بیچ دی کیونکہ دنیا کے لئے سب کچھ کرتے رہے، آخرت بھلا دی۔

تعلیم خداوندی

۶۴......جو مشرک جاہل آپ کو بت پرستی کی دعوت دیتے ہیں آپ انہیں کھول کر کہہ دیں تم اے نادانو! مجھے غیر اللہ کی طرف دعوت دیتے ہو اور میں اپنے حقیقی خدا کو چھوڑ دوں جس کے معبود برحق ہونے کے میں دلائل پیش کر چکا

ہوں اور تم مجھے بغیر دلیل کے دعوت دیتے ہو جاہل نہیں تو اور کون ہو۔

دلیل وحی

۶۵......آپ کو اور آپ سے پہلے تمام انبیاء کو وحی کے ذریعے مطلع کر دیا گیا ہے کہ تم میں سے جس نے بھی شرک کیا اُس کے نیک اعمال ضبط ہو جائیں گے اور وہ نقصان اٹھانے والوں سے ہوگا بلکہ اللہ ہی کی عبادت کرو اور شکر گزار بن کر رہو۔

فائدہ: مسئلے کی سنگینی کی طرف اشارہ ہے ورنہ بالاتفاق تمام انبیاء معصوم ہیں وہ چھوٹا گناہ بھی نہیں کرتے، شرک تو سب سے بڑا گناہ ہے وہ کیسے کر سکتے تھے، وہ تو آئے ہی شرک مٹانے کے لئے تھے۔ بڑے کو تنبیہ کرنے سے چھوٹے چونک جاتے ہیں۔

شکایت

۶۷......اللہ تعالیٰ کی ذات تو عظمت اور شوکت والی ہے، زمین آسمان جیسی بڑی بڑی مخلوق اُس کی مٹھی میں ہیں یعنی زیر تصرف ہیں اور مشرک زمین کی چھوٹی چھوٹی چیزوں کو جو اللہ کی مخلوق ہیں معبود بنا کر پرستش کرتے ہیں، یہ اللہ کی قدر نہ جانتے ہیں نہ کرتے ہیں، بے قدر لوگ ہیں۔ یاد رکھیں اللہ تعالیٰ تمام شریکوں سے پاک ہے۔

قیامِ قیامت

۶۸......جب صور پھونکا جائے گا تو سب بے ہوش ہو کر مر جائیں گے، جسے اللہ چاہے گا وہ بچے گا مثلاً صور پھونکنے والا اسرافیل زندہ کھڑا ہوگا، کچھ مدت کے بعد پھر صور پھونکا جائے گا تو ساری مکلّف مخلوق زندہ ہو کر میدانِ محشر میں حساب کے لیے جمع ہوں گے، ایک دوسرے کو دیکھ رہے ہوں گے۔ زمین بدلی ہوئی ہوگی، سورج چاند روشنی والے نہیں ہوں گے، اللہ تعالیٰ روشنی کا اور بندوبست کریں گے تو زمین روشن ہو جائے گی۔ انبیاء و شہداء گواہی کے لیے حاضر کیے جائیں گے، لوگوں کے اعمال نامے کی فائلیں بھی لائی جائیں گی۔

اللہ تعالیٰ خود حق کا فیصلہ کریں گے کسی پر ظلم نہیں ہوگا، سب کو ان کے اعمال کا پورا بدلہ دیا جائے گا۔ نہ نیکی کا ثواب کم ہوگا نہ جرم سے زیادہ کسی کو سزا ملے گی۔

دخولِ جہنم کی کیفیت

مجرموں کی ٹولیاں بنا کر فرشتوں کے حوالے کر دی جائیں گی، وہ انہیں جانوروں کی طرح ہانک کر جہنم کی طرف لے جائیں گے، جہنم کا دروازہ کھولنے والے داروغے انہیں ڈانٹ کر کہیں گے: کیا تمہارے پاس رسول نہیں آئے تھے جو تمہیں احکامِ الٰہی سناتے اور اِس دن کی ملاقات سے ڈراتے؟ مجرم اقرار کرلیں گے، پھر انہیں ہمیشہ کے

لیے جہنم میں داخل کر دیا جائے گا جو کہ متکبرین کے رہنے کے لیے بہت بُری جگہ ہے۔

دخولِ جنت کی کیفیت

۷۳...... پرہیز گاروں کی بھی مختلف جماعتیں تشکیل پائیں گی۔ فرشتے انہیں باعزت طریقے سے پروٹوکول کے ساتھ جنت کی طرف لائیں گے جنت کے دربان ان کے جانے سے قبل جنت کا دروازہ کھول کر کھڑے ہوں گے، ان کو سلام کر کے کہیں گے: مبارک ہو! تم ہمیشہ کے لیے جنت میں داخل ہو جاؤ۔ جنتی لوگ اللہ کا شکر ادا کرتے ہوئے کہیں گے اللہ کا شکر ہے جس نے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا، ہمیں جنت کا مالک بنا دیا، ہم جہاں چاہیں رہیں بسیں، ہمیں اختیار دیا گیا ہے، عمل کرنے والوں کا بہت اچھا بدلہ ہے۔

جلالتِ خداوندی

۷۴...... میدانِ محشر میں عظمتِ خداوندی کا اس طرح اظہار ہو رہا ہو گا کہ فرشتے عرشِ عظیم کے اردگرد کھڑے ہوئے اللہ کی حمد اور تسبیح کر رہے ہوں گے، ذکر سے لذت محسوس کر رہے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ حق کا فیصلہ دے رہے ہوں گے اور لوگ اس حق کے فیصلے پر شکر ادا کرتے ہوئے کہہ رہے ہوں گے الحمد للہ رب العالمین! اللہ کا شکر ہے جس نے حق کا فیصلہ کیا ہے۔

تمت خلاصة سورة الزمر الحمد لِلّٰه ربّ العالمين والصّلوة والسلام علىٰ سيّد الرّسل وخاتم النبيّين ، اللّٰهم اغفر لى وارحمنى ولِسائر المسلين والمسلمات وادخلنا جنّتك بغير حساب بغير عذابٍ يا ارحم الرّاحمين۔ (ابو عبید)

۲۶ ذوالحجہ ۱۴۴۳ھ/ ۲۶ جولائی ۲۰۲۲ء

سُورَةُ الْمُؤْمِنِ مَكِّيَّةٌ

[ترتیب قرآنی (۴۰) ترتیب نزولی (۶۰) آیات (۸۵) رکوع (۹)]

ربط: سورۃ الزمر میں اخلاصِ عبادت کا حکم تھا سورۃ المومن میں مغز عبادت دُعا کا بیان ہے۔ سورۃ الزمر عظمتِ الٰہی کے بیان پر ختم ہوئی، سورۃ المومن صفاتِ الٰہی کے بیان سے شروع ہوتی ہے۔

خلاصہ: قرآن پاک حکم نامہ ہے اس میں چار عنوان ہیں: بڑا دعویٰ یہ ہے کہ پکار کے لائق صرف اللہ تعالیٰ ہے اور کسی کو مافوق الاسباب نہیں پکارا جا سکتا۔ اس پر آٹھ دلائل، اثباتِ رسالت، تسلیٔ رسول، نفی شفاعت قہری، اسباب گمراہی، مجازاتِ اعمال جیسے مضامین آئیں گے۔

حکم نامہ

۲.....قرآن پاک ایک زبردست علم والے کی طرف سے ایک حکم نامہ ہے جو معبود برحق ہے، اُس حکمنامے پر عمل کر کے دنیا اور آخرت کی کامیابی حاصل کرو۔

اوصافِ منزّلِ حکمنامہ

۳..... یہ قرآنی حکمنامہ اللہ کی طرف سے اپنی مخلوق کی جانب ہے جو زبردست قوت والا اور کامل علم والا ہے۔ گناہ بخش دیتا ہے، توبہ قبول کر لیتا ہے، مجرم کو سخت سزا دینے والا قوت والا ہے، اس کے سوا نہ کوئی معبود ہے نہ حکمران ہے، اسی کی طرف سب نے لوٹ کر جانا ہے، وہ حق کا فیصلہ کرے گا۔ یہ پہلا عنوان تھا حکمنامے کا۔

دوسرا عنوان

۴.....اس شاہی حکمنامے کا انکار وہ کافر لوگ کرتے ہیں جو ضدی، حق کے ساتھ مجادلہ کرنے والے اور دولت مند لوگ ہیں ان کی دولت اور کرّ وفرّ سے کسی کو مرعوب نہ ہونا چاہیے، یہ جلد گرفتار ہو کر عذاب کا شکار ہو جائیں گے کیونکہ یہ شاہی فرمان کا انکار اور شاہی نمائندوں کی نافرمانی کرتے ہیں۔

ان سے پہلے بھی ایسے معاند جھگڑالو لوگ ہلاک ہوئے ہیں ان میں سرِ فہرست قومِ نوح ہے، اور دیگر جماعتیں ہیں۔ ان میں ہر اُمت کے مشرک لوگوں نے اپنے رسولوں کو گرفتار کرنے کا پختہ ارادہ کیا تھا۔ حق کو باطل کے

ساتھ دبانے کی کوشش کی اور جھگڑا کیا، جب یہاں تک نوبت پہنچی تو اللہ نے ان کو ہلاک کر دیا۔ موجودہ معاندین اور مجادلین کو ان سے عبرت حاصل کرنا چاہیے کہ وہ توبہ کر لیں۔ عناد، انکار اور جھگڑا چھوڑ دیں کیونکہ یہ پکی بات ہے کہ کافر آگ میں جائیں گے۔

تیسرا عنوان

جو لوگ شاہی حکمنامے کو مان کر عمل کرتے ہیں، اُن کے لیے حاملانِ عرش فرشتے اور دیگر فرشتے دعائیں کرتے ہیں۔ ان فرشتوں کی صفات یہ ہیں کہ وہ تسبیح بیان کرتے ہیں، حمد کرتے ہیں، ایمان والے ہیں، ایمان والوں کے لئے استغفار کرتے ہیں۔ وہ ایمانداروں کے لئے بھی چار دعائیں کرتے ہیں: (۱) اے ہمارے رب! ان کی مغفرت فرما (۲) ان کو جہنم کے عذاب سے بچا (۳) ان کو جنت میں داخل کر اور ان کے رشتہ داروں کو جنت میں ان کے ساتھ داخل کر (۴) ان کو چھوٹی برائیوں سے بھی محفوظ رکھ، یہ سب تیری رحمت سے ممکن ہے اور بڑی کامیابی ہے۔

چوتھا عنوان

۱۰......شاہی فرمان کے منکروں کو جب جہنم میں ڈالا جائے گا تو انہیں اپنے آپ پر غصہ آ رہا ہوگا۔ انہیں کہا جائے گا جس طرح تمہیں اس وقت اپنی غلطی کا احساس ہوا اور اپنے آپ پر غصے ہو رہے ہو اسی طرح اللہ تعالیٰ کو بھی اس وقت غصہ آتا تھا جب تم شاہی فرمان کا انکار کرتے اور ایمان نہ لاتے تھے۔ پھر وہ درخواست کریں گے آپ نے ہمیں دو موتیں اور دو زندگیاں پہلے دیں اب بھی ایک بار پھر دنیا میں بھیج دے، ہم نے اپنی غلطی کا احساس اور اقرار کر لیا ہے۔ درخواست قبول نہ ہوگی جس کی وجہ یہ ہے کہ دنیا میں جب اللہ کی توحید کا بیان ہوتا تو تم نفرت کرتے، انکار کرتے، جب اُس کے ساتھ شریک بنائے جاتے تو تم ایمان لاتے، خوش ہوتے، حالانکہ شرک والے ایمان کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ اب دنیا میں واپسی ممکن بھی نہیں، دنیا خود ختم ہو چکی ہے اُس کی طرف کیسے جا سکتے ہو۔ تمہیں پتہ ہے جس فرمان شاہی کا تم نے انکار کیا وہ بلند شان، بڑی عظمت اور کبریائی والے اللہ کا حکم تھا۔

تسلیم کی ترغیب

۱۳......شاہی فرمان کو تسلیم کرنے میں فائدہ ہے، وہ اپنی نشانیاں دکھاتا ہے اپنی مہربانی سے بارش برسا کر تمہارے رزق کا سامان کرتا ہے، حکمنامے پر عمل کر کے تمہاری روحانی زندگی بھی کوشحال ہوتی ہے، لیکن مانتے وہ ہیں جن میں انابت ہو۔

موضوعِ سورۃ

۱۴......اللہ ہی کو پکارو اخلاص سے پکارو کوئی ملاوٹ نہ کرو، اگرچہ کافر ناپسند کریں اور جلتے رہیں۔ پکار کے

لائق ہی صرف اللہ بلند شان والا عرشِ عظیم کا مالک ہے، وہ پہلے بھی سابقہ انبیاء کی طرف فرمان اور احکام بھیجتا رہا ہے تا کہ وہ ملاقات کے دن سے خبردار کرتے رہیں اور تیاری ہوتی رہے۔ ملاقات کا دن وہ ہے جس میں لوگ قبروں سے نکل کر ظاہر کھڑے ہوئے ہوں گے پہلے اور پچھلے لوگ جمع ہوں گے تو اعلان ہوگا آج کس کا ملک ہے؟ کون بادشاہ ہے؟ لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ؟ جب کوئی جواب نہیں آئے گا تو اللہ کے حکم سے فرشتہ کہے گا: لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ''صرف ایک غالب کا ملک ہے، وہ اکیلا حکمران ہے''۔

مجازاتِ اعمال

۱۷...... آج ہر ایک کو اس کے اعمال کا پورا بدلہ دیا جائے گا، کسی پر ظلم نہیں ہوگا اور جلد حساب ہو جائے گا۔

قیامت کی ہولناکی اور نفی شفاعتِ قہری

۱۸...... آپ لوگوں کو اس قریب آنے والے دن سے ڈرائیں جس میں دل گلے کی طرف آئے ہوں گے، لوگ غم کے گھونٹ پی رہے ہوں گے اور ان کا کوئی دوست اور شفیع نہیں ہوگا جس کی بات مانی جائے۔ آنکھوں کی خیانت اور دلوں میں چھپے قصد و ارادے بھی اللہ کے علم میں ہیں، ان پر بھی گرفت ہوگی۔ اللہ تعالیٰ تو حق سچ کا فیصلہ کرتے ہیں، لوگوں کے بنائے ہوئے بناوٹی شرکاء کوئی فیصلہ نہیں کر سکتے کیونکہ اللہ تعالیٰ سب کچھ سننے اور دیکھنے والا ہے۔

یادداشت

۲۱...... منکرین کو چاہیے کہ زمین پر چل پھر کر دیکھیں ان سے پہلے منکرین کا انجام کیا ہوا جو اِن سے زیادہ طاقتور اور زیادہ دولت والے تھے۔ جب اللہ نے انہیں پکڑا تو کوئی انہیں نہ چھڑا سکا۔ تمہیں بھی کوئی نہیں چھڑا سکے گا۔ دنیا میں مان جاؤ اور حکمنامہ پر عمل کرو تو چھوٹ جاؤ گے۔

نمونہ گرفت

۲۳...... ارشاد باری ہے کہ ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو آیات اور واضح دلیل دے کر فرعون، ہامان، قارون وغیرہ کے پاس بھیجا انہوں نے ان کو ساحر کذاب کہہ کر انکار کر دیا اور اِن پر ایمان لانے والوں کے بارے میں ظالمانہ حکم دیا کہ ان کے بیٹوں کو قتل کر دو اور لڑکیوں کو زندہ چھوڑ کر خدمت لیتے رہو، یہ چال ان کی ناکام رہی ایک موقع پر فرعون غصے میں آ کر کہنے لگا مجھے چھوڑو میں موسیٰ کو قتل کرتا ہوں کیونکہ مجھے خطرہ ہے یہ تمہارا دین بدل دے گا اور ملک پر قابض ہو کر فساد برپا کرے گا۔ موسیٰ علیہ السلام نے استقلال سے کہا مجھے تیرا ڈر نہیں، میں اپنے رب کی پناہ میں ہوں جو تیرا بھی رب ہے۔

نصرتِ خداوندی

۲۸......فرعون کے خاندان میں سے ایک مومن مرد جس نے ابھی ایمان چھپایا ہوا تھا موسیٰ علیہ السلام کی حمایت میں آ گیا، اس نے کہا تم اس شخص کو قتل کرتے ہو جو کہتا ہے میرا رب اللہ ہے وہ معجزات بھی دکھا رہا ہے ٹھنڈے ہو کر سوچو اگر بالفرض وہ جھوٹا ہے تو جھوٹ کا وبال اس پر پڑے گا، اگر وہ سچا ہے تم نے نہ مانا تو تم پر عذاب آئے گا۔ اس عذاب سے بچنے کے لیے ایمان لے آؤ۔ پھر بھی وہ ایمان نہ لائے اللہ تعالیٰ حد سے تجاوز کرنے والے جھوٹے کو زبردستی ہدایت نہیں دیتا۔ رجل مومن اپنی حمایت جاری رکھتے ہوئے کہنے لگا: میری قوم! آج تو تمہارے پاس حکومت ہے تم غالب ہو اللہ کا عذاب آ گیا تو ہماری مدد کون کرے گا۔ فرعون نے ڈر کر قوم کو خطاب کیا کہ میں جو دیکھ رہا ہوں تمہیں دکھا رہا ہوں، میں تمہیں بھلائی کی راہ پر چلا تا ہوں (لہٰذا میری بات مانو، موسیٰ پر ایمان نہ لاؤ ورنہ تمہارا شیرازہ بکھر جائے گا، ہماری قوت اور رعب نہیں رہیں گے)۔

مرد مومن نے پھر قوم سے کہا: اگر تم ایمان نہ لائے تو مجھے سابقہ اقوام کے عذاب والا خطرہ ہے کہ جیسے وہ ہلاک ہوئے تم نہ ہلاک ہو جاؤ مثلاً قوم نوح، عاد، ثمود اور ان کے بعد آنے والے مشرک لوگ اپنے انبیاء کی دعوت کا انکار کر کے ہلاک ہوئے، ان پر اللہ نے ظلم نہیں کیا۔ مجھے یوم التناد یعنی چیخ پکار کے دن کا بھی خطرہ ہے یعنی قیامت کے دن بھی تمہیں کوئی بچانے والا نہیں ہوگا۔ اتنی واضح بات سن کر بھی تم ایمان نہیں لاتے تو گمراہی کے آخری درجے تک پہنچ گئے ہو، تمہارے دلوں پر مہر لگ گئی، تمہیں کوئی ھدایت نہیں دے سکتا۔

انکار تمہاری پرانی عادت ہے، یوسف علیہ السلام بھی واضح دلائل لائے تھے تمہارے آباء نے اُن کا اِنکار کیا، جب یوسف علیہ السلام انتقال فرما گئے تو انہوں نے خوشی منائی اب کوئی اور نبیؔ نہیں آئے گا۔ اب تم موسیٰ علیہ السلام کا اس طرح انکار کر رہے ہو، شکی مزاج حد سے نکلنے والوں کو اللہ تعالیٰ گمراہ کر دیتے ہیں۔ جن کی علامات اور صفات یہ ہیں کہ وہ اللہ کی آیات میں بغیر کسی واضح دلیل کے جھگڑتے ہیں جو کہ اللہ کے ہاں بھی ناراضگی کا سبب ہے، ایماندار بھی اسے اچھا نہیں سمجھتے کیونکہ جھگڑنے کا سبب تکبر ہے، اللہ تعالیٰ تکبر کرنے والے کے دل پر مہر لگا دیتے ہیں، اس سے اسراف اور ارتیاب پیدا ہوتے ہیں۔

فرعون کی حماقت

۳۶......لوگوں کو اپنی طرف متوجہ رکھنے کیلئے ہامان سے کہا: میرے لیے ایک چوبارہ بنا، میں اُس پر چڑھ کر موسیٰ کے رب کو جھانک کر دیکھنا چاہتا ہوں اگر چہ میں اُس کو جھوٹا سمجھتا ہوں۔ اس حکم میں اُس کی تین حماقتیں واضح ہیں۔ ایک یہ ہے کہ کوٹھا یا چوبارہ بنواتا ہے پہاڑ پر کیوں نہیں چڑھا؟ دوسری یہ کہ اللہ کو آسمان پر متمکن سمجھا حالانکہ اللہ لامکان ہے، تیسری یہ کہ اللہ کو مجسم سمجھا حالانکہ اللہ تعالیٰ جسم سے پاک ہے، ایسے بے وقوفوں کیلئے شیطان ان کے اعمالِ

بدکو خوبصورت بنا کر پیش کرتا ہے اور حق قبول کرنے سے روکتا ہے۔ بہر حال فرعون کی کوئی تدبیر کامیاب نہ ہوئی.......

مردِ مومن کی تیسری تقریر

۳۸......اے میری قوم میری اتباع کرو میں تمہیں سیدھی راہ پر لے چلوں گا۔ دنیا تو تھوڑے سے نفع اٹھانے کی چیز ہے اصل رہنے کے لئے تو آخرت کا گھر ہے۔ بُرائی کا بدلہ بھی بُرا ہوتا ہے۔ ایمان کی حالت میں نیک اعمال کرنے والے جنت میں داخل ہو کر بغیر حساب کے رزق دیئے جائیں گے اس کی کوشش کرو۔

اے میری قوم! میں تمہیں نجات کی طرف دعوت دیتا ہوں تم مجھے آگ کی طرف بُلاتے ہو، تم مجھے کفر و شرک کی طرف بغیر دلیل کے دعوت دیتے ہو میں تمہیں عزیز غفار کی طرف دعوت دیتا ہوں۔ تم مجھے ان کی طرف دعوت دیتے ہو جن کو نہ دنیا میں پکارنا بنتا ہے نہ آخرت میں، ہم سب کا لوٹنا تو اللہ کی طرف ہے، یہ بھی پکی بات ہے کہ حد سے تجاوز کرنے والے جہنمی ہیں۔

مردِ مومن کی نصیحت

۴۴......قتل کی دھمکی پر رجل مومن نے پورے استقلال کے ساتھ نصیحت کی کہ: ایک دن تم میری یہ باتیں یاد کرو گے لیکن اس کا فائدہ اس وقت کوئی نہیں ہوگا، اب میں اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کرتا ہوں اللہ ہی اپنے بندوں کی دیکھ بھال کرتا ہے میری حفاظت بھی کرے گا (خدا حافظ)۔

قومِ فرعون کا انجام

مردِ مومن کو اللہ نے قوم کی سازش سے بچا لیا اور قومِ فرعون کو عذاب نے گھیر لیا بحرِ قلزم میں غوطے کھاتے ہوئے جہنم رسید ہو گئے۔ ان پر صبح شام آگ تیز کی جاتی ہے قیامت کے بعد انہیں کہا جائے گا: ''سخت عذاب میں داخل ہو جاؤ یعنی جہنم میں چلے جاؤ''۔

مخاصمہ اہل النار

۴۷......جہنم میں مشرکین آپس میں لڑیں گے، اتباع کرنے والے غریب مشرک سردار مشرکوں کو کہیں گے ہم دنیا میں تمہاری اتباع میں لگے رہے تم عذاب کا کچھ حصہ تو دور کر دو یا کرا دو، یا خود برداشت کر لو، جواب میں متکبر مشرک کہیں گے: اللہ نے بندوں کے درمیان فیصلہ کر دیا ہے ہم سب جل رہے ہیں تم بھی جلتے رہو، اب کچھ نہیں ہو سکتا۔ پھر سب مل کر جہنم کے داروغے سے درخواست کریں گے: براہِ مہربانی اپنے رب سے ایک دن کے عذاب کی تو تخفیف کرا دے، وہ جواب میں کہیں گے: تمہارے پاس اللہ کے رسول دلائل لے کر نہیں آئے تھے؟ کہیں گے: جی آئے تھے! تو داروغے کہیں گے: تم خود دعا کرو، کافر کی دعا وہاں بے کار جائے گی۔

نصرتِ خداوندی

۵۱......ارشاد باری ہے کہ ہم رسولوں اور ایمانداروں کی دنیا اور آخرت میں ضرور مدد کرتے ہیں (دنیا میں مدد کی صورت دلائل، کامیابی، فتح اور کفار سے انتقام کی صورت میں ہوگی اور آخرت میں مدد کی صورت یہ ہوگی کہ گواہی دینے والے انبیاء کے حق میں تبلیغ کی گواہی دیں گے جس سے ان کی عزت ظاہر ہوگی اور مشرکوں کے خلاف حق کی تکذیب کی گواہی دیں گے جس سے اُن کی تذلیل ہوگی۔ اس دن اُن کو معذرت بھی مفید نہ ہوگی اور ان پر لعنت ہوگی اور بُرا ٹھکانہ جہنم ان کا بُرا گھر ہوگا۔

نقلی دلیل

۵۳......موسیٰ علیہ السلام جو کتاب بنی اسرائیل کی طرف لے کر آئے اس میں ہدایت ہے، اس کا بڑا اہم مسئلہ شرک کی تردید اور توحید کا اثبات سورہ بنی اسرائیل میں یہ واضح طور پر آیا ہے أن لا تتّخذوا من دونی وکیلا لہٰذا شرک سے دور رہو۔

تسلی و فرائضِ رسول ﷺ

۵۵......آپ صبر کریں یعنی تبلیغ توحید پر منکرین کی طرف سے تکالیف برداشت کریں، استغفار کریں، تسبیح اور حمد کرتے رہیں اللہ تعالیٰ اپنا وعدۂ نصرت پورا کریں گے جو سورۃ الصّٰفّٰت کے آخر میں ہے۔

جھگڑالو اپنے مقصد کو نہیں پہنچ سکتے

جو لوگ اللہ کے احکام میں بغیر دلیل کے جھگڑا کرتے ہیں ان کے دلوں میں تکبر ہے جو ان کو حق تسلیم کرنے اور آپ کی اتباع سے روکتا ہے۔ لیکن یہ اپنے مقصد کو نہیں پہنچ سکیں گے۔ آپ اللہ کی پناہ طلب کریں وہ سننے اور دیکھنے والا ہے، آپ کی مدد کرے گا۔

منکرینِ بعث کا رد

۵۷......مشرکین زمین آسمان کا خالق تو اللہ کو مانتے تھے لیکن انسان کے دوبارہ پیدا ہونے کے منکر تھے یہ ان کی حماقت ہے کیونکہ بڑی چیز پر جو قادر ہو وہ چھوٹی چیز پر بطریقِ اولیٰ قدرت رکھتا ہے جبکہ پہلے وہ انسان کو پیدا کر بھی چکا ہے۔ نابینا اور بینا برابر نہیں، نیک اور بُرا بھی برابر نہیں۔ یہ بات سب لوگ جانتے اور مانتے ہیں تو یہ انصاف نہیں ہوگا۔ مومن اور مشرک دنیا میں بھی نعمتوں سے برابر فائدہ اٹھائیں مرنے کے بعد بھی نیک کو کوئی انعام نہ ملے یہ ظلم ہوگا، اس واسطے قیامت قائم ہوگی تو کافر کو سزا اور مومن کو انعام دے کر امتیاز کر دیا جائے گا۔ اس واسطے بعث ضروری ہے قیامت ضرور آئے گی۔

اعلانِ شاہی

۶۰......تمہارے پالنے والے بادشاہ کا اعلان ہے تم مجھ سے مانگو دعا کرو میں تمہاری دعا قبول کروں گا جو مجھ سے مانگنے میں تکبر کرتے ہیں وہ ذلیل ہوکر جہنم میں جائیں گے۔

دلیل عقلی برتوحید

۶۱......اللہ نے تمہارے سکون کے لئے تاریک رات بنائی اور تمہاری کمائی کے لیے روشن دن بنایا اللہ کے اس فضل کا شکر کرو لیکن اکثر لوگ ناشکری کرتے ہیں۔ دلائل سے واضح ہوگیا، سب کا خالق اللہ ہے سب کا معبود بھی اللہ ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں انکار کرنے والے لوگ اُلٹے چلتے ہیں۔

دلیل عقلی

۶۳......اللہ نے تمہارے فائدے کے لیے زمین کو ساکن کیا، آسمان کو چھت بنایا، تمہاری خوبصورت شکلیں بنائیں، تمہیں پاکیزہ رزق دیا، برکت دہندہ ہے، پروردگار عالم ہے، اس کی حیات ذاتی دائمی ہے، وہی اللہ معبود برحق ہے اُسے اپنی حاجات میں خلوص سے پکارو وہ تمام صفاتِ الوہیت سے موصوف ہے۔ (الحمدللہ رب العالمین)

دلیل وحی

۶۶......میں غیراللہ کی پکار سے وحی کے ذریعے روکا گیا ہوں اور رب العالمین کے سامنے جھکنے کا حکم دیا گیا ہوں میرے پاس میرے رب کی طرف سے دلائل آئے ہیں۔ اس واسطے تمہیں بھی حکم دیتا ہوں کہ تم بھی میری اتباع میں معبود حقیقی کے سامنے جھکو فلاح پاؤ۔

دلیل عقلی برتوحید

۶۷......شاہی فرمان اُس ذاتِ اقدس کا ہے جس نے تمہیں تمہاری ماں کے رحم میں نطفے کو مختلف ادوار سے گزار کر پری پیکر انسان بنایا پھر بچپن سے مختلف مراحل سے گزار کر بڑھاپے تک پہنچاتا ہے پھر حیات سے موت کی طرف لے جاتا ہے ہر حال میں تم اُس کے زیر تصرف ہو، اس واسطے اس کے حکم نامے پر عمل کرو، یہی عقل کا تقاضا ہے وہ جس کام کا ارادہ کرتا ہے وہ ہوجاتا ہے، موت حیات کا مالک ہے۔

تخویف

۶۹......ان لوگوں کی ضد اور ہٹ دھرمی کو دیکھو جو حکمنامے کی آیاتِ الٰہی میں جھگڑتے ہیں۔ کتاب اللہ کی تکذیب کرتے ہیں ہمارے رسولوں کو بھی جھٹلاتے ہیں انہیں عنقریب اپنی غلطی کا احساس ہوگا جب ان کی گردنوں میں طوق ہوں گے زنجیروں میں جکڑے ہوں گے، گرم پانی میں گھسیٹے جائیں گے، پھر آگ میں جھونکے جائیں گے۔ ان

سے پوچھا جائے گا وہ کہاں ہیں جن کو تم اللہ کا شریک قرار دے کر پکارا کرتے تھے۔ وہ کہیں گے کہیں غائب ہو گئے پھر پینترا بدل کر کہیں گے ہم تو کسی غیر کو نہیں پکارتے تھے (انکار انہیں کوئی فائدہ نہیں دے گا)۔ جیسے وہ گمراہ تھے اللہ تعالیٰ اُنہیں اسی گمراہی میں رکھیں گے (کوئی نفع مند بات نہیں کر سکیں گے) ان کے اسبابِ گمراہی تکبر اور اترانا وغیرہ ہیں، تکبر کی وجہ سے توحید کو نہ مانتے تھے اترانے کی وجہ سے عبادت سے انکار کرتے۔ انہیں ہمیشہ کے لیے جہنم میں داخل کر دیا جائے گا جو متکبرین کا بُرا ٹھکانہ ہے۔

تسلی رسول ﷺ

۷۷......آپ ان کی ایذا رسانیوں پر صبر کریں ہم آپ کی مدد کریں گے آپ کے دشمنوں کو آپ کے سامنے سزا دے کر آپ کی آنکھیں ٹھنڈی کریں گے جیسا کہ جنگِ بدر میں ہوا۔ یا آپ کی وفات کے بعد میدانِ حشر میں سزا دیں گے، آپ بھی دیکھیں محشر کے لوگ بھی دیکھیں گے۔

نقلی دلیل بر توحید

۷۸......ہم نے آپ سے پہلے بھی رسول بھیجے انہوں نے بھی توحید کی دعوت دی ان کی اُمتوں نے ان کی دعوت کا انکار کیا اُن پر عذاب آیا، وہ خسارے والے ہو گئے۔ یہ مسئلہ توحید نیا نہیں، نہ اُمتوں کی تکذیب نئی ہے، نہ نصرتِ خداوندی جدید ہے۔

دلیل عقلی بر توحید

۷۹......جس اللہ نے تمہارے لیے جانور پیدا کیے ان میں سے تم بعض پر سواری کرتے ہو بعض کا گوشت کھاتے ہو دودھ پیتے ہو، بعض پر بوجھ لادتے ہو اسی طرح مختلف فائدے حاصل کرتے ہو اسی اللہ کا حکمنامہ ہے، عمل کرو۔

دعوتِ سیاحت اور اس کا مقصد

۸۲......منکرین کو چاہیے کہ وہ زمین میں سیر کریں اور اُن لوگوں کا انجام معلوم کریں جو ان سے زیادہ تھے ان کا مال بھی زیادہ تھا جب انہوں نے تکذیب رُسل کی تو ہلاک ہوئے، ان کے افراد اور اموال ان کے کام نہ آئے۔ جب ان کے پاس رسول دلائل کے ساتھ آئے تو انہوں نے ان کی دعوتِ توحید کا انکار کیا اپنے علم پر اُکڑ گئے، رسولوں کے ساتھ استہزاء کیا پھر ہلاک ہو گئے۔ جب عذاب کو دیکھا تو ایمان لائے چونکہ توبہ کا دروازہ بند ہو چکا تھا اس واسطے ایمان کا فائدہ نہ اٹھا سکے تم اے موجودہ منکرو! اس سے عبرت پکڑو ایمان لاؤ ابھی تک تمہارے لیے توبہ کا دروازہ بند نہیں ہوا، تمہیں ایمان لانا مفید ہو گا۔

تمت سورة المومن الحمد للّٰه ربّ العالمين ، اللّٰهم اجعلنى مومنًا كاملًا وزِدنى علمًا نافعًا۔ (ابو عبید)　۲۷/ ذوالحجہ ۱۴۴۳ھ/ ۲۷/ جولائی ۲۰۲۲ء

سُوۡرَۃُ حٰمٓ السَّجۡدَۃُ مَکِّیَّۃٌ

[ترتیب قرآنی (۴۱) ترتیب نزولی (۶۱) آیات (۵۴) رکوع (۶)]

ربط: سورۃ المومن شاہی حکمنامے سے شروع ہوئی اور حکمنامے کو ماننے اور نہ ماننے والوں کا انجام بتایا گیا۔اب سورۃ حم السجدہ بھی رحمانی حکمنامے سے شروع ہو رہی ہے اس میں بتایا گیا کہ اس کے مندرجات پر عمل اس طرح کریں جس طرح رحمان کا نمائندہ خاص بتائے گا اور جو اس حکمنامے کی توہین کرے گا اُسے سخت عذاب ہوگا۔

خلاصہ: سورۃ کا موضوع ہے توحید باری کو تسلیم کر کے اس پر جم جاؤ استقامت رکھو اور منکرین کے شبہات کا رَد، منکرین کے لئے تخویفات، مومنین کے لیے بشارتیں، بشریتِ رسول، فرائضِ رسول اور منکرین سے شکوے جیسے مضامین آئیں گے۔

حکمنامے کا تعارف

۲......قرآن پاک جو ایک حکمنامہ ہے مہربان اور رحیم اللہ نے تھوڑا تھوڑا کر کے نازل کیا ہے، اس میں احکام تفصیل کے ساتھ عربی زبان میں بیان کیے گئے ہیں تا کہ اول مخاطب اسے آسانی سے سمجھ سکیں۔ یہ عمل کرنے والوں کو خوشخبری دیتا ہے اور منکرین کو عذاب سے ڈراتا ہے لیکن اکثر لوگ اس سے اعراض کرتے ہیں، اس کو سنتے ہی نہیں اور کہتے ہیں ہمارے دل پردوں میں ہیں، آپ کی دعوت ان کے اندر نفوذ نہیں کرتی، ہمارے کانوں میں بوجھ ہیں آپ کی بات نہیں سنتے، آپ کے اور ہمارے درمیان حجاب ہے، آپ اپنا عمل کریں ہم اپنا عمل کرتے ہیں۔

بشریتِ رسول، توحیدِ خداوندی

۶......آپ اعراض کرنے والے منکرین سے کہیں میرے اور تمہارے درمیان حجاب کس بات کا ہے، میں بھی تمہاری طرح انسان ہوں، ہماری زبان ایک ہے، جنس ایک ہے، میں جو بات کرتا ہوں دلیل سے کرتا ہوں جس حکمنامے سے تم اعراض کرتے ہو اس میں آیا ہے کہ تم سب کا معبود ایک ہے، ایک معبود کی عبادت کرنے والوں میں اتفاق اور محبت پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ بات عقل کے مطابق ہے اس کی وحی سے تائید ہے۔ آؤ توحید کو مان کر سیدھے چلو گذشتہ شرک پر معافی مانگ لو، شرک کرنے والوں کے لیے ہلاکت ہے وہ نہ زکوٰۃ دیتے ہیں نہ دلوں کو شرک سے پاک

کرتے ہیں آخرت کا انکار کرتے ہیں، جو توحید پر ایمان لا کر نیک اعمال کرتے ہیں ان کو نہ ختم ہونے والا اجر ملتا ہے وہ جنت ہے۔ اور اگر وہ دنیا میں بھی بیماری یا سفر کی وجہ سے نفلی عمل نہ کر سکیں تو ان کو پھر بھی ثواب ملتا ہے۔

دلیل توحید

۹......دلیل سمجھانے کا بہترین انداز اپنایا گیا کہ آپ منکرین سے کہیں تم اُس ذاتِ اقدس کی توحید کے منکر ہو رہے ہو جس نے زمین کو دو دن میں پیدا کر دیا، تمام جہانوں کا پروردگار ہے، اس نے زمین میں پہاڑ پیدا کر کے رکھے اس میں برکتیں رکھیں، تمہاری روزیاں رکھیں یہ سارا کام چار دن میں مکمل کر دیا، پھر بھی تم اس کے شریک بناتے ہو۔ جب اُس نے آسمان بنانے کا ارادہ کیا تو اسے دُخانی مادے سے بنا دیا اور دُخان بھی کوئی مادہ نہیں ہوتا وہ تو دور سے نظر آنے والی خیالی چیز ہے، اگر سچ مُچ دھواں ہو تو وہ ایک ہوائی چیز ہے اُسے ٹھوس کر کے آسمان بنانا بڑا کمال ہے۔ زمین آسمان اللہ کی مخلوق ہیں اور اللہ کی خوشی سے طاعت بھی کرتے ہیں پھر اللہ نے آسمان کے سات آسمان بنا کر بغیر سہارے کے دو دن میں کھڑے کر دیئے، یہ ہے قوت اور کامل علم واللہ اللہ، اس کی توحید اور عبادت کی طرف میں دعوت دیتا ہوں اُس نے تمہیں خوش کرنے کیلئے آسمانِ دنیا کو ستاروں کے چراغوں سے خوبصورت بھی بنایا اور شیطانوں سے حفاظت کے لیے شہابِ ثاقب بنائے۔

زجر برائے مشرکین

۱۳......اگر دلائل سننے کے باوجود بھی انکاری ہیں تو ان کو قومِ عاد، قومِ ثمود پر پڑنے والے عذاب سے ڈرائیں ان کے پاس بھی رسول آئے، توحید کی دعوت دی تو قوم نے کہا: اگر اللہ نے رسول بھیجنا ہوتا تو کسی فرشتے کو بھیجتے تم انسان ہو ہم تمہاری دعوت نہیں مانتے۔

قوم متکبرانہ انداز میں کہنے لگی: ہم سے زیادہ طاقتور کون ہے جس کی ہم اتباع کریں۔ اس طرف ان کا دھیان نہیں گیا کہ جس نے ان کو پیدا کیا وہ زیادہ قوت والا ہے جن کو اللہ کے حکم سے ہوا کے جھکڑ نے ہلاک کیا، دنیا میں رُسوا اور آخرت میں رُسوا کن عذاب میں گرفتار ہوئے۔

قومِ ثمود نے گمراہی کو ترجیح دی تو کڑک سے مارے گئے، صرف ایمان والے نجات پا گئے۔ مجرمین جب اقرارِ جرم نہیں کریں گے سب گواہیاں جھٹلا دیں گے تو ان کے مطالبے پر ان کے اعضاء ان کے خلاف گواہی دیں گے یہ اُن سے بھی جھگڑ پڑیں گے آخر کار جہنم کا ایندھن بنیں گے۔ شیطانی تزئین سے بُرے اعمال اور بُرے عقیدے اپنا کر جہنم کے مستحق ہوئے۔

مشرکین کی منصوبہ سازی

۲۶......مشرکین نے اشاعتِ قرآن کو روکنے کیلئے یہ منصوبہ بنایا کہ جب تلاوت ہو رہی ہو جا کر وہاں شور مچاؤ تا کہ لوگ سن نہ سکیں اور تلاوت بند ہو جائے ان کو ان کے اس واہیات فعل پر سخت سزا ہوگی، ہمیشہ کے لیے جہنم میں چلے جائیں گے، اور آپس میں جھگڑیں گے۔ جن اور انس مطالبہ کریں گے جن لوگوں نے ہمیں گمراہ کیا تھا وہ ہمیں دکھائے جائیں ہم ان کو اپنے پاؤں کے نیچے روندنا چاہتے ہیں۔

بشارت برائے اہلِ استقامت

۳۰......جو لوگ رب کی توحید پر ایمان لا کر اس پر پکے ہو گئے استقامت اختیار کر لی ان کو فرشتے آ کر خوش خبری دیں گے: نہ ڈرو نہ غم کاؤ، جنت کی خوشخبری لو، ہم تمہارے دوست ہیں دنیا اور آخرت میں۔ اب تمہارے لیے وہ سب کچھ ہوگا جو تم دل میں خواہش کرو یا زبان سے حکم دو گے۔ یہ غفور رحیم کی طرف سے تمہاری مہمانی ہے۔

اچھی بات اچھا شخص

۳۳......دعوت الی التوحید سب سے اچھی بات ہے، توحید کی طرف دعوت دینے والا نیک اعمال کرنے والا اور اپنے آپ کو مسلمان یقین کرنے والا اچھا شخص ہے۔ اگر ہمت کریں تو سب لوگ اچھے انسان بن سکتے ہیں۔

نیکی اور برائی برابر نہیں، برائی کو بھلائی سے دفع کرنا بہت اچھی بات ہے۔ اس عمل سے دشمن بھی دوست بن جاتا ہے لیکن اس کو صبر کرنے والے خوش نصیب اپناتے ہیں اور عمل کرتے ہیں۔

حفاظتی قلعہ

۳۶...... جب شیطان وساوس ڈال کر نیکی سے روکنے کا تیر چلائے تو اللہ کی پناہ حاصل کر لینا چاہیے اور کہا جائے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم، تو شیطان بھاگ جائے گا پھر نیکی کو مکمل کر لے۔ سورج چاند ستارے اللہ کی مخلوق اور اس کی قدرت کے دلائل ہیں۔ یہ سجدہ کے قابل نہیں ان کے خالق کو سجدہ کرنا ہے۔ جو لوگ تکبر سے اللہ کو سجدہ نہیں کرتے نہ کریں اپنا نقصان کرتے ہیں، اللہ کو فرشتے دن رات سجدے کر رہے ہیں، نہ تھکتے ہیں نہ سُست ہوتے ہیں۔ خشک زمین جو دبی پڑی ہوتی ہے جب اللہ تعالیٰ بارش برساتے ہیں تو وہ زندہ ہو کر حرکت میں آتی ہے، بڑھ جاتی ہے۔ یہ دلیل ہے اس بات کی کہ اللہ تعالیٰ مُردوں کو زندہ کریں گے۔ جو لوگ آیاتِ الٰہی میں کجی کرتے ہیں وہ اللہ سے پوشیدہ نہیں ہیں اُس نے ڈھیل دے رکھی ہے جب چاہیں گے سزا دیں گے۔ بھلا یہ بتاؤ ایک شخص منہ کے بل آگ میں ڈالا جائے وہ بہتر ہے یا وہ جو امن کے ساتھ قیامت میں حاضر ہو۔ فیصلہ ظاہر ہے اب تمہاری مرضی جیسے عمل کرو گے ویسے

انجام پاؤ گے۔ اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال کو دیکھ رہا ہے۔

منکرین تدبر نہیں کرتے

۴۱...... جو لوگ کتاب اللہ کا انکار کرتے ہیں نصیحت کا حکمنامہ ہے وہ اس میں تدبر نہیں کرتے، اس واسطے منکر ہیں ورنہ کتاب تو ایک معزز اور مضبوط چیز ہے اس کے آگے پیچھے کسی طرف سے باطل نہیں آ سکتا۔ یہ حکیم حمید کی طرف سے نازل کردہ ہے اس میں انکار کی گنجائش نہیں ہے نہ انکار کی کوئی چیز اس میں پائی جاتی ہے۔

آپ تسلی رکھیں جو آپ کو کہا جا رہا ہے وہ آپ سے پہلے رسولوں کو بھی کہا گیا، آپ کا رب انصاف والا ہے، توبہ کرنے والوں کو بخش دیتا ہے اور ضدی ہٹ دھرموں کے لیے دردناک عذاب والا ہے۔ قرآن عربی زبان میں ہے تو کہتے ہیں خود بنالیا، اگر عجمی زبان میں ہوتا تو کہتے ہم اسے کیسے سمجھیں، ہم عربی ہیں یہ عجمی زبان ہے ہمیں سمجھ نہیں آتا۔ انہیں کہہ دیں قرآن ہدایت اور شفاء ہے اس سے اپنی روحانی اور جسمانی بیماریوں کے علاج کراؤ۔

جو اس پر ایمان نہیں رکھتے ان کے کانوں میں بوجھ ہے اور آنکھوں میں اندھاپن ہے، یکدم نہ نازل ہونے پر اعتراض کرنے والوں سے کہو تورات تو یکدم نازل ہوئی تھی اُس کو مان لیا گیا تھا؟ اس میں اختلاف نہیں ہوا؟ اگر فیصلہ خداوندی نہ ہوتا تو منکر لوگوں کا کام تمام کر دیا جاتا، اب یہ شک میں رہیں گے وہ وقت آ جائے گا پھر پکڑے جائیں گے۔

اصولِ خداوندی

جو نیک عمل کرے گا وہ اپنے آپ کو فائدہ دے گا، جو برائی کرے گا اس کا نقصان بھی اسی کو ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کسی پر ظلم نہیں کرتے۔

پچیسواں پارہ

دلیل توحید

غیب کا علم اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے اس واسطے وہ معبود برحق ہے۔قیامت کے وقوع کا وقت اللہ ہی جانتا ہے، غلاف سے نکلنے والے پھولوں اور پھلوں کا علم، مادہ کے پیٹ میں کیا ہے، وضع حمل کب ہوگا اس کا علم صرف اللہ ہی کے پاس ہے۔ان میں سے جو چیزیں تحت الاسباب معلوم ہو جاتی ہیں وہ اس کلیے سے مستثنیٰ ہیں، اُس دن اللہ مشرکین سے کہیں گے جو تم نے میرے شریک مقرر کر رکھے تھے وہ کہاں ہیں؟ وہ جواب دیں گے ہم ان کو چھوڑ چکے ہیں، توحید کو مان لیا ہے۔اس کا ان کو فائدہ نہ ہوگا کیونکہ ایمان بالغیب معتبر ہے یا کہ وہ جھوٹ بولیں گے کہ ہم نے کسی کو آپ کا شریک نہیں بنایا تھا۔بہر حال ان کے بناوٹی شرکاء غائب ہوں گے اور یہ یقین کر لیں گے کہ خلاصی ممکن نہیں ہے۔

مشرک کی کم ظرفی

۴۹......مشرک کم ظرف ہوتا ہے بھلائی مانگنے سے تھکتا نہیں۔اگر اُسے تکلیف پہنچے تو بالکل مایوس ہو کر رہ جاتا ہے اس کے مقابلے میں مومن خوشی کی حالت میں شکر کرتا ہے اور مصیبت میں صبر کرتا ہے۔مشرک احمق بھی ہوتا ہے اُسے تکلیف کے بعد راحت ملے تو اپنا حق سمجھتا ہے شکر نہیں کرتا۔قیامِ قیامت میں شک کرتا ہے اور کہتا ہے اگر بالفرض قیامت قائم ہوگی تو مجھے بھلائی ملے گی، جنت میں جاؤں گا، حالانکہ اُسے سخت عذاب ہوگا۔

زجر برائے معرضین

۵۱......انسان عجیب ھیولیٰ ہے اللہ تعالیٰ اُسے کوئی نعمت دیں تو منہ پھیر لیتا ہے شکر نہیں کرتا، اگر اُسے تکلیف پہنچے تو لمبی دعائیں مانگتا ہے گھبرا جاتا ہے صبر نہیں کرتا۔قرآن کو اللہ کی کتاب ماننے میں کوئی نقصان نہیں، جو نہیں مانتے وہ بھی اگر مان لیں تو ان کو نقصان نہیں۔ جبکہ واقعی اللہ کی کتاب ہے اس کو نہ ماننا تو نقصان ہی نقصان ہے اور گمراہی ہے۔

وضاحتِ حق

۵۳......ارشادِ باری ہے کہ ہم نے آفاق اور انفس میں اتنے دلائل دکھا دیئے ہیں جن سے حق واضح ہو گیا پھر بھی نہ مانیں تو مجرم ہوں گے عذاب کے مستحق ہوں گے جو یومِ قیامت اور لقاء باری کے منکر ہیں وہ بھی اللہ کے علم کے احاطے میں ہیں، روزِ قیامت انہیں حساب دینا پڑے گا۔

تمت خلاصة سورة حٰمٓ السجدة بفضل اللّٰه تعالٰی وتوفیقه، الحمد للّٰه ربّ العالمین والسّلام والصّلوة علٰی رسوله واٰله واصحابه وازواجه واتباعه اجمعین۔اٰمین یا اله العالمین۔ (ابوعبید)

۲۷/ذوالحجہ ۱۴۴۳ھ/ ۲۷/جولائی ۲۰۲۲ء

سُوْرَةُ الشُّوْرٰى مَكِّيَّةٌ

[ترتیب قرآنی (۴۲) ترتیب نزولی (۶۲) آیات (۵۳) رکوع (۵)]

ربط: سورۃ حم السجدہ میں حکمنامہ خداوندی کا ذکر تھا اب سورۃ الشوریٰ میں ہے وہ حکمنامہ صرف تمہاری طرف نہیں اُترا بلکہ آپ سے پہلی اُمتوں پر اُترتا رہا ہے۔

خلاصہ: سورۃ کا موضوع یہ ہے کہ متصرف الامور معبود برحق صرف اللہ ہے اس پر دلائل چار ہیں، دلائل نہ ماننے والوں کو سزا اور ماننے والوں کو بشارت اور ان کے صفات محمودہ، وحدتِ ادیان، اثباتِ آخرت اور نیک اعمال، ترغیب تسلی رسول، متفرعہ دس امور، حصولِ ہدایت کے اصول، اوصاف مبلغ وغیرہ مضامین ہوں گے۔

حکمنامہ کی عمومیت

۳......جیسا حکمنامہ آپ کی طرف وحی کے ذریعے بھیجا گیا اس طرح آپ سے پہلے آنے والے رسولوں کی طرف بھی بھیجا گیا تھا، بھیجنے والا زبردست قوت اور کامل علم والا ہے، زمین آسمان کی ہر چیز اس کے مِلک میں ہے، وہ برتر عظمت والا ہر متصرف الامور، مختار ہے اُس کی حاکمیت حکیمانہ ہے جابرانہ نہیں، اس کی عظمت کے سامنے عظیم مخلوق پہاڑ پھٹنے کے قریب ہو جاتی ہے اور معصوم مخلوق فرشتے اس کی تسبیح تحمید اور ایمانداروں کے لیے استغفار میں لگے رہتے ہیں۔ اتنی عظمت کے باوجود توبہ کرنے والے کو بخش دیتا ہے اور انعام سے بھی نواز دیتا ہے۔ ایسے پیارے حاکم کے حکمنامے پر تو دل وجان سے قربان ہو کر عمل کرنا چاہیے۔

مشرکین کی سرزنش

۶......جو لوگ ایسے حاکم کو چھوڑ کر دوسرے کارساز بناتے ہیں وہ بھی اللہ کی حفاظت کے حصار میں ہیں جب چاہے گا انہیں سزا دے گا آپ ان کے ذمہ دار نہیں ہیں۔

معلومات

۷......وہ حکمنامہ اللہ نے بھیجا ہے عربی زبان میں بھیجا ہے، جس کی طرف آیا وہ اللہ کا رسول ہے بھیجنے کا

مقصد لوگوں کو یومِ محشر کی تیاری کے لیے خبردار کرنا ہے جس میں حکمنامے کو ماننے والے مومن جنت میں اور نہ ماننے والے کافر جہنم میں بھیجے جائیں گے۔

جبری ایمان

۸......حکمنامے میں جبر نہیں اختیار ہے جو اپنے اختیار سے ایمان لائے اُس میں انابت ہو تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کر دیں گے، جو ظالم انابت نہیں رکھتا نہ حکمنامے کو مانتا ہے، اس نے جہنم میں جانا ہے۔ اس کا کوئی حمایتی اور مددگار نہیں ہوگا جو اُسے چھڑا سکے۔ اگر جبری ایمان مقصود ہوتا تو سب لوگ ایمان پر مجبور ہو کر موحّد ہوتے۔ یہ مشیتِ ایزدی کے خلاف ہے۔

جن لوگوں نے اللہ کو چھوڑ کر دوسرے کارساز بنا رکھے ہیں وہ غلطی پر ہیں، کارساز تو صرف اللہ ہے وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے مُردوں کو بھی زندہ کر کے حساب لے گا۔

اختلاف کا فیصلہ

۱۰......حکمنامے میں یہ بھی ہے جو تم آپس میں اختلاف کرتے ہو اس کا فیصلہ بھی اللہ کرے گا۔ اللہ کے رسول کا مسلک یہ ہے کہ اللہ ہی میرا رب ہے میں اُس پر بھروسہ رکھتا ہوں اور اُس کی طرف رجوع کرتا ہوں (تم میرے پیچھے چلے آؤ کامیاب ہو گے)۔

رب تعالیٰ کی خصوصیت

۱۱......جس رب پر میرا بھروسہ ہے وہ آسمانوں اور زمینوں کا خالق ہے اُس نے تمہاری جنس سے تمہارے سکون کے لیے تمہاری بیویاں پیدا کیں بلکہ اُس نے تو عام جانوروں کے بھی جوڑے بنائے ہیں۔ جوڑوں سے بچے پیدا کر کے زمین میں پھیلاتا ہے، اُس کی نہ مثل ہے نہ کوئی اس کا شریک ہے، وہ سب کی سنتا ہے سب کو دیکھتا ہے۔

خزانے اور چابیاں

۱۲......اُسی کے پاس سب خزانے اور اُن کی چابیاں ہیں وہ اپنے علم کے مطابق لوگوں کا رزق کشادہ بھی کرتا ہے تنگ بھی کرتا ہے (اسی میں لوگوں کا فائدہ ہے)۔

وحدتِ ادیان

۱۳......اُس حکم نامے میں جو آئین دیا گیا ہے اُس میں اصول سب کے ایک ہیں۔ یعنی توحید، رسالت، قیامت، مجازاتِ اعمال وغیرہ سب کے ایک ہیں۔ فروع لوگوں کی آسانی کے لیے الگ الگ ہیں۔ فرمایا: لِكُلٍّ

جَعَلْنَا مِنكُمْ شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا. (المائدہ:۴۸)

یہی دین تمام انبیاء کو وحی کے ذریعے بھیجا ان میں ممتاز رسول آپ محمد صلی اللہ علیہ وسلم، ابراہیم علیہ السلام، موسیٰ وعیسیٰ اور نوح علیہم السلام ہیں، اِسی دین اور آئین کو اپناؤ تفرقہ بازی نہ کرو لیکن اتفاق والی بات مشرکین کے لیے گراں ہے۔ اللہ تعالیٰ انابت کرنے والوں کو راستہ دکھاتے اور توڑ پہنچاتے ہیں یہ اصول ہے۔ لیکن بعض کو بغیر انابت کے کھینچ لیں یہ اُس کی مہربانی ہے (جیسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کھینچ لیا تھا، وہ قتلِ رسول کے لیے ننگی تلوار لے کر نکلے تھے)۔

دین میں اختلاف کیوں، کب اور کس نے ڈالا؟

۱۴......اس آیت میں واضح ہے کہ اختلاف زر پرست علماء سُوء نے ڈالا، غلطی سے نہیں علم آ جانے کے بعد ڈالا۔ ضد وعناد میں آ کر ڈالا اگر اللہ کی طرف سے وقت مقرر نہ ہوتا تو ان پر عذاب آ گیا ہوتا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ شروع میں اختلاف یہود ونصاریٰ کے علماء نے کیا، ان کو اسلام اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت میں ان کی کتابوں اور مشاہدوں کے مطابق کوئی شک نہ تھا بلکہ یقین تھا لیکن حسد اور طلب ریاست کی خاطر نہ مانا بعد میں آنے والے جو علم کے وارث بنے انہیں شک ہوا۔

فائدہ: سلف کی غلطیوں اور باغیوں کی باغیانہ لکھت سے خلف شک اور گمراہی میں پڑ جاتے ہیں، اس واسطے خلف کو چاہیے کہ اختلافی مسائل کے دلائل کو باریک بینی سے دیکھیں، تحقیق کریں۔ حق معلوم کر کے اُسے اپنائیں۔ مطاعِ مطلق صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ استاذ، پیر، والدین کی اطاعت شرعی حدود کے اندر رہ کر کرنی ہے......

دس امورِ متفرعہ

۱۵......سابقہ اصول پر دس امور متفرع ہوئے ہیں جو مبلغ کے اوصاف ہونے چاہئیں، وہ اصول یہ ہیں: (۱) دعوت الی الحق (۲) استقامت علی الحق (۳) باغیوں کی خواہش کی اتباع نہ کرنا (۴) کتاب اللہ پر ایمان رکھنا، باغیوں کی تحریرات سے اعراض کرنا (۵) تمام امور میں انصاف سے کام لینا تبلیغِ دین ہو یا علماء کے اختلافات اور تاویلات ہوں (۶) مجازاتِ اعمال پر یقین رکھنا (۷) اللہ تعالیٰ کو ہی رب اور کارساز یقین کرنا (۸) قرآن پاک کو قطعی اور دلیلِ اوّل ماننا (۹) قیامت پر ایمان رکھنا (۱۰) فریقین کا فیصلہ خود اللہ تعالیٰ میدانِ محشر میں فرمائیں گے۔ (اگر وہ یہیں حقائق کی بنیاد پر فیصلہ کرلیں تو فائدہ میں رہیں گے)

عذر قبول نہیں ہوگا

۱۶......باغیوں کی تحریرات کو لے کر ڈٹ جانے والوں کا عذر اللہ تعالیٰ محشر میں قبول نہیں فرمائیں گے کیونکہ

انہوں نے قرآن کے مقابلے میں تحریر کو ترجیح دی اور ثقہ علماء سے رُوگردانی کر کے باغیوں کے پیروکار بنے رہے۔ حالانکہ قرآن پاک کا نزول حق بتانے کیلئے ہوا جو انصاف کا ترازو ہے اور قرآن پاک کو علماء حق ہی خوب سمجھتے ہیں، باغیوں نے دونوں سے روگردانی کی۔

دوفریق

۱۸......وقوعِ قیامت کے بارے میں لوگوں کی دو جماعتیں ہیں، ایک وہ جو قیامت کو نہیں مانتے وہ استہزاء کے طور پر جلد وقوعِ قیامت کا مطالبہ کرتے ہیں، دوسری جماعت قیامت کو مانتی ہے اور اس کے وقوع سے ڈرتے ہیں کیونکہ وہاں حساب دینا ہے اور حساب مشکل ہے۔

اللہ حاکم اور بڑا مہربان ہے

۱۹......فرمان بھیجنے والا حاکم بڑا مہربان ہے سب کو رزق دیتا ہے اپنی مرضی کے مطابق لوگوں کے فوائد کو مدّنظر رکھ کر کم وبیش رزق دیتا ہے۔ بڑی قوت اور طاقت والا ہے۔ معبود برحق ہے اس کے فرمان کو تسلیم کرنے میں خیر ہے۔

ترغیب ِترہید

۲۰......آخرت کے طالب کی کھیتی یعنی کمائی کا اللہ تعالیٰ بڑھا کر بدلہ دیتے ہیں، جو صرف دنیا کا ارادہ رکھتا ہے اُسے کچھ نہ کچھ دنیا میں تو دے دیتے ہیں آخرت میں اُسے کچھ نہیں ملے گا، لہٰذا آخرت کی طرف رغبت اور دنیا سے زُہد اختیار کرنا چاہیے۔ (تائید......بنی اسرائیل:۱۸)

ترغیب ِتوحید

۲۱......شرعی حکمنامہ میں توحید کا حکم اور شرک کی نفی ہے اسے لینا چاہیے، آیا مشرکین کو ان کے مزعومہ شرکاء نے ایسی شریعت دی ہے جس میں شرک کا حکم اور توحید کی نفی ہے؟ اس میں حق یہ ہے وہ تو باغی ہوئے اگر اللہ کا فیصلہ نہ ہوتا کہ سزا بعد الموت ہوگی تو اِن ظالموں کو دنیا میں دردناک عذاب میں پکڑا جاتا۔ بروزِ قیامت ظالم اپنی بدکرداری کے وبال سے ڈر رہے ہوں گے جس ڈر کا فائدہ نہیں ہوگا اور ایمان والے خوش ہوں گے، وہ جنت میں ہوں گے ان کی چاہت کے مطابق انہیں سب کچھ ملے گا جو اللہ کا بڑا فضل ہوگا۔ یہی وہ خوشخبری ہے جو اللہ نے اپنے ایماندار صالح بندوں کو دنیا میں دی تھی اور میں اس کا اعلان کرتا رہا اور کر رہا ہوں تم سے اس کا معاوضہ بھی نہیں لیتا نہ احسان جتلاتا ہوں۔ لیکن ایک بات چاہتا ہوں وہ یہ کہ ہم سب رشتہ دار ہیں رشتہ داری کا خیال تو رکھو جو سب رشتہ دار رکھتے آئے

ہیں، وہ یہ ہے کہ تم میری دعوت قبول نہیں کرتے نہ کرو میرا دین نہیں مانتے نہ مانو، میری حمایت میں نہیں کھڑے ہوتے نہ کھڑے ہو، میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ مجھ پر ظلم نہ کرو مجھے اللہ کا دین اللہ کے بندوں تک پہنچانے دو رکاوٹ نہ بنو۔

اور میں جس خدا کی توحید کی طرف دعوت دیتا ہوں وہ نیکی کا ثواب بہت بڑھا کر دیتا ہے وہ گناہ معاف کرتا ہے، نیک اعمال کی قدر کرتا ہے، قبول کر کے انعام دیتا ہے۔

مشرکین سے شکویٰ

۲۴...... مشرک کہتے: غیر اللہ کی کارسازی اور حاجت روائی کی نفی کرنا حکمنامے میں نہیں ہے آپ اپنی طرف سے نفی کرتے ہیں، یہ اللہ تعالیٰ پر افتراء ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ افتراء نہیں کتبِ سابقہ اور عقل سلیم کے مطابق ہے۔ افتراء وہ لوگ کرتے ہیں جن کے دل پر مہر لگ گئی ہو، نورِ بصیرت سے خالی ہوں۔ آپ علیہ السلام تو عقل سلیم اور نورِ بصیرت والے ہیں، اللہ تعالیٰ کی خوب معرفت رکھتے ہیں۔ افتراء علی اللہ کیسے کر سکتے ہیں۔ افتراء تب ممکن تھا جب اللہ تعالیٰ (نعوذ باللہ) آپ کے قلب مبارک پر مہر لگا دیتے۔ الحمدللہ! اللہ نے آپ کے دل پر مہر نہیں لگائی، اللہ تعالیٰ تو باطل کو مٹاتے ہیں حق کو ثابت کرتے ہیں، دلوں کے راز جانتے ہیں، اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتے ہیں، گناہ معاف کرتے ہیں، تمہارے عمل کو جانتے ہیں ایمان والوں کی دعاؤں کو قبول کرتے ہیں، اپنے فضل سے زیادہ دیتے ہیں اور کافروں کو سخت سزا دیتے ہیں۔ توبہ کا دروازہ دنیا میں ان کے لیے بھی کھلا رہتا ہے۔

رزق میں تفاوت

۲۷...... اللہ تعالیٰ کے خزانے تو لامحدود ہیں سب کو وسیع رزق دے سکتے ہیں لیکن ایسا کرنے سے لوگوں کی زندگی مشکل ہو جاتی کوئی کسی کی نوکری اور خدمت کے لیے تیار نہ ہوتا اور اپنے سارے کام ہر آدمی کر نہیں سکتا ہے، اس واسطے تفاوت رکھ دیا تا کہ غریب لوگ مزدوری لے کر خوشی سے امیروں کے کام کریں اور امیر پیسہ خرچ کر کے اپنے کام کروا سکیں اس طرح تعلق جُوا رہے، سب کی زندگی اچھی گزرے۔

اللہ تعالیٰ بارش برسا کر لوگوں کی نا اُمیدی کو اُمید سے بدل دیتا ہے، لوگ خوشحال ہو جاتے ہیں۔ اللہ نے زمین آسمان پیدا کیے، جانور پیدا کر کے زمین پر پھیلا دیئے، زمین آباد ہو گئی۔ جیسے پھیلا سکتا ہے وہ جمع کرنے پر بھی قادر ہے، میدانِ محشر میں تمام مکلفین کو جمع کر کے حساب بھی لے گا۔

نزولِ مصائب کا سبب

۳۰...... دنیا میں جو مصائب کا نزول ہوتا ہے لوگوں کے اپنے اعمال کی شامت ہوتی ہے، کفار کے

لیے عذاب ہوتا ہے مومنوں کے لیے امتحان یا کفارۂ سیئات یا ترقیٔ درجات یا سستی سے بیدار کرنے کے لئے آتے ہیں۔

سمندری نظام

۳۲......سمندری نظام بھی مالکِ حقیقی معبودِ برحق کے قبضہ میں ہے اُس کی پشت پر بحری بیڑے چلتے ہوئے پہاڑوں کی طرح نظر آتے ہیں، ہوا اُنہیں دھکیل کرلے جارہی ہوتی ہے، اگر ہوا رک جائے بیڑے بھی سمندر کی پشت پر کھڑے رہ جاتے ہیں۔اس سارے نظام میں صبر شکر کرنے والوں کے لیے دلائل توحید ہیں۔اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو ان بیڑوں کو لوگوں کے کرتوتوں کی وجہ سے ہلاک کردے لیکن وہ بہت کچھ معاف کرتا رہتا ہے، اُسے علم ہے جو لوگ آیاتِ الٰہی میں جھگڑتے ہیں اُن کے لیے کوئی خلاصی کی جگہ نہیں ہے۔

دنیا اور آخرت کا تقابل

۳۶......دنیا اور آخرت میں یہ فرق ہے کہ دنیا کی چیزیں حقیر اور تھوڑی دیر نفع اٹھانے کی ہیں آخرت کی چیزیں بہت بہتر اور ہمیشہ باقی رہنے والی ہیں ان لوگوں کو ملتی ہیں جن میں یہ صفات ہوں: (۱) مومن ہوں (۲) اللہ پر اعتماد رکھیں (۳) بڑے گناہوں سے بچیں (۴) بے حیائی سے بچیں (۵) غصہ آجائے تو معاف کردیں (۶) اپنے رب کا ہر حکم قبول کریں (۷) نماز قائم رکھیں (۸) مشورے سے نظام چلائیں (۹) اللہ کی راہ میں خرچ کریں (۱۰) جب ان پر کوئی زیادتی کرے اور اَکڑا ہوا ہو معافی نہ مانگے تو اُس سے بدلہ لے لیں (۱۱) اگر نادم ہو جائے معافی مانگے تو معاف کردیتے ہیں۔

بُرائی کا بدلہ

۴۱......برائی کا بدلہ لینا جائز ہے زیادتی جائز نہیں لیکن جو شخص بدلے کا حق محفوظ رکھنے کے باوجود معاف کر دے تو بہت بہتر ہے اس کو اللہ اجر دے گا، جو شخص ظلم کیے جانے کے بعد ظالم سے بدلہ لے لے اُس پر کوئی الزام نہیں، سرکشوں اور ظالموں پر گناہ ہے اور دردناک عذاب ہے۔صبر کر لینا اور معاف کر دینا ہمت کا کام ہے جو کرنا چاہیے۔ جسے اللہ گمراہ کر دے اُسے کوئی راہ پر نہیں لاسکتا۔ظالم جب عذاب دیکھیں گے واپسی کی درخواست کریں گے قبول نہیں ہوگی۔عدالتِ خداوندی میں پیشی کے وقت ان کی حالت یہ ہوگی کہ ان کی آنکھیں جھکی ہوئی ہوں گی، چھپی نظروں سے دیکھیں گے، ان کو دیکھ کر ایمان والے کہیں گے یہ اپنے آپ اور اہل وعیال کو خسارے میں ڈال کر پورے خسارے والے ہوگئے ہیں، ان کی مدد کرنے والے دوست نہیں ہوں گے، اللہ کے گمراہ کردہ لوگ راستے پر نہیں آسکتے۔

راہِ ہدایت پر آنے کا طریقہ

۴۷...... مرنے سے پہلے اللہ کا حکم مان لو ہدایت پر آ جاؤ گے۔ مرنے کے بعد نہ کوئی جائے پناہ ملے گی نہ انکار کی گنجائش ہوگی۔ آپ کا کام پہنچانا ہے زبردستی منوانا نہیں۔ ادھر انسان کا یہ حال ہے کہ اللہ کی رحمت مل جائے تو شکر نہیں کرتا اکڑتا ہے...... اگر اُس کو اس کے اپنے ہاتھوں کی کمائی کی پاداش میں کوئی تکلیف آئے تو جزع فزع کرتا ہے، صبر نہیں کرتا۔ انسان ہے ہی ناشکرا!!

دلیلِ توحید

۴۹...... حکومت اللہ کی ہے، خالق بھی اللہ ہے۔ انسانوں کو بھی اولاد اللہ دیتا ہے اپنی مرضی سے کسی کو لڑکیاں، کسی کو لڑکے، کسی کو لڑکوں اور لڑکیوں کے جوڑے دیتا ہے اور کسی کو کچھ نہیں دیتا۔ تو معلوم ہوا مختارِ کُل بھی اللہ ہے اس واسطے معبود اور حکمران بھی اللہ ہے اس کے حکمنامے کے مطابق اُسی کی اطاعت کرو۔ نجابتِ اولاد بڑی نعمت ہے جیسے کہ شاعر نے کہا:

نِعَمُ الْاِلٰـهِ عَلَى الْعِبَادِ كَثِيْرَةٌ
وَأَجَلُّهُنَّ نِجَابَتُ الْاَوْلَادِ

”اللہ کی نعمتیں تو بندوں پر بہت ہوتی ہیں ان میں بڑی نعمت اولاد کا کھرا اور نیک ہونا ہے“۔

تعلیم الٰہی کے طریقے

۵۱...... پہلا طریقہ خواب میں حکم دینا ہے جیسے ابراہیم علیہ السلام کو ذبحِ وَلَد کا حکم خواب میں دیا گیا، دوسرا طریقہ بغیر واسطے کے پردے کے ساتھ کلام کرنا جیسے موسیٰ علیہ السلام سے طُور پر کلام کیا، تیسرا طریقہ فرشتے کا انسان کی صورت میں آ کر کلام کرنا جیسا کہ حدیثِ جبریل میں ہے کہ جبریل علیہ السلام انسانی شکل میں آئے، پانچ سوال کیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیئے، وہاں موجود تمام صحابہؓ نے اپنی آنکھوں سے جبرئیل علیہ السلام کو دیکھا اور کانوں سے کلام سنا، اور کبھی فرشتہ کلام کرتا ہے لیکن نظر کسی کو نہیں آتا بلکہ نبی کے سوا اُس کے کلام کو کوئی نہیں سنتا جیسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر اکثر وحی ہوتی تھی۔ یہ تین طریقے انبیاء علیہم السلام کے ساتھ خاص ہیں۔

چوتھا طریقہ الہام ہے اس کے حجت ہونے کیلئے شریعت کے موافق ہونا ضروری ہے۔ یہ الہام عام بندوں کو بھی ہوتا ہے، جیسا کہ اُمّ موسیٰ کے بارے میں آیا ہے وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اُمِّ مُوْسٰى اور جانوروں کو بھی ہوتا ہے جیسا کہ وَاَوْحٰى رَبُّكَ اِلَى النَّحْلِ.

دلیل وحی

۵۲...... یہ حکمنامہ بھی آپ علیہ السلام کو وحی کے ذریعے پہنچایا گیا جو روح کی حیثیت رکھتا ہے، اس سے پہلے نہ آپ کتاب کو جانتے تھے نہ ایمان کی تفصیل کا آپ کو علم تھا، ہم نے اس کو نور بنایا، اپنے بندوں کی اس نور کے ذریعے راہنمائی کرتے ہیں۔ یقیناً آپ لوگوں کو صراطِ مستقیم کی راہنمائی کرتے ہیں۔ صراطِ مستقیم اللہ کی راہ ہے جو حکم نامے میں موجود ہے۔ یاد رہے کتاب بھیجنے والا زمین وآسمان کی ہر چیز کا مالک وحکمران ہے، اس کی طرف تمام امور لوٹتے ہیں، وہی تدبیر سے نظام چلاتا ہے اور وہی آخرت میں عدل کے ساتھ فیصلے کرے گا۔

تمت خلاصة سورة الشورٰی بفضل الإله الماوٰی والملجاء ، الحمد للّٰه ربّ العالمین والصّلوٰة والسّلام علٰی محبوب ربّ العالمین۔ اللّٰهم تقبّله منّی واغفر لی وارحمنی یا ارحم الرّاحمین۔ امین یا الله العالمین۔ (ابوعبید)

۲۹رذوالحجہ ۱۴۴۳ھ/ ۲۹رجولائی ۲۰۲۲ء

سُورَةُ الزُّخْرُفِ مَكِّيَّةٌ

[ترتیب قرآنی (۴۳) ترتیب نزولی (۶۳) آیات (۸۹) رکوع (۷)]

ربط : سورۃ الشوریٰ میں وحدتِ ادیان کا ثبوت اور اُن تحریرات کا رد تھا جو باغیوں نے تحریر کیں۔ سورۃ الزخرف میں شفیعِ غالب کا رد ہے اور حکمنامے کی تجدید ہے۔

خلاصہ: موضوعِ سورۃ نفی شفاعت قہری پر تین عقلی، چار نقلی، ایک وحی دلیل آئی، منکرین پر ڈراوے، شکوے اور جوابات، ماننے والوں کو بشارتیں، حقارتِ دنیا وغیرہ مضامین اس سورہ میں آئیں گے۔

تمہید

۱......حکمنامے کا تعارف ہے کہ وہ واضح اور فصیح کتاب ہے، اس کو ہم نے عربی زبان میں بھیجا ہے تا کہ عربی مخاطب اس کو بغیر ترجمان اور دِقت کے سمجھ کر عمل کر سکیں۔ یہ لوحِ محفوظ میں بھی مرقوم ہے۔ ہمارے ہاں یہ بلند درجے والی دانشمندی سے بھرپور کتاب ہے۔ کسی معاند و مشرک کے نہ ماننے سے ہم اس نصیحت والے حکمنامے کے نزول کو نہیں روکیں گے لہٰذا ہمارے رسول کی تعلیم کے مطابق اس پر عمل کر کے دنیا اور آخرت کی فلاح حاصل کرو۔

ہم پہلے بھی رسول بھیجتے رہے، معاندین ان کی تکذیب کرتے رہے اُن سے استہزاء کرتے رہے، ہم نے رسول بھیجنے بند کیے نہ تعلیم کا سلسلہ روکا۔ یہی طریقہ جاری رہے گا۔ (تعلیم کا طریقہ علماء سے چلایا جاتا رہے گا، انبیاء و رسل کا آنا بند ہو چکا) ہم نے جیسے پہلے استہزاء کنندگان کو پکڑا اہلاک کیا، اگر موجودہ معاند بھی باز نہ آئے تو ہلاک کیے جا سکتے ہیں۔ پہلے لوگوں کی مثال سے عبرت پکڑنا چاہیے۔

عقلی اعترافی دلیل بر توحید

۹......آپ ان منکرین سے جو تکذیب میں پیش پیش ہیں اگر پوچھیں کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا تو وہ کہیں گے اللہ نے پیدا کیا ہے جو کامل قدرت کامل علم والا ہے، اُس نے تمہارے لیے زمین کو بچھونا بنایا اس پر راستے بنائے تا کہ تم اپنے مقصود کی طرف راہ پا سکو۔ وہ تمہارے لیے بارش برسا کر مردہ زمین میں حیات ڈال کر تمہارے لیے روزیاں پیدا کرتا ہے اُس نے تمہارے جوڑے بنائے اور ہر چیز کے جوڑے بنائے۔ تمہاری سواری کے لئے کشتیاں

اور جانور (گدھے، گھوڑے، اونٹ وغیرہ) پیدا کیے تاکہ اِن پر سوار ہو کر اللہ کا شکر ادا کرو اور کہو: پاک ہے وہ ذات جس نے ہمارے لیے ان کو پیدا کیا اور ہمارے فرمان کے تابع کر دیا ہم خود اِن کو تابع کرنے والے نہ تھے، ہم سب اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ جس ذاتِ اقدس کے یہ کارنامے ہیں وہ معبود برحق ہے اس پر کوئی شفیعِ غالب نہیں ہے۔

مشرکین کی حماقتیں

۱۵......پہلی حماقت یہ ہے کہ بندوں میں سے بعض کو اللہ کا جزو قرار دیتے ہیں خاص کر جس لڑکی کی پیدائش سے ان کا منہ فق ہو جاتا ہے، زیورات میں پرورش پاتی ہے، کھل کر بات بھی نہیں کر سکتی اُس کو اللہ کی بیٹی قرار دیتے ہیں۔ دوسری حماقت فرشتوں کو لڑکیاں قرار دے کر بنات اللہ کہتے ہیں۔ تیسری حماقت: وہ کہتے ہیں کہ اگر اللہ چاہتا تو ہمیں غیر اللہ کی عبادت نہ کرنے دیتا۔ یہ سب بغیر دلیل کے اٹکل پچو سے کہتے ہیں۔ اور باپ دادوں کی اندھی تقلید کرتے ہوئے کہتے ہیں ہمارے باپ دادے اسی راہ پر چلے تھے ہم بھی اسی راہ پر چلیں گے ہمیں چلنے دو۔

تردید و انجام

۲۳......تم سے پہلے لوگوں کی طرف ہم نے رسول بھیجے وہاں کے دولت مندوں نے کہا: ہم اپنے باپ دادوں کی اقتداء کریں گے، انہوں نے رسولوں کی بات نہ مانی تو ہم نے ان کو مختلف قسم کے عذاب میں پکڑ کے ہلاک کر دیا، تم نے بھی اپنے جاہل آباء کی تقلید نہ چھوڑی تو ہلاک ہو جاؤ گے۔

دلیل نقلی بر توحید

۲۶......ابراہیم علیہ السلام نے اپنی قوم اور باپ سے فرمایا: میں تمہارے معبودانِ باطلہ سے بری ہوں، میں اس کی عبادت کرتا ہوں جس نے مجھے پیدا کیا اور سیدھے راستے پر چلایا۔ انہوں نے اس بات کو اپنی اولاد میں بھی چلا دیا تاکہ لوگ اس کلمۂ توحید کی طرف رجوع کرتے رہیں۔

مشرکینِ مکہ کو گمراہی کے باوجود ہلاکت سے بچائے رکھا یہاں تک کہ ان کے پاس حق اور رسولِ مبین آ گئے تو انہوں نے جادو کہہ کر انکار کر دیا اور کہا کہ یہ قرآن اللہ کی کتاب ہے تو مکہ اور طائف کے کسی سردار پر کیوں نہیں اُترا۔ جواب دیا نبوت میری رحمت ہے جسے چاہتا ہوں دیتا ہوں، اس کے کم درجہ کی چیز لوگوں کی معیشت ہے وہ بھی میں خود تقسیم کرتا ہوں، کسی کے حوالے نہیں کی۔ تقسیم معیشت کا میرا اپنا نظام ہے کسی کو کم دیتا ہوں کسی کو زیادہ تاکہ زندگی کا نظام احسن طریقے سے چلتا رہے۔ امیر کام کروا کر غریب کام کر کے خوش ہوتا ہے۔ سارے امیر ہوتے تو خدمت کے لئے کوئی تیار نہ ہوتا۔ باقی مالی خزانے میرے پاس بھرپور ہیں، اگر میں سب مشرکین کو اتنا سونا چاندی دے دوں جس سے

وہ محل بنائیں، سونے چاندی کی چھتیں، سیڑھیاں، دیواریں، دروازے بنائیں تو دے سکتا ہوں، اسی طرح کرنے سے سب لوگ کفر پر جمع ہو جائیں گے، ان کا نقصان ہوگا۔ دنیا تو تھوڑا سا نفع اٹھانے کا سامان ہے اصل تو آخرت کی کامیابی ہے وہ متقی لوگوں کو ملے گی، اس واسطے انکار کو چھوڑ و متقی بن کر کامیاب ہو جاؤ۔

زجر اور وجہِ انکار

۳۶...... جو شخص رحمان کی یاد اور نصیحت سے اندھا بن جاتا ہے اللہ تعالیٰ شیطان کو اس کے ساتھ جوڑ دیتے ہیں وہ ان کا دوست بن کر ان کو اللہ کی راہ سے روکتا ہے لوگ اس گمراہی کو ہدایت تصور کرتے ہیں اور قیامت کے روز کہیں گے کاش ہمارے اور شیطان کے درمیان بہت دوری ہوتی لیکن اس تسلیم سے فائدہ نہیں ہوگا سب عذاب میں شریک ہوں گے اب یہ اندھے بہرے بنے ہوئے ہیں اگر ہم چاہیں تو انتقام لیں اور ہلاک کر دیں۔

دلیل وحی

۴۳...... آپ صراط مستقیم پر ہیں اُس وحی کو تھامے رکھیں جو آپ کی طرف آئی ہے، اس میں نصیحت ہے، آپ سابقہ رسولوں کی تعلیمات سے یا ان کے پیر کاروں سے پوچھ لیں ہم نے وہ معبود نہیں بنائے جن کی عبادت اللہ کے سوا کی جائے۔

تیسری دلیل نقلی بر توحید

۴۶...... موسیٰ علیہ سلام ہمارا حکم نامہ لے کر فرعون کے پاس آئے، توحید کی دعوت دی، معجزات دکھائے انہوں نے ماننے کی بجائے ہنس کر مذاق اڑانا شروع کیا پھر اللہ نے انہیں مختلف سزائیں دینی شروع کیں جو موسیٰ علیہ سلام کے معجزات تھے جن کا ذکر سورت الاعراف میں ہے۔ فرعونیوں نے کہا آپ دعا مانگ کر عذاب ہٹا دیں تو ہم آپ کی راہنمائی میں چلیں گے لیکن چند دن کے بعد معاہدہ توڑ دیتے، تو ایک دن فرعون نے سرداروں کو اکٹھا کر کے کہا میں مصر کا بادشاہ ہوں یہ دریا میرے حکم کے تابع ہے بتاؤ میں بہتر ہوں یا موسیٰ جو حقیر ہے، کھل کر بات بھی نہیں کر سکتا، اُس کے ہاتھوں میں بادشاہ کی علامت سونے کے کنگن بھی نہیں ہیں نہ اُس کی حفاظت کے لیئے فرشتے صف باندھ کر کھڑے ہوتے ہیں۔ فرعون نے قوم کو بے وقوف بنایا، قوم اس کے پیچھے لگی رہی آخر کار ہم نے اُن کو ہلاک کر دیا، آنے والے لوگوں کے لیئے نشانِ عبرت بنایا۔

مشرکین سے شکویٰ

۵۷...... جب عیسیٰ علیہ سلام کا تذکرہ آتا تو مشرکین تالیاں بجا کر زور سے ہنسنے لگتے، کہتے جب شرکاء پرستش

کیے جانے کی بناء پر جہنم میں جائیں گے تو عیسیٰ، عزیر اور ملائکہ کی بھی پرستش کی گئی پھر وہ بھی (نعوذ باللہ) جہنم میں جائیں گے، ان کے ساتھ ہمارے شرکاء بھی جہنم میں گئے تو ہمیں منظور ہے (اصل ان کا مقصد یہ تھا کہ نہ جہنم ہے نہ کسی نے جہنم میں جانا ہے نہ مرنے کے بعد اُٹھنا ہے) ان کا جواب ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام تو اللہ کے انعام یافتہ بندے ہیں، بنی اسرائیل کے لیئے مثال ہیں قیامت کی علامت ہیں، ان کے آنے کے بعد قیامت بہت قریب آ چکی ہوگی ان کی تعلیمات میں ہے قیامت قائم ہوگی اس میں شک نہ کرو میری اتباع کرو یہ صراطِ مستقیم ہے، تمہیں شیطان اس راہ سے نہ روکے وہ تو تمہارا کھلا دشمن ہے، عیسیٰ تمہیں جہنم سے بچانے کے لیئے آئے ہیں نہ کہ وہ خود جہنم میں جائیں گے، یہ تمہاری غلط فہمی ہے یا ضد بازی ہے، کیونکہ عیسیٰ علیہ السلام صاف فرما رہے ہیں (اِنَّ اللّٰهَ رَبِّیْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ) قیامت اچانک آئے گی کسی کو پتہ بھی نہ چلے گا، وہاں تو دوست ایک دوسرے کے دشمن بن جائیں گے، جو دوستی تقویٰ کی بنا پر ہوگی وہ باقی رہے گی وہ ایک دوسرے کی سفارش بھی کریں گے۔

خطابِ خداوندی برائے متقین

۷۰......اللہ تعالیٰ اپنے خاص متقی بندوں کو محبت بھرا خطاب فرمائیں گے کہ آج تمہارے اوپر نہ خوف ہے نہ غم ہوگا تم میرے احکام پر ایمان لائے فرمانبردار بن کر زندگی گزاری اب تم اپنے جوڑوں سمیت بن سنور کر جنت میں داخل ہو جاؤ، سونے کے برتنوں میں کھانے اور مشروبات ڈال کر گھمائے جائیں گے تمہارے دل کی خواہش پوری ہوگی، تمہاری آنکھیں نعمتیں دیکھ کر ٹھنڈی اور خوش ہو جائیں گی۔ وہ جنت تمہارے اعمال کی وجہ سے تمہاری وراثت میں دی جائے گی۔ وہاں کثرت سے خشک اور تازہ پھل کھاتے رہنا۔ (اللّٰھم ارزقنی هذه العزة بفضلک)

مجرمین کی اقسام

۷۷......کفار کی تمام اقسام ہمیشہ کے لیئے جہنم میں جائیں گے۔ عذاب میں کمی نہیں آئے گی وہ مایوس ہوں گے جہنم کے داروغے سے درخواست کریں گے کہ رب تعالیٰ سے کہہ کر ہمیں موت دلوا دے، وہ کہے گا تم نے ہمیشہ اس میں رہنا ہے، مرنا نہیں۔

زجر برائے مشرکین

۷۹......ارشاد باری؛ ہم تو تمہارے پاس حق لائے تم اُسے ناپسند کرتے ہو اگر تم نے حق اور حق والوں کے خلاف کوئی فیصلہ کر لیا ہے تو ہم نے بھی کر لیا ہے کہ اپنے پیغمبر کی حفاظت کریں گے، حق محفوظ رہے گا۔ ہم تمہاری سرگوشیاں جانتے ہیں اور ہمارے فرشتے لکھ رہے ہیں اُس کے مطابق تم سے نمٹیں گے۔

اللہ تعالیٰ نے وعدہ پورا فرمایا، حضور علیہ السلام کو مشرکین کے قتل کے منصوبے سے بچا کر مدینہ منورہ پہنچایا

حکمرانی عطا کی، مکہ فتح ہوا، دین چار دانگ عالم میں پھیلتا چلا گیا، مشرکین ناکام ہوئے۔

طریقِ مناظرہ

۸۱......آپ مشرکین سے فرما دیں اگر رحمان کی اولاد ہوتی تو میں سب سے پہلے ان کی عبادت کرتا ہے وہ اولاد اور شرکاء سے پاک ہے، آسمانوں زمین کا پروردگار ہے، اسے اولاد کی کیا ضرورت ہے؟ آپ نے مسئلہ سمجھا دیا ہے لوگ نہیں مانتے تو انہیں چھوڑ دیں وہ کج بحثی کرتے رہے، کھیل کود میں مست رہیں ان کی پکڑ کا دن آ جائے گا، ساری حقیقت ان کے سامنے آ جائے گی۔

وحدانیتِ خداوندی

۸۴......آسمان اور زمین صرف ایک معبود برحق ہے جو کامل علم والا ہے، برکت دہندہ ہے حاکم مطلق ہے، وقوعِ قیامت کا صحیح وقت بھی اُس کو معلوم ہے، سب نے اس کی طرف لوٹ کر جانا ہے اُس نے فیصلہ کرنا ہے۔ مشرک جن کو اللہ کے سوا پکارتے ہیں وہ تو سفارش بھی نہیں کر سکیں گے۔ سفارش تو اللہ کی اجازت کے ساتھ وہ کر سکے گا جس نے حق کی گواہی دی ہوگی یعنی موحّد ہوگا۔ اگر آپ ان منکرین سے پوچھیں انہیں کس نے پیدا کیا ہے؟ تو جواب میں کہیں گے اللہ نے پیدا کیا ہے، تو اُنہیں کہیں پھر کہاں الٹے چل کر غیر اللہ کی عبادت میں لگ گئے ہو۔ اللہ تعالیٰ یہ بھی جانتا ہے کہ میرا پیغمبر یا ربّ یا ربّ کہہ کر بار بار کہہ رہا ہے کہ یہ لوگ ایمان نہیں لا رہے۔ آپ جو چاہیں ان کے ساتھ معاملہ کریں۔ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں ابھی آپ تبلیغ جاری رکھیں۔ بددعا سے اعراض کر لیں، ان کی ایذاؤں سے درگزر کر لیں۔ سلام متارکت کہہ کر بے شک ان سے الگ ہو جائیں ان کو پتہ چل جائے گا جو ان کے ساتھ ہوگا، ابھی حوصلہ کریں (کیا شفقت خداوندی ہے)۔

تمت خلاصة سورة الزخرف بمنّ اللّٰہ ورحمتہ ، الحمد للّٰہ ربّ العالمین و الصّلوۃ والسّلام علی محبوب ربّ العالمین و خاتم النبیّین صلی اللہ علیہ وسلم۔ اللّٰھم تقبّلہ منّی واغفر لی وارحمنی یا ارحم الرّاحمین۔ اٰمین یا الٰہ العالمین۔ (ابو عبید)۔

۳۰ رذوالحجہ ۱۴۴۳ھ / ۳۰ رجولائی ۲۰۲۲ء

سُوْرَةُ الدُّخَانِ مَكِّيَّةٌ

[ترتیب قرآنی (۴۴) ترتیب نزولی (۶۴) آیات (۵۹) رکوع (۳)]

ربط: سورۃ الزخرف میں بتایا گیا کہ کتاب اللہ فصیح عربی زبان میں ہے اور اللہ کے نزدیک بلند درجے والی حکمت سے پُر ہے۔ اب سورۃ الدخان میں ہے کہ اس کو ہم نے برکت والی رات میں اُتارا ہے لہٰذا جو اُس کو پڑھ کر عمل کرے گا وہ بھی برکت حاصل کرے گا۔

خلاصہ: دعویٰ سورۃ: بغیر اسباب کے سننے اور جاننے والا صرف اللہ ہے، اس پر دلیل، ماننے والوں کو خوشخبری، نہ ماننے والوں کو تخویف ہے۔

ترغیب الی القرآن

۲..... حکمنامہ جو کلام اللہ ہے اس کو کتاب بنا کر ہم نے برکت والی رات لیلۃ القدر میں اُتارا، اس میں بے خبر لوگوں کو خبردار کیا اس میں حکمت والے کام جدا جدا سمجھائے گئے، رسول بھیج کر برکت کو مکمل کیا۔ اللہ تعالیٰ یقیناً بغیر اسباب کے سنتا اور دیکھتا ہے، پروردگار ہے، زندگی اور موت دینے والا ہے، وہ تمہیں اور تمہارے باپ دادوں کو پالتا ہے۔ یہ دلیل ہے کہ اللہ معبود برحق ہے اُس پر کوئی شفیع غالب بھی نہیں ہے، لوگ خواہ مخواہ شک میں پڑے ہوئے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تنگ ہو کر مشرکین کے لیے قحط کی بددعا کی جو قبول ہوگئی۔ ایسا قحط آیا کہ لوگ مردار، ہڈیاں اور گندگیاں کھانے پر مجبور ہو گئے، وہ بھوک سے نڈھال ہو گئے، آنکھوں پر کمزوری سے اندھیرا آ گیا، انہیں دھواں دھواں محسوس ہوتا تھا، جو دردناک عذاب تھا۔ کہنے لگے: اے ہمارے رب! اسے ہٹا دے ہم ایمان لاتے ہیں، یا آنحضرت ﷺ سے کہا: آپ ہمارے لیے قحط دور کرنے کی دعا کریں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے قحط ختم ہوا، پھر بھی نصیحت نہ پکڑی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سکھایا ہوا، مجنون کہا، جس دن ہم بڑی گرفت کریں گے تو یقیناً انتقام لے لیں گے جیسا کہ بدر میں گرفت ہوئی۔ ستر (۷۰) سردار مارے گئے، ستر قید ہوئے۔

فرعون کی گرفت

۱۷..... فرعون کے پاس حضرت موسیٰ علیہ السلام معزز رسول آئے اُسے فرمایا: میں امانت دار رسول ہوں،

توحید کی دعوت قبول کرو اور میری قوم بنی اسرائیل کو آزاد کرو، مجھ پر سرکشی نہ کرو۔ فرعون نے سنگساری کی دھمکی دی۔ تو فرمایا: میں اللہ کی پناہ لیتا ہوں اگر تم ایمان نہیں لاتے تو مجھ سے الگ ہو جاؤ۔ پھر اللہ سے دعا مانگی: یہ مجرم لوگ ہیں، ایمان بھی نہیں لاتے، مجھے سنگساری کی دھمکی دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: منصوبہ تیار کر لو رات کے وقت میرے بندوں کو لے کر مصر سے نکل جاؤ۔ وہ تمہارا پیچھا کریں گے تم جب دریا سے پار ہو جاؤ گے تو فرعون فوج سمیت دریا میں داخل ہو کر غرق ہو جائے گا۔ (اس پر عمل ہوا)

آلِ فرعون کے متروکات

۲۸......فرعون غرق ہوا اُس کی الوہیت اور حکومت ختم ہو گئی۔ وہ باغات، چشمے، کھیتیاں، بنگلے کوٹھیاں شاہی محلات اور عیش پرستی کی سب چیزیں چھوڑ گیا، جو بعد میں بنو اسرائیل کے کام آئیں۔ وہ اتنے مبغوض تھے کہ ان کی ہلاکت پر آسمان زمین کی کوئی چیز روئی نہ غمزدہ ہوئی۔ ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ مومن کے لیے دو دروازے ہوتے ہیں ایک سے اُس کے نیک اعمال آسمان کی طرف چڑھتے ہیں، دوسرے دروازے سے اس کے لیے رزق اُترتا ہے جب وہ مر جاتا ہے تو دونوں اس پر روتے ہیں (ترمذی کتاب التفسیر)

نجات وفضائلِ بنواسرائیل

۳۰......اللہ نے بنو اسرائیل کو سرکش فرعون کے عذاب مُہین سے نجات دی اور ان کے زمانے کے لوگوں پر اُنہیں فضیلت دی اور اُنہیں چن لیا اور انہیں انعامات عطا کیے، من وسلویٰ کھانے کے لیے اور بادل سائے کے لئے عطا کیے۔

اہلِ مکہ کی طرف التفات

۳۴......مکہ والے بعث کے منکر ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم مر کر مٹی ہو جائیں گے، دوبارہ زندہ ہو کر نہیں اٹھنا اور کہتے تھے اگر تم سچے ہو تو ہمارے باپ دادوں کو زندہ کر کے لے آؤ، ان کو جواب دیں تم بہتر ہو یا قوم تُبع اور ان سے پہلے کفار جنہیں ہم نے ہلاک کیا؟ کیونکہ وہ مجرم لوگ تھے تم نے بھی جرم نہ چھوڑا تو ہلاک ہو جاؤ گے۔

عقلی دلیل

۳۸......اللہ نے آسمان، زمین اور باقی چیزیں اظہارِ حق کے لئے پیدا کیں جو وحدانیت پر کافی وافی دلیل ہیں لیکن اکثر لوگ علم نہیں رکھتے۔ فیصلے کا دن مقرر ہے جس میں دوست کے کام نہ دوست آئیں گے نہ کہیں اور سے مدد کیے جائیں گے۔ عذاب سے وہی محفوظ رہے گا جس پر اللہ تعالیٰ رحم کریں گے۔

جہنمیوں کا کھانا

۴۳......زقوم کا خاردار درخت گناہگاروں کا کھانا ہوگا جو پیٹ میں اس طرح جوش مارے گا جیسے ہنڈیا میں گرم پانی اُبلتا ہے فرشتے گھسیٹ کر اُسے جہنم کے درمیان پھینکیں گے، اس کے سر کے اوپر بھی گرم پانی ڈالا جائے گا اُسے کہا جائے گا چکھ لے تو بڑا معزز مکرم آدمی ہے، یہ وہی عذاب ہے جس میں تم شک کرتے تھے۔

پرہیزگاروں کا مقام

۵۱...... پرہیزگار امن کے مقام میں ہوں گے جہاں باغ اور چشمے ہوں گے ان کا لباس ریشمی ہوگا شاہی تختوں پر تکیہ لگائے آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے، موٹی آنکھوں والی خوبصورت دوشیزاؤں سے ان کی شادی کردی جائے گی اپنے مرضی کے مطابق ہر قسم کے پھل منگوائیں گے، ان پر موت نہیں آئے گی، جہنم سے بچے ہوئے ہوں گے، یہ بڑی کامیابی ہے۔ سب کچھ اللہ کے فضل سے ہوگا۔ قرآن پاک عربی زبان میں ہے تاکہ آسانی سے سمجھیں اور نصیحت پکڑیں۔ آخر میں ہے سب انتظار کرو سب کا انجام سامنے آجائے گا۔ (یا اللہ میرا انجام اچھا کرنا محض اپنے فضل سے کرنا۔ ابوعبید)

تمت خلاصة سورة الدخان بفضلِ الرّحمٰن والصّلوة والسّلام علٰی سیّد الرّسل وآلہٖ واصحابہٖ اجمعین۔

۳۱ر جولائی ۲۰۲۲ء

سُوْرَةُ الْجَاثِيَةِ مَكِّيَّةٌ

[ترتیب قرآنی (۴۵) ترتیب نزولی (۶۵) آیات (۳۷) رکوع (۴)]

ربط: سورۃ الدخان کے شروع میں عظمتِ قرآن، درمیان میں نفی شفاعت قہری اور آخر میں قرآن پر عمل کرنے والے متقیوں کی شان کا بیان تھا۔ سورۃ الجاثیہ کے شروع میں بھی عظمتِ قرآن اور آخر میں قرآن بھیجنے والے کی عظمت اور کبریائی کا بیان ہے، اور درمیان میں مجازاتِ اعمال، کفار اور مومنوں میں عدم مساوات کا بیان ہے اور نفی شفاعت قہری کا اعلان ہے۔

خلاصہ: نجات دین کی اتباع میں ہے، اپنی یا اپنے آباء کی خواہشات کی اتباع میں نہیں ہے۔ اس پر چار دلائل، تخویفات، زجرات اور بشارات کے مضامین آئے ہیں۔

تمہید

۲......قرآن کی طرف ترغیب ہے کہ یہ ایک حکمنامہ ہے بھیجنے والا زبردست قوت والا اور کامل علم والا ہے اُس نے آسمان اور زمین پیدا کیے ہیں جن میں اُس کی توحید پر بہت دلائل ہیں، انسانوں اور چوپایوں کو بھی اس نے پیدا کیا ہے ان میں بھی دلائلِ توحید ہیں۔ وہ رات اور دن کو پیدا کر کے لاتا اور لے جاتا ہے۔ بارش برساتا ہے، زمین کو زندہ کر کے تمہیں رزق مہیا کرتا ہے، تیز اور نرم ہوائیں بھی چلاتا ہے۔ ان میں عقلمندوں کے لیے دلائلِ توحید باری واضح طور پر موجود ہیں۔ اس کے حکمنامے کی آیات میں حق ہی حق ہے جو تمہیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں لوگ ان پر ایمان نہ لائے تو اور کس پر ایمان لائیں گے؟؟

منکرین کی ہلاکت

۷......قرآن پاک جو حکمنامہ ہے اس کا انکار کرنے والے ہلاک ہوں گے کیونکہ وہ عقائد میں جھوٹے اور اعمال میں نافرمان ہیں وہ احکام کو سن کر تکبر اور ضد میں آ کر کفر پر اڑے رہتے ہیں اور سُنی اَن سُنی کر دیتے ہیں، ان کو دردناک عذاب ہوگا ان میں سے کچھ وہ بھی ہیں جو صرف انکار نہیں کرتے بلکہ قرآن کا مذاق بھی اڑاتے ہیں۔ یہ ذلیل ہو کر جہنم میں جائیں گے ان کا مال اور عہدہ کام نہیں آئے گا، نہ ان کے شرکاء ان کو چھڑائیں گے، قرآن پاک تو نری

ہدایت ہے ان کے منکر کو دردناک عذاب ہوگا۔

عقلی دلیل

۱۲......حکمران معبود برحق اللہ ہے جس نے تمہارے نفع کے لیے سمندر مسخر کئے اس میں کشتیاں اس کے حکم سے چلتی ہیں، تم ان کے ذریعے اللہ کا فضل تلاش کرتے ہو۔ حج عمرے اور تجارتی سفر کرتے ہو بلکہ آسمان اور زمین کی ہر چیز اللہ نے تمہارے نفع کے لیئے مسخر کر رکھی ہے جن میں تمہارے منافع بھی ہیں اور دلیل توحید بھی ہیں اس نے اپنے مومن بندوں کو حکم دیا کہ تم لوگ ان لوگوں سے درگزر کر لو جو نافرمانی اور گستاخی کے باوجود عذابِ الٰہی سے نہیں ڈرتے بلکہ جنگ وجدل کرتے ہیں ہم خود ان کو ان کے کردار پر سزا دیں گے جیسا کہ ایک موقع پر عبداللہ بن ابی منافق نے حضرت رسول اللہ ﷺ اور حضرت عمرؓ کے بارے میں بکواس کی تھی سَمِّنْ کَلْبَکَ یَاکُلُکَ کتے کو پال کر موٹا کر وہ تجھے کھائے۔ (تفصیل معارف القرآن میں دیکھیں)

مجازاتِ اعمال

۱۵......انسان نیکی اپنے فائدے کے لیئے کرتا ہے جو برائی کرے نقصان بھی اسی کو ہوگا۔

نقلی دلیل بر توحید

۱۶......اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو اس زمانے کی تمام قوموں پر فضیلت، حکومت اور حکمت دی جو کتاب اُن پر اتری (تورات) اس میں بھی توحید کو واضح طور پر بیان کیا گیا، اس میں ہے: اَنْ لَّا تَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِیْ وَکِیْلًا (بنی اسرائیل) پھر انہوں نے ضد میں آکر آپس میں اختلاف کیا، جس کا فیصلہ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز عملاً کریں گے۔

اتباعِ شریعت کا حکم

۱۹......اب اتباعِ شریعتِ محمدی میں نجات ہے بنی اسرائیل کی طرح خواہشات نفس پر چلنے کی ممانعت ہے، وہ شریعت منسوخ ہوگئی اور بنی اسرائیل بھی خواہشِ نفس کے پیروکار بن گئے۔ ان کا دھن دولت بھی کام نہیں آئے گا، ایک دوسرے کی مدد بھی نہیں کرسکیں گے۔ اللہ سے دوستی لگا کر متقی بن جاؤ اللہ مدد کرے گا۔ متقی قرآن پر عمل کرنے سے بنتا ہے اپنے رسول کی راہنمائی کے ساتھ۔ قرآن پاک بصیرتوں کا مجموعہ ہے ہدایت اور رحمت کا باعث ہے۔

مومن اور مجرم کا انجام

۲۱......مومن اور مجرم کی حیات اور موت کے بعد انجام ایک جیسے ہوں یہ بُرا فیصلہ اور غلط خیال ہے۔ مجرم اللہ

کا باغی، مغضوب اور جہنمی ہے۔ مومن اللہ کا دوست ہے، رحمت کا مستحق اور جنتی ہے دونوں برابر کیسے ہو سکتے ہیں۔

توحید پر عقلی دلیل

۲۲......اللہ نے آسمانوں اور زمین کو اظہارِ حق کے لیے پیدا کیا اس واسطے معبود برحق ہے۔ ہر آدمی کو اپنے عمل کا بدلہ ملے گا کسی پر ظلم نہیں ہوگا۔

زجر

۲۳......جو شخص علم رکھتا ہے کہ قرآن حق ہے غیر اللہ کچھ نہیں کر سکتے پھر بھی خواہشِ نفس کا غلام بنا ہوا ہے اس کے اعضاء پر مُہر لگ جاتی ہے اُسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا۔

شکویٰ از کفار

۲۴......کچھ لوگ دہریے ہوتے ہیں، کہتے ہیں گردشِ زمان سے صرف ایک موت ایک حیات ہے دوبارہ کوئی زندگی نہیں۔ یہ بغیر دلیل کے بات کرتے ہیں۔ وقوعِ قیامت اور بعث دلائلِ قطعیہ سے ثابت ہو چکے ہیں اُسے نہیں مانتے۔

اہلِ حق جب ان کو دلائل پڑھ کر سناتے ہیں ان کا جواب نہیں دے سکتے اور عناداً کہتے ہیں ہمارے آباء کو زندہ کر کے دکھاؤ۔ ان سے کہو: موت حیات اللہ کے قبضہ میں ہیں، اس لیے ہم تو کسی کو زندہ کر کے نہیں لا سکتے اور اللہ نے بھی موت حیات کا وقت مقرر کیا ہے اور دوبارہ زندہ ہو کر لوگ میدانِ محشر میں جمع ہوں گے دنیا میں نہیں آئیں گے۔ اس واسطے تمہارا مطالبہ غلط ہے۔

اللہ تعالیٰ کی آسمانوں اور زمین پر حکومت ہے، قیامت ضرور قائم ہوگی جھوٹے لوگ خسارے میں پڑیں گے۔ آپ دیکھیں گے قوم گھٹنوں کے بل گری ہوگی، ان کو ان کے اعمال نامے کے مطابق بدلہ ملے گا اور وہاں اعمال نامے سچ سچ بول رہے ہوں گے۔

بشارت

۳۰......ایمان والے اپنے اللہ کی رحمت سے جنت میں داخل ہو کر بڑی اور کھلی کامیابی حاصل کریں گے اور کفار کو انکارِ آیات اور تکبر کی وجہ سے جہنم میں داخلہ ملے گا جب انہیں کہا جاتا تھا اللہ کا وعدہ حق ہے قیامت ضرور قائم ہو گی تو وہ کہتے یہ خیالی باتیں ہیں ہم یقین نہیں کرتے انہیں اس وقت یقین آئے گا جب انہیں اعمالِ بد کی سزا ملے گی اور ان کو ان کے استہزاء کا وبال انہیں گھیر لے گا۔ انہیں کہا جائے گا جیسے تم نے دنیا میں ہمارے حکم نامے کو چھوڑ دیا تھا آج

ہم تمہیں جہنم میں ڈال کر بھلا دیں گے یعنی چھوڑ دیں گے، اب تمہاری کوئی مددگار نہیں ہے، اس لیے کہ تم نے آیاتِ الٰہی کو مذاق بنایا تھا، تمہیں دنیا کی زندگی نے دھوکا دیا تھا۔ اب نہ یہاں سے نکل سکو گے نہ تم سے معذرت طلب کی جائے گی۔

سورۃ کا خلاصہ اور مغز

۳۶......تمام صفاتِ الوہیت اللہ کے لیے خاص ہیں جو آسمانوں زمینوں اور تمام جہانوں کا پروردگار ہے ہر قسم کی بڑائی اُس کے لیے خاص ہے، وہ زبردست قوت والا اور حکمت و دانش والا ہے۔

تمت خلاصة سورة الجاثية، الحمد لِلّٰہ و الصّلوة و السّلام على سيّد الرّسل و آله و اصحابه اجمعين۔ اللهم تقبّله منّي و اغفر لي و ارحمني يا ارحم الرّاحمين۔

۲ محرم الحرام ۱۴۴۴ھ / یکم اگست ۲۰۲۲ء

چھبیسواں پارہ

سُوْرَةُ الْأَحْقَافِ مَكِّيَّةٌ

[ترتیب قرآنی (۴۶) ترتیب نزولی (۶۵) آیات (۳۵) رکوع (۴)]

ربط: سورۃ الجاثیہ میں مشرکین کے اس خیال کا رَدّ تھا کہ اگر ہمارے شرکاء ہماری پکار نہ سنیں گے تو لغو جائے گی، اس میں ہمارا نقصان تو نہیں ہوگا۔ اب سورۃ الاحقاف میں اس خیال کا رَد ہے کہ ہمارے شرکاء کی پکار میں یہ تاثیر ہے کہ صرف پکارنے سے ہمارے کام بن جاتے ہیں۔ رَد اس طرح ہے کہ ہم نے جن مشرکین کو پکڑا اُن کو نہ کوئی چھڑا سکا نہ وہ پکار کی برکت سے خود چھوٹ سکے۔

خلاصہ: ترغیب الی القرآن، دعویٰ پر ایک عقلی چار نقلی دلائل، بشارات، تخویفات، شکوات، جنتی اور جہنمی لوگوں کے صفات اور کردار، جنات کا ایمان، آداب اور تبلیغ کا بیان ہے۔

ترغیب الی القرآن

۱......قرآن پاک اللہ کی طرف سے بھیجی گئی کتاب ہے، بھیجنے والا زبردست قدرت والا اور کامل علم والا ہے لہٰذا اس کو پڑھو سمجھو اور عمل کر کے فلاح حاصل کرو۔

مقصد تخلیقِ کائنات

۲......آسمانوں اور زمین اور دیگر اشیاء کو اللہ تعالیٰ نے اظہارِ حق کے لیے پیدا کیا، یہ چیزیں اللہ تعالیٰ کے وجود اور توحید پر دلالت کرتی ہیں۔ ایک مدت تک رہ کر ختم ہو جائیں گی۔ اسی واسطے ان کے حصول کے لیے اپنی زندگی نہ لگاؤ، بلکہ ان سے اپنی آخرت بناؤ۔ کفار کی یہ عادت ہے کہ ان کو جس سے خبردار کیا جائے وہ اس سے منہ پھیر کر آخرت کا نقصان کر لیتے ہیں۔

کفار کی سرزنش

۴......کفار سے بطور سرزنش جب پوچھا جائے کہ ہمیں بتاؤ جن کی تم پوجا کرتے ہوانہوں نے کون سی زمین پیدا کی ہے یا اُن کا آسمانوں میں کوئی حصہ ہے اگر وہ اثبات میں جواب دیں تو انہیں کہو اگر تم سچے ہو تو اس پر دلیل کے طور پر کوئی لکھت لاؤ یا کوئی علمی نقل پیش کرو۔

بڑا گمراہ کون؟

۵......کفار گمراہ ہیں اور سب سے بڑا گمراہ وہ ہے جو اللہ کے سوا ایسی چیزوں کو پکارتا ہے جو قیامت تک اس کو جواب نہیں دے سکتے بلکہ وہ ان کی پکار سے بالکل بے خبر ہیں جب میدانِ محشر میں لایا جائے گا یہ آپس میں دشمن بنے ہوں گے اور ان کے معبودانِ باطلہ ان کی عبادت اور پکار کا انکار کر دیں گے۔لیکن اس وقت ان کا یہ حال ہے جب ان کو واضح آیات سنائی جائیں جن میں حق اور احکام ہوں وہ ان کا انکار کر دیتے ہیں بلکہ کھلا جادو قرار دیتے ہیں اور سنتے بھی بغیر تدبر تفکر کے ہیں اور اپنی طرف سے گھڑا ہوا کلام کہتے ہیں۔ ذرا سوچو اگر میں اپنی طرف سے گھڑ کر اسے اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرتا اور اللہ تعالیٰ میری گرفت کرتے تو تم مجھے نہ چھڑا سکتے ،تو میں ایسا کام کیسے کر سکتا ہوں اور تم متنبہ رہو اللہ تعالیٰ خوب جانتے ہیں، جب تم تردید اور تکذیب میں شروع ہوتے ہو میری صداقت اور نبوت پر اور تمہاری تکذیب وتردید پر اللہ تعالیٰ گواہ کافی ہے اس کے مطابق فیصلہ کرے گا اب بھی موقعہ ہے توبہ کرلو، اللہ تعالیٰ تمہیں بخش بھی دے گا، انعام بھی دے گا۔

سوال کا جواب

۹......مشرکین نے کہا اگر آپ اللہ کے رسول ہیں تو ہمیں بتائیں ہمارے ساتھ کیا ہونے والا ہے؟ اللہ نے فرمایا انہیں کہیں میں کوئی نئی طرز کا رسول نہیں ہوں کہ تمہیں معجزات دیکھنے اور میری زندگی کا مطالعہ کرنے کے بعد میری رسالت کا یقین نہیں آرہا اور تم مجھ سے وہ سوال کرتے ہو جن کا تعلق خدائی صفات سے ہے، عالم الغیب تو اللہ کی ذات ہے مجھے کیا پتہ آگے دنیا میں تمہارے ساتھ کیا ہونے والا ہے یا میرے ساتھ کیا ہونے والا ہے۔لوگ مجھ پر ایمان لائیں گے یا نہیں، میں وطن میں رہوں گا یا ہجرت کرنا پڑے گی، یہ سب غیبی حالات میں نہیں جانتا، میرا کام وحی کی اتباع کرنا اور تمہیں خبردار کرنا ہے۔

زجر اور نقلی دلیل

۱۰......آپ منکرین سے کہیں اگر قرآن اللہ کی کتاب ہو (جیسا کہ یقیناً ہے) اور بنی اسرائیل کا ایک شخص

اس کے کتاب اللہ ہونے کی گواہی دے اور خود ایمان لائے جیسا کہ عبداللہ بن سلام، اور تم تکبر سے انکار کردو (یہ ظلم ہے) اللہ تعالیٰ ظالموں کو ہدایت نہیں دیتے (جب تک وہ توبہ نہ کرلیں) عبداللہ بن سلام وغیرہ علماءِ یہود کا ایمان لانا نقلی دلیل ہے۔

شکوی از کفار

اا...... دولت مند کفار کا دعویٰ یہ تھا کہ دنیا اور دین کی ہر اچھی چیز کے دولت مند ہی مستحق ہوتے ہیں، اسی اصول کے مطابق دین اور قرآن، اسلام اچھی چیز ہوتے تو غریب لوگ ایمان نہ لاتے بلکہ ہم ایمان لاتے۔ جب ہم ایمان نہیں لائے تو معلوم ہوا دین کوئی اچھی چیز نہیں ہے بلکہ ایک پرانا جھوٹ ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ ایمان اسلام تو جھوٹ نہیں بلکہ پرانا سچ ہیں۔ اسی طرح قرآن پاک بھی اللہ کی سچی کتاب ہے تمہاری ہدایت کے لئے آئی ہے اللہ کے رسول بھی سچے اور تمہارے خیر خواہ ہیں اور تم جاہل ہو۔ یہ ایک اصول ہے: اَلنَّاسُ اَعْدَآءٌ لِمَا جَھِلُوْا، یعنی لوگ جس چیز کو نہیں جانتے جہالت کی وجہ سے اُس کے دشمن بن جاتے ہیں۔ قرآن پاک سے پہلے تورات اللہ کی کتاب موسیٰ علیہ السلام پر اُتری جو ہدایت اور باعثِ رحمت تھی۔ اس میں یہی مسئلہ تھا اَلَّا تَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِیْ وَکِیْلًا، اللہ کے سوا کسی کو کارساز نہ بناؤ، قرآن پاک عربی زبان میں ہے، اس کی تصدیق کرتا ہے اور ظالم کافروں کو ڈراتا ہے اور ایمان والوں کو خوشخبری دیتا ہے تو پرانا سچ ہوا تم پرانے سچ کے منکر ہو۔

استقامت بر ایمان

۱۳...... جو لوگ ایمان لا کر اس پر پکے رہیں نہ لالچ میں آئیں نہ خوف سے گھبرائیں ان کو جنت ملے گی، جہاں نہ خوف ہوگا نہ غم ہوگا۔ اس حالت میں ہمیشہ رہیں گے یہ انہیں نیک اعمال اور استقامت کا انعام ملے گا۔ اگر تم سچے ہو تو انہیں کہو اس پر دلیل کے طور پر لکھت لاؤ یا کوئی علمی نقل پیش کرو۔

احسان کا حکم

۱۵...... اللہ تعالیٰ نے اپنی توحید کے ساتھ ساتھ والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کا حکم دیا ہے۔ کیونکہ والدین کے بھی بہت احسان ہوتے ہیں اولاد پر (هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ) مثلاً ماں تیس (۳۰) مہینے تو بچے کی خاطر بہت مشکل سے گزارتی ہے۔ حمل کی مشکل وضع حمل کی تکلیف پھر دودھ پلانے چھڑانے کی مشقت برداشت کرتی ہے جب یہ بچہ پل کر جوان ہوجاتا ہے تو اُسے بھی چاہیے اپنے والدین کی خدمت کرے اللہ تعالیٰ نے بھی حکم دیا ہے سعادت مند جوان ہوجاتا ہے تو والدین کی خدمت بھی کرتا ہے اور دعائیں کرتا ہے، کہتا ہے اے میرے پروردگار! مجھے اس نعمت کے شکر کرنے کی توفیق دے جو مجھ پر اور میرے والدین پر کی ہیں اور نیک عمل کرنے اور اپنی اولاد کی صحیح تربیت

کرنے کی توفیق دے۔ میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور مسلمان ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول کرتے ہیں اور جنت میں داخلہ دیتے ہیں اور کچھ بچے احسان فراموش ہوتے ہیں، اپنے والدین کو پریشان کرتے ہیں، والدین پھر بھی ان کے لیے بھلائی کی دعائیں کر رہے ہوتے ہیں۔ یہ بد بخت ہے جہنم میں جلے گا۔ اس سے اگر نیک اعمال ہوئے تو ان کا بدلہ دنیا میں دیا جاتا ہے آخرت کے اعتبار سے اس کو بدلہ نہیں ملے گا۔ آخرت کا اصول یہ ہے کہ ہر ایک کو ان کے عقیدے اور عمل کا پورا بدلہ ملے گا، کسی پر ظلم نہیں ہوگا۔ وہ دن بھی قابلِ ذکر ہے جس دن کفار کو آگ پر پیش کیا جائے گا اور انہیں کہا جائے گا تم اپنے اچھے اعمال کا بدلہ دنیا میں لے چکے ہو، آج تمہیں تکبر اور فسق کی وجہ سے ذلت کا عذاب بدلے میں ملے گا۔

ہلاکتِ قومِ عاد

۲۱......مسئلہ توحید پرانا مسئلہ ہے۔ آپ سے پہلے بھی بہت سے پیغمبر آئے، انہوں نے اپنی قوموں کو توحید کی دعوت دی، انہوں نے انکار کیا تو دنیا میں ہلاک کر دی گئیں، ان میں سے ایک قومِ عاد ہے ان کی طرف حضرت ہود علیہ السلام آئے انہیں کہا: اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔

۲۲......اور بڑے دن کے عذاب سے ڈرو، قوم نے جواب میں کہا: تو ہمیں ہمارے معبودوں سے ہٹانا چاہتا ہے، جس عذاب سے ڈرا رہا ہے وہ لے آ۔ فرمایا: عذاب لانا اللہ کا کام ہے میرا کام اللہ کا پیغام پہنچانا ہے وہ میں نے پہنچا دیا ہے۔

نزولِ عذاب بر قومِ عاد

۲۴......ان پر عذاب سفید بادل کی صورت میں آیا جب انہوں نے دیکھا تو کہنے لگے یہ بادل ہے ہمارے اوپر برسے گا، خوشحالی آئے گی، گرمی اور قحط ختم ہوگا، لیکن اس میں آگ کی طرح گرم ہوا تھی جس نے ان کی ہر چیز کو اللہ کے حکم سے جلا کر ہلاک کر دیا ان کے گھروں کے سوا کچھ نہ بچا، مجرموں کو ایسے ہلاک کر کے بدلہ دیا جاتا ہے۔

اہلِ مکہ سے خطاب

۲۶......تم اے مکہ کے قریشیو! اس واقعہ سے عبرت پکڑو توحید قبول کرو نبی علیہ السلام اور صحابہ کرامؓ کو ستانے سے باز آؤ، ان ہلاک شدہ قوم کو ہم نے تم سے زیادہ قوت، طاقت، دولت، حکومت دی تھی ان کو حق سننے کے لیے کان دلائل دیکھنے کے لیے آنکھیں حق سمجھنے اور آیات میں غور و فکر کرنے کے لیے دل دیئے تھے لیکن انہوں نے ان کو حصولِ دنیا کے لیے استعمال کیا اور ان سے اصلی مقصد نہ حاصل کر سکے بلکہ آیاتِ الٰہیہ کے انکار پر ڈٹے رہے اور ہلاک ہو گئے، تم ان کے نقشِ قدم پر نہ چلو ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے اور ہم نے ہی تمہارے ارد گرد بہت سی کفار کی بستیاں ہلاک کیں اور تمہارے لیے بدل بدل کر دلائل پیش کیے تا کہ باز آ جاؤ۔

مرکزی موضوع

۲۸......مشرکین کا دعویٰ تھا کہ ہمارے معبود ہماری پکار نہ بھی سنیں پھر بھی ہمیں فائدہ ہو جاتا ہے صرف ان کی پکار کی برکت سے ہمارے کام بن جاتے ہیں اس آیت میں ان کا رَد ہے کہ تم سے پہلے تمہارے مشرک بھائیوں کو جب ہم نے پکڑا تو انہیں اُن کے معبود نہ چھڑا سکے نہ اُن کی پکار کی برکت ظاہر ہوئی، تمہارے ساتھ بھی ایسے ہو گا، ہلاکت سے بچنے کی صورت صرف توحید کو ماننا ہے۔

جنات کا ایمان

۲۹......ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کی ایک جماعت کے ساتھ عکاظ بازار کی طرف تشریف لے جا رہے تھے، صبح کی نماز وادیٔ نخلہ میں ادا کی، قرأت جہراً تھی، ادھر اللہ تعالیٰ نے جنات کی اُس جماعت کو ادھر پھیر دیا جو جنات کے آسمانوں کی طرف جانے کی بندش کی وجہ تلاش کر رہی تھی انہوں نے قرآن کو توجہ سے سُنا ایمان لائے اور مبلغ بن کر واپس آئے، آتے ہی اپنی قوم کو تبلیغ شروع کر دی۔ کہنے لگے ہم نے تورات کے بعد ایک کتاب سُنی ہے جو سابقہ کتب کی تصدیق کرتی ہے اور حق کی راہ دکھاتی ہے اور سیدھی راہ کی طرف راہنمائی کرتی ہے تم بھی اسے قبول کر لو ایمان لے آؤ اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ معاف کر دیں گے۔ تمہیں دردناک عذاب سے بچالیں گے جو ایمان نہیں لائے اُسے سزا ہوگی، وہ کہیں بھاگ کر بچ نہیں سکے گا۔ نہ اُسے اس کے معبودانِ باطلہ بچا سکیں گے۔

نتیجہ: مکہ والو اور رہتی دنیا تک آنے والے لوگو، جنات کے اس واقعے سے عبرت پکڑو ایمان لے آؤ۔

قیامت اور بعثت کا ثبوت

۳۳......آسمان اور زمین کو پیدا کرنے والا اللہ ہے جسے ان کے پیدا کرنے میں کوئی تھکاوٹ نہیں ہوئی وہ اس بات پر بھی قادر ہے کہ ان سب چیزوں کو ختم کر کے قیامت قائم کر دے، پھر مُردوں کو زندہ کر کے اُن سے حساب لے اور حق کا فیصلہ کرے۔

بعث کے بعد مشرکین کو آگ پر پیش کیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا اب بتاؤ بعث حق ہے، جنت و دوزخ حق ہے یا نہیں؟ وہ قسم اٹھا کر کہیں گے واقعی حق ہے۔ تو انہیں کہا جائے گا اب اپنے کفر کی وجہ سے عذاب چکھو، ہمیشہ اس میں رہو گے۔

صبر اور تسلی

۳۵......جب کفار کی ایذا رسانیاں بڑھ گئیں اور آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام اُن کے ایمان سے مایوس ہو گئے تو

ان کے خلاف بددعا کا ارادہ کرلیا تھا، اللہ نے روک دیا اور فرمایا صبر کرو ہمت والے صبر کرتے آئے ہیں، آپ کا درجہ تو ہر صفت میں تمام انبیاء سے بڑا ہے لہٰذا آپ بددعا میں جلدی نہ کریں (اس میں مختارِ کل کے نظریے کی بھی نفی ہوگئی)۔ اگر ایمان نہ لائے اور وعدے کے مطابق عذاب میں مبتلا ہوگئے تو اُن کو پہلے والا سب کچھ بھول جائے گا وہ کہیں گے دنیا اور قبر میں دن کی ایک گھڑی رہ کر آئے ہیں، آپ کے ذمہ ایمان کی دعوت دینا ہے وہ آپ دے رہے ہیں اور زندگی بھر دیتے رہیں، فاسق لوگ ضرور ہلاک ہوں گے، اس واسطے بددعا کی ضرورت نہیں ہے (رحمۃ اللعالمین کے منہ سے بددعا اچھی نہیں لگتی)۔

تمت خلاصة سورة الاحقاف بتوفيق ربّ الارباب والحمد لِلّٰه ربّ العالمين وصلّى اللّٰـه تعالٰى علٰى رسولهٖ والهٖ وازواجهٖ واصحابهٖ واتّباعهٖ الٰى يوم الدّين برحمتك يا ارحم الراحمين۔ (ابوعبيد)

۵ رمحرم الحرام ۱۴۴۴ھ/ ۴ راگست ۲۰۲۲ء

سُورَةُ مُحَمَّدٍ مَدَنِيَّةٌ

[ترتیب قرآنی (۴۷) ترتیب نزولی (۹۵) آیات (۳۸) رکوع (۴)]

ربط: سورۃ الاحقاف کے اختتام پر حوامیم سبعہ مکمل ہوگئیں جن میں توحید کو کھول کر بیان کیا گیا اور مشرکین کے تمام شبہات کا تسلی بخش جواب دے دیا گیا، پھر بھی توحید پر ایمان نہیں لاتے، تو مومنین کو سورۃ محمد میں قتال کا حکم دیا جاتا ہے۔

خلاصہ: مرکزی موضوع توحید ہے اور توحید کی اشاعت کے لیے اہم موضوع جہاد اور انفاق ہیں، موحدین اور مشرکین کے احوال تقابل، تخویفات اور بشارات، زجرات، دنیا کی بے ثباتی موضوع ہیں۔

پہلا تقابُل

ا...... کافر اللہ کی راہ سے روکتے ہیں ان کے اعمال بے کار ہو جاتے ہیں، مومن عمل صالح کرتے ہیں اور وہ سب کچھ مانتے ہیں، جو حضور علیہ السلام پر اللہ کی طرف سے اترا ہے کہ وہ سب حق ہے، اللہ تعالیٰ ان کے گناہوں کو بھی مٹا دیتے ہیں اور ان کے حالات کو درست کرتے ہیں۔ فرقِ اعمال کی وجہ یہ ہے کہ کفار باطل کی اتباع کرتے ہیں اور ایماندار اپنے رب کی طرف سے آئے ہوئے احکام کی اتباع کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ مسئلہ سمجھانے کے لیئے مثالیں بیان کرتے ہیں۔

جہاد کا حکم

۴...... جب جہاد شروع ہو جائے تو کفار کی گردنیں کاٹ دو۔ ان کا خون بہاؤ جب اسلام کی دھاک بیٹھ جائے تو قید کرنا شروع کر دو، پھر قیدیوں کو بعد میں فدیہ لے کر چھوڑ دو یا بغیر فدیہ لیئے احساناً چھوڑ دو (یا غلام باندیاں بنا دو یا اُن کو اپنے ملک میں ذِمی بنا کر رکھو) اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی مدد بھی کرتے ہیں ان کو آزماتے بھی ہیں، جو اللہ کی راہ میں شہید ہو جائیں ان کے اعمال ضائع نہیں کرتے، انہیں پورا بدلہ دیتے ہیں، ان کو منزلِ مقصود تک پہنچاتے ہیں، ان کے حالات درست کرتے ہیں، ان کو جنت میں داخلہ دیتے ہیں، ایمان والو! اگر تم اللہ کے دین کی مدد کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہاری مدد کریں گے اور تمہارے قدم جما دیں گے اور جو کافر ہیں ان کیلیئے ہلاکت ہے، ان کے اچھے اعمال بھی ضائع جائیں گے، کیونکہ انہوں نے اللہ کے نازل کردہ احکام کو ناپسند کیا تو اللہ نے ان کے اعمال ضبط کر لیئے۔

زمین پر چل پھر کر گزشتہ لوگوں کے حالات معلوم کر کے ان سے سبق حاصل کرنا چاہیے اللہ تعالیٰ ایمان والوں کا مولیٰ ہے، کفار کا کوئی مولیٰ نہیں۔

ایمانداروں اور کفار کا تقابل

۱۲...... اللہ تعالیٰ صالح اعمال کرنے والے ایمانداروں کو ایسی جنت میں داخلہ دیں گے جن میں مختلف مشروبات کی نہریں جاری ہوں گی۔ اور کفار جو دنیا میں اپنی مرضی کے مطابق مزے اڑا رہے ہیں اور جانوروں کی طرح حلال حرام کی تمیز کیئے بغیر جانوروں کی طرح کھا رہے ہیں ان کا ٹھکانہ آگ ہے۔

عبرت اور نفی شفاعت قہری

۱۳...... اے میرے محبوب! کتنی بستیوں کو ہم نے ہلاک کر دیا جو آپ کی اس بستی سے زیادہ قوت والے تھے جس نے آپ کو نکالا، پھر ان کی کوئی مدد نہ کر سکا جو دنیا میں کام نہیں آئے وہ آخرت میں اپنے مجرم کو کس طرح چھڑا سکیں گے۔

مومن اور کافر کا تقابل

۱۴...... مومن اپنے رب کی طرف سے دلیل کے ساتھ اپنے موقف پر قائم ہے، توحید پر ایمان رکھتا ہے، سنت کے مطابق زندگی گزارتا ہے اور کافر اپنی خواہشِ نفس کی اتباع کرتا ہے، اس کے پاس کوئی دلیل نہیں ہوتی اُسے برے اعمال اچھے لگتے ہیں اس واسطے ان میں منہمک رہتا ہے۔

جنت کی نعمتیں

۱۵...... جس جنت میں مومن جائیں گے اُس میں چار قسم کی نہریں بہتی ہوں گی۔ (۱) نہ خراب ہونے والے عمدہ پانی کی نہر (۲) نہ متغیر ہونے والے دودھ کی نہر (۳) لذیذ شراب کی نہر (۴) صاف ستھرے خالص شہد کی نہر۔ اور ہر قسم کے پھل ہوں گے کوئی غلطی ان سے ہوئی ہوگی تو اللہ تعالیٰ معاف کر کے انہیں جنت میں بھیجیں گے، اس جنت میں وہ ہمیشہ رہیں گے ان کے مقابلے میں کافر ہمیشہ آگ میں رہیں گے، ان کو ایسا گرم پانی پینے کو دیا جائے گا جو ان کی انتڑیاں اور اندر کی ہر چیز کاٹ کر باہر نکال دے گا۔

کافر اور مومن کا تقابل

۱۶...... کافر توجہ سے کوئی بات نہیں سنتے، جب آپ کی مجلس سے اٹھ کر جاتے ہیں تو علم والوں سے کہتے ہیں ابھی انہوں نے کیا کہا ہے؟ ان کے دلوں پر مہر ہے اور خواہش پرست ہیں اور ان کے مقابلے میں مومن سیدھی راہ پر چلتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت میں بڑھاتے جاتے ہیں اور تقویٰ عطا کرتے ہیں (اور قیامت سے ڈرتے رہتے ہیں)

اور کفار احکام پر عمل نہیں کرتے، قیامت کا انتظار کرتے ہیں وہ تو اچانک آ جائے گی اس کی کچھ علامتیں ظاہر بھی ہو چکی ہیں، آخری رسول آ گیا آخری اُمت آ گئی ہے، قطع رحمی ہونے لگی ہے۔ نیک لوگ کم ہو رہے ہے بُرے لوگ بڑھتے جا رہے ہیں وغیرہ علاماتِ قیامت ہیں۔ قیامت آ گئی تو کہاں سے نصیحت پکڑیں گے، وہاں تو حساب شروع ہوگا، ایمان اور اعمال کا موقعہ ختم ہو جائے گا۔

مرکزی موضوع

۱۹...... یہ بات ہر ایک کے دل میں پکی ہونی چاہیے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں وہ تمہارے گھومنے پھرنے اور ٹھکانے کی جگہ کو خوب جانتا ہے، اسی سے اپنی گناہوں کی بخشش کرا لو اور اسی سے ایک دوسرے کیلئے بھی بخشش مانگو اُس نے اپنے رسول کو بھی حکم دیا اپنے لیے اور مومنوں کے لیے مغفرت مانگیں۔

منافق اور مومن کا تقابل

۲۰...... منافق پہلے جہاد کا حکم اترنے کا مطالبہ کرتا ہے، جب جہاد کا حکم آ جائے تو جان چھڑانے کے بہانے تلاش کرتا ہے اور اُس پر غشی کے دورے پڑنے لگتے ہیں، ان کے مقابلے میں مومن خوشی سے اپنی جان اور مال سے جہاد کرتا ہے، اصل اطاعت اور سچی بات یہ ہے کہ جب کوئی حکم اللہ کی طرف سے آ جائے تو اُس پر عمل کر کے اللہ کے ساتھ کیے ہوئے وعدے کو سچ کر دکھانا ہے یہ بہت بہتر ہے۔ ایسے دنیا پرست لوگوں کو اگر حکومت مل جائے تو زمین میں فساد مچائیں، قطع رحمی کریں، ایسے ملعون ہوتے ہیں ان کے کان حق سننے سے بہرے ہو جاتے ہیں اور آنکھیں اندھی ہو جاتی ہیں۔ قرآنی آیات میں وہ تدبر نہیں کرتے یا ان کے دلوں پر تالے لگ جاتے ہیں، جب ہدایت ان کے سامنے واضح ہوتی ہے تو پیٹھ کے بل پھر جاتے ہیں، شیطان ان کا بُرا عمل سنوارتا ہے اور ان کو اُمید دلاتا ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ لوگ ان لوگوں سے کہتے ہیں جو احکامِ الٰہی کو اچھا نہیں سمجھتے، ہم تمہاری اتباع کریں گے۔ ان کے سب راز بھی اللہ تعالیٰ جانتا ہے ان کی موت کے وقت فرشتے ان کے منہ اور پیٹھ پر مار رہے ہوں گے، کیونکہ یہ اللہ کی ناراضگی والے کام کرتے تھے اور اللہ کی رضا والے کاموں کو بُرا سمجھتے تھے، ان کے اگر کچھ نیک اعمال ہوں گے تو وہ ضبط ہو جائیں گے۔

فائدہ: درجاتِ نفاق پانچ ہیں۔ (۱) قومی تعصب (۲) عناد (۳) تزئین شیطان (۴) آیات میں عدمِ تدبر، (۵) غیبی تالے۔ اور حبط اعمال کے بھی پانچ سبب ہیں۔ (۱) صدّ عن سبیل اللہ (۲) اتباع عدوّ اللہ، (۳) کراہت ما انزل اللہ (۴) اتباع ما اسخط اللہ و کراہت رضوان اللہ (۵) مخالفت رسول اللہ

زجر برائے منافقین

۲۹...... منافقوں کا خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے نفاق، بغض اور عداوت کو ظاہر نہیں کریں گے جو وہ اسلام

اور پیغمبر اسلام کے بارے میں دلوں میں چھپا کر رکھے ہوئے ہیں، یہ خیال غلط ہے ضرور اللہ تعالیٰ ایسے حالات پیدا کر دیں گے کہ ان کا خبث باطن ظاہر ہو جائے گا اور یہ رُسوا ہوں گے۔ یہ حکمت کا تقاضا ہے ورنہ اللہ تعالیٰ نفاق کی علامت ان کے چہروں پر ظاہر کر دیں اور وہ اپنی گفتگو سے بھی پہچانے جائیں، ہم کچھ احکام دیتے ہیں جن سے مخلص مجاہدین اور صابرین عمل کر کے منافقین سے ممتاز ہو جاتے ہیں اور منافق عمل نہ کر کے رُسوا ہوتے ہیں۔

مشرکین کی تین قبیحات

۳۲...... ضلال، اضلال، مخالفتِ رسول، ہدایت کے واضح ہونے کے بعد یہ لوگ گمراہی سے چمٹے رہتے ہیں، لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں، اللہ کے رسول کی مخالفت کر کے اپنے اچھے اعمال بھی ضائع کر لیتے ہیں۔

جرأتمندی کے تین اصول

۳۳...... اللہ کی اطاعت کرو، اللہ کے رسول کے فرمانبردار بنو اور شرک کر کے اپنے اعمال ضائع نہ کرو، تو جرأتمند بن جاؤ گے۔ جو لوگ کفر کرتے ہیں اللہ کی راہ سے روکتے ہیں اور کفر کی حالت میں مر جاتے ہیں ان کی بخشش نہیں ہوگی۔

کامیابی کے اصول

۳۵...... جہاد میں سُستی نہ کرو، دشمنوں کو صلح کی دعوت نہ دو تو تم بلند رہو گے، اللہ تعالیٰ تمہاری مدد کرے گا، تمہارے نیک اعمال برباد بھی نہیں کرے گا تو تم کامیاب ہو جاؤ گے، جہانِ دنیا تو کھیل تماشا ہے اس کی فنا میں آخرت کی بقا ہے، اس واسطے دنیا کی بقا کے لیے جہاد نہ چھوڑو، اگر تم ایمان اور تقویٰ کو تھامے رکھو تو اللہ تعالیٰ تمہیں اس کا بدلہ دے گا وہ تم سے مال نہیں مانگتا، اگر اللہ تعالیٰ تمہارے مال مبالغے کے ساتھ مانگے تو تم بخل کرنے لگو گے وہ تمہارے کینے نکال دے گا۔

تمہیں مال خرچ کرنے کی دعوت دی جاتی ہے تم میں کچھ لوگ بخل کرتے ہیں اس بخل کا نقصان انہیں ہوتا ہے اللہ تعالیٰ تو غنی ہیں تم فقیر اور محتاج ہو، مال خرچ کرو تمہارا مال بڑھ جائے گا، اگر تم عمل کرنے سے منہ پھیر و تو اللہ تعالیٰ تمہاری جگہ دوسری قوم کو لائے گا وہ تمہاری طرح بخیل اور بزدل نہیں ہوں گے۔

تمت خلاصة سورة محمد بفضل الله وتوفيقه، اللّٰهم اغفر لي وارحمني وتقبّله منّي واجعله صدقةً جاريةً۔ والحمد لِله ربّ العالمين وصلّى الله تعالىٰ على رسوله واٰله وازواجه واصحابه واتباعه الىٰ يوم الدّين برحمتك يا ارحم الراحمين۔ (ابو عبيد)

۶ محرم الحرام ۱۴۴۴ھ/ ۵ اگست ۲۰۲۲ء

سُورَةُ الْفَتْحِ مَدَنِيَّةٌ

[ترتیب قرآنی (۴۸) ترتیب نزولی (۱۱۱) آیات (۲۹) رکوع (۴)]

ربط: سورۃ محمد میں جہاد کا حکم تھا، سورۃ الفتح میں فتح مکہ کی خوشخبری ہے، سورۃ محمد میں کفار سے صلح کرنے سے روکا گیا تھا، سورۃ الفتح میں جواز ہے۔

خلاصہ: توحید کا اثبات، شرک کی نفی، جہاد کی ترغیب، ترکِ جہاد پر زجریں، مجاہدین کے لیے تین بشارتیں، سچا خواب، فضائلِ صحابہؓ اور فرائضِ رسولؐ کے مضامین ہیں۔

اعلانِ فتح اور مواعید اربعہ

۱-۳...... جہاد کے بعد پہلی خوشخبری فتح مکہ اور فاتح اعظم کے لیے چار وعدے: (۱) گناہوں کی معافی (۲) نعمت کا اِتمام (۳) صراطِ مستقیم کی ہدایت اور (۴) زبردست فتح۔ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں ہم آپ کو واضح فتح دیں گے مراد فتح مکہ ہے۔ آپ کے خلافِ اولیٰ کام جو آپ اُمت کی آسانی کے لیے کرلیتے تھے وہ بھی ہم نے معاف کر دیئے۔ اپنا احسان آپ پر مکمل کریں گے یعنی ظاہری باطنی، روحانی، جسمانی تمام نعمتوں سے نوازیں گے، آپ کو صراطِ مستقیم پر چلا کر جنت تک پہنچا دیں گے اور ہر حال میں آپ کی زبردست مدد کرتے رہیں گے۔

ترقیٔ ایمان

۴...... اہلِ حدیبیہ تمام ایمان دار تھے اللہ نے ان کے دلوں پر ایسے مشکل وقت میں سکون نازل کیا، وہ ایمان کی پختگی میں بڑھتے گئے، آسمانوں میں ملائکہ اللہ کا لشکر ہیں اور زمین پر صحابہ کرامؓ اور تمام ایماندار اللہ کا لشکر ہیں۔ اللہ تعالیٰ کامل العلم کامل الحکمۃ ہیں، مومنوں کو جنت میں داخل کریں گے، ان کے گناہ معاف کریں گے، منافقوں اور مشرکوں پر اللہ کا غضب اور لعنت ہے، ان کے لیے جہنم کا بُرا ٹھکانہ تیار ہے۔

فرائضِ رسول اللہ ﷺ

۹...... آپ ہمارے رسول ہیں آپ کے فرائض میں ہے توحید کو بیان کرنا، ماننے والوں کو خوشخبری دینا، منکرین کو خبردار کرنا اور اُمت کا فرض ہے توحید اور رسالت پر ایمان لانا، رسول اللہ کی مدد کرنا اور عزت کرنا اور صبح

شام یعنی ہر وقت اللہ کی حمد کرنا اور اس کی پاکی بیان کرنا۔

جہاد کی ترغیب

۱۰......مجاہد جب اپنے قائد کے ہاتھ پر بیعت کرتا ہے تو وہ حقیقت میں اللہ کے ہاتھ پر بیعت کرتا ہے، صحابہ کرام کیسے خوش قسمت تھے، بیعت کے وقت ان کا ہاتھ اللہ اور اللہ کے رسول کے ہاتھوں کے درمیان ہوتا تھا، جو اس بیعت کو توڑے گا سزا پائے گا جو اس کو مضبوطی کے ساتھ نبھائے گا اجر عظیم پائے گا۔

منافقوں کا عذر

۱۱......اللہ تعالیٰ نے پیشگی خبر دے دی کہ منافق جہاد میں نہیں جائیں گے اور عذر پیش کریں گے ہمیں اہل و عیال اور مال نے مشغول رکھا، ہم جہاد میں نہ جاسکے آپ ہمارے لیے استغفار کریں، یہ سب جھوٹ بول رہے ہوں گے ان کا یہ کوئی عذر نہیں تھا، ان کے پاس فرصت تھی ان کا جہاد کے لیے ارادہ نہیں تھا، ان کا خیال تھا یہ سب جہاد میں قتل ہو جائیں گے، واپس نہیں آئیں گے، ہم اپنی جان بچالیں ان سے کہیں نفع نقصان اور موت وحیات کا مالک اللہ ہے۔ تمہارا خیال تھا یہ واپس گھروں کی طرف نہیں آئیں گے۔ اور بُرے بُرے خیال کر رہے تھے، تم خود ہلاک ہونے والے لوگ ہو۔ جو ایمان نہ لائے اُس کے لیے جہنم کی بھڑکتی ہوئی آگ اللہ نے تیار کر رکھی ہے۔

حاکم اور مختار اللہ ہے

۱۴......آسمان زمین کی ہر چیز پر حکومت اللہ کی ہے، مغفرت اور عذاب کا اختیار بھی اسی کے پاس ہے، بہت بخشنے والا اور بہت مہربانی کرنے والا ہے۔

اطلاعِ خداوندی

۱۵......جنگ میں نہ شریک ہونے والے منافق کہیں گے ہمیں بھی ساتھ لے جاؤ، جب تم اللہ کے حکم سے خیبر کی فتح کے لیے چلو گے، آسان مالِ غنیمت ہے، مال وہاں بہت ہے لیکن وہ مسلمانوں کے ساتھ مل کر لڑ نہیں سکیں گے، گویا خیبر مالِ غنیمت ہے، منافق بھی ساتھ چلنے کو تیار ہو جائیں تا کہ اللہ کی بات کو جھوٹا کر دیں کیونکہ اللہ نے حدیبیہ والوں کے ساتھ فتح خیبر اور غنیمت کا وعدہ کیا تھا، یہ منافق تو حدیبیہ میں نہیں تھے، لہٰذا تمہیں ہمارے ساتھ چلنے کی اجازت ہرگز نہیں ہے اللہ نے روکا ہے، تو منافق کہیں گے اللہ نے نہیں روکا تم ہمارے ساتھ حسد کر رہے ہو آپ کہیں ہماری بات حق ہے تم جہالت کی وجہ سے سمجھ نہیں رہے۔ آپ انہیں فرمادیں خیبر کے سوا اور بھی بہت سے مواقع ثواب کمانے کے موجود ہیں۔ عنقریب ایک قوم کے ساتھ جنگ ہونے والی ہے اس میں تمہیں دعوتِ جہاد دی جائے گی تمہارا امتحان بھی ہوگا، لڑ کر اپنا شوق پورا کر لینا اگر وہ نہ لڑے تو مفت کا ثواب حاصل کر لینا، اگر تم نے دعوت قبول کر لی تو اللہ

تعالیٰ تمہیں اجرِ حسن یعنی جنت دیں گے، اگر دعوت سے اعراض کیا تو دردناک عذاب ملے گا۔

معذورین کے لئے جہاد کا حکم

۱۷...... بیمار، لولے لنگڑے، نابینے معذور ہیں جہاد میں شریک نہ ہوں تو ان پر گناہ نہیں ہے۔ قاعدہ کلیّہ یہ ہے کہ جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا اللہ تعالیٰ اُسے جنت میں داخل کریں گے، جو اعراض کرے گا اُسے دردناک عذاب ملے گا، معذور اس سے مستثنیٰ ہیں۔

مجاہدینِ حدیبیہ کے چھ انعام

۱۸...... اللہ کی رضامندی، ایمان کی تصدیق، اخلاص، قلبی سکینہ یعنی فیض الٰہی کا نزول، فتح قریب اور فتوحاتِ کثیرہ...... اللہ تعالیٰ ان مجاہدین سے راضی ہو گیا جنہوں نے درخت کے نیچے آپ سے بیعت کی کہ ہم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا بدلہ لینے کے لیے ضرور لڑیں گے (کیونکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مکہ مکرمہ میں حضور علیہ السلام کے قاصد بن کر گئے ہوئے تھے، خبر مشہور ہوگئی کہ عثمانؓ کو شہید کر دیا گیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا بدلہ لینے کے لیے بیعتِ جہاد کرنے کی دعوت دی تو صحابہؓ نے قبول کر لی اور بیعت بھی کر دی۔ اللہ تعالیٰ ان کے اس جذبۂ جہاد کی وجہ سے ان سب سے راضی ہو گئے جنہوں نے درخت کے نیچے بیعت کی تھی، ان کے دلوں پر سکون نازل کیا، جلد فتح کا وعدہ کیا جو کہ فتح خیبر اور فتح مکہ کی صورت میں ظاہر ہوئی اور اس کے علاوہ دیگر بہت سی فتوحات کا وعدہ کیا جو فتح مکہ کے بعد شروع ہوئیں اور قیصر و کسریٰ تک چلی گئیں، اور حدیبیہ میں بھی صلح کے ساتھ فتح ہوگی اور ساتھ واپسی پر خیبر بھی فتح ہو گیا جن کو مالِ غنیمت کے ساتھ تعبیر کیا گیا۔

اگر حدیبیہ میں بھی صلح نہ ہوتی اور لڑائی شروع ہو جاتی تو کفار شکست کھاتے اور پیٹھ پھیر کر بھاگ جاتے، یہ اللہ تعالیٰ کا دستور ہے جس میں تبدیلی نہیں ہوتی۔ کہ وہ ایمانداروں کی مدد کرتے ہیں، اللہ نے ہی کفار کا ہاتھ تم سے روکا اور تمہارا ہاتھ ان سے روکا، لڑائی نہ ہوئی، صلح ہوگئی۔ کفار جو اچانک حملہ کرنے آئے تھے وہ حملہ نہ کر سکے، گرفتار ہو گئے۔ مسلمان ان کو قتل کرنے کی پوزیشن میں تھے، قتل نہ کیا، اللہ نے صلح کرا دی حالانکہ اسبابِ قتال موجود تھے وہ یہ کہ انہوں نے تمہیں مسجد حرام سے روکا، تمہاری ھدی بھی حرم میں نہ ذبح ہونے دی، ادھر موانع قتال بھی تھے کہ اگر جنگ ہو جاتی تو مکہ میں جو مسلمان مرد اور عورتیں تھیں جو ہجرت نہ کر سکے وہ مارے جاتے، بعد میں تمہیں معلوم کر کے افسوس ہوتا، کفار اپنی جاہلیت کی کِد اور نخوت سے بھرپور تھے، پھر بھی اللہ نے صلح کرا دی، صحابہ کرامؓ کے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دلوں پر سکون اُتارا، ان کے دلوں پر تقویٰ کو لازم کیا، وہ اس کے اہل اور حق دار بھی تھے اللہ کے علم میں تھے۔

سچا خواب

۲۷...... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب دیکھا کہ مسجد حرام داخل ہوئے ہیں، عمرہ کیا، بعض نے بال

کٹوائے بعض نے حلق کرایا۔لیکن جب آپ عمرے کے لیے جارہے تھے حدیبیہ میں روک دیئے گئے، بغیر عمرے کے واپس آ گئے، تو یہ خواب سچا کیسے ہوا؟ اس کا جواب یہ ہے کہ خواب میں سال کا تعین نہ تھا، آپ نے خواب دیکھا تو خوشی میں تیاری کر کے اسی سال چھ ہجری (٦ھ) کو چل پڑے، صلح ہوئی تو سات ہجری (٧ھ) کو عمرہ کرلیا۔خواب پورا ہو گیا، سچا ہو گیا۔خیبر بھی فتح ہو گیا، اگلے سال مکہ بھی فتح ہو گیا، خوشیاں ہی خوشیاں بڑھتی گئیں۔

غلبۂ دین

۲۸......اللہ تعالیٰ نے غلبہ دین کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدایت اور دینِ حق دے کر بھیجا تو معلوم ہدایت یعنی قرآن، دینِ حق یعنی اسلام دو چیزیں غلبۂ دین کا سبب ہیں، جو قرآن کی ہدایت کے مطابق دینِ اسلام کا پابند رہے، وہ غالب ہوگا اس پر اللہ تعالیٰ گواہ ہے۔

اثباتِ رسالت

۲۹......نبوت کے دلائل چار قسم کے ہوتے ہیں۔معجزات، سچی پیش گوئیاں، خصائلِ نبویہ اور کمالاتِ صحابہؓ۔ اللہ نے آپ کا نام لے کر رسول اللہ کہا ہے اور صحابہ کے کمالات کو بیان کیا ہے جو اصل میں کمالاتِ رسول ﷺ ہیں کیونکہ یہ کمالاتِ صحابہ کو اتباعِ رسول ﷺ سے حاصل ہوئے ہیں۔پہلا کمال: وہ دشمنوں پر سخت ہیں، اللہ اور رسول کے دشمنوں کو برداشت نہیں کرتے۔دوسرا کمال: آپس میں شیر و شکر ہیں نرمی سے پیش آتے ہیں۔تیسرا کمال: عبادت گزار ہیں خصوصی طور پر نماز بہت پڑھتے ہیں اللہ کو راضی کرنے کیلئے، کبھی رکوع میں، کبھی سجدے میں نظر آتے ہیں۔ ان کے چہروں پر نورانیت کے نشان پہچانے جاتے ہیں۔ان کے یہ کمالات سابقہ کتب تورات و انجیل میں بھی آئے ہیں۔انجیل میں ان کی مثال کھیتی سے دی گئی ہے کہ جس طرح کھیتی کی پہلی کونپل نرم نرم زمین سے نکلتی ہے پھر بڑھنا اور مضبوط ہونا شروع ہو جاتی ہے یہاں تک کہ وہ اپنی پنڈلی پر کھڑی ہو جاتی ہے پھر تناور درخت بن جاتی ہے اُسے پھول اور پھل لگنے شروع ہو جاتے ہیں، کھیتی لگانے والا بہت خوش ہوتا ہے اور کفار جلتے ہیں، آخر میں اللہ تعالیٰ نے ایمان والے جو نیک اعمال کرتے رہے انہیں بخش کر بہت بڑا اجر دے گا۔

اے اللہ! میرے گناہ معاف کر، میرے اساتذہ اور والدین کو بخش دے، ہمیں اور پوری اُمت کو استقامت علی الدین عطا فرما، خاتمہ ایمان پر فرما اور اجرِ عظیم سے نواز دے، اولاد اور تلامذہ کو فرمانبردار، نیکوکار، صاحبِ روزگار، معلم الخیر اور ناشر الدین بنا۔

تمت خلاصة سورة الفتح بفضل اللّٰه و توفيقه، اللّٰهم اغفر لي وارحمني وتقبّله منّي واجعله صدقةً جاريةً۔ والحمد لِلّٰه ربّ العالمين وصلّى اللّٰه تعالىٰ علىٰ رسوله واٰله وازواجه واصحابه واتباعه الىٰ يوم الدّين برحمتك يا ارحم الراحمين۔ (ابو عبید)

۷ر محرم الحرام ۱۴۴۴ھ/ ۶ر اگست ۲۰۲۲ء

سُوْرَةُ الْحُجُرَاتِ مَدَنِيَّةٌ

[ترتیب قرآنی (۴۹) ترتیب نزولی (۱۰۶) آیات (۱۸) رکوع (۲)]

ربط: سورۃ الفتح میں فتح کی خوشخبری تھی سورۃ الحجرات میں مسلمانوں کو منظم ہونے کے قوانین بتائے ہیں۔ سورۃ الفتح میں آدابِ رسول کا حکم تھا، سورۃ الحجرات میں آداب کی تفصیل ہے۔

خلاصہ: سورۃ الحجرات میں توحید کو ترقی کے ساتھ بیان کیا گیا اور اصلاحِ معاشرہ کے گیارہ قانون بیان ہوئے ہیں جن میں دو (۲) کا تعلق آدابِ رسول سے اور نو (۹) کا تعلق معاشرت سے ہے۔ منافقین پر زجرات اور مومنین کے اوصاف کا بھی بیان ہے۔

آدابِ رسول ﷺ

۱......اللہ اور رسول سے پیش قدمی نہ کرو، تقویٰ اختیار کرو اللہ سب کی سنتا ہے سب کچھ جانتا ہے۔ یعنی قرآن وسنت کی مخالفت نہ کرو اللہ اور رسول کی اطاعت کرتے رہو، اطاعت متقی شخص کر سکتا ہے۔ متقی وہ بن سکتا ہے جس کے ذہن میں اللہ کا سمیع علیم ہونا مستحضر رہے۔

دوسرا ادبِ رسول ﷺ

۲......مجلس نبوی میں آواز بلند نہ کرو یہ بے ادبی اور گستاخی ہے، گستاخی سے نیک عمل بھی ضبط ہو جاتے ہیں، جو لوگ اپنی آواز پست کر لیتے ہیں ان کو تین انعام ملتے ہیں، ان کے دل تقویٰ کے لئے خاص ہو جاتے ہیں، ان کے گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے اور بہت بڑے ثواب سے نوازے جاتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ کو باہر سے پکارنا گستاخی ہے

۳......گھر کے باہر کھڑے ہو کر بلند آواز سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پکارنا گستاخی ہے، ایسا کام بے وقوف لوگ کرتے ہیں یا آداب سے ناواقف لوگ کرتے ہیں۔ جب گھر کے قریب کھڑے ہو کر پکارنا گستاخی ہے تو جو لوگ عشقِ رسول کا لیبل لگا کر دور سے سپیکر لگا کر پکارتے ہیں ان کی گستاخی کا اندازہ خود لگا لو۔ اگر یہ لوگ صبر کرتے، باہر سے نہ پکارتے، یہاں تک کہ آپ خود جب باہر تشریف لاتے تو زیارت بھی کرتے، اپنا مقصد بھی بیان کرتے، ان کے

لیے بہتر ہوتا، اب بھی توبہ کرلیں آئندہ کے لیے اپنی اصلاح کرلیں تو اللہ تعالیٰ بخش دیں گے، انعام بھی دیں گے۔

آدابِ معاشرت کا پہلا قانون

۶......تحقیق کر کے عمل کیا کرو ہر سُنی سنائی بات پر فوراً عمل نہ کیا کرو۔ اس سے بڑا نقصان ہوسکتا ہے۔ شانِ نزول کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ولید بن عقبہ کو بنوالمصطلق سے زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے بھیجا۔ قبیلہ والوں کو پتہ چلا تو انہوں نے استقبال کے لیے اکٹھا ہونا شروع کر دیا، ادھر ولید کو کسی شیطان نے آ کر کہا وہ تیرے قتل کی تیاری کر رہے ہیں، کیونکہ ولید اور اس قبیلے کے درمیان اسلام سے پہلے دشمنی چل رہی تھی۔ حضرت ولید نے اس خبر کو سچ سمجھ لیا اور واپس آ گئے اور نبی علیہ السلام کو اطلاع دے دی۔ صحابہ کرامؓ نے غصے ہو کر ان کے ساتھ جنگ کی اجازت مانگی، اتنے میں حقیقت کھل گئی کہ وہ استقبال کے لیے آ رہے تھے تو جنگ رُک گئی۔ یہاں فاسق سے مراد حضرت ولید کو خبر دینے والا ہے۔ (تفسیر ابن جریر: ۲۲/۲۸۶)

فضائلِ صحابہ کرامؓ

۷......صحابہ کے دلوں میں ایمان محبوب اور خوبصورت چیز تھی اُنہیں کفر، فسق اور ہر قسم کی نافرمانی سے نفرت تھی، وہ ہدایت یافتہ لوگ تھے، یہ سب کچھ ان کو اللہ نے فضل اور احسان سے عطا کیا ہوا تھا۔ اللہ تعالیٰ کامل علم و حکمت والے ہیں، اس واسطے اچھے لوگوں کو چن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی بنائے۔ حدیث میں بھی ہے: اِنَّ اللّٰہَ اخْتَارَنِیْ وَاخْتَارَ لِیْ اَصْحَابِیْ (الحدیث) اللہ نے مجھے چن لیا میرے لیے میرے صحابہ کو بھی چن لیا۔

مسئلہ: مجلسِ مشاورت میں اپنی عقل اور تجربے کی بنا پر مشورہ تو کھل کر دو لیکن اپنی اس بات پر اَڑو نہیں فیصلہ اجتماعی طور پر جو ہو اس میں خیر ہوتی ہے اور خاص کر حضور علیہ السلام ہوں تو اُس مجلس میں اپنی بات پر اَڑنا بہت نقصان دہ ہے۔

دوسرا قانونِ اصلاح

۹......مسلمانوں کی دو جماعتیں کسی مسئلے پر مختلف رائے رکھیں اور نوبت لڑنے تک پہنچ جائے تو دوسرے مسلمانوں کو چاہیے وہ ان میں صلح کرا دیں اگر ان میں سے کوئی جماعت ضد پر اَڑ جائے اور سرکشی کرنے لگے تو ان کو سختی سے صلح پر مجبور کرو، جب وہ آمادہ ہو جائیں تو انصاف کے ساتھ ان کا معاملہ حل کر دو، انصاف اللہ کو بہت پسند ہے۔

اخوت

۱۰......صلح اس واسطے ضروری ہے کہ تمام مسلمان آپس میں اسلامی بہن بھائی ہیں اس واسطے اختلاف میں صلح کرا دو تا کہ اخوت قائم رہے دشمن کے لیے مضبوط چٹان بنے رہیں اور حصولِ تقویٰ پر محنت کر کے رحمتِ خداوندی سے

جنت میں جائیں۔

تیسرا قانون

۱۱......مسلمان ایک دوسرے کا احترام کریں اس کے کئی دفعات ہیں (۱) مرد دوسرے مردوں کا مذاق نہ اُڑائیں (۲) عورتیں دوسری عورتوں کا مذاق نہ اُڑائیں، ممکن ہے جن کا مذاق اڑایا جار ہا ہو وہ مذاق اڑانے والوں سے بہتر ہوں (۳) طعنہ زنی نہ کرو (۴) برے القاب نہ دو، یہ فسق ہے۔ کبھی کوئی ایسی غلطی ہو جائے تو توبہ کرلو، جو توبہ نہ کرے وہ ظالم ہے، اپنی ذات پر ظلم کرتا ہے۔

چوتھا قانون

۱۲......زیادہ گمان سے کام نہ لیا کرو کیونکہ بعض گمان تو گناہ ہوتے ہیں (مسلمانوں کے بارے میں اچھا گمان کرنے کا حکم ہے: ''ظُنُّوا الْمُؤْمِنِيْنَ خَيْرًا''۔ بدگمانی سے روکا گیا۔ گناہ تلاش کرنے کی ٹوہ میں نہ لگے رہا کرو، اس سے معاشرے میں گناہ پھیلیں گے غیبت نہ کیا کرو یعنی کسی کا عیب اس کی پیٹھ پیچھے ذکر کرنا ممنوع ہے، اتنا برا ہے جیسے کوئی شخص اپنے مردے بھائی کا گوشت کھا رہا ہو، تقویٰ اختیار کرو، غلطیوں سے توبہ کرلو اللہ تعالیٰ توبہ قبول کرنے والا ہے۔

پانچواں قانون

۱۳......عزت کا مدار تقویٰ ہے اس کے حصول کی کوشش کرو، نسبی اور قومی مفاخرت ممنوع ہے، اس سے بچو، کیونکہ سب لوگوں کا نسب ایک ہے، سب آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں، کنبے، قبیلے پہچان کے لیے بنتے ہیں، جتنا کوئی زیادہ پرہیز گار ہوگا اتنا اللہ تعالیٰ کے ہاں معزز ہوگا۔

تصدیق قلبی

۱۴......اللہ کے ہاں وہ ایمان قبول ہوتا ہے جو دل کی تصدیق کے ساتھ ہو تو اطاعت بھی آسان ہو جاتی ہے، اعمال کا ثواب پورا ملتا ہے، اللہ تعالیٰ گناہ بھی معاف کر دیتے ہیں، رحمت سے بھی نواز دیتے ہیں۔ شانِ نزول کے مطابق بنو اسد کے قحط زدہ لوگ مدینہ آئے اور کہنے لگے ہم بغیر جنگ لڑے ایمان لائے ہیں۔ ان کا مقصد تھا کہ ہمیں صدقہ خیرات سے خوب نوازا جائے۔ اللہ تعالیٰ نے اطلاع دی یہ اخلاص کے ساتھ ایمان نہیں لائے، اگر اخلاص کے ساتھ ایمان لاتے تو احسان نہ جتلاتے، انہیں کہو تم مومن تو نہیں ہو البتہ تم تسلیم ہو گئے ہو، اگر تم اللہ اور رسول کی سچی اطاعت کرو تو اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال کو ضائع نہیں کرے گا۔

حقیقی ایماندار

۱۵......حقیقی مومن جواللہ اور رسول کے ساتھ دل سے ایمان لائیں، اس پر شک نہ کریں بلکہ یقین کرلیں اور اللہ کی راہ میں اپنے مال اور جان قربان کرنے کیلئے تیار رہیں، یہ سچے مومن ہیں۔تم اے بنواسد اپنے ایمان و دین کا اللہ تعالیٰ کوعلم دینا چاہتے ہو؟ حالانکہ اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کی ہر چیز کو جانتا ہے (تمہارا ایمان تو معلوماتِ خداوندی میں نہیں ہے)۔

احسان جتلانا

۱۷......اگرتم واقعی مسلمان ہوتے تو اپنے ایمان کا احسان نہ جتلاتے بلکہ اللہ کا احسان ہے کہ اس نے تمہیں ایمان کی توفیق دی۔

سورہ کامقصودی موضوع

۱۸......اللہ ہی عالم الغیب ہے، زمین آسمان کی ہر چیز اُس کے علم میں ہے اور اللہ ہی تمہارے اعمال کو دیکھ رہا ہے اُس کے مطابق فیصلہ کرے گا، یہ مضمون انسان کے دل میں راسخ ہو جائے تو وہ کبھی گناہ نہ کرے، اگر گناہ ہو جائے تو فوراًتوبہ لے۔

تُبۡتُ اِلَیۡکَ یَا اَللّٰہُ فَتُبۡ اِلَیَّ

وَاغۡفِرۡ وَارۡحَمۡ اَنۡتَ خَیۡرُ الرَّاحِمِیۡنَ

تمت خلاصة سورة الحجرات الحمد لِلّٰہ ربّ العالمین۔والصّلوة والسّلام علٰی رسوله خاتم النبیّین۔

۸رمحرم الحرام ۱۴۴۴ھ/ ۷راگست ۲۰۲۲ء

سُوْرَةُ قٓ مَكِّيَّةٌ

[ترتیب قرآنی (۵۰) ترتیب نزولی (۳۴) آیات (۴۵) رکوع (۳)]

ربط: سورۃ الحجرات میں بتایا گیا کرامت کا مدار تقویٰ پر ہے، سورۃ ق میں ہے کہ اس کرامت کا اظہار قیامت میں ہوگا۔
خلاصہ: ترغیب الی القرآن، توحید کا ترقی کے ساتھ بیان، اثباتِ قیامت، تسلی رسول، زجرات، بشارات

ترغیب الی القرآن

۲......قرآن پاک بزرگی والی کتاب ہے جس کی قسم اُٹھا کر اللہ تعالیٰ آپ کی رسالت کا اثبات فرما رہے ہیں اس قرآن کی اتباع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کے مطابق کر کے کامیابی حاصل کرو۔

ایمان سے مانع

۳......مشرکین کے ایمان لانے سے بشریتِ رسول مانع ہے۔ انہیں اس پر تعجب ہے کہ انسان رسول بن کر خبردار کرے، دوسرا مانع حشر اجساد ہے وہ کہتے ہیں جب ہم مرنے کے بعد مٹی ہو جائیں گے تو دوبارہ کس طرح زندہ ہوں گے، یہ عقل سے بعید ہے۔

رفعِ مانع

۴......اس کا جواب یہ ہے کہ ذرہ ذرہ کا علم اللہ تعالیٰ کے پاس ہے، وہ تمام ذراتِ انسان کو جمع کر کے دوبارہ زندہ کر دے گا۔ باقی یہ کہ رسول بشر ہوتا ہے اس کا جواب تو کئی بار گزر چکا ہے کہ انسانیت نبوت کے خلاف نہیں بلکہ تمام رسول انسان تھے، یہ تعجب کی کون سی بات ہے۔

قیامت اور حشر ونشر

۶......آسمانی، زمینی اور فضائی تینوں عالم اثباتِ قیامت اور حشر ونشر پر دلالت کرتے ہیں، آسمان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھو جو تمہارے سروں کے اوپر ہے اس کو اللہ نے بنا کر بغیر ستونوں کے کھڑا کیا ہوا ہے، اُسے چاند سورج ستاروں کے ساتھ مزین بھی کیا ہوا ہے، اس میں کوئی عیب بھی نہیں ہے اور زمین کو بھی اللہ نے بنا کر پانی پر بچھایا ہے

اس پر پہاڑوں کا سلسلہ جاری کیا ہے، زمین میں مختلف قسم کے بارونق جوڑے بھی اللہ نے پیدا کیے ہیں اور فضا میں بادل کا نظام بھی اللہ بناتا ہے جس سے برکت والا پانی برساتا ہے، جس سے زمین میں باغات، غلے خصوصی طور پر بڑے قد والی کھجوریں جس کے خوشے تہ بہ تہ پھلوں سے پُر ہو کر لٹک رہے ہوتے ہیں۔ ان سب چیزوں سے انسان نفع اٹھاتا ہے جو خدا اتنے کارنامے سرانجام دیتا ہے اُس کے لیے انسانوں کو دوبارہ زندہ کرنا کیا مشکل ہے، اس نے پہلے بھی تو اس انسان کو پیدا کیا ہے، دوبارہ پیدا کرنے میں کیا رکاوٹ ہے۔ رکاوٹ تو کوئی نہیں ضد اور ہٹ دھرمی سے کافر انسان انکار کرتا ہے۔

ہلاکتِ اقوام

۱۲...... منکرین کو چاہیے کہ تاریخ انسان پر نظر کریں کہ کتنی قومیں توحید اور قیامت کی منکر تھیں اور دنیا میں ہلاک ہوئیں مثلاً قومِ نوح، اصحابِ مدین، قومِ عاد، قومِ ثمود، قومِ تُبّع، قومِ فرعون اور قومِ لوط یہ سب توحید اور قیامت کے منکر تھے، دنیا میں ہلاک کیے گئے۔ ان سے موجودہ مشرکین کو سبق حاصل کر کے توحید اور قیامت کو مان لینا چاہیے، اپنے رسول کی راہنمائی کے ساتھ مانیں تو دنیا اور آخرت میں کامیابی ملے گی۔

قدرت، علم اور قربِ باری تعالیٰ

۱۶...... اللہ تعالیٰ نے حقیر نطفے سے پری پیکر مخدوم بننے کی صلاحیت رکھنے والا انسان پیدا کیا، یہ اُس کی قدرت کاملہ پر دال ہے، وہ انسان کے دلوں کے خیالات تک جانتا ہے، یہ اُس کے علم کی وسعت ہے وہ انسان کی شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے یہ چیزیں کھل کر دلالت کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ قیامت بھی قائم کرے گا اور مُردوں کو زندہ کر کے میدانِ محشر میں لا کر حساب بھی لے گا۔

کتابتِ اعمال

۱۷...... جب انسان منہ سے کوئی بات نکالتا ہے تو اس کے دائیں بائیں بیٹھے ہوئے دو فرشتے تیار بیٹھے ہوتے ہیں وہ اُسے لکھ لیتے ہیں۔ موت قیامت کا مقدمہ ہے۔ من مات فقد قامت قیامتہٗ، جب انسان کو سکرات الموت شروع ہوگی اُسے کہا جائے گا یہ وہ ہے جس سے تو بدکتا تھا، صور میں پھونکا جائے گا تو قیامت بھی قائم ہو جائے گی۔ جب دوبارہ پیدا کر کے انسان کو میدانِ محشر میں لایا جائے گا اُس کی کیفیت یہ ہوگی کہ ایک فرشتہ اُسے ہانکنے والا ہوگا، دوسرا اس پر گواہ ہوگا، اس کی نظر کو تیز کر دیا جائے گا تاکہ اپنا اعمالنامہ بھی پڑھ سکے اور میدانِ محشر کی ہولناکی بھی دیکھ سکے۔ اعمال نامہ اس کے حوالے کر دیا جائے گا اور اُسے کہا جائے گا یہ وہ ہے جس سے تو غافل تھا۔

اللہ تعالیٰ اپنے فیصلے میں دو فرشتوں کو حکم دیں گے اِس کافر کو پکڑ و جو ضدی، خیر کے کاموں سے روکنے والا ،حد سے تجاوز کرنے والا شکی مزاج ہے اسے جہنم میں اٹھا کر دے مارو، یہ اللہ کے ساتھ غیر اللہ کو شریک بناتا تھا اسے سخت عذاب میں ڈالو۔

مباحثہ

۲۷......شیطان قرین اور مجرم کے درمیان مباحثہ ہوگا وہ اس طرح مجرم اپنے آپ کو بچانے کے لئے شیطان کے اغوا کا دعویٰ کرے گا تو شیطان جواب دے گا: میں نے اسے گمراہ نہیں کیا، یہ خود دور کی گمراہی میں گرا رہا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میرے پاس مت جھگڑو، میں نے پہلے فیصلہ کر دیا تھا کہ میں گمراہوں سے جہنم کو بھر دوں گا۔ آگے عام ہے وہ اپنے اختیار سے گمراہ ہوا ہو یا اُسے کسی نے گمراہ کیا ہو، وہ ہر حال میں جہنم جائے گا، نہ میرا فیصلہ تبدیل ہوتا ہے نہ میں کسی پر ظلم کرتا ہوں۔

جہنم کی وسعت

۳۰......جب سب جہنمی جہنم میں داخل کر دیئے جائیں گے تو اللہ تعالیٰ جہنم سے پوچھیں گے: کیا تُو بھر گئی ہے؟ جہنم جواب دے گی ابھی میرا پیٹ کافی خالی ہے اور کافر مشرک مزید لے آؤ۔

اُخروی بشارات

۳۱......جنت کو پرہیزگاروں کے قریب کیا جائے گا اور انہیں خطاب ہوگا: یہ جنت وہ ہے جس کا وعدہ ہر مُنیب، نیک اعمال کی حفاظت کرنے والے، رب تعالیٰ سے بن دیکھے ڈرنے والے سے کیا گیا تھا، جو پورا کر دیا گیا ہے، اب سلامتی کے ساتھ اس میں داخل ہو کر اس میں ہمیشہ رہو جو چاہو گے وہ تمہیں ملے گا اور مزید بھی میرے پاس بہت کچھ ہے۔ (اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مُتَّقِيًا مُنِيْبًا وَّاَدْخِلْنِيْ فِيْ جَنَّتِكَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔ **امین یا رب العٰلمین**)

توبہ نہ کی تو ہلاکت سے بچنا ناممکن ہے

۳۶......جب اللہ تعالیٰ کسی قوم کو ہلاک کرنا چاہے تو اُسے قوتِ مالی بچا سکتی ہے نہ قوتِ بدنی۔ منکرین کو چاہیے کہ اپنے سے پہلے ان لوگوں کے حالات معلوم کریں جن کو اللہ نے ہلاک کیا، وہ اِن سے مال اور طاقت میں زیادہ تھے، لیکن ہلاکت کے وقت ان کو مال اور قوت نہ بچا سکے، تم نے بھی توبہ نہ کی تو ہلاکت سے نہیں بچ سکو گے لیکن نصیحت وہ لوگ پکڑتے ہیں جن کا دل بیدار ہو اور توجہ کے ساتھ بات کو سُنے۔

دلیل عقلی

۳۸......ارشاد باری ہے کہ ہم نے سب آسمان اور زمینیں اور ان کے اندر باہر کی چیزیں صرف چھ دن میں پیدا کر دیں ہمیں کوئی تھکاوٹ نہیں ہوئی۔ یہ دلیل ہے اس پر کہ ہمارے لیے مُردوں کو زندہ کرنا کوئی مسئلہ نہیں۔

رسولِ اکرم ﷺ کو صبر کی تلقین

۳۹......آپ منکرین کی ایذا رسانیوں پر صبر کریں اور ہر وقت اللہ کی حمد اور تسبیح بیان کریں، خصوصی طور پر صبح شام اور رات کے اوقات میں، نمازوں کے بعد بہت ذکر کریں۔ آپ توجہ سے سن لیں جس دن ایک آواز دینے والا قریب سے پکارے گا، اسرافیل صور پھونکیں گے تو لوگ سچ مُچ چیخ کی آواز سنیں گے، وہی دن زندہ ہو کر قبروں سے نکلنے کا ہے، اللہ تعالیٰ زندہ کرنے والے، موت دینے والے ہیں۔ سب نے زندہ ہو کر اسی کے پاس جانا ہے، زمین پھٹ جائے گی، لوگ جلدی سے نکل آئیں گے۔ اللہ کے لیے یہ سب کچھ آسان ہے، اللہ تو لوگوں کی باتوں کو جانتے ہیں جو وہ دل میں سوچ رہے ہوتے ہیں۔ آپ ان پر سختی نہ کریں، بلکہ قرآن پاک کے مضامین کے ساتھ ان لوگوں کو نصیحت کریں جو وعید خداوندی سے لرزاں و ترساں رہتے ہیں۔

تمت خلاصة سورة قٓ ، الحمد لِلّٰه ربّ العالمين۔

۹ محرم الحرام ۱۴۴۴ھ/ ۸/ اگست ۲۰۲۲ء

سُورَةُ الذّٰرِيَاتِ مَكِّيَّةٌ

[ترتیب قرآنی (۵۱) ترتیب نزولی (۶۷) آیات (۶۰) رکوع (۳)]

ربط: سورۃ ق میں تھا کہ حشر نشر حق ہے، سورۃ الذاریات میں ترقی کے ساتھ ہے کہ حشر نشر کے ساتھ جزا سزا بھی حق ہے۔ وَاِنَّ الدِّیْنَ لَوَاقِعٌ۔

خلاصہ: اس میں اثبات التوحید ترقی کے ساتھ اور اثباتِ قیامت بھی ترقی کے ساتھ ہے۔ دو شاہد، دو دلائل، تین تخویفات، تسلی رسول ﷺ، مقصد تخلیق جن وانس، دفع عذاب کے امور ثلاثہ کا بیان ہے۔

شاہد اول

ا...... ہواؤں کی چار قسم بنا کر ان کی قسم کھائی۔ کچھ ہوائیں تیزی سے چلتی ہیں، ذرات کو اڑاتی ہیں اور کچھ ہوائیں سمندر سے آبی بخارات اُٹھا کر بادل بنا دیتی ہیں، کچھ ہوائیں بادلوں کو تقسیم کر کے برسنے کی جگہ پہنچا دیتی ہیں، جو خدا ہواؤں پر اس طرح تصرف کرتا ہے وہی خدا مُردوں کو زندہ کر کے قبروں سے نکال کر میدانِ محشر میں لائے گا اور حساب کے بعد اُنہیں جنت یا دوزخ بھیجنے کا فیصلہ کرے گا۔

دوسری تقریر

ذاریات سے مراد ہوائیں ہیں۔ حاملات سے مراد بادل، جاریات سے مراد کشتیاں اور مقسّمات سے مراد فرشتے ہیں یعنی پُرسکون فضا میں آندھیاں ظاہر ہو جاتی ہیں، صاف فضا میں بادل ظاہر ہو جاتے ہیں، سمندروں کی پشت پر کشتیاں جاری ہو جاتی ہیں یا آسمان پر ستارے چاند، سورج ظاہر ہو جاتے ہیں۔ فرشتے بادلوں اور روزیوں کو تقسیم کر رہے ہوتے ہیں جو ذاتِ اقدس ایسے تصرفات کرتی ہے وہ ہی مردوں کو زندہ کر کے حساب کے لیے میدانِ محشر میں جمع کر دے گی، پھر فیصلہ ہوگا اور جزا سزا کا مرحلہ آئے گا، اللہ کا وعدہ پورا ہوگا۔ اچھا فیصلہ اور اچھا انجام چاہیے تو عقیدے صحیح رکھو اور نیک اعمال کی کثرت کرو۔

دوسرا شاہد

۷...... دن کو صاف نظر آنے والے آسمان پر رات کے وقت ستاروں کا جال نظر آتا ہے اسی طرح قبرستان

کے پُرسکون ماحول سے مُردے نکل کر میدانِ محشر میں نظر آئیں گے، پھر آگے کاروائی ہوگی۔

اہلِ مکہ سے خطاب

۸......مکہ والو! تم رسول، قرآن اور جزاوسزا کے بارے میں بھٹکائے گئے ہو اور مختلف قول کرتے ہو مثلاً رسول کو شاعر، کاہن، ساحر، قرآن کو شعر، کہانت، اور گھڑا ہوا کہتے ہو۔ حشر نشر، جزاسزا کا انکار کرتے ہو۔ یاد رکھو جو لوگ بھٹکائے جائیں اور الٹے چلائے جائیں وہ تمام بھلائیوں سے بھٹک جاتے ہیں، الٹے کر کے جہنم میں ڈالے جائیں گے۔

اَٹکل پچو

ستیاناس ہو قطعی دلائل کو چھوڑ کر محض اٹکلوں اور گمانوں پر چلنے والوں کا جو غفلت میں بھول کر کہاں جارہے ہیں اور استہزاء کے طور پر پوچھتے ہیں بدلے کا دن کب آئے گا، انہیں کہا جائے جب تمہیں آگ میں بھون کر سزادی جائے گی وہ بدلے کا دن ہوگا اور انہیں کہا جائے گا یہی تمہارے شرک کا بدلہ ہے، جو تم جلدی حاصل کرنے کے خواہاں تھے اب اسے ٹیسٹ کرو چکھو۔

خوشخبری اور دفع عذاب کے تین امور

۱۵......جو لوگ شرک سے بچتے ہیں توحید کے قائل ہیں حشر نشر کو مانتے ہیں، ان کو تو باغوں اور چشموں والے اعلیٰ مقامات پر بسایا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ان کو اپنی نعمتوں سے نوازتے جائیں گے اور وہ وصول کرتے جائیں گے۔ کیونکہ وہ اصولِ شریعت کے مطابق نیکیاں کیا کرتے تھے، رات کو تھوڑا وقت سوتے، باقی عبادت میں گزارتے، صبح کو اپنے رب سے بخشش کی دعائیں کرتے، اپنے مالوں میں سے مانگنے اور نہ مانگنے والے ضرورتمندوں کو ان کا حق دیتے تھے۔ خلاصہ یہ ہوا کہ وہ جنتی لوگ شرک کرتے نہ ظلم کرتے، بلکہ احسان کرتے ہیں۔ یہی تین امور عذاب سے بچنے کے اسباب ہیں۔

دلائلِ حشر ونشر اور جزاوسزا

۲۰......یقین کرنے والوں کے لیے زمین میں بہت دلائلِ توحید اور دلائلِ حشر ونشر ہیں۔ مثلاً زمین بچھی ہوئی ہے اس کے نرم میدان بھی ہیں سخت پہاڑ، جنگلات، سمندر، چشمے، معدنیات، مختلف قسم کے درخت، مختلف قسم کے جانور، کیڑے مکوڑے پوری زمین پر پھیلے ہوئے ہیں، ان کی ضروریات زمین سے پوری ہوتی ہیں۔ یہ سب دلائلِ توحید ہیں یہ اللہ کے کارنامے ہیں اس کا کوئی شریک نہیں، حساب کے لیے حشر نشر بھی قائم کرے گا، جزاسزا دے گا۔

عالمِ صغیر انسان

۲۱......انسان عالمِ صغیر ہے، اس کی اپنی جان میں دلائلِ توحید موجود ہیں کیونکہ جو چیزیں اللہ تعالیٰ نے عالمِ

کبیر میں رکھی وہ نمونے کے طور پر انسان میں بھی رکھی ہیں اس واسطے عالم صغیر کہلاتا ہے، بلکہ اللہ نے انسان میں عالمِ کبیر سے بھی زائد چیزیں رکھی ہیں۔ مثلاً دل، دماغ، عقل وفکر، مافی الضمیر کو ظاہر کرنے والی زبان، عالمِ کبیر سے نفع اٹھانے کی صلاحیت، مفردات کو جوڑ کر نئی سے نئی چیزیں بنانے کا سلیقہ، اپنے خالق اور رب کی معرفت، قرب بڑھانے کی قوت اور بہت کچھ اللہ نے انسان میں رکھا ہے۔ اس واسطے انسان خود توحید کی دلیل ہے، اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں اپنے اندر غور سے نظر کرو تو مجھے پالو گے اور حشر نشر کو بھی تسلیم کرلو گے۔

تمہارا رزق آسمان میں ہے

۲۲.....تمہارے رزق کا سبب بارش اور عذاب کا سبب اُولے آسمان سے فیصل بن کر آتے ہیں۔ آسمان اور زمین کے رب کی قسم یہ بات ایسے سچ ہے جیسے تمہارا بولنا سچ ہے۔ تم اپنی زبان سے بول کر اپنی بات زبان سے ظاہر کرتے ہو دوسری زبان کی بات کانوں سے سنتے ہو، اس میں تمہیں کوئی شک نہیں تو حشر نشر جزا سزا میں بھی شک نہیں ہونا چاہیے۔ زمین بھی زبان کی طرح ہے، جس طرح زبان سے باتیں ظاہر ہوتی ہیں اسی طرح زمین ہے، اس دنیا میں اس سے پودے ظاہر ہوجاتے ہیں اور آخرت میں مُردے ظاہر ہوجائیں گے۔

ابراہیم علیہ السلام کا واقعہ

۲۴.....حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس فرشتے انسانی شکل میں آئے، علیک سلیک کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام ان کو باعزت طور پر بٹھا کر فوراً گھر تشریف لائے، ایک بچھڑا ذبح کرکے بھون کر مہمانوں کے پاس کھانا لائے لیکن مہمانوں نے کھانے کی طرف ہاتھ نہ بڑھائے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ڈر محسوس کیا کہ کہیں شر کی غرض سے تو نہیں آئے، فرشتوں نے محسوس کرکے بتادیا کہ ہم فرشتے ہیں، آپ کو صاحبِ علم بچے کی خوشخبری دینے آئے ہیں، بیوی نے سنا تو حیرت سے منہ پر ہاتھ رکھا اور کہنے لگی میں بوڑھی بانجھ ہوں بچہ کیسے جنوں گی، فرشتوں نے کہا: اللہ تعالیٰ اسی طرح بچہ دے دیں گے۔

فائدہ: اس واقعہ سے بہت مسائل معلوم ہوئے کہ مسلمانوں کی ملاقات سلام سے ہونی چاہیے، مہمانوں کو خوش دلی سے وصول کرکے عزت کے مقام پر بٹھانا چاہیے اور موسم اور وقت کے مطابق کھانے پینے کا انتظام مہمانوں سے پوچھے بغیر کرنا چاہیے اور اپنی وسعت کے مطابق اچھا کھانا دینا چاہیے، فطری خوف شانِ نبوت کے خلاف نہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام عالم الغیب بھی نہیں تھے، حضور علیہ السلام کو بھی اللہ تعالیٰ کے بتانے سے یہ واقعہ ابراہیم علیہ السلام معلوم ہوا تو آپ بھی عالم الغیب نہیں تھے، اللہ تعالیٰ بانجھ اور بوڑھوں کو بھی اولاد دینے پر قادر ہیں۔

............☆............

ستائیسواں پارہ

ہلاکتِ قومِ لوط علیہ السلام

۳۱......حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرشتوں کی خصوصی حالت کو دیکھ کر فرمایا تمہاری اصل مہم کیا ہے مجھے بچے کی خوشخبری تو دے دی۔فرشتوں نے جواب دیا ہم مجرم قوم کی ہلاکت کے لیے بھیجے گئے ہیں (مراد قومِ لوط ہے) ہم نے ان کو اس طرح ہلاک کرنا ہے، مٹی سے بنے ہوئے پتھر اُن پر برسائیں گے، ان میں سے مومنوں کا گھرانہ نکال دیں گے۔مومنوں کا ایک گھرانہ ملا ہے وہ بھی خود لوط علیہ السلام کا، ان میں سے بھی حضرت لوط علیہ السلام کی بیوی ہلاک ہونی ہے۔اسی طرح قومِ فرعون بھی بحرِ قلزم کا لقمہ بن کر ہلاک ہوئی۔قومِ عاد آندھی سے ہلاک ہوئی۔قومِ ثمود چیخ سے ہلاک ہوئی۔قومِ نوح پانی کے طوفان میں ہلاک ہوئی۔ یہ سب قومیں مشرک اور بدمعاش تھیں، ان کے واقعات قرآن پاک میں دوسری سورتوں میں تفصیل سے آئے ہیں۔

دلیل عقلی بر بعث بعد الموت

۴۷......ارشاد باری ہے ہم نے آسمان اپنی قدرت سے بنائے اور انہیں خوب کشادہ کر کے اوپر تان دیا اور ہم نے زمین پیدا کی اور اُسے فرش بنایا اُسے بچھا دیا ہم خوب بچھانے والے ہیں، ہم نے ہر چیز کے جوڑے پیدا کیے تا کہ تم ان میں غور کر کے نصیحت پکڑو، تمہیں سمجھ آجائے گی کہ جو اتنے بڑے کارنامے کرسکتا ہے وہ انسانوں کو دوبارہ پیدا کر کے میدانِ محشر میں لاسکتا ہے اور حق کا فیصلہ کر کے جزا سزا دے سکتا ہے۔

کامیابی کی راہ

۵۰......کامیابی کی ایک ہی راہ ہے کہ ایمان لاؤ اور طاعت کرو اس راہ پر خوب دوڑ لگاؤ، منزل تک پہنچو رسول کا کام توحید کی طرف دعوت دینا اور شرک سے کھل کر ڈرانا ہے۔

خوب کان کھول کر سن لو اللہ کے ساتھ کسی انسان، جن، صنم، حجر، شجر، نبی، ولی، عرشی فرشی، کو ہی روحی کو شریک نہ کرنا۔

آپ سے پہلے بھی جو رسول آئے لوگوں نے ان کو بھی ساحر اور مجنون کہا ہے، آپ کو بھی کہہ رہے ہیں۔ ایسے معلوم ہوتا ہے یہ ایک دوسرے کو وصیت کرتے آئے ہیں بلکہ یہ سرکش لوگ سرکشی سے ایسی باتیں کرتے ہیں۔ جب قوم اس حد تک چلی جائے تو آپ اُن سے منہ پھیر لیں تو آپ پر کوئی ملامت نہیں ہے۔ لیکن آپ پھر بھی نصیحت کرتے رہیں آپ کی نصیحت مومنوں کو تو ضرور فائدہ دے گی۔

مقصد تخلیق ثقلین

۵۶......اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ میں نے جنّوں اور انسانوں کو اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا، میرا ارادہ ان سے رزق کموانا نہیں ہے۔ رزق دینے والا تو اللہ ہے جو مضبوط قوت والا ہے۔ جو لوگ مقصد سے ہٹ کر شرک میں لگے ہوئے ہیں وہ ظالم ہیں اور ظالموں کی سزا کے لیے عذاب کا ڈول بھرا جا چکا ہے جیسا کہ اُن سے پہلے مشرکوں پر عذاب کا ڈول بہایا گیا ان پر بھی بہا دیا جائے گا، وہ جلدی نہ مچائیں، کفار کے لیے تباہی ہوگی، جس دن ان کی ہلاکت کا دن آئے گا جس کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے۔

تمت خلاصة سورة الذاريات بفضل صاحب كائنات، والحمد لِلّٰه ربّ العالمين والصّلوة والسّلام على رسوله واله وازواجه واصحابه واتباعه الى يوم الدّين برحمتك يا ارحم الراحمين۔ اللّٰهم اغفرلي وارحمني۔ (ابو عبيد)

۱۰ رمحرم الحرام ۱۴۴۴ھ/ ۹ راگست ۲۰۲۲ء

سُوْرَةُ الطُّوْرِ مَكِّيَّةٌ

[ترتیب قرآنی (۵۲) ترتیب نزولی (۷۶) آیات (۴۹) رکوع (۲)]

ربط: سورۃ الذاریات میں وقوعِ عذاب کا ثبوت تھا اس سورۃ الطّور میں ہے کہ اگر عذاب آ گیا تو اُسے کوئی روک نہیں سکے گا، باقی سارے مضامین گذشتہ سورۃ والے اس میں ہیں۔

خلاصہ: توحید کا بیان اس سورۃ میں علیٰ سبیل الترقی ہے۔ وقوعِ عذاب اس کا دعویٰ ہے اس پر پانچ شواہد ہیں۔ تخویف، بشارت، تسلّیٔ رسول، شکوے اور جوابات، بہت سی زجرات ہیں۔

وقوعِ عذاب پر شواہد

۱-۶......اللہ تعالیٰ نے پانچ چیزوں کی قسم کھا کر ان کو وقوعِ عذاب پر شاہد بنایا ہے۔

(۱) الطّور وہ پہاڑ ہے جہاں موسیٰ علیہ السلام کو نبوت اور کتاب ملی اس کتاب میں ہے کہ مجرموں کو عذاب ہوتا ہے......

(۲) کشادہ اوراق میں لکھی ہوئی کتاب بھی شاہد ہے کہ عذاب واقع ہوگا، مراد لوحِ محفوظ یا تمام آسمانی کتب ہیں۔

(۳) بیت المعمور سے مراد کعبہ ہے یا ساتویں آسمان پر فرشتوں کا کعبہ ہے یہ گواہ ہے کہ جس طرح بیت اللہ کو جن و انس طواف میں گھیرے ہوتے یا بیت المعمور کو فرشتے گھیرے رہتے اسی طرح مجرموں کو بھی عذاب گھیرے میں لے چکا ہے۔

(۴) بلند چھت سے مراد آسمان یا عرش ہے جس طرح آسمان اور عرش دنیا کو گھیرے ہوئے ہیں اسی طرح عذاب بھی مجرموں کو گھیر چکا ہے۔

(۵) لبالب بھرا ہوا سمندر جس طرح زمین کو گھیرے ہوئے ہے اسی طرح عذاب بھی مجرموں کو گھیرے ہوئے ہے۔

وقوعِ عذاب

۸......یقیناً عذاب مجرموں پر آ پڑے گا اُسے کوئی روک نہیں سکے گا، اس میں شفاعت قہری کی بھی نفی ہوگئی۔

قیامت کا منظر

۹......اس دن آسمان لڑکھڑاتا ہوا اور گھومتا ہوا چکنا چور ہو کر زمین پر گر پڑے گا، پہاڑ تیزی سے اپنی جگہ چھوڑ کر ریزہ ریزہ ہو کر اُڑ جائیں گے۔ اس دن جھٹلانے والوں کے لیے تباہی ہوگی، جو فضول بحثوں میں کھیلتے رہتے ہیں۔ انہیں دھکے دے کر جہنم کی آگ کی طرف لایا جائے گا اُنہیں کہا جائے گا یہی وہ آگ ہے جسے تم جھٹلاتے تھے۔ اب بتاؤ یہ جادو ہے یا تمہیں کچھ نظر نہیں آ رہا، اس میں داخل ہو کر جلو۔ صبر کر کے چپ سادھ لو یا بے صبری سے چیخو چلاّؤ، تمہارے لیے برابر ہے، تم نے یہیں رہنا ہے، یہ تمہارے اپنے اعمال کا بدلہ ہے۔

نیک لوگوں کے لیے خوشخبری

۱۷......پرہیز گار باغوں اور نعمتوں میں ہوں گے اللہ کے دیئے ہوئے انعام پر خوش ہوں گے۔ جہنم کی آگ سے محفوظ ہوں گے، انہیں کہا جائے گا اپنے نیک اعمال کے بدلے میں جنت کی نعمتیں خوب کھاؤ پیو وہ شاہی تختوں پر صفوں میں بیٹھے ہوں گے، ان کی موٹی آنکھوں والی چٹی گوری لڑکیوں کے ساتھ شادی کر دی جائے گی ان کے ایمان والے بچوں اور دیگر قریبی رشتہ داروں کو ان کے ساتھ ملا دیا جائے گا، جن کا وہ قرب چاہیں گے ان کو ترقی دے کر ان کو خوش کرنے کے لئے ملایا جائے گا، ان کے اعمال اور درجے میں کمی نہیں کی جائے گی۔ ان کو ہر قسم کے پھل اور ان کی چاہت کے گوشت ملیں گے۔ خوش طبعی کرتے ہوئے مشروبات کے گلاسوں میں چھینا جھپٹی کریں گے لیکن اس میں لغو یا گناہ کی بات نہیں ہوگی۔ موتیوں کی طرح خوبصورت خدمتگار لڑکے ان کی خدمت کے لیے گھوم رہے ہوں گے، یہ جنتی آپس میں بیٹھ کر گفتگو کریں گے یہ بات بھی درمیان میں آئے گی کہ ہم دنیا میں آخرت سے ڈرتے رہتے تھے۔ اس واسطے گناہوں سے دور رہتے۔ اللہ نے ہمارے اوپر احسان کیا ہمیں جہنم کی گرم لو سے بچا لیا۔ ہم دنیا میں اللہ ہی کو تو پکارتے تھے، وہ بڑا احسان کرنے والا مہربان ہے اس لیے ہمیں اپنی جنت عطا کی ہے۔

نصیحت جاری رکھیں

۳۰......آپ کے دشمن ضد میں آ کر آپ کو دیوانہ اور کاہن کہتے ہیں لیکن آپ ان کو نصیحت جاری رکھیں، نہ آپ کاہن ہیں نہ مجنون ہیں نہ شاعر ہیں۔ وہ آپ کی موت کی انتظار میں رہتے ہیں کہ ان کی موت کے ساتھ ان کا مشن بھی ختم ہو جائے گا۔ آپ انہیں کہہ دیں ایں خیال است ومحال است وجنوں۔ یہ دین قیامت تک ترقی میں جائے گا میں رہوں یا نہ ہوں، تم میرے اعلیٰ انجام کا انتظار کرو میں تمہارے بدانجام کا منتظر ہوں۔ یہ بتاؤ مجنون، کاہن، شاعر کہنا تمہارے عقل کا فیصلہ ہے یا ضد وعناد سے کہتے ہو؟ عقل تو متضاد چیزوں کا فیصلہ نہیں دیتا، ضد وعناد کا انجام بُرا ہے۔ یہ خود دیوانے ہیں، کبھی کہتے ہیں قرآن گھڑا ہوا ہے، اگر گھڑا ہوا ہے تو تم چیلنج کے باوجود ایسی کوئی آیت ہی کیوں

نہیں لاسکتے۔

زجرات

۳۵......کیا یہ لوگ بغیر خالق کے پیدا ہو گئے یا خود اپنے خالق ہیں یا انہوں نے آسمان زمین پیدا کیے ہیں یا ان کے پاس تیرے رب کے خزانے ہیں یا خزانوں کے نگران ہیں یا ان کے پاس سیڑھی ہے جس پر چڑھ کر اوپر سے سُن آتے ہیں؟ ان میں سے کچھ بھی نہیں تو پھر کس بناء پر منکر بنے ہوئے ہیں۔

احمق اتنے ہیں کہ اللہ کے لیے بیٹیاں اور اپنے لیے بیٹے پسند کرتے ہیں، حالانکہ اللہ تعالیٰ تو تمام رشتوں سے پاک ہے۔ کیا آپ ان سے بدلہ مانگتے ہیں جس کے بوجھ میں یہ دبے جاتے ہیں یا ان کے پاس علم غیب ہے یا وہ لوحِ محفوظ سے لکھ آتے ہیں؟ ان میں سے بھی کوئی بات نہیں پھر بھی انکار کیے جاتے ہیں۔

یا اللہ کے رسول کے ساتھ کوئی چال چلنا چاہتے ہیں؟ اگر ایسا ہے تو خود اس کا شکار ہوں گے یا اللہ کے سوا ان کا کوئی اور معبود ہے، یہ بھی غلط ہے اللہ شریکوں سے پاک ہیں۔

ضد وعنادِ مشرکین

۴۴......عناد اور ضد میں اتنے پکے ہو چکے ہیں اگر کھلی آنکھوں سے عذاب آتا دیکھ لیں کہ آسمان کا ٹکڑا ان پر گر رہا ہو تو کہیں گے یہ بادل ہے یا اولے وغیرہ جیسی کوئی چیز ہے عذاب نہیں ہے۔

اے میرے محبوب! ان کو ان کے حال پر چھوڑ دیں بددعا کریں نہ پریشان ہوں، جب وقتِ مقرر پر عذاب آئے گا تو یہ بے ہوش ہو جائیں گے اور تڑپ تڑپ کر مریں گے، نہ ان کی کوئی سازش کامیاب ہوگی نہ ان کی کہیں سے مدد ہوگی، ان ظالموں پر قیامت وقبر سے پہلے بھی عذاب آ سکتا ہے۔

تسلیٔ رسول ﷺ

۴۸......آپ اپنے رب کے حکم پر مضبوطی سے جمے رہیں، ہم آپ کی حفاظت کریں گے۔ آپ تو ہماری نظروں میں بس رہے ہیں۔ آپ اپنے رب کی تحمید وتسبیح میں مصروف رہیں، خصوصی طور پر جب آپ تہجد یا فجر کی نماز کے لیے اٹھیں خوب تسبیح کیا کریں۔

تمت خلاصة سورة الطور بفضل الربّ الشّكور، اللّٰهم تقبله منّى قبولًا حسنًا واغفر لى ولوالدىَّ ولمشائخنا ولِأحبابنا۔ والصّلوة والسّلام على رسوله واٰله وازواجه واصحابه واتباعه الى يوم الدّين برحمتك يا ارحم الراحمين۔ اللّٰهم اغفر لى وارحمنى۔ (ابو عبيد)

۱۱ر محرم الحرام ۱۴۴۴ھ/۱۰ر اگست ۲۰۲۲ء

سُوۡرَةُ النَّجۡمِ مَكِّيَّةٌ

[ترتیب قرآنی (۵۳) ترتیب نزولی (۲۳) آیات (۶۲) رکوع (۳)]

ربط: سورۃ الطور میں تھا کہ مجرموں پر عذاب آئے گا، اُسے کوئی نہیں روک سکے گا۔ سورۃ النجم میں شفیعِ غالب کی نفی ہے کہ ان کو کوئی زبردستی نہیں چھڑا سکے گا۔

خلاصہ: موضوع دو دعوے ہیں (۱) اللہ کے سوا کوئی پکار کے لائق نہیں (۲) اللہ پر کوئی شفیعِ غالب نہیں۔ صداقتِ قرآن، فضائلِ رسول، فضائلِ جبرئیل، زجرات اور آخر میں تفصیل سے توحید کا بیان ہے۔

فضائلِ رسول ﷺ

۱......اللہ نے ستارے کی قسم اٹھا کر شاہد بنایا کہ جس طرح ستارہ اُفق سے غروب ہوتا ہے، اسی طرح وحی کا فرشتہ بھی اوپر سے آپ کے پاس نیچے اُتر آتا ہے۔ ستارے سے دنیا کا راستہ معلوم کیا جاتا ہے اسی طرح آپ سے دنیا اور آخرت کا راستہ معلوم ہوتا ہے جس طرح ستارے کے غروب ہونے سے رات ختم ہوتی تو اندھیرا ختم ہو جاتا ہے، اور آفتاب آ کر روشنی کرتا ہے۔ اسی طرح نبوت کا آفتاب ضیاء پاشی کرتا ہے تو اس سے کفر و شرک کے اندھیرے دور ہو جاتے ہیں۔ یہ تیز روشنی قیامت تک رہے گی جسے ختم نبوت کہتے ہیں۔ اب قیامت تک دوسرے نبی کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ سیدھے راستے پر چلاتے ہیں، نہ بھولتے ہیں نہ بھلائے جاتے ہیں۔ آپ کا بولنا اپنی خواہش نہیں بلکہ وحیِ الٰہی سے ہوتا ہے، قرآن پاک وحیِ الٰہی ہے۔

فضائلِ جبرئیل علیہ السلام

۵......وحی لانے والا فرشتہ قوی اور امین ہے وہ آسمان کے اعلیٰ اُفق سے نیچے آیا، آپ کے قریب ہو گیا، اتنا قرب ہوا جتنا کمان کے دوسروں کا فاصلہ ہوتا ہے، رب تعالیٰ نے اپنے بندے کی طرف جو وحی کرنی تھی وہ جبرئیل کے واسطے سے کر دی، آپ نے بھی وہ وحی پورے طریقے سے سمجھ لی، دل نے جھوٹ نہیں کہا جو دیکھا سچ دیکھا، اس واسطے اُس کے دیکھنے میں کسی کو شک یا جھگڑا نہیں کرنا چاہیے۔ آپ نے جبرئیل علیہ السلام کو ایک اور بار بھی دیکھا ہے، سدرۃ المنتہیٰ کے پاس دیکھا جو جنت الماویٰ کے پاس ہے۔ سدرۃ المنتہیٰ کو سُنہری پروانے یا ملائکہ یا انوارِ الٰہی ڈھانپے ہوئے

تھے، دیکھتے وقت آپ کی آنکھ چندھیائی نہ ٹیڑھی ہوئی نہ ہی حد سے آگے بڑھی، سارا منظر ٹھیک دیکھا، اپنے رب کی بڑی بڑی نشانیاں دیکھیں۔ (مثلاً جبرئیل علیہ السلام کو اس کی اصلی شکل میں دیکھا، رف رف دیکھی، جنت کی بہاریں دیکھیں وغیرہ)

پہلا دعویٰ

۱۹......جب سابقہ بیان سے ثابت ہو گیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں ان کی طرف وحی آتی ہے جس میں ہے کہ متصرف الامور معبود برحق صرف اللہ ہے، مختار اور حاجت روا ہے، تو پھر تم اے مشرکو! لات، عزیٰ اور منات کو کیوں پکارتے ہو؟ نہ ان میں حیات ہے نہ اختیار ہے، لات ایک پتھر ہے جسے بنوثقیف پوجتے، عُزیٰ کیکر کا درخت ہے جسے بنوغطفان پوجتے، منات ایک چٹان تھی جسے بنوہزیل اور بنوخزاعہ پوجتے تھے۔ (المقتطف)

(مقاصد القرآن: ص ۷۲۳)

حقیقت میں یہ صرف نام ہیں ان کا مُسمّٰی نہیں ہے، یہ عبادت اور پکار کے لائق نہیں ہیں، یہ نفس کی چاہت ہے اس پر کوئی دلیل نہیں ہے۔ ظن اور خیال ہے یقین نہیں ہے، حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دلیل کے ساتھ اللہ کا معبود ہونا ثابت کر چکے ہیں، یقینی چیز کی طرف کیوں نہیں آتے۔

فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں قرار دینا اور اپنے لیے بیٹے پسند کرنا، یہ بھی ایک بھونڈی تقسیم ہے۔ پھر بیٹیوں کو شفیعِ غالب سمجھنا یہ اُس سے بھی بُری چیز ہے۔

تردید مشرکین

۲۴......انسان کی ہر تمنا پوری نہیں ہوتی، بے سند اُمیدیں نافع نہیں ہوتیں، ایسی چیز کو شفیعِ غالب ماننا جس کا وجود نہ ہو حماقت ہے۔ دنیا اور آخرت کا مالک صرف اللہ ہے اُن میں خود مشرک اور ان کے معبودانِ باطلہ بھی داخل ہیں تو معبود برحق بھی صرف اللہ ہے اس کی عبادت کرو۔

شفیع غالب نہیں ہے

۲۶......صرف اللہ کی عبادت کرنے والی معصوم مخلوق ملائکہ کی سفارش بھی کام نہیں آتی، نہ وہ کسی کی سفارش اللہ کے حکم کے بغیر کرتے ہیں۔ پھر اور کس کی سفارش اللہ کی مرضی کے بغیر کیسے کام آسکتی ہے؟؟

آخرت پر ایمان نہ رکھنا اور فرشتوں کے لڑکیوں والے نام رکھ کر سفارشی بنانا بے علمی اور ظن پرستی ہے اور ظن حق کے مقابلے میں کوئی چیز نہیں ہے۔

تسلیٔ رسول ﷺ

۲۹......جو شخص ہمارے نازل کردہ قرآن جو نصیحت ہے سے منہ موڑ کر حیاتِ دنیا میں منہمک ہو جائے آپ بھی ان سے منہ پھیر لیں ان کو دعوت دینے کا فائدہ نہیں ہے وہ عنادی ہیں، عناد میں بڑھتے جائیں گے/ان کے ایمان نہ لانے کے متعلق آپ سے نہیں پوچھیں گے۔ کفار کے علم کا مقصد اور انتہاء طلبِ دنیا اور اعراض عن القرآن ہے اور اللہ تعالیٰ کا علم کامل ہے وہ ہدایت یافتہ اور گمراہوں سب کو جانتا ہے اُس کے مطابق جزا سزا دے گا، زمین اور آسمان کی ہر چیز اُس کے مِلک میں ہے وہی تصرف کرتا ہے وہ بُروں کو برائی کی سزا، نیکوں کو نیکیوں کا بدلہ دیتا ہے۔ نیک لوگ وہ ہوتے ہیں جو بڑے گناہوں اور بے حیائیوں سے بچ کر رہتے ہیں، صغیرہ گناہ اُن سے صادر ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اُسے بخش دیتے ہیں، اُس کا علم اتنا وسیع ہے کہ وہ تمہیں اس حالت میں بھی جانتا ہے جب تم مٹی میں تھے اور جب تم ماں کے پیٹ میں تھے، نیک اور بُرے کو بھی اللہ جانتا ہے اس واسطے چھوٹی موٹی نیکی کر کے اپنے آپ کو پاکیزہ نہ سمجھ لیا کرو، یہ عُجب اور فخر ہے، نیکی تو تواضع اور طہارت ہوتی ہے۔

زجر برائے مشرکین

۳۳......ولید بن مغیرہ یا عاص بن وائل حضور علیہ السلام سے تلاوت سن کر متاثر ہوا، ایمان لانے کی طرف راغب ہوا، دیگر مشرکین نے اُسے آبائی دین چھوڑنے کا طعنہ دیا اُس نے کہا مجھے عذاب سے ڈر لگتا ہے۔ تو ایک مشرک نے کہا تو مجھے مال دے میں تیرے آخرت کے عذاب کو اپنے سر لیتا ہوں، اس سودے پر وہ راضی ہو گیا، اُس نے کچھ مال دیا پھر بند کر دیا، اس پر یہ آیات نازل ہوئیں۔ فرمایا: کیا اُس کے پاس علمِ غیب تھا کہ وہ ضامن اس کا عذاب اٹھا لے گا، اُسے مال دینا شروع کر دیا پھر بخل غالب آیا تو دینا بند کر دیا، اُسے علم نہیں تھا کہ موسیٰ علیہ السلام اور ابراہیم علیہ السلام پر جو صحیفے اُترے ہیں ان کے اندر کیا ہے؟ ان کے اندر یہ ہے کہ کوئی کسی کا بوجھ نہیں اٹھائے گا ہر ایک نے اپنا بوجھ خود اُٹھانا ہے اور یہ بھی ہے کہ ہر ایک کو اپنی کمائی کا صلہ ملے گا اور اس کی کوشش دیکھی جائے گی، پھر اُسے اس کا پورا بدلہ دیا جائے گا اور یہ بھی ہے کہ ہر ایک نے اپنے رب تک پہنچنا ہے وہ آخری فیصلہ کرے گا۔ اللہ تعالیٰ تو وہ ہے جو لوگوں کو ہنساتا ہے اور رُلاتا ہے۔ موت دیتا ہے اور زندہ کرتا ہے اُس نے مذکر اور مؤنث کے جوڑے بنائے ہیں جو ٹپکائے ہوئے نطفے سے پیدا کرتا ہے، مرنے کے بعد ایک دفعہ پھر بھی پیدا کرے گا۔ وہ دولت مند اور فقیر بناتا ہے، الشعریٰ ستارے کا بھی وہی رب ہے اُسی نے قومِ عاد، ثمود، قومِ نوح جیسے ظالم سرکش لوگوں کو ہلاک کیا، اسی نے قومِ لوط کی اُلٹائی ہوئی بستیوں کو عذاب سے ڈھانپا۔ اپنے رب کی کس کس نعمت میں شک کرو گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

بھی پہلے ڈرانے والوں میں سے ایک ڈرانے والے ہیں۔ کب تک غفلت میں رہو گے، قیامت قریب آنے والی ہے اُس کے وقوع کا وقت صرف اللہ تعالیٰ جانتا ہے اس لیے تیاری میں رہو، کسی وقت آ سکتی ہے۔ کیا تم کلامِ الٰہی پر تعجب کرتے ہو؟ ہنستے رہتے ہو روتے نہیں، غفلت اور بے پرواہی میں رہتے ہو۔ کامیابی اس میں ہے کہ تم اللہ کے سامنے عاجزی کرو اور ہر قسم کی عبادت میں لگے رہو اللہ ہی معبود برحق ہے۔

تمت خلاصة سورة النجم بفضل الله وتوفيقه، الحمد لِلّٰه ربّ العالمين والصّلوٰة والسّلام علٰى سيّد الرّسل وخاتم النبيّين والهٖ واصحابه وازواجه اجمعين۔ اللّٰهم اغفر لی وارحمنی وارزقنی واجبرنی وانصرنی وادخلنی جنّتك مع الصالحين۔ (ابو عبید)

۱۲ر محرم الحرام ۱۴۴۴ھ/۱۱ر اگست ۲۰۲۲ء

سُورَةُ القَمَرِ مَكِّيَّةٌ

[ترتیب قرآنی (۵۴) ترتیب نزولی (۳۷) آیات (۵۵) رکوع (۳)]

ربط: سورۃ النجم میں نفی شفاعتِ قہری کا بیان تھا اب سورۃ القمر میں اس پر دلیل ہے، سورۃ النجم میں معجزۂ معراج کا بیان تھا سورۃ القمر میں معجزۂ شق القمر کا بیان ہے۔

خلاصہ: معجزۂ شق القمر...... اللہ نے ہر چیز کو خاص انداز میں پیدا کیا ہے۔ شفیعِ غالب کوئی نہیں، منکرینِ توحید کی ہلاکت کے سبق آموز واقعات اس سورۃ میں ہیں۔

معجزۂ شق القمر

۱...... مشرکین نے چاند کے دوٹکڑے کرنے کا مطالبہ کیا اور وعدہ کیا اگر چاند ٹکڑے ہو گیا تو ہم ایمان لائیں گے، آپ نے اللہ کے حکم سے چودھویں رات کے چاند کی طرف اشارہ کیا تو وہ دوٹکڑے ہو کر دوبارہ مل گیا لیکن معاندین پھر بھی ایمان نہ لائے۔ تاریخ فرشتہ میں ہے کہ ہندوستان کے راجہ مالا بار نے یہ معجزہ دیکھا مسلمان ہو گیا۔ (عثمانی)

شق القمر معجزہ بھی ہے قربِ قیامت کی علامت بھی ہے۔ حشر الاجساد کی دلیل بھی ہے اثباتِ رسالتِ رسول کی علامت بھی ہے۔ چاند ٹکڑے ہو سکتا ہے تو دنیا ختم بھی ہو سکتی ہے۔ چاند دوبارہ جڑ سکتا ہے تو لوگ دوبارہ زندہ ہو کر اُٹھ سکتے ہیں، جس کے ہاتھ سے ظاہر ہوا وہ اللہ کا رسول ہے، ضدی اور عنادی پر دلائل اثر نہیں کرتے۔ اسی واسطے منہ مانگا معجزہ آنکھوں دیکھ کر بھی ضدی لوگوں نے دائمی جادو قرار دیا۔ تکذیب اور اتباعِ خواہش کی روش پر ڈٹے رہے، یہ بھی یقین ہونا چاہیے کہ ہر کام اپنے مقرر وقت پر ہوتا ہے، ان ضدیوں کے پاس گذشتہ واقعات سے اتنی خبریں پہنچی ہیں جن میں ڈانٹ اور عبرت تھی، کامل دانائی کی باتیں تھیں، ڈرانے والے بھی ان کے کام نہیں آتے تو پھر آپ ان سے منہ پھیر لیں، تو جب ایک بلانے والا ان کو ناگوار چیز کی طرف بلائے گا تو اس وقت ان کی آنکھیں شرم سے اور خوف سے جھکی ہوئی ہوں گی۔ یہ قبروں سے ایسی کثرت سے نکلیں گے جیسے ٹڈیاں بکھری ہوئی ہوں پھر بلانے والے کی طرف سر جھکائے ہوئے دوڑیں گے اور کہیں گے یہ مشکل ترین دن ہے۔

ہلاکت کے نمونے

۹......اگر چہ دنیا دارالعمل ہے، دارالجزاء آخرت ہے لیکن تنبیہ کے لیے دنیا میں بھی ہلاکتیں اور سزائیں ہوتی ہیں جونمونہ ہوتی ہیں آخرت کی سزا کا۔ مثلاً قوم نوح نے اللہ کے خاص بندے نوح علیہ السلام کو جھٹلایا مجنون اور دھمکایا ہوا کہا (ساڑھے نوسو سال انہوں نے قوم پر محنت کی پھر بھی ایمان نہ لائے) تو نوح علیہ السلام نے دعا کی میں مغلوب ہوں، آپ میری مدد کریں۔ اللہ تعالیٰ نے آسمان سے پانی برسایا، زمین سے چشمے پھوٹے، پانی جمع ہوکر پہاڑوں کے اوپر نکل گیا، قوم ہلاک ہوئی، نوح علیہ السلام ایمانداروں سمیت کشتی میں سوار ہوکر نجات پا گئے، کشتی اللہ تعالیٰ کی نگرانی میں چلتی رہی اس واقعے کولوگوں کے لیے عبرت بنایا۔ قرآن پاک یاد کرنے اور نصیحت پکڑنے کے لیے اللہ نے آسان بنایا ہے کوئی تو نصیحت پکڑ لے قوم عاد کو اللہ نے ہوا کے جھکڑ سے ہلاک کیا، وہ کھجور کے کٹے ہوئے تنوں کی طرح پڑے ہوئے نظر آتے تھے۔

قوم ثمود نے اونٹنی کا معجزہ دیکھ کر بھی ایمان قبول نہ کیا ہود علیہ السلام کو جھوٹا اور خود پسند قرار دیا اور اونٹنی کے پاؤں کاٹ کر ہلاک کیا فرشتے کی ایک چیخ سے ہلاک کر دیئے گئے، کچلی ہوئی باڑ کی طرح چورہ چورہ کر دیئے گئے، قوم لوط پر پتھروں کی بارش برسی، اس میں ہلاک ہوئے صرف شکرگزار بچے۔ صبح کے وقت دائمی عذاب کا شکار ہوئے، قرآن پاک کو تو ہم نے یاد کرنے اور نصیحت کے لیے آسان کر کے اُتارا کوئی نصیحت پکڑنے والا ہے، تو نصیحت پکڑ لے۔

ہلاکت فرعون

۴۱......فرعونیوں کے پاس ڈرانے والے (موسیٰ اور ہارون علیہما السلام) آئے انہوں نے بھی رسولوں کو نہ مانا، ہماری آیات کی تکذیب کی تو ہم نے ایک زبردست پکڑنے والے کی طرح پکڑا اور رگڑ دیا، یہ سارے عبرت کے نمونے ہیں موجودلوگوں کو ان واقعات سے عبرت پکڑ کر مخالفت اور تکذیب سے باز آ جانا چاہیے۔

اہلِ مکہ کی طرف التفات

۴۳......تم بتاؤ اہلِ مکہ تمہارے کفار ان سے زیادہ طاقتور ہیں یا تم نے کوئی معافی نامہ لکھوا رکھا ہے یا تمہارا خیال ہے کہ تم خود بدلہ لے لو گے، ان میں سے کچھ بھی ٹھیک نہیں تمہاری جماعتیں شکست کھا جائیں گی پیٹھ پھیر کر بھاگ جائیں گی، قیامت تمہارے لیئے وعدہ گاہ ہے، جو بڑی دہشت ناک اور کڑوی ہے (بچنا ہے تو ایمان لاؤ)۔

انجامِ مجرمین

۴۸......اس وقت مجرم گمراہی اور دیوانگی میں منہمک ہیں، ان کو اس وقت پتہ لگے گا جب ان کو منہ کے بل

آگ میں گھسیٹا جائے گا اور انہیں کہا جائے گا تم آگ کے چھونے کا مزہ چکھ لو۔

تقدیرِ مخلوقات

۴۹......ارشاد باری ہے ہم نے ہی ہر چیز کو ایک انداز کے ساتھ پیدا کیا ہے ہم جب کسی کام کے کرنے کا ارادہ کرتے ہیں تو کہہ دیتے ہیں ہو جا، وہ ہو جاتا ہے۔ تمہیں جب ہلاک کریں گے تو ہلاک ہو جاؤ گے۔ اس سے پہلے ایمان لاؤ تو بچ جاؤ گے، ہم نے تم جیسے پہلے ہلاک کیے ہیں، ان سے نصیحت پکڑو، تمہاری ہر چھوٹی بڑی بات لکھی جاتی ہے، اس کے مطابق فیصلہ ہوگا۔

بشارت

۵۴......متقین عذاب سے بچے رہیں گے وہ باغوں اور نہروں میں ہوں گے وہ ایک صاحبِ اقتدار بادشاہ کے پاس عزت کی جگہ ہوں گے تمہیں بھی یہ عزت چاہیے تو پرہیزگار بن جاؤ۔ اللّٰھم اجعلنی متقیا و اعطنی مقعد صدقٍ عندك۔

تمت خلاصة سورة القمر بتوفيق الله وفضله، الحمد لله رب العالمين والصّلوة والسّلام على سيّد الرّسل وخاتم النبيّين وآله واصحابه وازواجه اجمعين۔

(ابوعبید)

۱۳؍محرم الحرام ۱۴۴۴ھ/۱۲؍اگست ۲۰۲۲ء

سُوْرَۃُ الرَّحْمٰنِ مَدَنِیَّۃٌ

[ترتیب قرآنی (۵۵) ترتیب نزولی (۹۷) آیات (۷۸) رکوع (۳)]

ربط: سورۃ القمر ذی قدر بادشاہ پر ختم ہوئی، سورۃ الرحمٰن ذوالرحمت بادشاہ سے شروع ہو رہی ہے۔ سورۃ القمر میں منکرین کی ہلاکتوں کا بیان تھا سورۃ الرحمٰن میں مومنوں پر مہربانیوں کا بیان ہے۔

خلاصہ: سورۃ کا دعویٰ ہے کہ رحمت کرنے والا اور برکت دینے والا صرف اللہ ہے۔ پہلی آیت رحمت سے شروع ہوئی اور آخری آیت برکت پر ختم ہوئی۔ اس پر دلائل کی بھرمار ہے، تخویف اور بشارت ہے۔

رحمت کنندہ

ا......اللہ رحمت کرنے والا ہے اُس نے دوستوں اور دشمنوں سب کو اپنی رحمت سے نوازا ہے، اس نے اپنی رحمت سے قرآن سکھایا، انسان کو پیدا کیا، اسے بیان کرنا سکھایا، وہ مافی الضمیر فصاحت کے ساتھ بیان کرسکتا ہے، اپنے خالق کی حمد وثنا کرسکتا ہے، تلاوت کرسکتا ہے۔ علوم سیکھ اور سکھا سکتا ہے، لوگوں کو توحید اور خیر کی باتوں کی دعوت دے سکتا ہے، شرور سے روک سکتا ہے۔

رحمٰن نے ہی سورج اور چاند بنا کر چلائے ہیں، جن سے موسم، اوقات اور ماہ وسال بنتے ہیں۔ چاند کی روشنی سے پھل پھول پودے بڑھتے ہیں، اور سورج کی گرمی سے سب چیزیں پکتی اور ذائقہ دار بنتی ہیں۔ رحمان نے پودے اور بوٹیاں اُگائی ہیں، بیلیں اور قد آور درخت اُگائے ہیں جو پھل اور سایہ دیتے ہیں سب اللہ کو سجدہ کرتے ہیں رحمان نے ہی آسمان کو پیدا کر کے بلند کیا، رحمان نے ہی انصاف کے لیے ترازو پیدا کیا، تاکہ تم کسی کا حق نہ مارو انصاف کے ساتھ اپنے معاملات طے کرسکو، وزن کر کے انصاف قائم کرو تولنے میں کمی نہ کرو۔

رحمان نے ہی زمین پیدا کی مخلوق کے فائدے کے لیے جس میں پھل دار درخت اُگتے ہیں، خوشوں والی کھجوریں اُگتی ہیں، ڈبوں میں پیک شدہ دانے اُگتے ہیں، خوشبودار پھول اُگتے ہیں، زمین پر لوگ گھر بناتے ہیں، زمین سے قیمتی معدنیات نکالتے ہیں، کھیتیاں لگاتے ہیں، زمین میں اپنے مردے دفن کرتے ہیں، زمین سے پانی نکالتے ہیں، زمین پر سوتے ہیں اور بے شمار فوائد حاصل کرتے ہیں۔

تنبیہ

۱۳......اے جنو اور انسانو! تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے اور ان کی نسبت غیر اللہ کی طرف کرو گے؟ استقلالاً یا اشتراکاً یا صراحۃً یا دلالۃً غیر اللہ کی طرف لوگ اللہ کی نعمتوں کو منسوب کرتے رہتے ہیں۔ یہ آیت اس

سورۃ میں اکتیس بار آئی ہے، اس کے جواب میں کہنا ہوتا ہے: **لَا بِشَيْءٍ مِنْ نِعَمِكَ رَبَّنَا نُكَذِّبُ وَلَكَ الْحَمْدُ**، یہ آیت سن کر پہلی بار جنوں نے یہ جواب دیا تھا، انسانوں کو بھی یہی جواب دینا چاہیے۔

انسانوں اور جنوں کی پیدائش

۱۴......اللہ نے اپنی رحمت سے انسانوں کو ایسی مٹی سے پیدا کیا جو خشک ہو کر ٹھیکری کی طرح بجتی تھی اور جنوں کو آگ کی صاف لپٹ سے پیدا کیا، اللہ نے ہی دو مشرق اور دو مغرب بنائے جن سے موسم بدلتے ہیں، اللہ ہی نے اپنی رحمت سے دو سمندر مختلف ذائقے والے پیدا کر دیئے۔ ایک میٹھا صحت اور کھیتی کے لیے مفید بنایا دوسرا نمکین جس سے موتی اور مونگے نکلتے ہیں اور ان کے درمیان میں نہ محسوس ہونے والا پردہ رکھا۔ ان میں بڑی بڑی کشتیاں چلتی ہیں جو سمندر کی پشت پر پہاڑ کی طرح نظر آتی ہیں، لوگ اُن پر سوار ہو کر تجارتی اور جہادی اور حج وعمرہ کے سفر کرتے ہیں، تم اللہ کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے۔ ہر چیز فنا اور ختم ہونے والی ہے جلال اور اِکرام والا اللہ تعالیٰ باقی رہنے والا ہے، اس کے ساتھ اپنا تعلق جوڑو، اس کی شریعت پر اُس کے رسول ﷺ کی اتباع میں عمل کرو تو اپنی آخرت بنا لو گے۔

اس کی ہر لحظہ نئی شان ہوتی ہے۔ موت دیتا، حیات دیتا ہے، عزت وذلت دیتا ہے، کسی کو پستی کسی کو بلندی اور رفعت دے رہا ہوتا ہے اُس کی کیا شان پوچھتے ہو، تیاری کر لو تمہاری جزا اور سزا کے لیے بھی جلد فارغ ہوتا ہے، اس واسطے تم اس کی شان نہ پوچھو، ایسی تیاری کرو کہ مرنے کے بعد کوئی پریشانی نہ ہو۔

تنبیہ

۳۳......توحید اور قیامت کے منکر انسانو! اللہ کے آسمان اور زمین سے نکل جاؤ، اگر نہیں نکل سکتے تو یہیں رہ کر اللہ اور رسول کی فرمانبرداری میں رہو، پھر بھی نہیں مانتے تو اللہ تعالیٰ تمہارے اوپر آگ کا شعلہ اور پگھلا ہوا تانبا ڈالے گا، تم ایک دوسرے کی مدد بھی نہیں کر سکو گے۔

جب قیامت برپا کرنا چاہے گا تو آسمان پھٹ جائے گا، رنگے ہوئے چمڑے کی طرح ہو جائے گا۔ مجرم جنوں اور انسانوں کے گناہوں کے بارے میں پوچھا نہیں جائے گا کیونکہ سب کچھ اللہ کے علم میں ہے۔ مجرم اپنے چہرے کی علامتوں سے پہچانے جائیں گے، ان کو ان کی پیشانی اور قدموں سے پکڑ کر جہنم رسید کر دیا جائے گا اور انہیں کہا جائے گا یہ جہنم ہے جس کو تم جھٹلاتے تھے، وہ گھوم رہے ہوں گے جہنم میں گرم پانی کے اندر (انہیں کہیں چین سکون نہیں ملے گا، یہ بھی اللہ کی نعمت ہے کہ اس نے تمہیں پہلے اطلاع دے دی، تم دنیا میں توبہ کر کے اس سزا سے بچ سکتے ہو) تم اللہ کی کون کونسی نعمتیں جھٹلاؤ گے اے جنو اور انسانو!!

بشارت

۴۶......جو شخص اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈر جائے (ظاہر ہے کہ وہ نافرمانی سے بچے گا اور

اطاعت کرے گا) اس کے لیے دو ایسے باغ آخرت میں ہوں گے جن کے درختوں کی شاخیں گھنی اور بڑی ہوں گی، ظاہر ہے پھل بھی اُن پر بہت لگیں گے۔ ان باغوں میں دو چشمے بہتے ہوں گے ان میں ہر پھل کے دو دو جوڑے ہوں گے، کچھ جانے پہچانے ہوں گے کچھ نئی قسم کے ہوں گے، ان پھلوں کو توڑنا آسان ہوگا، ریشم کے تکیوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے، ان کی بیویاں پیار سے ان پر نظریں جمائے رکھیں گی، بالکل نئی نویلی دلہنیں ہوں گی، ان سے پہلے ان کو کسی جن یا انسان نے چھوا تک نہیں ہوگا، اتنی حسین ہوں گی اور چمکیں گی جیسے موتی اور مونگے چمکتے ہیں۔ اچھے عمل کا اچھا بدلہ ہوتا ہے انہوں نے دنیا میں اچھے کام کیے ہوں گے ان کو آخرت میں ایسے اچھے بدلے ملیں گے۔ اے جنو اور انسانو! تم اپنے رب کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے۔

ذرا کم درجے والے جنتی

۶۳......ان مذکورہ جنتیوں سے ذرا کم درجے والے جنتیوں کو بھی دو باغ ملیں گے جو نہایت سرسبز ہوں گے ان میں دو قسم کے چشمے فوارے چھوڑ رہے ہوں گے، ان میں ہر قسم کے پھل میوے ہوں گے، خصوصی طور پر کھجوریں اور انار ہوں گے اور ان میں خوب سیرت اور خوبصورت دوشیزائیں ہوں گی، چٹی گوری ہوں گی، اپنے خیموں میں خاوندوں کے لیے رکی رہیں گی، پردہ نشین ہوں گی، ان کو ان سے پہلے کسی جن اور انسان نے نہیں چھوا ہوگا، وہ خوبصورت منقش غالیچوں پر سبز رنگ کے عمدہ تکیوں پر تکیہ لگا کر خوش خوش بیٹھیں گے، تم اے جنو اور انسانو! اپنے رب کی کون کونسی نعمت جھٹلاؤ گے۔

لَا بِشَیْءٍ مِنْ نِعَمِکَ رَبَّنَا نُکَذِّبُ وَلَکَ الْحَمْدُ.

اے ہمارے رب! ہم آپ کی نعمتوں سے کسی نعمت کو نہیں جھٹلاتے، تمام تعریفیں آپ کے لیے ہیں۔

اعادۂ موضوع

۷۸......سورۃ کا اختتام اصل موضوع کے اعادے کے ساتھ ہے کہ برکت دینے والا اور رحمت کرنے والا رب تعالیٰ ہے جو تمام صفاتِ جمالیہ اور جلالیہ کے ساتھ موصوف ہے، اس واسطے معبود برحق ہے۔ اس کا شریک کوئی ہے، نہ شفیع غالب ہے۔

التجاء

اللّٰھم انی معترف ومصدق ومقر بأنک خالق رحیم مبارک معبود واحد لا شریک لک، فاغفر لی وارحمنی وادخلنی فی جنّتک بفضلک ورحمتک یا ارحم الرّاحمین. (ابوعبید)

تمت خلاصة سورة الرحمن بتوفیق اللّٰہ الرحمٰن، الحمد لِلّٰہ ربّ العالمین والصّلٰوۃ والسّلام علٰی سیّد الرّسل وخاتم النبیّین والٰہٖ واصحابہٖ وازواجہٖ اجمعین۔ (ابوعبید)

۱۵ رمحرم الحرام ۱۴۴۴ھ/۱۴/ اگست ۲۰۲۲ء

سُورَةُ الْوَاقِعَةِ مَكِّيَّةٌ

[ترتیب قرآنی (۵۶) ترتیب نزولی (۴۶) آیات (۹۶) رکوع (۳)]

ربط: سورۃ الرحمٰن میں تھا کہ برکت والا نام اللہ کا ہے، اب سورۃ الواقعہ میں ہے کہ اللہ کے نام کو تمام شریکوں سے پاک یقین کرو۔

خلاصہ: سورۃ میں وقوعِ قیامت کے حالات، لوگوں کے تین گروہ اور ان کے حالات وصفات اور انجام کا بیان، دلائل عقلیہ، عظمتِ قرآن اور دوبارہ تین گروہوں کا انجام اور آیتِ توحید پر سورۃ کا اختتام ہوا ہے۔

قیامت

۱...... قیامت کے وقوع میں شک ہے نہ جھوٹ، وہ تہہ وبالا کرنے والی ہے، دنیا میں مال اور عہدے والے لوگ بلند ہوتے ہیں آخرت میں ایمان اور اعمالِ صالحہ والے لوگ بلند اور برتر ہوں گے۔ زمین زور سے جھنجھوڑی جائے گی، پہاڑ پس کر ریزہ ریزہ ہو کر اُڑ جائیں گے اور لوگ تین گروہوں میں تقسیم ہو جائیں گے۔ دائیں ہاتھ والے، بائیں ہاتھ والے، آگے نکلنے والے۔ یہ تیسرا گروہ اللہ کا مقرب ہے۔ نعمتوں والے باغوں میں ہوگا جیسا کہ انبیاء، اولیاء، صدیقین، صالحین، اُمت کے پہلے حصے میں تو بہت ہوں گے آخر میں کم ہوں گے، یہ تکیہ لگا کر سونے کی چار پائیوں پر آمنے سامنے بیٹھے ہوئے ہوں گے۔ خوبصورت لڑکوں کی خدمتگار جماعت نتھری ہوئی شراب سے جام بھر کر پھر رہے ہوں گے، اس شراب سے سر میں درد ہوگا نہ ہوش اڑیں گے۔ ان کے لیے ان کے پسند کے پھل ہوں گے۔ ان کی چاہت کے گوشت ہوں گے، چشم آہو گورے رنگ کی ان کی بیویاں ہوں گی، پیک شدہ صاف موتیوں کی طرح چمک والی ہوں گی۔ یہ سب کچھ ان کے نیک اعمال کی بدولت ان کو ملے گا، وہاں کوئی بک بک ہوگی، نہ گناہ کی بات ہو گی، سلامتی کی باتیں ہوں گی۔

دوسرا گروہ

۲۷...... اصحاب الیمین جن کے دائیں ہاتھ میں اعمال نامہ ہوگا، ان کے حالات بھی سن لو۔ وہ جن باغوں میں ہوں گے، وہاں بیری کے درخت کے کانٹے نہیں ہوں گے، تہ بہ تہ خوشوں والے کیلے ہوں گے، لمبے سائے اور ٹپکتا ہوا پانی آبشاروں میں ہوگا، نہ ختم ہونے والے تر اور خشک پھل ہوں گے جن کے حصول میں کوئی رکاوٹ نہیں ہو گی، لیٹنے کے لیے بلند بستر ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لیے نئی حوریں پیدا کریں گے جو باکرہ ہوں گی (جماع کے بعد

بھی باکرہ ہو جایا کریں گی، انہیں ازالۃ البکارہ سے تکلیف بھی نہیں ہوگی) سہاگ والی اور ہم عمر ہوں گی اور اپنے خاوندوں کی محبوبہ ہوں گی (سب مرد عورت ۳۳ سال کی عمر کے ہوں گے، وہ ترانہ سنائیں گی، خوبصورت چہرے اور خوبصورت آواز والی ہوں گی:

حوروں کا ترانہ

نَحْنُ الرَّاضِيَاتُ فَلَا نَسْخَطُ اَبَدًا
نَحْنُ الْمُقِيْمَاتُ فَلَا نَظْعَنُ اَبَدًا
نَحْنُ الْخَالِدَاتُ فَلَا نَمُوْتُ اَبَدًا
وَنَحْنُ خَيْرَاتٌ حِسَانٌ حَبِيْبَاتٌ لِاَزْوَاجٍ كِرَامٍ

ترجمہ: ''ہم خوش ہیں کبھی ناراض نہیں ہوں گی، ہم مقیم رہیں گی کبھی سفر پر نہیں جائیں گی، ہم ہمیشہ رہنے والی ہیں کبھی نہیں مریں گی، ہم بہت اچھی خوبصورت ہیں، ہم معزز خاوندوں کی محبوبہ ہیں''۔ (مقاصد القرآن: ص ۴۳۶)

اصحاب الیمین پہلی اور پچھلی امتوں میں سے بہت سے لوگ ہوں گے۔

تیسرا گروہ

۴۱......جن کو بائیں ہاتھ میں اعمالنامہ ملے گا یہ تیسرا گروہ ہے، ان کی بری حالت ہوگی۔ یہ آخرت میں گرم لُو اور کھولتے ہوئے گرم پانی میں ہوں گے، سیاہ دھوئیں کے سائے میں ہوں گے جو ٹھنڈا ہوگا نہ راحت والا ہوگا، یہ لوگ دنیا میں عیش پرستی میں تھے۔ بڑے بھاری گناہوں میں اڑے رہتے تھے، آخرت کے منکر تھے، کہتے تھے جب ہم مر کر مٹی ہو جائیں گے تو دوبارہ زندہ نہیں ہوں گے، ہمارے ماں باپ بھی زندہ نہیں ہوئے، ان سے کہہ دیں تم سب اگلے پچھلے زندہ ہو کر میدانِ محشر میں جمع کیے جاؤ گے، جس کا وقت اللہ کو معلوم ہے، پھر تمہیں کہا جائے گا بھٹکے ہوئے جھٹلانے والو زقوم کا درخت کھاؤ، اس سے اپنے پیٹ بھرو اوپر گرم پانی پیو، جیسے پیاس کی بیماری والے اونٹ پیتے ہیں۔ یہ جزا کے دن ان کی مہمانی ہوگی۔

دلیل

۵۷......اثباتِ قیامت اور توحید پر دلیل ہے کہ ہم نے تمہیں پیدا کیا ہے تم جو بیوی اور خاوند مل کر رحم میں مادہ منویہ ٹپکاتے ہو اس کے بعد اُس مادے کو بچہ کون تخلیق کرتا ہے، بچے کی تخلیق اور تصویر ہم بناتے ہیں تمہارے بس کی بات نہیں، پھر تمہاری زندگی کے بعد موت کا وقت بھی ہم مقرر کرتے ہیں اور وقت مقرر پر موت بھی ہم دے دیتے ہیں۔ ہمیں کوئی بھی کام کرنے سے کوئی کسی طرح عاجز نہیں کرسکتا، پھر ہم تمہیں اس دنیا سے لے جاتے ہیں اور تمہاری مثل

لوگوں سے دنیا کو آباد رکھتے ہیں، پھر مرنے کے بعد تمہیں دوبارہ زندہ بھی ہم کریں گے جیسا کہ تم جانتے ہو، پہلی بار بھی ہم نے تمہیں پیدا کیا تھا۔ جس ذاتِ باری کے یہ کارنامے ہیں وہی معبود برحق بھی ہے اور قیامت بھی قائم کرے گا۔

دوسری دلیل

۶۵......تم زمین پر ہل چلا کر بیج ڈالتے ہو اس کو اُگا کر کھیتی ہم بناتے ہیں جس سے تم فائدہ اٹھاتے ہو اگر ہم چاہیں تو تیار شدہ کھیتی کو ریزہ ریزہ کر کے اُڑا دیں تم اس سے فائدہ نہ اٹھا سکو اور باتیں بناتے رہ جاؤ، اور تاوان میں پڑنے کا دعویٰ کرو، بلکہ محرومیت کا رونا روؤ، جو کھیتی تیار کرتا ہے وہ معبود برحق ہے، قیامت بھی قائم کرے گا۔

تیسری دلیل

۶۸......بارش کا نظام بھی اللہ کی قدرت میں ہے جو پانی پیتے اور جانوروں اور کھیتوں کو پلاتے ہو وہ بارش اللہ برساتا ہے تم فائدہ اٹھاتے ہو، اگر اللہ تعالیٰ اس پانی کو کڑوا کر دے تو اسے میٹھا پینے کے قابل کوئی نہیں کر سکتا، تم توحید کو مان کر شکر کیوں نہیں کرتے۔

چوتھی دلیل

۷۱......جو آگ تم جلاتے ہو اس آگ کو اللہ نے پیدا کیا ہے اس کے جلانے کے لیے درختوں کی لکڑیاں بھی ہم نے پیدا کی ہیں یا وہ درخت جن کی ٹہنیوں کے رگڑنے سے آگ پیدا ہوتی ہے جیسا کہ مرخ اور عفار، بانس سب اللہ نے پیدا کیے ہیں یہ سب کے لیے مفید ہے، لیکن مسافروں کے لیے تو بہت مفید ہے۔، اس میں نصیحت ہے اس آگ کی گرمی کو دیکھ کر جہنم کی گرمی کا اندازہ لگا سکتے ہو۔ خلاصہ یہ نکلا ان چار دلائل عقلیہ سے تم اللہ کی توحید کو بھی مانو اور قیامت کا بھی عقیدہ رکھو، پھر آخرت کے عذاب سے بچ سکتے ہو، اس واسطے تم اپنے عظیم رب کے نام کی تسبیح پڑھا کرو۔

عظمتِ قرآن

۷۵......ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ میں ستاروں کے غروب ہونے کی عظیم قسم کھا کر کہتا ہوں کہ قرآن کرامت والی کتاب ہے، لوحِ محفوظ سے لی گئی ہے، جس پر مقربین ملائکہ کے سوا کوئی مطلع نہیں ہو سکتا ہے اتنی عظیم ہے کہ اسے پاک صاف لوگوں کے علاوہ کوئی مَس بھی نہیں کر سکتا، یہ پروردگارِ عالم کی طرف سے تھوڑی تھوڑی کر کے اُتاری گئی ہے، اس عظمت والی کتاب کو سیکھو اور عمل کرو آخرت کے عذاب سے بچ کر جنت کے مستحق بن جاؤ گے۔

زجر برائے منکرین

۸۱......اے قرآن کے منکرو! تم اس عظیم کتاب کو سیکھنے اور عمل کرنے میں سُستی کرتے ہو، تم نے اس کی

تکذیب کو اپنا وظیفہ بنا رکھا ہے یعنی شکر اور تعمیل کے بجائے ناشکری اور تکذیب کرتے ہو، اطاعت کو اپنی ہتک سمجھتے ہو، اگر ایسے ہے تو جب تم میں سے ایک آدمی کی روح گلے تک پہنچی ہوتی ہے، اسے سکرات الموت نے گھیرا ہوتا ہے تم اسے دیکھ رہے ہوتے ہو اور ہم تم سے بھی اس کے زیادہ قریب ہوتے ہیں ہمارے کہنے پر اُسے سکرات لگی ہوتی ہے، اس حالت میں تم بتاؤ اگر تم کسی کے قبضے میں نہیں تو تم اس کی روح کو کیوں نہیں روک لیتے یا تمہارے معبودانِ باطلہ اس کی مدد کیوں نہیں کرتے۔ نوحہ کرنے اور چلاّنے میں کیوں مصروف ہو جاتے ہو اور بے بس نظر آ رہے ہوتے ہو، تو اس حالت سے معلوم کرلو کہ تمہارے اور تمہارے معبودانِ باطلہ کے اختیار میں کچھ نہیں، تمام اختیار اللہ تعالیٰ کے ہیں وہ تمہیں زندہ بھی کرے گا جزا سزا بھی دے گا۔ اگر یہ بات دنیا میں مان لو تو آخرت کے عذاب سے بچ سکتے ہو۔

تین گروہ کا اجمالی ذکر

۸۸......اگر مرنے والا مقربین میں سے ہوا تو اُسے نعمتوں بھری جنت میں ہمیشہ کے لیئے داخل کیا جائے گا، اس کے لئے آرام، رزق اور خوشبو جیسی نعمتیں ہوں گی، اگر مرنے والے اصحٰب الیمین میں سے ہوا تو اس کے لئے تمام خطرات سے سلامتی ہوگی اگر مرنے والا جھٹلانے والے گمراہوں میں سے ہوگا تو اسے جہنم میں جلنا ہوگا اور اس کو پینے کے لیئے کھولتا ہوا گرم پانی بطور مہمانی ہوگا، اس سورہ میں جو کچھ بیان ہوا ہے سب حق ہے، قابل یقین ہے اسے مان کر آخرت کی تیاری کرو گے تو اپنا انجام اچھا کرلو گے، دائمی عذاب سے بچ جاؤ گے۔

اعادۂ توحید

سورہ کا اختتام توحید پر ہوتا ہے تم میں سے ہر ایک کو دعوت دی جاتی ہے کہ اپنے عظمت والے رب کو معبود مان کر اُس کے نام کی تسبیح پڑھا کرو کہ وہ عجز اور ظلم سے پاک ہے، وہ میدانِ محشر میں بندوں کا فیصلہ انصاف کے ساتھ کرے گا۔

فضیلتِ سورۃ

سورۃ الواقعہ کی سب سے بڑی فضیلت یہ بیان کی گئی ہے:

مَنْ قَرَءَ سُوْرَةَ الْوَاقِعَةِ كُلَّ لَيْلَةٍ لَمْ تُصِبْهُ فَاقَةٌ اَبَدًا۔

"جو شخص ہر رات سورۃ واقعہ کی تلاوت کیا کرے اُسے کبھی فاقہ نہیں پہنچے گا"۔ (المقتطف: ۱۸۲/۵)

تمت خلاصة سورة الواقعة بفضل الله و توفيقه ، الحمد لله ربّ العالمين وصلّى الله تعالى على خير خلقه محمّدٍ واٰله واصحابه وازواجه واتباعه اجمعين برحمتك يا ارحم الراحمين۔ (ابو عبيد)

۱۸ محرم الحرام ۱۴۴۴ھ / ۱۷ اگست ۲۰۲۲ء

سُوْرَةُ الْحَدِيْدِ مَدَنِيَّةٌ

[ترتیب قرآنی (۵۷) ترتیب نزولی (۹۴) آیات (۲۹) رکوع (۴)]

ربط: سورۃ الرحمٰن اور سورۃ الواقعہ میں ثابت ہو چکا ہے کہ برکت دینے والا اور رحمت کرنے والا صرف اللہ ہے، اب سورۃ الحدید میں ہے کہ اس مسئلے کی اشاعت کے لئے جہاد اور اِنفاق کرو۔

خلاصہ: اس سورۃ کی ابتداء توحید کے تین طریقوں سے ہوئی اور اِنفاق کے پانچ طریقے بیان ہوئے، انفاق کی ترغیب اور مضامین جہاد اور اہلِ کتاب کو ایمان لانے کی ترغیب دی گئی ہے۔

توحید کا پہلا درجہ

۱-۳...... زمین اور آسمان کی ہر چیز اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتی ہے، وہ زبردست ہے حکمت والا ہے، زمین آسمان کی ہر چیز اللہ کی مملوک ہے، اللہ مالک اور بادشاہ ہے۔ موت حیات کا مالک ہے، ہر چیز پر کامل قدرت رکھتا ہے۔ وہ سب سے اول اور سب سے آخر ہے یعنی جب کچھ نہیں تھا اللہ تعالیٰ تھے، جب کچھ نہیں رہے گا اللہ تعالیٰ رہیں گے۔ اللہ ذات کے لحاظ سے باطن اور صفات کے لحاظ سے ظاہر ہے، اس کے پاس ذرے ذرے کا علم ہے۔ تو معلوم ہوا جو اِن کمالات والا ہے وہی معبود برحق ہے اور برکت والا ہے۔

دوسرا درجہ توحید

۴...... اللہ تعالیٰ نے تمام آسمانوں اور زمینوں کو تقریباً چھ دن میں پیدا کیا، مستویٔ عرش یعنی بادشاہ بھی اللہ ہے، زمین سے نکلنے والی اور زمین میں داخل ہونے والی، اسی طرح آسمان پر چڑھنے والی اور آسمان سے اُترنے والی تمام چیزوں کو جانتا ہے۔ وہ ہر حال میں تمہارے ساتھ ہوتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو اُسے اللہ دیکھ رہا ہوتا ہے، اس واسطے معبود بھی اللہ ہے۔ برکت اور رحمت بھی اس سے طلب کرو۔

توحید کا تیسرا طریقہ

۵...... ہر چیز اللہ کا مِلک ہے، وہ متصرف الامور ہے تمام امور اسی کی طرف لوٹتے ہیں، رات دن کا نظام اُنہیں گھٹانا بڑھانا اللہ کے قبضے میں ہے، کامل القدرت کے ساتھ کامل العلم ہے، سینوں کے راز تک جانتا ہے۔ اس

واسطے معبود برحق اور برکت دہندہ ہے۔

انفاق کا پہلا مضمون

۷......اللہ کی توحید پر اور رسول اللہ کی رسالت پر ایمان لا کر توحید کی اشاعت کیلئے وہ مال خرچ کرو جس میں اللہ نے تمہیں خلیفہ بنایا ہے۔ یہ مال پہلے تمہارے پاس نہیں تھا اب تمہارے قبضے میں ہے، اس سے فائدہ اٹھاؤ۔ دین کی اشاعت میں لگاؤ، لوگوں کی ضرورت پوری کرو، اللہ بھی راضی ہوں گے لوگ بھی خوش ہوں گے تمہیں اس کا اجر بھی بہت بڑا ملے گا۔ تم کیوں ایمان نہیں لاتے، اللہ کا رسول تمہیں ایمان کی دعوت دے رہا ہے۔

اللہ نے تم سے عہد لیا تھا تم پھر بھی ایمان نہیں لا رہے، اللہ نے اپنے خاص بندے پر واضح احکام تدریجاً اُتارے تاکہ وہ تمہیں کفر و شرک کے اندھریوں سے نکال کر توحید کی روشنی کی طرف لائے، اللہ ہے بھی بڑا مہربان شفقت کرنے والا۔

انفاق کا دوسرا مضمون

۱۰......اس وقت مال تمہارے پاس ہے تم اللہ کی راہ میں خرچ کر کے ثواب کیوں نہیں کما لیتے، دین اور دینداروں کی مدد کیوں نہیں کر لیتے، تم نے مرجانا ہے مال یہیں چھوڑ جانا ہے، لوگ اپنی مرضی سے یہاں خرچ کریں گے اور تم آخرت میں اس کا حساب دو گے، جو دے نہیں سکو گے۔ مال اللہ کا ہے وہ مالک ہے اُس نے پہلے تمہیں دیا تھا تم چھوڑ گئے وہ دوسروں کو دے دے گا لہٰذا تم خود جلدی سے خرچ کر لو جو فتح مکہ سے پہلے خرچ کرے گا اور جہاد کرے گا اُسے اُن سے زیادہ ثواب ملے گا جو فتح مکہ کے بعد انفاق اور جہاد کرے گا۔ اگرچہ ثواب دونوں فریقوں کو ملے گا اللہ تعالیٰ تمہارے عمل کی پوری خبر رکھتا ہے۔

انفاق کا تیسرا مضمون

۱۱......مفت نہیں خرچ کر سکتے تو اللہ کو قرض دے دو وہ تمہیں کئی گنا بڑھا کر واپس کرے گا اور یہ اللہ کا زیادہ دیا ہوا سود بھی نہیں ہوگا پاکیزہ عطیہ ہوگا اور آخرت میں اس کا باکرامت اجر ملے گا لہٰذا ہمت کر کے فی سبیل اللہ خرچ کر لو۔

مومن کی شان

۱۲......اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والے مومنوں کی شان قیامت میں اس طرح ظاہر ہوگی، ان کے چہرے روشن ہوں گے اور نیک اعمال کا نور اُن کے آگے اور دائیں طرف ہوگا، اس کی روشنی میں پل صراط عبور کر کے جنت کی طرف جائیں گے، فرشتے ان کو جنت کی خوشخبری دیں گے، وہ جنت میں ہمیشہ رہیں گے یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

روزِ قیامت منافقوں کی حالتِ زار

۱۳......منافق کے پاس کوئی نور نہیں ہوگا وہ ایمان والوں کے پیچھے چلیں گے انہیں کہیں گے ہماری انتظار کرو ہم تمہارے نور سے روشنی لینا چاہتے ہیں انہیں جواب دیا جائے گا یہ روشنی یہاں نہیں ملتی، دنیا میں لوٹ جاؤ وہاں ایمان لاکر اعمالِ صالحہ کر کے آؤ تو تمہیں روشنی ملے گی اتنے میں ان کے درمیان ایک دیوار حائل ہو جائے گی اندر کی طرف جدھر مومن ہوں گے ادھر روشنی ہوگی، رحمتِ خداوندی ہوگی اور باہر کی طرف جدھر منافق ہوں گے عذاب ہوگا۔ تو منافق پکار پکار کر کہیں گے: آیا ہم تمہارے ساتھ نہیں تھے، تمہارے ساتھ نمازیں پڑھتے، تمہارے ساتھ جہاد کے لیے نکلتے تھے، اب تم بے وفائی کر رہے ہو، انہیں جواب دیا جائے گا جی ہاں تم ہمارے ساتھ ہوتے تھے لیکن تم نے نفاق کر کے اپنے نفسوں کو فتنے میں ڈالا اور مومنوں کے لیے فتنے کے منتظر رہتے تھے اسلام کے حق ہونے میں شک کرتے، تمہاری آرزوؤں نے تمہیں دھوکے میں ڈالا، موت تک اس پر ڈٹے رہے، اللہ کے بارے تمہیں دھوکے باز شیطان نے دھوکے میں رکھا مثلاً وہ کہتا اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے بخش دے گا تم جی بھر کر گناہ کرلو۔ آج وہ وقت آ گیا ہے جس میں نہ تم سے فدیہ لیا جائے گا (نہ فدیے کے لیے تمہارے پاس کچھ ہوگا) تمہارا ٹھکانہ جہنم ہے، جہنم ہی تمہارا مولیٰ (دوست) ہے تمہارا بُرا ٹھکانہ۔

ایمانداروں کو زجر

جو مومن اعمالِ صالحہ اور انفاق فی سبیل اللہ میں سُستی کرنے لگے، انہیں زجر ہے کہ ان کے لیئے وہ وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ کی یاد کے لیئے اور حق اپنانے کے لیئے جھک جائیں اور ان اہل کتاب کی طرح نہ ہوں جن کے دل نافرمانی کر کے سخت ہوگئے اور ان میں سے اکثر اطاعت سے نکلنے والے ہوگئے۔

قساوت قلبی کا علاج

۱۷......جن لوگوں کے دل سخت اور زنگ آلود ہوگئے ہیں وہ توبہ کر کے اطاعت شروع کردیں، تلاوت کثرت سے کرنا شروع کردیں تو دل نرم ہوں جائیں گے۔ دیکھتے نہیں کہ مردہ زمین کو پانی دے کر اللہ تعالیٰ زندہ کردیتے ہیں، وہ قابلِ کاشت ہوجاتی ہے، اسی طرح توبہ اور ذکر اللہ سے بھی دل زندہ ہوجاتے ہیں، قساوت اور سستی دور ہوجاتی ہے۔

انفاق کا چوتھا مضمون

۱۸......صدقہ کرنے والوں اور قرضہ حسنہ یعنی بغیر سود کے قرض دینے والوں کو اللہ تعالیٰ بڑھا بڑھا کر مال بھی

دیں گے اور آخرت میں انہیں با کرامت اجر بھی دیں گے جو جنت میں ملتا ہے۔

ایمان اور شہادت کی ترغیب

۱۹......اللہ اور رسول پر ایمان لانے والے اللہ کے سچے دوست ہیں اور اللہ کی راہ میں مال اور جان قربان کر کے شہید ہونے والوں کے لیے اللہ کے پاس ان کا اجر ہے اور نُور ہے جس کی وجہ سے وہ دنیا میں حق و باطل کے درمیان تمیز کر لیتے ہیں اور آخرت میں اس روشنی کے ساتھ پُل صراط پار کر کے جنت میں جائیں گے، ان کے مقابلے میں کافر اور اللہ کی آیات کی تکذیب کرنے والے دائمی جہنم میں جائیں گے۔

انفاق کا پانچواں مضمون

۲۰......مال جوڑ کر رکھنے کی چیز نہیں یہ تو عارضی زیب و زینت ہے، دل کا بہلاوا ہے آپس میں فخر کرنا اور ایک دوسرے پر برتری حاصل کرنا ہے اس کی مثال اس کھیتی کی ہے جس پر بارش آ جائے تو تر و تازہ ہو جاتی ہے کسان خوش ہو جاتا ہے کھیتی جوش میں ہوتی ہے اس کے بعد وہ کھیتی زرد ہو کر خشک ہونے لگتی ہے پھر چورہ چورہ ہو کر اُڑ جاتی ہے، زمین پہلے کی طرح خالی اور مُردہ ہو جاتی ہے اور انسان بھی کھیتی کی طرح ایک دن ختم ہو جاتا ہے، لیکن اسے دوبارہ زندہ کر کے میدانِ محشر میں لایا جائے گا، اس کی زندگی کا حساب ہوگا، کافر مشرک کے لیے آخرت میں سخت عذاب ہوگا اور مومن کی مغفرت ہوگی، اور اللہ اس سے راضی ہوں گے، پھر کان کھول کر سن لو، دنیا دھوکے کا سامان ہے، اس سے دھوکا نہ کھانا بلکہ اس کو خرچ کر کے آخرت بنانا۔

جنت کے حصول کے لیے دوڑ لگا دو

۲۱......اللہ تعالیٰ کیسے پیار سے حکم دے رہے ہیں کہ جس طرح دو آدمی کسی ہدف کی طرف مقابلے کی دوڑ لگاتے ہیں اس پر اپنی پوری طاقت خرچ کرتے ہیں تم بھی بخشش اور جنت کے ہدف کی طرف پوری طاقت کے ساتھ دوڑو اگر گناہ ہو جائے تو فوراً توبہ کرو بخشش مل جائے گی، کسی نیکی کا موقعہ ہے تو فوراً کر لو اُدھار نہ کرو، عقیدہ بھی صحیح رکھو، صحیح عقیدے کے بغیر نیکی کارآمد نہیں ہوتی۔ جنت تیار ہو چکی ہے بہت وسیع ہے، اُس کی چوڑائی زمین آسمان کی چوڑائی کی طرح ہے، لمبائی کا خود اندازہ لگا لو یہ صرف ایمانداروں کو ملے گی اور اللہ کے فضل سے ملے گی، درست عقیدہ اور نیک اعمال اللہ کے فضل کا سبب ہیں، اللہ بہت بڑے فضل والا ہے۔

اِنفاق کا چھٹا مضمون

۲۲......کچھ لوگ مال اس واسطے جمع کر کے رکھتے ہیں اور خرچ نہیں کرتے تا کہ بیماریوں اور مصائب کے

وقت کام آئے، یہ خام خیالی ہے، جو مصیبت اور بیماری تقدیر میں لکھی جا چکی ہے وہ آ کر رہے گی، اُسے مال دور کر سکتے ہیں نہ ٹال سکتے ہیں، اس کے برعکس اگر مال صدقہ کیا جائے تو آنے والی مصیبت ٹل سکتی ہے اور آئی ہوئی بیماری دور ہو سکتی ہے، صدقہ تو اللہ کے غصے کو بھی ٹھنڈا کر دیتا ہے۔

تقدیر پر ایمان

۲۳...... جب تقدیر پر ایمان ہو کہ جو مصیبت آئی ہے اس نے ہر حال میں آنا تھا میں اسے نہیں روک سکتا تھا اور جو نعمت آئی ہے وہ محض اللہ کے فضل سے آئی ہے میرا اُس میں کوئی کردار نہیں ہے، تو میں مصیبت پر صبر کر لوں تو ثواب حاصل کر لوں گا اور نعمت پر اکڑنے کی بجائے شکر ادا کر کے اپنی نعمت کو اور بڑھوا لوں تو اس عقیدے اور رویّے کے ساتھ انسان پُرسکون رہتا ہے، یہی تقدیر پر ایمان لانے کا فائدہ ہے نا اُمیدی اور اکڑ سے بھی بچاؤ ہے۔

اللہ تعالیٰ اِترانے والے فخر یلے لوگوں کو پسند نہیں کرتے کیونکہ ایسے لوگ بُخل کرتے ہیں اور لوگوں کو بھی اپنے قول یا عمل سے بُخل کا حکم دیتے ہیں، اللہ کے احکام سے اعراض کرتے ہیں، اپنا نقصان کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ تو بے نیاز اور قابلِ حمد ہیں۔

جہاد کا مضمون

ارشادِ باری تعالیٰ ہے ہم نے رسول بھیجے، معجزات کے ساتھ ان کی تائید کی اور کتاب بھی اُتاری جو میزان کی حیثیت رکھتی ہے جیسے ترازو کے ساتھ تول کر برابری ممکن ہے، اسی طرح احکامِ کتاب پر رسول ﷺ کی ہدایت کے مطابق عمل کر کے راہِ اعتدال پر چلا جا سکتا ہے اعتدال پر چلنے والا انسان کامیاب ہوتا ہے اور ہم نے لوہا پیدا کیا تاکہ ایمان اور اعمال سے رکاوٹ بننے والوں کے ساتھ جہاد کر کے ان کا زور توڑا جا سکے، کیونکہ لوہے سے اسلحہ بنتا ہے، اسلحہ جس قوم کے پاس ہو لوگ اس سے ڈرتے ہیں، اعتدال میں رکاوٹ نہیں بنتے۔ لوہے کے بے شمار فائدے ہیں، دنیا کی ہر چیز میں لوہا استعمال ہوتا ہے، جہاد سے یہ فائدہ بھی حاصل ہوتا ہے اس سے کھرا کھوٹا پرکھا جا سکتا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے اللہ کے دین اور اللہ کے رسولوں کی کون مدد کرتا ہے، اللہ تعالیٰ بھی ان کی مدد کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ قوی اور زبردست ہیں کسی مدد کے محتاج نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جو رسول پہلے بھیجے ہیں ان میں ابوالبشر ثانی نوح علیہ السلام اور جدّ الانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام ممتاز شخصیات ہیں ان کی اولاد میں رسالت کا سلسلہ جاری رہا ان کی اولاد میں کچھ تو ہدایت پا کر کامیاب ہوئے لیکن اکثر فاسق اور نافرمان بنے، تم اے اُمتِ محمدیہ کے لوگو عبرت پکڑو، ہدایت کی راہ لے کر کامیابی حاصل کرو، گمراہی سے بچ کر رہو۔

رسالت کا تسلسل اور رہبانیت کا آغاز

۲۷......نوح علیہ السلام اور ابراہیم علیہ السلام کے بعد بھی اللہ نے رُسل کا سلسلہ جاری رکھا، یہاں تک کہ بنی اسرائیل کے آخری نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لائے ان کو انجیل کتاب ملی جو عیسیٰ علیہ السلام کے متبعین تھے اللہ نے ان کے دلوں میں شفقت ڈالی اور نرم دل بنایا، عیسیٰ علیہ السلام تو آسمانوں پر زندہ اٹھا لیے گئے، ان کے متبعین نے رہبانیت اختیار کر لی یعنی لوگوں سے الگ تھلگ رہ کر اللہ کی عبادت میں مشغول ہوگئے، یہ طریقہ تو انہوں نے خود گھڑ لیا جس سے ان کا مقصد دینی ترقی اور رضائے الٰہی کی تلاش تھی لیکن وہ اس کی رعایت نہ رکھ سکے، توحید سے تثلیث کی طرف آگئے، اِتخاذِ وَلد کا عقیدہ بنالیا، جس کی وجہ سے ایمان سے بھی ہاتھ دھو بیٹھے، فسق و فجور میں لگ گئے۔

تین وعدے

۲۸......ایمان والے اگر ترقی کریں اور متقین بن جائیں اور اللہ کے رسول کی راہنمائی میں نیک اعمال کریں تو اللہ تعالیٰ ان کو ہر نیک عمل کا بدلہ عام لوگوں سے دوگنا دیں گے اور انہیں نور عطا کریں گے جس کی روشنی میں وہ پل صراط عبور کر کے جنت میں جائیں گے اور ان کے گناہ بھی معاف کر دیں گے، یا کہ خطاب یہود و نصاریٰ کو ہے کہ تم ایمان لاؤ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر، اور اس کی اتباع کرو تو تمہیں عام لوگوں سے دُگنا اجر ملے گا اور یہ خیال نہ کریں کہ ہمارا امام کوئی نہیں رہا جس کی قیادت میں ہم ترقی کر سکیں، کیونکہ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم سب کے امام، رسول اور قائد ہیں، ان کی قیادت میں جہاد، انفاق اور پوری شریعت پر عمل کر کے ترقی اور فضلِ الٰہی حاصل کر سکتے ہو کیونکہ فضل اللہ کے قبضۂ قدرت میں ہے جسے چاہتا ہے دے دیتا ہے۔ پہلے بنی اسرائیل کو دیا اب بنو اسماعیل کو دے دیا، ان میں سے آخری نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم آچکے ہیں، جو بھی ان کی اتباع کرے گا فضل و احسان پائے گا۔ بنو اسرائیل ہوں یا بنو اسماعیل ہوں یا کوئی اور جماعت ہو سب کو فضل ملے گا۔ اَللّٰھُمَّ اعطنی فضلك الخاص واغفر لی وارحمنی۔

تمت خلاصة سورة الحديد بتوفيق الله تعالى، الحمد لِله ربّ العالمِين۔(ابوعبید)

۲۱ محرم الحرام ۱۴۴۴ھ/ ۲۰ اگست ۲۰۲۲ء

اٹھائیسواں پارہ

سُورَةُ الْمُجَادِلَةِ مَدَنِيَّةٌ

[ترتیب قرآنی (۵۸) ترتیب نزولی (۱۰۵) آیات (۲۲) رکوع (۳)]

ربط: سورۃ الحدید میں جہاد و انفاق کا مضمون تھا۔ سورہ مجادلہ میں یہی مضمون ہے۔

خلاصہ: شروع میں ظہار کی حقیقت اور اس کے کفارے کا بیان ہے پھر منافقین کو چار بار زجر ہے، اصلاح کے تین قوانین، تخویف اور بشارت ہے۔

اللہ تعالیٰ سب کی سنتا ہے

۱......ایک خولہ (رضی اللہ عنہا) نامی صحابیہ عورت تھی جس کے ساتھ اس کے خاوند حضرت اوس بن ثابت رضی اللہ عنہا نے ظہار کیا تھا حضور علیہ السلام کے پاس آئی اپنی شادی اور ظہار کا واقعہ سنا کر حل کی درخواست کی، آپ نے فرمایا اس بارے میں میرے پاس کوئی وحی نہیں آئی لہٰذا آپ سابقہ اصول کے مطابق اپنے خاوند پر حرام ہو چکی ہیں۔ عورت پریشان ہوئی، عرض کی: اُس نے مجھے طلاق نہیں دی اور میں اس سے محبت کرتی ہوں۔ اس کے بچوں کی ماں ہوں، اگر بچے میں اپنے پاس رکھوں تو بھوکے مریں گے، اگر اُس کے حوالے کروں تو ضائع ہو جائیں گے۔ کروں تو کیا کروں۔ پریشان ہو کر اللہ تعالیٰ سے اس مسئلے کے حل کی دعا کی، اللہ تعالیٰ نے وحی بھیج کر مسئلہ حل کر دیا، اللہ تعالیٰ سب کی دعا سنتا ہے، سب کو دیکھتا ہے لہٰذا سب کو اللہ سے اپنی حاجتیں حل کروانی چاہئے اور یہ عقیدہ رکھنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ہر حال میں دیکھ رہا ہے۔ یہ عقیدہ پختہ ہو جائے تو انسان گناہ سے بچ سکتا ہے، اس عورت حضرت خولہ رضی اللہ عنہا کا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہاں بڑا احترام تھا۔

ظہار کی حقیقت

۲......ظہار کی حقیقت یہ ہے کہ کوئی اپنی بیوی کو اپنی دائمی محرم ماں وغیرہ سے تشبیہ دے، مثلاً یوں کہے: اَنْتِ عَلَيَّ كَظَهْرِ اُمِّيْ، تو مجھ پر میری ماں کی پیٹھ کی طرح ہے۔ دورِ جاہلیت میں ظہار کے بعد وہ بیوی سے ہمیشہ کے لیے

جدا رہتے، عورت لٹکی رہتی، نہ دوسری جگہ شادی کر سکتی نہ اپنے خاوند کی بیوی بن کر رہ سکتی۔ اللہ تعالیٰ نے یہ حل بتایا کہ ظہار سے بیوی ماں تو نہیں بن جاتی لیکن یہ بات بہت بُری ہے کہ بیوی کو ماں یا ماں جیسا کہے، پھر بیوی بنا کر رکھے، لہٰذا جو ظہار کرے وہ اپنی بیوی کو دوبارہ بسا سکتا ہے، لیکن اس کو کفارہ دینا پڑے گا۔

کفارۂ ظہار

ظِہار کے ترتیب کے ساتھ تین کفارے ہیں: پہلا یہ کہ ایک غلام آزاد کرے اس کے بعد بیوی سے تعلق دوبارہ شروع کر دے۔ دوسرا یہ کہ اگر غلام نہ آزاد کر سکے تو تعلق قائم کرنے سے پہلے دو ماہ لگا تار روزے رکھے۔ تیسرا اگر روزے نہ رکھ سکے تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے، یہ اللہ کی طرف سے حدود ہیں، ان کی پابندی لازمی ہے۔

حدود سے تجاوز میں ذلت ہے

۵...... جو لوگ اللہ کے احکام کی مخالفت اور اُس کی قائم کردہ حدود سے تجاوز کرتے ہیں اور اللہ کے رسول کی سنت سے تجاوز کر کے بدعات پر عمل کرتے ہیں وہ دنیا میں ذلیل اور آخرت میں ذلیل کرنے والے عذاب میں مبتلا ہوں گے، جیسے ان سے پہلے لوگ ذلیل ہوئے ہیں۔ جس دن یہ سب قبروں سے اُٹھ کر میدانِ محشر میں آئیں گے تو اللہ تعالیٰ ان کو ان کے تمام اعمال کی خبر دے گا، اُس کے مطابق فیصلہ کرے گا۔

اللہ تعالیٰ ساتھ ہے

۷...... اللہ تعالیٰ کا فیصلہ بالکل انصاف اور حق والا ہوگا کیونکہ اس سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں ہے، اگر تین شخص سرگوشی کریں تو چوتھا اللہ ساتھ ہوتا ہے، چار سرگوشی کریں تو پانچواں اللہ ہوتا ہے۔ ان سے کم ہوں یا زیادہ ہوں جہاں بھی ہوں جو بھی کریں سب کچھ اللہ کے سامنے ہوتا ہے، قیامت کے روز وہ لوگوں کے تمام اعمال کی ان کو خبر دے کر حق کا فیصلہ کرے گا۔ اس واسطے انسان کو چاہیے کہ جو بھی عمل کرے پہلے اُس کی اچھائی بُرائی اور اُس کا انجام مدنظر رکھے تاکہ کل پچھتانا نہ پڑے۔

زجر برائے منافقین

۸...... منافقین جب اکٹھے بیٹھے ہوتے کوئی صحابی پاس سے گزرتا تو اُس کی طرف آنکھوں سے اشارہ کرتے اور آہستہ آہستہ ایک دوسرے کے ساتھ باتیں کرتے تاکہ صحابی خوف زدہ ہو جائے کہ میرے خلاف قتل یا اور کسی تکلیف دینے کا مشورہ کر رہے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں روکا پھر بھی باز نہ آئے۔ دوسری مرض ان میں یہ تھی جب آپ کی مجلس میں آتے تو السلام علیکم کے بجائے السّام علیکم کہتے جو موت کی دعا ہے، اپنے دل میں کہتے کہ ہماری گستاخی کا ان کو پتہ چلتا ہے نہ اللہ تعالیٰ کو پتہ چلتا ہے، اگر پتہ چل جاتا تو ہمیں عذاب دیتے۔ اس کے جواب

میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہمیں سب کچھ پتہ ہے، سزا کے لیے ان کو جہنم کافی ہے ہمیں سزا دینے کی جلدی نہیں، تیسری مرض ان میں یہ ہے کہ گناہ، ظلم، اور مخالفت رسول میں سرگوشیاں کرتے رہتے ہیں باز نہیں آتے۔

اصلاح کا پہلا قانون

۱۹......تفسیر مدارک کے مطابق یہ خطاب بھی منافقوں کو ہے کہ اے زبان سے ایمان کا اظہار کرنے والو! جب کوئی مشورہ کرو تو گناہ، ظلم اور نافرمانیٔ رسول کا مشورہ نہ کیا کرو بلکہ اخلاص کے ساتھ ایمان لا کر نیکی اور تقویٰ کے حصول کا مشورہ کیا کرو، اللہ کی نافرمانی اور رسول اللہ کی گستاخی سے بچ کر رہا کرو، تم نے میدانِ محشر میں اسی کے پاس جانا ہے۔ شیطان کے آلہ کار نہ بنو، شیطان تو ایسی پریشان کن نقصان دہ سرگوشیوں کا مشورہ دیتا ہے جس سے ایمانداروں کو پریشان کرنا مقصد ہوتا ہے، ایماندارو! تم ان کی شرارتوں سے متاثر نہ ہو اللہ پر بھروسہ رکھو، یہ خود رُسوا ہوں گے تمہارا کچھ نہیں بگڑے گا۔

اصلاح کا دوسرا قانون

۱۱......مجلس نبوی جب قائم ہوتی تو صحابہ کرام بھیڑ لگا لیتے تاکہ کوئی بات سننے سے رہ نہ جائے یا منافق پہلے آکر مجلس پُر کر لیتے تاکہ صحابہ کرام دور بیٹھیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات صحیح نہ سن سکیں۔ کبھی کبھی اکابر صحابہ میں سے کسی مصروفیت کی وجہ سے کچھ حضرات دیر سے آتے تو انہیں آگے جگہ نہ ملتی، پیچھے بیٹھ جاتے، آپ علیہ السلام نے بعض دفعہ ان سے مشورہ کرنا ہوتا تو وہ دور بیٹھے ہوتے، تو مشکل پیدا ہو جاتی۔ تو اس آیت میں قانون بنا دیا جب تمہیں مجلس کشادہ کرنے کا حکم دیا جائے تو سمٹ کر مجلس کشادہ کر لیا کرو، تاکہ بعد میں آنے والے مطلوبہ جگہ پر بیٹھ سکیں، اگر کسی کو اُٹھ کر چلے جانے کا حکم دیا جائے تو اٹھ کر چلے جایا کرو، اس میں تمہارے لیے خیر ہے، اللہ تعالیٰ بھی تمہارے لیے کشادگی پیدا کر دیں گے۔ تمہارا مکان، رزق، سینہ، قبر وغیرہ کشادہ ہو جائیں گے، تمہارے درجات بلند ہوں گے، دنیا میں نصرت، فتح اور حسن ذکر میں کشادگی کریں گے، آخرت میں جنت کے بالا خانے عطا کریں گے۔ اہلِ علم کے درجات تو بہت بلند کرتے ہیں، کیونکہ ان کے اندر علم اور عمل کی دو فضیلتیں جمع ہوتی ہیں۔

اصلاح کا تیسرا قانون

۱۲......جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے علیحدگی میں کوئی مشورہ کرنا چاہے اسے چاہیے کہ وہ پہلے صدقہ جمع کرائے، اس کی وجہ یہ تھی منافق کہتے ہم آپ سے علیحدگی میں مشورہ کرنا چاہتے ہیں، آپ اپنے بلند اخلاق کی وجہ سے انہیں وقت دے دیتے، تو وہ بلا ضرورت آپ کو مصروف رکھتے، وقت ضائع ہوتا، صحابہ کرام انتظار کرتے رہتے، تعلیم میں خلل پڑتا۔ تو اللہ تعالیٰ نے قانون بنا دیا جو الگ سرگوشی کرنا چاہے پہلے صدقہ جمع کرائے، اس سے فقراء صحابہ کا فائدہ ہو جائے گا، آپ کا وقت بھی فضول نہ جائے گا، صحابہ کو بھی انتظار نہ کرنا پڑے گا۔ بخیل منافق صدقہ جمع نہ کراتے تو

سرگوشی سے جان چھوٹ گئی، دس دن کے بعد یہ حکم منسوخ ہو گیا تا کہ مخلص صحابہ کو مشورے اور مسائل دریافت کرنے میں دِقت نہ ہو اور امورِ مصلحہ نماز زکوٰۃ اور اطاعت کے اصول پر عمل کرنے کا حکم دیا گیا۔

بُرا طرزِ عمل

۱۴......منافق دو غلے ہیں یہود کے ساتھ دوستی رکھتے ہیں جن پر اللہ کا غضب ہے اور ان کو مسلمانوں کے راز بھی بتاتے ہیں جب راز کھل جائے تو جھوٹی قسمیں اُٹھا کر اپنے آپ کو سچا ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں، اصل میں یہ کسی کے دوست نہیں لالچی ہیں، دونوں طرف سے فائدہ اٹھانے کی کوشش میں رہتے ہیں۔ اللہ نے ان کے لیے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے۔ بہر حال ان کے اعمال بُرے ہیں اور ان کے لیے ذلیل کرنے والا عذاب ہے، جب یہ پکڑے جائیں گے تو ان کے مال، اولاد کچھ کام نہیں آئیں گے۔ یہ جہنم میں دائماً جلیں گے، احمق ہیں جب ان کو میدانِ محشر میں لایا جائے گا تو اللہ کے سامنے بھی قسمیں اٹھائیں گے اور یہ خیال کریں گے کہ ہم قسمیں اٹھا کر اللہ تعالیٰ کو اعتماد میں لا کر عذاب سے بچ جائیں گے۔ ان پر شیطان کا غلبہ ہے وہ ان کو اللہ کی یاد سے دور کرتا ہے، یہ شیطان کے گروہ میں داخل ہو کر نقصان میں پڑے ہوئے ہیں۔ جس کی دلیل یہ ہے کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کرتے ہیں، توحید و رسالت کو نہیں مانتے، بڑے بے قدر اور ذلیل لوگ ہیں۔

بشارت

۲۱......اللہ تعالیٰ نے ازل میں لکھ رکھا ہے کہ میں اور میرا رسول ہی غالب رہیں گے، حجت میں بھی سیف وقتال میں بھی، اللہ ہی قوت اور عزت والا ہے اُس پر کوئی غالب نہیں آسکتا۔

صحابہ کا ایمان اور اوصاف

۲۲......اللہ اور اللہ کے رسول پر ایمان رکھنے والے، قیامت پر پختہ یقین رکھنے والے اللہ اور اللہ کے رسول کے مخالفین کے ساتھ دوستی نہیں رکھتے اگر چہ وہ ان کے رشتے میں بہت قریبی ہوں ان کے باپ، بیٹے، بھائی اور قبیلے کے لوگ ہوں ان کے دلوں پر اللہ نے ایمان لکھ رکھا ہے اور اپنی روح یعنی غیبی فیض اور نورِ قلبی سے تائید کر دی ہے، ان کو جنت میں داخل کریں گے وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ یہ لوگ حزب اللہ ہیں اور پوری طرح کامیاب ہیں، اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہیں، اس آیت کا مصداق اول صحابہ کرام ہیں وہ اس پر پورا عمل کرنے والے تھے، صحابہ کے واقعات ان کا شاہد عدل ہیں۔

اللّٰھم اجعلنی مومنًا کاملًا وارزقنی خاتمةً بالایمان وادخلنی جنّتك بِفضلك الخاصّ بغیر حسابٍ وبغیر عذابٍ بلا استحقاقٍ وارضِ عنّی أنا راضٍ منك۔

تمت خلاصة سورة المجادلة برحمتك الخاصّة۔ (ابو عبید)

۲۵ محرم الحرام ۱۴۴۴ھ/ ۲۴/ اگست ۲۰۲۲ء

سُورَةُ الْحَشْرِ مَدَنِيَّةٌ

[ترتیب قرآنی (۵۹) ترتیب نزولی (۱۰۱) آیات (۲۴) رکوع (۳)]

ربط: سورۃ المجادلہ میں منافقین کو زجر اوران کی اصلاح کے قوانین کا بیان تھا۔سورۃ الحشر میں بھی منافقین کو زجرات ہیں۔سورۃ المجادلہ نیک لوگوں کے تذکرہ پر ختم ہوئی جو اللہ کو پسند ہیں۔سورۃ الحشر توحید سے شروع ہوتی ہے جس سے لوگ نیک بنتے ہیں۔

خلاصہ: سورۃ الحشر توحید سے شروع ہوئی ہے اور توحید پر ختم ہوئی ہے۔درمیان میں تخویف دنیوی کا نمونہ، منافقوں کو زجریں، مالِ فے کا بیان، مصرفِ انفاق، ترغیب الی القرآن وغیرہ مضامین آئیں گے۔

تسبیحاتِ مخلوقات

۱......زمین اور آسمان کی ہر چیز اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرنے والی ہے، کچھ زبانِ حال سے تو کچھ زبانِ قال سے، اللہ تعالیٰ ہے ہی زبردست، حکمت ودانش والا ہے۔

مقامِ عبرت، نمونۂ قدرت

۲......مدینہ منورہ کے قریب بنونضیر یہود کا بڑا مال دار قبیلہ تھا، ان کے پاس مال، اسلحہ اور قلعے تھے وہ سمجھتے تھے ہمیں کوئی فتح نہیں کرسکتا، نہ ہم کسی کی تابعداری کے لیے تیار ہیں۔اللہ تعالیٰ نے نہتے فقراء صحابہ کو اپنے نبی علیہ السلام کی قیادت میں پہلے اجتماع میں فتح دی ان کی شان وشوکت مال ودولت کو دیکھ کر صحابہ کرام کا یہ خیال تھا کہ یہ یہاں سے نہیں نکلیں گے اوران کا اپنا خیال بھی یہی تھا کہ ہمیں ہمارا اسلحہ اور قلعے بچالیں گے۔اللہ نے ان کے دلوں پر صحابہ کرام کا رُعب بٹھا دیا وہ شکست کھا گئے، وہ وقت آ گیا وہ اپنے گھروں کو اپنے ہاتھوں اور صحابہ کرامؓ کے ہاتھوں ویران کررہے تھے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن پر احسان کیا، انہیں قید نہیں کیا، قتل نہیں کیا بلکہ فرمایا اسلحہ اور سونے چاندی کے علاوہ جو کچھ سامان لے جاسکتے ہو لے جاؤ تمہیں اجازت ہے، تو وہ اپنے گھروں کے دروازے کھڑکیاں وغیرہ خود اکھاڑ اکھاڑ کر لے جارہے تھے اس واقعہ میں عبرت ہے کہ کسی کو مال دولت اسلحہ نہیں بچاسکتا، اللہ بچا سکتا ہے، اللہ کی پناہ حاصل کرنی چاہیے، وہی عزت وذلت کا مالک ہے......

تقدیر کا لکھا پورا ہوا

۴...... بنونضیر کی تقدیر میں جلاوطنی لکھی تھی اس واسطے انہیں نہ قتل کیا گیا نہ غلام باندیاں بنایا گیا، ان کے پاس شکست کھا جانے کے بعد بھی موقعہ ہے کہ وہ ایمان لائیں تو آخرت کے عذاب سے بچ سکتے ہیں، ایمان نہ لائے تو دائمی عذاب میں جلتے رہیں گے، جس کی علت مخالفت ہے، کیونکہ یہ اصول ہے کہ جو بھی اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی مخالفت کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو سخت عذاب دیں گے۔

نیت پر مدار

۵...... جب بنونضیر قلعہ بند ہو گئے تھے نہ سامنے آ کر لڑتے نہ شکست تسلیم کرتے تو بعض صحابہ کرامؓ نے ان کو غیرت دلانے اور قلعہ سے باہر نکالنے کیلئے ان کی کھجوریں کاٹنا شروع کر دیں اور بعض نے یہ سوچ کر کہ یہود تو شکست کھا جائیں گے یہ باغ مسلمانوں کے کام آئیں گے، اس واسطے کھجوریں نہ کاٹیں۔ اللہ نے دونوں کی تصویب کر دی کہ دونوں کی نیت ٹھیک ہے، اس واسطے دونوں کو ثواب ملے گا، کیونکہ اصول ہے اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ.

مالِ فئے اور اس کا حکم

۶...... کفار کا وہ مال جو لڑائی کے بغیر حاصل ہو اُسے مالِ فے کہتے ہیں مجاہدین میں تقسیم نہیں ہوتا بلکہ وہ اللہ کے رسول اور بیت المال کا ہوتا ہے بنونضیر کا مال بھی مالِ فے تھا (عملاً لڑائی نہیں ہوئی تھی صلح ہو گئی تھی) اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں تم نے گھوڑے اور اونٹ لڑائی کے لیے نہیں دوڑائے تھے، اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو اُن پر مسلط کر دیا انہوں نے اپنے مال حوالے کر دیئے۔ مالِ فے اللہ اور رسول اور ذوالقربیٰ، یتیموں، مسکینوں اور مسافروں کے لیے ہوتا ہے تا کہ امیروں میں نہ گردش کرتا رہے۔ اللہ کا نام بطور برکت ہے رسول اللہ اور ذوالقربیٰ رسول کا حصہ بھی آپ کی حیات مبارک تک تھا، وصال کے بعد یہ دونوں حصے بھی ختم ہو گئے، باقی یتیم، مسکین اور مسافر رہ گئے۔

رسول اللہ ﷺ مطاعِ مطلق ہیں

۷...... اللہ تعالیٰ کے بعد مخلوق میں سے اللہ کا رسول ﷺ مطاعِ مطلق ہوتا ہے وہ جو حکم دیں اُس پر عمل کرنا اور جس کام سے روکیں اُس سے رُک جانا ضروری ہے اس میں کامیابی ہے۔ استاد، شیخ، والدین کی اطاعت بھی کرنا چاہیے لیکن اگر وہ شریعت کے خلاف حکم دیں تو اطاعت نہیں کرنی چاہیے، اللہ کا رسول جو بھی حکم دے وہی شریعت ہوتی ہے، اس واسطے آنکھیں بند کر کے اطاعت ضروری ہے۔ مالِ فے میں بھی یہی اصول ہے آپ جس کو جتنا دیں وہ لے لے جس کو نہ دیں وہ صبر کرے، کوئی اعتراض نہ کرے، نہ دل میں بُرا سمجھے۔ اللہ کی نافرمانی سے ہر حال میں بچو اُس کا عذاب سخت ہے۔

چند مستحقین کی تخصیص

۸......پہلے مالِ فئے کا مصرف اصولی طور پر بتا دیا اب اس آیت میں مستحقین میں سے چند خاص لوگوں کی نشان دہی کر دی گئی کہ وہ فقراء جنہوں نے اللہ کے دین کی خاطر ہجرت کی اپنے گھر اور اموال چھوڑ دیئے اللہ کی رضا کے متلاشی ہیں انہوں نے اللہ کے دین اور اللہ کے رسول کی مدد کی، واقعی اپنے عقیدے اور عمل میں سچے ہیں۔ یہ مالِ فئے اور دیگر صدقات کے مستحق ہیں۔ دوسرے وہ انصار بھی مستحق ہیں جنہوں نے ان مہاجرین کو محبت سے اپنے ساتھ ملا لیا، اپنی حاجات پر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں، ایثار کرتے ہیں۔ ہجرت تو نہیں کی اپنے گھروں میں رہے لیکن ایمان کو اپنے دل میں مکمل طور پر جگہ دی، کوئی بخل نہیں کیا، یہ کامیاب لوگ ہیں۔

تیسرے وہ لوگ مستحق ہیں جو مہاجرین اور انصار کے بعد قیامت تک فقراء آتے رہیں گے۔ ان میں بھی دیگر صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین شامل ہیں۔ ان کی خاص بات یہ ہے کہ اللہ سے اپنی مغفرت اور اپنے سے پہلے تمام ایمانداروں کے لیے مغفرت کی دعا کرتے رہتے ہیں اور کہتے ہیں یا اللہ اُن سابقین کی محبت ہمارے دل میں ڈال، ان کے بارے میں ہمارے دل میں کوئی کدورت نہ ہونے پائے، ہم ایمان لائے ہیں تو مہربان ہے۔

منافقین کے جھوٹے وعدے

۱۱......منافقوں نے بنو نضیر سے تین وعدے کیے (۱) اگر تمہیں یہاں سے نکالا گیا تو ہم بھی تمہارے ساتھ نکلیں گے (۲) ہم تمہارے بارے میں کسی کی بات نہیں مانیں گے (۳) اگر تمہارے ساتھ لڑائی کی گئی تو ہم تمہاری مدد کریں گے۔ اللہ تعالیٰ نے پیش گوئی فرمائی کہ یہ جھوٹے ہیں، عمل نہیں کریں گے، تاریخ نے ثابت کر دیا کہ منافق جھوٹے ثابت ہوئے۔

تسلی رسول ﷺ

۱۳......اے مومنو! تم ان کی باتوں سے پریشان نہ ہو کیونکہ ان کے دلوں میں تمہارا رُعب ہے وہ اللہ سے اتنے نہیں ڈرتے جتنے تم سے ڈرتے ہیں، تو پھر تمہارے خلاف کیا لڑیں گے بالفرض یہ منافقوں کی مدد کے لئے تمہارے ساتھ لڑنے کے لیے تیار بھی ہو گئے تو بھی تمہارے سامنے نہیں آئیں گے کہیں کسی شے کی اوٹ میں کھڑے ہوں گے آپس میں بھی ان کا اتحاد نہیں ہے۔ ایک دوسرے کے خلاف کینہ رکھتے ہیں، ان کے دل پھٹے ہوئے ہیں، یہ بے عقل بھی ہیں، کسی چیز کی سمجھ بھی نہیں رکھتے تو حق کو کیسے سمجھیں گے۔

بنو نضیر کی مثال

۱۵......بنو نضیر کی مثال اہلِ مکہ جیسی ہے جن کو مال و افراد کا گھمنڈ تھا، جو اُن کے کام نہ آئے، بدر میں کرّ وفرّ

سے آئے لیکن مثالی شکست کھائی۔ ابوجہل سمیت ان کے ستر سردار مارے گئے، ستر قید ہوئے باقی دم دبا کر بھاگ گئے۔ بنونضیر کو بھی اپنے اسلحہ، قلعوں اور دولت کا گھمنڈ تھا، جنگ کے لیے تیار تو ہوئے لیکن لڑ نہ سکے اپنے قلعوں میں چھپ گئے، آخرکار صلح کر کے جلاوطن ہو گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کریمانہ اخلاق سے صلح قبول کر لی انہیں غلام باندیاں نہ بنایا بلکہ احسان فرمایا کہ اسلحہ، سونے، چاندی کے سوا باقی اپنا جو کچھ مال لے جا سکتے ہو لے جاؤ، ہم تمہیں نہیں روکیں گے۔ اس کے بعد بھی ایمان نہ لائے تو ان کے لیے آخرت میں دردناک عذاب ہوگا۔

منافقوں کی مثال

۱۶...... جیسے شیطان انسان کو ترغیبات دے کر کفر پر اُکساتا ہے، جب وہ کفر کر کے اس پر پکا ہو جاتا ہے تو شیطان اس سے بیزاری اختیار کر لیتا ہے۔ آخرت میں بھی بیزاری کرے گا جیسا کہ سورۃ ابراہیم میں ہے۔ بیزاری کے بعد شیطان یہ بہانہ بناتا ہے کہ مجھے اللہ سے ڈر لگتا ہے (یہ بھی اُس کا جھوٹ ہے کیونکہ اگر اسے ڈر لگتا تو توبہ کر لیتا کیونکہ توبہ کا دروازہ اس کے لیے بھی کھلا ہوا ہے) اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ان دونوں کا انجام ہمیشہ کے لیے آگ میں رہنا ہے، ظالموں کا ایسا بدلہ ہوتا ہے۔ (شیطان کا ستر سالہ عابد کو گمراہ کرنے کا واقعہ مقاصد القرآن میں پڑھ لیں۔ صفحہ ۷۵۶)

تقویٰ اور مراقبہ

۱۸...... ایمان والو! تقویٰ اختیار کرو جس سے دنیا اور آخرت کی کامیابیاں وابستہ ہیں، جنت جس میں ہر خواہش پوری ہوگی وہ متقی لوگوں کو ملے گی۔ اللہ کے ہاں سب سے زیادہ عزت والا متقی ہوتا ہے۔ اِنّ اکرمکم عنداللّٰہ اتقٰکم اور مراقبہ کر کے سوچو تم نے آخرت کے لیے کیا کچھ بھیج رکھا ہے، اس کا انجام کیا ہوگا۔ اللہ کی نافرمانی سے ڈر ڈر کر زندگی گزارو اللہ تعالیٰ تمہارے تمام اعمال سے خبردار ہے۔ تمہارا آخری فیصلہ اس نے کرنا ہے جو عدل کا فیصلہ ہوگا۔ ان لوگوں کی طرح نہ زندگی گزارو جنہوں نے اللہ کے احکام بھلا دیئے ہیں آخرت سے بے پرواہ ہو کر حصولِ دنیا میں لگے ہیں اپنے نفع نقصان کو بھی بھول گئے، ایسے لوگ فاسق ہوتے ہیں جو اطاعتِ الٰہی سے نکل جاتے ہیں۔

جنتی اور دوزخی

۲۰...... تقویٰ والے جنت میں جائیں گے اور تقویٰ سے غافل لوگ جہنم میں جائیں گے، ان دونوں کا انجام ایک جیسا نہیں ہوگا۔ جنت والے کامیاب ہوں گے جہنم والے ہمیشہ کے لیے نقصان میں پڑیں گے۔ اسی آیت کے تحت قبیلہ مضر کے نادار لوگوں اور صحابہ کرام کی سخاوت اور مدد کا عجیب واقعہ احادیث میں آیا۔ آپ مقاصد القرآن میں اسی آیت کے تحت پڑھ سکتے ہیں۔ (ص ۷۵۶)

عظمتِ قرآن

۲۱......جس قرآن کے احکام پر عمل کرنے سے جنت ملتی ہے وہ اتنا عظیم ہے اگر وہ پہاڑوں پر اُترتا تو وہ ہیبت سے دب جاتے، باوجود سخت ہونے کے یہ ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتے، مثالیں بیان کرنے کا مقصد لوگوں کو نفع پہنچانا ہے تاکہ وہ غور وفکر کر کے اپنے عقائد اور اعمال درست کر کے اچھا انجام حاصل کر سکیں۔

عظمتِ مُنزّلِ قرآن

۲۲......اس قرآن کو نازل کرنے والا عظمت والا ہے، وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں ہے، آگے توحید کے تین درجے ہیں:

(۱) اللہ ہی معبود برحق اور پکار کے لائق ہے وہ غیب اور حاضر کو برابر جانتا ہے یعنی کامل العلم ہے مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے یعنی کامل الرحمت ہے وہ ہر ایک کی دعا سنتا ہے، اپنی رحمت سے نواز دیتا ہے اور کوئی ایسا نہیں ہے......

(۲) اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے وہ متصرف الامور اور مختارِ کل ہے کیونکہ وہ بادشاہ ہے، ہر عیب اور کمزوری سے پاک ہے سلامتی والا ہے، امن دینے والا ہے، نگہبان ہے، زبردست قوت والا ہے، بڑائی والا ہے۔ واقعی ہر صفت میں بڑا ہے اور تمام شریکوں سے پاک ہے اُس کا کسی درجے میں کوئی شریک نہیں ہے۔

(۳) وہ ساری مخلوق کا خالق ہے خود اُس کا منصوبہ بناتا ہے خود وجود دیتا ہے، خود اُس کی صورت بناتا ہے۔ جس طرح اُس کی صفات میں اُس کا کوئی شریک نہیں، اس طرح اُس کی عبادت میں بھی کوئی شریک نہیں، وہ اکیلا معبود برحق ہے۔

فائدہ: آخری تین آیات سر پر ہاتھ رکھ کر پڑھی جائیں تو موت کے سوا تمام بیماریوں سے شفا حاصل ہوگی حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حضور علیہ السلام سے کہا تھا۔ (الدر المنثور) (مقاصد القرآن)

فائدہ: یہ آخری تین آیات صبح یا شام کو ایک بار پڑھی جائیں تو ستر ہزار فرشتے صبح یا شام تک دعاءِ مغفرت کرتے ہیں اور اگر اسی دوران مر گیا تو شہید کا ثواب پائے گا ان آیات کے پڑھنے سے پہلے تین بار **اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم** بھی پڑھنا ہے۔ (ترمذی) (مقاصد القرآن)

تمت خلاصة سورة الحشر بتوفيق ربّ العالمين۔ والصّلوة والسّلام على سيّد المرسلين والحمد لِلّٰه ربّ العلمين۔ اللّٰهم اجعلنى من الموحّدين الكاملين۔

۲۷ محرم الحرام ۱۴۴۴ھ/ ۲۶ راگست ۲۰۲۲ء

سُوْرَةُ الْمُمْتَحِنَةِ مَدَنِيَّةٌ

[ترتیب قرآنی (٦٠) ترتیب نزولی (٩١) آیات (١٣) رکوع (٢)]

ربط: سورۃ الحشر میں منافقین پر زجریں تھیں، سورۃ الممتحنہ میں مومنین کو تنبیہ ہے، سورۃ الحشر میں توحید کا تفصیل سے بیان تھا، سورۃ الممتحنہ میں منکرینِ توحید اور منافقین سے دوستی کی ممانعت ہے۔

خلاصہ: مشرکین سے مقاطعہ کا حکم ہے اُن کو دلی دوست بناؤ نہ اُن سے دوستانہ برتاؤ کرو، اسوۂ ابراہیمی کی اتباع، تسلی، اصولِ مؤدت بالکفار کے دو قوانین۔

ایمان داروں کو تنبیہ

١...... ایمان والو! اپنے اور میرے دشمنوں سے دوستی نہ لگاؤ تم ان سے دوستی کرتے ہو وہ حق کے منکر ہیں، عدمِ مؤدت کے سات وجوہ بیان کیے۔ (١) تمہارے اور تمہارے معبود کے دشمن ہیں (٢) وہ اُس حق کے منکر ہیں جو تمہارے پاس آیا ہے (٣) انہوں نے رسول اللہ اور تم سب کو مجبور کیا تم ہجرت کر کے مدینہ آ گئے۔ (٤) وہ تمہارے ایمان کو پسند نہیں کرتے (٥) وہ تمہارے لیے کفر کو دل سے چاہتے ہیں (٦) جن رشتہ داروں کے لیے تم مشرکین کے ساتھ احسان کر رہے ہو وہ قیامت کے دن تمہارے کام نہیں آئیں گے (٧) وہ تمہیں ہاتھوں اور زبانوں سے تکلیف پہنچانے کے درپے رہتے ہیں۔

شانِ نزول

حضرت حاطب بدری رضی اللہ عنہ کا مشرکین کو خط لکھ کر مشرکین کو جنگ سے مطلع کرنا تھا۔ تفصیل مقاصد القرآن صفحہ ٧٠٦ پر ہے۔ (بخاری، ترمذی) کفار سے دوستی کرنا گمراہی ہے، کفار سے دوستی کرنے والا چھپا نہیں رہ سکتا، کیونکہ اللہ تعالیٰ ظاہر اور پوشیدہ ہر بات سے خوب باخبر ہوتے ہیں۔

یہود تمہارے دشمن ہیں

٢...... یہود جہاں بھی ہوں تمہارے دشمن ہیں وہ تمہارے قتل اور قید کے لیے ہاتھ بڑھاتے ہیں تمہارے

سب وشتم کے لیے زبانیں دراز کرتے ہیں، تمہیں کافر بنانا پسند کرتے ہیں، جس اولاد و مال کے لئے تم کفار سے دوستی چاہتے ہو قیامت کے روز تمہارے کام نہیں آئیں گے، سب علیحدہ ہو جائیں گے، سب کو اپنی پڑی ہوگی۔

بہترین نمونہ

۴...... مقاطعہ وغیرہ میں تمہارے لیے سیدنا ابراہیم بہترین نمونہ ہیں انہوں نے کھل کر کہہ دیا تھا میں تمہارے عقائد واعمالِ باطلہ سے بیزار ہیں۔ اِنَّا بُرَءٰٓؤُا مِنْكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ہمارے اور تمہارے اندر ہمیشہ کے لیے عداوت اور بُغض رہے گا یہاں تک کہ تم ایمان لاؤ کہ اللہ ایک ہے، پھر ہم شیر وشکر ہو جائیں گے انہوں نے جو والد کے استغفار کا وعدہ کیا تھا استغفار کرتے رہے، جب اللہ نے منع فرما دیا تو استغفار سے بھی رُک گئے۔ عاجزی کے ساتھ دعائیں کرتے تھے: اے اللہ! ہم آپ پر اعتماد کرتے ہیں ہم آپ کی طرف رجوع کرتے ہیں، آپ کی طرف لوٹ کر آنا ہے۔

آپ ہمیں کفار کے لیے تختۂ مشق نہ بنانا، ہماری مغفرت کرنا، تو غالب اور حکمت والا ہے، جو لوگ اپنے اللہ سے ثواب کی اُمید رکھتے ہیں اور قیامت کے عذاب سے ڈرتے ہیں، ان کے لیے اُسوۂ ابراہیمی بہت مفید ہے، جو اعراض کرے گا اپنے نقصان کرے گا، اللہ تو غنی اور قابلِ ستائش ہے۔ اُمید ہے کہ وہ تمہارے اور تمہارے دشمنوں کے دلوں میں محبت ڈال دے گا، اللہ کامل القدرت، کامل بخشش والا اور کامل رحمت والا ہے۔

عداوت کے بعد مؤدت

۷...... ان آیات کے نزول کے بعد جن میں کفار کے ساتھ مؤدت کرنے پر تنبیہ کی گئی۔ صحابہ کرامؓ نے اپنے مشرک رشتہ داروں سے دشمنی سخت کر لی تو اللہ تعالیٰ نے اس پر انعام عطا کیا کہ عنقریب تمہارے مشرک رشتہ دار ایمان لائیں گے، میں تمہاری مؤدت قائم کر دوں گا چنانچہ مکہ مکرمہ فتح ہو گیا اکثر اہلِ مکہ ایمان لے آئے مؤدت قائم ہو گئی، اللہ تعالیٰ حالات بدلنے اور دلوں کو پلٹنے پر قادر ہیں، توبہ کرنے والوں کو معافی اور رحمت عطا فرماتے ہیں۔

کفار سے حسنِ سلوک

۸...... جو کفار دین کے بارے میں تمہارے ساتھ نہیں جھگڑتے نہ مسلمانوں کو تنگ کرتے ہیں نہ گھروں سے نکل جانے پر مجبور کرتے ہیں اُن سے حسنِ سلوک سے اللہ تعالیٰ نہیں روکتے۔ سب سے انصاف کرنے کا حکم دیتے ہیں اور پسند کرتے ہیں۔ اور جو کفار تمہارے ساتھ لڑتے ہیں تنگ کر کے گھروں سے نکلنے پر مجبور کرتے ہیں یا تمہارے دشمنوں کی مدد کرتے ہیں ان کے ساتھ حسنِ سلوک اور مودت سے اللہ تعالیٰ روکتے ہیں ان سے دوستی رکھنے والا ظالم ہے کیونکہ عداوت کی جگہ محبت کرتا ہے۔

قانون برائے مومنین

۱۰......کفار کی جو عورتیں اخلاص کے ساتھ ایمان لا کر ہجرت کر کے مومنوں کے پاس آ جائیں ان کے ایمان کا امتحان لے کر اپنے پاس رکھ لیں اگرچہ صلح حدیبیہ کے بعد آئی ہوں کیونکہ معاہدہ میں مردوں کی واپسی ہے عورتوں کی نہیں کیونکہ ایمان لانے کے بعد مومن عورتیں کافر خاوندوں کے لیے حلال ہی نہیں تو کس کے پاس واپس جائیں اور مسلمان ان عورتوں کے ساتھ اصولِ شرعی کے مطابق نکاح کر لیں ان کے کافر خاوندوں کو ان کے خرچے یعنی مہر بھی دیں اور اُن عورتوں کو نیا مہر بھی دیں اور مسلمانوں کی جو عورتیں ایمان نہ لائی ہوں انہیں کفار کے پاس جانے دیں جو کافر ان سے نکاح کرے وہ ان کے مسلمان خاوندوں کو ان کا خرچ کیا ہوا مہر بھی دے، اگر وہ ان کا مہر نہ دیں تو مسلمان بھی کفار کو مہر نہ دیں بلکہ اُس کو دیں جن کی بیویاں کفر کی حالت میں کفار کے پاس چلی گئی ہوں، تقویٰ اختیار کرنے سے تمام کام آسان ہو جاتے ہیں۔

دوسرا قانون

۱۲......رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب ہے کہ آپ کے پاس جو مسلمان عورتیں تزکیہ حاصل کرنے کے لیے بیعت کرنے آئیں تو آپ اُن سے چھ شرائط پر بیعت لیں (۱) شرک نہ کریں (۲) چوری نہ کریں (۳) زنا نہ کریں (۴) اولاد کو قتل نہ کریں (۵) بہتان نہ باندھیں (٦) شرعی احکام میں آپ کی نافرمانی نہ کریں۔ ان شرائط پر بیعت کر لیں اُوران کے لیے استغفار بھی کریں اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے، سابقہ تمام کوتاہیاں اور گناہ معاف کر دے گا۔

یہود کی دوستی سے ممانعت

۱۳......جس قوم پر اللہ کا غضب ہے اور وہ اللہ کی رحمت سے اس طرح مایوس ہو گئے ہیں جس طرح قبروں میں پڑے کفار کے لاشے مایوس ہیں وہ قوم یہود ہے یہ دوستی کے بالکل لائق نہیں ہیں۔

تمت خلاصة سورة الممتحنة بتوفيق الله تعالى الحمد لِلّٰه ربّ العالمين والسّلام والصّلوة على سيّد المرسلين وآله واصحابه وازواجه اجمعين۔ اللّٰهم اغفر لي وارحمني۔ (ابو عبيد)

۲۸ محرم الحرام ۱۴۴۴ھ/ ۲۷ اگست ۲۰۲۲ء

سُوْرَةُ الصَّفِّ مَدَنِيَّةٌ

[ترتیب قرآنی (۶۱) ترتیب نزولی (۱۰۹) آیات (۱۴) رکوع (۲)]

ربط: سورۃ الممتحنہ میں اونچے درجے کے مومنوں کو تنبیہ تھی، سورۃ الصّف میں عام مومنوں کو تنبیہ ہے، پہلے کفار سے عدمِ مودت کا حکم تھا اس سورۃ میں کفار سے جہاد کا حکم ہے۔

خلاصہ: توحید، دین کی سربلندی، نفع مند تجارت، مومنوں سے تین خطاب جیسے مضامین اس سورۃ الصّف میں آئے ہیں۔

توحید کا بیان

۱......زمین اور آسمان کی ہر چیز اللہ کی پاکی اور حمد بیان کرتی ہے، اللہ تعالیٰ زبردست قوت اور کامل حکمت والا ہے، اس واسطے معبود برحق ہے۔

پہلا خطاب

۲......ایمان والو! جو کہتے ہو وہ کر کے دکھایا کرو کیونکہ اللہ اس پر بہت ناراض ہوتے ہیں کہ ایک بات کہہ کر اُس پر عمل نہ کرو۔ شانِ نزول کے مطابق حقیقت یہ ہے کہ بعض حضرات صحابہ کرامؓ نے کہا ہمیں وہ عمل معلوم ہو جائے جس سے اللہ تعالیٰ راضی ہوں اللہ کو بہت پسند ہو تو ہم عمل کریں گے، جب جہاد کا حکم آیا تو ان میں کچھ حضرات نے سستی کا مظاہرہ کیا، اس پر تنبیہ ہے کہ جو کہتے ہو وہ کرتے کیوں نہیں، یہ تو اللہ کو بہت ناپسند ہے۔ (خلاصہ ترمذی)

جہاد محبوب عمل ہے

۴......اللہ تعالیٰ کو یہ عمل بہت پسند ہے کہ لوگ اللہ کے دشمنوں کے ساتھ جہاد کرنے کے لیے صف باندھ کر پہاڑ کی طرح مضبوطی سے کھڑے ہو جائیں پھر فتح حاصل کریں یا شہید ہو جائیں۔

خطابِ موسیٰ علیہ السلام

۵......موسیٰ علیہ السلام نے قوم سے فرمایا مجھے رسول مان کر بھی ستاتے ہو؟ ایسا کیوں کرتے ہو؟ یہ اُس وقت

کی بات ہے جب قومِ موسیٰ نے مطالبہ کیا تھا کہ ہمیں زمین سے پیدا ہونے والی چیزیں کھانے کو چاہئیں، ہم من وسلویٰ کھا کھا کر تنگ آ چکے ہیں۔ تو موسیٰ علیہ السلام نے اللہ کے حکم کے مطابق انہیں فرمایا: عمالقہ کے ساتھ جہاد کرو اللہ تعالیٰ تمہیں فتح دیں گے، وہاں تمہارا مطالبہ پورا ہو جائے گا۔ سب چیزیں کھانے کو ملیں گی۔ قوم نے جہاد سے انکار کیا اور یہاں تک گستاخی کی کہ آپ اور آپ کا رب جہاد کریں ہم یہاں بیٹھے ہیں (المائدہ) جب قوم ٹیڑھی ہوگئی تو اللہ نے ان کے دل ٹیڑھے کر دیئے، اے اُمتِ محمدیہ! تم قومِ موسیٰ کی طرح جہاد سے انکار نہ کرنا ورنہ ان کی طرح ذلیل ہو جاؤ گے۔

خطابِ عیسیٰ علیہ السلام

٦......عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے فرمایا: میں اللہ کا رسول ہوں پہلی کتاب تورات وزبور کی تصدیق کرتا ہوں، آنے والے پیغمبر حضرت احمد صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے کی خوشخبری دیتا ہوں۔ تو جس پیغمبر کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خوشخبری دی وہ دلائل کے ساتھ آ چکے ہیں تم ان کی تصدیق کے برعکس اُسے صاف جادو کہہ رہے ہو، یہ غلط ہے بلکہ تم تو اُس کی قیادت میں جہاد کرو، دین پھیلاؤ۔

بڑا ظالم

جس کو دعوت توحید دی جائے اور وہ اللہ پر جھوٹ باندھے اس سے بڑا ظالم کوئی نہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا یہ اللہ کے نور (دینِ اسلام) کو اپنے طعن وتشنیع کے پھونکوں سے بجھانا چاہتے ہیں لیکن وہ کان کھول کر سن لیں اللہ اِس دین کو تمام ادیان پر غالب کرے گا، اس دین کے پیروکار بھی غالب ہونگے اگرچہ مشرک اسے ناپسند کریں لہٰذا جو شخص دنیا میں غالب اور آخرت میں کامیابی چاہتا ہے وہ اس دین کو قبول کرلے اور دین کے دشمنوں کے ساتھ جہاد کرے۔

مومنوں کو دوسرا خطاب

١٠......ایمان والو! میں تمہیں ایسی تجارت نہ بتاؤں جس میں دردناک عذاب سے نجات ملتی ہے وہ یہ ہے کہ تم اللہ اور رسول پر ایمان لا کر اللہ کے راستے میں جہاد کرو مال اور جان اس میں لگا دو، یہ تمہارے حق میں بہت بہتر ہے، اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ معاف کر دے گا، تمہیں ایسی جنت میں داخل کرے گا جن کے محلات کے قریب نہریں بہتی ہوں گی، اعلیٰ قسم کے گھر ہوں گے (اور تمہاری ساری خواہشیں اس میں پوری ہوں گی) اور اللہ تعالیٰ کی نصرت ملے گی، جس کی برکت سے تمہیں فتح حاصل ہوگی اس پر خوش ہو جاؤ مومنو۔

تیسرا خطاب

۱۴......ایمان والو! اللہ کے دین کے مددگار بن کر رہنا تا کہ تمہاری موت ایمان پر آئے، آخر دم تک متفق رہنا، عیسیٰ علیہ السلام کی قوم کی طرح نہ ہونا، جب عیسیٰ علیہ السلام نے ان کو فرمایا میرا مددگار کون ہے؟ تو حواریوں نے کہا ہم ہیں انصار اللہ۔ جب عیسیٰ علیہ السلام آسمان کی طرف اٹھائے گئے تو قوم متفرق ہوگئی۔ بعض ایمان پر رہے، بعض نے کفر اختیار کرلیا۔ اللہ نے ان میں ایمان والوں کی مدد فرمائی وہ اپنے دشمن پر غالب ہوئے۔ تم اے مسلمانو! اگر ایمان پر ثابت قدم رہے تو اللہ تعالیٰ تمہاری بھی مدد کرے گا تم بھی اپنے دشمن پر غالب آؤ گے۔ (آخر میں فائدہ مقاصد القرآن میں پڑھ لیں)

• تمت خلاصة سورة الصف بتوفيق الرّب ، الحمد لِله ربّ العالمين والصّلوة والسّلام على سيّد المرسلين وآلهٖ واصحابهٖ وازواجهٖ اجمعين۔ اللّٰهم اغفر لی وارحمنی وارزقنی حيوٰة طيّبة وادخلنی جنّتك فی عبادك الصالحين۔ (ابو عبيد)

۳۰ رمحرم الحرام ۱۴۴۴ھ/ ۲۹ راگست ۲۰۲۲ء

سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ مَدَنِيَّةٌ

[ترتیب قرآنی (۶۲) ترتیب نزولی (۱۱۰) آیات (۱۱) رکوع (۲)]

ربط: سورۃ الصف میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی بشارت تھی سورۃ الجمعہ میں بعثتِ رسول کا وقوع ہے۔

خلاصہ: توحید و رسالت کا اثبات، فرائضِ رسول اللہ، بدعملی کی مثال، دعوتِ مباہلہ، ترغیبِ جہاد، ترغیب تعلیم اور فرضیتِ جمعہ کے مضامین ہیں۔

اثبات التوحید

۱...... زمین اور آسمان کی ہر چیز اُس اللہ کی حمد کے ساتھ پاکی بیان کرتی ہے جو حقیقی بادشاہ، تمام کمزوریوں، شریکوں، عیبوں اور اولاد سے پاک ہے، زبردست اور حکمت والا ہے، ان صفات کا تنہا مالک اور موصوف ہے اس واسطے معبود برحق ہے۔

اثباتِ رسالت اور فرائض

۲...... وہی معبود برحق اللہ ہے جس نے اَن پڑھ اور پسماندہ علاقے کے لوگوں کی طرف انہی میں سے ایک عظیم الشان محترم رسول (محمد ﷺ) بھیجا ہے جس کے یہ فرائض ہیں کہ وہ لوگوں کو اللہ کی کتاب پڑھ کر سنائے ان کے دلوں کو پاک صاف کرے ہر قسم کے شرک، کفر، بغض، عداوت نکال باہر کرے اور ان کو قرآن پاک کی تعلیم دے یعنی وہ الفاظِ قرآنی صحیح تلفظ کے ساتھ پڑھ سکیں اور معنیٰ مطلب بھی سمجھائے اور ان کو دانش مندی اور سلیقہ سکھائے کیونکہ وہ گمراہی کی تاریکیوں میں ٹامک ٹوئیاں مار رہے ہیں۔ اور آپ کی نبوت عام ہے جو لوگ ابھی پیدا نہیں ہوئے اور قیامت تک پیدا ہوتے رہیں گے، ان کے بھی رسول ہیں اور آپ کے وصال کے بعد آپ کے کام علماء کرام اور عوام سرانجام دیتے رہیں گے۔ آپ خاتم النبیین ہیں یہ سب اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔

بےعملی کی مثال

۵...... بےعمل علماء کی مثال ایسے ہے جیسے گدھے پر علم کی کتابیں لدی ہوئی ہوں، کیونکہ گدھے اپنے اوپر بوجھ کا احساس تو کرتے ہیں لیکن ان کتابوں میں جو علم ہوتا ہے اُس سے استفادہ نہیں کرتے ہیں، جو لوگ علم تو پڑھ جاتے ہیں۔ سندیں اور ڈگریاں بھی رکھتے ہیں لیکن علم پر خود عمل کرتے ہیں نہ دوسروں کو تبلیغ کرتے ہیں۔ شانِ نزول کے مطابق تو یہ مثال بےعمل علماءِ یہود کی ہے جو روشن دلائل کی تکذیب کرتے ہیں ایسے ضدی اور تکذیب کرنے والوں

کو خیر کی توفیق ملتی ہے نہ ایسے ظالموں کو ہدایت ملتی ہے لہٰذا علم پر ضرور عمل کرنا چاہیے۔

دعوتِ مباہلہ

۶...... آپ یہود کو خطاب کرتے ہوئے کہیں: اپنے آپ کو اولیاء اللہ اور ابناء اللہ کہلوانے والو دلائل کے ساتھ مسئلہ نہیں مانتے تو مباہلہ کر لیتے ہیں، ہم اور تم بمع اہل وعیال جمع ہو کر اللہ سے گڑگڑا کر موت کی دعا کرتے ہیں کہ جو جھوٹا ہو اُس پر موت آجائے وہ ہلاک ہو جائے۔ اس کو دعوتِ مباہلہ کہتے ہیں، لیکن یہودی علماء نہ آئے۔ اُنہیں آگے بھیجے ہوئے اعمال نظر آرہے تھے۔ حدیث پاک میں ہے کہ اگر یہود مباہلہ کے لیے آجاتے تو روئے زمین کے تمام یہودی ہلاک ہو جاتے۔ لَوْ تَمَنَّوُا الْمَوْتَ مَا بَقِيَ عَلٰى ظَهْرِهَا يَهُوْدِيٌّ اِلَّا مَاتَ. (مقاصد القرآن)

جہاد کی ترغیب

۸...... موت کے ڈر سے جہاد میں نہ شریک ہونے والوں سے کہہ دیں تم موت سے فرار نہیں کر سکتے، موت اپنے وقت پر ضرور آئے گی، پھر تم اللہ کے حضور حاضر کیے جاؤ گے، تم جہاد میں شریک ہو کر فتح یا شہادت کی عزت کیوں نہیں حاصل کر لیتے۔

جمعہ فرض ہے

۹...... ایمان والو! جب جمعہ کی اذان ہو تو تم اپنے تمام کام چھوڑ کر جمعہ کی ادائیگی کی کوشش میں لگ جاؤ۔ جمعہ سے پہلے خطبہ ہوتا ہے اُس میں جہاد اور اسلام کے دیگر مسائل بیان کیے جاتے ہیں، تعلیم بھی حاصل کرو جمعہ بھی ادا کرو، یہ تمہارے حق میں بہتر ہے، جب جمعہ کی نماز ادا کر چکو تو تجارت وغیرہ تمام کام جائز ہو جاتے ہیں پھر زمین میں پھیل جاؤ، دل کھول کر تجارت کرو اور اللہ کا ذکر کثرت سے کرو، فلاح پا جاؤ گے۔

اللہ کے خزانے

۱۱...... آپ اعلان فرما دیں اللہ کے خزانے بہت بہتر ہیں، جو اُس کے احکام پر عمل کرنے سے ملتے ہیں اللہ تعالیٰ ہی بہترین رزق دینے والا ہے اس واسطے اس کے خزانوں پر نظر رہے اُس کے احکام پر عمل رہے۔

شانِ نزول یہ ہے کہ آپ علیہ السلام جمع کا خطبہ دے رہے تھے اتنے میں تجارتی قافلے مدینہ منورہ میں داخل ہوئے، اعلان کے لیے طبلے بجنے لگے، قحط کا زمانہ تھا، اکثر صحابہ کرامؓ خطبہ چھوڑ کر غلہ لینے چلے گئے۔ حضور علیہ السلام کے پاس تقریباً بارہ آدمیوں کی کم تعداد رہ گئی، اس پر یہ آیت اُتری کہ تجارت، کھیل اور طبلے سے بہتر اللہ کے خزانے ہیں ان کو حاصل کرنے کی کوشش کرو۔ (مقاصد القرآن) (بخاری، کتاب التفسیر)

تمت خلاصة سورة الجمعة ، الحمد لله ربّ العالمين والصّلوة والسّلام على رسول ربّ العالمين۔ اللّهم اغفر لي وارحمني وانت خير الراحمين يا اله العالمين۔ (ابوعبید)

۲ر صفر المظفر ۱۴۴۴ھ/ ۳۰ر اگست ۲۰۲۲ء

سُوْرَةُ الْمُنَافِقُوْنَ مَدَنِيَّةٌ

[ترتیب قرآنی (۶۳) ترتیب نزولی (۱۰۴) آیات (۱۱) رکوع (۲)]

ربط: سورۃ الجمعہ میں منافقوں کے دعویٰ محبوبیت کی تردید اور انہیں مباہلہ کی دعوت دی گئی تھی۔ سورۃ المنافقون میں منافقوں کے دعویٰ ایمان اور دعویٰ عزت کی تردید ہے۔

خلاصہ: پہلے رکوع میں منافقوں کی خباثات کا بیان ہے، انہیں زجریں اور ان سے شکوے کا بیان، دوسرے رکوع میں ترغیبِ انفاق اور موت کی تیاری کا حکم ہے۔

منافقین کی دغابازی

۱......منافق دغاباز ہیں آپ کے پاس آتے ہیں تو آپ کی رسالت کی شہادت دیتے ہیں اس بات میں تو کوئی شک نہیں آپ اللہ کے رسول ہیں، لیکن منافق آپ کی رسالت کو دل سے نہیں مانتے۔ زبان سے آپ کو رسول کہتے ہیں، شہادت کے لیے دل وزبان کی موافقت ضروری ہوتی ہے، اس واسطے اللہ تعالیٰ کی سچی گواہی ہے کہ منافق جھوٹے ہیں۔

قسموں کی ڈھال

۲......منافق جھوٹی قسمیں کھا کر اپنے مالوں اور جانوں کو بچانے کے لیے ڈھال بناتے ہیں اور لوگوں کو دین میں داخل ہونے سے روکتے ہیں، جہاد سے روکتے ہیں، ان کا یہ کردار نہایت بُرا ہے، ان کے دلوں پر مہر لگ چکی ہے، ان کی سمجھ میں کچھ نہیں آتا۔ ان کے ظاہری جسم موٹے تازے خوبصورت ہیں، زبان ان کی فصیح اور شیریں ہے، ڈرپوک ہیں، ہر آواز اپنے خلاف تصور کرتے ہیں، ایسے بے کار ہیں جیسے جلانے والی لکڑیاں ہوں جو چیر پھاڑ کر خشک کرنے کے لیے دیوار کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑی کی جاتی ہیں۔

منافق متکبر ہیں

۵......منافقین کو جب دربارِ نبوی میں آنے کی دعوت دی جائے کہ تم رسول اللہ کے پاس آکر اپنی غلطی کی معافی مانگو اللہ کے رسول تمہارے لیے استغفار کریں گے، تو منافق متکبرانہ انداز میں سر مٹکاتے ہیں، مجلسِ نبوی میں آنے سے بھی رُکتے ہیں، غلطی پر معافی بھی نہیں مانگتے، ان کو معافی نہیں ملے گی۔ اے اللہ کے رسول! آپ بھی اگر ان

پکے منافقوں کے لیے استغفار کریں تو بھی ہم انہیں نہیں بخشیں گے۔

منصوبہ بندی

۷......منافق احمق ہیں، منصوبہ بندی کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کرنے والے مہاجرین پر خرچ نہ کیا جائے تو یہ لوگ حضور کو چھوڑ کر بھاگ جائیں گے، یہی بات انصار کو بھی سمجھائی جائے اللہ تعالیٰ نے جواباً فرمایا زمین اور آسمان کے تمام خزانے تو میرے پاس ہیں سب کو روزی تو میں دیتا ہوں۔ یہ منافق کسی کی روزی کیسے بند کر سکتے ہیں۔ منصوبے کی دوسری شق سوچی کہ ہم مدینہ واپس جا کر ہم عزت والے (نعوذ باللہ) اِن ذلت والوں کو مدینہ سے نکال باہر کریں گے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ عزت والے کب بن گئے ہیں؟ عزت تو اللہ اور اللہ کے رسول اور مومنوں کے ساتھ خاص ہے، یہ احمق اس کا علم بھی نہیں رکھتے۔

فائدہ: اسی سفر سے واپسی پر رئیس المنافقین ذلیل ہوا، بیٹے عبداللہ کو جب اس کا علم ہوا تو باپ کو مدینہ میں داخل ہونے سے روک دیا اور جو کچھ کہا اس کی تفصیل حدیث محمد بن سیرین کی روایت میں ہے جو الدرّ المنثور میں ہے جس کا خلاصہ مقاصد القرآن میں پڑھا جاسکتا ہے۔

حکمِ الٰہی

۹......ایمان والو! تمہیں حصولِ مال اور اولاد کے مطالبات کی تکمیل تمہیں اصلی مقصد ذکر اللہ سے غافل نہ کر دے کیونکہ اس سے تم اپنے مقصد تخلیق سے ہٹ جاؤ گے جو کہ اللہ کی یاد کے لیے عبادت میں مصروف رہنا ہے، جو قوم مقصد سے ہٹ جاتی ہے وہ خائب وخاسر ہوتی ہے۔

دوسرا حکم

۱۰......ہمارا دیا ہوا مال اور علم وغیرہ اللہ کی راہ میں موت سے پہلے خرچ کر لو موت کا وقت تو مقرر ہے لیکن انسان کو علم نہیں ہے اس واسطے بغیر تاخیر فوراً خرچ کرو، موت کے وقت تمنا کرو گے کہ خرچ کرنے کی مہلت مل جائے تو مہلت نہیں ملے گی، پھر حسرت لے کر مرو گے آگے چھوڑے ہوئے مال اور دیگر اعمال کا حساب بھی دینا پڑے گا۔ یہ بھی یاد رکھو تمہارا ہر نیک اور بُرا عمل اللہ کے علم میں ہے اس کے مطابق فیصلہ کرے گا لہٰذا موت سے پہلے گناہوں سے توبہ اور نیک اعمال کی کثرت کر لو۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ تُبْتُ اِلَیْكَ مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّئٰتِ فَاغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَثَبِّتْنِیْ عَلَی الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِیْمِ وَاَقِمْنِیْ عَلٰی دِیْنِ الْاِسْلَامِ وَارْزُقْنِیْ خَاتِمَةً بِالْاِیْمَانِ یَارَحْمَانُ اَرْجُوْا مِنْكَ هٰذَا النَّحْلَانَ۔ تمت خلاصة سورة المنافقون بتوفيق رب العلمين۔ والصلوة والسلام على سيّد المرسلين۔ (ابوعبید)

۳ر صفر ۱۴۴۴ھ/ ۳۱ر اگست ۲۰۲۲ء

سُوْرَةُ التَّغَابُنِ مَدَنِيَّةٌ

[ترتیب قرآنی (۶۴) ترتیب نزولی (۱۰۸) آیات (۱۸) رکوع (۲)]

ربط: سورۃ المنافقون میں موت سے پہلے مال خرچ کرنے کا حکم تھا، سورت التغابن میں بخل کی مذمت ہے۔ اللہ کو قرض دے کر مال بڑھانے کی ترغیب ہے۔

خلاصہ: توحید اور اس کی دلیل، اصولِ کامیابی، منکرین کو سرزنش، بشارت، جماعتی نظم و نسق، مجازاتِ اعمال، مال بڑھانے کا طریقہ وغیرہ مضامین ہیں۔

توحید کا بیان

۱......زمین آسمان کی ہر چیز اللہ کو واحد مان کر اُس کی پاکی بیان کرتی ہے اور اللہ ہی بادشاہ، مستحقِ حمد اور کامل القدرت ہے اُس نے تم سب کو پیدا کیا تم میں سے بعض توحید کے منکر ہیں اور بعض توحید کو مانتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمہارے عمل کو دیکھ رہا ہے۔ اُس نے زمین اور آسمانوں کو ٹھیک ٹھیک پیدا کیا جن کو دیکھنے سے حق کا اظہار ہوتا ہے، اُس نے تمہاری خوبصورت شکلیں بنائیں۔ وہ ہی آسمان زمین کی ہر چیز کو جانتا ہے اور وہ تمہاری سرگوشیوں اور ظاہر کی باتوں کو جانتا ہے، وہ سینے میں چھپے رازوں کو بھی جانتا ہے، ان صفات سے موصوف ذات معبود برحق ہے اور ان آیات سے بھی معلوم ہوا مومن اور کافر دو الگ الگ قومیں ہیں، ان کے درمیان اور کوئی درجہ نہیں ہے۔

انجامِ کفر اور انتقام

۵......اے ضدی کافرو تم سے پہلے جو ضدی کافر قومیں گزری ہیں اللہ تعالیٰ نے اُنہیں دنیا میں ہلاک کر دیا اور آخرت میں انہیں دردناک سزا ہوگی جیسے قومِ نوح وغیرہ تم ان سے عبرت پکڑو، ایمان لا کر دائمی عذاب سے بچ جاؤ۔

عذاب کا سبب

۶......سابقہ کفار کے عذاب کا سبب یہ تھا کہ انہوں نے اپنے رسولوں کو باوجود معجزات دیکھنے کے جھٹلا دیا،

توحید کے پہلے منکر تھے، وہ کہتے تو بشر ہو کر ہمیں ہدایت دے گا (بشر تو نبی نہیں ہوسکتا) اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے قابلِ حمد ہے، کسی کے ایمان لانے یا نہ لانے سے اُسے کوئی فرق نہیں پڑتا۔

انکارِ قیامت

۷......توحید اور رسالت کے انکار کے ساتھ قیامت کے بھی منکر ہیں وہ کہتے ہیں ہم دوبارہ زندہ کیے جائیں گے نہ حساب دیں گے۔ اس عقیدے کا رد فرمایا کہ قیامت بھی قائم ہوگی تمہارا حساب بھی ہوگا۔ یہ سب کچھ اللہ پر آسان ہے۔

کامیابی کا اصول

۸......اللہ تعالیٰ کی توحید، رسول اللہ ﷺ کی رسالت اور قیامِ قیامت کا عقیدہ رکھو اور اللہ تعالیٰ نے جو حکمنامہ اُتارا ہے وہ نور ہے اُس میں جو احکام مذکور ہیں ان پر سنتِ رسول کے مطابق اخلاص کے ساتھ عمل کرو تو کامیاب ہو جاؤ گے، اللہ تعالیٰ کو اس بات کی پوری خبر ہوتی ہے کہ کون کتنے اخلاص کے ساتھ عمل کر رہا ہے۔ اس کے مطابق محشر میں فیصلہ کرے گا۔

ہار جیت کا دن

۹......قیامت برپا ہونے کے بعد ایک دن آئے گا جس میں تمام انسانوں اور جنوں کو جمع کیا جائے گا ان کی دنیا کی کارکردگی کا حساب ہوگا، کسی کو جزا ملے گی تو کسی کو سزا ملے گی، اس کو یوم التغابن بھی کہتے ہیں، یہی ہار جیت کا دن بھی ہے کیونکہ مومن اپنے جنت والے محلات بھی لے گا اور کفار کے جنت والے محلات بھی لے گا......جیت جائے گا اور کافر اپنے جہنم والا مکان بھی لے گا اور مومن کے جہنم والے مکان بھی لے کر دوگنے عذاب میں مبتلا ہو کر ہار جائے گا۔ حدیث پاک میں ہے ہر شخص کا ایک مکان جنت میں ہے اور ایک مکان جہنم میں ہے۔ (الحدیث) (مقاصد القرآن میں تفصیل ملاحظہ کی جاسکتی ہے)

بشارت برائے مومنین

۹......جو شخص اللہ پر ایمان لائے اور نیک اعمال کرے اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بھی مٹا دیں گے ہمیشہ کے لیے جنت میں بھی داخل کریں گے، یہ بڑی کامیابی ہے اور جو شخص توحید کا انکار کرے اللہ کی آیات کو جھٹلائے وہ ہمیشہ کے لیے جہنم میں جائے گا جو بُری جگہ ہے، یہی تغابن ہے۔

نفع نقصان اللہ کے ہاتھ میں ہے

۱۱......ہر نفع اور نقصان اللہ کے قبضے میں ہے ہر مصیبت اللہ کے علم اور تقدیر کے مطابق اُترتی ہے اس پر صبر کرنا چاہیے اور ہر خیر ونعمت بھی اللہ عطا کرتا ہے اس پر شکر کرنا چاہیے جو شخص اللہ پر اعتماد کرے اللہ تعالیٰ اُس کے دل کو ہدایت دے کر اسے خیر کی راہ دکھاتا ہے، وہ شخص ثابت قدم، راضی برقضا ہوتا ہے، صبر کرتا ہے۔

کامیابی کا دوسرا اصول

۱۲......اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں کامیابی ہے اور مخالفت میں ناکامی اور عذاب جاودانی ہے۔ رسول کا کام حکم نامہ پہنچادینا ہے زبردستی منوانا نہیں ہے۔

توحید کیا ہے؟

۱۳......اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں مومنوں کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ پر ہی اعتماد رکھیں۔

نظم ونسق ضروری ہے

۱۴......ایمان والو! تمہاری بعض بیویاں اور بعض بچے تمہارے دشمن ہوتے ہیں ان سے محتاط رہا کرو، ان کی دشمنی کی صورتیں کئی طرح ہوسکتی ہیں۔ ایک یہ کہ شریعت کے خلاف کسی مطالبے پر ضد لگا لیتے ہیں کہ یہ کام کرنا ضروری ہے مثلاً شادی، غمی کے موقع پر رسم ورواج کرنے پر اڑ جاتے ہیں تو گھر میں بدسکونی پیدا ہو جاتی ہے یا تمہارے بیوی بچوں کے بارے میں کسی نے نازیبا بات کہہ دی تو تمہیں غصہ آ گیا اُس کے ساتھ لڑ پڑے تو اتحاد ٹوٹ گیا، جو لوگ اپنے اتحاد کو توڑ بیٹھتے ہیں وہ دشمن کے ساتھ جہاد نہیں کرسکتے اور نہ اپنی آخرت کی تیاری دل جمعی کے ساتھ کرسکتے ہیں۔

شانِ نزول کے مطابق تو کچھ صحابہ کرامؓ بیوی بچوں کے مطالبے کی وجہ سے ہجرت کرنے میں لیٹ ہوگئے، جب ہجرت کرکے آئے تو دیکھا پہلے ہجرت کرنے والے کافی دین سیکھ چکے ہیں، تو اُنہیں بیوی بچوں پر غصہ آ گیا تو اللہ نے درگزر کرنے اور معاف کرنے کا حکم دیا اور آئندہ محتاط رہنے کا حکم دیا۔

آزمائش میں کامیابی ہے

۱۵......مال اور اولاد تمہارے لیے آزمائش ہیں ان کی محبت میں دین کا نقصان نہ کرلینا اگر اس آزمائش میں کامیاب ہوگئے تو اللہ تعالیٰ تمہیں بہت بڑا اجر دیں گے۔

خیر کے کام بجالاؤ

١٦......تقویٰ، اچھی بات سن کر عمل کرنا، اطاعت کرنا، اللہ کے راہ میں خرچ کرنا سب خیر کے کام ہیں انہیں کرنا چاہیے اور بخل بُرا کام ہے، اس سے بچنا چاہیے۔ اگر اس نصیحت اور حکمنامے پر عمل کرلیا تو فلاح پاؤ گے۔

مال بڑھانے اور محفوظ رکھنے کا نسخہ

١٧......مال بڑھانے اور محفوظ رکھنے اور گناہ بخشوانے کا مبارک نسخہ ہے اس پر عمل کرو۔ جو خرچ کرو گے اللہ تعالیٰ تمہیں اس سے کہیں زیادہ دنیا میں دے گا، ضرور دے گا۔ جیسے کسی سے قرض لیا جائے تو اسے ضرور واپس کرنا ہوتا ہے اِلّا یہ کہ قرض خواہ معاف کردے۔ اللہ تعالیٰ قرض کی طرح واپس کریں گے اور بڑھا کردیں گے اس میں گناہ بھی نہیں ہوگا اور گناہ بھی بخش دے گا وہ بڑا قدردان ہے، غیب اور حاضر کو خوب جانتا ہے، زبردست ہے حکمت والا ہے اس کے ساتھ معاملہ کرنے میں تردّد یا تاخیر نہ کرنا چاہیے۔

تمت خلاصة سورة التغابن، الحمد لِلّٰه ربّ العالمين۔ والصّلوٰة والسّلام على سيّد المرسلين۔ اللّٰهم اغفر لی وارحمنی اِنّكِ انت الغفور الرحيم۔

۴رصفر ۱۴۴۴ھ/۲رستمبر ۲۰۲۲ء

سُوْرَةُ الطَّلَاقِ مَدَنِيَّةٌ

[ترتیب قرآنی (٦٥) ترتیب نزولی (٩٩) آیات (١٢) رکوع (٢)]

ربط: سورۃ التغابن میں جماعتی نظم وضبط کا حکم تھا سورۃ الطلاق میں خانگی امور کا ذکر ہے تا کہ گھر کا نظام درست رہے، سورۃ التغابن میں تقویٰ کا حکم تھا، سورۃ الطلاق میں تقویٰ کے فوائد کا بیان ہے۔

خلاصہ: طلاق کے احکام اور اُن امورِ انتظامیہ کا بیان ہے جن کا تعلق اُس انفاق کے ساتھ ہے جو عورتوں سے متعلق ہیں۔ احکامِ عدت، معتدّہ کا نفقہ، سکنیٰ اور دودھ پلائی کی اُجرت، تقویٰ اور اس کے فضائل جیسے مضامین اس سورۃ میں ہیں۔

خطاب خاص، مراد عام

ا...... خطاب تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے، مراد اُمت ہے۔ اس آیت میں ہے کہ جب تم ناگزیر حالات میں طلاق کا ارادہ کرلو تو ایسی حالت میں طلاق دو جس میں نہ عدت کے شمار میں دشواری ہو نہ عدت میں تطویل ہو وہ اس طرح طلاق دو کہ زمانہ طُہر کا ہو اور اُس طہر میں جماع بھی نہ کیا ہو تا کہ آنے والا حیض عدت میں شمار ہو پھر تین حیض گزر جانے کے بعد عدت ختم ہو جائے، عورت دوسرا نکاح کرنے میں آزاد ہو جائے۔ طلاق بھی رجعی دی جائے تا کہ میاں بیوی صلح کرنا چاہیں تو رجوع بھی ہو سکے اگر مغلظہ طلاق دینا چاہے تو تین طلاق اکٹھی نہ دے بلکہ ایک طُہر میں ایک طلاق دیتا جائے درمیان میں جماع بھی نہ کرے اس طرح اُسے دو طلاقوں میں رجوع اور صلح کی گنجائش بھی رہے گی، تیسری طلاق کے بعد یہ گنجائش ختم ہو جائے گی۔ عدت شمار کرنے کا حکم اس واسطے دیا تا کہ غلطی نہ ہو جائے کہ عدت گزر گئی، خاوند اُس کے بعد رجوع کرلے یہ حرام ہے اسی طرح ابھی عدت باقی ہو، عورت دوسرا نکاح کرلے یہ بھی حرام ہے۔ تقویٰ کا حکم دیا کیونکہ تقویٰ والا انسان احکام پر عمل کرتا ہے۔

مطلقہ عورت اپنی عدت خاوند کے گھر گزارے اُس گھر سے نہ نکالا جائے، وہ خود نکل جائیں تو جا سکتی ہیں، یا اس گھر میں رہ کر بدکاری یا اُس کے دواعی کی مرتکب ہو یا اس گھر میں رہ کر لڑائی جاری رکھے ہوئے ہو تو اُسے دورانِ عدت بھی نکالا جا سکتا ہے یہ ضابطے اور حدود اللہ تعالیٰ نے مقرر کر دیئے ہیں ان سے تجاوز نہ کیا جائے، ان کے اندر رہنے میں اللہ تعالیٰ آسانیاں پیدا کر دے گا ان سے تجاوز کرنے میں لوگوں کا نقصان ہے اللہ تعالیٰ کا کچھ نہیں بگڑتا۔

اگر طلاق رجعی تھی، عدت مکمل ہونے سے پہلے خاوند رجوع کرنا چاہے تو بیوی کی رضامندی کے بغیر بھی رجوع کر سکتا ہے لیکن صرف تنگ کرنے اور عدت بڑھانے کے لیے رجوع نہ کرے اگر گھر بسانا چاہے تو رجوع کر لے۔ طلاق سے رجوع پر گواہ بنالینا بھی مستحب عمل ہے لوگوں کی بدگمانیوں سے حفاظت رہے گی اور اختلافی صورت میں فیصلہ بھی آسان ہوگا اور گواہوں کو بھی چاہیے کہ وہ ضرورت کے وقت سچی گواہی ضرور دیں۔

فوائد تقویٰ (۱) پریشانیوں سے نجات (۲) رزق کا وعدہ

۲...... جب ایک شخص تقویٰ اختیار کرتا ہے سارے کام اصولِ شریعت کے مطابق سرانجام دیتا ہے مثلاً ناگزیر حالت میں اُسے طلاق کی ضرورت پڑے تو سنت کے مطابق طلاق دیتا ہے، مطلقہ کو اپنے گھر میں عدت گزارنے کی سہولت دیتا ہے اُسے گھر سے نہیں نکالتا، دورانِ عدت اُس کا خرچہ بھی برداشت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُسے غموں، پریشانیوں اور تنگیوں سے نکال کر خوشیاں عطا کرتا ہے اور اس کو ایسی جگہ سے رزق دیتا ہے جہاں اُس کا وہم وخیال بھی نہیں جاتا۔ اسے دوسری بیوی اتنی اچھی دے دیتا ہے جو اس کے خیال سے بڑھ کر اچھی ثابت ہوتی ہے، اُس کی طلاق والی پریشانی ختم ہو جاتی ہے، گھر میں خوشحالی آ جاتی ہے۔

ترغیب وثمرۂ توکل

۳...... جو شخص شرعی اصول کے مطابق اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرے اللہ تعالیٰ اُس کے تمام امور کی کفایت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے ارادے کو مکمل کرتا ہے ہر کام کا وقت مقرر کر رکھا ہے اُس کے خلاف نہیں کرتا، اس واسطے انسان کو چاہیے کہ اپنے امور اللہ کے سپرد کر دے اور اُس کے احکام کی پابندی کرے۔ حدیث پاک کا مفہوم ہے اگر تم اللہ پر بھروسہ کرو تو اللہ تعالیٰ تمہیں ایسے رزق دے جیسا کہ پرندوں کو دیتا ہے، وہ صبح خالی پیٹ گھونسلوں سے نکلتے ہیں شام کو پیٹ بھر کر واپس آتے ہیں۔ (ترمذی)

اقسامِ عدت

۴...... وہ بوڑھی عورت جس کو ایامِ ماہواری آنا بند ہو گئے ہوں یا وہ لڑکی جو ابھی بالغ نہ ہوئی تھی اُس کی شادی ہوگئی تھی اگر ان دو عورتوں کو طلاق ہو جائے تو ان کی عدت تین ماہ ہے، اگر حاملہ عورت کو طلاق ہو جائے تو اس کی عدت وضع حمل ہے، مطلقہ ہو یا بیوہ ہو۔

تقویٰ کا تیسرا فائدہ

جو شخص تقویٰ اختیار کرے اللہ تعالیٰ اُس کے دنیا اور آخرت کے امور آسان کر دیتے ہیں اور اس کو خیر کے

امور کی توفیق دیتے ہیں۔ اللہ نے جو احکام دیئے ہیں ان پر عمل کرنے سے کامیابی ملتی ہے۔

تقویٰ کا چوتھا فائدہ

۵......جو شخص تقویٰ اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے گناہ مٹا دیتے ہیں اور اسے بہت بڑا اجر عطا کرتے ہیں۔

دورانِ عدت رہائش اور خرچہ

۶......عدت کے دوران معتدہ کو رہائش اور خرچہ دینا خاوند کے ذمہ ہے اور اسے تنگ کر کے گھر سے نکال دینا ممنوع ہے، اگر معتدہ حمل والی ہو تو ولادت تک اُس کا خرچہ اور رہائش بھی خاوند کے ذمہ ہے۔ ولادت کے بعد اگر ان سے بچے کو دودھ پلوانا ہو تو اُس کا معاوضہ بھی دینا ہوگا۔ معاوضہ خود مشاورت سے طے کرلیں جس میں نہ باپ بخل سے کام لے کہ معاوضہ بہت تھوڑا دے نہ ماں تنگی پیدا کرے کہ اُجرت زیادہ مانگنے لگے۔ اگر مشاورت میں موافقت نہ ہو سکے اور ماں زیادہ اُجرت مانگے تو دوسری عورتوں سے بھی دودھ پلوانا جائز ہے۔

اولاد کا خرچہ

۷......اولاد کا خرچہ باپ کے ذمہ ہوتا ہے اپنی حیثیت کے مطابق خرچ کرے اگر مال دار ہے تو کشادہ خرچ دے لیکن اسراف نہ کرے اگر تنگدست ہے تو بھی اپنی حیثیت کے مطابق خرچ کرے لیکن بخل نہ کرے، ہر ایک اپنی قسمت کھاتا ہے، اللہ تعالیٰ تنگی کے بعد کشادگی پیدا کر دیتے ہیں۔

احکام پر عمل نہ کرنے والوں کیلئے وعید

۸......احکام پر عمل کرنا ضروری ہے جو لوگ احکامِ خداوندی پر عمل نہیں کرتے انہیں وعید ہے کہ احکام پر عمل نہ کرنے والو تم گذشتہ قوموں پر نظر کرو جنہوں نے اللہ کے احکام پر عمل کیا نہ رسولوں کی اتباع کی اُن پر سخت عذاب آیا اور سخت محاسبہ کیا گیا۔ انہوں نے اپنے کیے کا وبال چکھا، ان کا انجام خسران نکلا، لہٰذا عقلمندوں کو چاہیے کہ تقویٰ اختیار کر کے سخت عذاب سے بچنے کی کوشش کریں۔

عقلمند لوگ کون؟

۱۰......ایمان والے لوگ عقلمند ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف نصیحت نامہ بھیجا ہے اور اپنا رسول بھیجا ہے جو ان کو نصیحت نامہ پڑھ کر سناتا ہے جس میں واضح احکام ہوتے ہیں اللہ کا رسول ان لوگوں کو جن کی قسمت میں ایمان اور اعمالِ صالحہ ہیں، کفر و شرک کی تاریکیوں سے نکال کر ایمان کی روشنی میں لاتا ہے اور اللہ تعالیٰ ان خوش نصیبوں

کو ایسی جنت میں داخلہ دیتے ہیں جس میں مشروبات کی نہریں بہتی ہیں اور بہترین رزق دیتے ہیں اور وہ ہمیشہ اس جنت میں رہیں گے۔

توحید باری تعالیٰ

۱۲......اللہ ہی تو ہے جس نے سات آسمان اور سات زمینیں پیدا کی ہیں ان کے باشندوں کی طرف احکام اُتارتے رہتے ہیں جو اِن احکام پر عمل کریں وہ کامیاب ہوں گے، تم کو علم ہونا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتے ہیں اور ہر چیز اللہ تعالیٰ کے احاطۂ علم میں ہے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ کی چار صفات خالقیت، حاکمیت، قدرت اور وسعتِ علم کو وحدت اور معبودیت کی دلیل بنایا گیا۔ (واقعی ہم تسلیم کرتے ہیں اللہ واحد لاشریک لہٗ معبود برحق ہے، اللہ سے دعا ہے ہمیں اسی عقیدہ کے ساتھ دنیا سے آخرت کی طرف منتقل کرے اور اپنی جنت میں داخلہ عطا کرے۔ آمین)

تمت خلاصة سورة الطلاق بتوفيق الرحيم الرزاق۔ الحمد لِلّٰه ربّ العالمين والصّلٰوة والسّلام علٰى سيّد الرّسل وخاتم النبيّين۔ اللّٰهم اغفر لی وارحمنی یا ارحم الراحمین۔

۸ر صفر ۱۴۴۴ھ/ ۵ر ستمبر ۲۰۲۲ء

سُوْرَةُ التَّحْرِيمِ مَدَنِيَّةٌ

[ترتیب قرآنی (٦٦) ترتیب نزولی (١٠٧) آیات (١٢) رکوع (٢)]

ربط: سورۃ الطلاق میں بیویوں کے حقوق کی ادائیگی کا بیان تھا، سورۃ التحریم میں بیویوں کو خوش کرنے میں مخالفت شریعت سے ممانعت ہے۔

خلاصہ: خطاب برائے رسول اللہ دوبار، عورتوں کی اچھی صفات کا بیان، ازواجِ مطہرات کو تنبیہ اور توبہ کی ترغیب، مومنوں کو دو خطاب، مومنوں اور کافروں کی ایک ایک مثال اس سورۃ کے بڑے مضامین ہیں۔

پہلا خطاب

١......رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہلا خطاب ہے جس میں آپ کو تنبیہ کی گئی جس چیز پر تنبیہ کی اس کا حل بھی بتایا اور نفی علمِ غیب اور نفی مختارِ کل از رسول اللہ کا اثبات بھی ہے۔ شانِ نزول کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر تشریف فرما ہوتے تو وہ رات تو باری والی بیوی کے پاس گزارتے لیکن روزانہ تھوڑی تھوڑی دیر کے لیے تمام بیویوں کے پاس بھی جاتے تا کہ سب کو روزانہ ملاقات کا شرف حاصل ہوتا رہے، حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے شہد رکھا ہوا تھا، وہ پانی میں ملا کر آپ کو پلاتی تھیں تو کچھ دیر وہاں زیادہ لگ جاتی جو دیگر ازواج کو نا گوار لگا تو حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہما نے مشورہ کیا کہ جب آپ ہمارے پاس آئیں تو ہم کہیں گی آپ کے منہ مبارک سے مغافیر کی بُو محسوس ہوتی ہے، تا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شہد پینا چھوڑ دیں اور ہمارے پاس جلد آئیں، اس پر انہوں نے عمل کیا، ایک نے مغافیر کی بُو کہی دوسری نے بھی وہی بات کی تو آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ سمجھا کہ شہد کی مکھی مغافیر چوس کر شہد بناتی ہوگی جس کی بُو شہد میں آ گئی ہو (عالم الغیب تو نہیں تھے کہ بیویوں نے بات بنائی ہے حقیقت نہیں) تو فرمایا: اللہ کی قسم میں آئندہ شہد نہیں پیوں گا اور یہ بات کسی کو نہ بتانا۔ دوسرا واقعہ یہ ہے کہ حضرت حفصہ کے پاس جب تشریف لے گئے تو حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کسی ضروری کام کے لیے کچھ دیر کے لیے اپنے والد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے گھر گئیں، واپس آئیں تو حضرت ماریہ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی باندی تھیں آپ ﷺ کے پاس تھیں، تو حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو نا گوار گزرا تو حضور علیہ السلام نے اُن کو راضی کرنے کے لیے فرمایا: آئندہ کے

لیے میں ماریہ کو اپنے اوپر حرام کرتا ہوں لیکن یہ بات کسی دوسری بیوی کو نہ بتانا، شہد والی بات بھی راز ہے، ماریہ والی بات بھی راز ہے، افشا نہ کرنا۔

تو اللہ تعالیٰ نے وحی بھیج کر پہلے تنبیہ فرمائی کہ آپ اپنی بیویوں کی خوشی کے لیے حلال کو حرام کیوں کرتے ہیں؟ شہد بھی حلال باندی بھی حلال ہے، حلال حرام کا اختیار تو صرف اللہ کو ہے۔ تو معلوم ہوا آپ علیہ السلام مختارِ کل بھی نہ تھے تو اور کون مختارِ کل ہوسکتا ہے؟ حل بھی بتا دیا قسم کا کفارہ دیں اور ان کو دوبارہ استعمال کریں۔ مسئلہ آپ کو سمجھا دیا گیا ہے، ہمارا تعلق آپ سے بحال ہے اس میں کچھ فرق نہیں آیا، آپ رنجیدہ نہ ہوں۔

راز کا اِفشاء

۳......عورتوں کی فطرت ہے راز کو راز نہیں رکھ سکتیں، کسی نہ کسی طرح راز کھول دیتی ہیں، تو آپ علیہ السلام نے بھی اپنی کسی بیوی کو راز کی بات بتائی اور راز افشاء نہ کرنے کی بھی تاکید کی لیکن اُس بیوی نے زنانہ فطرت کے مطابق افشاء کر دیا۔ وہ راز شہد یا ماریہ والا بھی ہوسکتا ہے کوئی اور بھی ہوسکتا ہے۔ مثلاً حلیہ ابونعیم میں ہے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے بعد ابوبکرؓ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوں گے۔ جب بیوی نے راز افشاء کیا تو اللہ تعالیٰ نے وحی کے ذریعے آپ علیہ السلام کو مطلع کر دیا اور آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کچھ باتیں اُس بیوی کو بتا دیں تو وہ کہنے لگیں: آپ کو کس نے بتایا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے علیم وخبیر اللہ نے بتایا ہے۔

ترغیبِ توبہ

۴......حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہما سے خطاب ہے کہ تمہارے دل تو توبہ کی طرف مائل ہو چکے ہیں جلدی توبہ کرلو، حضور علیہ السلام سے معذرت کرلو کہ آئندہ ایسا واقعہ رونما نہیں ہوگا، یہ تمہارے حق میں بہت بہتر ہے۔ بالفرض تم نے جلدی توبہ نہ کی اور ایک دوسرے کی معاون بنی رہی تو یاد رکھو تم حضور علیہ السلام کا کچھ نہیں بگاڑ سکتیں، آپ علیہ السلام کے تو بہت مددگار ہیں کس کس کا مقابلہ کرو گی؟ اللہ تعالیٰ آپ کا مولیٰ اور مددگار ہے سیّد الملائکہ جبرئیل علیہ السلام تمام مومن اور دیگر ملائکہ سب آپ کے مددگار ہیں۔

فائدہ: اتنے نام لینے سے مطلق عورتوں کی سازش کی بڑائی کی طرف اشارہ ہے کہ عورت خدمت گار بنی رہے تو گھر کا ماحول درست اور مسرور رہتا ہے، خدانخواستہ اگر عورت میں بگاڑ پیدا ہو جائے تو اُسے کنٹرول کرنا مشکل ہوتا ہے جیسا کہ امرأۃ عزیز، بلعم بن باعوراء کی بیوی، نوح اور لوط علیہما السلام کی بیویاں وغیرہ کی سازشیں کتنی بڑی تھیں۔ (اللہ تعالیٰ امان میں رکھے)

ازواجِ مطہرات تو ماشاء اللہ علم، عمل، طاعت شعاری میں اونچا مقام رکھتی تھیں اور اونچی شان والی تھیں مومنوں کی مائیں ہیں، قابلِ صد کرامت ہیں۔

تادیب ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم

۵...... اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں ازواج النبی کو تنبیہ فرمائی کہ اگر تمہارا خیال ہو کہ مردوں کو عورتوں کی ضرورت ہوتی ہے اگر آپ علیہ السلام نے ہمیں طلاق دے دی تو ہم سے بہتر عورتیں کہاں سے لائیں گے، تو سن لو اگر حضور نے تمہیں طلاق دے دی تو اللہ تعالیٰ اچھی عورتوں سے آپ کا نکاح کرا دیں گے جن کی یہ صفات ہوں گی: وہ کامل مومنہ مسلمہ، عبادت گزار، کوئی غلطی ہو جائے تو فوراً توبہ کرنے والی، ہر حکم پر تعبد کا اظہار کرنے والی، روزے رکھنے والی ہوں گی، ایسی صفات والی کنواری اور بیوہ و مطلقہ عورتوں میں سے بہت سی مل جائیں گی۔

فائدہ: یہ صفات ازواجِ مطہرات میں کامل درجے کی پائی جاتی تھیں اس واسطے نہ انہیں طلاق ملی نہ دوسری عورتیں بدل کر لائی گئیں، آخر دم تک آپ کے ساتھ رہیں جنت میں بھی آپ کے ساتھ ہوں گی۔

مومنوں کو پہلا خطاب

۶...... ایمان والو! اپنی ذات کو شریعت پر عمل کر کے اور اپنے اہل و عیال کو صحیح تربیت کر کے ایسی آگ سے بچالو جس کا ایندھن (بے ایمان) انسان اور آگ کو تیز کرنے والے پتھر ہوں گے یا وہ پتھر ہوں گے جن کی پوجا کی جاتی رہی ہوگی اور آگ کے نگران فرشتے ہوں گے جو سخت دل، سخت کلام، قوی جسم والے، سخت پکڑ والے ہوں گے جو اللہ کے دشمنوں کو عذاب دینا ایسے محبوب سمجھتے ہوں گے جیسا کہ انسان عمدہ کھانے اور لذیذ مشروبات پسند کرتے ہیں، اور اپنے رب کی نافرمانی کرتے ہیں نہ حکم عدولی کرتے ہیں۔

عذر قبول نہ ہوگا

۷...... کفار کو جب فرشتے جہنم میں پھینکنے لگیں گے تو وہ عذر پیش کرنے لگیں گے تو فرشتے انہیں فرمائیں گے یہاں عذر قبول نہیں ہوگا اس واسطے عذر پیش نہ کریں، اب تمہیں تمہارے کیے کی سزا ملے گی۔

مومنوں کو دوسرا خطاب

۸...... ایمان والو! خالص توبہ کرو، گناہ فی الفور چھوڑ دو، آئندہ گناہ نہ کرنے کا عزم مصمم کرلو، جن گناہوں کا تدارک ضروری ہے وہ بھی کرلو مثلاً کسی کا حق مارا تو واپس کرو، نمازیں یا زکوٰۃ نہیں ادا کی اُسے ادا کرو، تو اللہ تعالیٰ تمہیں معاف کردیں گے، جنت میں داخل کریں گے۔ جنت کی طرف جاتے ہوئے نور اُن کے آگے اور دائیں جانب ہوگا، وہ دعا کررہے ہوں گے اے اللہ! ہماری بخشش فرما، تو ہر چیز پر قادر ہے، ہماری بخشش بھی آپ کی مقدورات میں سے

ہے، لہٰذا ہمیں ضرور بخش دے۔

نبی علیہ السلام کو دوسرا خطاب

۹......اے نبی! آپ کفار سے تلوار کے ساتھ اور منافقوں سے دلائل کے ساتھ جہاد کریں، ان سے سختی سے پیش آئیں اُن کا ٹھکانہ جہنم ہے، جو بہت بُری جگہ ہے۔

بغیر ایمان کے نجات نہیں

۱۰......نوح علیہ السلام کی ایک بیوی اور لوط علیہ السلام کی بیوی ایمان نہیں لائیں، جہنم میں گئیں، ان کے خاوندوں کا نبی ہونا بھی اُن کے کام نہ آیا، اس واسطے نجات کے لیے اپنا ایمان ضروری ہے۔

خالص ایمان نجات کا سبب ہے

فرعون کی بیوی خالص ایمان لائی تو نجات پا گئی، خاوند کے بُرے رشتے سے کچھ نقصان نہ ہوا، دنیا کی مشکلات برداشت کر کے جنتی بن گئی۔

حضرت مریم مومنہ صدیقہ عفیفہ تھیں، اللہ نے اُنہیں بغیر خاوند کے ایسا بچہ عطا کیا جو رسول بن گیا (حضرت عیسیٰ علیہ السلام آپ کے بیٹے اور رسول ہیں) حضرت مریم علیہا السلام نے اپنے ناموس کی حفاظت کی، فرمانبردار لوگوں میں سے تھیں۔

تـمت خلاصة سورة التحريم بتوفيق الرّبّ الرّحيم ، الحمد لِله والصّلوة والسّلام على رسولِ الله ، اللّٰهم اغفر لي وارحمني۔ (ابوعبيد)

۱۰ر صفر ۱۴۴۴ھ / ۷ر ستمبر ۲۰۲۲ء

اُنتیسواں پارہ

سُوۡرَةُ الۡمُلۡكِ مَكِّيَّةٌ

[ترتیب قرآنی (٦٧) ترتیب نزولی (٧٧) آیات (٣٠) رکوع (٢)]

ربط: سورۃ التحریم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دو خطاب تھے جن میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے علمِ غیب اور مختارِ کل ہونے کی نفی کی گئی اور جہاد کا حکم دیا گیا اور مومنوں کو توبہ کا حکم دیا گیا، اب سورۃ الملک میں فرمایا گیا کہ مختارِ کل اور برکت دینے والا صرف اللہ ہے۔

خلاصہ: سورۃ کا دعویٰ برکت دینے والا، حاکم مطلق اور کامل القدرت صرف اللہ ہے اُس نے موت اور حیات کو بھی پیدا کیا تا کہ تمہارا امتحان لے، لوگوں کے سامنے ظاہر کر دے کہ کون اچھا عمل کرتا ہے اچھا عمل وہ ہوتا ہے جو اللہ کی رضا کے لیے سنت کے مطابق اخلاص سے کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ قوت و عزت والا ہے کوئی مجرم اس کی گرفت سے نکل نہیں سکتا اور غفور ہے ہر توبہ کرنے والے کو معاف کر دیتا ہے تو ان صفات کے ساتھ موصوف ہونے والے معبود برحق کی عبادت خوش دلی سے کر کے اپنی آخرت بنائی جائے۔ اللہ نے ہی اوپر نیچے سات آسمان ایسے بہترین بنائے ہیں جن میں کوئی کمزوری و عیب نہیں ہے، آپ خود نظریں گھما گھما کر دیکھیں آپ کی نظریں تو تھک جائیں گی لیکن کوئی کمی تلاش نہیں کر سکیں گی۔

آسمان کی تخلیق اور فوائد

٥..... خصوصی طور پر جو آسمان تمہارے قریب ہے تمہیں آنکھوں سے نظر آتا ہے تمہارے لیے چھت بنا ہوا ہے اُس کو خوبصورت بنایا اُس میں روشنی اور دیگر فوائد کے لیے آفتاب اور ماہتاب جیسے بڑے بڑے بلب لگا دیئے اور لاتعداد ستاروں کے قمقمے لگائے اور تمہارے دشمن شیطانوں کی سرکوبی کے لیے شہاب ثاقب کے راکٹ تیار کیے جو ان کے لیے جہنم کے عذاب کا کام کرتے ہیں۔

عام تخویف

٦..... شیطان یا جو بھی اپنے رب کا منکر ہو اس کے لیے جہنم کا عذاب ہے جو بہت بُری جگہ ہے رہنے

کی (الامان الحفیظ) جب یہ کافر مشرک جہنم میں ڈالے جائیں گے، جہنم جوش میں ہوگی، یہ اُس کی خطرناک آوازیں سنیں گے، اُس کا غیظ وغضب اس درجے کا ہوگا ایسے معلوم ہوگا جیسے کوئی غصے میں بے قابو ہوکر پھٹنے کے قریب ہوگیا ہو، مزید برآں جہنم کے داروغے جہنمیوں سے ڈانٹ کے طور پر پوچھیں گے تمہارے پاس کوئی ڈرانے والا نہیں آیا تھا؟ تو یہ جواب دیں گے جی آیا تھا، ہم نے انہیں جھٹلا دیا تھا اور کہا تھا اللہ نے کوئی چیز نہیں اُتاری تم بڑی گمراہی میں پڑے ہو (یعنی ہم نے اُن محسنین ہدایت والوں کو گمراہ کہہ کر اُن کی اتباع سے انکار کردیا تھا) کاش ہم ان کی باتوں کو سُن کر عمل کرتے یا کم از کم خود عقل سے کام لیتے تو آج جہنمیوں میں نہ ہوتے، وہ اعترافِ جرم تو کرلیں گے لیکن جہنم سے نہیں بچ سکیں گے اور داروغے جہنم کے انہیں کہیں گے: تم رحمتِ خداوندی سے دور ہوچکے ہو، ہمیشہ کے لیے جہنم میں جلتے رہو گے۔

عام بشارت

۱۲......انسان یا جن جو بھی اپنے رب کی نافرمانی سے بچتا اور بن دیکھے ڈرتا رہتا ہے، غلطی ہوجائے تو توبہ کر لیتا ہے اللہ تعالیٰ ان کے گناہ بخش دیں گے اور ان کو بہت بڑا اجر وثواب دیں گے۔

اللہ تعالیٰ کا علم

۱۳......کوئی چھپ کر سرگوشیاں کرے یا بلند آواز میں بولے اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے اُس کا علم بہت وسیع ہے وہ تو دلوں کے راز بھی جانتا ہے۔ ذرا سوچو جس نے ساری مخلوق کو پیدا کیا وہ اپنی مخلوق کو نہیں جانتا؟ ضرور جانتا ہے، وہ باریک بین اور باخبر ذات ہے (لہٰذا چھپ کر بھی کبھی نافرمانی والا کام نہ کرنا)۔

دلائل توحید

۱۵......اللہ نے ہی زمین کو پیدا کیا اُسے نرم بنایا وہ تمہارے سامنے پست پڑی رہتی ہے تم لوگ اُس کے کندھوں پر چلتے ہو وہ انکار نہیں کرتی تم اس میں نکلے ہوئے غلے، پھل، سبزیاں کھاتے ہو اُس سے نکلے ہوئے سونے چاندی پٹرول، گیس، کوئلے، نمک، پانی اور بہت کچھ چیزیں استعمال کرتے ہو، تم سب مرنے کے بعد اس زمین کے بنانے والے کے پاس اکٹھے کیے جاؤ گے، وہ تم سے پوچھے گا کہ تم نے میری اتنی نعمتیں استعمال کی تھیں بتاؤ کتنا شکر ادا کیا (تو یہی خدا برکت دہندہ ہے اس کی عبادت کیا کرو)۔

وعید برائے منکرین

۱۶......اللہ کی نعمتیں استعمال کرنے والو! تم اس کا شکر نہیں کرتے بلکہ نافرمانی میں لگے ہو تمہیں ڈر نہیں لگتا کہ اگر ولی النعمت زمین کو حکم دے تو پھٹ جائے ان نافرمانوں کو اپنے پیٹ کے قید خانے میں لے لے، زمین حکم مان کر تمہیں اپنے اندر لے لے جیسا کہ قارون کے ساتھ ہوا وہ زمین میں دھنسا دیا گیا یا آسمان کو حکم دے تمہارے اوپر ٹکڑا گرا کر تمہیں ہلاک کردے یا فضا میں ہوا کو حکم دے وہ پتھر اُڑا کر تمہاری سرکوبی کرے پھر تمہیں پتہ چلے گا میرا عذاب

کیسا ہے لیکن اُس وقت ماننے کا فائدہ نہیں ہوگا۔

عذاب کا وقوع برحق ہے

۱۸......صرف دھمکی نہ سمجھنا بلکہ اس کے وقوع سے ڈرنا اور تاریخ کی طرف نظر اٹھا کر دیکھو کتنے حق کی تکذیب اور نعمتوں کی ناشکری کرنے والوں پر عذاب آیا، ان کے عبرتناک واقعات سے سبق حاصل کرو، توحید کو مانو، رسول کی اتباع کرو۔

پرندوں سے دلیل

۱۹......اللہ تعالیٰ نے ایک عجیب مخلوق پرندے پیدا کیے ہیں جو پاؤں سے زمین پر چلتے ہیں پروں سے فضا میں اُڑتے ہیں زمین کی کشش انہیں فضا میں جانے سے نہیں روکتی، ان کو فضا میں اللہ تعالیٰ ہی تھامے رکھتے ہیں وہ اُڑتے رہتے ہیں، خوراک کا ذخیرہ بھی نہیں رکھتے، اللہ کے بھروسے پر سویرے خالی پیٹ نکلتے ہیں شام کو پیٹ بھر کر لوٹتے ہیں، بچوں کی خوراک بھی لاتے ہیں، ان سے دلیل پکڑو کہ اللہ تعالیٰ موجود ہے اور ایک معبود ہے متصرف الاموراور برکت دہندہ ہے۔

باطل خیال کا رد

۲۰......کفار کا خیال بلکہ دعویٰ ہے کہ ہمارے مال اور افراد ہمیں اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچالیں گے اس باطل خیال کا رَد ہے، اگر اللہ تعالیٰ تمہاری مدد چھوڑ کر تمہیں عذاب دینا چاہے تو تمہارا کون سا لشکر ہے جو تمہیں عذابِ خداوندی سے بچالے گا (کوئی نہیں ہے) معلوم ہوا کفار دھوکے میں پڑے ہیں، حقائق تسلیم نہیں کرتے اور تمہارا یہ خیال بھی باطل ہے کہ تمہیں تمہارے معبودانِ باطلہ بُت وغیرہ تمہیں روزی دیتے ہیں، یہ گماں بھی غلط ہے، دیکھو اگر اللہ تعالیٰ تمہارا جاری کردہ رزق بند کردے تو تمہیں کون رزق لا کر دے گا (کوئی نہیں) اصل میں کفار ضد، سرکشی اور نفرت میں پڑے ہیں، اس واسطے انکار کرتے ہیں۔

حِسّی تمثیل برائے کامیابی وناکامی

۲۲......ایک شخص منہ کے بل چل رہا ہے، ظاہر ہے اُسے نہ راستہ نظر آتا ہے نہ راستے کی رکاوٹیں، بڑی مشکل میں ہے کسی وقت وہ کسی گڑھے میں گر سکتا ہے، راستے کی چیزیں اُس سے تصادم کرسکتی ہیں جس سے وہ پاش پاش ہوسکتا ہے اور دوسرا شخص سیدھا ہوکر پاؤں پر چل رہا ہے اُسے دور دور تک راستہ نظر آرہا ہے وہ آسانی سے منزلِ مقصود تک پہنچ جائے گا۔ پہلی مثال کافر مشرک انسان کی ہے دوسری مثال مومن کی ہے جو جنت میں آسانی سے پہنچ کر اپنی ہر خواہش پوری کرے گا، اس واسطے کہ انسان کو چاہیے دین کے راستے پر سیدھا چل کر ہمیشہ کے مزے حاصل کرے۔

عقلی دلیل برتوحید

۲۳......اللہ نے تمہیں پیدا کیا، دیکھنے کے لئے آنکھیں اور سننے کے لیے کان اور سوچنے کے لیے دل دیا جو حصولِ علم کے ذرائع ہیں اُس نے تمہیں پیدا کر کے زمین میں پھیلایا، اسی کے سامنے تم زندہ ہو کر جمع کیے جاؤ گے، وہ تمہارا حساب لے کر فیصلہ کرے گا اس واسطے اس کی توحید کو مان کر اس کی عبادت میں لگے رہو تا کہ انجام اچھا ہو۔

اور مشرک استہزاء کے طور پر کہتے ہیں جس عذاب سے ڈراتے ہو وہ کب آئے گا؟ آپ انہیں کہہ دیں اس کا علم تو اللہ کے پاس ہے کہ عذاب کب آئے گا، میرا کام اللہ کی نافرمانی سے ڈرا کر تمہیں عذاب سے بچانا ہے۔

حالتِ مشرکین بوقتِ عذاب

۲۷......جب عذاب آئے گا تو عذاب کا مطالبہ کرنے والے مشرکین کی حالت دیکھنے کے قابل ہوگی اُن کے چہرے ذلیل اور بگڑ جائیں گے، انہیں کہا جائے گا یہ وہی عذاب ہے جس کا مطالبہ کرتے تھے، اب اس کا مزہ چکھو۔

تبلیغ کا طریقہ

۲۸......دیکھو مشرکو! اللہ تعالیٰ ہمیں ابھی موت دے یا اپنی رحمت سے موت میں تاخیر کر دے، ہم تو دونوں صورتوں میں اللہ کی رحمت سے نجات پا جائیں گے کیونکہ اللہ کے سوا ہمارا کوئی معبود نہیں تم اپنے بارے میں سوچو اللہ تعالیٰ کے دردناک عذاب سے تمہیں کون بچائے گا؟

آپ ان کو یہ بھی بتا دیں ہم رحمان پر ایمان رکھتے ہیں اُس پر اعتماد کرتے ہیں وہ ہم پر رحم کرے گا اس وقت حقیقت کھل جائے گی، تمہیں پتہ چل جائے گا کہ کون گمراہ تھا لیکن اس وقت جان لینے اور مان لینے سے کوئی فائدہ نہ ہوگا۔

انہیں یہ بھی بتا دیں اللہ تعالیٰ ہی وافر مقدار میں تمہیں پانی دیتا ہے جسے تم پیتے پلاتے ہو، دھوتے نہلاتے ہو، کھیتی سیراب کرتے ہو، اگر وہ پانی بند کر دے یا زمین کی گہرائی میں چلا جائے تو تمہیں چشمے کا میٹھا پانی کون لا کر دے گا؟ (کوئی نہیں لاسکتا)۔ لہٰذا رحمت کے ساتھ پانی دینے والے کو معبود برحق اور برکت دہندہ یقین کرو۔

اٰمَنْتُ بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ. اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَارْزُقْنِيْ اَنْتَ خَيْرُ الرَّازِقِيْن.

تمت خلاصة سورة الملك بنصرة ربّ العالمين والصّلوٰة والسّلام على سيّد الرّسل وخاتم النّبيّين صلى الله عليه وسلم۔

۱۴/صفر ۱۴۴۴ھ/۱۱/ستمبر ۲۰۲۲ء

سُورَةُ الْقَلَمِ مَكِّيَّةٌ

[ترتیب قرآنی (۶۸) ترتیب نزولی (۲) آیات (۵۲) رکوع (۲)]

ربط: سورہ الملک میں توحید کے دلائل کا بیان تھا، سورۃ القلم میں داعی الی التوحید کے اخلاقِ عالیہ کا بیان ہے سورہ الملک میں تھا کہ برکت دہندہ صرف اللہ ہے اُس کا کوئی شریک نہیں اور سورۃ القلم میں مشرکین سے مصالحت کی ممانعت ہے۔

خلاصہ: مشرکین سے عدم مصالحت کا حکم، مشرکین کے بُرے اوصاف کا بیان، تسلّی رسول، تخویفات اور بشارت جیسے مضامین اس سورۃ میں آئیں گے۔ القلم سے مراد علومِ دین ہیں اور مایسطرون سے مراد علوم لکھنے والے ملائکہ جو اعمالنامہ لکھتے ہیں اور علماء دین جو علوم لکھتے بھی ہیں علوم بولتے بھی ہیں، قلم کے ذریعے علوم قیدِ تحریر میں آتے ہیں۔ مقولہ مشہور ہے: اَلْعِلْمُ صَيْدٌ وَالْكِتَابَةُ لَهُ قَيْدٌ ''علم شکار ہے لکھنا اُسے قید کرنا ہے، محفوظ کرنا ہے۔

آپ دیوانے نہیں فرزانہ ہیں

۲...... قلم اور لکھنے والے ملائکہ اور علماء دین اس بات کے گواہ ہیں کہ آپ دیوانے نہیں ہیں بلکہ تمام عقلمندوں سے زیادہ عقلمند اور فرزانہ ہیں آپ کو کبھی نہ ختم ہونے والا اجر ملے گا۔ آپ کو دیوانہ کہنے والے دیوانے حیران رہ جائیں گے، آپ اخلاقِ عالیہ پر فائز ہیں اور کائنات کے ہر فرد سے زیادہ دانشمند اور حوصلہ مند ہیں۔ آپ نے اپنے اخلاق کو قرآن کے مطابق ڈھال لیا ہے، اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام لوگوں کے لیے قرآن پر عمل کرنے کے لیے بہترین نمونہ قرار دیا ہے، لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ. (الاحزاب:۲۱)

وعدہ، وعید

۵...... آپ عنقریب دیکھ لیں گے اور مشرکین بھی دیکھیں گے کہ دیوانہ کون ہے آپ کے ساتھ تو اللہ کا وعدہ ہے کہ دنیا میں آپ کا مشن کامیاب ہوگا۔ اسلام اور اہلِ اسلام کو غلبہ حاصل ہوگا، آخرت میں فلاح حاصل ہوگی اور مشرکین کے لیے دنیا میں مغلوبیت اور آخرت میں خسران کی وعید ہے۔ اللہ تعالیٰ کا علم وسیع ہے وہ گمراہوں اور ہدایت یافتہ لوگوں کو خوب جانتا ہے اُس کے مطابق جزا سزا دے گا۔

مشرکین سے مصالحت کی ممانعت

۸......مشرکین آپ کو پیش کش کریں گے کہ آپ ہمیں شرک سے نہ روکیں ہمارے معبودوں کی مذمت بھی نہ بیان کریں تو ہم بھی آپ سے نرمی کا برتاؤ کریں گے۔ آپ کو ستائیں گے نہ طعن کریں گے۔ عبادت سے روکیں گے نہ تبلیغ سے روکیں گے، اس طرح ہماری صلح ہو جائے گی، نت نئے جھگڑے سے بچ جائیں گے، اللہ تعالیٰ نے ایسی صلح سے روک دیا جس میں شرک کی تردید نہ کی جاسکے۔

تعمیم کے بعد تخصیص

۱۰......خصوصی طور پر اُس مشرک سے صلح نہ کریں جس کے یہ بُرے کام ہوں، لوگوں کے نزدیک بے توقیر ہو، قسم کھا کھا کر اعتماد دلاتا ہو پھر بھی اس پر کوئی اعتماد نہ کرے، بدکار بے اعتبار ہو، طعنہ زن ہو، چغل خور ہو، غیبت کرتا ہو، خیر کے کاموں سے روکتا ہو، حد سے تجاوز کرتا ہو، گناہ گار اور بدمزاج ہو، پھر بداصل اور بدکردار ہو یا ولدالزنا ہو، یہ ساری خرابیاں اُس میں مال دار اور عیال دار ہونے کی وجہ سے پیدا ہوگئی ہوں، جب اُسے آیاتِ الٰہی پڑھ کر سنائی جائیں تو اُنہیں پہلے لوگوں کی کہانیاں قرار دیتا ہے، ہم اُس کی سونڈھ یعنی ناک پر داغ لگائیں گے اور اُسے ذلیل کر دیں گے۔ یہ آیات ولید بن مغیرہ کے بارے میں اُتریں، اُس نے ماں سے کہا تھا باقی باتیں تو جو میرے بارے میں کہی گئی ہیں سچ ہیں ولدالزنا کی بات بتا دے اور سچ بتا دے ورنہ میں تیری گردن اُتار دوں گا، ماں نے کہا: تیرا باپ نامرد تھا، مال اس کا بڑا تھا، اس واسطے میں نے ایک چرواہے سے تعلق جوڑا جس کے نتیجے میں تو پیدا ہوا۔ (المقتطف: ۵/ ۲۹۷)

امتحان وابتلاء

۱۷......صنعا یمن میں ایک نیک شخص رہتا تھا اُس کا باغ تھا اس باغ سے غریبوں کو دیتا تھا...... ضرورتمندوں کی ضرورت پوری کرتا تھا، باغ میں برکت ہوتی تھی، گھر میں خوشحالی تھی، جب وہ مرگیا تو اس کے بچوں نے آپس میں مشورہ کیا کہ اب غریبوں کو دینا بند کردیں ہمارا خاندان بڑھ گیا ہے، لہٰذا جس دن پھل کاٹنا ہو اُس دن منہ اندھیرے گھر سے نکل جائیں تاکہ ہمارے ساتھ کوئی غریب جا سکے نہ پیچھے سے آسکے، چنانچہ منصوبے کے مطابق منہ اندھیرے گھر سے نکلے باغ میں پہنچے تو دیکھا باغ ٹُنڈ مُنڈ تھا، اس پر نہ پتے تھے نہ پھل تھا، کہنے لگے ہم بھول کر کسی اور باغ میں آگئے ہیں، جب غور سے دیکھا تو معلوم ہوا باغ تو وہی اپنا ہے لیکن ہم اُس کے پھل سے محروم ہوگئے ہیں، تو درمیانے بھائی نے کہا تم نے ان شاء اللہ نہیں کہا تھا اور قسم اٹھائی تھی ہم سویرے پھل ضرور توڑیں گے چنانچہ رات کو عذاب آگیا جب یہ سوئے ہوئے تھے، جب پھل کاٹنے کے لیے نکلے خاموشی سے چلے تاکہ کوئی مسکین ساتھ نہ چل پڑے، پھر پچھتائے اور کہنے لگے ہم ہی ظالم تھے ایک دوسرے کو ملامت کرنے لگے۔ ایک کہتا تو نے مشورہ دیا تھا،

دوسرا کہتا تو نے مشورہ دیا تھا، پھر اللہ کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگے اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے بہتر باغ دے گا، ہم اللہ کی طرف رجوع کرنے والے ہیں اس واقعے کا انجام اور نتیجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ دنیا میں اس طرح عذاب دیتا ہے اور آخرت کا عذاب تو بہت بڑا ہے۔

ترغیبِ تقویٰ

۳۴......صاحبِ تقویٰ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نعمتوں بھرے باغ دیئے جائیں گے لہٰذا ہر شخص کو متقی بن کر اللہ تعالیٰ کا یہ انعام وصول کرنا چاہیے۔(اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ التَّقْوٰی وَاَدْخِلْنِیْ جَنَّتَکَ. آمین) مشرکین کہتے تھے اگر ہم بعثت کو مان لیں تو پھر بھی ہمارا تمہارا حال دنیا جیسا ہوگا وہاں بھی ہم مال دار اور معزز ہوں گے تم ایسے غریب نادار ہو گے یا ہمارے برابر کر دیئے جاؤ گے، تو اللہ تعالیٰ نے ڈانٹ دیا کہ یہ کیسا غلط احمقانہ فیصلہ ہے کہ ہم مسلم اور مجرم کو برابر کر دیں گے۔ وہاں تو مجرم کو سخت سزا ملے گی اور مسلم اللہ کی جنت میں ہمیشہ خوشحال رہے گا۔ یہ بتاؤ اس تمہارے احمقانہ فیصلے کی وجہ کیا ہے؟ آیا تم نے کسی کتاب میں پڑھا ہے کہ تمہیں وہاں اختیار ملے گا یا اللہ نے تمہارے ساتھ عہد کر رکھا ہے جو قیامت تک چلے گا کہ جو تم کہتے جاؤ گے اللہ تعالیٰ کرتے جائیں گے؟ (یہ سب جھوٹ ہے) یا تمہارا کوئی ضامن ہے جو تمہارے اس احمقانہ فیصلے کی گواہی دے؟

چیلنج برائے مشرکین

۴۱......مشرکین کہتے تھے ہمارے معبود بھی برکت دہندہ ہیں۔ انہیں چیلنج ہے کہ اگر تمہارے معبود برکت دینے والے متصرف الامور ہیں تو اُن کو بلا لو اگر تم اپنے دعویٰ میں سچے ہو، وہ دن بڑا سخت ہوگا جس میں ان کو سجدہ کرنے کے لیے دعوت دی جائے گی کہ رحمان کو سجدۂ تعظیمی کرو وہ نہیں کر سکیں گے کیونکہ وہاں کمر ٹیڑھی نہیں کر سکیں گے، اُس وقت انہیں حسرت ہوگی کہ ہم نے دنیا میں ایمان نہ لا کر سجدہ نہ کر کے بہت بڑی غلطی کی تھی۔

انتقامِ الٰہی

۴۴......رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی اور مشرکین کو زجر ہے، محاورے کے مطابق اللہ تعالیٰ فرمارہے، مجھے چھوڑو میں انہیں آہستہ آہستہ پکڑ کر ہلاک کروں گا، میں ڈھیل جو دیتا ہوں اس سے دھوکا نہ کھائیں میری پکڑ کی تدبیر بڑی مضبوط ہے، حق واضح ہو جانے کے بعد بھی ایمان نہیں لائے، کیا آپ اُن سے بدلہ مانگتے ہیں یہ اُس کے بوجھ کے نیچے دب جاتے ہیں یا ان کے پاس کوئی غیب کا علم آیا ہے کہ ان کو سزا نہیں ہوگی، انہوں نے اُسے لکھ لیا ہے۔ یہ دونوں باتیں نہیں، یہ صرف ضد اور عناد کی وجہ سے ایمان نہیں لا رہے اس واسطے ان کو سزا ضرور ہوگی۔

تلقینِ صبر برائے مبلغ اعظم

۴۸......آپ اپنے رب کے حکم پر جم کر عمل کریں، تبلیغ جاری رکھیں، منکرین کی سزا کے بارے میں جلدی نہ کریں جیسا کہ مچھلی والے حضرت یونس علیہ السلام نے جلدی کی، قوم کو چھوڑ کر ناراض ہو کر چلے گئے۔ حکمِ خداوندی کا انتظار نہ کیا تو مچھلی کے پیٹ میں قید ہو گئے، مچھلی کے پیٹ میں دُکھوں سے بھرے ہوئے اپنے رب کو پکارا، اللہ نے ان کی دعا قبول کی، مچھلی کے پیٹ سے نجات دی، اگر وہ اللہ کو نہ پکارتے یا پھر اللہ اُن کی پکار کو قبول نہ کرتا تو قابلِ ملامت ہو کر کھلے میدان میں پڑے ہوتے، انہوں نے اللہ کو پکارا، اللہ نے پکار قبول کی، مچھلی کے پیٹ سے نکال کر خود سنبھالا، ملامت سے بچایا، برگزیدہ بنایا، کامل الاصلاح یعنی انبیاء کرام میں شامل فرمایا۔

مشرکین کی شدتِ عداوت

۵۱......اے میرے محبوب! مشرک آپ سے سخت عداوت رکھتے ہیں، ان کا بس چلے تو اپنی زہر آلود آنکھوں سے آپ کو ہلاک کر دیں ان کو قرآن پاک سے بھی نفرت ہے سن کر بُرا مناتے ہیں، آپ کو دیوانہ تک کہہ دیتے ہیں قرآن کو دیوانے کی بَڑ کہتے ہیں (نعوذ باللہ من ذالک) یہ غلط کہتے ہیں، قرآن پاک تو نصیحت کی چیز ہے جو اس پر عمل کرتا ہے دنیا اور آخرت میں فلاح پاتا ہے اور آپ دیوانے نہیں فرزانے ہیں، آپ کو دیوانہ کہنے والے خود احمق اور دیوانے ہیں۔ کسی نے آپ کے بارے میں کہا ہے:

جو فلسفیوں سے کھل نہ سکا جو نکتہ وروں سے حل نہ ہوا
وہ راز تو کملی والےؐ نے بتلا دیا چند اشاروں میں

تمت سورة القلم بتوفيق الله تعالىٰ وفضله والحمد لِله ربّ العٰلمين والصّلوة والسّلام علىٰ خاتم النّبيّين وعلىٰ اٰله واصحابه اجمعين۔ اللّٰهم اغفر لي وارحمني۔ (ابو عبید)

۲۰ر صفر ۱۴۴۴ھ/۱۶ر ستمبر ۲۰۲۲ء

سُوۡرَۃُ الۡحَاقَّۃِ مَکِّیَّۃٌ

[ترتیب قرآنی (۶۹) ترتیب نزولی (۷۸) آیات (۵۲) رکوع (۲)]

ربط: سورہ القلم میں مشرکین سے مصالحت کی ممانعت تھی، سورۃ الحاقہ میں مشرکین کی ہلاکت کا بیان ہے۔

خلاصہ: اس سورۃ میں قیامت کا اثبات اور منکرینِ توحید وقیامت کے ہلاکت کے پانچ واقعات بیان ہوئے ہیں، اعمال ناموں کی تقسیم، مومنین کی مسرت اور مجرموں کی فضاحت کا بیان اور اسبابِ عذاب کا ذکر، عظمتِ قرآن اور کرامتِ رسول اور توحید باری تعالیٰ کا بیان آیا ہے۔

قیامت کا علم؟

۱...... قیامت علمِ الٰہی میں ثابت ہے۔ جن چیزوں کو منکرین نہیں مانتے وہ ضرور ثابت ہوں گی، وہ بعث، حساب، جزا سزا، جنت، دوزخ ہیں۔

عذاب کے نمونے

۴...... توحید اور قیامت کے منکرین کو دنیا میں عذاب دے کر قیامت کا نمونہ پیش کیا گیا ہے۔ قومِ ثمود جو شام اور حجاز کے درمیان حجر میں رہتی تھی انکی طرف حضرت صالح علیہ السلام مبعوث ہوئے، انہوں نے توحید کو مانا نہ قیامت کو مانا۔ ان کو جو عذاب دیا گیا وہ اس طرح تھا: زمین میں زلزلہ آیا، جبرئیل علیہ السلام نے چیخ ماری جس سے بے ہوش ہو کر مر گئے۔

قومِ عاد، احقاف میں آباد تھی جو عمان اور حضر موت کے درمیان واقع ہے، یہ بڑے قد والے اور دولت والے تھے، ان کی طرف ہود علیہ السلام مبعوث ہوئے یہ بھی ایمان نہ لائے ان پر تیز ہوا کا جھکڑ مسلط کیا گیا، جس نے ان کو سات راتوں اور آٹھ دنوں میں زمین، درختوں اور دیواروں سے ٹکرا ٹکرا کر گردنیں توڑ کر دھڑوں سے الگ کر دیا، جب ہوا رکی تو ان کی لاشیں کھجور کے کھوکھلے تنوں کی طرح پڑی تھیں، ان کو بھی ہوا نے اٹھا کر سمندروں میں پھینک دیا اور زمین صاف ہو گئی، ان کا کوئی فرد دیکھنے کے لیے بھی باقی نہ بچا۔ حُسُوۡمًا کا معنی ہے جڑ سے کاٹنا۔

قومِ فرعون کا انجام

۸......فرعون، ہامان، قارون اور اُن سے بھی پہلے کچھ سرکش لوگ ایمان نہ لائے۔ موسیٰ علیہ السلام کی تبلیغ کے باوجود فرعون أنا ربّکم الاعلیٰ کے دعوے سے باز نہ آیا آخر فرعون کو فوج اور سرداروں سمیت بحرِ قلزم کا لقمہ بنا دیا گیا۔

قومِ لوط کا عبرتناک انجام

یہ لوط علیہ السلام کی اُمت ہے یہ مشرک ہونے کے ساتھ بے حیا، اغلام باز اور دہشت گرد تھے، اغلام بازی ان کا خصوصی مشغلہ تھا ان کو اُلٹی بستی والے بھی کہا جاتا ہے، تو ان پر پتھروں کی بارش کر کے ان کی بستیوں کو اُلٹا پٹخ دیا گیا۔

قومِ نوح پر عذابِ الٰہی

۱۱......ساڑھے نوسو سال حضرت نوح علیہ السلام نے رات دن ایک کر کے قوم کو توحید کی دعوت دی، تھوڑے لوگ ایمان لائے آخر کار پوری قوم کو طوفانِ نوح سے غرق کر کے ہلاک کر دیا گیا۔ نوح علیہ السلام اور آپ پر ایمان لانے والوں کو کشتی میں سوار کر کے طوفانی ہلاکت سے بچایا گیا، اس واقعے کو یادگار بنایا گیا، دنیا کو دوبارہ بسایا گیا، صرف نوح علیہ السلام کے تین بیٹوں سام، حام، یافث کی اولاد سے دنیا آباد ہوئی، اس واسطے نوح علیہ السلام کو آدمِ ثانی کہا جاتا ہے، نوح علیہ السلام ابوالبشر ثانی ہیں......۔

اثباتِ قیامت

۱۳......قیامت کے نمونے پیش کرنے کے بعد حقیقی قیامت کے وقوع کا اثبات، قیامت اس طرح واقع ہو گی کہ حضرت اسرافیل صور میں پھونکیں گے، تو زمین اوپر اٹھے گی، پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں گے، آسمان کمزور ہو کر پھٹ جائیں گے، فرشتے کنارے پر کھڑے ہو کر حکمِ خداوندی کا انتظار کریں گے، حاملانِ عرش ملائکہ کی تعداد دُگنی کر دی جائے گی، چار سے آٹھ کر دیئے جائیں گے، اُس وقت لوگ اللہ کی عدالت میں پیش ہوں گے، کوئی چیز اللہ سے پوشیدہ نہیں رہے گی۔

اعمال نامے

۱۹......عدالت عالیہ کے فیصلے کے بعد جن مومنوں کو فیصلے کی کاپی دائیں ہاتھ میں پکڑائی جائے گی وہ خوش ہو کر اُسے پڑھیں گے اور دوسرے لوگوں کو پڑھنے کی دعوت دیں گے کہ میری کامیابی کا لیٹر پڑھو مجھے یقین تھا کہ میں اپنے نیک اعمال کی جزا ضرور پاؤں گا، اللہ کا شکر ہے مجھے آج وہ جزا مل گئی، مجھے بہت مسرت ہو رہی ہے وہ اپنی پسند

کی زندگی میں ہوگا، عالیشان جنت میں ہوگا، جس کے درخت محلات بلند ہوں گے، پھل دار درختوں کا میوہ چننا آسان ہوگا ان کی عزت افزائی کے لیے انہیں کہا جائے گا اپنی مرضی کے مطابق کھاؤ پیو، سب خوشگوار رہے گا سب ہضم ہو جائے گا۔ یہ تمہارے اپنے نیک اعمال کا بدلہ ہے جو تم دنیا میں کر کے آئے ہو، دنیا میں تم نے اپنے رب کے احکام مان کر اللہ کو راضی کیا تھا اب اللہ تعالیٰ تمہیں انعام دے کر راضی کریں گے۔

دستاویز فضیحت

۲۵......عدالت عالیہ سے مجرموں کو فیصلے کی کاپی بائیں ہاتھ میں پیٹھ کے پیچھے سے ملے گی، وہ واویلا کرے گا: کاش! مجھے یہ دستاویز نہ دی جاتی، مجھے اپنے حساب کا علم نہ ہوتا، دنیا کی موت میرا کام تمام کر دیتی، دوبارہ زندہ ہو کر ذلیل نہ ہوتا، میرا مال کام آیا نہ میرا عہدہ کام آیا، میرے پاس قوت ہے نہ حجت ہے ذلیل ہو رہا ہوں۔

ادھر کارکنانِ جہنم کو حکم ہوگا ان کو گرفتار کر لو ان کے گلے میں بھاری طوق ڈال دو انہیں جہنم میں ڈال کر بھون دو، ستر گز لمبے زنجیروں میں ان کو جکڑ دو۔

اسبابِ عذاب

۳۳......یہ عذاب ان کو اس لیے دیا جائے گا اس کا عقیدہ خراب تھا، اللہ کی توحید اور عظمت پر ایمان نہیں رکھتا تھا۔ مسکینوں کو نہ خود کھلاتا نہ لوگوں کو ترغیب دیتا تھا یعنی شفقتِ خلق سے عاری تھا، آج اس کا کوئی دلی دوست نہیں جو اس کی سفارش کرے، ان بھوکے پیاسے جہنمیوں کے لئے کچھ کھانے کو نہیں ملے گا، جہنمیوں کی گرم بدبودار پیپ ملے گی جس کو نگل نہیں سکیں گے، نہ وہ ان کی بھوک ختم کرے گی یا پھر زقوم کا خاردار درخت کھانے کو ملے گا، جو کھا نہیں سکیں گے۔ (الامان الحفیظ)

اللّٰھم اعذنی اللّٰھم اجرنی من النار وادخلنی الجنة مع الابرار یا عزیز یا غفار.

قرآن کی عظمت، رسول اللہ کی کرامت

۳۸......اللہ تعالیٰ اپنی تمام مخلوق کی قسم کھا کر فرماتے ہیں کہ: قرآن مجید ایک عظیم الشان معزز رسول کا قول ہے جو اُسے اللہ کی طرف سے ملا ہے، ان مندرجات کے مطابق لوگوں کو تبلیغ کرتا ہے کسی شاعر یا کاہن کا قول نہیں ہے منکرین غلط کہتے ہیں، پھر غور سے سن لو یہ ربّ العالمین کا اُتارا ہوا کلام ہے، معزز رسول کا ایک کلمہ بھی اس میں شامل نہیں نہ وہ اس کا دعویٰ کرتا ہے۔ بالفرض اگر وہ اپنی طرف سے کوئی کلمہ کہتا جو اللہ نے نہیں بھیجا تھا تو اللہ تعالیٰ فرمار ہے ہیں پھر ہم ان کو دائیں ہاتھ سے مضبوطی کے ساتھ پکڑ کر ان کی رگِ جان کاٹ دیتے، تم میں سے کوئی ان کو نہ بچا سکتا (لیکن ہمارے رسول سے یہ بات ممکن نہیں ہے) قرآن پاک کی عظمت کو سمجھو یہ نصیحت کی چیز ہے، اس سے نصیحت

حاصل کرو اس پر عمل کر کے لوگ متقی بنتے ہیں (اور جنت متقیوں کے لیے بنائی گئی ہے)۔

زجر برائے مکذبین

۴۹......ارشاد باری ہے ہم جھٹلانے والوں کو خوب جانتے ہیں باز نہ آئے تو سزا دیں گے۔ منکرینِ قرآن کو آخرت میں حسرت ہوگی، مومنین کی نجات دیکھ کر افسوس کریں گے اور چاہیں گے ہم تکذیب نہ کرتے بلکہ تسلیم کرتے تو آج ہم بھی سعادت حاصل کرتے۔

قرآن پاک حق الیقین ہے، اس کے مضامین سچے ہیں شک وشبہ سے پاک ہیں۔

سورۃ کا موضوع

۵۱......رب تعالیٰ تمام عیوب، تمام کمزوریوں اور شریکوں سے پاک ہے اُس کا کوئی شریک نہیں عظمت والا ہے، اُس کے نام کی تسبیح پڑھا کرو (اور بس)۔

تمت خلاصة سورة الحاقة بتوفيق ربّ العالمين والصّلوة والسّلام على رسول ربّ العالمين۔ اللّٰهم اغفر لي وارحمني لنت خير الرّاحمين۔ (ابو عبيد)

۲۱ر صفر ۱۴۴۴ھ/ ۱۸ر ستمبر ۲۰۲۲ء

سُورَةُ الْمَعَارِجِ مَكِّيَّةٌ

[ترتیب قرآنی (۷۰) ترتیب نزولی (۷۹) آیات (۴۴) رکوع (۲)]

ربط: سورہ الحاقہ میں قیامت، تخویف دُنیوی واُخروی اور توحید کا بیان تھا اب سورۃ المعارج میں منکرینِ توحید کے مطالبے کا بیان ہے کہ وہ توحید اور قیامت کے ماننے کے برعکس وقوعِ عذاب کا مطالبہ کرتے ہیں جو ان کی حماقت ہے۔

خلاصہ: قیامت کا اثبات، تسلی رُسول، مجرموں کی چاہت، جہنم کی ہولناکیاں، مومن کے اوصافِ حمیدہ اور زجر برائے مشرکین کا بیان ہے۔

اثباتِ قیامت، کافر کی حماقت، نفیٔ شفاعت قہری

مسجد حرام میں نضر بن حارث نے دعا مانگی تھی کہ اے اللہ اگر یہ دین حق ہے تو ہمارے اوپر پتھروں کی بارش کر دے۔ سورۃ الشعراء میں ہے ابوجہل نے استہزاءً کہا تھا: فَاَسْقِطْ عَلَيْنَا كِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ. سورۃ ہود میں قومِ نوح نے کہا تھا: يَا نُوحُ قَدْ جَادَلْتَنَا فَاَكْثَرْتَ جِدَالَنَا فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَا ، تو اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں بڑے بادشاہ سے مانگنے والوں نے مانگا تو کیا مانگا، جو مجرم پر بغیر مانگے آ جائے گا، اُسے کوئی روک بھی نہیں سکے گا۔

عظمتِ خداوندی

۳...... مجرم کو سزا دینے والا وہ عظیم صفات والا ہے جس کی طرف صعود کے جتنے زینے ہیں اور جتنی بلندیاں ہیں سب کا مالک ہے، اُن فرشتوں اور روح الامین کا بھی مالک ہے جو اُن سیڑھیوں کے ذریعے اوپر نیچے آتے جاتے رہتے ہیں، جو پچاس ہزار سال کا سفر بنتا ہے یا کہ جس دن میں عذاب واقع ہوگا وہ بعض حضرات کو پچاس ہزار سال کا محسوس ہوگا اور بعض کو ایک ہزار سال محسوس ہوگا جیسا کہ سورۃ الم السجدہ میں ہے اور بعض نیک حضرات کو فرض نماز کے وقت جتنا محسوس ہوگا جیسا کہ حدیث میں ہے: (مفہومِ حدیث) اللہ کی قسم مومنوں پر وہ دن فرض نماز کے وقت سے بھی اخف ہوگا''۔ (مسند احمد) (المقتطف: ۵/۳۲۰)

تسلی رُسول ﷺ

۵...... آپ صبر کریں مجرمین کے مطالبے سے متاثر ہو کر اُن پر جلدی عذاب کا مطالبہ نہ کریں۔ صبر جمیل وہ

ہے جس میں شکایت نہ ہو، وہ عذاب کو محال سمجھ کر بعید سمجھتے ہیں۔ ہم اُسے قریب دیکھ رہے ہیں ہمیں پوری قدرت ہے جب چاہیں بھیج دیں۔ جس دن عذاب آئے گا مضبوط آسمان پگھل کر سیال مادے کی طرح بن جائے گا، پہاڑ دُھنی ہوئی اُون کی طرح بے وزن ہو کر اُڑ جائیں گے، رشتے اور دوستیاں ختم ہو جائیں گے کوئی دوست، دوست کو نہیں پوچھے گا، اس کے باوجود کہ وہ ایک دوسرے کو دیکھ رہے ہوں گے، مجرم چاہے گا کاش میری اولاد، میری بیوی، میرے بھائی، میرا قبیلہ بلکہ زمین کی ہر چیز میرے قبضے میں ہوتی تو میں ان کو فدیے میں دے کر اپنی جان چھڑا لیتا (لیکن ایسا نہیں ہوگا)۔

جہنم کا سلوک

۱۵......جہنم خوب بھڑکتی ہوگی، مجرم کی کھال نوچ کر بھون دے گی ہر اُس مجرم کو بُلائے گی جس نے حق سے منہ پھیرا اور پیٹھ پھیر کر چلا جاتا رہا ہوگا اور مال جمع کر کے سنبھال کر رکھتا رہا ہوگا، نہ مال کے حقوق ادا کرتا رہا ہوگا نہ لوگوں کے حقوق ادا کرتا رہا ہوگا۔ ایسے مجرم انسان کی حقیقت یہ ہے کہ صبر کم کرتا ہے، مال کا بہت حریص ہے، بخیل اور دل کا کچا ہوتا ہے، مصیبت میں گھبرا کر بے صبر ہو جاتا ہے، مالداری میں تکبر اور بخل کرتا ہے نیکی کے کاموں میں بے توفیق ہو جاتا ہے۔

مومن کی شان

۲۲......جہنم سے بچنے والا مومن غازی ہوتا ہے ہمیشہ پابندی سے نماز پڑھتا ہے، ان کے مالوں میں مسکینوں کا جو حق ہوتا ہے وہ اُسے ادا کرتا ہے، سائل کو دیتا ہے اور جو مسکین نہیں آتا اُس کا حصہ اُس کے گھر پہنچاتا ہے، قیامت کو مانتا ہے، اپنے رب کے عذاب سے ڈرتا رہتا ہے، اپنی بیویوں اور باندیوں کے علاوہ اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرتا ہے، بدکاری نہیں کرتا، امانت اور عہد و پیمان کی رعایت رکھتا ہے، شہادتِ توحید، رسالت اور دیگر شہادتوں پر قائم رہتا ہے، نماز کی حفاظت کرتا ہے، آداب کے ساتھ خلوص سے پڑھتا ہے، ان صفات والے لوگوں کو عزت کے ساتھ جنت میں داخل کیا جائے گا۔ (اَللّٰھُمَّ ادْخِلْنِی الْجَنَّةَ مکرمًا ولسائر المسلمین ایضًا)

زجر برائے کفار

۳۶......حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جب تعلیم کے لیے بیٹھتے تو مشرکین کی ٹولیاں بن بن کر ہر طرف سے آ جاتیں، آپ کی گفتگو سن کر استہزاء اور تکذیب کے طور پر کہتے: اگر یہ مفلس مسلم جنت میں گئے تو ہم ان سے پہلے پہنچیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی تردید فرمائی، یہ حقیر نطفے سے پیدا ہونے والے جنت میں کیسے جائیں گے؟ جنت تو پاک لوگوں کی جگہ ہے اس میں داخلے کے لیے ایمان ضروری ہے جو پاک کر دیتا ہے، لہٰذا پہلے ایمان لائیں اخلاقِ فاضلہ

کے ساتھ مہذب ہوں پھر جنت میں جا سکتے ہیں۔

يَـا خَـادِمَ الْـجِسْمِ كَمْ تَشْقَى بِخِدْمَتِهِ
أَتَـطْـلُـبُ الـرِّبْـحَ مِـمَّـا فِيْـهِ خُسْـرَانٗ

”اے جسم کے خادم کب تک اس کی خدمت میں مشقت اُٹھاتا رہے گا، آیا اُس چیز میں نفع چاہتا ہے جس میں نقصان ہے“۔

وعید برائے مجرمین

۴۰......اللہ تعالیٰ قسم اٹھا کر فرما رہے ہیں کہ ہم پوری قدرت رکھتے ہیں کہ تم مجرموں کو ہلاک کر کے تمہاری جگہ اچھے لوگوں یعنی ایمانداروں کو بسا دیں، تم ہماری گرفت سے بھاگ کر ہمیں عاجز نہیں کر سکتے۔

تسلی رسول ﷺ

۴۲......آپ نے تبلیغ کا حق ادا کر دیا ہے، نہیں مانتے تو ان کو چھوڑیں یہ دین کے خلاف فضول باتوں میں لگے رہیں، کھیل کود میں پڑے رہیں، جب ان کے وعدے کا دن آئے گا تو رُسوا ہو جائیں گے، وعدے کا دن وہ ہے جب یہ قبروں سے نکل کر تیزی سے بھاگ کر آئیں گے جیسے دنیا میں بتوں اور بت خانوں کی طرف بھاگ کر جاتے تھے، ان کی آنکھیں جھکی ہوئی ہوں گی، ان پر ذلت چھائی ہوئی ہوگی اُنہیں کہا جائے گا یہ تمہارے وعدے کا دن ہے جس کا تم انکار کرتے تھے، نہ مانتے تھے نہ تیاری کرتے تھے، اب سزا بھگتو اور برداشت کرو۔

تمت خلاصة سورة المعارج ، الحمد لِلّٰه رب العالمين والصّلوة والسّلام على سيّد المرسلين۔ اللّٰهم اغفر لي وارحمني وادخلني الجنة برحمتك يا ارحم الراحمين۔ (ابو عبيد)

۱۱ ربیع الاول ۱۴۴۴ھ / ۸/ اکتوبر ۲۰۲۲ء

سُورَةُ نُوح مَكِّيَّةٌ

[ترتیب قرآنی (۷۱) ترتیب نزولی (۷۱) آیات (۲۸) رکوع (۲)]

ربط: سورۃ الملک میں توحید پر دلائل سورۃ القلم میں توحید پر کپبروائز کرنے سے ممانعت، الحاقہ میں منکرینِ توحید کو تخویف، سورۃ المعارج میں منکرینِ توحید کیلئے زجر کا بیان تھا، اب سورۃ نوح میں توحید پر نقلی دلیل کا بیان ہے۔

خلاصہ: نوح علیہ السلام سے توحید پر نقلی دلیل، آپ کے خطاب میں تین حکم اور تین انعام کا بیان۔ نوح علیہ السلام کی ساڑھے نوسو سال کی تبلیغی کارکردگی، قوم کا ردِّ عمل، مقاصد تبلیغ، فوائد استغفار، نفی شفاعت قہری اور مناجاتِ نوح علیہ السلام کا بیان ہے۔

وبالِ شرک

۱......ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ہم نے نوح علیہ السلام کو رسول بنا کر بھیجا ان کی یہ ذمہ داری تھی کہ آپ قوم کو توحید کی دعوت دیں اور شرک سے ڈرائیں کیونکہ مشرک قوم پر دردناک عذاب آتا ہے وہ اس سے پہلے ایمان لا کر شرک کے وبال سے بچ جائیں۔

حکم کی تعمیل

۲......نوح علیہ السلام نے اپنے پہلے خطاب میں قوم کو اپنا تعارف کروایا کہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے رسول ہوں، میرا کام شرک سے ڈرانا اور توحید پر لانا ہے لہٰذا تم تین کام کرلو اللہ تعالیٰ تمہیں تین انعام دیں گے (۱) اللہ ہی کی عبادت کرو (۲) اللہ کی نافرمانی سے بچ کر رہو اور (۳) یہ سارے کام میری اطاعت اور راہنمائی میں کرو، تین انعام یہ ملیں گے (۱) اللہ تعالیٰ تمہارے تمام گناہ معاف کردیں گے (۲) موت کے مقرر وقت سے پہلے عذاب نہیں دیں گے (۳) مدتِ حیات پوری کرنے دیں گے جس میں تم بہت سی نیکیاں کرسکو گے اور آخرت میں اونچے درجات حاصل کر سکو گے۔ یہ بھی یاد رکھنا مقرر مدتِ حیات سے ایک لحہ بھی زیادہ نہیں ملے گا، لہٰذا سستی سے کام نہ لینا۔

کارکردگی نوح علیہ السلام

۵......نوح علیہ السلام اپنے رب سے مناجات میں اپنی کارگزاری سناتے ہوئے کہیں گے: اے میرے

رب! میں دن رات قوم کو دعوت میں مصروف رہا، لیکن قوم ماننے کے برعکس فرار کا راستہ اختیار کرتی تھی۔ میں نے اُنہیں کہا: ایمان لاؤ اللہ تعالیٰ تمہارے سابقہ گناہ معاف کر دیں گے وہ ردِّ عمل میں اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں ٹھونس لیتے اور کپڑوں میں لپٹ کر چھپنے کی کوشش کرتے تا کہ اپنے معبودانِ باطلہ کے بارے میں کچھ نہ سن سکیں وہ اپنے کفر و شرک میں اڑے رہے، تکبر سے میری دعوت کا انکار کرتے تھے۔

تبلیغ کے طریقے

۸......اے میرے رب! میں نے تبلیغ کا ہر طریقہ استعمال کیا۔ میں نے انہیں کھلے جلسوں میں بلند آواز سے دعوت دی، انہیں الگ الگ اعلانیہ طور پر دعوت دی چپکے چپکے بھی دعوت دی، جب وہ قحط میں مبتلا ہو گئے ان کی عورتوں نے بچے جننے چھوڑ دیئے، باغ اور کھیتیاں خشک ہو گئیں تو میں نے انہیں کہا ایمان لا کر اللہ سے معافی مانگو اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ معاف کر دیں گے، موسلا دھار بارش برسا کر تمہارے باغ اور کھیتیاں اُگا دیں گے، تمہارے مال اور افراد بڑھا دیں گے عورتیں بچے جننا شروع کر دیں گی، دریاؤں اور نہروں کو بہا کر تمہارے باغوں اور کھیتوں کو پانی مہیا کر دیں گے، تمہارا ملک خوشحال اور شاداب ہو جائے گا۔

تنبیہ برائے منکرین

۱۳......اے میری قوم! تم اللہ کے وقار اور عظمت کا یقین کیوں نہیں کرتے؟ اس کی گرفت سے کیوں نہیں ڈرتے؟ تم اپنی پیدائش پر نظر کرو تا کہ تمہیں اللہ تعالیٰ کی عظمت اور قدرت کا پتہ چلے اُس نے تمہیں کتنے کٹھن منازل سے گزار کر سمیع بصیر پری پیکر انسان بنایا ہے، تمہاری پیدائش کے مراحل قرآن نے خود ذکر فرما دیئے، ان میں غور کرو۔

دلیل عقلی برائے توحید

۱۵......آفاقی دلیل ہے اللہ نے اوپر نیچے سات آسمان بنا کر کھڑے کر دیئے، آفتاب و مہتاب کو پیدا کر کے دیگر فوائد کے ساتھ روشنی کا بندوبست کر دیا۔

دلیل انفسی

۱۷......اپنے اوپر غور کرو اللہ نے زمین سے پیدا کر کے تمہیں مخدوم الکائنات اور عالم صغیر بنایا، تمہیں موت دے کر دوبارہ زمین میں لوٹا دے گا پھر اسی زمین سے نکال کر تمہیں میدانِ محشر میں لا کر تم سے حساب بھی لے گا، اللہ نے تمہارے لیے زمین پیدا کی اُسے فرش بنایا، اُس میں راستے اور شاہراہیں بنائیں تا کہ تم اس سے دیگر فائدوں کے ساتھ اُس کی راہوں پر آرام سے چل کر اپنے مقاصد کی طرف آ جا سکو۔

مناجاتِ نوح علیہ السلام

۲۱......اے میرے رب! میری قوم میری اتباع کے برعکس میری نافرمانی میں لگی ہے، ایذاء رسانی کرتے ہیں، کافر سرداروں کی اتباع کرتی ہے، ان کے اموال اور افراد کی فراوانی اُنہیں خسارے میں بڑھائے جارہی ہے۔ بڑے بڑے مکر وفریب کر کے خود گمراہ رہ کر دوسروں کو بھی گمراہ کرنے میں لگے ہوئے ہیں، اپنے تبعین کو کہتے ہیں توحید پر ایمان نہ لاؤ بلکہ اپنے معبودوں کی عبادت کرو، انہیں کسی حالت میں نہ چھوڑو، ان کے معبود وَدّ، سواع، یغوث، یعوق، نسر اور باقی پتھر تھے (جوانہوں نے پہلے بزرگوں کی شکل کے بنا رکھے تھے) ان کی وجہ سے گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں۔

ہلاکتِ قوم

۲۵......قومِ نوح بے ایمانی اور بدعملی کی وجہ سے ہلاک کردی گئی ان کو بظاہر پانی میں ڈبویا گیا اور حقیقت میں آگ میں داخل کردیئے گئے انہیں ہلاکت سے کوئی نہ بچاسکا (نفی شفاعتِ قہری ثابت ہوگئی) (ہلاکت کی تفصیل سورۃ ہود میں گزر چکی ہے)۔

نوح علیہ السلام کی بددعا

فرمایا: اے رب! اس کافر قوم کا تو ایک گھر بھی نہ چھوڑ، کیونکہ نہ ان کے ایمان کی اُمید ہے نہ ان کے بچے ایمان لائیں گے، یہ لوگوں کو گمراہ کرنے میں لگے ہوئے ہیں، اگر زندہ رہے تو گمراہ کرتے رہیں گے (یہ بات نوح علیہ السلام نے اطلاعِ خداوندی پر کی جو سورۃ ہود میں ہے)۔

نوح علیہ السلام کی دعا:

اے میرے رب! مجھے بھی بخش، میرے والدین کو بخش، میرے گھر میں مومن افراد کو بخش اور دیگر تمام مومن مردوں اور مومن عورتوں کو بخش اور ظالموں کو ہلاک کردے۔ (اللّٰھم اغفر لنا وارحمنا)

تمت خلاصة سورة نوح بفضل اللّٰه تعالٰی۔ (ابوعبید)

۱۲ ربیع الاول ۱۴۴۴ھ/ ۹ اکتوبر ۲۰۲۲ء

☆

سُوْرَۃُ الْجِنِّ مَكِّيَّةٌ

[ترتیب قرآنی (۷۲) ترتیب نزولی (۴۰) آیات (۲۸) رکوع (۲)]

ربط: سورۃ نوح میں توحید پر نقلی دلیل، نوح علیہ السلام سے تھی اب سورۃ الجن میں توحید پر نقلی دلیل جنات سے ہے، انہوں نے قرآن سنا، ایمان لائے، موحد بن گئے، دوسرے جنات کو بھی تبلیغ شروع کر دی۔ سورۃ نوح میں استغفار پر خوشحالی کا بیان تھا، سورۃ الجن میں استقامت علی التوحید پر خوشحالی کا وعدہ ہے۔

خلاصہ: اس سورۃ میں جنات کے ایمان لانے اوران کی تقریر کے اہم مندرجات کا بیان ہے، دوبار بشارت اور چار اعلان اور چار مضامین کا بیان ہے۔

اثباتِ رسالت، استماعِ قرآن

۱......ارشاد باری ہے آپ ہمارے رسول ہیں، اس واسطے وحی کے ذریعے آپ کو مطلع کیا گیا ہے کہ جنات کی ایک جماعت نے آپ کا قرآن سنا اور وہ ایمان لائے اور اپنا تاثر بیان کیا کہ ہم نے عجیب قرآن سنا جو کامیابی کی طرف راہنمائی کرتا ہے ہم اُس پر ایمان لا چکے ہیں اب ہم اپنے رب کے ساتھ کسی کو ہرگز شریک نہیں کریں گے، ہمارے رب کی شان بہت بلند ہے اس کے بیوی بچے نہیں ہیں (نہ اُس کو اِن کی ضرورت ہے بلکہ اللہ کے لیے بیوی بچے عیب کی چیز ہیں اللہ تعالیٰ تنہا سب کچھ کرسکتا ہے)۔

یہ واقعہ وادیٔ نخلہ میں پیش آیا، جہاں آپ صبح کی نماز میں سوز و گداز سے تلاوت کر رہے تھے تو مقامِ نصیبین کے جنوں کی ایک جماعت وہاں جانکلی اور ادب سے قرآن سنا، ایمان لائے، وہ نکلے اس واسطے تھے کہ معلوم کریں کیا واقعہ پیش آیا جس کی وجہ سے ہمارا آسمانوں کی طرف جانا بند کر دیا گیا، یہاں ان کا یہ مسئلہ بھی حل ہو گیا کہ نبی آخرالزمان مبعوث ہو چکے ہیں۔ اب جنات آسمانوں کی طرف جا کر فرشتوں کی باتیں سن کر لوگوں کو گمراہ نہیں کرسکیں گے۔ اور حضور علیہ السلام بھی مکہ سے دورات کے فاصلے پر عکاظ کے بازار کی طرف تبلیغ کی غرض سے نکلے ہوئے تھے۔

جنّات کی تقریر کے باقی مندرجات

۴......جنوں نے کہا ہمارے بے وقوف لوگ اللہ تعالیٰ پر زیادتی کی باتیں کرتے ہیں۔ ہمارا خیال تھا جن اور انسان اللہ پر جھوٹ نہیں بولتے، اصل میں کچھ انسان جنوں سے پناہ مانگ کر ان کو سرکشی میں بڑھا دیتے ہیں، تمہاری طرح ان کا گمان یہ ہے کہ قیامت ہوگی نہ اللہ تعالیٰ کسی کو دوبارہ پیدا کر کے حساب لیں گے۔ اب حال یہ ہے کہ ہم نے آسمانوں کو ٹٹولا تو وہ مضبوط اور سخت چوکیداروں سے بھرے پڑے ہیں، شہابِ ثاقب بھی موجود ہیں، ہم آسمان پر جہاں جا بیٹھتے تھے اور فرشتوں کی باتیں سنتے تھے اب وہاں کا یہ حال ہے کہ جو کوئی وہاں جاتا ہے ایک شعلہ اُس کی انتظار میں ہوتا ہے، ہمیں معلوم نہیں کہ زمین والوں کے ساتھ بُرائی کا ارادہ کیا گیا ہے یا اس میں بھلائی رکھی گئی ہے، ہمارے اندر کچھ لوگ تو نیک ہیں اور کچھ نیک نہیں ہیں، ہم مختلف راہوں پر چل رہے ہیں۔ اب ہم نے یقین کرلیا ہے کہ ہم نہ اللہ تعالیٰ کو زمین میں عاجز کر سکتے ہیں نہ بھاگ کر عاجز کر سکتے ہیں، ہم پوری طرح اُس کے قابو میں ہیں۔

ہم نے ہدایت کی بات سُنی ہے اُس پر ایمان لائے ہیں اسی میں کامیابی ہے کیونکہ یہ اصول ہے جو اپنے رب پر ایمان لائے اُسے زیادتی یا کمی کا کوئی خطرہ نہیں ہوتا۔ ہم میں سے کچھ اسلام لائے ہیں اور کچھ ظالم قسم کے لوگ ہیں جو ایمان لائے ہیں انہوں نے کامیابی تلاش کرلی، جو ظالم مشرک ہیں وہ جہنم کا ایندھن بنیں گے۔

وحی کا دوسرا مضمون

۱۶......وحی میں یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ جو لوگ راہِ شریعت پر چل کر اُس پر استقامت حاصل کرلیں ہم ان کو کثیر مقدار میں ان کی ضرورت کے مطابق پانی دیں گے اس میں ان کا امتحان بھی ہوگا کہ کون اپنے رب کے احکام پر چل کر کامیاب ہوتا ہے اور کون ذکر خداوندی سے اعراض کرتا ہے جسے رب تعالیٰ اونچے عذاب میں پرو دیں گے، ان آیات میں روئے سخن اہلِ مکہ کی طرف ہے جو قحط کی چکی میں پسے جارہے تھے کہ اگر وہ ایمان لائیں تو ان کے حالات بھی بدل سکتے ہیں۔

وحی کا تیسرا مضمون

۱۸......تمام مسجدیں اللہ تعالیٰ کے لیے خاص ہیں ان میں صرف اللہ کو ہی پکارا جائے اللہ کے ساتھ عبادت اور پکار میں کسی کو شریک نہ کیا جائے۔

فائدہ: مساجد سے تین مطلب مراد لیے جاسکتے ہیں (۱) عرفی مسجد جن میں نمازیں پڑھی جاتی ہیں، عبادت کی جاتی ہے ان میں اللہ کے ساتھ ملا کر یا مستقلاً اللہ کے غیر کو خدائی درجے میں نہ پکارا جائے۔

(۲) مساجد سے مراد اعضاءِ سجدہ ہیں یعنی انسان کو چاہیے اپنے اعضاءِ سجدہ کسی کے سامنے نہ جھکائے، نہ زبان

سے غیر اللہ کو خدائی درجہ دے کر پکارے اور اس کے نام کے وظیفے پڑھے، نہ سر جھکائے نہ دل میں اللہ تعالیٰ کی طرح غیر اللہ کی محبت بٹھائے۔ مومن کی محبت سب سے زیادہ اللہ کے ساتھ ہوتی ہے: وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ. (البقرہ)

(۳) تمام زمین اس اُمت کے حق میں مسجد کے حکم میں ہے لہٰذا مسلمان کو چاہیے کہ روئے زمین پر زمین کے کسی حصے میں بھی غیر اللہ کو خدائی درجے میں نہ پکارے۔

وحی کا چوتھا مضمون

۱۹...... عبداللہ سے مراد رسول اللہ ہیں، اللہ تعالیٰ کو عبدیت بہت پسند ہے۔ آپ علیہ السلام جب عبادت کے لیے کھڑے ہوتے تو لوگ آپ کے ارد گرد جمع ہو جاتے، جس کے دو مطلب ہیں: ایک تو یہ کہ آپ ایک دفعہ وادی میں نماز کے اندر تلاوت کر رہے تھے، صحابہ کرامؓ اقتداء کر رہے تھے، جن آئے ان کو یہ منظر اچھا لگا، انہوں نے بھی اقتداء کی اور ایمان لائے جیسا کہ اوپر گزرا ہے۔ دوسرا قول یہ ہے کہ آپ علیہ السلام جب کہیں تلاوت کرتے تو مشرک انسان اور جن جمع ہو جاتے، ان کی کوشش ہوتی کہ کسی طرح اس آواز کو دبا دیا جائے۔ تیسرا قول یہ ہے کہ صحابہ کرامؓ نماز میں اقتداء کے لیے جمع ہو جاتے۔ (تفصیل تفسیر عزیزی میں موجود ہے)

مسئلہ الدعا، مسلک الانبیاء

۲۰...... تمام انبیاء کرام ہر حال میں اللہ کو پکارتے تھے، خاتم الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی اللہ کو پکارتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السلام سے تین اعلان کروائے (۱) پہلے اعلان میں دعا کا بیان ہے، آپ اعلان فرما دیں میں صرف اللہ کو پکارتا ہوں اُس کے ساتھ میں کسی غیر کو کسی درجے میں شریک کر کے نہیں پکاروں گا۔ (۲) دوسرا اعلان اس میں نفی مختارِ کل ہے، آپ اعلان کر دیں میں اپنے نفع اور نقصان کا مالک نہیں ہوں یعنی مافوق الاسباب میں اپنے نفع اور نقصان کا اختیار نہیں رکھتا۔ (۳) تیسرا اعلان: میں اپنے شئونِ نفس کا مالک نہیں ہوں، اگر اللہ تعالیٰ بالفرض مجھے نقصان پہنچانے کا ارادہ کر لیں تو مجھے کوئی بھی اُس نقصان سے بچا نہیں سکے گا، نہ مجھے کوئی جائے پناہ ملے گی۔

فریضۂ رسول ﷺ

۲۳...... اپنے رب کے پیغام بندوں تک پہنچانا میرا فرض ہے، وہ پیغام یہ ہے کہ جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا وہ ہمیشہ کے لیے جہنم میں جائے گا۔

کفر وشرک پر استقامت

۲۴...... کفار کفر وشرک پر اڑے رہیں گے جب عذابِ موعود کو دیکھیں گے تو انہیں پتہ لگ جائے گا کہ کس کے مددگار تھوڑے اور کمزور ہیں، لیکن اُس وقت جان لینے سے فائدہ نہیں ہوگا، ایمان بالغیب ضروری ہے۔

چوتھا اعلان

۲۵......آپ مشرکین کو فرما دیں تمہارا موعود عذاب قریب آ چکا ہے یا دیر سے آئے گا مجھے اس کا علم نہیں ہے آئے گا ضرور اِلّا یہ کہ عذاب آنے سے پہلے تم ایمان لے آ ؤ تو بچ جاؤ گے، اس آیت میں نفی علمِ غیب از رسول اللہ بھی ثابت ہوگئی۔ کیونکہ غیب کا علم صرف اللہ کے پاس ہے وہ اس پر کسی کو مطلع نہیں کرتا۔

اطلاع علی الغیب

۲۷......علمِ غیب تو خاصۂ خداوندی ہے ہاں جتنے علومِ غیب پر اپنے کسی رسول کو مطلع کرنا چاہتے ہیں کر دیتے ہیں، اس فرشتے کے ساتھ جس نے رسول کو علومِ غیبیہ پر مطلع کرنا ہوتا فرشتوں کی ایک جماعت بھیج دیتے ہیں تاکہ کوئی جن فرشتے سے کچھ چُرا کر کاہنوں کو مطلع نہ کردے یا وہ فرشتہ اپنی طرف سے کچھ کمی بیشی نہ کر سکے۔ رسول کو بھی یقین آ جائے کہ واقعی اللہ کا پیغام آیا ہے اس میں کمی بیشی ردّ و بدل نہیں ہوا، نہ کوئی جن فرشتے کی شکل میں آیا ہے۔ ہر چیز کا علم اللہ تعالیٰ کے پاس گن کر محفوظ کیا ہوا ہے۔

فائدہ: فرشتوں کی ایک جماعت مامور ہے کہ وہ رسول اللہ کو بتائے یہ اللہ کی طرف سے فرشتہ وحی لایا ہے اسے لے لو۔ اگر کوئی شیطان الجن گڑ بڑ کرنا چاہے تو وہ بھی فرشتے بتا دیتے ہیں یہ شیطان ہے اس کی بات نہ ماننا۔ الحمد للہ! تبلیغ کا جامع نظام اللہ تعالیٰ نے مقرر فرما دیا، اب اس میں شک کی گنجائش نہیں۔

تمت خلاصة سورة الجن بفضل اللّٰه و توفيقه الحمدُ لِلّٰه ربّ العالمين و السلام و الصّلوة على خاتم النبيّين و آله و اصحابه و اتباعه اجمعين۔ اللّٰهم تقبّله منّي و ارحمني و اغفر لي۔ (ابو عبيد)

۱۲ ربیع الاول ۱۴۴۴ھ/ ۹ اکتوبر ۲۰۲۲ء

سُوْرَةُ الْمُزَّمِّلِ مَكِّيَّةٌ

[ترتیب قرآنی (۷۳) ترتیب نزولی (۳) آیات (۲۰) رکوع (۲)]

ربط: پہلی سورتوں میں توحید دلائل سے سمجھا دی گئی اب سورۃ المزمل میں تلاوت قرآن کا حکم ہے اس سے ہر مسئلہ میں ہدایت لو اور عمل کر کے آخرت بناؤ۔ سورۃ الجن میں ہے فرشتوں نے تلاوت سن کر ایمان قبول کر لیا اور معزز بن گئے۔ سورۃ المزمل میں ہے قرآن سیکھو اور رات کو نفلوں میں پڑھ کر عمل میں لاؤ۔

خلاصہ: موضوع توحید ہے، نماز اور تلاوت کے دو حکم شروع میں ہیں اور آخر میں نماز، زکوٰۃ، انفاق اور استغناء کا الٰہی حکم ہے۔ اور اس میں اثباتِ رسالت، اثباتِ قیامت، تخویف اور کیفیت انتقام اور ملاطفت خداوندی کا ذکر ہے۔

فرضیتِ قیام اور مدتِ قیام

۱......آپ علیہ السلام غار حرا سے نکلے تو حضرت جبرئیل علیہ السلام سورۃ العلق کی پانچ آیات پہلی وحی کے طور پر لے کر اُترے تو آپ پر خوف طاری ہو گیا اور سردی کے موسم میں پسینہ سے شرابور ہو گئے، کپکپی طاری ہو گئی، گھر تشریف لائے، چادر لپیٹ کر لیٹ گئے تو اللہ تعالیٰ نے پیارے انداز میں ملاطفت کے ساتھ حضرت جبرئیل علیہ السلام کو بھیج کر فرمایا: اے کمبل میں لپٹ کر سونے والے پیارے ذرا اُٹھو نماز پڑھو اور قرآن پاک کو ترتیل کے ساتھ ٹھہر ٹھہر کر پڑھو (یہ تو ابتدا ہے گھبراتے کیوں ہیں؟ آپ نے تو گھبرانے والوں کو سہارا دینا ہے) یہ نماز جس کا آپ کو حکم دیا گیا ہے آپ رات کو پڑھیں جس کے تین درجے ہیں (۱) آدھی رات (۲) آدھی رات سے کچھ کم یعنی تقریباً تہائی رات (۳) آدھی رات سے کچھ زیادہ تقریباً دو تہائی رات آپ عبادت میں گزار دیں (آپ کے شاگرد بھی یہی وظیفہ کریں)۔ (آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کا حق ادا کر دیا، آپ کے پاؤں مبارک کھڑے کھڑے ورم آلود ہو جاتے تھے)۔

بھاری بات

۵......ہم آپ کی طرف عظمت والا قرآن اُتارنے لگے ہیں جو آپ کو بھاری لگے گا۔

(علماء نے ثقلِ قرآن کے وجوہ یہ بتائے ہیں (۱) نزولِ وحی کا بوجھ، شروع میں آپ کو وحی کا بوجھ زیادہ محسوس ہوتا تھا اگر اونٹنی پر سوار ہوتے تو وہ بھی بوجھ نہ برداشت کر سکتی، بیٹھ جاتی (۲) وجوہِ قرآن کا بوجھ، قرآن پاک سات لغات میں اُترا ہے اُسے یاد کرنا بوجھ تھا (۳) دشمنوں کے استہزاء کا بوجھ، (۴) عجائبات اور دقائقِ قرآنیہ معلوم کرنے کے لیے غور وفکر کا بوجھ (۵) احکامِ قرآنیہ کو نافذ کرنے کا بوجھ۔

قیام اللیل کا فائدہ

۹......رات کی عبادت سے نفس کنٹرول میں آ جاتا ہے اس میں خشوع پیدا ہو جاتا ہے، وہ دل کی موافقت کر لیتا ہے اس میں اخلاص آ تا ہے، ریا کاری دور ہو جاتی ہے۔ ثواب اور برکت زیادہ ہوتے ہیں اور نفس سیدھا ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے اس انسان کی بات بھی سیدھی ہو جاتی ہے اس کی دعا قبول ہوتی ہے، زبان سے نکلی ہوئی تلاوت دل سے موافقت کرتی ہے۔ رحمتِ خداوندی متوجہ ہوتی ہے۔ پاکیزگی اور قربِ خداوندی میں ترقی ہوتی ہے۔ خلوت میں جلوت میسر آتی ہے، دن کو امورِ خانہ داری، تبلیغ وتعلیم کے بہت مشاغل ہوتے ہیں یکسوئی نہیں ہو سکتی تو ترقی کی رفتار سُست ہو جاتی ہے۔ اس واسطے مخلوق سے کٹ کر اپنے رب کا ذکر کثرت سے کرتے رہیں، جس رب کا ذکر کرنا ہے وہ تمام جوانب کا رب ہے، اُس کے سوا نہ کوئی رب ہے نہ معبود ہے، اسے اپنے تمام امور میں کافی سمجھو اس پر اعتماد کر کے اُسے پکارتے رہا کرو۔

تسلّیٔ رسول ﷺ

۱۰......مشرکین کی تکلیف دہ باتوں پر صبر کریں اور اُن سے ہجرِ جمیل اختیار کریں۔ شاہ عبدالعزیزؒ فرماتے ہیں: ہجرِ جمیل میں تین شرطیں ہیں (۱) ترکِ صحبت کے ساتھ ان کی طرف میلان رکھنا (۲) ان کی بدسلوکی پر شکایت نہ کرنا (۳) مفارقت کے باوجود نصیحت میں کمی نہ کرنا۔

انتقامِ خداوندی

۱۱......آپ خود انتقام نہ لیں، مجھے اور ان دولتمند جھٹلانے والوں کو تنہا چھوڑ دیں، میں خود انتقام لے لوں گا۔ ہمارے پاس ان مجرموں کے لیے بھاری بیڑیاں، بھڑکتی ہوئی آگ، گلے میں اٹک جانے والا کھانا اور دردناک عذاب ہے۔

وقتِ انتقام

۱۴......وقتِ انتقام قیامت ہے جب زمین کانپ اٹھے گی اور پہاڑ بھُر بھُرے ریت کے ٹیلوں کی طرح ہو جائیں گے جو خود گرتے رہتے ہیں۔

اہلِ مکہ کو خطاب

۱۵......مکہ والو! ہم نے تمہاری طرف حق بیان کرنے والا رسول بھیج دیا ہے جیسا کہ فرعون کی طرف موسیٰ علیہ السلام کو ہم نے رسول بنا کر بھیجا تھا۔ فرعون نے اپنے رسول کی نافرمانی کی تھی تو ہم نے اُسے سخت عذاب میں پکڑا تھا۔ اگر تم نے بھی رسول کی بات نہ مانی اور کفر و شرک پر ڈٹے رہے تو ہم تمہیں بھی اُس دن پکڑ کر سزا دیں گے جس دن میں بچے بوڑھے ہو جائیں گے، شدتِ تکلیف کی وجہ سے یا طویل دن کی وجہ سے۔ اُس دن آسمان پھٹ جائے گا، اللہ کا وعدہ پورا ہو جائے گا۔

نصیحت

۱۹......قرآن پاک نصیحت کی چیز ہے اس پر عمل کر کے ہر کوئی سیدھی راہ پا سکتا ہے۔ وہ تقویٰ، خشیت اور اعمالِ صالحہ کی راہ ہے۔

تہجد میں تخفیف

۲۰......مجھے علم ہے آپ لوگوں نے میرے حکم پر عمل کر کے سال گزار لیا ہے، بڑی مشقت برداشت کر لی ہے اب تزکیہ ہو گیا ہے اب تمہاری مرضی جتنی رات عبادت کرنا چاہو کرو اب ہماری طرف سے وقت کی پابندی نہیں ہے۔ ہمیں علم ہے تمہارے اندر بیمار بھی ہوتے ہیں، مسافر بھی ہوتے ہیں، مجاہد بھی ہوتے ہیں۔ اب فرض نماز تو ضرور پڑھتے رہو، مال کی زکوٰۃ دیتے رہو، صدقے کرتے رہو، جو کچھ میری رضا کے لیے آگے بھیجو گے اس کا اچھا بدلہ تمہیں ضرور ملے گا، اپنے اللہ سے استغفار کرتے رہنا۔ اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا بہت مہربان ہے اُس سے تعلق جوڑے رکھنا۔

تمت خلاصة سورة المزمل ، اللّٰهم اغفر وارحم۔ (ابوعبید)

۱۳؍ربیع الاول ۱۴۴۴ھ/۱۰؍اکتوبر ۲۰۲۲ء

سُورَةُ الْمُدَّثِّرِ مَكِّيَّةٌ

[ترتیب قرآنی (۷۴) ترتیب نزولی (۴) آیات (۵۶) رکوع (۲)]

ربط: سورہ المزمل کے شروع میں تلاوت قرآن کا حکم اور آخر میں احکام قرآن پر عمل کرنے کا حکم تھا۔ اب سورہ المدثر میں دعوت الی القرآن اور مضامین قرآن کی تبلیغ کا حکم ہے۔

خلاصہ: توحید کا بیان، شرک کی نفی، فضائل قرآن، نفی شفاعتِ قہری، جہنم میں لے جانے والے چار اعمال اور ولید کا قبیح فیصلہ اور اس کے جہنمی ہونے کا بیان ہے۔

خطاب برائے رسول اللہ ﷺ اور سات احکام

۱......کپڑے میں لپٹ کر سونے والے پیارے (۱) آپ اٹھیں، (۲) لوگوں کو خبردار کریں (۳) اپنے رب کی بڑائی بیان کریں (۴) اپنے تقویٰ کے لباس شرک اور نجاست سے پاک رکھیں (۵) بت پرستی کی گندگی سے دور رہیں (۶) زیادہ وصول کرنے کی نیت سے احسان نہ کریں (۷) اپنے رب کے لیے صبر کریں۔

وقوعِ قیامت کا ظاہری سبب

۸......اسرافیل فرشتہ اللہ کے حکم سے صور پھونکیں گے تو قیامت کا وقوع شروع ہو جائے گا، وہ کفار پر مشکل ترین دن ہوگا۔

وعید بر ولید بن مغیرہ

۱۱......حضرت خالد بن ولید کے والد ولید بن مغیرہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے سخت ناراضگی کا اظہار ہے۔ فرمایا: مجھے اور اس مشرک کو چھوڑ دیجیے، میں اس کو خود سزا دوں گا۔ اس ظالم کو میں نے پیدا کیا، اس کے پاس کچھ نہیں تھا اس کو مال اولاد دے کر قریش کا بڑا سردار بنایا، (ریحانہ قریش اس کا لقب ہو گیا) ایمان لانے کے قریب ہو کر پھر کفر کی طرف لوٹ گیا۔ اب بھی چاہتا ہے میں اُسے اور مال و عزت دوں۔ یہ ہماری آیات کے ساتھ عناد رکھتا ہے، میں تو اسے جہنم میں آگ کے پہاڑ پر چڑھاؤں گا، یہ وہی تو ہے جس نے بہت بُرا سوچا، منہ بسورا، تیوری

چڑھائی، تکبر کیا اور منہ پھیرا اور یہ فیصلہ کیا قرآن پاک انسان کا قول ہے اور جادو ہے، جو نقل ہوتا ہوا آ رہا ہے۔ ہم اس کو آگ میں بھونیں گے، آگ اس کا کوئی جزء نہیں چھوڑے گی، اس کی کھال اُدھیڑ دے گی۔

فائدہ: یہ ولید ایک دفعہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے قرآن سن کر نرم ہوگیا اور قرآن کے بارے میں کہا تھا یہ میٹھی چیز ہے، اس کا اوپر والا حصہ پھل دار ہے نیچے والا حصہ چشمہ دار ہے، یہ بہت بلند ہے اس پر کوئی بلند نہیں لیکن ابوجہل نے اسے طعنہ دے کر کفر پر دوبارہ پکا کر دیا۔

جہنم کے داروغے

جہنم کے ۱۹ نگران فرشتے ہیں، یہ گنتی ان کی لوگوں کی آزمائش کے لیے ہے۔ اہلِ کتاب کیلئے یقین کا باعث ہے ایمان داروں کے ایمان کو بڑھاوا ملتا ہے، دل کے بیماروں کا مرض کفر وشرک بڑھتا ہے، تیرے رب کے لشکر خود رب جانتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے چاند، رات اور دن کی قسم اٹھا کر فرمایا سقر ایک بہت بڑی بلا ہے، انسان کو خبردار کر دیا ہے، اب جس کی مرضی ایمان لا کر نیک عمل کر کے آگے بڑھے، ترقی کرے یا کفر میں رہ کر پیچھے ہٹتا ہوا سقر میں جا گرے۔

ہر شخص گروی ہے

۳۸......بُرے عقائد یا بُرے اعمال کے عوض ہر شخص جہنم میں محبوس اور گروی ہے۔ کافر مشرک منافق ہمیشہ کے لیے، گناہگار مسلمان سزا بھگتنے تک گروی رہے گا۔ اصحاب الیمین گروی نہیں ہوں گے، وہ جنت میں ہوں گے، جہنمیوں سے جھانک کر سوال کریں گے ''تم کو جہنم میں کیا چیز لائی ہے؟'' وہ جواب دیں گے ''ہم نماز نہیں پڑھتے تھے، مسکینوں کو کھانا نہیں کھلاتے تھے، دین کے بارے میں فضول بحثیں کرتے تھے، یومِ جزاء کو جھٹلاتے تھے یہاں تک کہ موت آ گئی''۔ ان لوگوں کو کسی کی سفارش بھی مفید نہیں ہوگی۔ یہ نصیحت سے ایسے بھاگتے تھے جیسے گدھا شیر کو دیکھ کر بھاگتا ہے۔ انہیں قرآن کافی نہیں وہ مطالبہ کرتے ہیں کوئی چٹھی ہو جس میں لکھا ہوا ہو کہ ''یہ میرا رسول ہے تم اس کی اتباع کرو''۔ یہ مطالبہ نہیں مانا جائے گا، قرآن نصیحت کی چیز ہے اسے لو، عمل کرو، اللہ کی نافرمانی سے بچو، اللہ سے توبہ کر کے گناہ بخشوالو۔

تمت خلاصة سورة المدثر بفضل اللّٰه و توفيقه ، الحمدللّٰه رب العٰلمين و الصّلوة و السّلام علىٰ سيّد الرسل و خاتم النبيين۔ اللّٰهم اغفر لى و ارحمنى و تقبّلهُ منّى قبولًا حسنًا۔ (ابوعبید)

۱۳ ربیع الاول ۱۴۴۴ھ/ ۱۰ اکتوبر ۲۰۲۲ء

............☆............

سُوْرَةُ الْقِيَامَةِ مَكِّيَّةٌ

[ترتیب قرآنی (۷۵) ترتیب نزولی (۳۱) آیات (۴۰) رکوع (۲)]

ربط: سابقہ سورتوں میں مسئلہ توحید تو واضح ہو گیا اب یہاں سے قیامت کا بیان شروع ہوتا ہے۔ چونکہ کفار توحید اور قیامت دونوں کے منکر تھے۔

خلاصہ: اثباتِ قیامت پر دو شاہد، بشارت، تخویف، موت کا منظر، آدابِ قرآن، اثباتِ رسالت وغیرہ مضامین اس سورۃ میں آئے ہیں۔

شواہد قیامت

ا...... قیامت خود اپنے قیام پر شاہد ہے جیسا کہ مشہور ہے۔ ”آفتاب آمد دلیل آفتاب“۔

دلیل اس طرح ہے کہ کروڑوں لوگ جو قیامت سے ڈرتے ہیں یہ کوئی ہوائی چیز نہیں بلکہ حقیقت ہے تب ڈرتے ہیں۔ دوسرا شاہد نفس ہے کروڑوں لوگوں کے نفوس قیامت کے ڈر سے نیک اعمال میں کوتاہی پر ملامت کرتے ہیں اور بُرے اعمال سے روکتے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے قیامت صرف خیالی چیز نہیں بلکہ حقیقت ہے، یہ نفوس اس پر گواہ ہیں۔

فائدہ: قرآن پاک میں نفس کے تین نام آئے ہیں: (ا) اَمّارہ جو گناہوں پر آمادہ کرتا ہے (یوسف) (۲) لوّامہ، جو کوتاہیوں اور غفلتوں پر ملامت کرتا ہے (القیامہ) (۳) مطمئنۃ، جو نیکیوں اور اللہ کے ذکر سے سکون پاتا ہے۔ (الفجر)

فائدہ: محشر میں ہر نفس لوّامہ ہوگا، مومن کا نفس کم نیکیوں پر ملامت کرے گا، مشرک کافر کا نفس عدم ایمان پر ملامت کرے گا، گناہگاروں کا نفس توبہ نہ کرنے پر ملامت کرے گا۔ قسم کا جواب: لَتُبْعَثُنَّ وَلَتُحَاسَبُنَّ محذوف ہے، تم ضرور اٹھائے جاؤ گے اور تم سے حساب لیا جائے گا۔

شبہ کا جواب

۲...... جن لوگوں کو درندے کھا جاتے ہیں، دریا میں بہہ جاتے ہیں یا قبروں میں مٹی میں مل جاتے ہیں وہ کیسے زندہ ہوں گے؟ جواب دیا: ہم پوری قدرت رکھتے ہیں تمام ہڈیوں اور پوروں کو جمع کر کے زندہ کر دیں گے۔

منکرینِ قیامت اپنے گناہوں کی جواب دہی سے ڈر کر قیامت کا انکار کرتے ہیں اور استہزاء کرتے ہوئے پوچھتے ہیں

’’قیامت کب آئے گی؟‘‘ جواب یہ ہے کہ جب تیری آنکھیں اپنے گناہوں کو دیکھ کر حیرت زدہ اور چندھیا جائیں گی ،روشنی کا باعث بننے والے چاندسورج بے نور کر کے پھینک دیئے جائیں گے اور انسان گھبرا کر کہے گا: کہاں بھاگ کر پناہ پکڑوں؟ وہاں تو بھاگنے اور پناہ کی کوئی جگہ نہیں ہوگی، سب نے اپنے رب کے پاس جا کر ٹھہرنا ہوگا اُسے اُس کے اگلے پچھلے اعمال و کردار سے آگاہ کر دیا جائے گا بلکہ انسان خود اپنی ذات پر نگاہ کر کے بہت سے عذر پیش کرے گا، کوئی عذر بھی قبول نہ ہوگا۔

طریقۂ نزولِ قرآن اور رسول اللہ ﷺ کے حفظِ قرآن کا نرالا طریقہ

۱۶...... جب حضرت جبرئیل قرآن پاک کی آیات آپ علیہ السلام کو سناتے تو آپ ساتھ ساتھ پڑھنے لگتے، تاکہ کوئی لفظ رہ نہ جائے۔ اللہ تعالیٰ نے منع فرمادیا کہ آپ جبرئیل علیہ السلام کی تلاوت کے وقت زبان تک نہ ہلایا کریں، صرف غور سے سنتے جائیں، تلاوت ختم ہونے کے بعد آپ پڑھنا شروع کر دیں، ہم آپ کو پڑھا دیں گے۔ اس کا مطلب بھی آپ کو سمجھا دیں گے۔

فائدہ: ہم پہلے قرآن پاک کے الفاظ زبان پر لا کر رَٹا لگاتے ہیں پھر دل میں حفظ ہوتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل مبارک پر قرآن اُترتا اور یاد ہو جاتا، پھر آپ زبان مبارک سے تلاوت کرتے اور لوگوں کو تعلیم دیتے، آپ کی احادیث مبارکہ بھی چونکہ قرآن پاک کی تفسیر ہوتی ہیں اس لیے وہ اللہ کی طرف سے سکھائی ہوئی ہیں اور حجت ہیں۔ قرآن کے آداب میں سے ہے کہ تلاوت کے وقت دوسرے لوگ خاموشی سے سنیں اس لیے مقتدی امام کے پیچھے قرآن کی تلاوت نہ کرے، امام کا پڑھنا مقتدی کا پڑھنا شمار ہوتا ہے۔ مَنْ كَانَ لَهُ إِمَامٌ فَقِرَاْةُ الْإِمَامِ لَهُ قِرَاْةٌ۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کے پڑھنے کو اپنا پڑھنا قرار دیا ہے۔ اس لیے امام کی قرأت مقتدی کی قرأت ہوتی ہے، اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جتنا بھی عربی دان ہو اُسے بھی قرآن کا مطلب قرآن دان سے سیکھنا ضروری ہے۔

انسان جلد باز ہے

۲۰...... تم قیامت کے منکر اس واسطے ہو کہ تم جلد ملنے والی چیز کو پسند کرتے ہو آخرت کو پیچھے چھوڑتے ہو، تمہارا جزا سزا کی طرف دھیان بھی نہیں جاتا۔

محشر میں لوگوں کی حالت

۲۲...... بعض لوگ تر و تازہ اور خوش ہوں گے اپنے رب کا دیدار کر رہے ہوں گے اور بعض اُداس چہروں کے ساتھ ہوں گے اور سوچ رہے ہوں گے کہ ان کے ساتھ کوئی کمر توڑ معاملہ کیا جائے گا۔

وقتِ موت اور اپنوں کی پریشانی

۲۶......جب مرنے والے کی روح چھاتی تک آجاتی ہے، فراق کا وقت ہوتا ہے تو احباب کہتے ہیں کوئی دم کرنے والا ڈھونڈ ھلاؤ، اس کی پنڈلی دوسری پنڈلی کے ساتھ باندھ دی جاتی ہے کہیں ٹانگیں زیادہ نہ کھل جائیں، اسی طرح آنکھیں بند کردی جاتی ہیں اور منہ بھی باندھ دیا جاتا ہے اگر یہ موت کے وقت کھلے رہے تو بعد میں بند نہیں ہو سکتے اور شکل ڈراؤنی بن جاتی ہے۔ آخر کار اس کی رب کی طرف روانگی ہو جاتی ہے، سب دیکھتے رہ جاتے ہیں۔ استاد، پیر بھی کچھ نہیں کر سکتے، ماں باپ، بیوی بچے، بہن بھائی دوست احباب چیختے رہ جاتے ہیں، اپنے کندھوں پر اُٹھا کر ہزاروں من مٹی تلے دبا کر آجاتے ہیں۔ مال رشتہ دار بانٹ لیتے ہیں، بیوی دوسرا خاوند کرلیتی ہے، یتیم بچے دھکے کھاتے پھرتے ہیں۔ سچ کہا گیا۔

زندگی انسان کی ہے مانندِ مرغِ خوشنوا
شاخ پر بیٹھا کئی دم چہچہایا اُڑ گیا
جن کی نوبت کی صدا سے گونجتے تھے آسمان
قبر میں ہیں دم بخود ہُوں و ہاں کچھ بھی نہیں

کافر کی حالت

۳۰......کافر انسان نہ عقیدہ صحیح رکھتا ہے نہ عمل صالح کرتا ہے، جھوٹ بکتا ہے، منہ پھیر کر چلا جاتا ہے اور ساتھ اُکڑتا بھی ہے۔ اس واسطے ان چار گناہوں پر چار بار ہلاکت کا لفظ آیا ہے، اس کے لیے ہلاکت در ہلاکت ہے، پھر ہلاکت پر ہلاکت ہے، اس نے سمجھا ہے اسے بے کار چھوڑا گیا، پیدا کرنے والا اس سے حساب نہیں لے گا۔ اس کی ابتداء حقیر نطفے سے ہوئی مختلف ادوار سے گزار کر پری پیکر انسان بنایا، پھر اس پر موت آئی، تو کیا اس کو بنانے والا اس کو دوبارہ پیدا کر کے حساب لینے پر قدرت نہیں رکھتا (ضرور رکھتا ہے) اس واسطے قیامت کو مان کر تیاری کرو ورنہ پچھتانے سے کچھ ہاتھ نہیں آئے گا۔

تمت خلاصة سورة القيامة، الحمد لِلّٰه ربّ العالمين اللّٰهم اغفر لى وارحمنى۔

۱۴ر ربیع الاول ۱۴۴۴ھ/۱۱ر اکتوبر ۲۰۲۲ء

☆

سُوْرَةُ الدَّهْرِ مَدَنِيَّةٌ

[ترتیب قرآنی (۷۶) ترتیب نزولی (۹۸) آیات (۳۱) رکوع (۲)]

ربط: سورۃ القیامۃ میں اثباتِ قیامت کے ساتھ وقوع موت کی تفصیل تھی اب سورۃ الدھر میں اثباتِ قیامت کے ساتھ اثبات توحید بھی ہے۔

خلاصہ: قدرتِ خداوندی کا نمونہ، اثباتِ قیامت، جنت کی نعمتیں، ابرار کے اوصاف، ترغیب الی القرآن، تسلی رسول ﷺ، فرائضِ رسول ﷺ وغیرہ مضامین آئے ہیں۔

(۱) انسان حادث ہے ہر حادث کے لیے محدث کا ہونا ضروری ہے، وہ اللہ تعالیٰ ہے۔ انسان کتمِ عدم میں تھا، اس کا ذکر نہیں تھا، اللہ نے اسے مرد و عورت کے مخلوط نطفے سے سمیع بصیر انسان بنایا ہے، اسے کامیابی کی راہ دکھائی وہ اس راہ پر چل کر شاکر بنتا ہے یا اُسے چھوڑ کر کافر بنتا ہے، اگر کافر بنا تو اس کے لیے اللہ نے زنجیر، طوق اور بھڑکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے جو راہِ راست پر چل کر ابرار بنتے ہیں، وہ جنت میں جا کر کافور ملے خوشبودار مشروب کے جام پئیں گے اور اُس کے چشمے کو جہاں چاہیں گے بہا کر لے جائیں گے۔ ابرار کے اوصاف یہ ہیں کہ وہ منّت کو پورا کرتے ہیں، انہیں اُس دن کا ڈر لگا رہتا ہے جس کا شر پھیلا ہوا ہوگا، وہ محبت کے باوجود اپنے مال مسکینوں، یتیموں اور قیدیوں کو کھلاتے ہیں، اس پر بدلہ اور شکریہ بھی نہیں طلب کرتے اور قیامت کے روز سے ڈرتے رہتے ہیں، جس میں لوگوں کے منہ تُرش اور رنجیدہ ہوں گے، اللہ تعالیٰ ان ابرار کو اُس دن کی بُرائی سے محفوظ رکھے گا، ان کے چہرے تر و تازہ ہوں گے، وہ خوش ہوں گے، اللہ تعالیٰ ان کو صبر کے بدلے میں جنت دیں گے، ریشمی لباس پہننے کو دیں گے، وہ شاہی تختوں پر ٹیک لگائے عزت سے بیٹھیں گے، وہاں کوئی دھوپ اور سردی جو تکلیف دہ ہو نہیں دیکھیں گے۔ موسم ہمیشہ خوش گوار ہوگا۔ پھل دار درخت ان کے قریب ہوں گے پھل لینا ان کے لیے آسان ہوگا، ان پر سونے چاندی کے برتن جو چاندی کی طرح سفید اور شیشے کی طرح ملائم ہوں گے، کھانے اور مشروبات کے بھرے ہوئے ان پر پھیرے جائیں گے۔ ان میں سے جو لینا چاہیں گے لے لیں گے۔ زنجبیل ملائے ہوئے مشروب پلائے جائیں جو سلسبیل چشمے سے بھرے جائیں گے، برتنوں کو لے کر پھرنے والے موتیوں کی طرح چمکنے والے غلمان ہوں گے، جن کو

دیکھ کر دل خوش ہوجاتا ہے، وہاں نعمتیں ہی نعمتیں ہوں گی ہر ایک بادشاہ بنا ہوا ہوگا۔ موٹے، پتلے ریشم سے جو لباس پسند کریں گے مہیا پائیں گے۔ چاندی کے خوبصورت کنگن پہنے ہوئے ہوں گے یہ سب کچھ انہیں ان کی دنیا میں کیے ہوئے نیک اعمال کے بدلے میں ملے گا، اللہ تعالیٰ قدردان ہیں اس واسطے ان نیک اعمال کی قدر کر کے انہیں یہ سب نعمتیں دیں گے۔

ترغیب الی القرآن

۲۳......قرآن پاک منبعِ ہدایت ہے، اللہ تعالیٰ نے اسے تھوڑا تھوڑا کر کے نازل فرمایا ہے، اس پر عمل کر کے لوگ ابرار بنتے ہیں، لہٰذا سب کو قرآن کی ہدایت کے مطابق ابرار بننا چاہئے۔

تسلیٔ رسول ﷺ

۲۴......آپ اپنے رب کے حکم کے مطابق جم کر عمل کرتے رہیں، گناہ گار کفار کی بات نہ مانیں اپنے رب کا ذکر صبح شام یعنی ہر وقت کرتے رہا کریں، رات کے اوقات میں بھی بہت دیر تک اللہ کی پاکی بیان کرتے رہا کریں، آپ اپنی امت کے لیئے نمونہ ہیں، وہ بھی عمل کریں گے۔

دنیا کی محبت

۲۷......یہ کفار لوگ دنیا سے محبت کرتے ہیں، آنے والے ثقیل دن کو پشت کے پیچھے چھوڑے ہوئے ہیں، ہم نے انہیں پیدا کیا ہمارے احکام پر عمل نہیں کرتے، ہم نے اُنہیں پیدا کیا ان کے بندھن، جوڑ، پٹھے وغیرہ مضبوط بنائے ہیں، ہم اگر چاہیں تو ان کو ہلاک کر کے دوسرے لوگ ان کی جگہ آباد کر دیں، قرآن پاک نصیحت کی چیز ہے جو چاہے اس کی نصیحت پر عمل کر کے کامیابی حاصل کرے۔

اگر ہم نہ چاہیں تو تم اپنی چاہت پر عمل نہیں کر سکتے، اس واسطے اچھی چاہت رکھو تا کہ کامیاب ہوسکو، اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی رحمت سے جنت میں داخل کرے تو تم کامیاب ہو جاؤ گے، بری چاہت والے ظالم دردناک عذاب میں مبتلاء کیے جائیں گے۔

اللّٰھم ادخلنی جنّتک برحمتک واعذنی من النّار. آمین

تمت خلاصة سورة الدّھر برحمتك وفضلك يا الٰه العالمين والحمد لِلّٰه ربّ العالمين والصّلوة والسّلام علٰى سيّد المرسلين۔ (ابو عبید)

۱۴ ربیع الاول ۱۴۴۴ھ / ۱۱ اکتوبر ۲۰۲۲ء

سُوْرَةُ الْمُرْسَلاتِ مَكِّيَّةٌ

[ترتیب قرآنی (۷۷) ترتیب نزولی (۳۳) آیات (۵۰) رکوع (۲)]

ربط: سورۃ الدھر میں اثباتِ قیامت کے ساتھ طویل بشارت کا بیان تھا، اب سورۃ المرسلات اثباتِ قیامت کے ساتھ طویل تخویف کا بیان ہے۔

خلاصہ: اس سورۃ میں وقوعِ قیامت کا دعویٰ، اس پر دلائل اور اس کے حالات بیان کیے گئے اور عذاب وثواب کے نمونے پیش کیے گئے۔

پانچ صفات

ا......سورۃ کے شروع میں پانچ صفات ہیں، ان کے موصوف میں مختلف قول ہیں: (۱) ہوا کے صفات ہیں یعنی نرم ہو کر چلتی ہے، موسم خوشگوار بنا دیتی ہے یا تیز ہو کر چلتی ہے جھکڑ بن جاتی ہے، نقصان پہنچاتی ہے۔ اسی طرح بادلوں کو لا کر آسمان پر بکھیر دیتی ہے بارش برساتی ہے یا آسمان پر چھائے ہوئے بادل متفرق کر کے مطلع صاف کر دیتی ہے۔ جس طرح متضاد کام کرتی ہے میدانِ محشر میں بھی متضاد کام اسی طرح ہوں گے۔ مومنوں کو آسانیاں ملیں گی، کفار کو تنگیاں ملیں گی۔ (۲) فرشتوں کی صفات ہیں (۳) آیاتِ قرآنی مراد ہیں (۴) پہلی تین صفات ہوا کی ہیں آخری دو ملائکہ کی ہیں (۵) پہلی صفت ملائکہ رحمۃ کی دوسری ملائکہ عذاب کی اور آخری تین آیاتِ قرآنیہ کی ہیں۔ (تفصیل المقتطف: ۵/۳۹۱ پر دیکھی جائے)

قیامت ضرور قائم ہوگی، ستارے بے نور ہو جائیں گے، آسمان پھاڑ دیا جائے گا، پہاڑ اڑا دیے جائیں گے، رسول وقتِ مقرر پر لائے جائیں گے، قیامت کے بعد فیصلہ کیا جائے گا، جھٹلانے والوں کے لیے ہلاکت ہوگی۔ قیامت سے پہلے شرک وکفر سے باز آ جاؤ ورنہ تمہیں بھی پہلے مجرموں کی طرح ہلاک کر دیں گے تمہاری جگہ اور لوگوں کو بسا دیں گے، سابقہ ہلاک شدہ قوموں کے حالات پڑھ کر عبرت حاصل کر لو۔

نمونہ بعث بعد الموت

۲۰......ہم نے تمہیں حقیر پانی سے پیدا کیا، تمہاری ماں کے پیٹ میں تخلیق کی، تم سمیع وبصیر انسان بن گئے، اسی طرح تمہیں مٹی سے بھی دوبارہ پیدا کر سکتے ہیں۔ دوسرا نمونہ: ہم نے زمین کو پیدا کیا، وہ مُردوں اور زندوں کو سمیٹنے والی ہے،

ہم نے زمین پر بلند پہاڑ رکھے ہیں، ہم تمہیں میٹھا پانی پلاتے ہیں، تو ہم ہی تمہیں دوبارہ زندہ بھی کریں گے، تیاری رکھو۔

تذلیلِ منکرین

۲۵...... مجرموں سے کہا جائے گا جسے تم جھٹلاتے تھے، اس کی طرف چلو، اس آگ کے شعلوں کے سائے تین قسم ہوں گے، اس سائے میں ٹھنڈک اور آرام نہیں ہوگا، اس میں کوٹھے کوٹھے جتنے انگارے ہوں گے جو اونٹوں کی قطار کی طرح لگا تار برس رہے ہوں گے۔

مجرموں کی حالت

۳۵...... مجرم اس دن بول سکیں گے نہ انہیں بول کر معذرت کرنے کی اجازت ہوگی، میدان میں سب پہلے پچھلے لوگ جمع ہوں گے۔ وہ فیصلے کا دن ہوگا، انہیں کہا جائے گا اگر تم کوئی داؤ چلا سکتے ہو تو چلا لو، اس دن تمام جھٹلانے والوں کے لیے ہلاکت ہوگی۔

متقین کے لئے بشارت

۴۱...... شرک سے بچنے والے پرہیزگاروں کو جنت کے درختوں کے سائے اور مشروبات کے چشمے ملیں گے ان کی چاہت کے پھل ملیں گے انہیں کہا جائے گا مزے لے کر کھاؤ، یہ تمہارے دنیا میں کیے ہوئے نیک اعمال کے بدلے میں دیئے گئے ہیں، ہم نیکی کرنے والوں کو ایسے بدلہ دیتے ہیں۔

تخویف برائے مشرکین

۴۶...... مشرکین کو تہدیدی خطاب ہے اے مجرمو! تم اپنی شہوات سے لطف اندوز ہونا چاہتے ہو تو کچھ دیر دنیا کی نعمتیں کھا پی لو، تم نے جہنم میں جا کر ہمیشہ رہنا ہے، اس دن ہلاکت تو ان بدنصیبوں کے لیے ہے۔ جنہوں نے جنت کی نعمتوں کو جھٹلایا اور ہمیشہ کے لیے جہنمی بن جاؤ گے۔ مجرمو! ابھی تو دنیا میں ہو، ابھی وقت ہے ایمان لا کر موحّد بن جاؤ، جہنم سے بچ جاؤ گے۔ یہ قرآن کا سبق ہے یاد کرلو۔ قرآن کے بعد کس کلام پر ایمان لاؤ گے؟ قرآن نے تو تمہیں توحید کی دعوت دی، توحید کو دلائل سے ثابت کیا۔ کفر شرک کی تردید کی، جنت کا راستہ بتایا، جنت اور جہنم والے لوگوں کے حالات اور صفات بتائے۔ پھر بھی ایمان نہیں لاتے تو جہنم میں جانا ہوگا (اللہ تعالیٰ ہم سب کو جہنم سے بچائے اور جنت میں داخلہ عطا فرمائے۔ آمین یارب العالمین)

تمت خلاصة سورة المرسلات بتوفيق ربّ الكائنات ، الحمد لِلّٰه ربّ العالمين والصّلوٰة والسّلام على سيّد المرسلين وآلہٖ واصحابہٖ واتباعہٖ وازواجہٖ اجمعين، اللّٰهم اغفر لي وارحمني۔ (ابوعبید)

۱۴؍ربیع الاول ۱۴۴۴ھ/ ۱۱؍اکتوبر ۲۰۲۲ء

تیسواں پارہ

سُوْرَةُ النَّبَاءِ مَكِّيَّةٌ

[ترتیب قرآنی (۷۸) ترتیب نزولی (۸۰) آیات (۴۰) رکوع (۲)]

ربط: سورۃ المرسلات میں وقوعِ عذاب کا ذکر تفصیلی تھا اور وقوعِ ثواب کا ذکر اجمالی تھا، سورۃ النباء میں اس کے عکس ہے، وقوعِ ثواب کا ذکر تفصیلی ہے اور وقوعِ عذاب کا ذکر اجمالی ہے۔

خلاصہ: منکرینِ قیامت کو زجر، دنیا کی دس نعمتیں، فیصلے کے دن کی تعیین، تخویف اور بشارت جیسے مضامین اس سورۃ میں آئیں گے۔

زجر و توبیخ بر انکارِ قیامت

۱......سوال جواب کے انداز میں قیامت کا اثبات ہے اور منکرینِ قیامت کو زجر ہے، لوگ اپنی گفتگو میں بطور استہزاء کہتے ہیں ''بڑی خبر کیا ہے؟'' وہ قیامت کی خبر ہے، جسے مومن مانتے ہیں کافر انکار کرتے ہیں لیکن کسی کے انکار سے حقیقت نہیں بدلا کرتی جب آنکھوں سے دیکھ لیں گے تو منکر بھی مان لیں گے، لیکن اس ماننے کا انہیں کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔

مناظر قدرتِ باری تعالیٰ

٦......یہ مناظر وقوعِ قیامت اور بعثت کے دلائل بھی ہیں، احساناتِ خداوندی کی جھلک بھی ہیں، وہ یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے زمین کو بچھونا بنایا۔ پہاڑوں کو میخیں بنایا، جو پانی پر بچھی ہوئی زمین کو ساکن کر دیتے ہیں اور تمہارے نر، مادہ جوڑے بنائے تاکہ توالد و تناسل کے ساتھ بڑھتے رہو۔ نیند کو آرام دہ، رات کو لباس بنایا، تاکہ پردے کے کام آسانی سے ہو سکیں اور اللہ سے بھی خلوت ہو سکے۔ اور دن کو روزی کمانے کا ذریعہ بنایا، تمہارے اوپر سات آسمانوں کی چھت قائم کی اس میں سورج، چاند، کثیر الفوائد ہونے کے ساتھ روشنی کا خوب فائدہ دیتے ہیں۔ ہم بارش برسا کر تمہارے لیے غلے، سبزیاں نکالتے ہیں پھلوں کے لیے گھنے باغ اُگا دیتے ہیں۔ جب فیصلے کا دن آئے گا تو تمہارا حساب بھی لیا جائے گا، اس کا وقت مقرر ہے جس دن دوبارہ صور پھونکا جائے گا اُس دن تم سب فوج درفوج میدانِ محشر میں حساب کے لیے چلے آ ؤ گے۔ اس سے پہلے جب قیامت قائم کرنی تھی تو اس وقت بھی صور میں پھونکا گیا تھا،

آسمان کھل گیا تھا، اس کے دروازے بن گئے تھے یعنی پھٹ گیا تھا، پہاڑ ریتلے میدان کی طرح چلائے گئے تھے۔

جہنم کی حالت

۲۱......جہنم گھات میں ہے مجرموں کا دائمی ٹھکانا ہے جہنمی اُس میں کوئی ٹھنڈی چیز اور ٹھنڈا مشروب چکھ بھی نہیں سکیں گے، کھولتا ہوا گرم پانی اور گرم بدبودار پیپ پئیں گے، ان کو پورا بدلہ ملے گا، کیونکہ یہ لوگ حساب کا عقیدہ نہیں رکھتے تھے اللہ کی آیات کو جھٹلاتے تھے اور اللہ تعالیٰ نے ان کی ہر چیز گن کر کتاب میں محفوظ کر رکھی ہے، اس کے مطابق حساب لے گا۔ انہیں کہا جائے گا یہ عذاب چکھو، ہم اس میں اضافہ کرتے رہیں گے۔

بشارت برائے متقین

۳۱......متقی لوگ کامیاب ہوں گے، ان کے لیے ہر قسم کے پھلوں کے گھنے باغ ہوں گے، خصوصی طور پر انگور بھی ہوں گے، ان کی جنسی تسکین کے لیے جو بیویاں ملیں گی وہ نئی نویلی چھوکریاں ہوں گی، نئی جوانی چڑھ رہی ہوں گی اور میاں بیوی سب نوجوان ہم عمر ہوں گے۔ مشروبات کے چھلکتے ہوئے ساغر ہوں گے وہاں کوئی لغو اور جھوٹ نہیں ہو گا، یہ عطا اُن کو اُن کے اعمال کے حساب سے ملے گی جو ان کو آسمانوں اور زمینوں کے ربّ رحمٰن کی طرف سے دی جائے گی جس کی عظمت کا یہ حال ہے کہ لوگ اُس کے سامنے بول نہیں سکیں گے اور روح الامین جبرئیل اور دیگر فرشتے صف باندھ کر امتثالِ امر کے لیے تیار کھڑے ہوں گے، اس کے ساتھ وہ بات کر سکے گا جس کو رحمٰن خود اجازت دیں گے اور اُس نے دنیا میں صواب کی بات کی ہوگی یعنی کلمۂ توحید کا قائل اور معتقد ہوگا۔ اس دن کا آنا برحق ہے اس واسطے جو چاہے ابھی سے اپنے رب کی طرف ٹھکانہ پکڑ لے اُس کا واحد راستہ دینِ اسلام پر عمل کرنا ہے۔

اتمامِ حجت

۴۰......ہم نے تمہیں قریب آنے والے عذاب سے ڈرا کر اتمامِ حجت کر دی ہے، اس واسطے وہاں بہانہ نہیں چلے گا کہ ہمیں علم نہیں تھا، کان کھول کر سن لو، ہر آدمی اپنے نیک اور بد اعمال کا نتیجہ اپنی آنکھوں سے دیکھے گا اس لیے سوچ کر عمل کرو۔

حسرتِ کفار

کفار جب دیکھیں گے ایمان والوں کو نجات مل رہی ہے اور جانوروں کو مٹی میں ملا کر چھوڑا جا رہا ہے تو حسرت سے کہیں گے کاش! ہم بھی مٹی ہو جاتے، وہاں اس حسرت کا فائدہ نہ ہوگا یہاں دنیا میں موقع ہے کفر و شرک چھوڑ کر ایمان لا کر جہنم سے چھٹکارا اور جنت مل سکتی ہے۔

تمت خلاصة سورة النباء بتوفيق رب كريم، الحمد لِله والشُّكر لِله والصّلوة على رسول الله، اللّٰهم تقبّله منّى قبولًا حسنًا، اللّٰهم ارحم واغفر لى واهدنى۔

۱۵ ربیع الاول ۱۴۴۴ھ / ۱۱ اکتوبر ۲۰۲۲ء

سُوْرَةُ النّٰزِعٰتِ مَكِّيَّةٌ

[ترتیب قرآنی (۷۹) ترتیب نزولی (۸۱) آیات (۴۶) رکوع (۲)]

ربط: سورۃ النباء میں نعمتوں کا ذکر تفصیلی اور عذاب کا ذکر اجمالی تھا، یہ دونوں دنیا میں ہوتی ہیں۔ آخرت میں بھی ہوں گی۔ آخرت میں جانے کیلئے موت ضروری ہے تو سورۃ النازعات میں موت کی نرمی اور سختی دونوں کا ذکر ہے۔

خلاصہ: اس سورۃ کا دعویٰ ہے کہ حشر نشر اور جزا سزا دونوں حق ہیں۔

نمونۂ جزا وسزا

۱......پہلی پانچ آیات میں فرشتوں کی پانچ صفات کا بیان ہے، ان میں عذاب، ثواب کا نمونہ آجاتا ہے۔ فرشتے مجرم کی روحیں رگیں توڑ کر زبردستی نکالتے ہیں اور مومنوں کی روح نرمی سے نکالتے ہیں اور روح نکال کر فضا میں تیزی سے تیرتے ہوئے ارواح کو اُن کے مستقر تک پہنچا دیتے ہیں، تعمیل حکمِ خداوندی میں ایک دوسرے سے سبقت دکھاتے ہیں اور حکمِ الٰہی کے مطابق ہر کام تدبیر سے کرتے ہیں۔

روزِ قیامت کے احوال

۶......جس دن زمین میں زلزلہ آجائے گا قیامت برپا ہوجائے گی اس کے پیچھے میدانِ محشر بھی لگے گا۔ دل کانپ رہے ہوں گے، آنکھیں جھکی ہوئی ہوں گی۔

سوال

۱۰......منکرینِ قیامت سوال کرتے ہیں ہم ہڈیاں ہوجائیں گے اور مٹی میں مل جانے کے بعد پہلی حالت میں کس طرح آجائیں گے؟ بالفرض ہم دوبارہ زندہ کیے گئے تو گھاٹے میں پڑجائیں گے، ہمارے مالوں پر دوسرے لوگ قبضہ کر چکے ہوں گے، ہماری بیویاں دوسرے خاوند کر چکی ہوں گی، ہم زندہ ہو کر کہاں جائیں گے۔

جواب

۱۳......زیادہ باتیں نہ کرو، ایک ڈانٹ کے ساتھ تم زمین کے پیٹ سے نکل کر زمین کی پشت پر آجاؤ گے،

پھر اگلی کاروائی شروع ہو جائے گی۔

تسلیٔ رسول ﷺ

۱۵......بطریقِ تشویق آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تسلی دی گئی، کیا آپ کو موسیٰ علیہ السلام کی بات پہنچی ہے۔ چلو ہم آپ کو سُنا دیتے ہیں۔ موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے کوہِ طور کے دامن میں وادیٔ طویٰ پر بُلا کر نبوت عطا اور دو معجزے عطا کر کے سرکش فرعون کے پاس تبلیغ کیلئے بھیج دیا اور تبلیغ کا طریقہ بھی سکھا دیا کہ اُسے کہنا تجھے پاک ہونے کی طرف رغبت ہے، اگر ہے تو میں تجھے رب کی راہ دکھاتا ہوں کہ تو اپنے رب پر ایمان لا اور اُس کے عذاب سے ڈر جا۔ موسیٰ علیہ السلام نے اس پر عمل کیا اُسے معجزات بھی دکھائے لیکن وہ نہ مانا۔ موسیٰ علیہ السلام کو جھٹلا دیا اور نافرمانی کی، پیٹھ پھیر کر بھاگ گیا، لوگوں کو جمع کر کے تقریر کی کہ میں تمہارا سب سے بڑا رب ہوں (موسیٰ علیہ السلام کی باتوں میں نہ آنا)۔

ہلاکتِ فرعون

۲۵......آخر کار اللہ تعالیٰ نے فرعون کو پکڑا وہ دنیا اور آخرت کے عذاب کا شکار ہو گیا، دوسروں کے لیے نشانِ عبرت بن گیا۔

بعثت پر عقلی دلیل

۲۷......کیا مُردہ انسان کا زندہ کرنا مشکل ہے یا آسمان کو پیدا کرنا؟ اللہ نے تو آسمان بنایا اُس کی چھت کو موٹا کر کے بلند کیا، اسے ہموار کیا اُس کی فضاء میں اندھیری رات اور روشن دن رکھے، اُس نے زمین بنا کر پانی پر بچھا دی، زمین سے پانی نکالا، چراگاہ بنائی، اس پر پہاڑ پیدا کر کے گاڑھ دیئے، اس میں تمہارے اور تمہارے مویشیوں کا فائدہ ہے۔ اب بتاؤ اتنے بڑے بڑے کام کرنے پر قدرت رکھنے والا اللہ مُردہ انسان کو زندہ نہیں کر سکتا؟ ضرور کر سکتا ہے۔ لہٰذا تیاری رکھو، تم نے زندہ ہو کر زندگی کا حساب دینا ہے۔

قیامت کی دہشت

۳۲...... قیامت ایک بہت بڑی مصیبت ہے، جب آئے گی تو انسان کو اپنی تمام کمائیاں اور کردار یاد آ جائیں گے، جہنم ظاہر ہو جائے گی دیکھنے والے اُسے دیکھیں گے۔ جس نے دنیا میں سرکشی کی ہوگی اور دنیا کو آخرت پر ترجیح دی ہوگی جہنم اُس کا ٹھکانہ ہوگا، اور جو اللہ کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرتا رہا ہوگا اور اپنے نفس کو اُس کی بُری خواہش سے روکے رکھا ہوگا جنت اُس کا ٹھکانہ ہوگا (اُس کی تمام خواہشات جنت میں پوری ہوں گی)۔

قیامت کا علم اللہ کے پاس ہے

۴۴......لوگ آپ سے وقوعِ قیامت کا وقت پوچھتے ہیں، آپ تو اس کو بیان نہیں کر سکتے۔ اس کے وقوع کے وقت کا علم تو صرف اللہ کے پاس ہے یہ ان کی غلطی ہے جو آپ سے وقوع کا وقت پوچھتے ہیں۔

فریضۂ رسول ﷺ

۴۵......آپ کا فرض یہ ہے کہ آپ ان کو اجمالی طور پر قیامت کے وقوع سے ڈراتے رہے ہیں، آپ کی تعلیم سے وہ لوگ مستفید ہوں گے جو شدائد قیامت سے ڈرتے ہیں، قیامت کی سختی کا اندازہ اس سے لگالیں قیامت کے روز لوگ اپنی دنیا کی زندگی کو ایک صبح یا ایک شام جتنا خیال کریں گے۔

تمت خلاصة سورة النّٰزعٰت الحمد لِلّٰه و الشُّكر لِلّٰه و الصّلوٰة و السّلام على رسول اللّٰه ، اللّٰهم اغفر لي و ارحمني و قني من عذاب النار۔ (ابو عبيد)

۱۵ ربیع الاول ۱۴۴۴ھ/ ۱۱ اکتوبر ۲۰۲۲ء

سُوْرَةُ عَبَسَ مَكِّيَّةٌ

[ترتیب قرآنی (۸۰) ترتیب نزولی (۲۴) آیات (۴۲) رکوع (۲)]

ربط: سورۃ النّٰزعٰت میں حشر نشر، جزا سزا کا نمونہ بیان ہوا، اب سورہ عبس میں نفسی نفسی کا ذکر ہے کہ ہر انسان اپنے رشتہ داروں سے بھی دور بھاگے گا......کوئی کسی کے کام نہیں آئے گا۔

خلاصہ: سورۃ کے پہلے حصے میں عظمتِ قرآن، عظمتِ متعلم اور تنبیہ علیٰ معلّم ہے، دوسرے حصے میں کافر انسان کو زجر ہے، تیسرے حصے میں اثباتِ قیامت پر عقلی دلیل ہے آخر میں تخویف اور بشارت ہے۔

شانِ نزول

ایک دفعہ سردارانِ قریش ابوجہل وغیرہ کو آپ علیہ السلام دعوت دے رہے تھے، ان کے مطالبے پر اُن کو الگ مجلس میں بٹھایا ہوا تھا تا کہ ایک دفعہ بات سن لیں اگر ایمان لائے تو ان کی وجہ سے اور بھی بہت لوگ ایمان لائیں گے۔ یہ اصول ہے اَلنَّاسُ عَلٰی دِیْنِ مُلُوْکِھِمْ ،لوگ اپنے بادشاہوں اور سرداروں کے طور طریقے پر ہوتے ہیں، اسی دوران حضرت عبداللہ بن اُم مکتوم رضی اللہ عنہ نابینا صحابی تعلیمِ کتاب کی غرض سے تشریف لائے، آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس وقت اُن کا آنا ناگوار گزرا جس کا اثر آپ علیہ السلام کے چہرۂ اقدس پر ظاہر ہوگیا تو اللہ نے یہ شروع کی آیات اُتاریں۔ (تفصیل مقاصد القرآن ص ۸۲۲ پر ملاحظہ کر لی جائے)

باری تعالیٰ کی تنبیہ

۱......معلم کو اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ تعلیم میں طالب کا حق مقدم ہوتا ہے اگر چہ وہ معذور اور فقیر ہو، تعلیم میں مساوات بھی ضروری ہے، اس میں بھی فقیر اور غنی کا کوئی فرق نہیں۔ واقعہ یہ ہوا کہ آپ علیہ السلام جو کہ معلم مہربان ہیں چند کفار کے سرداروں کو ان کی خواہش پر الگ تعلیم دے رہے تھے اور وہ اس میں دلچسپی نہیں رکھتے تھے لیکن آپ علیہ السلام ان کو ایمان کی طرف لانے کی پوری کوشش کر رہے تھے، اتنے میں نابینا صحابی عبداللہ بن اُم مکتوم رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے وہ بھی تعلیم کی غرض سے آئے تھے، لیکن آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس وقت اُن کے

آنے کو ناگوار محسوس کیا، زبان سے تو کچھ نہیں فرمایا لیکن ناگواری کے اثرات آپ کے چہرۂ مبارک پر عیاں ہو گئے تو منزلِ کتاب باری تعالیٰ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو یہ آیات دے کر بھیجا اور حضور کی ناگواری پر ناگواری کا اظہار کرتے ہوئے تنبیہ فرمادی کہ یہ مناسب نہ تھا کہ ایک مخلص صحابی علم کا متلاشی آئے اور آپ کے چہرے پر اُس کے آنے سے ناگواری ہو، آپ کو کیا معلوم وہ کس جذبے سے آیا ہے، وہ تزکیہ اور نصیحت کے لیے آیا ہے۔ آپ کی نصیحت اُس کو نفع دیتی۔ دوسری طرف جن کی وجہ سے آپ کو ناگواری ہوئی وہ طالب نہیں بے پرواہ ہیں، ان کو پاک کرنا آپ پر لازم نہیں، کیونکہ اُن میں طلب نہیں ادھر ایک طلب لے کر دوڑتا ہوا آیا خوف اس پر طاری تھا، آپ نے اُس سے بے پروائی برتی، یہ مناسب بات نہ تھی کیونکہ کتاب اللہ تو ایک نصیحت کی چیز ہے جو چاہے نصیحت حاصل کرے۔ یہاں امیر غریب کا کوئی فرق نہیں۔ یہ پہلے صحیفوں میں درج ہے جو کہ مکرم اونچے درجے والے پاکیزہ ہیں، معزز مکرم لکھنے والوں کے ہاتھوں میں رہتے ہیں، جو کہ فرشتوں کی جماعت ہے۔

منکر کو زجر

۱۷......کافر انسان کے بارے میں فرمایا: وہ مارا جائے یعنی رحمت سے دور کیا جائے وہ کتنا ناشکرا انسان ہے، اللہ کی اتنی نعمتیں استعمال کرتا ہے اُس کی توحید پر ایمان رکھتا ہے نہ اُس کی نعمتوں کا شکر کرتا ہے اُسے اپنی اصلیت کا پتہ نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُسے کس چیز سے پیدا کیا ہے؟ اُسے ایک حقیر نطفے سے پیدا کر کے ایک انداز سے بنایا ہے۔ پھر اس کے نکلنے کا یعنی پیدائش کا راستہ آسان کیا اور جنت میں جانے کیلئے بھی شریعت کا آسان راستہ دیا ہے اگر قرآن کے بتائے ہوئے راستے پر رسول کی ہدایت کے مطابق چلے تو جنت آسانی سے مل جائے گی اُس نے دنیا میں ہمیشہ نہیں رہنا، اللہ تعالیٰ اُسے موت دے کر قبر میں بھیج دیں گے، پھر ایک مدت کے بعد قبر سے اٹھا کر میدانِ محشر میں حساب کے لیے لائیں گے، وہ ابھی تک اللہ کے حکم کو پورا نہیں کر پایا۔

اسبابِ حیات

۲۴......انسان کی بقا کیلئے کھانا پینا ضروری ہے اُسے چاہیے کہ اپنے کھانے پر غور کرے یہ کھانا کس طرح بنتا ہے اس پر تو دنیا کی ہر چیز کا حصہ ہے۔ ارشاد باری ہے: ہم پانی برسا کر زمین کو زندہ کرتے ہیں پھر زمین کو پھاڑ کر اُس سے غلے، انگور، ترکاریاں، زیتون، کھجور، گھنے باغات، تازہ اور خشک پھل اور جانوروں کے لیے گھاس، بھوسہ وغیرہ سب کچھ نکالتے ہیں۔ انسان خود بھی کھاتا ہے اپنے جانوروں کو بھی کھلاتا ہے۔

شیخ سعدی رحمہ اللہ نے اسے اس طرح تعبیر کیا ہے:

اَبر و باد و ماہ و خورشید و فلک درکارند
تا تو نانِ بکف آوری بغفلت نہ خوری

''بادل، ہوا، چاند، سورج اور آسمان کام میں لگتے ہیں تب تو روٹی ہاتھ میں لا کر کھاتا ہے، غفلت سے نہ کھانا (کھلانے والے کا شکر ادا کرنا)''۔

یہ چیزیں نعمتیں بھی ہیں اور توحید خداوندی پر دلیل بھی ہیں۔

احوالِ قیامت

۳۳...... جب قیامت آئے گی اُس کی آواز اتنی سخت ہوگی جس سے کان کے پردے پھٹیں گے اور عزیز و اقارب قریب ہونے کے بجائے دور بھاگیں گے (تاکہ وہ اپنا حق نہ طلب کرلیں جو اُس نے دنیا میں ان کے حق مارے تھے) اس واسطے اپنے ماں باپ، بیوی اور اولاد سے دور بھاگے گا، وہاں ہر آدمی پر ایک حالت طاری ہوگی وہ اس میں مشغول ہوگا۔ نیک بختوں، ایمانداروں کے چہرے چمک رہے ہوں گے، وہ کامیاب ہو کر مسکرا رہے ہوں گے۔ کچھ بد بخت وہ ہوں گے جن کے چہروں پر مٹی چڑھی ہوگی جہنم کے سیاہ دھوئیں سے اُن کے چہرے سیاہ ہو گئے ہوں گے، یہ وہ ہوں گے جنہوں نے دولت اور خاندانی گھمنڈ میں آ کر اپنا عقیدہ اور عمل خراب کرلیا ہوگا۔

اللّٰھم اجعلنی من اھل الجنة ولا تجعلنی من اھل النار. اللّٰھم اغفر لی وارحمنی واھدنی واجبرنی وارزقنی حلالًا طیّبًا.

تمت خلاصة سورة عبس بفضل اللہ ، الحمد للہ والصّلوة والسّلام علٰی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم۔ (ابوعبید)

۱۶؍ربیع الاول ۱۴۴۴ھ/۱۲؍اکتوبر ۲۰۲۲ء

سُورَةُ التَّكْوِيرِ مَكِّيَّةٌ

[ترتیب قرآنی (۸۱) ترتیب نزولی (۷) آیات (۲۹) رکوع (۱)]

ربط: سورۃ عبس میں احوالِ قیامت کے ساتھ تعلیمِ قرآن کا بیان بھی تھا اب سورۃ التکویر میں احوالِ قیامت کے ساتھ نزولِ قرآن کا بیان بھی ہے۔

خلاصہ: شروع میں قیامت کے ۱۲۔ احوال کا بیان ہے، پھر نزولِ قرآن کے سند اور راوی کے صفات، اثباتِ رسالت، منکرینِ قرآن پر زجر ہے۔

احوالِ قیامت

ا......سورج لپیٹ دیا جائے گا، ستارے ٹوٹ کر گر جائیں گے، پہاڑ ریزہ ریزہ ہو کر اُڑ جائیں گے۔ دس ماہ کی گابھن اونٹنی بے کار پھرے گی جو غریبوں کا محبوب مال ہے، وحشی جانور جمع کیے جائیں گے، سمندر بھڑکائے جائیں گے، روح جسموں سے جوڑ دیے جائیں گے۔ زندہ درگور بچیوں سے سوال کیا جائے گا کہ تمہیں کس گناہ میں زندہ درگور کیا گیا؟ اعمال نامے کھولے جائیں گے، آسمان کی کھال اُتاری جائے گی، جہنم بھڑکائی جائے گی، جنت قریب کردی جائے گی، ہر نفس کو پتہ چل جائے گا کہ وہ کیا کچھ آخرت میں لایا ہے۔

اِن بارہ حالات میں سے چھ کا تعلق دنیا سے ہے اور چھ کا تعلق آخرت سے۔

ستاروں کی قسم قرآن پاک اللہ کا کلام ہے

۱۵......ستاروں کی قسم اوران کے اقسام کچھ ستارے چلتے چلتے پیچھے ہٹ جاتے ہیں، سورج کی روشنی میں گم ہوجاتے ہیں، پھر رات کو ظاہر ہوجاتے ہیں، رات کے جانے اور صبح کے آنے کی قسم ہے کہ قرآن پاک معزز رسول کا لایا ہوا کلام ہے جو رب العرش کے نزدیک عزت والا ہے، امانت دار ہے اُس کی اطاعت کی جاتی ہے (وہ جبرئیل علیہ السلام ہے) اور تمہارا صاحب (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) دیوانہ نہیں (فرزانہ ہے) اور غیب کی باتوں پر بخل نہیں کرتے، سب کچھ اللہ سے لے کر اُمت کو بتادیتے ہیں، قرآن شیطان کا قول نہیں، لوگ غلط کہتے ہیں۔

تم اِس (قرآن) کا انکار کرکے کہاں جارہے ہو؟ یہ تو جہان والوں کے لیے نصیحت ہے (اسے ضرور لے لو)

اس سے وہ فائدہ لیتا ہے جو سیدھا چلنا چاہتا ہے، نصیحت سب کے لیے ہے تم اللہ کی چاہت کے بغیر کچھ نہیں چاہ سکتے۔ یعنی استقامت، نصیحت، کام پر قدرت، انسان کو اللہ کی مشیت سے حاصل ہوتی ہے، اس واسطے یہ چیزیں انسان کو اللہ سے مانگتے رہنا چاہیے، وہ توفیق دے گا تو کام بن جائے گا۔

تمت خلاصة سورة التكوير بتوفيق الربّ القدير والحمد لِلّٰه رب العٰلمين والصّلوٰة والسّلام على سيّد المرسلين وآلهٖ واصحابهٖ وازواجهٖ واتباعهٖ اجمعين۔ اللّٰهم اغفرلى وارحمنى برحمتك يا ارحمَ الرّاحمين۔

۱۶ر ربیع الاول ۱۴۴۴ھ/۱۲را کتوبر ۲۰۲۲ء

سُورَةُ الْاِنْفِطَارِ مَكِّيَّةٌ

[ترتیب قرآنی (۸۲) ترتیب نزولی (۸۲) آیات (۱۹) رکوع (۱)]

ربط: سورۃ التکویر میں تھا کہ اعمال نامے کھلیں گے اُس کے مطابق وہ اپنے ٹھکانوں کی طرف چلے جائیں گے۔ سورۃ الانفطار میں ہے وہ ٹھکانوں میں ہمیشہ رہیں گے وہاں سے غائب نہیں ہوں گے، پہلے حاملِ وحی جبرئیل علیہ السلام کا ذکر تھا اب کاتبینِ اعمال ملائکہ کا ذکر ہے۔

خلاصہ: شروع میں ترقی کے ساتھ قیامت کے چار احوال کا بیان ہے۔ زجر، بشارت، تخویف اور نفی شفاعت قہری کی صورت میں توحید کا بیان ہے۔

احوالِ قیامت

قیامت کے روز آسمان پھٹ جائے گا، ستارے جھڑ جائیں گے، سمندر پھٹ جائیں گے، قبریں اُکھاڑی جائیں گی۔ تو ہر انسان جان لے گا جو اُس نے آگے بھیجا ہے، جو پیچھے چھوڑا۔

انسان کو عتاب

۶......اے نافرمان انسان! تجھے کس نے دھوکے میں ڈالا ہے تو ربّ کریم کے احسان کا بدلہ عصیان سے اور شفقت کا بدلہ طغیان سے دے رہا ہے، تو حماقت سے اس کے حلم کا بدلہ نافرمانیوں سے دے رہا ہے تجھے پتہ ہونا چاہیے وہ منتقم بھی ہے۔

احساناتِ خداوندی

۷......اللہ نے تجھے پیدا کیا، انسان بنایا، تیرے اعضاء میں تناسب رکھا، اپنی مرضی سے سب چیزوں کو اچھی صورت عطا کی، یہ احسانات تجھے نافرمانی سے روک رہے ہیں تو پھر بھی نافرمان بنا ہوا ہے، تم تو جزا سزا کو بھی جھٹلا رہے ہو، یاد رکھو کراماً کاتبین ملائکہ تمہارے اعمال لکھتے جا رہے ہیں، جو بھی تم کرتے ہو وہ جانتے ہیں لکھ لیتے ہیں۔

بشارت، تخویف

۱۳......ابرار لوگ نعمتوں بھری جنت میں جائیں گے۔ جو سرور، حُبور کا گھر ہے وہاں ان کی ہر خواہش پوری ہوگی اور فجار جہنم میں جائیں گے، وہ جہنم کی بھڑکتی ہوئی آگ میں بھونے جائیں گے، وہاں ہمیشہ رہیں گے وہاں سے کبھی غائب نہیں ہوں گے۔

روزِ جزا اور نفی شفاعتِ قہری

۱۹......آپ کو جزا کا دن معلوم ہونا چاہیے جس میں کوئی کسی کا مالک نہیں ہوگا، وہاں کوئی جبری سفارش نہیں چلے گی، وہاں تمام امور کا مالک صرف اللہ ہوگا کوئی مجازی مالک ومختار بھی نہیں ہوگا۔ جیسے دنیا میں ہوتے ہیں وہاں کسی کو دم مارنے کی ہمت تک نہیں ہوگی، اس نے دنیا میں موقعہ دیا ہوا ہے بڑے سے بڑا گناہ گار بھی اخلاص سے توبہ کرے تو بخش دیتا ہے، آخرت کو اس پر قیاس نہ کرو۔

تمت خلاصة سورة الانفطار بتوفیق الربّ المختار والحمد لِلّٰه ربّ العالمین والصّلوٰة والسلام علٰی سیّد المرسلین واتباعهٖ اِلٰی یوم الدّین۔ اللّٰهم اغفر لی وارحمنی۔ (ابوعبید)

۱۶ربیع الاول ۱۴۴۴ھ/۱۲/اکتوبر ۲۰۲۲ء

سُورَةُ الْمُطَفِّفِينَ مَكِّيَّةٌ

[ترتیب قرآنی (۸۳) ترتیب نزولی (۸۶) آیات (۳۶) رکوع (۱)]

ربط: سورۃ الانفطار میں اصلاحِ اعتقاد کا بیان تھا، اس سورۃ میں اصلاحِ اعمال کا بیان ہے، پہلے حقوق اللہ کا بیان تھا اب حقوق العباد کا بیان ہے اور یوم الدین کی تشریح ہے۔

خلاصہ: کمی کرنے پر زجر، فجار کو تخویف، ابرار کو بشارت کے مضامین اس سورۃ میں آئے ہیں۔

زجر للمطفّفین

۱......ڈنڈی مار لوگوں کو زجر ہے کہ وہ جب کوئی چیز ماپ تول کر لیں تو پوری لیتے ہیں، اگر دینی ہوں تو کم کر دیتے ہیں۔ ان کی اس حرکت سے دنیا میں کساد بازاری، قحط اور اقتصاد بربادی جیسے نقصان ہوتے ہیں اور ایسے مجرم کو جہنم میں وادی ویلؔ میں داخل کیا جائے گا۔ حدیث میں پانچ گناہوں پر پانچ سزائیں آئی ہیں، نقضِ عہد پر دشمن مسلط ہوتا ہے، شریعت کے خلاف فیصلے پر فقر پھیلتا ہے، زنا پر اموات کثرت سے ہوتی ہیں، ماپ تول میں کمی پر قحط پڑتا ہے، زکوٰۃ نہ دینے پر بارش رُکتی ہے۔ (طبرانی، قرطبی)

ترغیبِ توبہ

۴......کیا یہ لوگ قیامت کے بڑے دن کا یقین نہیں رکھتے، جس میں لوگ رب العالمین کو حساب دینے کے لئے کھڑے ہوں گے؟ اگر یقین ہے تو فوراً توبہ کر لیں۔

تخویف برائے فجار

۷......فجار کا اعمالنامہ سِجّین میں ہوگا اور اُن کے ارواح بھی سِجّین میں جائیں گے جو کہ سات زمینوں کے نیچے ایک جگہ کا نام ہے، وہ قید خانہ ہے، وہاں سے نہیں نکل سکیں گے، یہ جزا کے دن کو جھٹلاتے ہیں، گناہ کرتے ہیں حد سے تجاوز کرتے ہیں، آیاتِ الٰہیہ کو پہلے لوگوں کے پُرانے قصے قرار دیتے ہیں ان کے دلوں پر گناہوں کا زنگ چڑھا ہوتا ہے اپنے رب کا دیدار نہیں کر سکیں گے جہنم میں داخل ہوں گے، انہیں کہا جائے گا یہی ہے وہ جس کو تم دنیا میں جھٹلاتے تھے۔

ابرار کے لیے بشارت

۱۸......ابرار کے اعمالنامے اور ارواحِ علّیّین میں ہوں گے جو عرش کے نیچے ایک دیوانِ خیر ہے جو بلند مقام

ہے، ابرار اور صلحاء کے نام وہاں درج ہوتے ہیں، ان کے اعمالنامے بھی اور ارواح بھی وہاں آرام پذیر ہوتے ہیں اور ابرار نعمتوں والی جنت میں شاہی تختوں پر بیٹھ کر ایک دوسرے کو خوشی سے دیکھیں گے ان کے چہروں پر تازگی ہوگی، انہیں مہر شدہ خالص مشروب پلایا جائے گا، جس پر کستوری کی مہر لگی ہوگی۔ لوگوں کو اسی چیز کی طرف رغبت کرنا چاہیے جو کہ شریعت کی راہ سے حاصل ہوتی ہے ان ابرار کو ایسا مشروب بھی ملے گا جس میں تسنیم کی ملاوٹ ہوگی۔

مجرموں کی کمینی حرکات

۲۹......مجرم جب ابرار کو دیکھتے ہیں تو نہایت گھٹیا حرکتیں کرتے ہیں، انہیں دیکھ کر استہزاء کے طور ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہوتے ہیں۔ ان کی طرف آنکھوں سے تحقیری اشارے کرتے ہیں، گھر واپس لوٹتے وقت بھی استہزاء جاری رکھتے ہیں، استہزاء کرتے ہوئے کہتے ہیں ان ''موسلوں'' کا مذاق اڑا کر مزہ آتا ہے۔ انہیں دیکھ کر ان پر ضلالت کی پھبتیاں کستے ہیں، کہتے ہیں ایک شخص کی وجہ سے انہوں نے باپ دادوں کا مذہب چھوڑ دیا۔ جنت کے خالی وعدوں پر دنیا کی نعمتیں چھوڑ چکے ہیں انہیں سمجھ نہیں آتی انسان کی جب ہڈیاں گل سڑ کر مٹی میں مل جائیں گی دوبارہ کس طرح زندہ ہوں گے؟ جنت دوزخ کے خیالی پلاؤ پکا کر دنیا تباہ کر رہے ہیں۔

مجرموں کو تنبیہ

۳۳......استہزاء کرنے والے مجرمو! کیا تم ابرار پر نگران ہو؟ ایسی باتیں کرتے ہو، کیا تم ان پر چوکیدار مقرر ہو؟ بالفرض وہ تمہاری نظر میں غلط ہیں تو تمہارا تو کچھ نہیں بگاڑ رہے وہ جس چیز کو حق سمجھتے ہیں اسے اپنا رہے ہیں تمہیں کیوں تکلیف ہوتی ہے؟ تمہیں اپنی تو فکر نہیں سیدھی راہ پر چلنے والوں کو گمراہ کہتے ہو، جو تمہیں نہ چھیڑتے ہیں نہ ستاتے ہیں تم انہیں چھیڑتے اور ستاتے ہو، یہ بے شرمی کا مظاہرہ چھوڑ دو۔

تحقیر کا انجام

۳۴......مَنْ فَعَلَ فُعِلَ کے اصول کے تحت آخرت میں ابرار کو موقعہ ملے گا وہ مذاق کا بدلہ لیں گے اور کہیں گے اب بتاؤ احمق تم تھے یا ہم تھے؟ تم نے دنیا کے تھوڑے سے مزوں کی خاطر آخرت کے دائمی مزے صرف چھوڑے نہیں بلکہ دائمی اور اَبدی عذاب میں گرفتار ہو گئے ہو۔ ایمان دار ابرار اُس وقت جنت میں شاہی تختوں پر شاہانہ انداز میں بیٹھ کر ان مجرموں کی گت بنتی دیکھ کر اپنا بدلہ لے رہے ہوں گے مَنْ ضَحِكَ ضُحِكَ پر عمل ہو رہا ہوگا۔

اَللّٰهم اجعلنی من الابرار بفضلك ولا تجعلنی من الفجار و توفّنی مع الابرار۔

تمت خلاصة سورة المطفّفين بتوفيق ربّ الارباب والصّلوة والسّلام علٰى سيّد الابرار وآلهٖ واصحابهٖ وازواجهٖ واتباعهٖ اِلٰى دار القرار۔ (ابو عبید)

۱۶ ربیع الاول ۱۴۴۴ھ/۱۳ اکتوبر ۲۰۲۲ء

سُورَةُ الاِنْشِقَاقِ مَكِّيَّةٌ

[ترتیب قرآنی (۸۴) ترتیب نزولی (۸۳) آیات (۲۵) رکوع (۱)]

ربط: سورۃ المطففین میں ہے ابرار جنت میں اور فجار جہنم میں جائیں گے، اب سورۃ الانشقاق میں ہے دنیا میں بھی انسان مشقتیں اُٹھا کر ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف جاتا ہے تو اُسے چاہیے نیکی پر مشقت اُٹھا کر جنت میں چلا جائے۔ سورۃ المطففین میں اعمال ناموں کے مقامِ قرار کا بیان تھا، اس سورۃ میں ہے وہ اعمال نامے لوگوں کو میدانِ محشر میں ہاتھوں میں پکڑائے جائیں گے۔

خلاصہ: احوالِ قیامت، اطاعت وعدمِ اطاعت کا انجام، شواہدِ قیامت، انسان کو خطاب، مجازاتِ اعمال، حالاتِ انسان، زجر اور بشارت کے مضامین اس سورۃ میں آئیں گے۔

قیامت کے حالات

۱...... بروزِ قیامت آسمان پھٹ جائے گا وہ فرمانبرداری کے لیے اپنے رب کے حکم کی انتظار میں کان لگائے ہوئے ہیں۔ زمین کھینچی جائے گی اپنے اندر کی ہر چیز نکال کر باہر کر دے گی، خود خالی ہو جائے گی، مُردے اور خزانے سب باہر آ جائیں گے، زمین بھی حکمِ رب کے انتظار میں کان لگائے ہوئے ہے۔

انسان کو خطاب

۶...... اے انسان! زمین وآسمان کی فرمانبرداری سے سبق سیکھ کر اطاعت میں لگ جا! تو نے دنیا میں مشقت تو ہر حال میں اُٹھانی ہے اور اپنے رب سے آخرت میں ملاقات کرنی ہے تو پھر اطاعت میں مشقت اٹھا تا کہ ملاقات کے وقت خوشی ہو اور انعام پائے۔ دنیا میں اطاعت میں مشقت اُٹھانے والے کو دائیں ہاتھ میں اعمالنامہ ملے گا جو اُس کی کامیابی کی سند ہو گی اور نافرمان کو بائیں ہاتھ میں پیٹھ پیچھے اعمالنامہ ملے گا جو اس کی گرفتاری کے وارنٹ ہوں گے، آخر کار جہنم کے قید خانے میں قید کیا جائے گا۔ کیونکہ مجازاتِ اعمال حق ہے "جیسا کرو گے ویسا بھرو گے"!!

یہ مجرم صدمہ برداشت نہ کر سکے گا، موت اور ہلاکتوں کو پکارے گا، نہ مرے گا نہ ہلاک ہو گا۔ ہمیشہ کے لیے بھڑکتی ہوئی آگ میں جلے گا۔ اس کی وجہ یہ ہو گی کہ یہ دنیا میں اپنے گھر خوش تھا، احکامِ خداوندی کو نہ مانا نہ عمل کیا، توحید اور آخرت کا بھی منکر تھا۔ اللہ تعالیٰ اُس کی نافرمانی کو دیکھ رہا تھا اس واسطے جہنم میں جائے گا کیونکہ جہنم نافرمانوں کی جگہ ہے۔

شواہدِ قیامت

۱۶......اللہ تعالیٰ نے چار قسمیں اُٹھا کر وقوعِ قیامت پر چار شواہد پیش کیے۔ شفق غروبِ آفتاب کے بعد نمودار ہوتی ہے، عشاء تک ختم ہو جاتی ہے۔ رات اس کے بعد آتی ہے ہر چیز کو اپنے اندھیرے میں چھپا لیتی ہے، صبح تک ختم ہو جاتی ہے۔ چاند پورے مہینے میں گھٹتا بڑھتا ہوا آخر میں بال کی طرح ہو کر ختم ہو جاتا ہے۔

وَمَا وَسَقَ ......اس سے مراد انسان اور ہر وہ چیز ہے جو دن کی روشنی میں گھر سے نکل جاتی ہے، روزی کی تلاش کرتی ہے، شام کو سب اپنے اپنے ٹھکانوں پر واپس آجاتے ہیں اور رات کے اندھیرے میں آرام کرتے ہیں، اس میں انسان، حیوان، کیڑے مکوڑے سب شامل ہیں، تو جس طرح یہ چار چیزیں جن کا اوپر بیان ہوا، پیدا ہو کر ختم ہو جاتی ہیں یا ظاہر ہو کر چھپ جاتی ہیں اسی طرح دنیا بھی ظاہر ہے بروزِ قیامت چھپ جائے گی، ختم ہو جائے گی۔

حالاتِ انسان

۱۹......جوابِ قسم ہے کہ انسان دنیا میں مختلف حالات میں مشقت اٹھاتا ہوا گزر رہا ہے مثلاً نطفے سے بڑھاپے تک اُس پر کتنے حالات گزرتے ہیں، پھر موت سے قبر تک جس میں تین سوال ہوں گے، پھر محشر میں پانچ سوال ہوں گے۔ آخر میں فیصلہ خداوندی کے بعد ہمیشہ جہنم میں یا ہمیشہ جنت میں داخل ہو کر اپنا سفر ختم کرے گا، تو اُسے چاہیے اطاعت میں مشقت اٹھا کر دائمی جنتی بنے۔

زجر برائے منکرین

۲۰......منکرین کو زجر ہے کہ وہ واضح بیان سن کر بھی ایمان نہیں لاتے بلکہ عناد میں اتنے بڑھتے جاتے ہیں کہ جب اُن پر قرآن کی تلاوت کی جائے تو وہ ماننے کے برعکس تکذیب کرتے ہیں، سجدہ ریز نہیں ہوتے یعنی مانتے نہیں۔ اللہ تعالیٰ خوب جانتے ہیں جو یہ اپنے دل میں غلط عقیدے جمع کرتے جا رہے ہیں، ان کو تو دنیا میں دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دیں۔

بشارت

۲۵......جو لوگ اپنے عقائد اور اعمال واخلاق قرآن کے مطابق کر لیں اور آخرت کی ترقی کے لیے کوشاں رہیں، اللہ تعالیٰ ان کو نہ ختم ہونے والا اجر دیں گے یعنی جنت دیں گے کیونکہ جنت کی نعمتیں ختم نہیں ہوتیں۔

تمت سورة الانشقاق بفضل اللّٰه والصّلوة والسّلام علٰی رسولِ اللّٰه اللّٰهم اغفر لی وارحمنی۔

۱۶ ربیع الاول ۱۴۴۴ھ/۱۳ اکتوبر ۲۰۲۲ء

سُوْرَۃُ الْبُرُوْجِ مَکِّیَّۃٌ

[ترتیب قرآنی (۸۵) ترتیب نزولی (۲۷) آیات (۲۲) رکوع (۱)]

ربط: سورۃ الانشقاق میں اُخروی جزاسزا کا بیان تھا، سورۃ البروج میں ہے کہ آخرت میں تو جزا سزا حق ہے، دنیا میں بھی گرفت ہوسکتی ہے ساتھ توحید کا بیان بھی ہے۔

خلاصہ: اثباتِ قیامت پر چار شواہد، اصحاب الاخدود کا ظلم اور موحّدین کی ثابت قدمی، منکرین کو وعید، موحّدین کو بشارت، صداقتِ قرآن کے مضامین ہیں۔

شواہدِ قیامت

۱...... بروج والا آسمان، قیامت کا دن، جمعہ کا دن، عرفات کے میدان کی قسم قیامت ضرور آئے گی یہ چاروں اس پر شاہد ہیں اور آگ کی خندقوں والے ہلاک ہوں گے جنہوں نے مومنوں کو آگ کی خندقوں میں بھون ڈالا اور خود بیٹھ کر تماشا دیکھتے رہے، ان پر خدا تعالیٰ کی لعنت ہے، صرف اس لیے ان کو آگ میں ڈالا کہ وہ ایمان لائے تھے، اللہ حمید عزیز پر، جس کی حکومت ہے آسمانوں اور زمین پر اور ہر شے اُس کے سامنے ہے، اُس کا علم وسیع ہے، جن لوگوں نے مومنوں پر ظلم کیا پھر توبہ بھی نہ کی، ان کے لیے جلانے والی جہنم ہے۔

خندقوں والوں کا مختصر واقعہ

مسلم شریف میں تفصیل سے واقعہ موجود ہے اُس کا صرف خلاصہ عرض کر دیتا ہوں کہ یمن میں یوسف ذونواس مشرک بادشاہ تھا ایک جادوگر کے سہارے حکومت کر رہا تھا، جب جادوگر بوڑھا ہوگیا تو بادشاہ سے ہونہار بچہ مانگا تا کہ اُسے جادو سکھا دے، وہ بچہ جادو سیکھتا رہا اور ادھر اس کے راستے میں ایک راہب رہتا تھا اس نے اس راہب سے دین بھی سیکھ لیا، اس دین کی برکت سے اس کی دعا سے بیمار ٹھیک ہونے لگے۔ بادشاہ کا نابینا دوست بھی بینا ہوگیا، یہ کرامت دیکھ کر بادشاہ چونکا، دوست کو بھی قتل کر دیا، راہب کو بھی قتل کر دیا، بچے کے قتل کی کوشش کی لیکن قتل نہ کر سکا۔ اُس بچے نے کہا میدان میں ایک روز لوگوں کو جمع کرو، پھر میرے تیر کمان سے بِاسْمِ رَبِّ الْغُلَامِ پڑھ کر مجھے مارو تو میں مر جاؤں گا۔ اس نے ایسے کیا، تو یہ واقعہ دیکھ کر لوگ ایمان لائے، بادشاہ نے ایمان والوں کو خندقوں میں

آگ بھر کر جلا دیا، یہ اصحاب الاخدود تھے۔ (تفصیل مسلم شریف میں اور راقم کی تفسیر ''مقاصد القرآن'' میں پڑھ لی جائے)۔

بشارت برائے صالحین

١١......ایمان اور عمل صالح کرنے والوں کے لیے جنت ہے، جو بڑی کامیابی کی چیز ہے۔

اوصافِ باری تعالیٰ

١٢......اللہ تعالیٰ کی گرفت سخت ہے اس کا مظاہرہ ہلاک شدہ قوموں میں کرلیں۔ اللہ تعالیٰ خالق ہے۔ پہلی دفعہ بھی پیدا کیا دوبارہ بھی پیدا کر کے میدانِ محشر میں لائے گا، وہ بہت بخشنے والا ہے، بہت محبت کرنے والا ہے ہر گناہگار کو توبہ کر کے گناہ بخشوا لینا چاہیے۔ بزرگ عرش کا مالک ہے اور عرش ہر چیز کو گھیرے میں لیے ہوئے ہے۔ ساری مخلوق اللہ کی قدرت کے گھیرے میں ہے اللہ جو ارادہ کرتا ہے کر لیتا ہے......۔

نمونۂ بطش

١٧......بہت سے لشکروں کی خبر تو آپ کو ہوگئی جن کو اللہ نے پکڑا، ان میں فرعون اور ثمود بڑے سرغنے تھے جو پکڑے گئے۔ کافر اللہ کے احاطۂ علم وقدرت میں ہونے کے باوجود تکذیب میں لگے ہوئے ہیں۔

عظمتِ قرآن

٢١......منکر لوگ عظمت والے قرآن کی تکذیب میں لگے ہوئے ہیں جو لوحِ محفوظ سے خدا تعالیٰ کی طرف سے آیا ہے، اس میں لوگوں کے لیے ہدایت ہے۔

تمت خلاصة سورة البروج بتوفيق ربّ العالمين والصّلوة والسّلام على سيّد المرسلين. اللّهم اغفر لي وارحمني وارزقني

١٦ر ربیع الاول ١٤٤٤ھ/١٣/اکتوبر ٢٠٢٢ء

سُوۡرَةُ الطَّارِقِ مَكِّيَّةٌ

[ترتیب قرآنی (۸۶) ترتیب نزولی (۳۶) آیات (۱۷) رکوع (۱)]

ربط: سورۃ البروج میں شواہدِ قیامت، تخویف اور بشارت کا بیان تھا اب الطارق میں بھی شواہد، تخویف اور حشر ونشر کے نمونے بیان کیے گئے ہیں۔

خلاصہ: شواہدِ قیامت، حفاظت اور خلقتِ انسان اور جزا سزا کے نمونے اور فریضۂ رسول کا بیان ہے۔

اثباتِ قیامت پر شواہد

آسمان قیامت پر اور شہاب ثاقب جزا سزا پر شاہد ہیں جس طرح ستارے رات کو آسمان پر ظاہر ہو جاتے ہیں اسی طرح بروزِ قیامت کراماً کاتبین لوگوں کے اعمال نامے لے کر حاضر ہو جائیں گے۔ اس پر فیصلہ ہوگا جزا سزا شروع ہو جائے گی۔

محافظتِ انسان

۴......انسان کی ذات کی حفاظت کیلئے محافظ فرشتے مقرر ہیں يَحْفَظُونَهُ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ (الرعد: ۱۱) يُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً (الانعام: ۶۱) اور انسان کے اعمال کے بھی محافظ مقرر ہیں۔ اِنَّ عَلَيْكُمْ لَحَافِظِيْنَ كِرَامًا كَاتِبِيْنَ (الانفطار: ۱۰-۱۱) مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ. (قٓ: ۱۱)

دعوتِ فکر

۶......انسان سوچے اللہ تعالیٰ نے اُسے پہلی بار ایک نطفے سے پیدا کیا جو اُس کی ماں کی چھاتی اور باپ کی پشت سے نکل کر ٹپکا تھا، وہی اللہ انسان کو دوبارہ پیدا کرنے پر بھی قادر ہے (زیادہ تفصیل مقاصد القرآن اور تفسیر عزیزی میں موجود ہے)۔ جب دوبارہ پیدا کیا جائے گا اُس دن دلوں کے راز، چھپی ہوئی نیتیں اور عقائد اور چھپ کر کئے ہوئے اعمال سب ظاہر ہو جائیں گے۔

نفیٔ شفاعت قہری

۱۰......اُس دن انسان نہ اپنی قوت سے عذاب کو دفع کر سکے گا نہ اس کی سفارش کر کے اسے کوئی چھڑا سکے گا۔

نمونہ حشر و نشر

۱۱......جس طرح آسمان سے پانی برس پڑتا ہے اور زمین سے کھیتی نکل آتی ہے اس طرح تم بھی قبروں سے نکل آؤ گے تو فیصلے کے بعد جزا سزا ہوگی۔ یہ بات پکی ہے کوئی دل لگی اور مذاق نہیں ہے۔ جس طرح کفار سازشیں کرتے ہیں میں بھی ان کو ان کی سازش کا بدلہ دوں گا، تدریجاً ایسے پکڑوں گا ان کو پتہ بھی نہ چل سکے گا۔

فریضۂ رسول ﷺ

آپ صبر کریں، تسلی رکھیں، انتقام میں جلدی نہ کریں، ان کو مہلت دیں، اگر باز نہ آئے تو ہم ان کو سزا دیں گے۔

تمت خلاصة سورة الطارق الحمد لِلّٰه ربّ العالمين و الصّلوة و السّلام علىٰ سيّد المرسلين۔ اللّٰهم اغفر لى وارحمنى وادخلنى الجنة برحمتك يا ارحم الرّاحمين۔(ابوعبيد)

۱۶ / ربیع الاول ۱۴۴۴ھ / ۱۳ / اکتوبر ۲۰۲۲ء

سُوْرَةُ الْاَعْلٰى مَكِّيَّةٌ

[ترتیب قرآنی (۸۷) ترتیب نزولی (۸) آیات (۱۹) رکوع (۱)]

ربط: پہلے اثباتِ قیامت اور مجازاتِ اعمال کا بیان تھا، اب قیامت میں فلاح اور اس کے حصول کے طریقے کا بیان ہے۔

خلاصہ: اثباتِ توحید پر دلائل اور انعام علی التوحید، تذکیر، تزہید، تسلی، بشارت کے مضامین ہیں۔

دعویٰ توحید

۱......اپنے بلند تر رب کی پاکی بیان کرو کہ وہ تمام کمزوریوں، عیبوں اور اولاد سے پاک ہے۔ اُس نے ہر چیز کو ٹھیک پیدا کیا، اس نے ہر چیز کو خاص انداز سے بنایا، ہدایت دی، جانوروں کے لئے چراگاہ نکالی، ایک مدت کے بعد اس چراگاہ کو عدمِ ضرورت کی بناء پر سیاہ کوڑا بنا دیتا ہے، یہی حقیقت ہے زُہد کی کہ دنیا سے بے رغبت رہو یہ ختم ہو جانے والی ہے، آخرت کی ہر چیز باقی رہنے والی ہے، اس کی طرف رغبت کرو۔

ہدایت خاصہ

۶......قرآن پاک میں ہدایت خاصہ ہے اس پر عمل کرنے میں دونوں جہانوں کی کامیابی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسے آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سینہ مبارک میں پیوست کر دیا ہے کہ آپ علیہ السلام بھولتے نہ تھے اِلّا ماشاء اللہ۔ اس میں دو معجزے ہیں ایک بغیر رٹا لگانے کے یاد ہو جانا، دوسرا ہر پیش گوئی کا سچا ثابت ہونا۔ اللہ تعالیٰ کا علم وسیع ہے وہ ہر ظاہر اور پوشیدہ بات کو برابر جانتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے شریعت کو آسان بنایا ہے، شریعت پر چلنے والے کی زندگی، موت اور آخرت سب آسان ہو جاتے ہیں۔

نصیحت برائے رسول ﷺ

۸......ارشاد باری ہے: ہم نے آپ کی تربیت کر کے کامل بنا دیا، رسالت عطا کر دی، قرآن پاک کی وحی شروع کر دی، آپ آگے دوسروں کو نصیحت کر کے کامل بنائیں، کچھ لوگ نصیحت حاصل کر کے کامل بن جائیں گے کچھ

بد بخت نصیحت سے منہ موڑ کر بڑی آگ کا ایندھن بنیں گے، آپ اپنا کام جاری رکھیں، وہ جہنم میں نہ زندگی کا مزہ لیں گے نہ مر کر جہنم سے راحت حاصل کریں گے۔

کامیاب انسان

۱۴......جس نے دل کو بُرے عقیدے سے اور تمام جسم کو تمام گناہوں سے پاک کر لیا وہ کامیاب انسان بن گیا، وہ اللہ کو ہمیشہ یاد رکھتا ہے، خصوصی طور پر نمازوں کا پابند ہو گیا ہے، تمہاری عمومی حالت یہ ہے کہ تم دنیا کو ترجیح دیتے ہو حالانکہ آخرت بہت بہتر اور پائیدار ہے......۔ یہ باتیں موسیٰ اور ابراہیم علیہما السلام پر اُترنے والے صحیفوں میں بھی آئی ہیں۔

اس واسطے یہ کوئی نئی چیز نہیں ہے بلکہ اس شریعت پر عمل کرنے سے پہلی شریعتوں پر عمل ہوتا ہے کیونکہ دین ایک ہے، فروعی مسائل میں فرق ہے۔

تمت خلاصة سورة الاعلى بتوفيق الله تعالى و السّلام و الصّلوة على رسولِ الله صلى الله عليه وسلم۔ اللّهم اغفر لي وارحمني وادخلني في عبادك الصّالحين۔ يا ارحم الراحمين۔

۱۹ رربیع الاول ۱۴۴۴/ ۱۶/ ۱ اکتوبر ۲۰۲۲ء

سُورَةُ الْغَاشِيَةِ مَكِّيَّةٌ

[ترتیب قرآنی (۸۸) ترتیب نزولی (٦٨) آیات (۲٦) رکوع (۱)]

ربط: سورۃ الغاشیہ سورۃ الاعلیٰ کا تتمہ ہے، اس میں تخویف کے ساتھ بشارت کا بیان بھی ہوگا......۔

خلاصہ: اثباتِ قیامت اور شواہدِ قیامت، تخویف و بشارت، حشر ونشر، محاسبۂ اعمال اور فریضۂ رسول ﷺ کے مضامین اس میں آئیں گے۔

قیامت کا نقشہ

غاشیہ قیامت کا نام ہے جس کا معنی ہے "چھپانے والی"، یہ بھی لوگوں کے ہوش چھپا دے گی یا چونکہ کفار کو آگ سے چھپا دے گی، ان کے نیک اعمال کو حبط سے چھپا دے گی، مومنوں کے بُرے اعمال عفو سے چھپا دے گی، لوگوں کے دو گروہ بن جائیں گے۔

عذابِ جہنم کے نمونے

ایک گروہ: وہ ہے جن کے چہرے ذلیل، تھکے ماندے ہوں گے، گرم آگ میں جلیں گے، ان کا مشروب گرم پانی اور کھانا ضریع کا خاردار درخت ہوگا جو نہ بھوک ختم کرے گا نہ طاقت دے گا۔

دوسرا گروہ: ان کے چہرے نرم نازک ہوگئے، وہ اپنی کمائی پر خوش ہوں گے، عالیشان باغوں میں ہوں گے، کوئی لغویات نہیں سنیں گے، ان کے لیے چشمے جاری ہوں گے، اونچے شاہی تخت بچھے ہوں گے، جام رکھے ہوں گے، تکیے قطار میں لگے ہوں گے، قالینیں بچھی ہوں گی۔

جنتی نعمتوں کے نمونے

۱۷......شاہی تختوں کا نمونہ اونٹنیاں ہیں، ان کے چار تھن چار چشمے ہیں جن سے مشروبات بھر کر پیے جاتے ہیں، ان کی پشم قالین ہیں۔ آسمان بلند کھڑا ہے اس کے ستارے جنت کے برتنوں کا نمونہ ہیں۔ پہاڑ جنت میں رکھے ہوئے گاؤ تکیے کا نمونہ ہیں، زمین بچھے ہوئے قالینوں کا نمونہ ہیں۔

فائدہ: کامیاب مبلغ وہ ہوتا ہے جس میں چار صفتیں ہوں۔اونٹ کی طرح صابر ہو، آسمان کی طرح اُس کا مقصد بلند ہو، پہاڑ کی طرح ثابت قدم ہو، زمین کی طرح متواضع ہو۔(تفصیل مقاصد القرآن میں دیکھیں)

فریضۂ رسول ﷺ

۲۱...... آپ لوگوں کو نصیحت کرتے رہا کریں، ان کے نہ ماننے پر غمزدہ نہ ہوں، آپ کا کام پہنچانا ہے، زبردستی منوانا نہیں۔وہ سب ہماری طرف لوٹ کر آئیں گے اپنے کیے کی جزا سزا پائیں گے، یہی حشر ونشر اور محاسبۂ اعمال ہے۔

تمت خلاصة سورة الغاشية ، الحمد لِلّٰه ربّ العٰلمين و الصّلوٰة والسّلام علٰى سيّد المرسلين۔ اللّٰهم اغفر لي وارحمني وادخلني الجنة مع الابرارِ يا ارحم الرّاحمين۔

۱۹ر ربیع الاول ۱۴۴۴ھ/۱۶را کتوبر ۲۰۲۲ء

سُوْرَةُ الْفَجْرِ مَكِّيَّةٌ

[ترتیب قرآنی (۸۹) ترتیب نزولی (۱۰) آیات (۳۰) رکوع (۱)]

ربط: سورۃ الغاشیہ میں جو تخویف و بشارت کے مضامین تھے، وہ سورۃ الفجر میں بھی تفصیل کے ساتھ موجود ہیں۔

خلاصہ: تزہید پر چار شواہد، تخویف، بشارت، حسرتِ انسان، مرض اور اس کا علاج، محافظتِ اعمال کے مضامین اس سورۃ میں آئے ہیں۔

قبولیتِ دعا کے اوقات

۱......الفجر سے مراد نو ذی الحجہ کے دن کی صبح ہے، میدانِ عرفات میں عرفہ کی صبح قبولیتِ دعا کا وقت ہے۔ ولیالٍ عشر دس راتیں، رمضان کا آخری عشرہ یا ذوالحجہ کے پہلے دس دن، ان دونوں اوقات میں دعا قبول ہوتی ہے۔ الشفع والوتر نمازیں مراد ہیں، نماز کے بعد دعا قبول ہوتی ہے۔ واللیل اذا یسر تہجد کا وقت، اس میں بھی دعا قبول ہوتی ہے۔

ان اوقات میں اپنے لیے فلاحِ آخرت کی دعا مانگو، دشمن پر فتح کی دعا مانگو۔ اسی طرح ہر حاجت مند، بیمار، تنگدست، مقروض بھی دعا مانگ کر اپنی ضرورت کو پورا کریں۔ عقلمندوں کے لیے ان چار قسموں میں عبرت ہے، وہ ان اوقات میں دعا کر کے ترقی کرتے ہیں۔

عذاب کے نمونے

۶......ایمان کے بغیر مالداری اور سرداری کام نہیں آتی۔ تاریخ پر نظر کرو کتنی دولتمند قومیں دنیا میں ہلاک ہو گئیں، مثلاً قوم عاد دولتمند اور قد کاٹھ والے تھے، قومِ ثمود جو کاریگر مال دار تھے۔ فرعون جو بڑا سرکش تھا، ان سب لوگوں نے دنیا میں فساد مچایا اور ایمان نہیں لائے۔ دنیا میں ہلاک ہو گئے، رہتی دنیا تک آنے والوں کے لیے نمونہ عبرت بن گئے۔ کان کھول کر سن لو، اللہ تعالیٰ گھات میں ہے، تمہارے اعمال کی نگرانی ہو رہی ہے، جواب کے لیے تیار رہنا۔

آزمائش دو طرح سے ہوتی ہے

۱۵......آزمائش دو طرح سے ہوتی ہے، تنگدستی، فقر فاقہ کے ساتھ کہ وہ صبر کرتا ہے یا جزع فزع کرتا ہے۔

ناکام انسان بے صبری کرتا ہے سارا الزام رب تعالیٰ کو دیتا ہے کہ اُس نے مجھے ذلیل کر دیا، میں اس کا مستحق نہ تھا۔ اور اگر وہ پہلے تنگدست تھا اُسے دولت اور عہدہ دے دیتا ہے تو وہ شکر کے برعکس اَکڑتا پھرتا ہے۔ اور کہتا ہے اللہ نے میری لیاقت پر میری عزت کی، اللہ کا احسان نہیں مانتا۔ یہ دونوں قسم کے لوگ ناکام ہیں۔ کامیاب وہ مسلمان ہوتا ہے جو مصیبت اور فقر و فاقہ میں صبر کرتا ہے، اللہ کی طرف رجوع کرتا ہے۔ دولت عہدے کی صورت میں اللہ کا شکر ادا کرتا ہے۔

اسبابِ اہانت اور امراض

۱۷......اہانت کا باعث مالداری نہیں بلکہ یتیموں کا اکرام نہ کرنا، مسکینوں کو نہ خود کھانا کھلانا نہ دوسروں کو رغبت دلانا، مال میراث کو اپنے حصے سے بڑھ کر سارا جمع کر کے کھا جانا، مال سے بہت محبت رکھنا ان کے حقوق ادا نہ کرنا ہیں۔

علاجِ امراض

۲۱......قیامت کو یاد رکھا جائے کہ جس زمین پر رہ رہے ہیں یہ اپنی نعمتوں کے ساتھ ریزہ ریزہ ہو کر ختم ہو جائیں گی۔ عدالتِ خداوندی میں حاضر ہو کر زندگی کا حساب دینا ہوگا۔ فرشتے عمل درآمد کے لیے صف باندھ کر کھڑے ہوں گے۔ جہنم سامنے لائی جائے گی اس وقت انسان کو سمجھ آجائے گی لیکن اُس وقت اُس کا فائدہ نہیں ہوگا اور کہے گا کاش! میں نے اپنی اس زندگی کے لیے کچھ آگے بھیجا ہوتا۔ وہاں مجرموں کو ایسی قید اور سزا ہوگی جس کی کوئی مثال نہیں ہو گی، جب یہ چیزیں آدمی کے مدّنظر ہوں تو اس کی تمام بیماریوں کا علاج ہو جائے گا۔

بشارت بر صحتِ عقیدہ

۲۷......جو شخص صحیح عقیدے کے ساتھ اطاعتِ خداوندی میں زندگی گزار چکا ہوگا، اُسے مرتے وقت اچھے الفاظ کے ساتھ جنت میں داخلہ مل جائے گا اُسے کہا جائے گا اے اللہ کی اطاعت میں اطمینان پکڑنے والے اپنے رب کی طرف اس حالت میں آجا کہ تو اللہ سے راضی اور اللہ تعالیٰ تجھ سے راضی ہے اور اللہ کے نیک بندوں کی صف میں شامل ہو کر اللہ کی جنت میں داخل ہو جا۔ یہ بشارت بھی مرض کا علاج بن سکتی ہے۔

تمت خلاصة سورة الفجر بتوفیق الاکبر والصّلوٰة والسّلام علی رسوله الانور، اللّٰهم اغفر لی وارحمنی۔

۲۰ ربیع الاول ۱۴۴۴ھ / ۱۷ اکتوبر ۲۰۲۲ء

............☆............

سُوْرَةُ الْبَلَدِ مَكِّيَّةٌ

[ترتیب قرآنی (۹۰) ترتیب نزولی (۳۵) آیات (۲۰) رکوع (۱)]

ربط: سورۃ البلد سورۃ الفجر کا تتمہ ہے، سورۃ الفجر میں دنیا کی محبت کی مذمت تھی اب سورۃ البلد میں حلال مال کے مصارف کا بیان ہے۔

خلاصہ: مقصد پر شواہد، تخویف، زجر، انعامات، بشارت۔

تمہید

۱......شروع سورۃ میں دو قسمیں اٹھا کر باور کرایا گیا کہ انسان کو مشقتیں اٹھانی ہیں، دو چیزیں مشقت پر شاہد بھی ہیں۔ پہلی چیز ھذا البلد ہے جس سے مراد مکہ مکرمہ ہے جس کے بڑے فضائل ہیں، اس میں بیت اللہ ہے، حضور علیہ السلام کا مولد مسکن ہے لیکن یہاں مشقت بھی بڑی ہے، یہاں خشک پہاڑ ہیں زراعت اور درخت پیدا نہیں ہوتے، گرم لو چلتی ہے پانی بہت نیچے اور کڑوا ہے، لوگ سخت مزاج ہیں وغیرہ وغیرہ۔ آپ علیہ السلام نے نبوت کے منصب پر فائز ہونے کے بعد تیرہ سال بہت مشکل میں گزارے۔

دوسری چیز والد اور ولد ہیں، ماں اور بیٹا ہیں۔ ماں حمل کی، وضع حمل کی، دودھ پلانے اور چھڑانے کی، بہت تکلیف برداشت کرتی ہے۔ بچہ بھی نہ بول سکتا ہے نہ چل سکتا ہے، نہ اپنی صفائی کر سکتا ہے، وہ بھی مشقت میں ہوتا ہے۔ یا کہ والد سے مراد آدم علیہ السلام، وَلد سے مراد اولادِ آدم ہے۔ آپ علیہ السلام جنت سے نکل کر دنیا میں مشقت میں پڑے، یہ چیزیں گواہ ہیں کہ انسان دنیا میں مشقت میں رہتا ہے، مومن ہو یا کافر ہو۔ جب مشقت میں رہنا ہے تو پھر شریعت پر عمل کرنے کی آسان تکلیف اُٹھا کر ہمیشہ کے لیے راحت کی جگہ جنت میں کیوں نہیں چلا جاتا؟؟

زجر برائے مشرک

۵......کیا مشرک انسان کا یہ خیال ہے کہ اُس پر کوئی قدرت نہیں رکھتا؟ جیسا کہ اشد بن کلدہ پہلوان تھا، جس کے پاؤں کے نیچے سے سب لوگ مل کر بھی چمڑا نہیں نکال سکتے تھے اور لوگوں پر مال خرچ کر کے اپنا جماعتی بنا تا تھا، کہتا تھا کہ بالفرض قیامت قائم ہوگئی تو مجھے کوئی گرفتار کر کے سزا نہیں دے گا، مجھے لوگ بھی چھڑا لیں گے۔ اسے زجر

ہے۔ وہاں نہ طاقت کام آئے گی نہ لوگ چھڑا سکیں گے، بلکہ اس سے پوچھا جائے گا یہ مال کہاں سے کمایا تھا؟ کہاں خرچ کیا تھا؟ جواب نہیں دے سکے گا۔ اسے سزا ہوگی۔

انعاماتِ الٰہی

۸......مشقتوں کے بعد احسانات کا بیان شروع ہوا ہے۔

پہلی چیز...... اللہ تعالیٰ نے انسان کو دو آنکھیں دیں جن سے وہ مناظر دیکھ کر ایمان لاسکتا ہے۔ دشمن دوست میں تمیز کرسکتا ہے۔ خوبصورت چیزوں سے محظوظ اور بدصورت چیزوں سے دور ہوسکتا ہے، قرآن پاک اور دیگر کتابوں کو دیکھ کر پڑھ سکتا ہے، اپنے بیوی بچوں اور اموال کی نگرانی کرسکتا ہے۔

دوسری چیز......زبان دی جس سے دل کی بات ظاہر کرسکتا ہے، توحید کا اقرار، قرآن کی تلاوت، دینی کتابوں کا مطالعہ اور تبلیغ کرسکتا ہے، پڑھ پڑھا سکتا ہے۔

تیسری چیز......دو ہونٹ دیئے، جن سے کلام میں مدد ملتی ہے۔ کھانے پینے پھونکنے میں معاون ہوتے ہیں، دانتوں کو چھپاتے ہیں، اگر دانت کھلے رہ جائیں تو بہت بدصورت لگیں۔

چوتھی چیز......اللہ نے خیر وشر کے دو راستے دکھائے۔ خیر کے راستے پر چل کر جنت جاسکتا ہے، جہاں اس کی ہر مراد پوری ہوگی اور شر کے راستے پر چل کر جہنم میں جاسکتا ہے، جہاں ہر قسم کا عذاب ہوگا۔

مشکل گھاٹی

۱۱......غلاموں کو آزاد کرانا یا مقروضوں کا قرض ادا کرنا، بھوکوں کو کھانا کھلانا، یتیموں کی دیکھ بھال کرنا، مسکینوں کو جو مٹی میں لتھڑے پڑے ہوں کھانا وغیرہ دینا۔ یہ مشکل گھاٹی ہے باقی فخر وتکبر کے موقعہ پر ریا کرتے ہوئے خرچ کرنا آسان لگتا ہے، غریبوں پر خرچ کرنا بہت مشکل محسوس ہوتا ہے۔ قبولیت اعمالِ صالح کے لیے ایمان لانا بھی شرط ہے اور ایک دوسرے کو صبر اور رحمت یعنی نرمی کرنے پر بھی ایک دوسرے کو تلقین کرتے رہیں ایسے خوش نصیب لوگوں کو اعمالنامہ دائیں ہاتھ میں ملے گا، ان کے مقابلے میں کافر لوگوں کو بائیں ہاتھ میں اعمالنامہ ملے گا، یہی لوگ اصحاب الشمال کہلاتے ہیں ان کو جہنم کی آگ میں ڈال کر آگ ان پر بند کردی جائے گی، وہ ہمیشہ کے لیے قید ہو جائیں گے۔

تمت خلاصة سورة البلد الحمد لِلّٰہ ربّ العٰلمین والصّلٰوۃ والسّلام علٰی رسول ربّ العالمین۔ اللّٰھم اغفر لی وارحمنی یا ارحم الرّاحمین۔

۲۰ ربیع الاول ۱۴۴۴ھ/ ۱۷ اکتوبر ۲۰۲۲ء

سُوْرَةُ الشَّمْسِ مَكِّيَّةٌ

[ترتیب قرآنی (۹۱) ترتیب نزولی (۲۶) آیات (۱۵) رکوع (۱)]

ربط: سورۃ البلد میں اصحاب المیمنہ اور اصحاب المشئمہ کا بیان تھا، اب سورۃ الشمس میں نفس زکیہ اور خبیثہ کا یعنی کامیاب اور نا کام انسان کا بیان ہے۔

خلاصہ: شروع میں سات شواہد پیش کر کے نیک اور بدنفس کے درمیان فرق بیان کیا گیا اور آخر میں تخویف اور تذکیر کا بیان ہے۔

تمہید

تمہید میں سات قسمیں مقابل اشیاء کی اٹھا کر نفس زکیہ اور نفس خبیثہ کا تقابل ثابت کیا گیا ہے۔

پہلا تقابل: سورج اور چاند کے درمیان ہے، سورج ایک سائز میں رہتا ہے اس کی روشنی تیز اور گرم ہوتی ہے اس کی روشنی اللہ کی عطا کردہ ہے کسی مخلوق سے حاصل نہیں کرتا اس کی روشنی سے کھیتیاں اور پھل پکتے ہیں چاند ایک سائز میں نہیں رہتا، گھٹتا بڑھتا ہے، اس کی روشنی ٹھنڈی ہوتی ہے اور روشنی سورج سے حاصل کرتا ہے، اس کی روشنی میں کھیتیاں پھل سبزیاں بڑھتی ہیں۔

دوسرا تقابل: دن اور رات میں ہے، دن روشن ہوتا ہے اس میں دنیا جاگ جاتی ہے، چہل پہل ہوتی ہے، ہر چیز اپنی روزی کے حصول میں گھر سے باہر نکل جاتی ہے اور رات اندھیری ہوتی ہے، ہر چیز سمٹ کر گھر آجاتی ہے، سناٹا چھا جاتا ہے، تھکاوٹ اُتارنے کے لئے ہر چیز سو جاتی ہے۔

تیسرا تقابل: آسمان اور زمین میں ہے، آسمان اوپر بلندیوں میں ہے، اُس پر چاند سورج ستارے ملائکہ رہتے ہیں، جنت بھی اوپر ہے، بارش اوپر سے برستی ہے۔ اور زمین پستی کی طرف ہے اس پر سمندر ہیں اور دریا بہتے ہیں، اس میں مختلف خزانے ہوتے ہیں۔ سونا، چاندی، معدنیات، کوئلہ، نمک، پہاڑ، وادیاں، حیوانات، حشرات الارض، باغات اور کھیتیاں ہوتی ہیں، اس میں مردے دفن ہوتے ہیں۔

چوتھا تقابل: نفس مخلوق اور بنانے والے خالق کا تقابل، نفس مخلوق اللہ خالق ہے، اللہ تعالیٰ نے نفس میں خیر وشر کا الہام کیا ہے جو دو مقابل کی چیزیں ہیں۔

جوابِ قسم

۹......قسم کے بعد جوابِ قسم میں ہے کہ جس طرح اوپر آٹھ چیزیں مقابل شمار کی گئی ہیں اسی طرح انسان بھی مقابل ہوتے ہیں۔ بعض ان میں کامیاب ہوتے ہیں بعض نا کام ہوتے ہیں، اس پر اوپر کی آٹھ چیزیں شاہد ہیں۔ وہ انسان کامیاب ہے جس سے اپنے آپ کو اطاعتِ الٰہی کر کے پاک بنالیا اور ناکام انسان وہ ہے جس نے اپنے آپ کو معصیت میں دھنسا کر رکھ دیا۔ اَللّٰهُمَّ اٰتِ نَفْسِىْ تَقْوٰهَا وَزَكِّهَا اَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكّٰهَا اَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلٰهَا۔ (مسلم)

تاریخی مثال

۱۱......قومِ ثمود کے بدبخت لوگوں نے منہ مانگا معجزہ اونٹنی کو قتل کیا، اللہ نے انہیں ہلاک کر دیا اور ان کی معصیت کی وجہ سے خاک کے برابر کر دیا، اللہ تعالیٰ انجام سے نہیں ڈرتا۔ کیونکہ دنیا کے بادشاہ جب کسی قوت والے شخص پر ہاتھ ڈالتے ہیں انہیں ڈر ہوتا ہے کہیں اس کے متبعین مجھے نقصان نہ پہنچا دیں، اللہ تعالیٰ کو یہ ڈر نہیں ہوتا ہے کیونکہ کسی میں یہ طاقت نہیں کہ وہ اللہ سے انتقام لے۔

تمت خلاصة سورة الشمس ، الحمد لِلّٰه ربّ العالمين والصّلوٰة والسّلام على سيّد المرسلين۔ اللّٰهم اغفر لى وارحمنى وارزقنى يا ارحم الرّاحمين۔

۲۱ ربیع الاول ۱۴۴۴ھ / ۱۸ اکتوبر ۲۰۲۲ء

سُورَةُ اللَّيْلِ مَكِّيَّةٌ

[ترتیب قرآنی (۹۱) ترتیب نزولی (۲۶) آیات (۱۵) رکوع (۱)]

ربط: سورۃ الشمس والے مضامین اس میں نئے انداز میں دُہرائے گئے، اس میں بھی قسم اور تقابل ہے۔
خلاصہ: شروع میں اختلافِ اعمال پر شواہد کا بیان، جنتی شخص کے اوصاف اور جہنمی مجرم کے اعمال کا بیان ہے۔
ہدایتِ الٰہی، اندازِ الٰہی اور وعدۂ الٰہی کا بیان بھی ہے۔

تمہید

ا......تمہید میں قسم اور جوابِ قسم کا بیان، مقسم بہ جوابِ قسم پر بھی شاہد ہے۔
پہلا تقابل: دن اور رات کا تقابل ہے۔ جب رات کی سیاہی چھا جاتی ہے دن کی روشنی چھپ جاتی ہے، سناٹا چھا جاتا ہے، ہر چیز سکون میں آ جاتی ہے اور دن اس کے مقابلے میں روشن ہوتا ہے اس سے رات کی تاریکی دور ہو جاتی ہے ہر چیز اپنے کام کی طرف نکل جاتی ہے۔
دوسرا تقابل: اللہ تعالیٰ نے مذکر و مؤنث کو مقابل پیدا کیا ہے، ان سے بچے پیدا ہوتے ہیں، مخلوق بڑھتی جاتی ہے۔

جوابِ قسم

۴......جس طرح رات، دن اور مذکر و مؤنث متقابل ہیں اسی طرح تمہاری کوششوں کے زاویے بھی مختلف ہیں۔ بعض جنت والے اعمال کر کے جنت کی طرف رواں ہیں اور بعض جہنم والے اعمال کر کے جہنم کی طرف دوڑے جا رہے ہیں۔

جنتیوں کے عقائد و اعمال

۵......جنت کو جانے والے دل میں تقویٰ رکھتے ہیں، اپنے مال ضرور تمندوں پر خرچ کرتے ہیں، بھلی بات کی تصدیق کرتے ہیں، اللہ کی مہربانی سے ان کو شریعت پر چلنا آسان ہوتا ہے اور وہ آسانی کے ساتھ جنت میں چلے

جائیں گے، ان کی قبر بھی آسان ہوگی منکر نکیر کے سوالات کے جواب بھی آسان ہوں گے، محشر میں حساب بھی آسان ہوگا، جنت میں تو آسانی ہی آسانی ہوگی۔

جہنمی گروہ کے اوصاف

ان کے دلوں میں شرک کی تاریکی ہوتی ہے، بخل کرتے ہیں، اللہ کی راہ میں مال خرچ نہیں کرتے، بے پرواہی کرتے ہیں، اپنے عقیدے اور اعمال ٹھیک نہیں کرتے، اچھی بات کو جھٹلاتے ہیں۔ قیامت، جنت اور جہنم کی تکذیب کرتے ہیں، ان کے لیے گناہ کرنا آسان ہوتا ہے اور جہنم والے مشکل کام آسانی سے کرتے ہیں۔ ان کی زندگی موت، قبر، حشر سب مشکل ہوں گے، مشکل کی جگہ جہنم میں جا پہنچیں گے۔

ہدایتِ الٰہی

۱۲......اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ہم راہ دکھاتے ہیں رسول بھیج کر، کتابیں نازل کر کے، دل و دماغ دے کر، ہدایت اور ضلالت کے راستے واضح کر دیئے ہیں، ان پر چلنا انسان کا اپنا کام ہے۔ دنیا اور آخرت کے مالک اللہ تعالیٰ ہیں، دنیا کو دارالعمل بنایا، آخرت کو دارالجزاء بنایا ہے، اس نے جہنم کی بھڑکتی ہوئی آگ سے ڈرا دیا ہے، اس میں بد بخت کافر و مشرک منافق لوگ داخل ہوں گے جو رسول کی تکذیب اور ایمان سے روگردانی کرتے ہیں۔

اور جہنم سے وہ خوش نصیب لوگ دور رکھے جائیں گے جو پرہیزگار دل والے ہیں، اپنا مال اللہ کی راہ میں اپنے آپ کو پاک کرنے کے لئے خرچ کرتے ہیں۔ کسی کے احسان اُتارنے کے لیے نہیں کیونکہ ان پر کسی بندے کا احسان نہیں ہوتا، وہ اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لیے خرچ کرتے ہیں، تو اللہ تعالیٰ بھی ان خوش نصیبوں کو اتنا دیں گے کہ وہ راضی ہو جائیں گے۔

ان آخری آیات کا مصداق حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں، انہوں نے اللہ کی رضا کے لیے حضرت بلال، حضرت زنیرہ، حضرت عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہم کو خرید کر آزاد کر دیا۔

تمت سورۃ اللّیل الحمد لِلّٰہ ربّ العٰلمین والسّلام والصّلوٰۃ علٰی سیّد المرسلین۔ اللّٰھم اغفر لی وارحمنی وارزقنی یا ارحم الرّاحمین۔

۲۱ ربیع الاول ۱۴۴۴ھ / ۱۸ اکتوبر ۲۰۲۲ء

............☆............

سُورَةُ الضُّحٰی مَکِّيَّةٌ

[ترتیب قرآنی (۹۳) ترتیب نزولی (۱۱) آیات (۱۱) رکوع (۱)]

ربط: (۱) پہلی سورتوں میں توحید اور تزہید کا مضمون مکمل ہوا، اب سورۃ الضحیٰ سے مبلغ اعظم کی شانِ محبوبیت کا بیان شروع ہوا ہے۔ (۲) سورۃ اللیل میں اتقی اُمت کی رضا کا بیان تھا اس سورۃ میں صاحبِ اُمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا کا بیان ہے۔

خلاصہ: تسلی رسول ﷺ، ہر آن ترقی اور محبوبیتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان اور شواہد، تین انعام، تین احکام کا بیان ہے۔

شانِ نزول

مختلف اقوال کے مطابق ۱۲ سے ۴۰ دن تک وحی رُکی رہی تو مشرکین کہنے لگے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا خدا ناراض ہو گیا ہے۔ ایک روایت میں ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیماری کی وجہ سے دو رات تہجد کے لیے نہیں اُٹھے تو ابولہب کی بیوی اُم جمیل کہنے لگی: تیرا شیطان تجھے چھوڑ گیا ہے۔ تو وحی نازل ہوگئی کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو چھوڑا ہے نہ ناراض ہوا ہے بلکہ مزہ بڑھانا ہے۔ یہ بات قسم کے ساتھ فرمائی کہ چاشت کی قسم اور رات کی قسم جب وہ اپنے پردے لٹکا کر چھا جائے یعنی چاشت کے وقت خوب روشنی ہوتی ہے جلوت کا مزہ آتا ہے اور رات کا اندھیرا چھا جانے سے سکون ہوتا ہے نیند کا اور خلوت کا مزہ آتا ہے۔ اسی طرح فترتِ وحی میں قبض اور انتظار کا مزہ ہوتا ہے اور نزولِ وحی میں وصال ولِقاء کا مزہ آتا ہے۔ دونوں چیزیں مزے کی ہیں۔ ان کے بدلنے سے مزہ بدلتا رہتا ہے اور بڑھتا رہتا ہے۔ آپ یقین رکھیں آپ کے رب نے جب سے آپ کو چُن لیا ہے چھوڑا نہیں، جب سے آپ کے ساتھ محبت کی ناراض نہیں ہوا، آپ کی تو ہر دوسری گھڑی پہلی سے افضل اور محبت کے بڑھنے کی ہے۔ سورج غروب ہونے کے بعد نئی صبح لے کر آتا ہے، آپ کی آخرت بھی دنیا سے بہتر ہے، ہم آپ کو شفاعتِ کبریٰ کا حق دیں گے۔ آپ کے جھنڈے کے نیچے تمام انبیاء کے جھنڈے ہوں گے۔ آپ کی امت کے بارے میں آپ کو راضی کریں گے، آپ کو مقامِ محمود پر فائز کریں گے۔ یہ سب محبت کی باتیں ہیں۔ آپ کا رب آپ کو اتنا دے گا کہ آپ راضی ہو جائیں گے۔

تین انعام

٦...... آپ کے لیے تین انعامات کا ذکر ہے (۱) آپ کو یتیم پایا اچھا ٹھکانہ دیا (۲) آپ کو دین سے ناواقف اور دین کا متلاشی پایا قرآن اور شریعت بھیج کر واقف کر دیا، اولین اور آخرین کے علوم عطا کیے۔ (۳) آپ کو تنگدست پایا غنی کر دیا۔ مکہ کی مالدار عورت حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا سے شادی کرادی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُن کی ساری دولت کے مالک بن گئے، انہوں نے اپنا سارا مال حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مِلک کر دیا تھا۔

تین احکام

۹...... تین احکام یہ ہیں۔ (۱) آپ یتیم کو نہ دبایا کریں آپ خود یتیم رہ چکے ہیں۔ (۲) سائل کو نہ جھڑکنا، سائل مال کا ہو یا علم کا، اگر کچھ پاس ہو تو دے دینا اگر نہ ہو تو اُسے اچھے انداز میں لوٹا دینا۔ (۳) آپ اپنے رب کی نعمت کے شکر میں اشاعتِ دین کیلئے بیان اور عمل کرتے رہیں۔

تمت خلاصة سورة الضُّحٰی بفضل اللّٰہ عزّوجل، والحمد لِلّٰہ ربّ العالمین۔ ربّ صلّ وسلّم دائمًا ابدًا علی حبیبك خیر الخلق کلّھم۔ ربّ اغفر وارحم وانت خیر الرّاحمین۔ (ابو عبید)

۲۱ ربیع الاول ۱۴۴۴ھ / ۱۸ اکتوبر ۲۰۲۲ء

سُورَةُ الۡاِنۡشِرَاحِ مَكِّيَّةٌ

[ترتیب قرآنی (۹۴) ترتیب نزولی (۱۲) آیات (۸) رکوع (۱)]

ربط: سورۃ الضحیٰ میں مشرکین کے اعتراض پر تسلی رسول تھی، اب سورہ انشراح میں مشرکین کے اُس اعتراض پر تسلی ہے جو انہوں نے صحابہ کرامؓ پر کیا، کہ تم اس پیغمبر کی اطاعت کرتے ہو جو فقیر ہے مالدار نہیں۔ پہلے بھی تین انعامات کے ساتھ تسلی دی تھی اب بھی تین انعام کے ساتھ تسلی ہے۔

خلاصہ: شروع میں تین انعامات کے ساتھ تسلی ہے اور آخر میں دو احکام ہیں۔

تمہید

ا.....چار آیات میں تین انعامات کا بیان ہے، مشرکین نے آپ کو تنگدستی کا طعنہ دیا تو اللہ نے تین انعام ذکر کر کے ان کا منہ بند کر دیا۔

پہلا انعام: اللہ تعالیٰ نے آپ کا سینہ اتنا کشادہ کر دیا جس میں عالَمِ غیب اور عالَمِ شہادۃ کے دونوں علوم جمع ہو گئے، ایمان اور اطمینان بھی پوری طرح بھر دیا۔ افادہ اور استفادہ کے دونوں مَلکے جمع کر دیئے، آب زمزم سے دھو کر وہ مادہ نکال دیا گیا جس سے شیطان وساوس ڈال سکتا ہے۔ (مسلم)

دوسرا انعام: آپ کا بوجھ ہٹا دیا، وہ معصیت کا بوجھ ہے۔ آپ سے کبھی معصیت صادر نہ ہوگی، بالفرض صادر ہو جاتی تو کمر توڑ کر رکھ دیتی۔ دوسرا وحی کا بوجھ جو شروع میں بہت گراں تھا، یا وہ تکالیف کا بوجھ ہے جو آپ نے تیرہ سال برداشت کیا، ہجرت کے بعد وہ ہٹا دیا گیا، فتوحات کا سلسلہ شروع ہو گیا۔

تیسرا انعام: اللہ تعالیٰ نے آپ کا ذکر بلند کر دیا۔ آپ پر قرآن اُتارا جو قیامت تک پڑھایا جاتا رہے گا، آپ کی یاد رہے گی۔ بہت سے احکام میں آپ کے نام کو اپنے نام کے ساتھ رکھا مثلاً اذان، اقامت، تشہد، خطبات، کلمہ توحید و شہادت میں۔ پورے عالم میں آپ کے متبعین پھیلا دیئے جو آپ کا نام ذکر کرتے رہتے ہیں، آپ کی سنت کی حفاظت کرتے ہیں۔ مشرکو! معترضو! ذرا سوچو یہ چیزیں مال کی فراوانی سے نہیں حاصل ہوتیں۔

یہی ہوا دولت پر ناز کرنے والے بے نشان ہو گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک چمکتا ہے چمکتا رہے گا۔ کسی نے شعر کہا:

ضَمَّ الْاِلٰـهُ اِسْمَ النَّبِيِّ اِلَى اسْمِهٖ
اِذَا قَالَ فِي الْخَمْسِ الْمُؤَذِّنُ اَشْهَدُ
وَشَقَّ لَهُ مِنْ اِسْمِهٖ لِيُجِلَّهُ
فَذُوا الْعَرْشِ مَحْمُوْدٌ وَهٰذَا مُحَمَّدُ

"اللہ نے نبی کا نام اپنے نام سے جوڑ دیا جب مؤذن پانچ نمازوں میں اَشْهَدُ کہتا ہے اور اپنے نام کے مادے سے نبی کا نام نکالا، عرش والا محمود اور یہ محمد ہے"۔

جسمانی نعمتیں

۵...... ہر تنگی کے بعد آسانی ہوتی ہے۔ یہاں عُسر کے ساتھ یُسر نکرہ آیا ہے، یہ اصول ہے معرفے کا اعادہ معرفے کے ساتھ ہو تو ثانی عین اول ہوتا ہے اور نکرے کے اعادے سے ثانی غیر اول ہوتا ہے۔

اِذَا اشْتَدَّتْ بِكَ الْبَلْوٰى
فَفَكِّرْ فِيْ اَلَمْ نَشْرَحْ
فَعُسْرٌ بَيْنَ يُسْرَيْنِ
اِذَا كَرَّرْتَهُ فَافْرَحْ

"جب تجھے مصیبت پہنچے تو الم نشرح میں سوچا کر، تو معلوم ہوگا ایک مشکل میں دو آسانیاں ہوں گی، اسے بار بار پڑھ کر خوش رہ"۔

کامیابی کے دو اصول

۷...... جب تبلیغ اور دیگر اشغال سے فارغ ہوں تو عبادت میں لگ جائیں۔ جب عبادت سے فارغ ہوں تو اللہ کی طرف رغبت کریں یعنی دعا میں لگ جائیں، اپنی ضرورت کی چیزیں اللہ سے مانگیں۔

تمت خلاصة سورة الانشراح بتوفيق الإله والصلوة والسلام على رسول الله، اللّٰهم اغفر لي وارحمني۔

۲۲ ربیع الاول ۱۴۴۴ھ/ ۱۹ اکتوبر ۲۰۲۲ء

☆

سُورَةُ التِّينِ مَكِّيَّةٌ

[ترتیب قرآنی (۹۵) ترتیب نزولی (۲۸) آیات (۸) رکوع (۱)]

ربط: پہلی دو سورتوں میں تسلی کا بیان اور احکام تھے، اِس سورۃ میں ہے توحید کا اونچا مقام موحّدین کو ملتا ہے اور منکرینِ توحید جہنم کے نچلے درجے میں جائیں گے۔

خلاصہ: شروع میں قسمیہ انداز میں جمالِ انسان کو چار دلائل سے ثابت کیا۔ تخویف، بشارت اور جزاء سزا کا بیان بھی ہے۔

تمہید

۱......التین ایک پھل دار درخت ہے اُسے انجیر کہتے ہیں، مراد انجیروں کا علاقہ ہے۔ جہاں ابراہیم علیہ السلام ہجرت کر کے گئے تھے وہ آپ کا مسکن بنا۔ زیتون بھی کثیر المنافع درخت ہے۔ یہ دمشق میں کثرت سے ہوتا ہے۔ جہاں عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے تھے (بیت المقدس میں) طورِ سینین ایک پہاڑ ہے جہاں موسیٰ علیہ السلام کو نبوت ملی تھی، البلد الامین مکہ مکرمہ ہے جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مولد و مسکن ہے۔ مطلب یہ ہے کہ یہ چاروں خوبصورت مقام شام، دمشق، کوہِ طور اور مکہ مکرمہ گواہ ہیں کہ انسان بہت خوبصورت ہے یا ان کے مکین حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم گواہ ہیں کہ انسان بہت خوبصورت ہے، ان کی عظمت اور جمال شاہد ہے۔

جوابِ قسم

۴......اللہ نے انسان کو بہترین ساخت میں خوبصورت بنایا، اس کی ظاہری حالت بھی خوبصورت ہے اور باطن میں کمالات کی خوبصورتی ہے......۔ ابن عربیؒ فرماتے ہیں انسان سے زیادہ کوئی چیز خوبصورت نہیں، انسان کو اللہ نے عالم، متکلم، قادر، سمیع بصیر حکیم مختار بنایا۔ نظر و فکر و قیاس و استنباط کی بہترین صلاحیتوں والا بنایا۔ بری، بحری اور فضائی مخلوق سے خدمت لیتا ہے، علمی برتری سے مسجود الملائکہ بنا، دشمنِ خدا کا مبغوض ہے اور اپنے دشمن کو قابو بھی کر لیتا ہے۔

انسان کی ذلت

۵......اتنی اونچی شان والا انسان جب اپنے فرضِ منصبی سے ہٹ جاتا ہے تو پھر انتہائی پستی میں جا گرتا ہے۔

وہ جہنم کا نچلا طبقہ اور درکہ ہے۔

بزرگا ڈیکھ بزرگی دور ہے　اُچّی لمبی لال کھجور ہے
چڑھ گیوں تاں مِٹھا میوہ　ڈھے پیوں تاں مٹکا چُور ہے

بشارت

۶......جو انسان اپنے فرض منصبی پر قائم رہتا ہے۔ اپنے عقائد، عبادات، اخلاق، معاملات، معاشرت اصول شرعی کے مطابق رکھتا ہے۔ وہ جنت میں نہ ختم ہونے والا اجر پائے گا اُس کا حسن و جمال بھی بڑھ جائے گا۔

تنبیہ

۷......منکرینِ قیامت کو خطاب ہے کہ مجازاتِ اعمال کے دلائل ظاہر ہو جانے کے بعد تجھے کون سی چیز انکارِ قیامت پر آمادہ کر رہی ہے (ایسی چیز تو کوئی نہیں ہے) تنبیہ فرمائی پھر تو کیوں منکر بنا ہوا ہے۔

حاکمیتِ باری تعالیٰ

۸......آخری آیت اللہ تعالیٰ کی حاکمیت پر دلیل ہے، اللہ تعالیٰ بادشاہوں کے بھی بادشاہ ہیں، بادشاہ کا کام ملک میں مجرم پیشہ انسانوں کو سزا دینا اور فرمانبرداروں کو انعام دینا بھی ہوتا ہے۔ اس واسطے حقیقی بادشاہ اللہ تعالیٰ دارالجزاء میں مجرموں کو سزا اور فرمانبرداروں کو انعام ضرور دیں گے، لہٰذا قیامت کا یقین کرو اور اصول شرعی کے مطابق تیاری کرو اور انعام پاؤ۔ اس آخری آیت کی تلاوت کے بعد بَلٰی وَأَنَا عَلٰی ذَالِکَ مِنَ الشَّاهِدِیْنَ پڑھنا حدیث میں آیا ہے۔

تمت خلاصة سورة التین الحمد لِلّٰه ربّ العالمین و الصّلوة و السّلام علی سیّد المرسلین۔ اللّٰهم اغفر لی وارحمنی۔

۲۲ ربیع الاول ۱۴۴۴ھ / ۱۹ اکتوبر ۲۰۲۲ء

سُوْرَةُ الْعَلَقِ مَكِّيَّةٌ

[ترتیب قرآنی (۹۶) ترتیب نزولی (۱) آیات (۱۹) رکوع (۱)]

ربط: سابقہ سورتوں میں توحید، تسلی، حشر نشر کا بیان تھا، اس سورۃ میں تلاوت کا حکم ہے۔
خلاصہ: پہلی پانچ آیات پہلی وحی ہیں جن میں اللہ کے پانچ صفات مذکور ہیں۔ حکم تلاوت، تعلیم بالقلم، تین انعام، انسان کا مرض، سببِ مرض، علاجِ مرض، کامیابی کے تین اصول کا بیان ہے۔

پہلی وحی

۱......پہلی وحی میں بسم اللہ کے ساتھ تلاوت کا حکم دیا گیا اور اللہ تعالیٰ کا خالق اور رب ہونے کے ساتھ تعارف کرایا گیا۔ تین انعامات کا ذکر ہے۔

پہلا انعام: ۲......اللہ نے انسان کو جمے ہوئے خون سے پیدا کیا اُسے مختلف مراحل سے گزار کر سمیع بصیر انسان بنایا۔

دوسرا انعام: ۳......اللہ نے کتاب نازل کر کے انسان کو تلاوت کا حکم دیا، جس میں اُس کا بہت فائدہ ہے۔

تیسرا انعام: ۴......اللہ تعالیٰ نے قلم کے ذریعے انسان کو تعلیم کے زیور سے مزین کیا (قلم کے فوائد مقاصد القرآن میں دیکھیں) یہ پانچ آیات حقیقۃً پہلی وحی ہیں اور مکمل سورۃ پہلی سورۃ الفاتحہ ہے، احکام میں پہلی وحی سورۃ المدثر کا پہلا حصہ ہے۔

مرضِ انسان

۶......سرکشی انسان میں مرض ہے جس کی وجہ سے حدودِ الٰہی کو پامال کرتا ہے، تکبر کرتا ہے، قرآن پاک سے استفادہ کرنے سے محروم ہو جاتا ہے، تو سرکشی حرمان کا سبب ہے۔

علاجِ مرض

۸......قیامت کا یقین کرنا، جزا سزا کا عقیدہ رکھنا سرکشی اور تکبر کا علاج ہے۔

سرکشی کا انجام

۹......سرکش انسان تکبر کرتا ہے اور نیک لوگوں کو بھی نیکی سے روکنا شروع کر دیتا ہے جیسا کہ ابوجہل سرکش تھا حضور علیہ السلام اور صحابہ کرامؓ کو بیت اللہ میں عبادت سے روکتا تھا۔ یہاں **عبد** سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، عبدیت اللہ کے ہاں اونچا درجہ ہے، اس واسطے اللہ نے جب بھی کوئی بڑا انعام آپ کو دیا لفظ **عبد** استعمال کیا۔

مشنِ رسول ﷺ

۱۱......آپ علیہ السلام کا کام شریعت کی راہ دکھانا اور تقویٰ سکھانا تھا۔

کفرِ ابی جہل

۱۳......ابوجہل بدعقیدہ اور بدعمل تھا، دینِ حق سے روکتا اور اطاعتِ رسول سے روگردانی کرتا تھا۔

حاضر وناظر اللہ ہی ہے

۱۴......کیا سرکش کو معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ دیکھ رہا ہے، سرکشی پر سخت گرفت کرے گا؟

فائدہ: جو شخص اس آیت کا ورد رکھے اور اس کے مطلب کو مستحضر رکھے، گناہوں سے بچ جائے گا۔

گرفتِ خداوندی

اگر وہ سرکشی سے باز نہ آیا تو ہم اس کی خطا کار پیشانی سے پکڑ کر گھسیٹ کر جہنم میں دے ماریں گے، وہ اگر اپنے مجلس کے لوگوں کو مدد کے لیے بلا سکتا ہے تو بلا لے۔ ہم بھی جہنم کے داروغوں کو حکم دیں گے وہ اس کو گھسیٹ کر جہنم میں پھینک دیں گے۔

ایک دفعہ ابوجہل نے مددگاروں کی ڈینگ ماری تھی (مقاصد القرآن میں دیکھیں)۔

تسلیٔ رسول ﷺ

آپ تسلی رکھیں ایسا کبھی نہیں ہوگا کہ ہم ابوجہل کو پکڑیں اور اس کے مددگار آ کر اس کو چھڑا لیں، آپ اس کی بات نہ مانیں اور مسجد میں نماز پڑھتے رہیں، اللہ کا قرب حاصل کرتے رہیں کیونکہ نماز سے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے۔

تمت خلاصة سورة العلق بتوفيق الرّب ، الحمد للّٰه ربّ العالمين والصّلوة والسّلام على سيّد المرسلين اللّٰهم اغفر لي وارحمني۔

۲۲ ربیع الاول ۱۴۴۴ھ / ۱۹ اکتوبر ۲۰۲۲ء

سُورَةُ الْقَدْرِ مَكِّيَّةٌ

[ترتیب قرآنی (۹۷) ترتیب نزولی (۲۵) آیات (۵) رکوع (۱)]

ربط: سورۃ العلق میں تلاوت کا حکم تھا، القدر میں نزولِ قرآن اور عظمتِ قرآن کا بیان ہے۔

خلاصہ: زمانۂ نزولِ قرآن، عظمتِ قرآن، لیلۃ القدر کے فضائل، کیفیت نزولِ قرآن

تعارف قرآن

ا......اللہ تعالیٰ نے قرآن کو نازل کیا، جبرئیل علیہ السلام لائے، لیلۃ القدر میں ایک دم لوحِ محفوظ سے آسمانِ دُنیا پر اُترا، اس سے عظمتِ قرآن کا ظہور ہوا۔ جس رات میں اُترا اُس رات کی عظمت ہزار ماہ سے بھی زیادہ ہے۔ اس سے اندازہ لگائیں جس اُمت کیلئے اُترا جب وہ اُس پر عمل کرے گی اُس کی عظمت کتنی زیادہ ہوگی۔

وجہ تسمیہ لیلۃ القدر

القدر کے تین معانی ہیں (۱) اندازہ: اس رات بھی سال بھر کے امور کا اندازہ کرلیا جاتا ہے مثلاً کتنے لوگ مریں گے، کتنے پیدا ہوں گے، کتنوں کو عزت ملے گی، کتنے ذلیل ہوں گے، کتنوں کی روزی تنگ ہوگی اور کتنوں کو خوشحالی حاصل ہوگی وغیرہ (۲) قدر کا معنیٰ عظمت ہے، تو اس رات کی عظمت ہزار گنا بڑھ جاتی ہے اور عبادت کرنے والوں کو ہزار مہینے کی عبادت کا ثواب دے کر عظمت دی جاتی ہے۔ (۳) القدر کا معنیٰ تنگی، اس رات آسمان سے اتنے فرشتے اُترتے ہیں کہ زمین بھر کر تنگ ہو جاتی ہے، اس رات خاص مخلوق جو آسمانوں میں عبادت کرتی رہتی ہے وہ فرشتوں کی خاص قسم ہے وہ بھی اور روح الامین بھی اپنے رب کے حکم سے زمین پر اُتر آتے ہیں، یہ رات ساری فضیلت والی ہے، غروبِ آفتاب سے طلوعِ فجر تک رہتی ہے۔ لیلۃ القدر کی تعیین میں ۴۴ اقوال ہیں، اہم قول رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتیں ہیں۔

شانِ نزول میں بہت سی احادیث ہیں، ''مقاصد القرآن'' میں باحوالہ دیکھ لی جائیں۔

تمت خلاصة سورة القدر الحمد لله رب العالمين، والصلوة والسلام على سيد المرسلين۔ اللّٰهم اغفر لی وارحمنی۔ (ابوعبید)

۲۲ ربیع الاول ۱۴۴۴ھ / ۱۹ اکتوبر ۲۰۲۲ء

سُوْرَةُ الْبَيِّنَةِ مَكِّيَّةٌ

[ترتیب قرآنی (۹۸) ترتیب نزولی (۱۰۰) آیات (۸) رکوع (۱)]

ربط: سورۃ القدر میں نزولِ قرآن اور عظمتِ قرآن کا بیان تھا، سورۃ البیّنہ میں منکرینِ قرآن سے شکوی ہے کہ ایسی عظیم الشان کتاب سے اعراض کرتے ہیں۔

خلاصہ: شکوی، تفرقہ بازی کی حقیقت، تعلیم کتبِ سابقہ، تخویف اور بشارت کے مضامین ہیں۔

شکویٰ

۱......نزولِ قرآن سے پہلے یہود، نصاریٰ دعا کرتے تھے: اے اللہ! ہماری مدد فرما، آخری زمانے میں آنے والے نبی کے ساتھ، لیکن جب آخری نبی آ گئے تو مخالفت شروع کر دی۔ اہلِ کتاب اس واسطے انکار کرتے کہ وہ بنو اسماعیل میں آئے ہیں اور قریش اپنی سرداری کے زعم میں نبوت کا انکار کرتے، اللہ تعالیٰ نے شکوی کیا جس کے آنے کی دعا کرتے تھے، اس کے آنے کے بعد منکر ہو گئے ہو۔

فریضۂ رسول ﷺ

۲......بیّنہ سے مراد خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور صحف سے مراد احکامِ قرآن ہیں، آپ علیہ السلام کا فریضہ تھا احکام پڑھ کر سناتے تھے۔

اہلِ کتاب کے تفرقے

۴......حق آ جانے اور حق کے روشن دلائل آ جانے کے بعد محض عناد کی وجہ سے اہلِ کتاب ٹکڑے ٹکڑے اور تفرقہ بازی کا شکار ہو گئے، تورات انجیل میں بھی توحید اور دیگر احکام موجود تھے، اس واسطے انہیں حصر کے ساتھ حکم دیا گیا کہ یکسو ہو کر صرف اللہ کی عبادت کریں، نماز قائم کریں مال کی زکوۃ دیں یہی مضبوط دین ہے۔

بدترین مخلوق

۶......کافر بدترین مخلوق ہیں اہلِ کتاب میں سے ہوں یا قریش کے مشرکین میں سے ہوں۔ کافر مشرک کی

جگہ دائمی جہنم ہے، بُری جگہ کیلئے بُرے لوگ مختص ہیں۔

بہترین مخلوق

۷......موحّد مومن ساری کائنات میں سے بہترین مخلوق ہے، دنیا کی کسی قوم سے تعلق رکھتا ہو جب ایمان لائے تو بہتر مخلوق میں سے ہو جاتا ہے اور بہترین جگہ جنت میں جائے گا، جہاں مشروبات کی نہریں جاری ہوں گی اور ان کی ہر خواہش پوری ہوگی، اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوگا، وہ اللہ تعالیٰ سے خوش ہوں گے۔ خصوصی طور پر خشیت رکھنے والے اس انعام کے مستحق ہوتے ہیں۔

اللّٰهم ارنا الحق حقًّا وارزقنا اِتّباعه، وادخل جنّتک وارضِ عنّا.

تمت سورة البيّنة بفضل اللّٰه تعالىٰ۔ الحمد لِلّٰه ربّ العالمين والصّلوٰة والسّلام علىٰ سيّد المرسلين والهٖ واصحابهٖ وازواجهٖ واتباعهٖ اِلىٰ يوم الدّين۔ (ابوعبيد)

۲۲ ربیع الاول ۱۴۴۴ھ / ۱۹ اکتوبر ۲۰۲۲ء

سُورَةُ الزِّلْزَالِ مَدَنِيَّةٌ

[ترتیب قرآنی (۹۹) ترتیب نزولی (۹۳) آیات (۸) رکوع (۱)]

ربط: سورۃ البینہ میں عنادِ مشرکین پر شکویٰ تھا، سورۃ الزلزال میں عنادِ مشرکین پر تخویف ہے۔ مقصد قیامت کا بیان تھا اب ابتداء قیامت کا بیان ہے۔

خلاصہ: قیامت کے نو (۹) احوال بیان کر کے ترغیب دی گئی کہ ہر انسان قیامت کی تیار کر لے۔

احوالِ قیامت

پہلا حال: زمین میں زلزلہ آئے گا وہ اپنے اندر کے بوجھ نکال کر باہر کر دے گی۔

دوسرا حال: زمین کے چھپے ہوئے خزانے اور مدفون مردے باہر آ جائیں گے۔

تیسرا حال: انسان ہکا بکا ہو کر کہے گا: زمین کو کیا ہوا کہ وہ خلاف عادت کام کر رہی ہے؟

چوتھا حال: اللہ تعالیٰ کے پوچھنے پر زمین بول کر اپنی خبریں بتا دے گی۔

پانچواں حال: وہ اپنے رب کے حکم سے بولے گی جیسا کہ وہ دنیا میں اپنے رب کے حکم سے چپ تھی۔

چھٹا، ساتواں حال: لوگ عقائد و اعمال کے مطابق تقسیم ہو جائیں گے (بعض کے چہرے سفید اور بعض کے سیاہ ہوں گے) ان کو ان کے اعمال دکھا دیئے جائیں گے۔

آٹھواں حال: نیک لوگ اپنی نیکی کو دیکھ لیں گے اُس کا اجر پائیں گے۔

نوواں حال: بُرے لوگ اپنی برائی کو دیکھ لیں گے اُس پر سزا پائیں گے یعنی مجازاتِ اعمال حق ہے۔

فائدہ: شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں آخری دو آیات پورے قرآن کا خلاصہ ہیں اور جامع ہیں۔ اس سورۃ کی تلاوت سے چوتھائی قرآن کی تلاوت کا ثواب ملتا ہے۔ (حدیث)

تمت خلاصة سورة الزلزال الحمد لِلّٰه علی کلّ حالٍ۔

۲۲ ربیع الاول ۱۴۴۴ھ / ۱۹ اکتوبر ۲۰۲۲ء

............☆............

سُورَةُ الْعَادِيَاتِ مَكِّيَّةٌ

[ترتیب قرآنی (۱۰۰) ترتیب نزولی (۱۴) آیات (۱۱) رکوع (۱)]

ربط: زلزال میں عناد مشرکین پر تخویف تھی، اس سورۃ میں ظلم کفار پر شکویٰ ہے۔

خلاصہ: انسان کے مرض اور اس کا علاج بتایا گیا، اس پر گھوڑوں کے صفات بیان کر کے شواہد پیش کیے گئے۔

گھوڑوں کے صفات کی قسم

۱......اللہ تعالیٰ نے گھوڑوں کی پانچ صفات کی قسم کھائی۔(۱) مجاہدین کے گھوڑے تیز دوڑتے ہیں، دوڑتے وقت ان کے سینے سے ہپ ہپ کی آواز آتی ہے جو عمدہ گھوڑے کی نشانی ہے۔(۲) وہ پتھروں پر ایسی قوت سے پاؤں مارتے ہیں کہ پتھروں سے آگ کی چنگاریاں نکلتی ہیں۔(۳) گھوڑے رات کو سفر کر کے سویرے دشمن پر لوٹ ڈالتے ہیں (۴) تیز رفتاری کی وجہ سے زمین پر غبار اُڑاتے جاتے ہیں (۵) بلاخوف خطر اپنے مالک کی اطاعت میں دشمنوں کے اندر گھس جاتے ہیں۔

جوابِ قسم

۶......انسان کے اندر کفرانِ نعمت کا مرض ہے، وہ اللہ کی نعمت کا بدلہ ناشکری سے دیتا ہے۔ دوسرا مرض اُس کے دل میں مال کی بہت محبت ہے، اس کے پاس جتنا مال آجائے کہتا ہے ابھی تھوڑا ہے، اس واسطے شکر نہیں کرتا، بخل کرتا ہے، گن گن کر رکھتا ہے۔

علاجِ مرض

۹......اس مرض کا علاج یہ ہے کہ وہ یقین کرلے کہ میں نے میدانِ محشر میں اس کا جواب دینا ہے اور جواب اس کو دینا ہے جو سینے کے راز بھی جانتا ہے، اگر جزا سزا کا یقین کرلے تو مال کی محبت اور بخل دونوں ختم ہو جائیں گے پھر آخرت کی تیاری میں لگے گا۔

تمت خلاصة سورة العاديات بتوفيق ربّ الكائنات، الحمد لِله ربّ العالمين والصّلوة والسّلام على سيّد المرسلين۔ اللّهم اغفر لي وارحمني وارزقني حيوة طيّبة وادخلني جنّتك بغير حساب يا ارحم الرّاحمين۔ آمين (ابوعبيد)

۲۲ ربیع الاول ۱۴۴۴ھ/۱۹ اکتوبر ۲۰۲۲ء

سُوْرَةُ الْقَارِعَةِ مَكِّيَّةٌ

[ترتیب قرآنی (۱۰۱) ترتیب نزولی (۳۰) آیات (۱۱) رکوع (۱)]

ربط: سورۃ العٰدیات میں قبور سے اُٹھنے کا بیان تھا اب القارعہ میں اُٹھنے کے بعد کے حالات کا بیان ہے۔

خلاصہ: اس میں قیامت کے اول اور آخر حالات کا بیان ہے، بشارت اور تخویف کا بیان بھی ہے۔

احوالِ قیامت

۱......قیامت کے روز اجرامِ فلکیہ اور سفلیہ کے تصادم سے شور برپا ہوگا، جس سے ہر چیز بدحواس اور پریشان ہوجائے گی۔ القارعہ کا معنی ہے ''کھڑکانے والی'' مراد قیامت ہے۔

احوال انسان

۴......اُس دن انسان پروانوں کی طرح بدحواس ہوجائیگا، حالانکہ انسان ایک کامل العقل مضبوط چیز ہے اور پہاڑ دھنی ہوئی اُون کی طرح بے وزن ہوکر اڑ رہے ہونگے، حالانکہ پہاڑ جسامت کے لحاظ سے کامل اور مضبوط ہے۔ جب کامل العقل اور کامل الجسامت کا یہ حال ہوگا تو باقی اشیاء کا حال خود سمجھ لو۔

بشارت

۶......جن لوگوں کے نیک اعمال وزن کے وقت برائیوں سے بھاری نکلے وہ عیش والی زندگی کے ساتھ جنت میں جائیں گے۔

تخویف

۷......جن کا نیکیوں کا پلڑا برائیوں کے مقابلے میں ہلکا رہے گا وہ جہنم کے اس طبقے میں جائے گا جس کا نام ہاویہ ہے، جہاں تیز گرم آگ ہوگی۔ الامان الحفیظ، اَللّٰھُمَّ اَعِذْنَا مِنَ النَّارِ۔

فائدہ: وزنِ اعمال کی درج ذیل صورتیں ہیں: اعمال کے لکھے ہوئے رجسٹر تُلیں گے جیسا کہ حدیثِ بطاقہ، صاحبِ اعمال لوگ تُلیں گے جیسا کہ کافر کی ڈاڑھ والی حدیث، یا خود اعمال تولے جائیں گے جیسے آج کل سردی گرمی، بخار تولے جاتے ہیں۔

تمت سورۃ القارعۃ بتوفیق الْاِلٰہ والحمدُ لِلّٰہ ربّ العالمین والصّلوٰۃ علٰی سیّد المرسلین۔

سُورَةُ التَّكَاثُرِ مَكِّيَّةٌ

[ترتیب قرآنی (۱۰۲) ترتیب نزولی (۱۶) آیات (۸) رکوع (۱)]

ربط: سورۃ القارعہ میں بشارت اور تخویف آخرت کا بیان تھا اس سورت میں تزہید یعنی دنیا سے بے رغبتی کا بیان ہے۔

خلاصہ: تکاثر پر تفاخر کرنے پر زجر ہے اور تخویف ہے، تکاثر کہتے ہیں افرادی یا مالی کثرت پر فخر کرنا۔ دونوں فریق کہیں کہ ہم مال میں زیادہ ہیں افراد میں زیادہ ہیں؟ الھی کہتے ہیں کسی چیز میں دلچسپی اتنی بڑھ جائے کہ وہ اہم کاموں سے غافل ہو جائے، مثلاً حصولِ دنیا میں اتنا لگ جائے کہ مقصدِ حیات عبادت کو بھی بھول جائے۔ قبر، حشر، جزاء سزا سے بھی غافل ہو جائے۔ ارشاد باری ہے تم اموال واولاد وافراد میں اتنے مشغول ہو گئے ہو کہ مقابلے میں فاتح ہونے کیلئے قبروں تک جا پہنچے ہو کہ کن کی قبریں زیادہ ہیں، بنو عبد مناف اور بنو سہم نے ایسا کیا۔

تخویفِ اُخروی

۳...... یہ خیال ہرگز درست نہیں کہ کثرتِ مال واولاد سعادت کا باعث ہے، یہ حقیقت تمہیں جلد معلوم ہو جائیگی کہ ہم فضول کاموں میں اُلجھے رہے، اس کا تمہیں یقین آ جائے گا، اگر اسی موجودہ حالت پر رہے تو ضرور جہنم میں جاؤ گے، پھر تمہیں عین الیقین حاصل ہو جائے گا کہ ہم غلط تھے۔

نعمتوں کا سوال

۸...... میدانِ محشر میں تم سے استعمال شدہ نعمتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا، مثلاً صحت، ماکولات، مشروبات، ملبوسات، حکومت، دولت، عزت، ازواج، اولاد، اعضاءِ بدن وغیرہا نعمتیں ہیں۔ حدیث میں ہے پانچ چیزوں کے بارے میں سوال ہوگا۔ مکلّف حیات، جوانی، مال کہاں سے کمایا؟ کہاں خرچ کیا؟ علم پر عمل کتنا کیا؟ یقین تین قسم ہے: علم الیقین جو دلائل سے حاصل ہو۔ عین الیقین جو مشاہدے سے حاصل ہو، حق الیقین جو تجربے سے حاصل ہو۔

تمت سورة التكاثر بالخلاصة، الحمدُ لِلّٰه ربّ العالمين و الصّلوٰة و السّلام على سيّد المرسلين و آله و اصحابه اجمعين۔ اللّٰهم اغفر لي وارحمني وارزقني و توفّني مع الابرار وارزقني زيارت سيّد الابرار عليه السلام۔ (ابو عبيد)

۲۲ ربیع الاول ۱۴۴۴ھ / ۱۹ اکتوبر ۲۰۲۲ء

سُوْرَةُ الْعَصْرِ مَكِّيَّةٌ

[ترتیب قرآنی (۱۰۳) ترتیب نزولی (۱۳) آیات (۳) رکوع (۱)]

ربط: سورۃ التکاثر میں تزہید کا مضمون تھا، سورۃ العصر میں ترقی کے ساتھ یہی مضمون آیا ہے کہ تم کثرت پر فخر کرتے ہو، ذرا باپ دادوں کو دیکھو، انہوں نے فخر کر کے کیا حاصل کیا۔ التکاثر میں اسبابِ غفلت کا بیان تھا، العصر میں اسبابِ فلاح کا بیان ہے۔

خلاصہ:

۱......وَالْعَصْرِ، زمانے کے ادوار پر غور کرو، کتنے شان و شوکت والے حکومت و دولت والے آئے اور پیوند خاک ہو گئے، ان کو غرور و فخر سے کچھ حاصل نہ ہوا تو معلوم ہوا انسان کے خسارے پر زمانہ شاہد ہے، جیسے زمانہ تیزی سے چلا جا رہا ہے، انسان کی زندگی بھی اسی رفتار سے چلی جا رہی ہے، اگر اس میں کوتاہی کی تو اس کا سرمایۂ حیات ختم ہو جائے گا نہ دنیا بنا سکے گا نہ آخرت کی کامیابی حاصل کر سکے گا۔ زمانے سے مراد پورا زمانہ بھی ہو سکتا ہے۔ ایک قول کے مطابق ظہر اور مغرب کا درمیانی وقت مراد ہے۔ تیسرا قول زمانہ نبوت کا ہے، کوئی بھی قول لیا جائے وجہ یہ ہے کہ زمانہ گزرتا جا رہا ہے اس میں آخرت بنا لو، زمانہ نبوت تو گزر گیا۔ ظہر، مغرب کا وقت روزانہ گزر رہا ہے، اسی طرح سارا زمانہ بھی گزر جائے گا۔

کامیاب انسان

۳......خسارے سے نکلنے والا کامیاب انسان وہ ہوگا جو چار کام کرے (۱) ایمان لے آئے اس سے مراد تمام عقائد ہیں یعنی توحید، رسالت، قیامت اور تمام ضروریات دین پر کامل یقین رکھے (۲) عمل صالح کرے تمام قولی، فعلی، بدنی، مالی عبادات سنتِ رسول ﷺ کے مطابق کرے اور اخلاص کے ساتھ کرے (۳) دوسروں کو بھی حق کی وصیت کرے یعنی ساری شریعت کی تبلیغ کرے (۴) تواصی بالصبر کرے یعنی دین پر عمل کرنے یا دین کی تبلیغ کرنے پر مخالفین سے جو ضرر پہنچے اس پر خود صبر کرے اور دوسروں کو بھی صبر کی تلقین کرے۔

فائدہ: اصل نجات تو ایمان پر ہے۔ ایمان کی بقا کے لیے نیک اعمال کرے، اعمال کی بقا کے لیے تبلیغ کرے، تبلیغ پر مخالفت پر صبر کرے۔ مَنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ (الحدیث) یہ سورۃ جامع ہے اگرچہ الفاظ اس کے تھوڑے ہیں۔ (شافعی)

تمت خلاصة سورة العصر بتوفيق فضل الرّبّ تعالٰى الحمد لِلّٰه ربّ العٰلمين

والصّلوٰة والسّلام علٰى سيّد المرسلين اللّٰهم اغفر لي۔

۲۳ ربیع الاول ۱۴۴۴ھ / ۲۰ اکتوبر ۲۰۲۲ء

سُوْرَةُ الْهُمَزَةِ مَكِّيَّةٌ

[ترتیب قرآنی (۱۰۴) ترتیب نزولی (۳۲) آیات (۹) رکوع (۱)]

ربط: پہلی سورۃ میں کامیاب انسان کا بیان تھا، اِس سورۃ میں ناکام انسان کا تذکرہ ہے۔

خلاصہ: اس سورۃ میں چار گناہوں پر سخت وعید ہے۔ همزه، لمزه، مال جمع کرنے کی دُھن میں رہنا اور اپنی زندگی کو مال کے ساتھ جوڑے رکھنا۔

مطالب

۱...... همزه غیبت کرنے والا، لمزه، منہ پر طعنہ زنی کرنے والا یا اس کے عکس معنی ہے، وغیرہ بہت سے معانی آتے ہیں۔

مال جمع کرنا

۲......تیسری برائی حلال حرام کی پرواہ کیے بغیر مال جمع کرنے میں لگا رہنا، گن گن کے رکھتے رہنا، نہ مال کے حقوق ادا کرے، نہ صدقہ خیرات کرے نہ اس سے حق داروں کا حق ادا کرے، کنجوس اور بخیل بن جائے......

زندگی مال سے متعلق سمجھے

۳......مال اس واسطے جوڑتا ہے کہ میری زندگی کا دارومدار مال پر ہے، جب تک مال رہے گا یہ بھی زندہ رہے گا، جب مال زیادہ ہوگا تو نہ مال ختم ہوگا نہ زندگی ختم ہوگی، حالانکہ مال کے ساتھ زندگی کا تعلق نہیں صرف اسبابِ حیات کے درجے میں کمائے کھائے اور آخرت بنائے، ورنہ بڑے بڑے مال دار چھوڑ کر مر گئے، ان کا نام ونشان بھی باقی نہیں رہا۔

دارا رہا نہ جم، نہ سکندر سا بادشاہ
تختِ زمیں پر سینکڑوں آئے چلے گئے

تخویف

۴......اس بُری صفات والے کو جہنم میں ڈال دیا جائے گا، جہنم کی آگ اسے توڑ پھوڑ کر رکھ دے گی لیکن موت نہیں آئے گی، اس کو آگ کے ستونوں میں پریشر ککر کی طرح بند کر دیا جائے گا، تاکہ گرمی باہر نہ جائے اسی کو جلاتی رہے۔ (الامان الحفیظ) یا رحمٰن ارحم لنا.

تمت خلاصة سورة الهمزة الحمد لِله ربّ العالمين والصّلوٰة والسّلام على سيّد المرسلين اللّٰهم اغفر لى وارحمنى ونجّنى من النّار۔ (ابوعبید)

۲۳ ربیع الاول ۱۴۴۴ھ/۲۰ اکتوبر ۲۰۲۲ء

سُورَةُ الفِيلِ مَكِّيَّةٌ

[ترتیب قرآنی (۱۰۵) ترتیب نزولی (۱۹) آیات (۵) رکوع (۱)]

ربط: سورۃ الہمزہ میں تخویف اُخروی کا بیان تھا، سورۃ الفیل میں تخویفِ دُنیوی کا بیان ہے۔

خلاصہ: اس میں ایک واقعہ بیان کرکے دنیاداروں کے لیئے نمونۂ عبرت پیش کیا گیا۔

شانِ نزول

آپ علیہ السلام کی ولادت سے پچاس دن پہلے یمن کے گورنر ابرھہ نے بیت اللہ کو گرانے کا منصوبہ تیار کیا اور ہاتھیوں کا لشکر لے کر چل پڑا، وہ سارا ہاتھیوں والا لشکر ابرھہ سمیت ہلاک ہوگیا، بیت اللہ کو نہ گراسکا۔ اس میں دولت مندوں کو عبرت کا نمونہ دکھایا گیا۔ (تفصیل مقاصد القرآن میں ہے)

ہاتھی والوں کی ناکامی

۲......اللہ تعالیٰ نے ہاتھی والوں کی سازش کو ناکام بنایا انہیں ہلاک کردیا اور بیت اللہ کو محفوظ رکھا۔

خدائی فوج

۳......اللہ تعالیٰ نے ہاتھی والے لشکر کو چھوٹی چھوٹی چڑیوں سے شکست دی، ابابیل کسی خاص پرندے کا نام نہیں ہے، اِبالہ پرندوں کی ٹولی کو کہتے ہیں، ان کا اسلحہ مٹی سے بنے ہوئے سنگریزے تھے، ہر پرندے کے پاس تین سنگریزے تھے، ایک ایک پنجے میں تیسرا چونچ میں، ہاتھی سوار پر گراتے تو وہ سوار اور ہاتھی دونوں کے پار ہوجاتا تھا، اس لشکر ابابیل نے ہاتھیوں والی فوج کو کھائے ہوئے بھوسے کی طرح کردیا، ان کی ساری شیخی اور شوخی خاک میں ملادی۔

تمت خلاصة سورة الفيل بتوفيق ربّ الجليل، الحمدُ لِله، اللّٰهم اغفر لي وارحمني۔

۲۳/ربیع الاول ۱۴۴۴ھ/۲۰/اکتوبر ۲۰۲۲ء

............☆............

سُوْرَةُ قُرَيْشٍ مَكِّيَّةٌ

[ترتیب قرآنی (۱۰۶) ترتیب نزولی (۲۹) آیات (۴) رکوع (۱)]

ربط: سورہ الفیل میں تھا کہ اللہ تعالیٰ نے بیت اللہ کو مٹانے والوں کو مٹادیا، اب القریش میں ہے بیت اللہ کے رب اللہ تعالیٰ کی عبادت خلوص کے ساتھ کرو، اس نے تمہیں بھوک کے حالات میں کھانا کھلایا ہے اور ہر قسم کے ڈر سے امن دیا ہے، محسن کا شکر واجب ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ محسن ہے، اس کے شکریے میں اس کی عبادت کرتے رہا کرو۔

فائدہ:

عرب کا قریش قبیلہ منتشر تھا، حضور علیہ السلام کے دادا قصی بن کلاب نے اپنی قوم کو جمع کیا اس واسطے ان کا نام مُجَمِّع بھی پکارا جاتا ہے، انہوں نے ریاست قائم کی حاجیوں کی خدمت کا انتظام کیا۔ اس کے دو بیٹے عبد مناف اور عبد اللہ تھے۔ عبد مناف کے چار بیٹے تھے ہاشم، عبد الشمس، مُطّلب، نوفل، ان میں سے ہاشم نے بین الاقوامی تجارت شروع کی، لوگ ان کو بیت اللہ کی خدمت کی وجہ سے قدر کی نگاہ سے دیکھتے تھے، اس واسطے دورانِ سفر ڈاکو بھی ان کو نہیں چھیڑتے تھے، اس واسطے گرمیوں میں ملکِ شام کی طرف اور سردیوں میں ملکِ یمن کی طرف تجارتی دورہ کرتے، سال کا خرچہ بن جاتا۔ بلکہ مکہ کو منڈی بنادیا، لوگ آکر یہاں سے چیزیں خریدتے تھے پھر گورنر یمن ابرھہ کی ہلاکت کے بعد ان کی عزت اور بڑھ گئی۔ عراق سے رسم الخط بھی درآمد کرلیا، لکھائی پڑھائی شروع ہوگئی، اس واسطے یہ قبیلہ معزز اور محترم بن گیا، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں یہ ساری عزتیں میں نے دی ہیں، میں رَبِّ بیت اللہ ہوں میری عبادت کرو۔

تمت خلاصة سورة القريش، الحمدُ لِله ربّ العالمين والصّلوٰة والسّلام على سيّد المرسلين وآله اجمعين، اللّٰهم اغفرلي وارحمني۔

۲۳ ربیع الاول ۱۴۴۴ھ / ۲۰ اکتوبر ۲۰۲۲ء

☆

سُوْرَةُ الْمَاعُوْنَ مَكِّيَّةٌ

[ترتیب قرآنی (۱۰۷) ترتیب نزولی (۱۷) آیات (۷) رکوع (۱)]

ربط: سورہ القریش میں عبادت کا حکم تھا، سورۃ الماعون میں امراضِ روحانیہ کا بیان ہے جو عبادت میں رکاوٹ بنتے ہیں۔

خلاصہ: اس سورۃ میں تین بیماریوں کا ذکر ہے جو عمل، اعتقاد اور اخلاق سے تعلق رکھتی ہیں۔

اعتقادی بیماری

۱......قیامت کی تکذیب اور جزا سزا کا انکار اعتقادی بیماری ہے، حالانکہ دلائل قطعیہ سے ثابت ہیں۔

عملی بیماری

۲......حقوق العباد ادا نہ کرنا عملی مرض ہے، یہ یتیموں کا حق ادا نہیں کرتا بلکہ دھکے دے کر نکال دیتا ہے، مسکینوں کو کھانا کھلانا تو درکنار دوسروں کو بھی ترغیب نہیں دیتا، نماز بھی نہیں پڑھتا اگر پڑھے تو ریا کاری کے لیئے پڑھتا ہے، رضاءِ خداوندی کے لیئے نہیں پڑھتا۔

اخلاقی بیماری

۷...... بداخلاق اتنا ہے کہ جو چیزیں لوگ ایک دوسرے کو عام طور پر دیتے لیتے ہیں، مثلاً نمک، مرچ، آگ، پانی، سوئی دھاگہ، دیگچی، گلاس، قلم دوات وغیرہ ان کو روکنا اخلاقی پستی ہے اور یہ شخص روکتا ہے، شانِ نزول کے مطابق اس شخص سے ابوجہل مراد ہے، ابوجہل نے ایک یتیم کو دھکے مار کر باہر نکال دیا حالانکہ اس کا وصی تھا، اس کے باپ کا مال اُس کے پاس تھا، کافر سرداروں نے مذاق کے طور پر اُسے کہا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس چلے جاؤ، وہ تمہیں تمہارا مال لے کر دے گا...... وہ اُدھر چلا گیا، آپ اٹھ کر فوراً ابوجہل کے پاس آئے، فرمایا: اس کا مال دے دو۔ تو ابوجہل اندر گیا فوراً مال لا کر دے دیا۔ سرداروں کو تعجب ہوا تو اُس سے پوچھا: تو بھی بے دین ہو گیا ہے؟ اُس نے کہا: نہیں جب محمد میرے پاس آیا تو اس کے دائیں بائیں حربہ تھا۔ اگر میں مال نہ دیتا تو حربہ میرے اندر گھس جاتا (حربہ چھوٹے خنجر کو کہا جاتا ہے)۔ (خلاصہ انوار القرآن)

تمت خلاصة سورة الماعون بفضل الرّحمٰن الحمدُ لِلّٰه ربّ العالمين و الصّلوة والسّلام علىٰ سيّد المرسلين۔ اللّٰهم اغفر لى وارحمنى۔

۲۳ ربیع الاول ۱۴۴۴ھ/۲۰ اکتوبر ۲۰۲۲ء

سُوۡرَةُ الۡكَوۡثَرِ مَكِّيَّةٌ

[ترتیب قرآنی (۱۰۸) ترتیب نزولی (۱۵) آیات (۳) رکوع (۱)]

ربط: پہلی سورتوں میں تزہید عن الدنیا کا بیان تھا اِس میں توحید کا بیان ہے۔

خلاصہ: سورۃ الکوثر میں تین چیزوں کا بیان ہے۔ انعام، شکر اور تسلیٔ رسول ﷺ

انعام

۱......اللہ تعالیٰ نے آپ کو کوثر عطا کی جو بڑا انعام ہے۔ کوثر سے مراد کیا ہے، اس میں علماء کے چھبیس (۲۶) اقوال ہیں۔ جن میں قرآن پاک، ہر خیر کی چیز، حوضِ کوثر زیادہ مشہور ہیں۔

طریقِ شکر

۲......اس نعمت کوثر کا شکر نماز پڑھ کر ادا کریں، نماز جامع العبادات ہے اس میں ساری عبادتیں آجاتی ہیں۔

دوسرا طریقہ شکر

قربانی کریں، نحر اونٹ کی قربانی کو کہتے ہیں، مراد پوری مالی عبادت ہے اور نماز سے بدنی عبادت مراد لیں تو جمیع عبادات آجاتی ہیں۔ مطلب ہوگا شکرانے میں نماز پڑھو اور لنگر چلاؤ۔ نیت رضائے الٰہی ہو، اس میں شکر کی تینوں صورتیں آجاتی ہیں، جو باللّسان، بالجنان، بالارکان ہیں۔

تسلیٔ رسول ﷺ

جب آپ کے صاحبزادے قاسم یا ابراہیم (رضی اللہ عنہ) وفات پا گئے تو عاص بن وائل نے کہا: اسے چھوڑو، یہ اَبتر ہے، جب یہ فوت ہوگیا اس کا ذکر بھی ختم ہو جائے گا، یہ مقطوع النسل ہے۔ اس آیت میں دشمن عاص بن وائل وغیرہ کو اَبتر کہا گیا یعنی اگر چہ اس کی اولاد ہے لیکن یہ مبتورٌ من رحمة الله یعنی اللہ کی رحمت سے منقطع ہو گیا ہے۔ اس کا عزت کے ساتھ نام لینے والا بھی کوئی نہیں رہے گا۔

لطیفہ: شروع سورۃ میں آپ کو کوثر دے کر خیر کثیر دی اور آخر میں دشمن کو اَبتر کہہ کر خیر کثیر سے مقطوع کر دیا گیا۔

تمت خلاصة سورة الكوثر، الحمد لِله والصّلوة على رسولِ اللّٰه۔ اللّٰهم اغفر لي وارحمني واكرِمني بالكوثر۔ (ابوعبید)

۲۳ ربیع الاول ۱۴۴۴ھ / ۲۰ اکتوبر ۲۰۲۲ء

سُوْرَةُ الْكَافِرُوْنَ مَكِّيَّةٌ

[ترتیب قرآنی (۱۰۹) ترتیب نزولی (۱۸) آیات (٦) رکوع (۱)]

ربط: سورۃ الکوثر میں تسلی رسول ﷺ کا بیان تھا، سورۃ الکافرون میں مقاطعہ عن المشرکین کا بیان ہے۔

شانِ نزول:

ایک بار مشرکین نے پیش کش کی: آپ ہمارے معبودوں کی اور اُن کی پرستش کی برائی بیان کرنا چھوڑ دیں، ہم آپ کو سلطنت یا دولت یا حسین لڑکی سے شادی جو آپ چاہیں دے دیں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے کچھ نہیں چاہیے، میں تمہیں ہلاکت سے بچانا چاہتا ہوں، اس کے بعد ایک بار پھر کہا: ایک سال آپ ہمارے معبودوں کی عبادت کریں ہم آپ کے معبود کی عبادت کرنے کیلئے تیار ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرسکتا۔ تیسری بار پھر مطالبہ کیا: آپ ہمارے بعض معبودوں کو تسلیم کرلیں ہم آپ کے معبود کی تصدیق اور عبادت کریں گے۔ یہ سورۃ نازل ہوئی جس میں کھلے بندوں اعلان کردیا گیا ایسا کبھی بھی ممکن نہیں۔

نقطۂ اشتراک نہیں ہے

٦...... دینکم سے مراد تمہارا شرک، دینی سے مراد میری توحید یعنی تمہارا شرک تمہارے لیے میری توحید میرے لیے، اتفاق ممکن نہیں۔ یا کہ دینِ سے مراد حساب ہے یعنی تمہارے لیے تمہارا حساب میرے لیے میرا حساب ہے۔ یا دینِ سے مراد جزا یعنی تمہاری سزا تمہارے لیے ہے میرا ثواب میرے لیے ہے۔ تکرارِ آیت سے مراد تاکید ہے جو کلامِ عرب میں خوبی سمجھی جاتی ہے، یا کہ دوسری تیسری آیت کا تعلق ماضی سے ہے اور چوتھی پانچویں آیت کا تعلق استقبال سے ہے۔

تمت خلاصة سورة الكافرون الحمدُ لِلّٰه ربّ العٰلمين والصّلوة والسّلام على سيّد المرسلين۔ اللّٰهم اغفر لي وارحمني برحمتك يا ارحم الرّاحمين۔

۲۳ ربیع الاول ۱۴۴۴ھ/۲۰ اکتوبر ۲۰۲۲ء

سُوْرَةُ النَّصْرِ مَدَنِيَّةٌ

[ترتیب قرآنی (۱۱۰) ترتیب نزولی (۱۱۴) آیات (۳) رکوع (۱)]

ربط: سورۃ الکافرون میں مشرکین سے مقاطعہ کا بیان تھا، اب النصر میں مومنین کی نصرت کا اعلان ہے۔

خلاصہ: نصرتِ خداوندی، فتح کی خوشخبری، استغفار اور تسبیح کا حکم کے مضامین ہیں۔

زمانۂ نزول میں دو قول ہیں

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ سورۃ سب سورتوں کے آخر میں اُتری ہے اور آپ ﷺ اس کے نزول کے بعد دو سال حیات رہے ہیں، اس کے بعد کچھ آیات اُتری ہیں اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ، يَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ، سب سے آخر میں وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ اُتری، دوسرا قول یہ فتح مکہ کے بعد نازل ہوئی۔

علاماتِ فتح

۲...... جب لوگ وفود کی صورت میں اسلام میں داخل ہونے لگیں یہ فتح کی علامت ہے۔ یہ سلسلہ فتح مکہ کے بعد شروع ہوا۔ یمن سے سات سو کا قافلہ اس شان سے آیا کہ اذان دیتے، تلاوت کرتے، کلمہ کا ورد کرتے تھے، آپ ﷺ یہ منظر دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ رونے لگے، انہوں نے فراقِ رسول ﷺ محسوس کر لیا تھا۔ حضرت صدیقِ اکبر اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے بارے میں بھی یہی چیز منقول ہے۔

فریضۂ رسول ﷺ

۳...... آپ جب فتح کا منظر دیکھیں تو استغفار اور تسبیح کثرت سے شروع کر دیں، آپ نے یہ وظیفہ بنا لیا:

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَبِحَمْدِهٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ۔

تمت خلاصة سورة النصر الحمد لِلّٰه ربّ العالمين والسّلام والصّلوة على سيّد المرسلين وآلهٖ واتباعهٖ اجمعين۔ اللّٰهم اغفر لي وارحمني۔

۲۳ ربیع الاول ۱۴۴۴ھ/ ۲۰ اکتوبر ۲۰۲۲ء

سُوْرَةُ اللَّهَبِ مَكِّيَّةٌ

[ترتیب قرآنی (۱۱۱) ترتیب نزولی (۲۲) آیات (۴) رکوع (۱)]

ربط: سورۃ الکافرون میں مقاطعہ مشرکین، سورۃ النصر میں نصرت المومنین کا بیان تھا، اب سورۃ اللّھب میں ہلاکتِ دشمن کا بیان ہے۔

شانِ نزول

جب وانذر عشیرتک الاقربین والی آیت اُتری تو آپ علیہ السلام نے رشتہ داروں کو کوہِ صفا کے دامن میں جمع کر کے فرمایا: آپ پہاڑ پر چڑھ کر فرمانے لگے اگر میں تمہیں کہوں کہ پہاڑ کے پیچھے سے لشکر آ رہا ہے، حملے کا ارادہ رکھتا ہے تو تم مان لو گے؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں! ہمارا پرانا تجربہ ہے آپ جھوٹ نہیں بولتے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہیں سخت عذاب سے پہلے ڈراتا ہوں۔ تو ابولہب نے کہا: تَبًّا لَکَ یَا مُحمد سائرَ الیوم اَلِھٰذَا جَمَعْتَنَا، تو اس پر یہ سورۃ اتری۔

تعارفِ ابولہب

نام عبدالعزّیٰ تھا، حسین تھا، اس واسطے کنیت ابولہب تھی، مالدار بھی تھا، حشم خدم والا تھا، تین بیٹے تھے: عتبہ اور مُعتِب فتح مکہ کے موقع پر مسلمان ہو گئے، عُتیبہ مسلمان نہیں ہوا، ذلیل ہو کر مرا، اسے شیر نے پھاڑ دیا تھا۔

گرفتِ خداوندی

۱......ابولہب نے جب گستاخی کرتے ہوئے حضور علیہ السلام کو کہا تھا: تبًّا لک یا محمد، تو یہ سورۃ اُتری اسے طاعون کا پھوڑا نکلا، اُسی میں مردار ہوا، تین دن تک پڑا رہا، اُسے دفن بھی کوئی نہیں کرتا تھا، مزدوروں نے لکڑی کے ساتھ دھکیل کر گڑھے میں ڈالا اوپر پتھر ڈال کر جہنم رسید کر دیا۔ اس کا مال اور حشم خدم کچھ کام نہ آئے۔ غزوۂ بدر کے سات دن بعد فی النار ہوا، حالانکہ وہ کہتا تھا: اگر بھتیجے کی بات سچی ہوئی تو میں مال واولاد دے کر جان چھڑا لوں گا، وہ شعلوں والی آگ میں جل رہا ہے۔

اُمّ جمیل کا مکروہ کردار و انجام

ابولہب کی بیوی اُم جمیل کانی تھی، حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی بہن تھی، وہ بھی ایمان نہ لائی، وہ بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سخت دشمن تھی، خاردار لکڑیاں آپ علیہ السلام کے راستے پر ڈالتی تھی، اس کے گلے میں موتیوں کا ہار تھا، وہ کہتی میں اسے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی عداوت میں خرچ کروں گی۔ ایک دفعہ لکڑیوں کی گٹھڑی اُٹھا کر لا رہی تھی وہ گلے میں پھنس گئی، وہ اپنے ہاتھوں پھانسی پر لٹک گئی، اس کا مال بھی اس کے کام نہ آیا، دونوں میاں بیوی جہنم کا ایندھن بن گئے۔

تمت خلاصة سورة اللهب بتوفيق الربّ ، الحمد لِلّٰه۔

اللّٰهم اغفر لی وارحمنی۔

سُوْرَةُ الْاَخْلَاصِ مَكِّيَّةٌ

[ترتیب قرآنی (۱۱۲) ترتیب نزولی (۲۲) آیات (۴) رکوع (۱)]

ربط: مشرکین سے مقاطعہ، مومنین کی نصرت اور دشمن کی ہلاکت کے بعد سورۃ الاخلاص میں توحید کا کھلا اعلان ہے۔

سببِ نزول: مشرکین نے حضور علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کا تعارف اور نسب پوچھا، اللہ تعالیٰ نے یہ سورۃ نازل کر کے جواب دیا کہ اللہ اَحد ہے، نہ کسی کی اولاد ہے نہ اس کی کوئی اولاد ہے، نہ اس کا کوئی ہمسر ہے، وہ یکتا ہے۔

اَحد کے معانی

اَحَدٌ کا پہلا معنی وَاحِدٌ لَا شَرِيكَ لَهُ، دوسرا معنی: وَاحِدٌ لَا نَظِيرَ لَهُ، وہ ایک ہے اس کا مثل کوئی نہیں۔ تیسرا معنی: وَاحِدٌ لَا يَنْقَسِمُ، وہ ایک ہے تقسیم نہیں ہوتا، نہ اس کے اجزاء ہیں، تینوں معانی قرآن پاک میں پائے گئے ہیں۔

اَلصَّمَدُ: اُس کو صمد کہتے ہیں جو کسی کا محتاج نہ ہو اور اس کے سب محتاج ہوں۔ اَللّٰهُ الصَّمَدُ: هُوَ الْمَقْصُودُ فِي الْحَوَائِجِ عَلَى الدَّوَامِ يَحْتَاجُ إِلَيْهِ الْخَلْقُ وَهُوَ مُسْتَغْنٍ عَنِ الْعَالَمِينَ.

لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ: اُس نے کسی کو جنا نہیں نہ اس کو کسی نے جنا ہے نہ اُس کا کوئی ہمسر ہے یعنی اُس کے برابر کا کوئی نہیں ہے۔

اَحَدٌ: لَا شَرِيكَ لَهُ وَلَا تَشْبِيهَ لَهُ وَلَا نَظِيرَ لَهُ ، لَا فِيْ ذَاتِهِ وَلَا فِيْ صِفَاتِهِ وَلَا فِيْ اَفْعَالِهِ.

فضیلت: ایک بار تلاوت سے تہائی قرآن مجید کی تلاوت کا ثواب ملتا ہے، کیونکہ علوم تین قسم پر ہیں۔ توحید، احکام، قصص یا توحید، رسالت اور قیامت۔ ایک علم پورا اس سورۃ میں ہے۔

جو شخص اسے دس بار پڑھے اُسے جنت میں محل ملے گا، جتنے دس ہوں گے اُتنے محل ہوں گے۔ (مظہری، سعید بن المسیب) گھر میں سلام کر کے داخل ہو اور سورۃ الاخلاص پڑھے تو فاقہ دور ہوگا خوشحالی آئے گی۔ (تفصیل مقاصد القرآن میں)

تمت خلاصة سورة الاخلاص بتوفيق الرّبّ الرزّاق ، الحمد لِلّٰه ربّ العالمين والصّلوة والسّلام على سيّد المرسلين۔ اللّٰهم اغفر لي وارحمني واكرمني۔

۲۴ ربیع الاول ۱۴۴۴ھ / ۲۱ اکتوبر ۲۰۲۲ء

سُوْرَةُ الْفَلَقِ مَكِّيَّةٌ

[ترتیب قرآنی (۱۱۳) ترتیب نزولی (۲۰) آیات (۵) رکوع (۱)]

ربط: توحید خالص بیان کرنے سے دشمن ایذا پہنچانے کی کوشش کرتا ہے ان ایذاؤں میں سے ایک ایذاء جادو بھی ہے اس سورۃ میں جادو کا علاج بھی ہے۔

خلاصہ: استعاذہ میں چار چیزیں ہوتی ہیں، یہاں پناہ پکڑنے والا بندہ ہے، پناہ دینے والا اللہ ہے، جن چیزوں سے پناہ پکڑی گئی ہے وہ چار شرور ہیں (۱) ساری مخلوق کا شر (۲) اندھیرے کا شر (۳) جادو کرنے والی عورتوں کا شر (۴) حاسد کا شر

اَلْفَلَقِ...... اس کے کئی معانی ہیں (۱) صبح (۲) سِجْنٌ فی جهنم (۳) جہنم میں وادی (۴) جہنم میں آگ کا کنواں (۵) جہنم میں درخت۔

رَبِّ الْفَلَقِ اللہ تعالیٰ ہے۔ غَاسِقٍ کا معنی اندھیرا، وقوب کا معنی دخول۔ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ، گرہوں میں پھونکے مار کر جادو کرنے والی۔ حسد، دوسرے کی اچھی چیز دیکھ کر جلنا اور یہ چاہنا کہ یہ اچھی چیز اس کے پاس نہ رہے۔ حسد حرام ہے اس سے حسد کرنے والے کی نیکیاں بھی ختم ہو جاتی ہیں۔

....

سُوْرَةُ النَّاسِ مَكِّيَّةٌ

[ترتیب قرآنی (۱۱۴) ترتیب نزولی (۲۱) آیات (۶) رکوع (۱)]

ربط: سورۃ الفلق میں چار شرور سے پناہ کا ذکر تھا، سورۃ الناس میں مبدأ شرور شیطان کے شر سے پناہ کا ذکر ہے۔

خلاصہ: اس سورۃ میں اللہ تعالیٰ کی تین صفات کا ذکر ہے۔ رب، بادشاہ، الٰہ یعنی معبود۔ ان تینوں کی تفصیل سورۃ الانعام، الحدید اور الحشر میں موجود ہے۔ مطلب یہ ہے کہ پالتا بھی اللہ ہے، بادشاہ بھی اللہ اور معبود بھی اللہ، اور خالق ہونا ان تین صفات کے ضمن میں ہے، تو پورے قرآن کا خلاصہ اس سورۃ الناس میں آ گیا۔

اَلْخَنَّاس ...... یہ شیطان کی صفت ہے جو انسان کا مستند دشمن ہے، چھپ کر وساوس ڈال کر پیچھے ہٹ جاتا

ہے، شیطان کا شر تمام شرور سے زیادہ نقصان دہ ہے۔ اس لیے اس کے شر سے بچنے کیلئے اللہ تعالیٰ کی تین صفات کا حوالہ دیا گیا ہے۔ اگرچہ شیطان کا شر بہت بڑا ہے لیکن پناہ دینے والا سب سے بڑا ہے، مذکورہ صفات میں اس کا مقابلہ کوئی نہیں کر سکتا۔

اَلنَّاس ...... یہ لفظ اس سورۃ میں پانچ بار آیا ہے، انسان کی پانچ قسمیں ہیں۔ پہلے الناس سے مراد بچے ہیں ان کو تربیت کی ضرورت ہوتی ہے، دوسرے سے مراد نوجوان ہیں ان کو کنٹرول کی ضرورت ہوتی ہے، حاکم ہی کنٹرول کر سکتا ہے، تیسرے سے مراد بوڑھے ہیں یہ زندگی کی بہاریں دیکھ کر آخر میں عبادت کرنا چاہتے ہیں، چوتھے سے مراد نیک اور صالح لوگ ہیں شیطان صالحین پر حملہ کرتا ہے۔ پانچویں سے مراد بدمعاش ہیں یہی لوگ وساوس شیطانی کا کام کرتے ہیں۔ (خلاصہ روح المعانی) (کچھ تفصیل مقاصد القرآن میں دیکھیں)

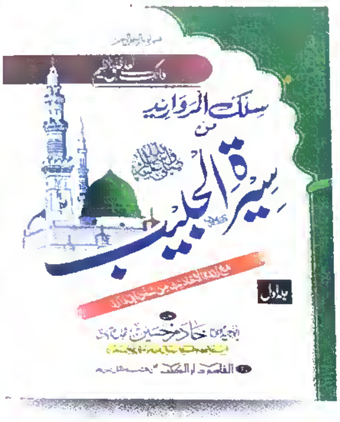
شانِ نزول

آخری دو سورتوں کا شانِ نزول یہ ہے کہ لبید نامی یہودی نے اپنی بیٹیوں کی مدد سے آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر جادو کیا تھا، انہوں نے آپ کے سر کے بال اور کھجور کی چھال کی رسی بنا کر اُس پر گیارہ گرہیں لگائیں، ان پر جادو کا منتر کیا۔ آپ لیٹے ہوئے تھے، دو فرشتے آئے انہوں نے جادو کے بارے میں گفتگو کی، آپ کو واقعہ معلوم ہو گیا، کنویں میں دفن اس جادو کے پلندے کو نکالا۔ (تفصیل مقاصد القرآن، معارف القرآن کاندھلویؒ، مسند احمد، بخاری و مسلم کی احادیث میں واقعہ موجود ہے)۔

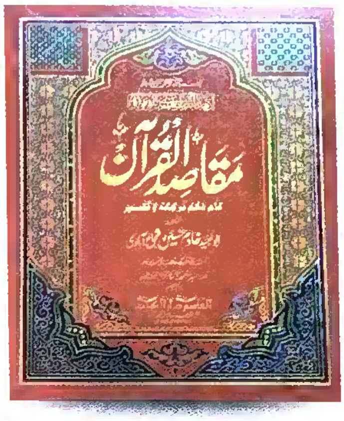
تمت خلاصة سورة الناس بتوفيق رب الناس الحمد لِلّٰه ربّ العالمين و الصّلوٰة والسّلام علىٰ سيّد المرسلين وآله و اصحابه و ازواجه و اتباعه اِلٰى يوم الدّين، اللّٰهم اغفر لى وارحمنى واكرمنى وادخلنى جنّتك بغير حساب، بغير عقابٍ بغير استحقاق يا ربّ العالمين۔ (ابو عبيد)

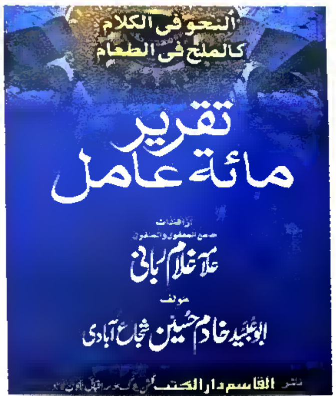
۲۴ ربیع الاول ۱۴۴۴ھ / ۲۱ اکتوبر ۲۰۲۲ء بعد صلوٰۃ الجمعہ

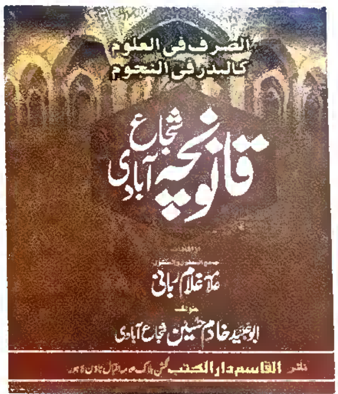
بحمد اللہ تمت

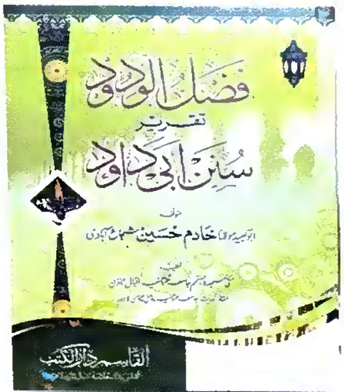

سيرة الحبيب




مقاصد القرآن


النحو فی الکلام
کالملح فی الطعام
تقریر
مائة عامل
علامہ غلام ربانی
ابو عبید خادم حسین شجاع آبادی


الصرف فی العلوم
کالبدر فی النجوم
قانونچہ شجاع آبادی
علامہ غلام ربانی
ابو عبید خادم حسین شجاع آبادی


فضل الودود
تقریر
سنن ابی داود